# تیرے عشق کی مجھکو عادت ہے



زہرہ فرخ حسن

For more visit (exponovels.com)

# تیرے عشق کی مجھ کو عادت ہے

## زہرا فرخ حسن

شام کے سائے دھیرے دھیرے ہر طرف اپنے پر پھیلانے شروع کر چکے تھے_ دن بھر کا چمکتا سورج اب جیسے تھک ہار کر آسمان کی گود میں سو چکا تھا_ آسمانوں میں اڑتے پرندے تھک ہار کر اپنے اپنے آشیانے میں لوٹ رہے تھے_ اور وہ سر اٹھائے ان اڑتے پرندوں کو بڑی حسرت سے دیکھ رہی تھی کی کتنے آزاد ہے وہ سب، جب دل کہا اپنے پروں کو پھیلایا اور ہر قید سے آزاد ہو کر آسمانوں کی بلندی تک کو چھو آتے ہیں__

ایک وہ خود ہے ایک بے بس انسان کہ جس کی سانسیں بھی جیسے قید کر لی گئ تھی_ اس کے ہونٹوں سے ایک سرد آہ نکل کر کھلی فضا میں گھل گئ_____

کتنے گھنٹوں سے وہ لان کے ایک طرف پورچ میں بنی سیڑھیوں کے آخری سیڑھی پر بیٹھی آسمان میں آڑتے پرندوں کو دیکھتی، بس ان پرندوں کا اور اپنا موازنہ کرتے ہوئے اپنے ساتھ ہونے والے حادثے کے ہی بارے میں سوچتی جا رہی تھی_

ان پرندوں کو دیکھ کر اس کے دل میں بھی آج شدت سے ایسی ہی ایک خواہش پل رہی تھی کی وہ بھی کاش ایک پرندہ ہو جائے اور اس سونے کے پنجرے سے کچھ دیر کے لئے ہی صحیح، آزاد ہو کر کھلی فضا میں جا کر کھل کر سانس لے لیں_____

ساری دنیا سے بے خبر وہ بس ایک ہی نقطے پر نگاہیں جمائے ہوئے تھی_ اس کے بلا کے حسین چہرے پر اداسی کے رنگ بکھرے ہوئے تھے_ وہ اپنے خیالوں کی دنیا میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کی ریشمی دوپٹہ کب سے ہوا کے زور سے سر سے سرک کر پھر کاندھوں سے بھی ڈھلکتے ہوئے سیڑھیوں پر گر گیا تھا مگر اسے کوئی خبر ہی نہیں ہوئی_____

دوپٹہ جو اب قدموں میں گر گیا تھا اور سر کھل جانے کی وجہ سے ریشمی زلفیں ہوا کے زور سے کبھی بے داغ گلابی گالوں کو چوم لیتی تو کبھی صاف و شفاف گردن پر اٹھکھیلیاں کرنے لگتی

_____

اگر کوئی غلطی سے بھی ادھر آجاتا اور اسے اس حال میں دیکھ لیتا تو ضرور اس کے حسن کے سحر میں گرفتار ہو کر ساری دنیا بھول جاتا..... اور وہ دیوانہ ہو کر اس کی محبت میں ڈوب جاتا مگر کس کی اتنی جرأت کہاں تھی کی اسے نظر اٹھا کر دیکھ بھی لیں_

یہاں سے وہاں تک گھومتے گارڈز بھی ادھر آنے سے پرہیز کر رہے تھے_ وہ اصلان میر کی ملکیت تھی اسے ایک نظر بھی دیکھنے کی کس کی مجال ہو سکتی تھی_____

اصلان میر کے حکم کے مطابق گھر کے اندر مرد ملازم کو آنے جانے کی بالکل اجازت نہیں تھی_ اسی لئے وہ اتنی دیر سے یہاں آکر بیٹھی تھی لیکن کسی بھی گارڈز کی اتنی ہمت نہیں ہو سکی کی اس سے آکر کہہ دے کی شام کی تاریکی بڑھنے لگی ہے اور وہ اندر چلی جائے ورنہ کہیں صاحب آجائے اور ان بیچاروں پر ہی سارا عتاب اترے_____

گارڈز الجھن میں گرفتار تھے کی گھر کی مالکن کو کیسے بتائے..... اصلان میر کی ملکیت میں آنے کے بعد تو اب کسی بھی مرد کو اس سے باتیں تو کیا دیکھنے کی بھی اجازت نہیں تھی کیونکہ دیکھنے والوں کی آنکھیں نوچ دی جائیں گی اور بات کرنے والوں کی زبان_ تمام تر پریشانی کے باوجود بھی اسی لئے کسی ملازم نے ادھر جھانکنے کی زحمت نہیں کی تھی_____

ادھر وہ آنے والی مصیبت سے بے پرواہ آج وہ خود سے بھی لاپرواہ ایسی بن کر بیٹھی تھی جیسے اسے یہ بھی ڈر نہیں تھا کی اگر اصلان میر اسے تن و تنہا یہاں اس طرح دوپٹے سے بے خبر ہوتا بیٹھا دیکھ لیں گا تو نجانے کیا سوچیں گا اور نجانے کیا سزا دے_ آج وہ سارے ڈر بھلائے بیٹھی تھی جیسے کسی کا ڈر نا ہو کوئی دیکھے یا نا دیکھے کوئی پرواہ نہیں تھی_ شاید سینے میں بڑھتی گھٹن نے سارے خوف بھلا دئے تھے_____

اس بڑے سے اور ہر آسائشوں سے بھرے محل نما بنگلے میں اکیلے تنہائی کی سزا کاٹتے کاٹتے وہ تھک چکی تھی_ اصلان صبح کا گیا شام تک آتا .....

ملازمہ کے علاوہ کوئی اور نفوس نہیں تھا جس سے وہ دل کی بات کہتی_ ملازمہ آتی اور اپنے کام ختم کرتے ہی فوراً چلی جاتی_ مالک کا حکم تھا مالکن سے کام کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کی جائے_ وہ سارا سارا دن بنگلے میں ادھر ادھر گھومتی بیچین سی رہتی_____

اس کا تھا ہی یہاں کون... بس ایک ہانیہ تھی اس کی بیسٹی جس سے وہ باتیں شیئرز کرتی تھی مگر وہ بھی یہاں نہیں گاؤں میں حویلی میں رہتی تھی_____

ہانیہ سے اس کی ان چھ ماہ میں گنتی کی چند ملاقاتیں ہوئی تھی وہ بھی اصلان میر خود لے کر گیا تھا ورنہ وہ بھی نہیں ہو سکتی تھی_____

باقی بچے اور بھی لوگ تو اصلان میر اپنے گھر کا تنہا مرد تھا_ بقیہ خواتین میں اصلان میر کی ماں.. اس کی دادی.. چاچی اور ان کی دو جڑواں بیٹیاں اور اس کی بیسٹی ہانیہ سب حویلی میں رہتی تھی، یہاں اس بڑے سے بقول اس کے بھوت بنگلے میں وہ تنہا اصلان میر کے ساتھ چھ ماہ سے رہ رہی تھی اور اس کے کبھی کبھی جلاد بن کر برپا کرنے والی سزائے سہہ رہی تھی_____

ویسے وہ یہاں رہے یا حویلی میں اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا، جو پابندیاں اس پر عائد کی گئی تھی وہ ہر جگہ اس کے ساتھ رہتی اور وہ مجبور تھی ان پابندیوں کے ساتھ جینے پر ....

وہ قیدی تھی اس خوبصورت زندان کی_ اسے تو اپنے حشم سے بھی ملنے کے بھی اجازت نہیں تھی_ حشم کی یاد کیا آئی چپکے چپکے سے کتنے آنسو ٹوٹ کر گریبان میں جذب ہونے لگے... آروشا نے بے بسی کی انتہا پر پہنچ کر سر اپنے گھٹنوں میں چھپا لیا.... وہ اب ہولے ہولے سسک رہی تھی

_____

اب بھی وہ چاہ کر سب بھول نہیں پا رہی تھی، ابھی تک اس نے اس حادثے کو قبول نہیں کیا تھا، جس نے اس کی پوری زندگی ہی بدل ڈالی تھی جس کی وجہ سے اصلان میر ایک ظالم دیو میں تبدیل ہو گیا_____

" کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو میں کبھی بھی نہیں_" بہت ہی نفرت سے سوچتے ہوئے اس نے اپنا سر گھٹنوں سے اٹھایا اور اپنے گالوں پر بہتے آنسو کو بے دردی سے رگڑ کر صاف کر ڈالا_ وہ بے آواز روتے ہوئے اس شخص کو یاد کر کے اسے کوسنے میں ایسی کھوئی رہی تھی کی اپنے پیچھے مخصوص قدموں کی دھمک بھی محسوس نہیں کر پائی_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو آروشا؟_" جیسے ہی اس کے کان میں اصلان میر کی سنجیدہ مگر سرد آواز گونجی.....

وہ اپنی جگہ سے ڈر کر اچھل سی گئی اور اسی ڈر کا نتیجہ یہ نکلا تھا کی خوف سے جلدی جلدی کھڑے ہونے کے باعث اس کا پیر مڑا اور سیڑھیوں سے پھسلا تھا .....

اور اس سے پہلے کی وہ پھسل کر پیچھے کی طرف سیڑھیوں سے گرتی اور گر کر وہاں لگے طرح طرح کے پھولوں کے گملوں سے ٹکرا کر خود کو نقصان پہنچا لیتی ....

سامنے کھڑے اصلان میر نے اپنے مضبوط ہاتھ بڑھائے اور آروشا کا بازوں اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ کر خود کی طرف کھینچ لیا.....

اس کے اس طرح کھینچنے پر وہ سیدھے آ کر اس کے سینے سے بڑی زور سے ٹکرائی تھی____

اس سے ٹکرانا تھا کی آروشا نے فوراً اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر اس کے چوڑے سینے پر رکھ دی اور اپنی آنکھیں خوف سے میچ لی_

اصلان میر نے اس کا بازوں تھامے تھامے ہی آروشا کا چہرہ دیکھا اور اس کا رویا رویا گلابی چہرہ اور چہرے پر اپنی وجہ سے آئے خوف کے سائے پھیلتے دیکھ کر اصلان کی پیشانی پر کئی بل پڑ گئے__

ہونٹ بھینچے وہ کچھ دیر یوں ہی اس کی پلکوں کا لرزنا کانپنا دیکتا رہا تھا پھر اس نے کوئی بھی سخت بات کہے بنا ہی آہستہ سے اس کا بازوں چھوڑ دیا_____

آروشا کی سماعت منتظر تھی اس کی طرف سے کسی سخت جملے یا حرکت کی مگر ادھر سے ایسی کوئی سخت یا طنزیہ جملہ نا سن کر اس نے میچی ہوئی آنکھیں آہستہ سے کھول کر سامنے دیکھا مگر بجائے وہ سامنے کھڑا ہونے کے جھکا ہوا اس کے قدموں کے پاس سیڑھیوں پر گرا ہوا اس کا دوپٹہ اٹھا رہا تھا آروشا کا دل کہا خود کو دو چار لگا دے اتنی بے خبر ہو گئی تھی کی دوپٹے کا بھی ہوش نہیں رہ گیا تھا، اب اصلان نجانے کیا سوچیں گا_____

"یہ دوپٹہ تمھیں پاکیزگی ادا کرتا ہے.... لوگوں کی غلیظ نگاہوں سے بچاتا ہے.... دوپٹہ خود کو ڈھانکنے کے لئے ہوتا ہے قدموں میں پھینکنے کے لئے نہیں... اس سے لاپرواہی اچھی نہیں ہوتی_" اپنی بھاری خوبصورت مگر سخت آواز میں کہہ کر اس نے سیدھے ہوتے ہوئے دوپٹہ خوف سے ہلکے ہلکے لرزتی آروشا کے سر پر ڈال کر اچھی طرح سے اس کے ارد گرد لپیٹ دیا_____

دوپٹہ اس کے ارد گرد لپیٹتے ہوئے وہ اتنے قریب تھا کی آروشا نے اس کی خوشبو تک کو اپنی سانسوں تک میں اترتے محسوس کیا تھا.... گھبرا کر اس نے دوپٹہ پیشانی تک کھینچ لیا تا کی وہ پھر سے پھسل نا جائے_____

"پہلے بھی کہا ہے میں نے.... میری غیر موجودگی میں مجھے پسند نہیں ہے تمھارا یہاں بیٹھنا.... پھر کیوں یہاں آکر بیٹھ جاتی ہو_" اسے دوپٹہ اوڑھا کر وہ زرا سا بھی پیچھے نہیں ہٹا تھا بلکہ ہاتھ اٹھا کر دوپٹے سے باہر نکل آئی آروشا کے بالوں کی لٹوں کو آروشا کے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے وہ اسی سخت لہجے میں بولا تھا لیکن اس کی لٹو کو آروشا کے چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے ان دو انگلیوں میں دنیا بھر کی نرمی سمٹ آئی تھی_____

"ججججی.... وہ.. وہ..._"ہمیشہ کی طرح کچھ کہنے کی کوشش میں اس کی زبان بری طرح سے لڑلھڑا گئی کوئی بات نا بن پڑی_ اس کے چھونے پر چاند سی چمکتی پیشانی بھیگنے لگی ....

ہاتھوں کی لرزش چھپانے کے لئے اس نے جلدی سے ہاتھ دوپٹے کے اندر کر لئے_ ہر بار کی طرح اسے اپنے سامنے دیکھ کر آروشا کا سارا اعتماد ہوا ہو چکا تھا_ اس کے پاس اعتماد کی کمی پہلے کبھی نہیں تھی لیکن اس حادثے کے بعد اس کی قید میں آنے کے بعد تو سارا اعتماد خوف میں تبدیل ہو چکا تھا_ ایک نظر بس اپنے سامنے کھڑے اس لمبے چوڑے انسان کو دیکھ کر وہ سر جھکا گئی_____

"ایسے تو تمھاری زبان بہت چلتی ہے مگر بس میرے سامنے کیوں لڑکھڑا جاتی ہے_" اپنے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے اس نے آروشا کی ٹھوڑی پکڑ کر جھکا چہرہ اونچا کر دیا_ آروشا کی جھکی نظریں اٹھی تھی اور بس اس کے چہرے پر سجتی ڈاڑھی تک ہی گئی اور پھر بند ہو گئی_ جب بھی وہ سخت ہوتا تھا تو

سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت ختم ہو جاتی تھی_ یہی اصلان میر اسے دوسرے حالات میں ملتا تو وہ نگاہیں کیا.... اس کے آگے وہ سوچ ہی نہیں پائی_____

" یہاں بیٹھنے کا شوق پورا ہو گیا ہو تو چلو اندر چلو مغرب ہو چکی ہے_" کتنے پل اپنی گہری آنکھوں سے اس کے چہرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ کچھ اور کہنے کا ارادہ چھوڑ کر اپنا ہاتھ اس کی ٹھوڑی پر سے ہٹا چکا تھا اور اسے اندر لے جانے کے لئے اس کی کلائی اپنی آہنی گرفت میں جکڑ لی_____

" ممم.... میں چلتی ہوں نا_" آروشا نے آہستہ سے اپنی کلائی چھڑانی چاہی مگر بے سود .....

اصلان میر نے تو جیسے کچھ سنا ہی نہیں_ اس کی کلائی پر اپنی آہنی گرفت اور مضبوط کرتا وہ اپنے قدم آگے بڑھا چکا تھا_ سیڑھیوں سے لے کر اندر آنے تک کسی ایک بھی گارڈ یا ملازم کی ہمت نہیں تھی آروشا کو دیکھ لیں_ ان دونوں کو دیکھ کر سب نے اپنی اپنی نگاہوں کے ساتھ سر بھی جھکا لئے

_____

وہ سب سے بے نیاز آروشا کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑے اسی طرح سے بنگلے کے اندر داخل ہو گیا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

اپنے روم تک اسے وہ ان ہی تیز قدموں کے ساتھ اس کی کلائی جکڑے جکڑے ہی لے کر آیا تھا

—

آروشا اس کے ساتھ جیسے خود کو گھسیٹ گھسیٹ کر چل رہی تھی_ روم کا ڈور کھول کر وہ اندر داخل ہوا تھا پھر ٹھوکر مار کر اس نے ڈور بند کیا تھا___

جیسے ہی دونوں روم میں داخل ہوئے اصلان نے آروشا کی کلائی گھما کر اسے روم کے بیچو بیچ دھکیلا.... آروشا بری طرح سے لڑکھڑا کر سنبھلی.... ورنہ وہ وہی فرش پر اوندھے منھ گرتی.... مڑ کر سہمی ہوئی آنکھوں سے اصلان کی طرف دیکھا.... اس کی آنکھوں میں اب وہی جلاد پن جھلک رہا تھا جس سے اسے بہت خوف آتا تھا_____

"یہ رہا تمھارا بیڈ روم... یہ ہے تمھاری وہ جگہ جہاں تم آزادی سے گھوم سکتی ہو_ اب یہاں تم چاہے دوپٹے کے ساتھ رہو یا وِد آؤٹ دوپٹہ ... آئی ڈونٹ کیئر.... بٹ آج کے بعد میں تمھیں خود سے لاپرواہ ہو کر باہر بیٹھا نا دیکھوں.... سنا تم نے آروشا اصلان میر_" آروشا جو بری طرح سے گھبرائی ہوئی پہلے ہی تھی اب اس کے چلانے پر اور بھی خوفزدہ ہو کر جلدی جلدی اپنا سر ہلا ہلا کر ہامی بھرنے لگی_

انداز بہت ہی معصومانہ تھا مگر سامنے کھڑا اصلان میر اب معصومیت کے فریب میں نہیں پھنسنے والا تھا_____

"گڈ گرل اب ہٹاؤ اپنا دوپٹہ.... مجھے اپنے سامنے یہ تمھارا دوپٹہ لینا بالکل نہیں پسند.... ڈھونگ لگتا ہے تم عورتوں کا_" اس کے ڈرے سہمے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ قدم قدم چلتا آروشا کا سامنے آکر کھڑا ہو گیا_ اس کی بات پر آروشا نے کسی روبوٹ کی طرح آہستہ سے دوپٹہ سر سے اتار کر اپنے دونوں شانوں پر پھیلا لیا_____

"ایسے نہیں... دوپٹے کے شانوں سے بھی ہٹاؤ.. مجھے دوپٹہ تمھارے وجود پر نہیں بیڈ پر نظر آنا چاہیئے_" نگاہیں جھکائے خاموش کھڑی آروشا کے گال اپنے ایک ہاتھ سے تھپ تھپا کر اس نے نیا حکم دیا تھا_اس کے حکم پر آروشا پوری جان سے کانپ گئی نگاہیں اٹھا کر اصلان کا چہرہ دیکھا آج پھر وہ.....

اس سے آگے اس سے سوچا نہیں گیا_پوری سختی سے اس نے اپنا دوپٹہ اپنی مٹھی میں جکڑ لیا اور اصلان میر کو دیکھتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں التجا کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا

---

"کچھ کہا ہے میں نے آروشا اصلان میر_"اس کی معصوم التجا کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی آواز اور سخت ہو گئی..... اپنی بات نا ماننے پر اس کے انداز فوراً تبدیل ہوئے تھے... اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ بہت ہی سنجیدگی سے آروشا کے اور بھی خوفزدہ ہو چکے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں اور بھی سرد مہری اتر آئی تھی_____

"پلیز میں نہیں جاؤں گی اب باہر..... اب کبھی وہاں نہیں بیٹھوں گی بس آپ پھر مت دے سزا.... مجھے درد ہوتا ہے بہت بہت زیادہ_" اپنے دوپٹے کو سختی سے مٹھیوں میں جکڑے اس سے منت کرتے ہوئے اس بار وہ آہستہ قدموں سے پیچھے ہٹتے ہوئے رو بھی پڑی....

مسلسل نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ لگاتار پیچھے کھسک رہی تھی... وہ اصلان میر کی شدت سے گھبراتی تھی... خوف سے مرنے لگتی تھی جب وہ اس کے چہرے کو، گردن کو بازوؤں کو اپنے ظلم کا نشانہ بناتا تھا_____

اصلان نے اپنی جگہ سے ایک انچ بھی حرکت نہیں کی تھی وہی کھڑا وہ اپنی برفیلی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بس آروشا کے خوف کو اور بڑھا رہا تھا...

ان آنکھوں کی کاٹ سے آروشا نے اس سے اور بھی خوف محسوس کیا تھا.... وہ وہی تھم گئی اور بس اسی خوف سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے اگلے قدم کی منتظر تھی_____

آروشا کے رک جانے پر اصلان کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آگئی_

"مسز اصلان میر تم خود جانتی ہو مجھ سے بھاگ کر تم کہیں نہیں جا سکتی تو کوشش کرنا ہی بیکار تھا اور ابھی تو میں نے اپنی نفرت تو تمھیں دیکھائی بھی نہیں ہے... ابھی تو بس کچھ چھینٹے ہی تم پر برسائے ہے اور تم زرا سی شدت سے اتنی خوفزدہ ہو گئی ہو_ جس دن اپنی ساری نفرت تم پر انڈیلنے کے لئے اپنا استحقاق جتا دوں گا تم تو دنیا ہی سدھار جاؤں گی_" آروشا کو اپنی سرخ ہوتی نگاہوں میں بھرے اس نے بہت استہزایہ انداز میں اس کا مذاق اڑایا تھا_

ساکت کھڑی آروشا کو اپنی بے بسی پر اور بھی رونا آیا تھا_ آنسو پلکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پر بہنے لگے..... اصلان اب آہستہ قدموں سے اس کی طرف بڑھا تھا_____

"ن..ن.. نہیں پلیز مت آئے میرے پاس___" اصلان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ پھر سے نفی میں سر ہلاتی پیچھے کی طرف کھسکنے لگی تھی ____

اصلان نے کچھ دیر ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا تھا پھر ایک ہی جست میں اسے کا بازوں کھینچ کر اسے سامنے نظر آتی گلاس وال سے پوری قوت سے لگا دیا_ آروشا کی کمر بڑے زور سے گلاس وال سے ٹکرائی اور ایک درد کی لہر پوری کمر میں ڈور گئی تو وہ کراہ کے رہ گئی_ اس کے درد سے کراہنے پر بھی

اس کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوا تھا_اسے گلاس وال سے لگا کر وہ اس پر جھک کر پھنکارا تھا

---

"یہ مت بھولو کی تم میری بیوی ہو... میری ملکیت میں ہو تم.... میں جب چاہوں جدھر چاہوں تمھیں چھونے کا حق رکھتا ہوں مگر ہر بار تمھارے قریب آتا ہوں تو تم مرنے کے قریب پہنچ جاتی ہو رو رو کر التجا کرتی ہو_مجھے میرا حق وصولنے پر کیوں روکتی ہو تم... کیوں؟_"گلاس وال پر دونوں ہاتھ ٹیک کر وہ اس پر دہاڑا .....

آروشا نے کس کر آنکھیں بند کر لی..... "کیا اب بھی اس بے غیرت انسان کے پاس جانے کا سوچ رہی ہو؟ یا اب بھی یاد آجاتی ہے اس انسان کی اور تمھیں اس گھر جانا ہے؟_یا تمھیں بھی بس کسی حسین مرد کی چاہ ہے؟_"اس کے ارد گرد اپنے دونوں بازوں رکھے وہ اس کے چہرے پر جھکا اس پر غراتے ہوئے وہ اپنی نفرت بھری آنکھوں سے اسے جلا رہا تھا_

اس کی دہکتی ہوئی سانسیں آروشا کے چہرے کو دہکانے لگی تھی_اس کے دئے گئے تعنے پر آروشا نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی_____

"نہیں اصلان نہیں آپ غلط سوچ رہے ہیں قسم لیں لے ایسا نہیں ہے_میں کہیں نہیں جانا چاہتی آپ کو چھوڑ کر_بس مجھے خوف آتا ہے آپ سے_"آروشا کو سب منظور تھا مگر اپنی کردار پر ایک حرف بھی نہیں وہ سب برداشت کر سکتی تھی مگر اس غلیظ شخص کا نام اپنے سے جڑتے برداشت نہیں کر سکتی تھی_

وہ آروشا کے لئے اس دنیا کی سب سے قابل نفرت ہستی تھی جس کی خود غرضی کی وجہ سے وہ ناقابل اعتبار ہو گئی تھی_ جس کی وجہ سے اصلان میر جیسا رحم دل اور مہربان بندہ بدل کر ظالم دیو ہو گیا تھا_____

"رئیلی..... تم مجھے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی.... میری اچھی بیوی بن کر باوفا عورت کی طرح ہمیشہ کے لئے رہنا چاہتی ہو میرے پاس...." اس نے اس کے چہرے پر اپنی آنکھیں گاڑے ہوئے بہت ہی طنز سے کہا تھا_____

"آپ پلیز میرا یقین کرے میں سچ میں اچھی بیوی بن کر آپ کے ساتھ پوری زندگی رہنا چاہتی ہوں، میری ساری وفائیں بس آپ کے لئے ہے..." اپنے گلے میں پھنسے ہوئے آنسوؤں کے گولے کو دھکیلنے کی کوشش کرتی وہ بے بسی کی انتہا پر تھی.... کیسے یقین دلائے کی وہ اس کے ساتھ وفادار ہے اسے چھوڑ کر جانا آروشا کے لئے موت تھی_____

"ساری زندگی میرے پاس رہنا چاہتی ہو..... اچھی بیوی بنتی ہو، وفا پرست ہونے کا دعویٰ ہے مگر دو پل کے لئے شوہر کا چھونا بھی تمھیں برداشت نہیں_" اس کی بات کا کیا یقین کرنا تھا وہ اور بھی غصے سے اس کے جبڑے جکڑ کر اس کے چہرے پر جھکا غرایا تھا_____

"مجھے ڈر لگتا ہے آپ سے آپ کی شدتوں سے... آپ چھوتے نہیں ہے میرے چہرے پہ اپنی نفرت انڈیلتے ہیں اور اس طرح میں مر جاؤں گی_" وہ اسے یقین دلانے کی کوشش میں اپنی بے بسی پر ایک بار پھر رو پڑی_ اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے دریا بہہ نکلا.... گلابی لب بری طرح سے کپکپانے لگیں_____

اس بار جیسے ہی ان ہری جھیلوں سے سیلاب پھوٹا اور ان سرخ لبوں کی لرزش سے اس کا سارا اشتعال جھاگ کی طرح بیٹھ گیا_ ایک گہری سانس لے کر اس نے جھٹکے سے آروشا کے جبڑے کو جھٹک دیا اور دیوار سے اپنے ہاتھ ہٹا کر اس سے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا_____

"اتنی آسانی سے دیو نے اسے چھوڑ دیا.... اپنے دل میں سوچتے ہوئے آروشا متعجب سی اس کی چوڑی پشت دیکھ رہی تھی.....

آج ایسا معجزہ کیسے ہو گیا بغیر اس کے چہرے کو کوئی نقصان پہنچائے وہ ہٹ کیسے گیا_ وہ تو جب تک اپنی شدتوں کے نشان اس کے چہرے پر نہیں چھوڑ دیتا تھا اس سے وہ بچ نہیں پاتی تھی_

وہ اسی طرح گلاس وال سے لگی ساکت سی... آنکھیں پھاڑے اب بھی حیرت سے اس کی چوڑی پشت کو دیکھے جا رہی تھی سارے آنسو جیسے کہیں گم ہو گئے_____

اپنی پشت پر آروشا کی نگاہوں کا ارتکاز وہ اچھے سے محسوس کر رہا تھا... کچھ دیر بعد اصلان نے مڑ کر پھر سے آروشا کی طرف دیکھا اس کی حیرت سے پھٹی آنکھیں دیکھ کر وہ طنز سے مسکرایا تھا_

"آج خیر مناؤ کی میرا موڈ اچھا تھا ورنہ تمھارے آنسوؤں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہونے والا تھا_" وہ طنزیہ ہی کہتا مڑ کر واش روم کی طرف چلا گیا تو آروشا نے جیسے سکون کا گہرا سانس بھرا تھا_ اپنی جان بچ جانے پر اس نے جلدی جلدی اپنے گالوں سے آنسوؤں کو صاف کیا_____

"اللہ کرے روز ان کا موڈ اچھا رہے تاکی میرا چہرہ بچ جایا کرے_" وہ دل ہی دل میں دعا کرتی چل کر ڈریسنگ تک آئی تھی آئینے میں نظر آتے اپنے چہرے کو دیکھا .....

پھر دوپٹہ ہٹا کر اس نے اپنے چہرے پر نظر آتے مدھم مدھم دانتوں کے نشانات کو دیکھا تھا_ کل اس کی بات نا ماننے کے عوض میں اس نے اپنی شدت وہاں دکھائی تھی_ اگر وہ سچ مچ اپنا حق جتاتے ہوئے پاگل ہو کر اس پر اپنی نفرت انڈیل گیا تو کیا ہو گا اس کا وہ تو مر ہی جائیں گی نہیں نہیں.....

آروشا جھرجھری لے کر آئینے کے سامنے سے ہٹ گئ_____

ایک طرف رکھے صوفے پر بیٹھ کر وہ اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی، اب اس کے حکم دئے بنا وہ روم سے کہاں نکل سکتی تھی اس لئے وہی صوفے سے ٹیک لگا کر اصلان میر کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی_ اس کا انتظار کرتے کرتے جانے کب اس کی آنکھیں بند ہو گئ اور کب سوفے پر لڑھک گئ اسے خود پتا نہیں چلا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

بیڈ روم سے نکل کر وہ آہستہ قدموں سے چلتی سیڑھیوں کی ریلنگ تک آئی تھی____

آروشا نے ریلنگ سے جھانک کر نیچے دیکھا تا کہ دیکھ سکے اصلان میر عرف دیو صاحب کدھر ہے .....اسے موبائل کانوں سے لگائے باتیں کرتا دیکھ کر اس کی شکل بیچاری جیسی ہو گئی....وہ ٹہل بھی رہا تھا اور باتیں بھی کی جا رہی تھی_ اس کی بھاری مگر خوبصورت آواز اس کے کانوں میں پوری شان سے گونج رہی تھی_____

"ہے تو نیچے ہی.... مگر یہ اب گھنٹہ بھر موبائل چھوڑنے والے نہیں چل آروشا اپنا کام کر اور واپس بھاگ_ "آروشا خود سے کہتی بہت ہی دبے دبے قدموں سے سیڑھیاں اتر کر اسی قدموں سے چلتی کچن کی طرف بڑھ رہی تھی_____

روم میں تو اس کے باہر نکلنے کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے وہ نجانے کب نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی اسے خبر نہیں ہوئی اور پتا نہیں کتنی دیر تک سوتی رہتی کی بھوک کے احساس سے وہ بیدار ہو گئی_

بھوک تو اسے کبھی برداشت ہی نہیں ہوئی تھی وہ بھی رات کے وقت کی بھوک..... اس وقت تو اسے ضرور کھانا چاہیئے تھا.... اب بھی کچھ دیر کروٹیں بدلنے کے باوجود بھی جب نیند نہیں آئی تو دبے قدموں سے وہ روم سے باہر نکل آئی_____

کچن میں جاتے ہوئے بھی اصلان کی باتوں کی آواز کانوں میں پڑ رہی تھی_"ایک تو اس دیو کو کبھی نیند نہیں آتی مجال ہے جو یہ بندہ مجھے کبھی سوتا ہوا ملے.... پہلے کیسا سوئٹ سوئٹ سا لگتا تھا، اب تو سچ مچ کا دیو بن گیا ہے_"وہ دل ہی دل میں بولتی بلی کی طرح کچن کی طرف بڑھ رہی تھی_

ارادہ یہی تھا جو کچھ بھی ملیں گا اسے ہی صبر و شکر سے اپنا کنواں بھر کر دوبارہ روم میں بھاگ جائے گی_اصلان کو پتا بھی نہیں چلیں گا کیونکہ وہ فون پر لمبی لمبی کال کرتا تھا اس لئے وہ مطمئن تھی کی وہ اپنا کام اس دوران کر ہی لیں گی_

بس اب کچھ ہی فاصلہ بچا تھا اس کے اور کچن کے درمیان آروشا چور نظروں سے لاؤنج کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھی تھی کی .....

"کہاں جا رہی ہو؟_"اپنے پیچھے اس کی رعب دار آواز سن کر آروشا نے فوراً آنکھیں میچ کر زبان دانتوں تلے دبالی_وہ کیسے بھول گئی وہ دیوں کا سردار ہے ایسے کیسے اپنی قیدی کی نگرانی چھوڑ سکتا تھا

_____

"کچن میں جا رہی ہو تم..."پیچھے سے اصلان کے پھر سے پوچھنے پر بھی اس نے مڑ کر نہیں دیکھا بس زیر لب اس دیو کو ایک موٹی سی گالی دی تھی_____

"ڈنر کے وقت سوتی رہو اور پھر چوروں کی طرح کھانے کی تلاش میں کچن جاؤ_" اصلان اس کی پشت پر ناگن سی لہراتی چوٹی کو دیکھتے ہوئے طنزیہ بولا.....

وہ سمجھ گیا کی بھوک کی وجہ سے ہی نیند کی قربانی دی گئی ورنہ... نیند جیسی میٹھی چیز کو ترک کرنا آروشا صاحبہ کے بس میں کہاں تھا_____

اپنے چور بنائے جانے پر غصہ تو بہت آیا دل کہا کہہ دے اپنے شوہر کا مال ہی کھانے جا رہی ہوں تو اس میں چوری والی بات کہاں ہو گئی مگر اتنی ہمت کہاں.... آروشا نے بے بسی سے مڑ کر اپنے پیچھے آکر کھڑے دیو کو دیکھا تھا_ وہائٹ ٹاؤرز اور بلیک ہاف سلیوس پولو شرٹ.... ٹاؤزر کے پاکیٹ میں دونوں ہاتھ ڈالیں وہ بہت ہی طنزیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"بہت بھوک لگی تھی_" نگاہیں جھکائے ہوئے بہت ہی آہستہ سے کہہ کر اس نے ہونٹ بھینچے ..... کبھی جو وہ اس کی عقابی نظروں سے بچ جائے اب بھی اس کے سلیپر میں قید پیرو کی طرف دیکھتے ہوئے اسے کچن میں جانے کی وجہ بتائی_____

"میں نے کبھی تمھارے بے حساب کھانے پر روکا ہے.... مگر تمھیں اس طرح دبے قدموں سے جانے کی کیا ضرورت تھی سیدھے سیدھے جاتی تو ٹوکتا بھی نہیں_" اسے تو عادت ہو گئی تھی اپنی باتوں سے ہر وقت آروشا کو شرمندہ کرنے کی_

ویسے کہہ تو صحیح رہا تھا، دیو نے کبھی کھانے پر ٹوکا بھی نہیں اس کا جب دل کہتا بے حساب کھاتی اور بے حساب سوتی تھی اس لئے آروشا سے کوئی جواب نہیں بن پڑا بس چپ چاپ سر جھکا کر وہ پھر سے روم کی طرف جانے لگی_____

"کچن اُدھر ہے آروشا اصلان میر_" جیسے ہی وہ اس کے پاس سے گزرنے لگی اصلان نے اس کا بازوں اپنی گرفت میں جکڑ لیا اور اسے گھما کر اس کا رخ پھر سے کچن کی طرف کر دیا_

آروشا نے سر اٹھا کر دیو کو دیکھا ہر بار اس کا نام اپنے نام سے جوڑ کر وہ نجانے کیا جتانا چاہتا تھا_ اس بار آروشا نے بہت کوفت سے سوچا تھا_____

"تمھارے نام سے جوڑ کر اپنا نام بتانا چاہتا ہوں..... تم اب میری بیوی ہو اور مجھ سے بے وفائی کے بارے میں سوچنا بھی مت_" وہ جیسے اس کی سوچ پر بھی قابض ہو چکا تھا_

آروشا نے ایک دم سے آنکھیں پھاڑ کر اصلان کا چہرہ دیکھا تھا_ گندمی رنگت والا بے حد پر کشش چہرہ اور سحر زدہ آنکھیں مگر چہرے پر ہر وقت چھائی سنجیدگی اور سرد پن_____

"مجھے معلوم ہے میں آپ کی بیوی ہوں..... اور آپ سے زیادہ مجھے یہ اچھے سے پتا ہے کی شوہر سے بے وفائی کرنا ناقابل معافی گناہ ہے..... اور یہ گناہ کرنا میری تربیت میں شامل نہیں_ یقین رکھے میں ان کی طرح نہیں ہوں_ اس لئے آپ مجھ سے بے وفائی کرے یا نا کرے میں ہمیشہ اپنے شوہر کی وفادار رہوں گی_" نجانے اس میں کہاں سے اتنی ہمت آگئی تھی جو پہلی بار اس نے سامنے کھڑے دیو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایسی بات سنا ڈالی تھی_ اپنے کردار پر ہر وقت برسائے جانے والے اس کے طنزیہ جملوں نے اس کا صبر چھلکا دیا تھا .....

مگر اب بدتمیزی کی تھی تو بھگتنا تو تھا اصلان میر نے ایک جھٹکے سے اٹھا کر اسے کچھ دوری پر رکھی ڈائیننگ ٹیبل پر پٹخا تھا_____

"اللہ میری کمر..." آروشا کی کمر میں پھر سے بڑے زور سے لگی تھی وہ کراہ کر چیخی تھی.. ساتھ ہی تیز آواز میں رونا بھی شروع کر دیا تھا____

"چپ ایک دم چپ... آواز نکلی تو گلا دبا دوں گا_" اسے پوری آواز کے ساتھ رونے پر آمادہ دیکھ کر وہ اس پر جھکتا ہوا غرایا تو آروشا نے تیزی سے سسکی دبانے کے لئے اپنی ہتھیلی اپنے ہونٹوں پر جمالی _____

"کل سے تمھیں کوئی تکلیف نہیں دی تو تمھارے تو پر ہی نکل آئے_ تو کیا خیال ہے اب میری نفرت کے سہنے قابل ہو گئی ہو تم تو آج پوری فیلم دکھا دوں تمھیں_" اس کے ارد گرد اپنی ہتھیلی ٹیبل پر ٹیکتے ہوئے وہ آروشا کے چہرے پر جھکا ہوا اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا_

اس کی نگاہوں کا مفہوم سمجھ کر آروشا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئی_____ _

"نہیں نہیں..... اب کبھی بد تمیزی نہیں کروں گی مجھے چھوڑ دے میں مر جاؤں گی_" آروشا نے جلدی سے ہتھیلی ہونٹوں سے ہٹا کر روتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر منت کی_____

"ایسے کیسے چھوڑ دوں آج تک میں نے اپنے دشمنوں کو بنا سزا دئے چھوڑا نہیں ہے_" اصلان نے پر اسرار طریقے سے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے جڑے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں جکڑا تھا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے سر پر باندھ کر ٹیبل پر ٹیک دیا اور اپنے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو اس کے گالوں پر پھیرنے لگا_____

"میں میں آپ کی بیوی ہوں... دشمن نہیں میرے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں_" آروشا نے ڈر کر اسے یاد دلانا چاہا وہ دشمن نہیں اس کی بیوی ہے اور ایسے سلوک کی مستحق نہیں_____

"شکر کرو دشمن نہیں بیوی ہو.... اسی لئے تو بہت ہی حسین سزائے تمھیں دیتا ہوں_" وہ معنی خیزی سے مسکرا کر کہتے ہوئے جھکا تھا اور پھر اس نے بڑی ہی بے دردی سے اس کے کان کی لو پر دانت گاڑے تھے_

آروشا درد سے چیخ پڑی تھی وہ یہی پر بس نہیں نہیں یہ ہوا تھا اس کے ہونٹ اس کے کان کے نیچے گردن تک گئے تھے_ اب بھی اس کے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ وہاں دانٹ بھی گڑ گئے تھے

---

آروشا تکلیف سے بری طرح سے روئی تھی_ خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر اصلان میر کی فولادی گرفت سے نکلنا ناممکن تھا_ اس کی کلائی پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ اسی طرح اس کی گردن پر اپنی شدتیں چھوڑ رہا تھا_____

اس کی سزائے بھی تو اسی کی طرح انوکھی تھی_ کچھ دیر بعد اصلان نے اپنا چہرہ اٹھا کر روتی ہوئی آروشا کو دیکھا_

وہ گردن پر ہوتی تکلیف سے اب سسکیاں بھر رہی تھی_ آروشا کے چہرے سے ہوتے ہوئے اس کی نگاہ ڈائینگ ٹیبل پر رکھی فروٹس باسکٹ کے ساتھ رکھی چھری کے سیٹ پر پڑی تھی.... آج شاید ملازمہ وہ سیٹ اٹھا کر کچن میں رکھنا بھول گئی تھی_

اصلان کے ہونٹوں پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ آئی تھی ہاتھ بڑھا کر اس نے اس میں سے ایک چھری نکالی تھی_ اس کی ساری حرکتیں دیکھتی آروشا کی آنکھیں پھٹ گئی_ وہ چھری سے کیا کرے گا کیا آج اس کا یہاں آخری دن ہے_

اصلان کے ہونٹوں پر اب بھی وہی پراسرار سی مسکراہٹ تھی_ پھر سے آروشا کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس نے چھری آروشا کے گالوں پر رکھی تھی_

آروشا کی آنکھیں پوری کھل گئی ڈر کے مارے آنسو بھی تھم گئے_ اصلان اس کے خوف کی پرواہ کئے بغیر اسی طرح چھری اس کے گالوں سے گزارتے ہوئے ڈر سے کھل گئے ہونٹوں تک لایا تھا

_____

"تمھارے یہ حسین لب ہے نا یہ اتنے حسین ہے کی اس دن کے بعد.... مجھے ان پر کوئی ظلم ڈھانے کا خیال تک نہیں گزرا مگر آج ان ہی حسین لبوں کی گستاخی نے مجھے مجبور کر دیا ہے کی انہیں بھی سزا دی جائے_ "اس کے ہونٹوں پر ہلکے ہلکے چھری کی نوک پھیرتے ہوے بہت ہی سفاکیت تھی ان سرخ ہوتی نگاہوں میں_ آروشا کا دم نکلنے لگا تھوک نگلتے ہوئے وہ منت کرنے لگی_____

"اصلان اس بار چھوڑ دے آئندہ کبھی نہیں بدتمیزی کروں گی_ "ڈری ڈری نظروں سے وہ چھری کو اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتی التجا کر رہی تھی_____ _

"نو.. نو مائی ڈارلنگ سوئٹ ہارٹ آج اگر تمھیں چھوڑ دیا نا تو تم بے خوف ہو جاؤں گی اور مجھے بالکل نہیں پسند کی اصلان میر سے لوگ خوفزدہ نا ہو_ "لگاتار اس کے ہونٹوں پر چھری پھیرتے ہوئے وہ اسے سچ مچ کا دیو لگنے لگا تھا_____

"میں ڈرتی ہوں آپ سے بہت ڈرتی ہوں_ "اپنے خوف کا یقین دلانے کے لئے اس بار وہ بے بسی سے کہتے کہتے پھر سے رو پڑی_

اس بار وہ اتنی بے بسی سے روئی تھی کی ایک بار پھر سے ان آنسوؤں نے اصلان میر کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا_

اپنے ہونٹ بھینچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑی چھری ٹیبل پر پھینک دی اور ساتھ ہی وہ اپنا بوجھ اس کے نازک وجود سے ہٹا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا_____

آروشا کو یہ دوسری بار تھا کی یقین نہیں ہوا کی دیو ایک بار پھر اتنی آسانی سے اس پر رحم کھا کر اسے چھوڑ چکا تھا_ اسی لئے ابھی تک اسی طرح سیدھی ٹیبل پر لیٹی وہ اسے بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی_____

"اب کیا کرین لے کر آؤں اٹھانے کے لئے_" ابھی تک اسی زاویہ پر اسے لیٹے دیکھ کر وہ بہت ہی چڑ کر بولا تھا_

آروشا کے آنسوؤں پر اپنی بے بسی محسوس کرتے ہوئے وہ خود سے ہی تپ گیا تھا... خود پر بہت جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی ____

اس کے چڑ کر کہنے پر وہ جیسے ہوش میں آگئی... تیزی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا اور اصلان میر کی نگاہوں سے خائف ہوتی وہ ٹیبل سے کود گئی تھی_____

"جاؤ کھانا گرم کر کے لاؤ میں نے بھی ڈنر نہیں کیا تھا_" آروشا کو آرڈر دے کر وہ وہی ٹیبل کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا ساتھ ہی اپنا موبائل بھی پاکٹ سے نکال لیا_ آروشا فوراً دوپٹہ سنبھالتی کچن کی طرف دوڑ گئی_____

کچھ ہی منٹوں میں فرتی سے ہاتھ چلا کر اس نے سارا کھانا گرم کیا تھا اور اسی فرتی سے سارا کھانا ڈائینگ ٹیبل پر دیو کے سامنے سرو کر دیا_____

"دو دن بعد حویلی جانا ہے تیاری کر لینا_" کھانا کھاتے ہوئے دیو نے اپنا حکم سنا دیا تو آروشا نے بس سر ہلا دیا ابھی اس کی ساری توجہ بس کھانے کی طرف تھی_____

اصلان میر نے سر اٹھا کر تھوڑے فاصلے پر بیٹھی آروشا کو دیکھا_لائٹ بلو کلر کے فراک سوٹ میں دوپٹہ لاپرواہی سے ایک شانوں پر ڈالا ہوا تھا_یہ بھی اسی کا حکم تھا کی اس کے سامنے زیادہ پارسائی کا ڈرامہ نا کیا کرے_اس وقت چوٹی سے نکل کر سنہری لٹیں بار بار اسے پریشان کر رہی تھی_

کھانا کھانے میں وہ اتنی مست تھی کی بس بار بار کبھی سر کو جھٹک کر انہیں پرے کرتی یا الٹے ہاتھ کی پشت سے اپنے چہرے سے ہٹاتی_____

اصلان نے ایک دم سے چمچہ پلیٹ میں رکھ دیا اور اپنے قریب بیٹھی آروشا کے چہرے کو تنگ کرتی لٹوں کو اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے کان کے پیچھے کرنا شروع کر دیا تھا_

آروشا نے بے تحاشا چونک کر اس کی طرف دیکھا_دل کہا اس کا ہاتھ جھٹک دے مگر وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی تو بدلے میں وہ اس کے بازوؤں پر بھی اپنی سزاؤں کے نشان گاڑ دیتا_____

ایک بار ایسے ہی جب اس نے اس کے بالوں کو چھوا تھا، اس نے اصلان کا ہاتھ جھٹک دیا تھا اور بدلے میں اس نے اسی ہاتھ کے بازوں پر جلتی ہوئی سگریٹ ہی رکھ دی تھی ....

اپنے ہونٹوں اور دانتوں سے جو حشر کیا وہ الگ_ اس لئے اب بھی بس چپ چاپ اپنے کھانے پر توجہ رکھنی چاہی مگر دھیان بار بار نرمی سے چھوتے اصلان کے ہاتھوں پر چلا جاتا وہ ڈسٹرب ہو رہی تھی_____

ادھر اصلان بس اسے دیکھنے میں کھویا بار بار اس کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کر رہا تھا....
اس کی لٹیں سنوارتے سنوارتے اصلان کی نگاہ گردن پر تازہ بنے ہلکے ہلکے سے زخم پر گئی تھی_ اس کی دودھ سی صاف و شفاف گردن پر جگہ جگہ سرخ نشانات ابھر آئے تھے_ یہ نشانات اس کی درندگی کے سبب اس کے کانوں کی لو سے لے کر گردن تک پر بن گئے تھے_____
اصلان نے کھانا کھاتی آروشا کے چہرے کو دیکھا... نازک سی معصوم سی یہ لڑکی کیا اس سلوک کی مستحق تھی... وہ کیوں اس لڑکی کے لئے بھی ظالم ہو گیا وہ تو اس کے لئے...
اصلان نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے اور اپنے ہاتھ اس کی گردن پر سے ہٹا کر کرسی پیچھے کی طرف کھسکاتے ہوئے اٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا_____
"اللہ تیرا شکر ہے....." آروشا نے راحت کی سانس لیتے ہوئے جلدی جلدی اپنے چاول ختم کرنے شروع کر دئے_
بس پانچ منٹ ہی راحت کی سانس مل تھی دیو دوبارہ ڈائینگ ٹیبل تک آ چکا تھا_ اس بار کرسی آروشا کے اور بھی قریب کھسکا کر وہ بالکل اس کے قریب آ بیٹھا تھا_ آروشا نے ایک بار اس کا چہرہ اور دوسری بار ہاتھ میں پکڑی ٹیوب دیکھی ...

وہ آروشا کی نگاہوں سے بے نیاز ٹیوب سے مرحم نکال کر وہ بہت نرمی سے اس کے گردن کے زخم پر مرحم لگا رہا تھا_ آروشا دم بخود سی اسے دیکھے جا رہی تھی ....

ہمیشہ کی طرح زخم بھی دیتا ہے اور پھر مرحم بھی خود رکھتا ہے_ وہ شاید کبھی اس شخص کو سمجھ ہی نہیں پائے کی وہ ہے کیا_____

"کھانا کھا لینا تو..... میرے لئے کافی لے کر روم میں آ جانا_" آروشا کو دیکھے بغیر وہ کرسی پیچھے کی طرف کھسکا کر پھر سے کچن کی طرف چلا گیا_

آروشا بس اس عجیب و غریب انسان کے بارے میں سوچتے ہوئے پھر سے کھانے میں جٹ گئی

_____

**********

اصلان کی مرسیڈیز بڑی تیزی سے اپنی راہوں پر گامزن تھی اور آروشا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اصلان سے رخ موڑے شیشے سے باہر کی طرف آتے جاتے تیزی سے گزرتے درختوں کی قطاریں دیکھ رہی تھی_____

آخر کب تک دیکھتی.... جب اس کام سے دل بھر گیا تو اس نے زرا سی گردن گھما کر چور نگاہوں سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اصلان میر کو دیکھنا شروع کر دیا_

اس وقت بلو جینز پر آف وائیٹ شرٹ پہنے، آنکھوں پر بلیک سن گلاسیز لگائے، ہمیشہ کی طرح ڈھیروں سنجیدگی چہرے پر سجائے وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا اور اس ڈھیر ساری سنجیدگی اور سختی کے ساتھ بھی وہ دیوا سے بہت اچھا لگ رہا تھا مگر.....

دیو کب بدلیں گا، وہ افسوس سے سوچتی سر ہلاتی پھر سے کار ونڈو سے باہر کی سمت دیکھنے لگی_

آج کئی ہفتوں بعد وہ اس کے ساتھ حویلی جا رہی تھی اور گاڑی کے آگے پیچھے اس کے سکیورٹی گارڈز کی گاڑیاں بھی رواں دواں تھی_____

"گنڈوں کی فوج_" اصلان کے سارے گارڈز اسے گنڈے ہی لگتے تھے.. خاص طور پر اس کا چہیتا گارڈ فیضان... دل ہی دل میں تپ کر بولتی وہ پھر سے آس پاس دیکھنے لگی_____

گھنٹوں سے کار میں بیٹھے بیٹھے وہ بور سی ہو گئی تھی، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کرے تو کیا کرے_ وہ کتنا زیادہ بولنے والی تھی اس کی خبر سب کے ساتھ اس کے دیو کو بھی تھی لیکن اسے لگتا تھا کی اب اس کی زبان کو زنگ لگ جائے گا کسی سامع کو ناپا کر_____

یہاں کس سے بولے دیو سے ہمت نہیں اور بہلانے والی موبائل جیسی چیز جو پہلے ہوا کرتی تھی اب اصلان میر کی مہربانی کی وجہ سے اس کی پہنچ سے دور تھی_ کسی سے بھی بات کرنے کی اجازت نہیں تھی دوسری چیزیں تو دور کی بات تھی_ کار کی خاموشی اسے بری طرح سے کھل رہی تھی

_____

"موبائل ہوتا تو سب سے پہلے حشم سے بات کرتی.... ہائے میرا حشم، کیسے تم سے دور ہوں بتا نہیں سکتی وہ تو بھی میرے بنا تڑپتا ہو گا_" حشم کا سوچتے ہی اس کا دل تڑپ اٹھا شادی کے بعد تو اسے دیکھا بھی نہیں اس نے_ ظالم دیو نے اس سے حشم کو جو چھین لیا تھا_____

اس بار آروشا نے دانت پیسے ہوئے ناراض نظروں سے دیو کو دیکھا_ ادھر دیو کی ساری توجہ بس ڈرائیونگ پر ہی تھی جیسے اس کے علاوہ اس کار میں کوئی اور ہے ہی نہیں_____

"یہ دیو جب ہنستا تھا تو کیسا خوبصورت لگتا تھا اب تو...." ایک بار پھر اس کی سوچوں کی روش بھٹک کر اس کے ہی ارد گرد پہنچ گئی وہ پھر سے غور سے اصلان میر کو دیکھنے لگی_

اچھی خاصی خوش شکل تھا وہ بلکہ بہت ہی ڈیشنگ پرسنیلٹی تھی اس کی_ بس رنگ ہی زرا کم تھا بیچارے دیو کا مگر یہ تو کوئی عیب نا تھا اس گندمی رنگت میں بھی عافت مافت لگتا ہے قسم سے.... آروشا نے بڑی ٹھنڈی آہ بھری_____

اتنا اچھا میاں تھا مگر پھر کیوں وہ چڑیل اسے چھوڑ کر چلی گئی اور سارا عذاب اس کے سر پر ڈال گئی_ لیکن کیا صحیح میں یہ عذاب ہے؟ کیا وہ نہیں چاہتی تھی....

اور اگر آج وہ سب نا ہوتا تو.... آروشا نجانے کیوں الجھ گئی اس سے آگے سوچا نا گیا، اپنی سوچوں سے گھبرا کر وہ دیو سے بول پڑی_____

"کب آئے گا گاؤں؟ "_

"چل کر آنے میں ٹائم لگیں گا_" دیو صاحب نے بہت ہی اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے گردن موڑ کر چادر کے اطراف میں چمکتے چاند سے چہرے کو دیکھا_____

"چل کر.... چل کر کون آرہا ہے؟ اور اسے ٹائم کیوں..... لگ رہا ہے کار نہیں ہے اس کے پاس.. کار نہیں تو کوئی سواری ہی لے لیتا.. بھلا کوئی اتنا پیدل چل سکتا ہے_" آروشا اس کے طنز کو سمجھی نہیں تھی اس لئے حیرت سے پوچھتے ہوئے پوری طرح اس کی طرف گھوم گئی_ اصلان کے ہونٹوں پر تمسخر آمیز مسکراہٹ ابھری_____

"دھیرے دھیرے اب یقین آرہا ہے کی سچ کہتے ہیں لوگ... خدا حسن کے ساتھ عقل جیسی نعمت سے پوری طرح سے مرحوم رکھتا ہے_" وہی پر سکون مگر دوسروں کو جلا بھنا کر کوئلہ کر دینے والا لب ولہجہ.... اس کا یہ انداز آروشا کو اچھے سے تپن ہوئی تھی_____

"اور کسی کو اوور دیتا ہے کی عالم فاضل بن جاتے ہیں_" منھ ہی منھ میں بڑبڑا کر وہ ناراضگی سے گھوم کر پھر سے باہر دیکھنے لگی_____

"جو کہنا ہے صاف کہو.... میں سن رہا ہوں_" اصلان کو اس کا رخ موڑنا اچھا نہیں لگا، ہاتھ بڑھا کر ایک ہی جھٹکے سے اس کا بازوں پکڑ کر آروشا کا رخ اپنی طرف موڑ دیا_ اف دیو کا غصہ اب کار میں تو نہیں جھیلنا اس لئے فوراً مسکین بن کر کہا تھا_____

" و... و.. وہ کہہ رہی تھی کی ہاں صحیح کہہ رہے ہیں لوگ... عقل نہیں دی... حسن تو بہت دیا ہے _بہت حسین ہوں نا میں... ہے نا...." مسکین سی شکل بنا کر وہ زبردستی مسکرائی مگر اپنے حسین ہونے کا احساس بھی بیوقوفی بھرے انداز میں دلا کر پوچھا_____

"شکل سے کیا ہوتا ہے، عقل تو نام کی نہیں_" اصلان نے منھ بنا کر پھر سے مذاق اڑایا_____

"آپ میں سب جو چلی گئی_" وہ پھر سے بدبدایی_____

"کیا کہا_" اصلان نے سن کر گھڑک کر اسے دیکھا____

"وہ... آپ بہت اچھے ہیں بہت سمجھدار... آپ کی سمجھداری پر میں تو پہلے ہی دن سے فدا ہوں_" مصیبت پڑنے پر مکھن لگانے والی عادت اس نے حشم اور ہانیہ سے سیکھی تھی.... وہ اب کام آ رہی تھی جب بھی وہ نارمل رہتا وہ ایسے ہی بول پڑتی_____

"گڈ گرل اچھی بچی بن رہی ہو تم... بٹ میں مکھن لگانے والوں سے بہت برا پیش آتا ہوں_" اصلان سب سمجھتا تھا اس کی چالاکی کو.... دیو نے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا گال تھپک کر پھر سے اسٹیرنگ پر اپنے دونوں ہاتھ جما لئے_____

"کالا دیو_" اس کے اچھے بھلے صاف رنگ کو کالا بنا کر اس نے اپنے دل کو ٹھنڈک دی..... یہ اور بات ہے کہا بھی اپنے دل میں ہی..... بول کر اپنی شامت نہیں بلوانی.... اب کچھ اور بول کر گاڑی کا ماحول چینج نہیں کرنا تھا اس لئے اس بار اس نے سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی_

اب سفر کاٹنے کا اس سے اچھا طریقہ کوئی اور نہیں ہو سکتا اور کچھ ہی پلوں میں وہ غافل ہو چکی تھی

_____

اصلان نے زرا سی گردن موڑ کر اس حسین بلا کو دیکھا تھا، جس کا سر سیٹ سے لڑھک رہا تھا وہ سو چکی تھی اور اب جاگنے والی بھی نہیں تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے_____

"بیوقوف لڑکی..... بس یہی ایک کام جب دیکھو اچھے سے کرتی ہے_" اصلان نے سوچ کر سیٹ کو آرام دہ پوزیشن میں کی اور ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر اس کا ایک طرف لڑھکا سر سیدھا کر دیا

_____

وہ سوئی ہوئی ایسی معصوم سی لگ رہی تھی کی بے اختیار ہو کر اس نے ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ سے آروشا کے گلابی گالوں پر اپنی انگلی پھیری تھی...

اس کے گال نا تھے جیسے نرم روئی کی ٹکڑے تھے_ دل کہا ایک بار پھر ان آتشی گالوں کی نرمی اپنے ہونٹوں سے محسوس کرے مگر خود کو سنبھال کر اپنے ہاتھ اس کے گالوں پر سے ہٹا کر اس نے اپنی ساری توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لی_____

**********

"اماں جان لالا آشو کو لے کر آ گئے_" جیسے ہی ان کی مرسیڈیز حویلی کے گیٹ سے اندر کی طرف آئی ہانیہ اپنی بالکنی سے چلاتی ہوئی نیچے کی طرف بھاگی تھی_

وہ کب سے بیچینی سے پوری حویلی میں گھومتی ان دونوں کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی_ ایک تو اپنے لالا سے محبت بھی بہت تھی..... دوسرے پیاری سی بھابھی اس کی بیسٹی جو تھی___ وہ چیختی چلاتی دوڑتی اپنے روم سے نکل کر نیچے آئی تھی____

ہانیہ کی چیخ پکار پر سب ہی متوجہ ہو گئے اور وہ اسی طرح دوڑتی حویلی کے بڑے سے داخلی دروازے کو کھول کر پورچ میں آئی تھی_____

"لالا... آ گئے آپ..." ہانیہ پھولی سانسوں کے ساتھ بے حد خوشی سے اصلان کو دیکھ رہی تھی_ دل کہہ رہا تھا پہلے کی طرح اس کے گلے سے لگ کر جھول جائے مگر اب ایسا کہاں ممکن تھا اس کے لالا اب پہلے جیسے رہ ہی کہاں گئے تھے_____

"السلام علیکم.... کیسی ہو تم ہانیہ_" ہانیہ کے سر پر بس شفقت سے ہاتھ پھیر کر وہ نرمی سے مسکرایا تھا_____

وعلیکم اسلام...." اصلان کو دیکھتے ہوئے سلام کا جواب دیتے ہوئے ہانیہ کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ تھی... اپنے بھائی کے لئے کبھی وہ ہانی ہوتی تھی اب ہانیہ....

"اپنی بہن سے مل کر کیسے مسکراہٹ چہرے پر آگئی ہے کھڑوس دیو کے_" آج کل پتا نہیں کیوں وہ اس کے سارے انداز نوٹ کرنے لگے تھی_اب بھی ترچھی نظر سے دیو کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا_____

"آشو...." ہانیہ بھائی کو چھوڑ کر اب اس سے کس کر لپٹ گئی_آروشا بھی محبت سے اس کے گلے لگی تھی_دونوں ایک دوسرے سے لپٹی اپنی اپنی خوشی بیان کر رہی تھی_____

"تم یقین نہیں کروں گی میں نے کتنا مس کیا ہے تمھیں_" ہانیہ اس کے گلے سے لپٹی محبت سے چور آواز میں بولی_____

"میں نے بھی مگر دیو کے چنگل سے کیسے نکل کر آتی_" ہانیہ کے کانوں میں سرگوشی کر کے وہ تپی ہوئی بولی تو ہانیہ کھکھلا کر ہنس پڑی_وہیں اصلان ان دونوں سے بے نیاز ہوتا اندر کی جانب بڑھ گیا

_____

"آشو دیو کے چنگل سے اب تم کبھی نہیں نکل سکتی بٹ آئی پرامس بہت جلد تمھارا دیو پہلے والا سپنوں کے راج کمار بن جائے گا_" بڑی شرارت سے وہ آروشا کی ناک ہلاتے ہوئے چہکی

"زیادہ خیالی پلاؤ مت پکاؤں اندر چلیں اماں جان اور باقی سب سے مل لیں_" آروشا کے بے زاری سے کہنے پر ہانیہ تاسف سے سر ہلاتی اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر چلی آئی

ہال روم میں وہ سب کے درمیان شہزادہ بنا بیٹھا تھا_ وہ اس گھر کا اکلوتا وارث تھا سب کی آنکھوں کا تارا_ بچپن سے لے کر اب تک اتنی محبتیں اور اہمیت ملی کی وہ خود کو بادشاہ ہی سمجھ بیٹھا تھا مگر ایک حادثے نے اسے حقیقت کی دنیا میں ایسا لا پٹخا کی شہزادہ ایک دیو میں تبدیل ہو گیا_ سنجیدہ سا تو وہ پہلے بھی تھا مگر اس سنجیدگی میں نرمی تھی مگر اب نرمی سختی میں بدل چکی تھی اور وہ ظالم دیو تھا_

آروشا اسے ہی دیکھتے سب سوچ رہی تھی، اماں جان، اس کی اپنی ماں، چاچی، ندا صدا سب اس کے ارد گرد جما تھی اور وہ ہونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے ان کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا

"آروشا ادھر آؤ میری بچی.._" اماں جان نے اسے دیکھتے ہی اپنی بانہیں پھیلا دی_ وہ ان کے درمیان آکر ان کی بانہوں میں سمائی تھی

یہاں ہانیہ کے علاوہ ایک اماں جان ہی تھی کی جن سے آروشا کو کوئی ڈر نہیں لگتا تھا... اماں جان تو شفیق سی مہربان خاتون تھی مگر اصلان کی ماں اور چاچی خاص طور پر ماں جی سے وہ بہت ڈرتی تھی_

شاید ان کا رعب اس پر کچھ زیادہ ہی چھایا ہوا تھا_ وہ دونوں ہی خاتون بڑی دبنگ قسم کی عورتیں تھی بلکہ اصلان سے شادی سے پہلے تو وہ کھلے عام ان کے چرچے سنتی تھی کی وہ کیسے گاؤں کی عورتوں کو ڈرا کر رکھتی تھی_ اپنے جاگیر دار ہونے کا ان کو بہت غرور تھا مگر یہاں آکر سب پتا چل گیا کی ایسا کچھ نہیں تھا، ہاں دونوں عورتوں کا رعب بہت تھا سب پر مگر وہ بیجا کسی پر ظلم نہیں ڈھاتی تھی_ گاؤں پر کسی بھی عورت پر ظلم ہو تو حویلی کے ملازموں کے ذریعے فوراً ان کی مدد کی جاتی تھی

---

"یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے آروشا.... کون کہیں گا کی تم اس حویلی کی اکلوتی بہو ہو_ "وہ اماں جان سے لگی ہوئی اپنی سوچوں میں الجھی ہوئی تھی کی اصلان کی ماں نے اسے اپنے خیالوں کی دنیا سے باہر نکال دیا_____

" ججججی کککیا ہوا؟_ "ڈر کر اس نے فوراً سیدھا بیٹھ کر اپنے آپ کو سر سے پیر تک دیکھا تھا_ سوٹ تو ڈارک کلر اسٹائلش سا پہنا تھا_ آتے وقت لپسٹک بھی لگائی تھی شاید مٹ گئی ہے کیا ...

اس نے ہونٹوں پر انگلی لگا کر چیک کیا انگلی کے پوروں پر گلابی رنگ لگ گیا... لپسٹک تو ہے پھر کیا اوہ..... ہاں کاجل نہیں لگایا یا کچھ اور....

ماں جی کے ساتھ ساتھ سب ہی اس کی حرکتیں نوٹ کر رہے تھے وہ ادھر اُدھر اپنے کپڑوں کو دیکھتی چہرے کو چھو چھو کر دیکھ رہی تھی.....

_

ماں جی نے اپنے دانت پیسے... اصلان سر جھکائے اپنے موبائل میں دیکھتے ہوئے اس سے بے نیاز نظر آنے لگا آروشا کی بیوقوفانہ حرکتوں سے وہ اچھے سے آشنا تھا_ وہی ہانیہ اور اماں جان ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرادی_____

"بھابھی کا کہنے کا مقصد یہ ہے کوئی زیور کیوں نہیں پہنا ہے اور نا ہی میک اپ کر رکھا ہے_" آخر چاچی نے ہی آروشا کی الجھن دور کی تھی... آروشا نے بیچارگی سے ماں جی کی طرف دیکھا جیولری پہننا تو اسے یاد ہی نہیں رہا تھا_____

"آروشا اب تم اس حویلی کی بہو ہو ابھی تمھیں دیکھنے کے لئے کتنے لوگ آئیں گے، سب کیا سوچیں گے کی ہماری بہو اتنی سادی ہے_ ہانیہ جاؤ اور جا کر اسے تیار کرو_" ماں جی تحمل سے کہہ کر حکم بھی دے چکی تھی_ آروشا نے منھ بنا کر ہانیہ کی طرف دیکھا_____

"آئے.... بھابھی صاحبہ آپ کو دلہن بناتے ہیں آج تا کی دولہا میاں خوش ہو جائے_" ہانیہ شرارت سے کہتے ہوئے اصلان میر کو بھی دیکھنے لگی مگر ان کی بے نیازی تو حد سے سوا تھی_ ہانیہ منھ بناتی آروشا کو گھسیٹ کر اپنے روم کی طرف لے کر چلی گئی_

* ******************

!

"اصلان بیٹا کب تک اس حادثے کو خود پر سوار رکھوں گے... تم دونوں کو دیکھ کر لگتا ہی نہیں کی تم دونوں میاں بیوی ہو... تمھاری بے نیازی اور آروشا کا ڈرا سہما انداز_" موبائل میں ٹائپ کرتے اصلان کو دیکھتے ہوئے اچانک چاچی نے بہت ہی آہستہ آواز میں اصلان کو ٹوک دیا تھا بلکہ یہ کہنا صحیح ہو گا انجانے میں اصلان کے زخموں کو چھیڑ دیا تھا انہوں نے_

اس وقت وہاں اب اس کے ساتھ ہال روم میں چاچی اور بس ماں جی کے علاوہ کوئی نہیں تھا_ اصلان نے ہونٹ بھینچ کر اپنا موبائل ٹیبل پر رکھ دیا اور ایک پیر پر رکھے دوسرے پیر کو قالین پر رکھتے ہوئے سوفے پر بالکل سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے ہم دونوں میاں بیوی نہیں لگتے.... نکاح ہوا ہے میرا اس کے ساتھ سب کے سامنے رخصت کروا کر اپنے گھر لایا ہوں اسے اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے... پھر اور کیا چاہئے.... کم

سے کم کسی کے ساتھ بنا نکاح کے تو نہیں رہ رہا..." وہ آنکھوں میں سرد پن لئے سوفے پر بیٹھی چاچی کو دیکھتے ہوئے بہت کڑوے لہجے میں بولا تھا_ ان کا رنگ ایک دم سے پھیکا پڑ گیا_____

"اصلان یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم....." ماں جو کو دیورانی کا شرمندگی بھرا چہرہ برا لگا تو انہوں نے فوراً بیٹے کو ٹوک دیا_ کچھ دنوں سے وہ نوٹ کر رہی تھی اصلان کے لہجے میں کڑواہٹ سی گھلنے لگی تھی_ خاص طور پر چاچی کے سے بات کرتے ہوئے جو انہیں بری لگتی تھی

_____

"سوری چاچی میرا مطلب آپ کو شرمندہ کرنا نہیں تھا بس ایک بات کہہ دی...." اصلان نے بڑے سپاٹ انداز میں معافی مانگ لی..... چاچی نے اس کا بے تاثر چہرہ دیکھا_____

"چاچی اگر آپ کو لگتا ہے وہ حادثہ تھا جسے آسانی سے بھلایا جا سکتا ہے تو وہ حادثہ نہیں تھا..... وہ دھوکا تھا، اس نے خنجر گھونپا ہے میری پشت پر اور اصلان میر کبھی اس دھوکے کو معاف نہیں کر سکتا نا بھول سکتا ہے_" دھیمے دھیمے آگ برساتے لہجے میں بولتے اصلان کی آواز میں ہی نہیں چہرے پر بھی سختی چھا گئی تھی_____

چاچی نے شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا، بیٹی نے تو ساری عمر کے لئے انہیں شرم سار کر دیا تھا_ اصلان نے تو صرف ان کے کہنے پر ان کا مان رکھنے کے لئے اس نامراد کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا مگر وہ ایک ہی جھٹکے میں ان سب کی عزت کے پرخچے اڑا کر اصلان کو ساری زندگی کا زخم دے کر چلی گئی تھی اور وہ تاعمر اصلان سے آنکھ ملانے کے قابل نہیں رہی تھی_____

"چاچی آپ کیوں شرمندہ ہوتی ہے اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں... سوری فار دس کی آپ کا دل دُکھا_" ان کے چہرے پر ملال چھاتا دیکھ کر اصلان نے انہیں دیکھتے ہوئے معذرت کی تھی_ماں جی نے اپنے بیٹے کو غور سے دیکھا_____

"مجھے معاف کر دو میرے بچے میں قصور وار ہوں تمھاری، میں نے ہی مجبور کیا تھا اس بدبخت کو اپنانے کے لئے تمھیں_اپنی چاچی کو معاف کر دو میرا بچہ_" وہ اپنی جگہ سے آٹھ کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پھر سے اپنی بیچارگی پر رو پڑی تھی_اصلان نے انہیں بس تسلی دینے والے انداز میں ان کا ہاتھ تھپکا تھا_____

"کیوں روتی ہو آسی اس بدبخت کے لئے_" ساتھ بیٹھی ماں جی نے ان کی پشت تھپکی خود ان کی آنکھیں بھی نم تھی_____

"چاچی آج آخری بار اس طرح روئی ہے اب آئندہ مت روئیں گا_وہ جا چکی ہے اور میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا اب اس گھر میں اس کا ذکر تک نہیں ہو گا_" ان کے ہاتھ سہلاتے ہوئے وہ بہت قطعیت سے ان سے کہہ رہا تھا_"میں آج کے بعد اپنے پیاروں کو اس کے لئے روتا نہیں دیکھنا چاہتا سمجھ لیں آپ لوگ_" اصلان نے اپنی ماں کی بھی نم ہوتی آنکھ دیکھی تو بہت سختی سے ٹوکا تھا

_____

"ہم نہیں روئے گے کبھی ذکر نہیں کریں گے جب تم اپنی ازدواجی زندگی کو پوری طرح سے قبول کر لوں گے_" پاس بیٹھی ماں جی نے اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا

_____

"آپ لوگوں کیا لگتا ہے میں یہ سب قبول نہیں کر سکا ہوں_ ایسا کچھ نہیں میں سب قبول کر چکا ہوں..... آپ اپنی بہو کو سمجھائے_" پھر سے وہی بات اصلان اس بار بے زاری سے کہتے ہوئے ہوئے صوفے سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گیا_ چاچی اور ماں جی نے ایک دوسرے کی شکل دیکھی

"جس طرح تم لوگوں نے ڈرا دھمکا کر اسے راضی کیا تھا اس بچی کا یہی حال ہو گا_" چاچی نے اس بار مسکرا کر اصلان کی طرف دیکھا تھا_ اس نے بس لاپرواہی سے سر جھٹکا

"جو اس کے باپ نے کیا تھا شکر کرے کی اپنے بچے کے ساتھ بس اس کا نکاح کیا تھا ورنہ وہ اس سے زیادہ سزا کی حق دار تھی_" ماں جی نے بہت زیادہ نفرت سے اپنا سر جھٹکا اصلان نے گہری سانس لے کر اپنی ماں کو دیکھا_

آروشا کے باپ کی وجہ سے وہ اب تک اس سے ناراض تھی اور یوں ہی اپنے غصے سے آروشا کو ڈرائے رکھتی تھی مگر اصلان جانتا تھا کی وہ دل ہی دل میں آروشا کو قبول کر چکی تھی اور اس کی معصوم صورت پر پیار بھی آتا تھا انہیں مگر وہ سارا پیار دل میں رکھتی تھی.... لیکن یہ جو نفرت تھی اس نے سب پر ایک خول چھڑا دیا تھا

"چھوڑو یہ سب شازی.. سب بھول کر اس سے پیار سے باتیں کر لیا کرو ہماری اکلوتی بہو ہے_" چاچی نے اس بار اپنے پاس بیٹھی ماں جی کا ہاتھ دبا کر جیسے سمجھانا چاہا

"جب تک میرا بیٹا اس سے خوش نہیں ہو سکتا، تب تک میں بھی اس سے پیار سے نہیں بول سکتی _وہ میرے بیٹے کو یقین دے، اس سے محبت کرے تب ہی وہ قابل قبول ہو گی میرے لئے_" وہ ایک دم سے ہاتھ چھڑا کر ناراضگی سے بولی_____

"بھول جائے کی کوئی آپ کے بیٹے کو قبول کرے گی اور اس سے محبت کریں گا_ آپ کے بیٹے کے نصیب میں سچی و خالص محبت نہیں ہے_" یہ سب سن کر اصلان ایک جھٹکے سے کہتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جھک کر اس نے اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھایا پھر وہ رکا نہیں تھا تیز تیز قدموں سے وہاں سے نکلتا ہی چلا گیا_____

* * ** ********** *****

کار پوری اسپیڈ میں سڑکوں پر دوڑ رہی تھی_ اور وہ اندر بیٹھا اپنے اشتعال پر قابو پانے کے لئے اپنے ذہن سے سب زہریلی یادوں کو جھٹک رہا تھا مگر زہریلی یادیں تھی کی اسے اپنے ماضی کی بھیانک چہرہ کو دکھا ہی رہی تھی_____

حویلی سے سے وہ جس اشتعال سے نکل کر باہر آیا تھا، اب وہ بے وجہ گاؤں کی سڑکوں پر اپنی گاڑی دوڑائے جا رہا تھا_ اپنے ساتھ اس نے گارڈز کو بھی آنے سے منع کر دیا تھا اور تن و تنہا وہ بلا وجہ پریٹول پھونکتا روڈ پر فل اسپیڈ میں گاڑی دوڑا رہا تھا_

ہر بار اس حادثے کو جتنا سوچتا اتنا ہی اس کی نفرت اور غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا_ چاچی کی باتوں نے اسے پھر سے سب یاد دلا دیا تھا... ہر وہ دھوکا جو ان لوگوں نے اس کے ساتھ کیا تھا جن پر اس نے اندھا اعتماد کیا تھا .....

مارے غصے کے اس نے کتنی بار اسٹیرنگ پر ہاتھ مار مار کر اپنا ہاتھ سرخ کر ڈالا تھا_ آج چاچی نے پھر سے اس کے زخموں کو تازہ کر دیا تھا، ہر بار وہ حویلی آتا اور ہر بار اسے نئے سرے سے سب یاد دلا دیا جاتا.... جسے وہ بھولنا تو کبھی نہیں چاہتا تھا مگر اس کا ذکر بھی سننا نہیں چاہتا تھا_____

"کیوں ہوا میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا ایسا میرے ساتھ_ کیوں میری غیرت کو سرے بازار اچھالا اس نے.... کیوں اصلان میر کیوں..... اس عورت کو ہی کیا تو نے سب کو ہی کیوں زندہ چھوڑ دیا کیوں....." نفرت سے چیختے ہوئے اس بار اس نے کار کے شیشے پر مکا مارنا شروع کر دیا تھا_ شیشے کا تو کچھ نہیں ہوا اس کی انگلیوں کے جوڑ سے خون رسنے لگا تھا_ آخر کار تھک ہار کر اس نے کار وہی ایک طرف روڈ پر روک دی اور اپنا سر سیٹ کی پشت پر ڈال دیا_____

آنکھیں موندے وہ گہرے گہرے سانس لے کر خود پر قابو پا رہا تھا_ کچھ دیر بعد وہ خود کو نارمل کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا_ بیک ویو مرر میں اپنی سرخ آنکھیں دیکھ کر اصلان نے ہونٹ بھینچ لئے، اس کی آنکھوں سے آنسو تو تب ہی سوکھ گئے تھے جب اس کے گھر سے اس کے باپ اور چاچا کا جنازہ اٹھا تھا_

اسے رونے کا حق تو اسی وقت چھین لیا گیا تھا جب وہ گھر کا اکیلا مرد بچا تھا_ اسے سب کو سنبھلانا تھا اپنے گھر کی عورتوں کی حفاظت کرنی تھی_____

پندرہ سال کی عمر سے اسے اس کی ماں نے یہی سکھایا تھا کی اب وہ بزدلوں کی طرح روئے گا نہیں بلکہ ان سب کے لئے ایک مضبوط مرد بنیں گا_ تب سے اب تک وہ سچ مچ کا ایک چلتا پھرتا فولاد بن چکا تھا_ اس نے اپنی چاچی اور ماں کی ہمراہی میں ایک دنیا کو اپنی مٹھی میں کر لیا_ کسی کی جرأت نہیں تھی کی اصلان میر پر ٹیڑھی نگاہ بھی ڈال لیں یا اس کی غیرت سے کھیلیں مگر....

اس بار اصلان نے سر جھٹک کر ڈیش بورڈ سے اپنا موبائل اٹھایا_ موبائل اس نے سائلینٹ موڈ پر رکھا ہوا تھا_ لاتعداد مسڈ کالز تھی جو اس وقت شو کر رہی تھی... موبائل کو دوبارہ اس نے ڈیش بورڈ پر اچھال دیا_____

"اصلان میر نا بزدل ہے نا بے بس کی وہ روئے.... نا اتنا بے غیرت کی اپنی عزت کے ساتھ کھیلنے والے کو کوئی سزا دئے بنا اس زمین پر دندناتا ہوا پھرنے دے..... بس وہ صحیح موقعے کی تلاش میں ہے اور مجھے معلوم ہے یہ موقع بہت جلد آنے والا ہے.....

اور ایک ایک کو اس کے ہر گناہ کا خراج دینا پڑیں گا_" دوبارہ کار سٹارٹ کرتے ہوئے وہ زہر آلودہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اپنے گناہ گاروں کی صورت ذہن میں رکھ کر بولا تھا_____

"شاہنواز خان کی کمزوری میری قید میں ہیں.... اور جب تک وہ میرے قید میں ہے.... شاہنواز خان مجبور رہے گا اور انجانے میں وہ سب کرے گا جو مجھے آرام سے مجھے میرے مقصد تک پہنچا دیں گا..." کسی کی صورت اس کی آنکھوں کے آگے ناچی تو اصلان میر ہونٹ گول کر مسکرایا تھا_

ان کالی آنکھوں میں ایک انوکھی ہی چمک تھی اور ہونٹوں پر پر اسرار مسکراہٹ..... پھر سر جھٹک کر اس نے کار اسٹرارٹ کر کے حویلی کے راستوں پر ڈال دیا_____

**********

"کوئی ایک بار پھر سے کال تو کرو اصلان کے موبائل پر..... شام سے رات ہو گئی اور بچہ نجانے کہاں مارا مارا پھر رہا ہے.... ارے میں کہتی ہوں کیا ضرورت ہے جب بھی وہ حویلی آئے بار بار ایک ہی بات دہرائی جائے_" جب سے اماں جان نے سب سنا تھا وہ سب پر بگڑ چکی تھی کی کیا ضرورت تھی ایسی بات کرنے کی اصلان حویلی سے ہی نکل گیا اور اب ہال روم میں بیٹھے ہوئے اماں جان ایک بار پھر سب پر بگڑی تھی_____

چاچی اور ماں جی دونوں بہت زیادہ پریشان سی اماں جان کی ڈانٹ پر شرمندہ ہو رہی تھی... اپنی ساس کی وہ دونوں بہت عزت کرتی تھی... اس لئے آج تک ان کے سامنے کبھی بدتمیزی سے بات نہیں کی تھی، اب بھی سب سنتی خاموش تھی_____

"اماں جان معلوم تو ہے آپ کو جب تک وہ نہیں چاہیں گا تب تک کال نہیں کریں گا_" ماں جی سوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو پچھتاتی ہوئی مل رہی تھی_____

بار بار یہی سوچ رہی تھی کیا ضرورت تھی اصلان کے سامنے ایسی باتیں کرنی کی، جانتی تھی اس کے زخم ہرے ہو جاتے تھے پھر بھی وہی باتیں دہرا دی جاتی ہے_____

"تمھارا کیا قصور تھا میں ہی پاگل ہوں جو ہر بار اسے سب یاد دلا دیتی ہوں_ اپنی بیٹی کی کرتوتوں کو تو ناسدھار سکی مگر بیچارے اصلان کے دل کو ضرور چوٹ پہنچا جاتی ہوں_" چاچی کا بھی حال ان سے جدا نہیں تھا، سوفے پر پہلو بدلتے ہوئے وہ گھڑی بھی دیکھ لیتی جو بارہ کے پار جا چکی تھی ان کے چہرے پر شرمندگی ہی شرمندگی تھی

---

ایک طرف خاموش مگر پریشان سی بیٹھی ہانیہ بس ان لوگوں کے چہرے دیکھتی اور پھر گھڑی.....
اصلان جب بھی حویلی آتا کوئی نہ کوئی تلخ واقعہ رونما ہو ہی جاتا_____ ___
بس ایک آروشا تھی جو ان لوگوں کو چور نظروں سے دیکھتی ایک طرف کونے میں سوفے پر دبکی ہوئی بار بار اپنی خیر منا رہی تھی، کی کہیں اصلان میر کی حویلی سے بھاگ جانے والی حرکت پر اسے نا لتاڑ دیا جائے مگر اللہ کا شکر تھا اپنی پریشانی میں ابھی تک چاچی یا ماں جی نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا_____
"لالا آ گئے_" وہ جیسے ہی ہال روم کے اندر آیا اسے سب سے پہلے ان دونوں نے دیکھا تھا..... ندا اور صدا ایک ساتھ چیخی تھی_____
سب کی گردنیں ایک ساتھ گھومی تھی آروشا نے بس پلکیں اٹھا کر اصلان میر کو دیکھا_ سنجیدہ اور سپاٹ چہرہ... سرخ آنکھیں__ وہ دھیرے دھیرے چلتا سب کے درمیان سے گزرتا ہوا اور سب کی سوالیہ نگاہوں کو نظر انداز کرتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا_____

"اصلان..." اسے اپنے بیڈروم میں جاتے ہوئے دیکھ کر اماں جان نے ہی سب سے پہلے اپنی جگہ سے اٹھ کر بے تابی سے پکارا تھا_____

"اماں جان میں بہت تھک گیا ہوں اس لئے پلیز اس وقت مجھے ڈسٹرب مت کرے_"سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر وہ ہاتھ اٹھا کر اماں جان سے ادب سے کہتا برق کی تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا_____

سب اپنی اپنی جگہ چور سے بن گئے...سب کے ہی چہرے پر گہرا ملال چھایا ہوا تھا .....

آروشا نے چوری چوری سب کی طرف دیکھتے ہوئے اٹھنے لگی.. اپنا یہاں سے کھسک جانا ہی بہتر لگا.... اسے ڈر تھا کہیں سب کا عتاب اس پر نا ٹوٹ پڑے.....

ابھی وہ چپکے سے اٹھی ہی تھی کی اسے وہاں سے کھسکتے دیکھ کر ماں جی نے بہت غصے سے کہا تھا_

"تم کہاں بھاگ رہی ہو...."ان کے اس طرح غرا کر پوچھنے پر وہ منمنائی_"ج..ج..جی وہ مجھے نیند آرہی ہے اب_"اتنا سننا تھا کی ماں جی بری طرح سے بھڑک گئی_____

"ہاں جاؤ اور جا کر آرام سے سو جاؤ... تم سے کچھ نہیں ہونے والا.... کیسی قسمت پائی ہے میرے بیٹے نے ایک نامراد میرے ہیرے سے بیٹے کو اپنی کمینگی کی وجہ سے چھوڑ کر چلی گئی.... اور دوسری ہے تو وہ بس بچی بنی ڈر ڈر کا بہانا کرتی اس سے دور بھاگتی رہتی ہے یا تو کھاتی رہتی ہے یا تو سوتی رہتی ہے _"ماں جی اصلان کے چہرے پر چھائے کرب کو دیکھ کر بری طرح سے تڑپ گئی تھی، اس لئے اب

اپنا سارا غصہ وہ آروشا پر اتارنے کے لئے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے آج سخت باتیں اسے سنا گئی_____

آ گئی شامت آروشا سوچتی فوراً وہی کھڑی ہانیہ کی آڑ میں چھپنے لگی تھی_ ایک تو یہ ماں بیٹے کی آنکھوں میں اتنا قہر کیسے اتر آتا ہے اس کے لئے... وہ ہانیہ کی پشت پر چھپتی سوچتے ہوئے ان کی نگاہ سے ڈر کر پلکیں جھکا گئی_____

اماں جان نے تاسف سے اپنی بہو کو دیکھا جو اس بیچاری آروشا کے پیچھے پڑ جاتی تھی_ چاچی خاموش اور ندا صدا چپ سی بھابھی کو افسوس سے دیکھ رہی تھی____

"دیکھو... کیسے چھپ رہی ہے جیسے میں کھا جاؤں گی....." اس کے چھپنے پر انہیں اور غصہ آیا تھا ماں جی نے گھور کر آروشا کی طرف دیکھا_____

"اس سے بدلا لینے کے لئے پہلی والے سے بھی زیادہ حسین لڑکی لے آئی مگر یہ بھی کوئی کام کی نا نکلی تم سے ایک مرد اپنا بنایا نہیں جا رہا ہے_" ماں جی نے بہت ہی خونخوار نظروں سے آروشا کے حسین مگر ڈرے ڈرے چہرے کو دیکھا_____

"ماں اس میں آشو کی کیا غلطی_" کوئی کچھ نا بولا تو ہانیہ آخر کار بول پڑی... ہانیہ کو بہت برا لگا تھا ان کا اس طرح سے آروشا کو باتیں سنانا_____

"تم چپ رہو بھابھی کی چمچی....." انہوں نے اسے بری طرح سے جھڑک دیا_ "خبردار جو میرے اور اس کے بیچ میں بولا..... جاؤ اپنے روم میں ندا، صدا تم دونوں بھی جاؤ_" ماں جی نے ڈانٹ کر

تینوں کو وہاں سے بھگا دیا_ماں جی جلالی روپ میں آ چکی تھی تو ہانیہ کی مجال نہیں تھی وہاں ٹک جاتی.... زبردستی اپنانا تو اں کاندھا آروشا کے چنگل سے چھڑا کر وہ بھاگی_____

آروشا نے بیچ راستے میں چھوڑ کر بھاگتی اپنے بیسٹی کو دیکھا_میرا ابھی وقت آئے گا ہانو کی بچی تب بتاؤں گی... وہ منھ بنا کر سوچتی بے بسی سے دونوں خواتین حضرات کو دیکھنے لگی اتنی بار ان کی باتیں برداشت کر چکی تھی کی اب وہ خود ڈھیٹ بن گئی تھی.... خود کو ان کے شادی شدہ لڑکیوں کے کیا کیا فرائض ہوتے ہیں ایسے درس کے لئے آمادہ کرنے لگی_____

ایک اماں جان تھی جو ترحم بھری نظروں سے آروشا کو دیکھ رہی تھی_ان کی دونوں بہوئیں فوجی کے خاندان کی تھی اور خود اسی طرح سخت، شوہروں کے مرنے کے بعد ان دونوں نے مردوں کی طرح زندگی گزاری تھی اور اصلان کی بھی پرورش انہوں نے اپنے طرز و طریقے سے کیا تھا_رعب جھاڑنا کسی سے ناڈرنا یہ ان کے خون میں شامل تھا_____

"شازی صحیح کہہ رہی ہے آروشا کب تک یہ ڈر ڈر کر تم اصلان سے بھاگتی رہوں گی_وہ تمھارا شوہر ہے اس سے محبت دو اسے زندگی کی طرف لاؤ_ساری زندگی کیا ڈر ڈر کر شوہروں والے حقوق سے دور رکھوں گی اسے_تمھارے باپ نے جو کیا ہے نا اس کے بدلے تمھیں ہی اتارنے ہوگے_" چاچی نے بھی اسے ہی سنانا ضروری سمجھا مگر ماں جی کی طرح ان کی آواز میں سختی نہیں تھی ایک طرح کا طنز ہی تھا_ان کی کھلی ہوئی گفتگو..... آروشا کی پیشانی عرق آلود ہو گئی_____

"تمھارے باپ نے جو کیا ہے نا اس کے بدلے میں میرا بیٹا اگر تمھیں مار ڈالتا مجھے افسوس نہیں ہوتا مگر یہ اس کی شرافت ہے کی اب تک صحیح و سلامت ہمارے سامنے بیٹھی ہو_" ماں جی کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے بیٹھی آروشا کو آج ایک تھپڑ بھی مار دے_____

باپ کا تعنہ ایسا تھا کی جو اب بھی اسے لگ جاتا تھا یہاں سارا ڈھیٹ پن ختم ہو جاتا.... آروشا کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے، اپنے آنسوؤں پر باندھ باندھے بہت مشکل سے وہی کھڑی تھی_ چہرہ اہانت سے سرخ ہونے لگا.... اس گھر میں اسے باپ کا تعنہ کبھی ہی کبھی دیا جاتا... مگر جب بھی دیا جاتا زبردست دیا جاتا..... ماں جی تو بس غصے میں اور چاچی طنز میں_____

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو پہلے اصلان اب آروشا کے ساتھ شروع ہو گئی ہو تم... مت بھولو اب یہ اس شخص کی بیٹی نہیں ہمارے خاندان کی اکلوتی بہو ہے_" اماں جان سے برداشت نہیں ہوا تھا اس لئے انہوں نے سختی سے اپنی بہوں کو ٹوک دیا_____

"بہو سمجھتی ہوں تبھی تو اب تک باہر اٹھا کر نہیں پھینکا_ اس سے کہے اب یہ ڈرامہ ختم کرے اور اصلان کو اپنی طرف راغب کرے_ اسے وہ محبت دے جس کا میرا بیٹا حقدار ہے اسے یقین دلائے کی محبت اس کے نصیب میں بھی ہے_" آج اصلان کی بات نے جیسے ماں جی کو تڑپا دیا تھا_____

سوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے اپنی بات مکمل کی اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی_

ان کے پیچھے پیچھے چاچی بھی اٹھ کر گئی تو اماں جان نے آٹھ کر آروشا کو اپنے سینے سے لگا لیا_ ان کے مہربان سینے سے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی_____

"مت رو میری بچی..... شازیہ نے بس سب غصے میں کہا ہے ورنہ وہ دل سے تمھیں بہت چاہتی ہے..... اس کی طبیعت ہی کچھ سخت ہے_" اماں جان اس کا سر تھپکتے ہوئے اسے پیار سے سمجھانے لگی_____

"کیوں دیتی ہے مجھے تعنے..... میرا کیا قصور ہے اماں جان بتائے.... میں نے تو نہیں کہا تھا ان سے ایسا کرنے کو..." وہ روتے ہوئے شکوہ کر گئی تو اماں جان سے کچھ کہا گیا نہیں بس اس کا سر تھپکا تھا

_____

"آروشا... تم اصلان کو دوبارہ محبت پر یقین کرنا سکھا دو تو سب ٹھیک ہو جائے گا شازیہ کا رویہ بھی.. وہ بیٹے کی وجہ سے ایسی ہو گئی ہے_" اسے خود سے الگ کرتے ہوئے انہوں نے اس کے آنسو بھی صاف کئے_____

"اماں جان مجھے ان سے خوف آتا ہے وہ مجھے مار ڈالیں گے.. دیکھ لیجیے گا آپ لوگ ایک دن مری پڑی رہوں گی روم میں_" آروشا اپنے گال ہاتھوں کی پشت سے پونچھتی ہوئی اور سو سو کرتی معصومیت سے بولی تھی_____

"اب میرا اصلان ایسا بھی جلاد نہیں_" اس بار انہوں نے ہلکے سے مسکرا کر پوتے کی ہمایت کی تھی

_____

"وہ دیو ہے دیو آپ کو نہیں معلوم_" آروشا نے بس سوچا تھا کہا نہیں_ اپنی آنکھیں صاف کرتی وہ چپ ہی رہی_____

"آروشا بیٹا مانتی ہوں اصلان زرا الگ قسم کا مرد ہے مگر مجھے یقین ہے جب وہ تم سے محبت کریں گا تو بے پناہ کریں گا_ ابھی وہ بے وفائی کا ستایا ہوا ہے اس لئے ایسا سخت ہو گیا ہے..... تم ایک بار کوشش کرو اپنی طرف مائل کرنے کی اس میں تم دونوں کی بھلائی ہے_" انہوں نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پھر سے پیار سے سمجھایا_ وہ دل سے چاہتی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہیں_____

"میں انہیں کبھی اپنی وفا کا یقین نہیں دلا سکتی_ انہوں نے مجھے اپنی قید میں رکھا ہے ان کے نزدیک بس میری یہی حیثیت ہے کی وہ مجھے میرے باپ کے کئے گئے گناہ کی سزا دیں_" سر جھکا کر اداسی سے بولتی وہ گڑیا سی ہی لگی تھی انہیں_____

"اللہ پر بھروسہ رکھو میرے بچے ایک دن سب ٹھیک ہو جائیں گا_ نکاح کے بول میں بہت طاقت ہوتی ہے وہ دلوں کے پتھر کو پگھلا دیتے ہیں_" اماں جان اس کی پیشانی چوم کر یقین سے بولی _ آروشا نے بس ان کا چہرہ دیکھا تھا_____

"اچھا یہ سب چھوڑو تم اصلان کے لئے کھانا لے جاؤ، میں ملازمہ سے کہہ کر نکلواتی ہوں_" اماں جان نے موضوع بدل کر کہا اور سوفے سے اٹھ گئی_____

"اس وقت نہیں نہیں_" آروشا کو اپنی شامت تھوڑے ہی نہیں بلوانی تھی وہ سر انکار میں ہلاتی جلدی سے اٹھ گئی_____

"اور کون بیوی ہو تم اس کی جلدی سے لے جاؤ کہیں شازیہ کو خیال آ گیا نا تو تمھاری خیر نہیں رہیں گی_" اماں جان کی شرارت پر آروشا کی شکل رونی والی ہو گئی تھی_اماں جی کی دھمکی ایسی تھی کی اب تو اسے چپ چاپ ان کہا ماننا ہی تھا_____

** **********

For more visit (exponovels.com)

دروازے پر کھٹکا ہوا تو ٹاول سے سر پونچھتے ہوئے اصلان نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا_ آروشا ایک ہاتھ سے بمشکل ٹرے تھامے اور دوسرے ہاتھ سے پورا دروازہ کھولتی اندر آ رہی تھی

ڈیپ ریڈ کلر کے سنہری کامدار والے فراک سوٹ میں وہ پریوں کی شہزادی لگ رہی تھی_ ہاتھوں میں سونے کی چوڑیوں کے ساتھ ملائی گئی ریڈ چوڑیاں ....

کانوں میں جھمکے... چہرے پر میٹا میٹا میک اپ کا جادو اور سنہرے بالوں کی لمبی چوٹی... جن سے ہمیشہ کی طرح سنہری لٹیں باہر نکل کر چہرے اور گردن پر بکھر رہی تھی_____

وہ ڈری سہمی سی کھانے کی ٹرے لے کر اندر آ رہی تھی_ خود پر جمی اصلان کی گہری نظروں سے گھبراتے ہوئے ٹرے پکڑے پکڑے اس کے ہاتھ لرز رہے تھے_ کسی صورت سے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آ کر اس نے جھکتے ہوئے ٹرے سنبھال کر ٹیبل پر رکھ دی اور ابھی وہ سیدھی کھڑی ہی ہو رہی تھی کی تولیہ پوری رفتار سے اچھلتا ہوا سیدھا اس کے چہرے پر آ پڑا تھا_

اچناک اس افتاد پر آروشا نے بوکھلا کر اپنے چہرے سے تولیہ ہٹا کر سامنے دیکھا وہ بنا شرٹ کے کمر پر ہاتھ رکھے اسے گھور رہا تھا_ اسے بنا شرٹ کے اپنی طرف خونخوار نظروں سے گھورتے دیکھ کر آروشا نے اور بھی بوکھلا کر اپنی نگاہیں جھکالی_____

"اتنی دیر سے روم میں آیا ہوں.... کب سے تمھارا ویٹ کر رہا تھا اور تمھیں اب فرصت ملی ہے اپنے قدموں کو زحمت دے کر بیڈ روم تک آنے کی_" اصلان کو بہت شوق تھا ہر وقت اس پر طنز

برسانے کا اب بھی بہت چبا چبا کر بولے گئے جملوں پر آروشا نے جلدی سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا

اصلان کی نگاہوں میں دور سے ہی چنگاری پھوٹتی دکھائی دے رہی تھی_ شرٹ لیس اس کا چوڑا سینا...چوڑے شانے اور بازوؤں کے ڈولے شولے.....وہ تو چیونٹی سی حیثیت رکھتی تھی اس کے آگے

"پہلے آکر اپنے ہیرے سے بچے کا غصہ اور اس کی دیوں والی ہیوی جسامت دیکھ لیں پھر آکر کہیں ان کی ماں جی.... محبت دو اسے زندگی کی طرف لاؤ .....

ان سے اور پیار...." اصلان کو دیکھتے ہوئے اس کا منہ بنا_ "ایک ہاتھ کی بھی نہیں ہوں میں ان کی، ادھر ہاتھ پڑا اور اُدھر میرا فاتحہ سب کھائیں گے_ اتنا غصہ ور انسان اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لئے بہت بڑا جگرا چاہیے جو میرے پاس نہیں_ جب بھی اپنی محبت کا اظہار کروں گی اور بدلے میں یہ میرا گلا دبا دیں گے...ہائے میں تو پھر اللہ میاں کو پیاری ہو جاؤں گی_" آروشا آنکھیں پھاڑے اس کے بنا شرٹ کے ڈولے شولے دیکھ کر نگاہیں اس پر جمائے بہت جل کر لگاتار سوچیں جا رہی تھی

یہ بھی خبر نہیں تھی اپنی سوچوں میں ماں جی سے وہ مخاطب لڑتی ہوئی اصلان میر کو گھورنے کا کام انجام دے رہی ہے_

وہ سمجھ گیا کی پھر وہ خیالوں خیالوں میں کسی سے لڑنے بھڑنے جا چکی ہے_ وہ ان چھ ماہ میں آروشا کو اتنا جان چکا تھا جتنا وہ خود کو بھی نہیں جانتی ہو گی

"پھر پہنچ گئی تم اپنے خیالوں میں کسی سے لڑنے کے لئے... قینچی کی طرح چلتی زبان کیا ادھار دے آئی ہو_" اپنی سوچوں میں وہ اتنی مست تھی کی یہ بھی خبر نہیں ہوئی کی اصلان اس کے سر پر آکر کھڑا ہو گیا ہے اور اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور رہا ہے_____

"ن..ن.. نہیں زبان منھ میں ہی ہے ادھار کیوں دوں گی.... فِری کی ہے کیا_" نجانے کیوں اس کے سامنے ایسی بیوقوفی بھری باتیں اس کے منھ سے نکل جاتی تھی_ اب بھی کہہ کر زبان دانتوں تلے دبا کر خوف سے سامنے کھڑے پیشانی پر بل لئے دیو کو دیکھا_____

"اسے منھ میں ہی رکھا کرو اور جتنا پوچھوں اتنا ہی جواب دیا کرو ورنہ نکال کر باہر موجود کتوں کو کھلا دوں گا وہ بھی مفت کا مفت_" اصلان نے اچانک ہی اس کا جبڑا اپنے انگوٹھے اور دو انگلیوں کی مدد سے جکڑ کر اس کا سر ادھر اُدھر زور سے ہلا دیا_

آروشا کو اس کے اس طرح جبڑا ہلانے پر اپنی گردن ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھی_ دیو کی اس حرکت پر ہمیشہ کی طرح آنکھوں میں آنسو بھر آئے_____

"بس شروع ہو جاؤ ایک بھی آنسو باہر نکلا نا آج سچ میں اچھے سے رلا دوں گا_" اس کے آنسوؤں سے جھنجھلاتے ہوئے اس نے آروشا کا جبڑا چھوڑ کر دھمکی دی، آواز میں خود بخود سختی غائب ہو گئی اب بس جھنجھلاہٹ سی تھی_____

"میری گردن توڑ دی آپ نے اور روؤں بھی نا_" وہ زرا سا نرم ہوتا تھا اور اس کی زبان پھسل جاتی تھی اب بھی نا چاہ کر بھی شکوہ کر دیا_____

"موم کی نہیں ہے جو ٹوٹ گئی.. فضول کا ناٹک_" ناک چھڑا کر کہتے ہوئے وہ سر جھٹک کر بیڈ کی سائڈ سے اپنی سگریٹ اور لائٹر نکالنے لگا_____

آروشا کا دل کہا کس کر اس کی گردن دبا دے تب پتا چلے درد ہوتا ہے کی نہیں مگر وہ اتنا لمبا تھا پہلے آرام سے بیڈ پر لٹا کر پھر گردن دبانی پڑیں گی اور اتنی دیر میں وہی اس کی گردن چٹکی میں مسل دے گا .....

نہیں نہیں شوہر ہے میرے.. ایسا نہیں سوچ آروشا گناہ لگیں گا_" آروشا نے جھرجھری لے کر اپنی موت کا سوچ کر اچھی بیوی کی طرح سوچ کر گردن دبانے والا خیال دل سے نکالا_____

" کھڑی کیا ہو جاؤ کھانا کھاؤ اور اس کے بعد میرے لئے کافی بنا کر لے آنا_" بیڈ پر بیٹھ کر سگریٹ منھ میں دباتے ہوئے خود کو منھ بنا کر دیکھتی آروشا کو بھی دیکھا... آروشا نے جھٹ سے ٹھیڑا منھ صحیح کیا تھا_____

"میں تو کھا چکی ہانی اور ندا صدا کے ساتھ_" بڑی معصومیت سے سر ہلا کر اطلاع دی

_____

"اہنہ.... جانے وہ کون بیویاں ہوتی ہے جن کے لقمے شوہر کے بنا نہیں اترتے... یہاں سب سے پہلے کھانے کی جلدی ہوتی ہے_" اصلان نے سگریٹ سلگاتے ہوئے طنزیہ انداز میں سر سے پیر تک سامنے کھڑی آروشا کو دیکھا_

اس کا طنز آروشا کے سر سے گزر گیا_ کچھ نا سمجھتے ہوئے بس خود میں ہمت پیدا کر رہی تھی کی دیو صاحب کو کھانا کھانے کے لئے فورس کرے ورنہ اماں جان نے دھمکی دی تھی کی اگر وہ کھانا کھلائے بغیر واپس آئیں گی تو وہ اس کی شکایت اصلان کی ماں سے کر دیں گی اور اصلان کی ماں سے تو اس کی جان جاتی تھی_____

"یہ کھانے کی ٹرے کیا رات بھر کسی خوشی میں دیکھنے کے لئے لائی ہو_" سگریٹ سلگا کر اس نے ایک گہرا کش لے کر خاموش کھڑی دوپٹہ مسلتی آروشا سے پوچھا_ وہی ہمیشہ کی طرح جلاتا کلساتا انداز آروشا بس دانت پیس کر رہ گئی_____

"نہیں یہ میں آپ کے لئے لائی ہوں، کھانا کھا لیں_" آخر ہمت کر کے کہہ ہی دیا_ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے ہوئے وہ اب بہت نروس سی نظر آئی تھی_ جانتی تھی اصلان کو اچھی بیویوں والی حرکتوں سے سخت نفرت تھی اگر اس کا خیال رکھو وہ الٹا اور غصہ ہو جاتا تھا اس لئے وہ کھانے کی ٹرے لاتے ڈر رہی تھی_____

"پھر شروع ہو گیا تمھارا ناٹک.... کہا تھا نا اچھی بیوی بننے کا ڈرامہ مت کرنا... پھر کیوں لائی..... کیا میں نے بولا تھا تمھیں کھانا لانے کو_" اصلان کے سنجیدہ چہرے پر کوئی بھی تاثر نہیں تھا_ بہت ہی چبھتا ہوا انداز تھا سگریٹ کے کش لیتے ہوئے سرخ آنکھوں سے گھورتا وہ آروشا کو اور بھی نروس کر رہا تھا_____

"نہیں وہ اماں جان نے کہا اچھی بیویاں اپنے شوہر کو بھوکا نہیں سونے دیتی تو میں کیسے آپ کو بھوکا سونے دیتی_ "ایک ہی سانس میں اماں جان کا رٹا رٹایا سبق ادا کر کے اس نے لمبا سانس لے کر خود کو پر سکون کیا_ اماں جان نے کہا تھا ایسا کہنا اب کہہ کر راحت کی سانس تو بنتی تھی_____

"اماں جان نے یہ نہیں بتایا اچھی بیویاں شوہر کی ہر بھوک کا خیال رکھتی ہے..... روز رات تم مجھے بھوکا ہی سلاتی ہو میں نے کبھی شکوہ کیا_ "اس بار اس کے ہونٹوں پر بہت مدھم سی مسکراہٹ اپنی چھب دکھا کر دھوئے کے گولے میں غائب ہو گئی_ چہرے پر چھائی سختی بھی کم ہو گئی_____

"اب ایسا تو مت بولے... ڈنر کر کے ہی سوتے ہے روز میرے ساتھ کھاتے ہیں پھر بھی آج یہ الزام... سب لوگ مجھے ہی الزام دے رہے ہے_ "بیڈ پر بیٹھے اصلان نے تاسف سے سر ہلایا... وہ آنکھ میں آنسو بھرے اسے شکایتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی_____

"مجھے بھوک نہیں ہے تم ٹرے لے جاؤ اگر کھانا ہے تو خود کھالو_ "بات بے بات اس کی چھلک اٹھتی آنکھوں سے وہ نرم پڑ جاتا تھا اب بھی نرمی سے کہہ کر سارا دھیان سگریٹ پر لگا دیا

_____

"پلیز کھالیں ورنہ اماں جان...." آروشا نے بے بسی سے ٹرے کی طرف اشارہ کر کے جملہ ادھورا چھوڑ دیا_ اسے بس ماں جی کا خوف تھا کی انہیں پتا نا چل جائے کی ان کے لاڈلے نے کھانا نہیں کھایا تھا اور بیوی نے پوچھا بھی نہیں_____

"اوکے کھالیتا ہوں کھانا مگر ایک شرط ہے کی تم اپنے ہاتھ سے کھیلاو_ "وہ آرام سے پیر پر پیر رکھ کر جھلاتے ہوئے مسکرایا.... اصلان کی بالکل نئی فرمائش پر آروشا کی آنکھیں پھٹ گئی_ اسے جیسے

صدمہ لگا تھا وہ یوں اصلان کو دیکھ رہی تھی جیسے اس نے اسے خودکشی کرنے کے لئے کہہ دیا ہو

---

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو..... بہت سب کے کہنے پر اچھی بیوی بننے کی کوشش کرتی رہتی ہو تو ثابت کرو نا تم اچھی بیوی ہو بلکہ ایک وفا شعار بیوی بھی ہو..... آج تم مجھے کھانا کھیلاو وہ بھی اپنے نازک ہاتھوں سے_ کم آن ثابت کرو نا کی تم میری وفادار ہو تم میرا ہر حکم مانوں گی جیسا تم ہر بار کہتی ہو_"
وہ جیسے اس کا مذاق اڑاتا ہوا اسے تمسخر آمیز نظروں سے دیکھتا آزما رہا تھا کہ وہ جو کہتی ہے تو اپنے قول میں کتنی پکی ہے_ آروشا کو اس کا بولا گیا ہر جملہ سیدھے دل پر لگا تھا_____
ناک چھڑا کر.... آنکھیں سکڑ کر اور دانت پر دانت جما کر اس نے پہلے اصلان کی طرف دیکھا پھر ٹرے کی طرف ...
ایک ہی لمحہ میں فیصلہ کر کے پورے غصے سے جھٹکے سے جا کر ٹرے ٹیبل سے اٹھائی اور لا کر سیدھے بیڈ پر اپنے اور اصلان کے درمیان پٹخی تھی..... پھر کمال جرآت سے وہی اس کے قریب بیٹھ بھی گئی.. اور پورے غصے سے لقمہ بنا کر اصلان کے ہونٹوں کی طرف بڑھا کر زبردست آئے اسی تیش سے کہا_
"منہ کھولیں اور کھائے.. سارا کھانا آپ کو کھانا ہے اب... اور میں خود کھلاؤں گی_" وہ بھی آروشا تھی لاکھ وہ اس سے ڈرتی تھی مگر اس کی بات نے اسے سلگا دیا وہ اصلان کو یقین دلا کر رہے گی .....

ہر عورت ایک جیسی نہیں ہوتی عورت وفا اور محبت کی پیکر ہوتی ہے جو بے وفا ہوتی ہے وہ عورت ہی نہیں ہوتی_____

آروشا کے ہر انداز دیکھتے ہوئے اصلان نے مسکرا کر سگریٹ کے کئی کش لینے کے بعد اپنے ہونٹوں سے نکال کر ٹرے کے ایک طرف رکھ کر مسل دی_ان پلوں میں ایک بار بھی اس نے اپنی نگاہ آروشا کے چہرے سے ہٹائی نہیں تھی_____

"کھولے منہ اب_"وہ آنکھوں میں خفگی لئے اسے تقریباً گھور ہی رہی تھی_اتنی دیر سے لقمہ لئے ہوئے اس کے منہ کی طرف بڑھائے ہوئے اب اس کے ہاتھ میں درد سا ہو رہا تھا_____

"لوگ خواہ مخواہ کہتے ہیں تم مجھ سے ڈرتی ہو_"مسکرا کر کہتے ہوئے بلا آخر اس نے منہ کھول کر لقمہ اپنے دہان میں لے ہی لیا تھا بلکہ صرف لقمہ ہی نہیں لیا تھا اس کی نازک انگلیوں کو بھی اپنے دانتوں تلے دبا لیا تھا_

آروشا نے تیزی سے اپنی انگلیاں نکالنی چاہی مگر اتنی دیر میں وہ اپنا کام کر چکا تھا آروشا نے تکلیف کی شدت سے ایک زوردار چیخ ماری تھی_____

"یہ تمھاری ہمت کا انعام_"واقعی وہ بہت ہی بے رحم تھا_آروشا نے اپنی سرخ انگلیاں کو دیکھا جس پر دانتوں کے نشان تک پڑ گئے تھے اور پھر شکوہ بھری نگاہوں سے اصلان کو دیکھا_

انگلیاں جانور نے چبا ڈالی تھی وہ بار بار ہاتھ جھٹکتی روہانسی سی ہو رہی تھی_ساتھ ہی اس گھڑی کو کوسا جب اماں جان کی بات مان کر دیو کے لئے کھانا لانے کا سوچا تھا_____

"کیوں ختم ہو گیا اچھی بیوی بننے کا ڈرامہ، اب آئندہ میرے سامنے یہ والا ڈرامہ مت کرنا_"
اصلان نے ایک بار پھر دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ طنز کیا اور اٹھنے ہی لگا تھا کی وہ اچانک اس کا ہاتھ تھام کر بول پڑی_"میں ہوں اچھی بیوی اور یہ ثابت کر کے رہوں گی_"کوئی اس کی اچھائی پر شک کرے یہ منظور نہیں تھا اسے_

درد برداشت کرتے ہوئے ایک عظم سے اسے دیکھا تھا اسے اصلان سے جیتنا تھا تو جیتنا تھا_اصلان نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر اس کا ہاتھ دیکھا پھر اس کا ہاتھ جھٹک کر اس بار بے تاثر چہرے کے ساتھ دوبارہ بیٹھ گیا وہ اس کے حوصلے کو آزمانا چاہتا تھا کتنا وہ برداشت کر لیتی ہے_____

آروشا انگلیوں میں ہوتا سارا درد دبا کر پھر سے لقمہ بنانے لگی_ایک بار پھر ہمت کرتے ہوئے لقمہ اس کے منہ کی طرف بڑھایا_اس بار پھر اصلان نے لقمہ لے کر دوبارہ وہی حرکت کی تھی اور اس بار اور شدت سے_آروشا نے بہت مشکل سے اپنی چیخ دبائی تھی_

جب تک اس نے انگلیوں کو چھوڑا آروشا دانت پر دانت جمائے اپنی چیخ دبائے درد برداشت کرتی رہی تھی_اصلان نے انگلیوں کو آزاد کیا تو اس بار آروشا نے اپنی انگلیوں کا حال دیکھا بھی گوارا نہیں کیس... بس سرخ چہرے کے ساتھ دوسرا پھر تیسرا لقمہ بنا کر اصلان کے دہان میں ڈالتے ہوئے وہ اس کا ظلم سہتے ہوئے اپنی تکلیف دبا رہی تھی .....

مگر آنکھوں میں تکلیف سے پانی بھرتا جا رہا تھا جسے پلکیں جھپکا جھپکا کر وہ اندر دھکیل رہی تھی

_____

اصلان بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے ہونٹوں سے درد بھری چیخ سننا چاہتا تھا... اسے ہارتے دیکھنا چاہتا تھا اس لئے ہر بار اس کی شدت بڑھ جاتی تھی____

اس بار جیسے ہی آروشا نے انگلیوں پر ہوتی تکلیف سہتے ہوئے مسکرا کر چھوتا لقمہ اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بڑھایا_ اصلان نے بہت مشکل سے اپنا منھ کھولا تھا بہت چاہا کی ایک بار پھر اپنی پوری شدت سے اسے ہرا دے مگر اس بار وہ اسے درد نا دینے پر خود کو مجبور پایا تھا_

اس نے آروشا کے چہرے کو دیکھا جو آنکھیں میچے اس کے کاٹنے کی منتظر تھی اصلان مجبور ہو گیا دل میں امڈتے اپنے جذبات سے.... اس نے آروشا کے وہی ہاتھ اپنی گرفت میں جکڑ لیا_____

آروشا نے تڑپ کر اپنی آنکھیں کھول دی اصلان بہت ہی نرمی سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی انگلیوں کو بہت نرمی سے اپنے لبوں سے لگا رہا تھا_ جیسے ان انگلیوں پر مرحم رکھنا چاہتا ہو... وہ آنکھیں پھاڑے اس عجیب و غریب بندے کو دیکھ رہی تھی جو جتنی نفرت جتاتا تھا اتنا ہی مہرباں بن کر اس کے سارے درد کو سمیٹ لیتا تھا_____

"مجھے اب بھوک نہیں جاؤ کھانا رکھ آو_" کئی بار اس کی انگلیوں پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑ کر اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے وہ آروشا سے نگاہیں چراتا بیڈ سے اٹھ کر سیدھا بالکنی میں چلا گیا_____

آروشا حیرت سے اپنی انگلیوں کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں اس کا لمس اب تک دہک رہا تھا- ایسا لگا جیسے پہلی بار یہ لمس اس کے دل کو چھو آیا تھا_ اپنی بدلتی کیفیت سے گھبرا کر جلدی سے اس نے اپنے ہاتھ کو دوپٹے سے رگڑ ڈالا_____

"آج دیو کو میں نے ہرا ہی دیا_" اپنی جیت کا خوشی سے سوچ کر وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ گئی پھر ٹرے اٹھا کر وہ روم سے نکل کر نیچے آ گئی_ سارے برتن ملازمہ کے حوالے کر کے اصلان کے لئے جلدی جلدی کافی بنا کر پھر سے روم میں وہ آئی تھی_

وہ اب بھی بالکنی میں کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا_ اچھی خاصی ٹھنڈک ہو رہی تھی اور وہ شرٹ سے بے نیاز ایسے کھڑا تھا جیسے مئی جون کی گرمی کا موسم ہو_____

"اللہ جانے یہ بنا شرٹ کے سونے والا کون سا خبط ہے_" جب سے وہ اس کی زندگی میں آئی تھی اسے شرٹ کے ساتھ سوتے نہیں دیکھا تھا اور وہ اس طرح اسے دیکھ کر گھبراتی بوکھلاتی رہتی ہے

_____

"آپ کی کافی_" نگاہیں جھکائے اس نے کافی کا مگ بڑھا دیا_ اصلان نے چونک کر اپنے پاس آ گئی آروشا کو دیکھا پھر کچھ کہے بغیر اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا_____

"آپ کو چوٹ کیسے لگ گئی اصلان_" مگ پکڑاتے ہوئے آروشا کی نظر اس کے ہاتھوں کے زخموں پر گئی تھی_ فوراً گھبرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا فطرتاً وہ بہت ہمدرد تھی بھی_ اب بھی اس کی جگہ جگہ پھٹی جلد سے رستا خون دیکھ کر وہ کچھ دیر کے لئے سب بھول گئی_____

"کچھ نہیں ہوا بس ایسے ہی_" اصلان نے اس کے یوں اپنا ہاتھ تھام لینے پر روکھائی سے کہہ کر ہاتھ جھٹک دیا_____

"آپ کو چوٹ لگی ہے اصلان..... آئے مرحم لگا دوں_ کیوں خود کو اذیت دیتے ہیں؟ کیوں سب بھول نہیں جاتے اصلان؟.." آروشا خود سے مجبور ہو کر تڑپ کر بولی وہ ابھی اس کا ظلم سہہ بھی لیتی سب منظور تھا مگر اصلان کے زخم نہیں_____

"شٹ اپ، اپنا منہ بند کرو تم کون ہوتی ہو مجھے نصیحت کرنے والی..." وہ اس کی بات پر بھڑک گیا _"خبر دار جو آئندہ مجھے سب بھولنے کی نصیحت کی تو تمھارا حشر بگاڑ دوں گا اب جاؤ یہاں سے مجھے چوٹ لگیں یا مر جاؤں تمھاری ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے مجھے_ اپنی شکل گم کرو میرے سامنے سے_ مجھے نہیں چاہیئے تمھارا مرحم_" وہ غصے سے اس پر بری طرح سے دہاڑا تھا_ آواز اتنی اونچی تھی کی آروشا جلدی سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتی خوفزدہ ہو کر تیزی سے بالکنی سے روم میں بھاگ گئی_____

اصلان نے اپنا غصہ کم کرنے کے لئے ایک زبردست ہاتھ دیوار پر مارا تھا پھر سے وہی زخمی ہاتھ پر چوٹ لگی تو جلد اور پھٹ گئی اس بار خون بھی تیزی سے نکلنا شروع ہوا تھا_ غصہ کسی صورت میں کم نہیں ہوا تو اس نے کافی کا مگ پوری طاقت سے فرش پر دے مارا_ مگ ایک چھناکے سے ٹوٹ کر بکھر گیا اور کافی کے داغ فرش پر بکھر گئے_

اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ کر اصلان جیسے اس بار تھک ہار کر بالکنی میں ہی رکھے کاؤچ پر ڈھیر ہو گیا تھا_ خود سے لڑتے جھگڑتے نجانے رات کے کس پہر وہ نیند کی آغوش میں چلا گیا اسے خود پتا نہیں چلا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

سورج کی روشنی سیدھی آنکھوں پر پڑ کر آنکھوں میں چبھنے لگی تو اصلان نے اپنی آنکھوں پر بازوں رکھ لئے_کچھ دیر اسی حالت میں لیٹے لیٹے وہ خالی ذہن کے ساتھ آنکھوں پر بازوں رکھے نیم غنودگی میں رہا تھا_چند منٹ بعد آنکھوں پر بازوں ہٹا کر اس نے آس پاس دیکھا رات وہ نجانے کب وہی بالکنی میں کاؤچ پر ہی سو گیا تھا_____

اپنے اوپر پڑے کمفرٹر کو دیکھ کر اصلان نے ہٹا کر دور اچھال دیا یہ کس نے ڈالا ہو گا یہ بھی سمجھ میں آگیا_گہری سانس لے کر اس نے بالوں کو سنوارنے کے لئے جیسے ہی ہاتھ اٹھایا ہاتھوں پر مہارت سے کی گئی بینڈز کو اس نے غور سے دیکھا_بجائے اچھا لگنے کے اسے پھر سے برا ہی لگا تھا رات والا غصہ پھر سے سر پر سوار ہوا تھا_____

اسے اچھے سے سبق سکھانے کے لئے وہ تیزی سے کاوچ سے اٹھ کر بالکنی سے روم میں آیا تھا مگر صاف ستھرا روم کسی بھی وجود سے عاری اس کا منہ چڑا رہا تھا_آروشا آج اس سے پہلے ہی روم سے نکل کر نیچے جا چکی تھی_____

"کہاں تک بچوں گی آروشا اصلان میر... تمھاری ہمدردی کا سبق اچھے سے سکھاؤں گا میں_"

خیالوں ہی خیالوں میں آروشا کو دھمکی دے کر وہ سیدھا فریش ہونے کے لئے واش روم میں گھسا تھا پھر جلدی جلدی تیار ہو کر وہ روم سے اسی عجلت میں سیدھا نیچے چلا آیا_____

ناشتے کی ٹیبل پر اس کی ساری فیملی اسی کی ہی منتظر تھی_ان سب کے ساتھ وہ بھی وہی موجود تھی اب سب کے سامنے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا_اس لئے سرے سے آروشا کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ سب کو سلام کرتا اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گیا_____

آروشا نے چپکے سے اپنے دیو کو دیکھا تھا_فریش سا وہ نک سک سے تیار تھا اور کہیں سے بھی رات کا غصہ اس کے چہرے پر نظر نہیں آرہا تھا_اس وقت دیو کی ساری توجہ ماں جی اور چاچی کی طرف تھی جو اسے زمینوں کا حال احوال بتا رہی تھی اور اس سے خود بنفس وہاں جا کر دیکھنے کا کہہ رہی تھی

_____

"تمھارا ہی مال ہے بندا اس ہو کر دیکھو_"ہانیہ نے اس کی چوری پکڑ لی تھی پیر پر پیر مار کر جھک کر آروشا کے کان میں سرگوشی کی_____

"مال نہیں دیو مہاراج جی ہے_"آروشا نے نظریں چرا کر آہستہ سے تپ کر کہا_____

"شرم کرو اتنا ہینڈسم بھائی ہے میرا_"ہانیہ کی آواز میں کہنے کے ساتھ ہی فخر بھی اتر آیا

_____

"ہمم جلاد ہینڈسم بھائی_"آروشا نے ایک بار پھر چپکے سے دیو کو دیکھا پھر سے وہ دل کو بھلا بھلا سا لگ رہا تھا_شاید رات کو کچھ زیادہ ہی غور سے دیکھ لیا میں نے_"توبہ کرو آروشا پاگل ہونا ہے کیا.."آروشا نے خود کو جھڑپ کر خود کو اسے دیکھنے باز رکھنا چاہا مگر نگاہیں تھی کی ہر بار اصلان میر پر جا ٹکتی تھی_____

ڈارک جینز پر گرے کلر کی شرٹ پہنے واقعی وہ بہت ہی نکھرا نکھرا اور اپنا اپنا سا لگ رہا تھا

---

"کچھ نہیں یہ سب کل پڑھائی گئی اماں جان کی ساری فضول پٹیاں ہے_" اس بار آروشا نے خود پر جھنجلا کر اماں جان کی طرف دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر مسکرا کر اسے ویکٹری کا نشان دکھایا تو آروشا نے بس اشارے سے نفی میں سر ہلایا_

ان دونوں کو دیکھ کر ہانیہ اپنی ہنسی پر قابو نہیں رکھ پائی تھی_ اس کے زور سے ہنسنے پر اصلان نے ماں جی سے اور چاچی سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا_____

"وہ مجھے ایک جوک یاد آگیا تھا_" ہانیہ اس کی نگاہوں سے گھبرا کر جلدی سے بہانا بنا کر بولی_

اس بار آروشا نے اس کے پیر پر پیر مارا ساتھ ہی اصلان سے نگاہ بچا کر ہانیہ کو منہ بھی چڑایا_ ہانیہ نے بس منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے دھمکی دی تھی_

اصلان بس ان دونوں کے سارے انداز دیکھ کر بھی نظر انداز کرتا پھر سے ماں جی سے اور چاچی سے ساری تفصیل پوچھنے لگا_____

"چلے پھر میں آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں کل مجھے نکلنا بھی ہے_" اصلان ٹشو سے ہاتھ پوچھتا کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا_____

"اتنی جلدی لالا آپ چلے جائے گے_ "ندا صدا ابھی بہت چھوٹی تھی اس لئے اب بھی اصلان سے لاڈ دکھا لیتی تھی_ اب بھی روٹھ کر پوچھ بیٹھی، چاچی نے گھور کر اپنی بیٹیوں کو دیکھا آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہ بھی کی_____

اصلان اپنی کرسی چھوڑ کر ان دونوں کے پاس آیا تھا اور جھک کر باری باری دونوں کے سر کو چوما تھا _"اس بار آؤں گا نا تو اپنی دونوں گڑیا کے ساتھ کئی دن گزاروں گا_" مسکرا کر ان سے پیار سے بول کر وہ وہاں سے نکل کر باہر چلا گیا_

باقی سب نے حیرت سے اصلان کا نرم رویہ دیکھا تھا_ ایک مدت ہوئی اصلان نے اپنی بہنوں کے ساتھ ایسا محبت بھرا برتاؤ کرنا چھوڑ دیا تھا_ اس حادثے کے بعد تو اس کے مزاج میں ایسی سختیاں آ چکی تھی کی ان تینوں کے اوپر اس نے اتنی پابندیاں عائد کر دی تھی کی وہ سب اس سے بہت ڈرنے لگی تھی .....

خاص طور پر ہانیہ تو ترس چکی تھی اس کے بھائی والے لاڈ کے لئے_ اب بھی اس کا بھی دل کہا تھا کی وہ اس سے بھی اسی طرح سے پیار سے باتیں کرے مگر اس کا جرم زیادہ بڑا تھا_____

"تم دونوں اپنی زبان پر قابو رکھا کرو کوئی ضرورت نہیں اسے بہنوں والے لاڈ دکھانے کی، ایک تو اس کا دل زخمی کر کے جا چکی ہے اب نجانے تم لوگ کیا گل کھلاؤ_" چاچی نے ایک دم سے ندا صدا کو بری طرح سے لتاڑ دیا_

ندا صدا کے چہرے پر اداسی چھا گئی وہیں ہانیہ کا سر بھی جھک گیا_ کب تک کسی اور کے کئے گئے گناہ کی سزا ان لوگوں کو بھگتنا پڑے گی_ چاچی کہہ کر رکی نہیں تھی فوراً اٹھ کر ادھر ہی چلی گئی جدھر اصلان گیا تھا ان کے ساتھ ماں جی بھی پیچھے پیچھے تھی_____

"آسیہ کی باتوں کا برا مت مانا کرو تم لوگ..... ابھی زخم تازہ ہے نا اس لئے تم لوگوں سے ایسا رویہ رکھا ہوا ہے... انشاء اللہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا_" اماں جان نے پیار سے کہہ کر اپنی پوتیوں کو بہلانا چاہا_ ان سب کے ہونٹوں پر بس پھیکی سی مسکراہٹ آگئی_____

"چھوڑو نا تم سب کیا اداس ہو کر بیٹھی ہو یہ سوچو ہم سب اب گھر میں تنہا ہے مل کر مستی کریں گے _" آروشا نے ایک دم سے تالیاں بجا کر ان تینوں کو اپنی طرف متوجہ کیا_

اماں جان نے خوشگوار حیرت سے آروشا کی طرف دیکھا اب شاید وہ سب قبول کرنا شروع ہو چکی تھی.... انہوں نے ایک اطمینان کی سانس لی تھی اسے خوش دیکھ کر لیکن انہیں شاید یہ خبر نہیں تھی، آروشا کی خوشی کا راز آج دیو کی غیر موجودگی تھی، ماں جی کے خوف کے بنا اصلان کی نگاہوں سے دور آج وہ پورا دن اپنا کھل کر بتانا چاہتی تھی_____

اب ان لوگوں کی واپسی شام سے پہلے نہیں ہونے والی تھی اسی لئے ان چاروں نے مل کر ڈیسائڈ کیا تھا کی آج خوب کھیلیں گی اور خود کو کنگ بھی کریں گی _

جلدی جلدی سارے پروگرام سیٹ کر کے ان چاروں نے اپنے اپنے کام بانٹ لئے ساتھ دینے کے لئے اماں جان تو تھی ہی پھر کس بات کا ڈر وہ چاروں بڑی ہی مطمئن تھی_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

" اصلان بیٹا کب سے ایسے دھوپ میں کھڑے ہو چلو ادھر بیٹھ جاؤ اب جا کر.... صبح سے ایسے ہی لگے ہو_ "اسے بہت دیر سے کھیتوں کے مزدوروں کے ساتھ کھڑا دیکھ کر ماں جی سے رہا نہیں گیا تھا _دو گارڈز بھی اس کے ساتھ کھڑے تھے اور وہ مزدوروں کو ان کے سارے کام سمجھا رہا تھا_ اس کی گندمی رنگت دھوپ سے سرخ ہو رہی تھی_____

" آپ چلے ماں بس میں آتا ہوں_ "سنجیدگی سے ان سے کہہ کر وہ گارڈز کے ساتھ آگے بڑھنے لگا تھا_ اسے کل جانا تھا اور آج وہ سارے کام ختم کر کے ہی جانا چاہتا تھا_ وہ نہیں چاہتا تھا کی ماں جی اور چاچی پر سارے کاموں کا بوجھ پڑ جائے_ ماں جی وہی کھڑی اسے جاتے دیکھ رہی تھی_____

"ایسے کیوں کھڑی ہو شازی چلو ادھر چل کر بیٹھو_ "ماں جی کو ایک ٹک اصلان کو کھڑے دیکھتے دیکھ کر چاچی ان کے پاس آگئی_____

"میرا اتنا فرمانبردار اور نیک بیٹا پھر بھی اس کے ساتھ کتنا برا کھیل کھیلا قسمت نے آسی...." وہ ماں تھی بھلے ظاہری طور پر وہ بہت سخت مزاج تھی مگر اندر سے وہ اس کے لئے بہت ہی نرمی رکھتی تھی _اس کا حد سا سنجیدہ چہرہ، اس کی روکھی پھیکی زندگی ان کے دل کو جلائے رکھتی تھی

_____

" صحیح کہہ رہی ہو آسی سوچا تھا وقت کے ساتھ شاید سب ٹھیک ہو جائے گا مگر چھ ماہ ہو گئے مگر اپنا اصلان کچھ بھی تو نہیں بھولا_ "چاچی کو بھی اصلان کے ساتھ ہوے حادثے کا بہت زیادہ غم تھا _ہمدردی سے جیٹھانی کو دیکھ کر کہا_____

"ہمم... شاید ہم نے غلط فیصلہ لیا تھا_ وقت سے پہلے اصلان کے سر پر ساری ذمہ داری ڈال کر_ ہم نے خود اس کا بچپن چھین لیا_ اسے یہ احساس دلا دلا کر کی وہ اس گھر کا واحد مرد ہے اسے فولاد کی طرح مضبوط بننا ہے اور ہمارے کہنے پر وہ پتھر ہی بن گیا_ وقت سے پہلے ہی ذمہ داریاں پڑنے سے وہ اپنی زندگی کھل کر کبھی جی ہی نہیں پایا_" ماں جی نم لہجے میں آہستہ آہستہ چلتی جیسے کھوئی کھوئی بول رہی تھی_ چاچی ان کے ساتھ بس ہم قدم تھی زبان ان کی خاموش تھی_____

"پھر ہم نے زبردستی عانیہ کو اس کی زندگی میں داخل کر دیا_ عانیہ کو جب تک سب ٹھیک لگا وہ خوش رہی..... پھر اسے اصلان میں ہزار کمیاں نظر آنے لگی اسے اصلان پتھر لگتا تھا جس میں کوئی جذبات نہیں تھے_ بس اپنے کام میں مصروف شہر میں بزنس میں گم حویلی میں سب کی دیکھ ریکھ میں مشغول، جیسے کوئی روبوٹ اور اسے روبوٹ سے نہیں جیتے جاگتے بہت ہی حسین مرد اور زندگی سے بھرپور انسان سے شادی کرنی تھی_ اس کے لئے اس نے یہ بھی نہیں دیکھا سامنے والا شخص اس کے باپ کی عمر کا ہے....." اس بار دکھ سے کہتے کہتے انہوں نے اپنی نم پلکیں بھی پونچھی تھی____

یہی حال ان کے ساتھ چلتی چاچی کا بھی تھا ان کا سر جھک گیا کیونکہ عانیہ ان کی ہی تو بیٹی تھی_ جس نے ان کا سر ہمیشہ کے لئے اپنی بہن جیسی کزنز اور جیٹھانی کے سامنے جھکا دیا تھا_____

"اسے اصلان کے رنگ پر اعتراض تھا_اس کے مزاج پر اعتراض تھا_کیا اس نے میرے بیٹے کا ہیرے جیسا دل نہیں دیکھا؟ اس کی شرافت اس کی نیک فطرت نہیں دکھائی دی آسی؟ کوئی لڑکی اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہے آسی کی وہ محبتوں کو ٹھکرا دے..." وہ اس بار ان کے سامنے ٹھہر کر اپنے سوالوں کا جواب مانگنے لگی_چاچی کے ہونٹوں سے غم سے لبریز ایک آہ نکلی تھی

For more visit (exponovels.com)

"شازی کوئی اپنے دامن میں آگ بھرنا چاہے تو اس میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں_ اس نے ہیرے کو چھوڑ کر پتھر کو اپنالیا ہے یہ اس کی بد قسمتی ہے_ کاش میں نے تمھیں اتنا فورس نہیں کیا ہوتا عانیہ کو اپنی بہو بنانے کا تو آج شاید سب ٹھیک ہوتا_" ان کی آواز میں بھی نمی گھلنے لگی تھی بیٹی کا غم انہیں اندر اندر ہی کھا رہا تھا_____

ان کے چہرے پر چھائے کرب کو دیکھ کر ماں جی اور کچھ کہے بغیر آگے بڑھ گئی تھی_ سر جھکائے جھکائے وہ بھی ساتھ ہولی_____

*******************

اصلان نے اپنی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا پھر اور کام کرنے کا ارادہ چھوڑ کر اب باغوں کا رخ کر لیا_ پیچھے پیچھے اس کے ہمراہ اس کے گارڈز بھی ساتھ چل رہے تھے_ اصلان نے سن گلاسیز سر سے آنکھوں میں فٹ کرتے ہوئے اپنی ماں اور چاچی کو بھی ڈھونڈنے کی کوشش کی

_

کچھ دوری پر ماں جی تو نظر آگئی مگر چاچی کہیں نظر نہیں آرہی تھی_ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ماں جی کی طرف آگیا_ ایک شان سے وہ کرسی پر پیر پر پیر رکھے ہوئے بیٹھی تھی اور ملازمین ان کے آگے پیچھے پھر رہے تھے_____

"چاچی کہاں ہے؟ میں سوچ رہا ہوں باغوں والا کام بھی نپٹالوں_" ان کے پاس آتے ہوئے چاچی کا پوچھتے ہوئے اس نے ایک عجلت سے کہا تھا_____

"رہنے دو اصلان اب حویلی واپس چلتے ہیں لنچ کا ٹائم بھی گزر گیا ہے_" ماں جی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی اس کے دھوپ سے تمتمائے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی_____

"نو ماں.... مجھے کل نکلنا ہے اور اس بار میں سب کام نبٹا کر ہی جانا چاہتا ہوں_ آپ لوگ ایسا کرے حویلی واپس چلی جائے میں سب نپٹا کر آتا ہوں_" گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے منع کر کے انہیں جانے کو بولا_

"رہنے دو اصلان.... اب چلتے ہیں آج گرمی بھی بہت ہے.. تم بھی تھک گئے ہو_" انہوں نے ایک بار پھر کوشش کی_____

"شیراز تم ڈرائیور سے کہو ماں اور چاچی کو حویلی لے جائے_" اس بار ان کی بات نظر انداز کر کے اس نے اپنے پاس کھڑے گارڈ کو مخاطب کیا_ ماں جی نے اس کی بات پر بس ٹھنڈی سانس بھری تھی_____

"چاچی کہاں ہے؟_" اصلان ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پھر سے ان سے پوچھ رہا تھا... اسے جانے کی جلدی تھی ان لوگوں کو کار تک چھوڑ کر اسے باغوں میں جانا تھا_____

"پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے دیر ہو گئی اب تو.... زرا دیکھ کر چھوٹی مالکن کو لے کر آؤ کبرا_" اس بار ماں جی نے پاس کھڑی ملازمہ کو حکم دیا_____

"میں کار تک چھوڑ دیتا ہوں آپ کو_" اصلان ان کا بازوں تھام کر چلنے لگا_ ماں جی نے اس بار ساتھ چلتے ہوئے بہت ہی فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھا_ وہ ساتھ ہوتا تھا تو خود بخود ان کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا تھا_ ناچاہتے ہوئے بھی غرور سا ہونے لگتا تھا_ اونچا لمبا سا بالکل بادشاہوں والی آن بان والا بیٹا_ وہ ان کے ساتھ ان کے بازو کو نرمی سے پکڑے ساتھ چل رہا تھا_____

"سنا ہے آج اپنے چھوٹے مالک کھیتوں پر آئے ہے_" وہ لوگ کھیتوں کے درمیان بنی پگڈنڈی پر چل ہی رہے تھے کی کسی مزدور کی آواز کانوں میں پڑی تھی_____

"ہاں اتنا سب ہونے کے باوجود بھی بڑے آرام سے گاؤں میں سینا ٹھوک کر چلتا ہے بے غیرت کہیں کا_ میری بیوی کسی کے ساتھ بھاگی ہوتی تو اب تک اسے ختم کر دیتا اور یہ سالا آرام سے اس کے حال پر چھوڑ کر یہاں آکر سر اٹھا کر گھومتا ہے_" وہ جو کوئی بھی تھے ان لوگوں کی غیر موجودگی سے انجان تھے، تبھی بڑے آرام سے اصلان میر کی ذاتیات میں دخل دے رہا تھا_ اگر انہیں زرا سی بھی بھنک ہوتی کی اصلان میر ان کے پیچھے ہی ہے وہ خود اپنی زبان کاٹ لیتے_____

اصلان میر نے جبڑے بری طرح سے بھینچ لئے_ وہی ماں جی کے تن بدن میں بھی آگ لگ گئی_ گارڈز بھی سن کر تیش سے بڑھنے لگے تھے کی اصلان نے فوراً ہاتھ کے اشارے سے پیچھے ہٹنے کے لئے کہا_____

"ابے دھیرے بول کوئی سن لیں گا تو جم کر پٹائی ہو جائے گی_ اس گاؤں میں سب اس کے پکے ہمایتی ہے_" دوسرے ساتھی نے پہلے ساتھی کو خاموش رہنے کے لئے سرگوشی میں کہا

"ہاں سالے کی ماں نے سب کی عورتوں پر احسان جو ڈالے ہوئے ہیں اور بیٹا اس کا جانشین ہے بڑا سب کا ہمدرد بنتا ہے مگر سالے سے اپنی بیوی ہی نہیں سنبھالی گئی_" وہ آدمی آج اپنے انجام سے بے خبر تیز تیز بولتا اپنی کہے جا رہا تھا

"ہاں سنا ہے میں نے اپنی بیوی سے وہ وہی حویلی میں کبھی کبھی مدد کے لئے جاتی ہے کہہ رہی تھی اس کو چھوٹے میر پسند نہیں تھے_ سنا تھا بڑی خوبصورتی تھی اس لئے اپنے سے کمتر مرد کو چھوڑ کر چلی گئی_" دوسرا بندہ بھی بات میں مزے سے حصہ لینے لگ گیا تھا_

اصلان کی رگیں تن کر پھٹنے سی لگی تھی... گارڈ چاہ رہے تھے کی ان دونوں کتوں کو طرح چیر کر پھینک دے مگر مالک کے حکم کے پابند تھے جو نجانے کیا سننا چاہتے تھے_ ماں جی کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا مگر بیٹے نے پوری سختی سے ان کا بازوں تھام رکھا ہوا تھا

"سالی وہ کچھ زیادہ ہی رنگین مزاج رہی ہو گی ورنہ انصاف سے تو..... ہے تو اصلان میر پورا مرد..... اس کی عادت رہی ہو گی ہر جگہ منھ مارنے کی_" پہلے والے نے بڑے ہی گھٹیا طریقے سے کہتے ہوئے دوسرے ساتھی کے کاندھے پر ہاتھ مارا

اصلان سب کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے دبے قدموں سے ان کی طرف بڑھا وہ دونوں تھوڑے فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے وہ بنا کوئی آہٹ پیدا کئے بڑھ رہا تھا.... اصلان نہیں چاہتا تھا وہ دونوں اس کی آہٹ سن کر بھاگ جائے اور وہ ان کا شکار نا کر سکے

"پھر بھی داد دوں گا اصلان میر کو اسی فخر سے بے غیرت بن کر گھوم رہا ہے_" وہ دونوں ہنسے

"ابے فخر کیوں نہیں کرے گا سنا ہے دوسری والی پہلے والی سے بھی قیامت ہے بس دیکھنا ہے یہ کتنے دن ٹکتی ہے اور..." ابھی وہ کچھ اور بولتا کی اصلان نے شیر کی طرح دونوں کے گریبان کو پکڑ کر ایک ہی وار میں زمین کی دھول چکھادی

اب وہ دونوں تھے اور اصلان میر کا جلاد والا روپ دور دور تک گاؤں میں ان دونوں کی چیخیں گونج رہی تھی

*******************

اس نے کار اپنی پوری رفتار سے حویلی کے گیٹ کے اندر لائی تھی رفتار اتنی زیادہ تھی کی ٹائر کے رگڑنے کی آواز حویلی کے بیرونی حصے میں گونج اٹھی_ اس کی کار کے پیچھے پیچھے دوسری کار بھی اندر آئی تھی

اصلان میر نے پورے تیش سے کار سے اتر کر ڈور بند کیا تھا_بال بکھرے، آستینیں الٹی ہوئی تھی اور چہرے سے ہی وحشت ٹپک رہی تھی_اس کے پیچھے پیچھے ماں جی اور چاچی بھی تھی ان کے چہرے پر بھی غصے اور دکھ کی تہہ تھی _____

گھاس کو اپنے جوتے تلے روندتے ہوئے وہ داخلی دروازے کی طرف آیا تھا مگر اندر مچی چیخوں پکار حویلی میں داخل ہوتے ہوئے ان تینوں نے صاف سنی تھی_____

تیز میوزک کا شور ساتھ ہنسی اور قہقہوں کی آوازیں، ماں جی اور چاچی نے ایک ساتھ ایک دوسرے کو بس دیکھا تھا_اصلان نے اپنے جبڑے اور بھی تیزی سے بھینچ لئے پھر ماں جی اور چاچی سے پہلے اصلان کے قدم اندر بڑھے تھے_

اندر ان چاروں نے مل کر ایک ہنگامہ مچایا ہوا تھا_اماں جان بھی سوفے پر بیٹھی ہوئی ان چاروں کو دیکھ دیکھ کر نہال ہو کر تالی بجا رہی تھی_میز پر بکھرے کھانے پینے کے لوازمات اور میوزک کی دھن پر بھنگڑا ڈالتی وہ چاروں_

اصلان کا خون اور بھی کھول گیا اس کی غیر موجودگی ان لوگوں کے لئے ایسی باعث خوشی تھی کی وہ جشن منا رہی تھی_____ اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے جھومتی ہوئی آروشا کو دیکھا آج چھ ماہ اس نے اتنا خوش اسے دیکھا تھا_ہر فکر سے آزاد ہر خوف سے بے نیاز اور اس کے ساتھ....

اصلان نے مٹھیاں بھینچ لی_آگے بڑھ کر اس نے میوزیک پلیر کا پلگ پوری طاقت سے کھینچ لیا

_____

جیسے ہی میوزیک تمھاویسے ہی ان چاروں کی ہنسی کے ساتھ ساتھ جسم بھی ٹھہر گئے_ وہ چاروں ایک دم سی ساکت ہو کر اپنے سامنے کھڑی قیامت دیکھ رہی تھی_ اصلان کے انداز ایسے تھے جیسے آج ان چاروں کا قتل ہی کر دیں گا_

اس کا بکھرا حلیہ آنکھوں سے نکلتی آگ، ندا صدا ڈر کر سوفے پر ہکا بکا بیٹھی اماں جان کے ساتھ چپک گئی_ آروشا اور ہانیہ بس اپنے بچنے کی دعا کر رہی تھی_____

**********

"کیا ہو رہا تھا یہ سب...." ماں جی کا تو خون پہلے ہی خول رہا تھا ان لوگوں کو دیکھ کر وہ آپے سے باہر ہونے لگی تھی... آج ان کا ارادہ ہانیہ اور آروشا دونوں کو تھپڑ مارنے کا تھا اور وہ اسی ارادے سے آگے بڑھی_____

"ایک منٹ ماں..." جیسے ہی غصے سے ماں جی آگے بڑھ کر ان دونوں کو سبق سکھانے کا سوچا ہی تھا ..... اصلان نے ہاتھ اٹھا کر انہیں کچھ بھی کرنے سے روک دیا.... وہ بس ہانیہ اور آروشا کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتی پھر سے پیچھے ہٹ گئی_____

اصلان قدم قدم چل کر ان دونوں کی طرف چلا آیا جو اس کی لہو رنگ آنکھوں کی تپش سے نگاہیں جھکائے ایک دوسرے کے پیچھے چھپنے کی پوری کوشش کر رہی تھی_____

"میری غیر موجودگی تم لوگوں کے لئے آزادی کا پروندہ ہے، ہے نا_" اپنی سرخ آنکھوں سے اس نے پہلے ندا صدا کو دیکھا پھر ان دونوں کے چہرے پر گاڑ دی_

ان دونوں کے سر خوف اور احساس ندامت سے اور بھی جھک گئے تھے_____

"تم لوگ بھی یہاں اصلان میر کی بے غیرتی کا جشن منا رہی تھی_" وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے جیسے غرایا_____

"نہیں بھائی... ہم تو بس...." اصلان کی بات ہانیہ کے دل پر نشتر کی طرح چبھی تھی اس نے تڑپ کر کچھ کہنے کی کوشش کی_____

"کسی کی بھی ایک آواز نہیں نکلیں گی ایک آواز بھی نہیں_" اس کی ایک ہی دہاڑ پر ہانیہ نے ہتھیلی منہ پر جما کر سسکی دباتے ہوئے چہرہ جھکا لیا_

آروشا کا ننھا سا دل ڈر کر رکنے لگا تھا اس کے جلاد والا روپ دیکھ کر ہاتھ پیر بے جان سے ہو رہے تھے _ان آنکھوں سے جیسے شعلے نکل کر اس کے وجود کو جلا رہے تھے_ اصلان ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولنا نہیں دہاڑنا شروع ہوا تھا_____

"میں کیا چاہتا ہوں تم لوگوں سے..... تم لوگوں پر اتنی پابندیاں کیوں لگا رہا ہوں تا کی کل کو کوئی ایک اور عانیہ تیار نا ہو جائے..... نہیں بالکل نہیں مجھے یقین ہے میری تینوں بہنیں عانیہ بالکل نہیں ہے مگر باہر جو بھیڑیے موجود ہے نا وہ میری بہنوں کو اپنے جال میں پھنسا کر انہیں نوچ کھائے گے _" اپنے پورے جاہ و جلال سے بولتے ہوئے اس کی آواز پوری حویلی میں جیسے گونج رہی تھی _ملازمائیں بھی سب چھپ کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئ_____

"میں نے تم لوگوں کے لئے کیا نہیں کیا اپنا آپ بھلا کر بس تم لوگوں کے لئے جیا_ اپنا بچپن بھلا کر بس تم لوگوں کے لئے ایک مضبوط مرد بنا تا کی کوئی میری عزت میری ناموس پر ہاتھ ناڈال سکے_ میری ماں میری چاچی سب نے جو کہا وہ سب اصلان میر نے کیا ....

پھر بھی تم لوگوں کو یہی لگتا ہے کی اصلان میر ظالم ہے.... جلاد ہے.... ہر جذبات سے خالی ایک پتھر ہے_" اس کی آواز غم وغصے سے پھٹ سی گئی.....ماں جی بہت ہی بے بسی سے اپنے بیٹے کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے بولتے سن رہی تھی_____

"میں ظالم... جلاد صرف اس لئے بنا کی کوئی میرے خاندان کو ٹیڑھی نگاہ سے بھی نا دیکھے.....

پتھر بن گیا تا کی تم لوگوں کے لئے نرم چھاؤں بن جاؤں اور بدلے میں بس تم لوگوں سے وفاداری چاہی سچی محبت چاہی مگر پھر بھی دھوکا میرے ساتھ ہی ہوا میرے اعتبار کا ہی خون ہوا_" اس بار آروشا نے سر اٹھا کر اصلان کے چہرے کو دیکھا اس کے چہرے پر جو دکھ رقم تھے وہ سب اس نے اپنے دل میں اترتے محسوس کئے تھے ....

وہی کیا وہاں موجود ہر کوئی کو اصلان کی باتوں سے تکلیف سی ہو رہی تھی... اپنی اپنی جگہ پر سب اپنے کو مجرم محسوس کر رہے تھے_____

"باہر مجھے لوگ بے غیرت بولتے ہیں میں کیسے سب کو فیس کرتا ہوں کسی کو کوئی اندازہ بھی نہیں ہے_ ایک منٹ میں چاہوں تو اپنی بے عزتی کا بدلا اس سے لے سکتا ہوں کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا میرا مگر بس آپ لوگوں کے لئے میں نے خاموشی اختیار کی ہے اور بدلے میں میرے اپنے مجھ سے

آزادی چاہتے ہیں واہ.._" اس بار اس نے زخمی ہنسی کے ساتھ اپنا سر جھٹکا تھا سب کے دل پر آری چلی تھی_____

"اصلان ایسا نہیں میرے لال..." اس بار اماں جان نے کچھ کہنا چاہا_____

"نہیں اماں جان کچھ مت کہیں.... مجھے کہنے دے جو میں کہنا چاہتا ہوں_" ایک بار پھر اس نے سختی سے انہیں منع کیا تو وہ ساکت سی ہو گئی_____

"تم لوگوں کو لگتا ہے میں جلاد ہوں اور تم لوگوں پر پابندیاں لگائی ہے ....

تو ٹھیک ہے تم لوگوں کو ایسا لگتا ہے تو ایسا ہی صحیح_ مجھے اپنی بہنوں کو دنیا کی گندی نگاہوں سے محفوظ رکھنا ہے تو میں اسی طرح سے رکھوں گا_ تم لوگوں پر تب تک کوئی پابندی نہیں ہٹیں گی جب تک تم لوگ عزت سے اس گھر سے رخصت نہیں ہو جاؤ .....

اب میں کوئی اور داغ برداشت نہیں کر سکتا سمجھی تم لوگ_" ایک بار پھر وہ ان چاروں سے دہاڑ کر بولا تھا..... وہ چاروں سہم کر سر جھکا گئی_____

"سن لیا سب نے کان کھول کر اس گھر میں صرف اصلان میر کا حکم چلیں گا صرف اصلان میر کا_"

وہ اس بار اسی طرح سے دہاڑتے ہوئے میوزک پلیئر کو اٹھا کر زمین پر پھینک چکا تھا_ آروشا کا دل زور زور سے کانپ رہا تھا_ آج وہ پھر سے وہ وہی جلاد لگ رہا تھا جیسے شادی والے دن لگا تھا_ اصلان کی نگاہ سب کے جھکے سر سے ہوتے ہوئے کانپتی لرزتی آروشا پر ٹھہر گئی_____

"اور تم..." کچھ اور کہنے کی خواہش نے بس اپنے لب بھینچ لئے اپنی بہنوں کے سامنے وہ کوئی بھی نازیبا الفاظ استعمال نہیں کر سکتا تھا اس لئے بس اس کا بازوں دبوچ لیا_ آروشا کا دل اچھل کر حلق میں آگیا اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھا .....

وہ آنکھوں میں خون بھرے اس کی طرف دیکھ رہا تھا_ ایک ہی جھٹکے سے اس کے بازو میں اپنی انگلی گاڑتے ہوئے وہ اس کی روح فنا کر رہا تھا_

اس کے بازو پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ اسے گھسیٹتا ہوا لے وہاں سے لے گیا تھا_ ان کے پیچھے ایسا سکوت چھایا ہوا تھا کی جیسے کوئی زندہ نفوس وہاں موجود ہی نا ہو_____

*********************

اصلان اسے اسی طرح سے گھسیٹتے ہوئے روم تک لایا تھا_ آروشا روتے ہوئے خود کو اس کے ساتھ گھسیٹ رہی تھی_ روم کے اندر آکر اس نے ایک ہاتھ سے ڈور لاک کیا تھا اور آروشا کو ایک جھٹکا دے کر دھکیلا تھا_ وہ بری طرح سے لڑکھڑا کر اوندھے منھ فرش پر گری تھی ....

خوف اتنا زیادہ تھا کی وہ گرنے پر لگنے والی چوٹ کا احساس بھول کر سیدھی ہو کر اصلان کی طرف دیکھنے لگی... جس کے چہرے پر رحم جیسے کوئی تاثر نہیں تھا_____

"آج تمھیں میں اس قابل ہی نہیں چھوڑو گا کی تم مجھے چھوڑ کر جا سکو_" اس کے ذہن میں ان دو مزدوروں کی بات گونجی تو اس نے کہہ کر آروشا کا خون خشک کیا تھا_

وہ آنکھیں پھاڑے پھاڑے اسے شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ رہی تھی_ وہ وہی نکاح والا جلاد بے رحم سا اصلان میر تھا جس سے رحم کی بھیک مانگتے ہوئے وہ اس رات ڈر کی آخری حدود کو چھو آئی تھی.... وہ اب بھی بے تحاشا سہم کر نفی میں سر ہلاتی بیٹھے بیٹھے ہی پیچھے کی طرف کھسکنے لگی

"کیوں تمھیں جشن منانا تھا نا اب میرے ساتھ فل انجوائے کرو آروشا اصلان میر_" اپنی شرٹ اتار کر سوفے پر پھینکتے ہوئے وہ قدم قدم بڑھتا سچ مچ کا دیو بنا اس کی جان نکال رہا تھا ...

آروشا پیچھے کھسکتے کھسکتے بیڈ سے ٹکرا گئی.... " اصلان مجھے معاف کر دے...رحم کرے مجھ پر... اب نہیں کروں گی پلیز مجھے جانے دے" _ آنکھوں میں آنسوؤں کا دریا لئے اس نے بے بسی کی انتہا پر پہنچ کر اس کے آگے ہاتھ بھی جوڑ دئے مگر وہ اس وقت ایسی نفرت کی آگ میں جل رہا تھا کی آروشا کے آنسو اس کی رحم کی خواہش کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا_____

"تیرے باپ نے کیا تھا مجھ پر رحم...اس نے میری غیرت سے کئی بار کھیلا....میرے گھر کی عزت کو نیلام کیا....اس کی وجہ سے آج دو ٹکے لوگوں کی اتنی ہمت ہو گئی کی وہ میرے بارے میں ایسی گھٹیا باتیں کرے_ میرے بارے میں...یعنی اصلان میر کے بارے میں_" اس کے پاس ہی وہی فرش پر پنجوں کے بل بیٹھ کر خوف سے مرتی آروشا کے جبڑے کو اپنی ایک ہاتھ سے جکڑ کر وہ پھنکار رہا تھا .....

اس کی گرفت اتنی سخت تھی کی آروشا کو اپنے جبڑے ٹوٹتے محسوس ہو رہے تھے_____

"اصلان درد ہو رہا ہے_" اپنے دونوں ہاتھوں سے اس نے اپنے جبڑے چھڑانے کی کوشش کی مگر اس کی گرفت اور سخت ہو گئی_

"یہ درد میرے دل میں لگیں زخموں کے درد سے زیادہ نہیں ہو گا آروشا..... سوچوں میں آج ان زخموں کے سارے درد تمھیں دوں تو کیسے زندہ رہو گی تم...." جھٹکے سے اس کا جبڑا چھوڑ کر وہ غرایا کتنی سفاکیت تھی اس کی آنکھوں میں آروشا کی آنکھوں سے دریا بہہ نکلا_____

"ن...ن... نہیں آ آ آپ....." ایک تو درد کا احساس اس پر سے اس کے انداز وہ خوف سے کچھ کہہ بھی نہیں پا رہی تھی_ آنسو روانی سے اب اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے_

آنکھوں میں خوف لئے وہ اصلان میر کی سرخ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی_ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا آج وہ اس کی جان ہی لے لیں گا_____

"ایک بھی آنسو اب باہر نہیں آنا چاہئے ورنہ اتنی تکلیفیں دوں گا کی تم رو بھی نہیں سکوں گی_" دانت پر دانت جما کر غرات ہوئے اس نے آروشا کا اور بھی خون خشک کیا تھا_ اس کی دھمکی کے باوجود بھی وہ بجائے چپ ہونے کے اور بھی تیز آواز کے ساتھ رونے لگی_ اس کے رونے کی رفتار بڑھتے دیکھ کر اس کا غصہ اور بھی بڑھ گیا_____

"ایک منٹ میں تم ناچپ نہیں ہوئی تو تم مجھے اچھے سے جانتی ہو مجھے تمھیں چپ کرانا کیسا آتا ہے_" اسے گھورتے ہوئے اصلان نے اس بار آخری دھمکی دی تھی_ آروشا نے جلدی جلدی سر ہلا کر اپنے کانپتے ہاتھوں سے آنسو پونچھنے شروع کر دئے_

اصلان اسی طرح سے دانت پر دانت جمائے اسے گھور رہا تھا نفرت کی آگ تھی جو اب دھیرے دھیرے کم ہونے لگی تھی_ وہ بہت ہی معصومیت سے کبھی اپنے ہاتھوں سے تو کبھی دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر آنسو تھے کی جو اُمڈے آرہے تھے..... ہونٹ بری طرح سے لرز رہے تھے_____

"زہر لگتے ہیں مجھے یہ تمھارے آنسو...." اصلان نے ایک دم سے اس کے لرزتے لبوں پر اپنی ہتھیلی رکھ دی ....

آروشا کے ہونٹ گرم ہتھیلی کی حدت سے جلنے لگے تھے_ وہ ساکت سی اسے دیکھنے لگی_ وہ اسی طرح پنجوں کے بل بیٹھا اس پر جھکا ہوا تھا_ ایک ہتھیلی اس کے لبوں پر تھی اور دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کے آنسو پونچھ رہا تھا_ چہرہ پر اب بھی پتھروں سی سختی تھی مگر وہ بے رحمی نہیں تھی جو اس کی جان نکالتی دیتی تھی_____

"میں نہیں رو رہی اب... چھوڑ دے اب مجھے_" اپنے ہونٹوں سے اس کی ہتھیلی ہٹا کر اس نے التجا سی کی.... اصلان کے رویے میں زرا سی بھی نرمی پا کر اسے حوصلہ مل جاتا تھا_ وہ جلاد ہو کر جتنا خوفزدہ کرتا تھا نرم ہو کر اتنا ہی مہربان ہو جاتا تھا_____

"گڈ.... مائی گرل تم ریئلی بہت ہی اچھی بیوی ہو_ اچھا کیا جو رونا بند کر دیا کیوں کہ میں نہیں چاہتا آج اپنی سہاگ رات تمھارے رونے دھونے کے ساتھ مناؤں_" اپنے انگوٹھے کو اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے اس کے لبوں پر پراسرار مسکراہٹ تھی_ اس کی کہی گئی بات پر آروشا کی صحیح معنوں میں اب جان نکلی تھی وہ آج.....

"نہیں اصلان مجھے معاف کر دے اب کبھی نہیں کروں گی پلیز مجھے معاف کر دے_" ایک بار پھر سے آنسو روانی سے بہنا شروع ہو گئے...وہ روتے ہوئے اپنے لبوں پر پھرتے اس کے انگوٹھے کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ چکی تھی_____

"کہا نا رونا بند کرو زہر لگتے ہیں مجھے یہ آنسو..... اب تب ہی رونا....." اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اسے آنکھ مار چکا تھا ساتھ ہی اس پر جھکا بھی تھا_ آروشا نے اسے زور سے دھکا دے کر اس کے چنگل سے نکلنا چاہا_____

"مائی بیبی گرل.... کیوں وہ کام کرتی ہو جو تمھارے بس کا نہیں_" وہ اس کا مذاق اڑاتا ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنے بازوؤں میں بھر کر اٹھا کر کھڑا ہو گیا_ وہ لاکھ ہاتھ پیر ہاتھ پٹختی رہی تھی مگر اسے بیڈ پر پھینک کر اس کے بھاگنے سے پہلے ہی تیزی سے آروشا کے ارد گرد اپنے دونوں گھٹنے بستر پر ٹیک کر اسے پوری طرح سے اپنی قید میں لے چکا تھا وہ_____

"چھوڑ دے پلیز چھوڑ دے_" آروشا نے اپنی آخری کوشش کرتے ہوئے اس کے فولادی سینے پر اپنے ہاتھ ٹیک کر اسے پرے دھکیلنا چاہا_____

"پہاڑوں کا بھی دم نہیں کی اصلان میر کو پیچھے ہٹا لیں تو تمھاری کیا اوقات مائی وائف_" لبوں پر استہزایہ مسکراہٹ کے ساتھ آروشا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر اس نے وہی بستر پر ٹیک دیا_

اسے خود پر جھکتے ہوئے دیکھ کر آروشا نے اپنی آنکھیں میچ لی اور نہیں نہیں کرتے وہ اپنی گردن انکار میں گھما رہی تھی_ اصلان نے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا..... کیا نہیں تھا وہاں بے بسی، لاچاری، ڈر..... زبردستی کا احساس اور زبردست احتجاج_ بند پلکیں شرم سے نہیں ڈر سے کانپ رہی تھی، بے تحاشا سرخ ہوتے کٹاؤ دار لب محبت سے لبریز ہو کر نہیں مجبوری کے احساس سے لرز رہے تھے_ وہ سراپا احتجاج تھی..... ایک دم سے اس نے اپنے سینے میں الاؤ جلتے محسوس کئے تھے_____

"اصلان میر تمھارے باپ جیسا ہوس پرست نہیں جس نے جسم کی چاہ میں دوسرے کی ناموس پر بھی ہاتھ ڈال دیا_ جب تک مجھے یقین نہیں ہو جائیں گا کی تم میری وفادار بیوی ہو اور مجھے چھوڑ کر جانا تمھارے لئے ناممکن ہو گا تب تک اپنی بیوی کی بے بسی سے فائدہ اٹھانے کی مجھے ضرورت نہیں _ اصلان میر کبھی بھی اپنے نفس کا غلام نہیں رہا_" اس کے ہونٹوں کے پاس بہت ہی نفرت سے کہتے ہوئے وہ آروشا کو وہی بستر پر چھوڑ کر تیزی سے بیڈ سے اترا تھا اور تیز قدموں کے ساتھ واش روم میں چلا گیا_____

آروشا نے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں کھول کر چھت کی طرف دیکھا.... اس کا سارا ظلم ایک طرف.. اس کا دیا گیا باپ والا تعنہ آروشا کو بری طرح سے رولا گیا تھا وہ تکیہ میں منہ چھپا کر ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

ڈور پر ہو رہی دستک سے اصلان ڈریسنگ روم سے نکل کر روم میں آیا تھا.....بیڈ کی طرف دیکھ کر وہ غصے سے بڑبڑایا_

"ابھی تو پورے زور شور سے منھ کالا وڈا اسپیکر کھلا ہوا تھا اور اتنی جلدی نیند بھی آگئی_"کب سے وہ اس کے تیز تیز رونے کی آواز واش روم سے لے کر ڈریسنگ روم تک سن رہا تھا اور اب وہ اتنی جلدی سو بھی گئی.... اور اب ڈھول بجے یا زلزلہ آجائے وہ سوئی ہی رہیں گی.....

اس لئے دروازہ اسے ہی کھولنا تھا... اس لئے بہت ہی جھنجھلا کر سوچتے ہوئے وہ دروازے تک آیا تھا_ملازمہ ماں جی کے حکم پر ان دونوں کو کھانے پر بلانے کے لئے آئی تھی_____

"کہہ دو ابھی بھوک نہیں ہم دونوں بعد میں کھانا کھالیں گے_" سختی سے کہہ کر اس نے دروازہ دوبارہ ملازمہ کے منھ پر دھاڑ سے بند کر دیا_

ایک تو ماں جی سارے ہنگامے کے بعد بھی ایسی نارمل ہو جاتی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو.... ان کی یہی عادتیں اصلان میر میں بھی تھی_

کوئی کہہ سکتا تھا کچھ دیر پہلے یہ بندہ دو آدمیوں کو آدھ مرا کر کے آچکا تھا پھر گھر میں ایسی قیامت بھی لا چکا تھا_اب وہ اوپر سے پوری طرح سے پر سکون ہو چکا تھا جیسے سمندر میں موجیں ٹھہر جائے مگر اندر ہی اندر کتنے جوار بھاٹے اٹھ رہے ہو بس سمندر کو ہی معلوم ہوتا ہے وہی حال اصلان میر کا بھی تھا_____

ساری سوچیں اپنے ذہن سے جھٹک کر وہ اپنا سارا دھیان کام پر لگانے کا سوچ چکا تھا_ایک نظر بیڈ پر سوئی آروشا کو دیکھ کر وہ اپنا لیپ ٹاپ لے کر آکر سوفے پر بیٹھ گیا_____

نجانے کتنی دیر ایسے ہی کام کرتے ہوئے گزری تھی کی اسے بھوک کا تو نہیں کافی کی طلب نے ستایا تھا_ صبح سے بس ہلکا پھلکا ناشتہ کیا تھا دوپہر میں لنچ کا خیال بھی نہیں آیا اور شام میں ڈنر بھی سب ہنگاموں کی نظر ہو گیا_

اب اسے خود کو فریش کرنے کے لئے کافی کا ایک مگ درکار تھا لیکن ستم یہ تھا کی اسے بنانا نہیں آتا تھا_ بچپن سے اب تک کبھی کوئی کام کا مسئلہ ہی نہیں ہوا، ڈھیر سارے ملازم یاماں بہنیں اب آروشا تھی_____

"یا تو روتی ہے یا بحساب سوتی ہے عجیب لڑکی سے پالا پڑا ہے_" بیڈ پر سکون سے سوئی آروشا کو دیکھ کر اصلان پر اچھی خاصی جھنجھلاہٹ سوار ہوئی تھی_

ابھی وہ اٹھ کر باہر جا کر کسی سے کافی کا کہنے کا سوچ ہی رہا تھا کی دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی تھی_ گود میں رکھا لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھا اور پیر سمیٹ کر فوش پر رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا _نارمل رفتار سے وہ ڈور تک آ کر کھول چکا تھا_____

"اندر آ جاؤں_" سامنے مسکراتی ہوئی ماں جی کھڑی تھی اور ہاتھوں میں بھری ہوئی کھانے کی ٹرے تھی_

اصلان ہلکے سے مسکرا دیا ان کی محبت پر.... اپنی طبیعت کی ساری سختیوں کے باوجود بھی اس کے لئے وہ دنیا کی بیسٹ ماں تھی_____

"صبح سے بس ناشتہ کیا ہوا ہے مجھ سے رہا نہیں گیا_" اصلان کو مسکراتے دیکھ کر ماں جی کو اطمینان ہو گیا اور وہ ٹرے لے کر اندر آ گئی_

اندر آتے ہی ان کی پہلی نگاہ سکون سے سوتی آروشا پر پڑی تھی..... آروشا کا اتنے ٹھاٹھ سے بیڈ پر پھیل کر سونا انہیں بہت ہی ناگوار گزرا تھا_ انہوں نے تو کچھ اور ہی سوچا تھا مگر جس انداز اور جس سکون سے وہ سوئی ہوئی تھی سب پتا دے رہی تھی_

وہ دھیرے دھیرے چلتی سوفے تک آ گئی اصلان ان کے پیچھے پیچھے چلتا آ کر سوفے پر بیٹھ گیا_ ماں جی نے ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اس کے برابر ہی جگہ سنبھال لی_____

"تھینکس ماں سچ میں کافی کی بہت طلب ہو رہی تھی_" ٹرے میں ایک طرف رکھے کافی کے مگ کو دیکھ کر اصلان تشکر سے کہتا کافی کا مگ اٹھانے لگا_____

"پہلے کھانا کھالو بعد میں پی لینا_" انہوں نے فوراً ٹوکتے ہوئے کافی کا مگ اس کے ہاتھ کی پہنچ سے دور کرنا چاہا____

"مجھے بھوک نہیں.... بس کافی لوں گا کھانا نہیں_" نرمی سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں سے ہٹا کر اس نے ٹرے سے کافی کا مگ اٹھالیا_____

"دو چار لقمے تو کھالو صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے_" انہوں نے اصرار کیا... اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ بہت فکر مند تھی____

"ابھی دل نہیں کہہ رہا..... لیکن ٹرے یہی رہنے دے آروشا اٹھ کر کھالیں گی...ڈنر نہیں کیا ہے اس نے اور اسے کچھ زیادہ ہی بھوک لگتی ہے_" وہ سادگی سے کہتا کافی کا مگ اپنے لبوں سے لگا کر گھونٹ گھونٹ حلق میں اتارنے لگا_____

" زیادہ سر پر چھڑانے کی ضرورت نہیں اسے_ مہارانی اٹھ کر کھالیں گی جا کر خود کچن میں....." ان کے لہجے میں خالص ساسوں والی جلن کی بو محسوس کر کے اصلان کے ہونٹوں پر بہت مدھم سی مسکراہٹ رینگ گئی_ جسے اس نے مگ لبوں سے لگا کر چھپانا چاہا لیکن وہ بھی اصلان کی ماں تھی وہ مسکراہٹ ان سے چھپی نہیں رہی تھی_____

"یہ مت سوچو کی میں ساس کی طرح سوچ رہی ہوں_" انہوں نے بیٹے کی غلط فہمی دور کرنی چاہی

_____

"معلوم ہے_" ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اصلان نے مسکرا کر ایک بڑا سا گھونٹ بھرا

_____

"اصلان تم جانتے ہو مجھے اس لڑکی سے کوئی پرخاش نہیں_ اسے دل سے قبول کیا ہے میں نے مگر اسے بیٹی کی طرح تب چاہوں گی جب وہ میرے بیٹے کے چہرے پر سچی خوشیاں لا دیں گی_" ماں جی بیڈ کی طرف دیکھتی بہت ہی سنجیدہ تھی_

انہیں آروشا سے بہت امیدیں تھی مگر آج اصلان کا وہ روپ دیکھ کر انہیں بہت افسوس ہوا تھا کی وہ اپنے شوہر کا درد تک نہیں بانٹ سکی_

وہ ایک ماں تھی اور ایک ماں ہی کی طرح اپنی اولاد کا سوچ رہی تھی_ اصلان نے گہری سانس لیتے ہوئے ہاتھ میں لیا ہوا مگ ٹیبل پر رکھ دیا اور اسی مگ پر نگاہیں گاڑے ہوئے وہ آہستہ آواز میں بولا

_____

"آپ کے بیٹے کے نصیب میں شاید خوشیاں نہیں ماں_" کافی کے مگ پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے بہت ہی سنجیدہ ہو گیا تھا.... اس کے چہرے پر چھائی دکھ کی لکیریں ماں جی تڑپ سی گئی

_____

"ایک ہاتھ لگا دوں گی پھر ایسا کہا تو انشاءاللہ دیکھ لینا ساری دنیا کی خوشی تم کو ملیں گی یہ ایک ماں کی دعا ہے_" انہوں نے کہنے کے ساتھ ساتھ اس کا چہرہ تھام کر چوڑی پیشانی پر بوسہ دیا تھا_

اصلان خود کو پر سکون محسوس کرنے لگا_ سچ کہا کسی نے ماں کی سچی محبت کے آگے ساری دنیا کی محبتیں پھیکی ہے_

ماں جی نے پیار سے اس کا شانہ سہلا کر کہا_ "سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم اپنا حق جتاؤ_ اسے اولاد کی بیڑیاں پہنا دو دیکھنا بس تمھاری ہو جائے گی"_

"مجھے زبردستی نہیں کرنی آروشا پر جب تک میرا یقین قائم نہیں ہو جائے گا تب تک..." اصلان نے بات ادھوری چھوڑ کر کافی کا مگ پھر سے لبوں سے لگا لیا_____

"بیوی ہے وہ تمھاری اتنی نرمی اچھی نہیں ہوتی_ ایک بار ایسی غلطی کر چکے ہو، دوبارہ پھر سے وہی غلطی مت دہراؤں اصلان_" ماں جی تلخی سے بولی تو اصلان نے ہونٹ بھینچ لئے... چہرہ سخت ہو گیا_____

"ماں پلیز چینج دس ٹاپک_" ان سے وہ بد تمیزی نہیں کر سکتا تھا... اس لئے اصلان نے تھوڑا روکھائی سے کہتے ہوئے موضوع بدلنا چاہا_____

"اصلان چھ ماہ سے دیکھ رہی ہوں تم دونوں اجنبیوں کی طرح رہ رہے ہو_ کیا مجھے بیوقوف سمجھا ہوا ہے_" آج جیسے وہ ایک حتمی فیصلہ کر کے آئی تھی اسے سمجھا کر ہی دم لیں گی_ وہ موضوع چھیڑا جو اصلان کو سخت ناگوار لگتا تھا.....

"تو کیا کروں پہلے ہی ایک عورت نے میرے دل کو پتھر بنا دیا ہے اب دوسری عورت کے ساتھ زبردستی کر کے حیوان بن جاؤں_ کیا آپ بھول گئی شادی والے دن کیا ہوا تھا..." اصلان اس بار کافی کا مگ ٹیبل پر پٹخ کر سوفے سے اٹھ گیا_ اپنے ٹراوزر کے پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر وہ رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا_____

"مجھے کوئی اعتراض نہیں تم چاہے جو سلوک اس کے ساتھ کرو_" کیا اس کی محبت میں وہ اتنی سفاک ہو گئی ہے..... اس بار اصلان نے مڑ کر تعجب سے اپنی ماں کو دیکھا__

اصلان کی آنکھوں میں اپنی بات سے ابھرنے والی حیرت دیکھ کر وہ سوفے سے کھڑی ہو گئی_" مت بھولو اصلان.. وہ ہماری دشمن کی بیٹی ہے_ وہ اس انسان کی بیٹی ہے جس نے...." اس بار وہ بہت نفرت سے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر بیڈ کی طرف دیکھنے لگی_ آروشا کی معصومیت پر وہ دل میں اسے چاہتی تھی مگر جو اس کے باپ نے کیا کبھی کبھی وہ سب بھول جاتی تھی شاید ابھی تک ان دونوں کی بے رنگ ازدواجی زندگی دیکھ کر.....

"ماں وہ اس کی بیٹی تھی.... اب نہیں ہے..... اب وہ میری بیوی.. میری عزت.... اس گھر کا فرد ہے.. آپ اسے دشمن کی بیٹی نا سمجھے_ آروشا کو اصلان میر کی بیوی کے طور پر ہی دیکھے بس_" اصلان نے ہاتھ اٹھا کر قطعی طور پر انہیں سمجھا دیا تھا کی دوبارہ وہ ایسی باتیں کبھی نا کرے

---

"اصلان... میں بس اتنا چاہتی ہوں تمھیں ساری خوشیاں ملے میرے آنگن میں میرے پوتے پوتیاں کھیلے_ "ماں جی نے اس بار نرم ہو کر کھڑے ہوئے اصلان کا ہاتھ تھاما_____

"ماں یہ سب چھوڑے جو جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دے_" اصلان نے ان کا ہاتھ تھام کر دوبارہ انہیں سوفے پر بیٹھا کر خود بھی ان کے پاس پھر سے بیٹھ گیا__"آپ کو کون ساڈر ہے...."ان کے ہاتھ پر تھپکی دیتے ہوئے بہت نرمی سے وہ پوچھنے لگا_____

"اصلان مجھے کوئی ڈر نہیں... آروشا پر اعتماد ہے مجھے مگر بس میں چاہتی ہوں میرا بیٹا خوش رہے اسے اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے_" ان کی آنکھوں میں ایک دم سے نمی آگئی... جسے چھپانے کے لئے انہوں نے اپنے ہاتھ اصلان کے ہاتھوں سے چھڑا لئے ساتھ ہی رخ بھی موڑ لیا_____

"ماں میں خوش ہوں..."وہ ان کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر بیچینی سے ان کا رخ اپنی طرف موڑ کر بے بسی سے بولا_

"مجھے دھوکا مت دو اصلان سب سمجھتی ہوں میں_ "اصلان کا ہاتھ جھٹک کر وہ سوفے سے کھڑی ہو گئی_ "اس لڑکی تو میں صبح بتاتی ہوں_ کوئی پرواہ ہی نہیں شوہر کی.... ہم سب کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہوا ہے_ غضب خدا کا چھوٹی ہے چھوٹی کہہ کر سارے فرض بھلا بیٹھی ہے_ "وہ خالصاً ساسوں والے انداز میں غصے سے بڑبڑ کرتی بیڈ پر پھیل کر سوئی آروشا کو اسی غصے سے گھور کر کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی روم سے ہی نکل گئی_____

اصلان تاسف سے سر ہلا کر بیڈ کی طرف دیکھنے لگا_ "یہ تمھارا ہی قصور ہے.... اس میں، میں کچھ نہیں کر سکتا_ "اپنے کاندھے جھٹک کر دوبارہ لیپ ٹاپ اٹھا چکا تھا_ اب ماں جی کے غصے سے آروشا کو کوئی نہیں بچا سکتا تھا وہ کہہ چکی تو کلاس تو لے کر ہی رہیں گی_____

************************

سوتے سوتے بھی بھوک کا احساس اتنا زیادہ ہوا تھا کی آروشا ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی_ "میں نے کھانا نہیں کھایا تھا_ "اونچی آواز میں بول کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اس نے فوراً ادھر اُدھر نگاہ دوڑائی_ جیسے چاروں طرف اس کے کچھ نا کچھ کھانے کے لئے رکھا ہو گا_ ذہن پر زور ڈالا کی آج اس نے ڈنر کیوں نہیں کیا تھا_____

"کھانا رکھا ہے آکر کھالو_ "اصلان کی سنجیدہ آواز پر آروشا نے گردن موڑ کر سوفے کی طرف دیکھا_ وہ آرام سے لیپ ٹاپ گود میں رکھے اپنے پاؤں ٹیبل پر پھیلائے بہت ہی ایزی ہو کر بیٹھا تھا_

آروشا کو اس کی شکل دیکھتے ہی سب یاد آ گیا مگر ایک طرف ٹیبل پر رکھی کھانے کی ٹرے نے غمگین ہونے سے روک دیا_ کھانا دیکھ کر آروشا کی آنکھیں چمک گئی واہ معجزہ ہو گیا کھانا یہی رکھا مل گیا.. کچن تک جانا نہیں پڑے گا خوشی سے سوچتی وہ خود پر سے کمفرٹر پھینکتی بیڈ سے اتری تھی _
پیرو میں سلیپر بھی پہننے کی زحمت گوارا نہیں ہوئی تھی اسے، ننگے پاؤں وہ سوفے کی طرف بڑھی_ وہ سب بھول گئی.. کھانے کے آگے اصلان کا ڈر بھی کچھ نہیں تھا_____
اسے خوشی سے سرشار پاس آتا دیکھ کر اصلان نے منہ بنایا تھا_ اصلان جانتا تھا آروشا کو دو ہی چیزوں سے عشق تھا ایک بلاوجہ کے رونے دھونے سے اور دوسرے کھانے سے_ کھانے کے پیچھے تو اس کی جان جاتی تھی کوئی بھی سچویشن ہو جیسے بھی حالات ہو ...
میڈم کو بھوک لگ جاتی تھی اور اس سچویشن میں بھی آرام سے گلے تک ٹھونس کر کھا لیتی تھی _ اصلان کبھی کبھی سوچتا تھا وہ اتنا کھانا لے کہاں جاتی تھی_ جس حساب سے وہ کھاتی تھی اس حساب سے نازک سی ہی تھی_ کھانے کی خوشی میں دوپٹے سے بے نیاز وہ مسلسل اصلان کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی_____
"کھانا کون لایا_ "کچھ گھنٹوں پہلے کی ساری تکلیفیں اور اصلان کا سارا غصہ بھلائے وہ بے حد خوشی سے سوفے تک آ گئی بڑے چاؤ سے ٹرے دیکھتے ہوئے اصلان سے پوچھا_____
"تمھارے فرشتے_ "بول کر اس نے اپنی نگاہیں اس کے سراپے سے ہٹا کر لیپ ٹاپ پر جمالی ...
اصلان کے طنز پر آروشا نے دل میں اسے گالیوں سے نوازا تھا مگر ابھی کھانا کھانا تھا اس لئے اپنی خوشی ختم نہیں کی_ بے تحاشا خوشی سے جھک کر بھری ہوئی ٹرے اٹھائی_____

"کہاں.... یہی بیٹھو اور مجھے بھی کھیلاو کچھ تو فرض نبھاؤ اپنا_ "وہ ٹرے لے کر بیڈ کی طرف جانے کا ارادہ کر ہی رہی تھی کی دیو صاحب نے لیپ ٹاپ سے نگاہ ہٹا کر اسے دیکھتے ہوئے آرڈر دے دیا

_____

"آپ نے نہیں کھایا_ "کیا کمال کی معصومیت تھی اصلان جل ہی گیا_ "یہ کھانا میرے لئے ہی آیا تھا اور ابھی تک ویسے ہی پڑا ہوا ہے تو اس کا مطلب ابھی تک نہیں کھایا_ "خوب چبا چبا کر بولتے ہوئے اس نے آروشا کو بری طرح سے گھورنا بھی شروع کیا تھا_____

"اچھا... اس کی مری مری آواز نکلی تھی بہت ہی بے دلی سے ٹرے پھر سے ٹیبل پر رکھ دی_ "مگر یہ تو ٹھنڈا ہو گیا ہے آپ تو نہیں کھاتے ٹھنڈا کھانا_ "آروشا نے ایک نیا بہانا تلاش کر اس کی طرف اس امید سے دیکھا تا کی وہ انکار کر دے_____

"کوئی کہیں گا یہ لڑکی مجھ سے ڈرتی ہے ادھر نرم پڑا ادھر اس کی زبان چلی_ "اصلان دل میں سوچ کر دانت پیس کر رہ گیا_ "آج ٹھنڈا کھانا کھالوں گا تم کھلاؤ تو..... پوری ٹرے بھری ہے دو لقمے میں کھالوں گا تو کم نہیں پڑیں گا_ "اصلان کے تپ کر کہنے پر آروشا شرمندہ سی ہو گئی وہ تو بس بیڈ پر جا کر کھانا چاہتی تھی، دیو نے بھوکّڑ ہی سمجھ لیا_

کوئی چارہ نا پا کر وہ ایک طرف سوفے پر اس سے اچھے خاصے فاصلہ بنا کر سکڑ سمٹ کر بیٹھ گئی_ اس کے لئے پلیٹ میں کھانا نا کل کر بڑھایا تھا_____

"تم اپنے ہاتھ سے کھیلاو.. دیکھ نہیں رہی ہو کام کر رہا ہوں میں_" اصلان نے پھر سے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا_____

"آپ انگلی میں کاٹتے ہے_" ناچاہتے ہوئے آروشا کی زبان سے شکوہ پھسلا_ دو جھیل سی گلابی ہوتی ہری نظروں کا معصومانہ سا دیکھنا_ اصلان کے دل کو نرم کر گیا_ "اب کبھی نہیں کروں گا_" اس کے اتنے نرمی سے کہنے پر آروشا نے ڈرتے ڈرتے لقمہ اس کے منہ میں ڈالا تھا_

وہ بھی بڑی شرافت کے موڈ میں تھا کوئی بھی حرکت کئے بنا آرام سے کھانا کھانے لگا_ آروشا کو بھی اطمینان ہو گیا وہ ایک لقمہ اس کے منہ میں ڈالتی دوسرا خود کھاتی رہی تھی_ ان دونوں کو اگر اس وقت گھر والے دیکھ لیتے تو ایک پرفیکٹ کپل کی طرح دیکھ کر حیرت سے اپنی انگلی ہی چبا ڈالتے

_____

"آپ کھانا لے کر آئے تھے_" آروشا کے دل میں کب سے یہ سوال بیچینی پھیلا رہا تھا روم میں کھانا کون لایا_ اس لئے آخر کار دیو صاحب کا اچھا موڈ دیکھ کر پوچھ ہی ڈالا_____

"کھانا ماں لے کر آئی تھی اور تمھیں آرام سے اچھی بیویوں کی طرح پھیل کر سوتے دیکھ کر تمھاری صبح خبر لینے کا کہہ کر گئی ہے_" اصلان نے لیپ ٹاپ سے نگاہ ہٹا کر بڑے آرام سے کھاتی آروشا کا سکون غارت کرنا اپنا فرض سمجھا تھا_

کچھ ہی لقمے لے کر اس نے کھانے سے منع کر دیا تھا اور اپنا کام انجام دینے لگا تھا_ ادھر وہ اب بھی بریانی کی پلیٹ سے انصاف کرتی ساتھ میں رائتہ چمچے سے پی بھی رہی تھی_ اب جو اصلان نے ایسی خبر دی چاول اس کے منہ میں پھنس کر رہ گیا_____

وہ آنکھیں پوری پھاڑے بے یقین نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی_ اس کی حالت دیکھ کر اصلان کو بہت ہنسی آئی مگر کمال مہارت سے خود پر کنٹرول کرتا اس نے پانی کا گلاس آروشا کی طرف بڑھا دیا

_____

"پانی پی لو دم نا نکل جائے تمھارا مجھے اپنی دوسری بیوی سے ہاتھ نہیں دھونا_" اصلان نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر پانی کا گلاس اس کے سامنے کیا_ آروشا مشکل سے چاول نگلتی اس کے ہاتھ سے پانی لے کر ایک ہی سانس میں گٹا گٹ چھڑا گئی_____

"آپ کی ماں جی کے ہاتھوں مجھے فوت ہو جانا ہے_ وہ تو اچھے سے خبر لیں گی میری_ اللہ اب میں کیا کروں_" گلاس ٹیبل پر رکھ وہ روہانسی ہوتی بولی.... اصلان پوری دلچسپی سے اس کے چہرے پر اڑتی ہوائیاں دیکھ رہا تھا_____

"کہہ دیں گی تو چپ چاپ سن لینا... اثر تو ویسے بھی تم پر ہونے والا نہیں_" اس نے اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے ٹیبل پر رکھا..... ایک گھٹنا سوفے پر رکھ کر اس نے کہنی سوفے کے بیک پر رکھی اور پوری طرح سے آروشا کی طرف رخ موڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا_ کالی آنکھیں گلابی گلابی گھبرائے ہوئے چہرے کے ہر نقش کا طواف کر رہی تھی_____

"نہیں وہ پھر سے....." آروشا کہتے کہتے چپ ہو گئی_ اب اسے اتنی سینسر ہونے والی باتیں کیا بتائے..اس کی نگاہوں سے وہ کنفیوژ سی ہوئی___

"پھر سے کیا..." وہ اسی طرح اسے دیکھتا دلچسپی سے اس کے چہرے کو سرخ رنگ میں تبدیل ہوتا دیکھ رہا تھا_____

"افففف...وہ رہنے دے... آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں...میں سوتی نہیں تو کم سے کم وہ ناراض تو نہیں ہوتی_ "بہت جھنجھلا کر خود کو دیکھتے اصلان سے شکایت کی_____

"پہلے کبھی سوتے سے اٹھایا ہے میں نے_ "اصلان نے اسی طرح اسے دیکھتے ہوئے کاندھے اچکا کر اپنا دامن جھاڑ لیا_____

"چھوڑے آپ نے کچھ نہیں کرنا_ "اس کے انداز پر وہ جل کر اٹھنے لگی_____

"ایک حل ہے میرے پاس....." اصلان نے ایک دم سے جاتی آروشا کا ہاتھ پکڑ کر پھر سے اپنے قریب بیٹھا دیا_____

"کیا...." وہ حل بتا رہا تھا تو آروشا کا خوش ہونا حق تو بنتا تھا_ پورے دل و جان سے ہم گوش ہوئی تھی _ اتنی انہماک سے ہوئی تھی کی اصلان کے قریب کھسک کر اس کے شانے کو بھی اپنی گرفت میں لے لیا_ اصلان نے پہلے اپنے شانے پر رکھے اس کے ہاتھ دیکھے پھر کچھ انچ کے فاصلے پر موجود اس کا پر اشتیاق چہرہ..... نیند سے جاگی گلابی ڈورے تیرتی ہری آنکھیں.....

"اگر تم میرے قریب آ جاؤ جیسا وہ تمھیں سمجھاتی ہے تو ان کی شکایت ختم ہو جائیں گی_" اصلان نے اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے سرگوشی کی تھی.... صرف سرگوشی ہی نہیں کی تھی وہاں اپنے لب بھی رکھ دئے_

پہلی بار آروشا کے کانوں سے ڈر کر نہیں شرم سے دھواں نکلا تھا_ ایسا حیا کا حملہ ہوا کی وہ چہرے سے گردن تک سرخ ہو گئی اور اس پر نگاہ جمائے ہوئے اصلان تو اپنی جگہ پر منجمد ہو گیا..... کہاں دیکھا تھا کبھی اس کا ایسا روپ... اب تک تو وہ بس اس کے چھونے پر روتی تھی گڑگڑاتی تھی_ خوف سے مرنے کے قریب ہو جاتی تھی مگر آج.....

اصلان نے سیدھے ہوتے ہوئے اپنی نگاہوں میں اس منظر کو بسائے بسائے اسے اپنے قریب کھینچ لیا_ ابھی کہاں یقین کرنا تھا اس پر... ابھی تو آزمانا تھا.... ابھی تو آگ کا دریا پار کرنا تھا_____

آروشا نے خود کو اس کی گرفت سے چھڑانا چاہا_" دور بھاگنے سے کوئی فائدہ نہیں شام والی حرکت تو تم رہنے دو_ پہلے مجھے تم سے تو کل رات والی حرکت کے بارے میں پوچھنا تھا_" اس کی آواز اب خطرناک حد تک سنجیدہ ہو گئی تھی_____

آروشا نے اپنا چہرہ اٹھا کر اصلان کے چہرے کو دیکھا... وہ اب مہربان اصلان نہیں تھا اب ہمیشہ والی سختی اس کے چہرے پر چھا گئی تھی جو اسے ڈرا دیتی تھی_" ک... ک... کون والی...." زبان پھر سے لڑکھڑا سی گئی_____

"اس زخم پر مرحم لگانے والی حرکت_" اصلان نے اسے جکڑے جکڑے اپنا وہی زخمی ہاتھ اس کے چہرے کے آگے کر دیا جہاں رات اس نے مرحم رکھا تھا_ آروشا نے بیچاری سی شکل بنالی شاید وہ رحم کھا جائے مگر اس کا رحم کھانے کا کوئی موڈ نہیں تھا_

آروشا کے دونوں بازوؤں پر اپنی گرفت رکھ کر اپنے مقابل کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا بولا_" صبح سے تم مجھے ملی نہیں تھی اس لئے یہ والا مقدمہ رہ گیا.... کیوں کیا ایسا میرے منع کرنے کے باوجود بھی تم نے میری بینڈج کیوں کی تھی بولا تھانا مجھے ہمدردی نہیں چاہئے_" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا پتھریلی آواز میں پوچھ رہا تھا_ بازوؤں پر گرفت بھی سخت تھی_____

"ہمدردی میں نہیں کیا تھا_" دھیمے سے بولتے ہوئے اس بار آروشا کی پلکیں جھک گئی_ اصلان کو تلاشنے پر بھی وہاں اب خوف نظر نہیں آیا تھا_____

"ڈونٹ سے کی تم نے محبت میں کیا تھا_" وہ جھٹکے سے اس کے بازوؤں پر سے اپنے ہاتھ ہٹاتا رخ بھی موڑ چکا تھا_____

"آپ جانتے ہیں کیوں کیا تھا.... آروشا کے لبوں سے بہت آہستہ سے نکلا تھا_" مجھے اچھا نہیں لگا تھا آپ کا زخمی ہاتھ_ میں نہیں جانا چاہتی تھی بالکنی میں مگر نجانے کیوں مجبور ہو گئی اور جب کمفرٹر لے کر بالکنی گئی تو آپ کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا اور میرا دل...." وہ وہی ٹھہر گئی پلکیں اٹھا کر فاصلے پر بیٹھے اصلان کو دیکھا مگر اس نے اپنا رخ اس کی طرف موڑا ہی نہیں تھا وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا کی اس وقت اس کے چہرے پر کون سے رنگ تھے_ ان ہری آنکھوں میں اس کے لئے کون جذبہ ابھر رہا تھا_ وہ سب سمجھتے ہوئے بھی انجان بنا ہی رہنا چاہتا تھا_____

"میں آپ کی بیوی ہوں.... آپ کے دکھ سکھ کی ساتھی.... آپ کے زخم نہیں دیکھے گئے مجھے تو بس میں نے کر دی بینڈج... اب آپ جو سمجھے مگر مجھے اچھا نہیں لگتا آپ کا خود کو اذیت پہچانا_" وہ اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے آہستہ آہستہ کہتی اسے حیران پریشان چھوڑ کر بیڈ کی طرف بھاگ گئی تھی پھر بیڈ پر لیٹ کر اس نے سر سے پیر تک کمفرٹر تان لیا_

ادھر سوفے پر اصلان اب بھی حیران سا وہی بیٹھا تھا پھر سر جھٹک کر وہی سوفے پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگا_ آج اس نے بیڈ پر سونے کی غلطی نہیں کی_____

*********

آروشا جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے روم میں ٹہل رہی تھی ساتھ ہی بڑی فراوانی سے ناخن کے ساتھ ساتھ اپنی انگلیاں بھی چبا رہی تھی_ کچھ دیر پہلے ہی وہ سو کر اٹھی تھی اور اٹھنے کے بعد پوری طرح سے تیار وہ اب دھڑکتے دل کے ساتھ روم میں ہی پریڈ انجام دے رہی تھی_____

اصلان کی عادت تھی وہ نماز کے بعد سوتا نہیں تھا مگر وہ نیند میں جھوم جھام کر نماز ادا کر کے دوبارہ بیڈ پر قبضہ جما لیتی تھی___

اصلان اس کی نظر میں لاکھ جلاد صحیح مگر اس کی اس خوبی کا وہ بھی اطراف کرتی تھی کی وہ کبھی اسے بے تحاشا کھانے یا سونے پر ٹوکتا نہیں تھا___ اس لئے ہمیشہ دیو کی ساری بے رحمی کو اپنے کھانے سونے کے صدقے میں معاف کر دیتی تھی_____

"ہائے اللہ کیسے سامنا کروں ان کا_" ہاتھ اٹھا کر دہائی دیتی وہ اللہ سے پوچھ رہی تھی_ رات کی وہ ساری باتیں بھول چکی تھی سوائے ماں جی کی اپنی خیریت پوچھنے والی بات اب بھی یاد تھی_
ان ہی کے ڈر سے وہ روم سے ہی نہیں نکل رہی تھی اگر انہیں موقع دیا نا تو اتنا لمبا چوڑا بیوی نامہ اسے احسان کر کے سنا دیا جائیں گا کی اس کے سر سے پیر تک دھواں نکلنے لگیں گا اور جو ہزاروں بیٹے کے احسان گنوائے جائیں گے وہ الگ_ تم ایسی تم ویسی میرا بیٹا رحم دل میرا بیٹا مہربان، وغیرہ وغیرہ

---

"شکر کرو بی بی جو میرے نیک فطرت بیٹے کے ساتھ بیاہی ہو جس نے تمھارے اوپر رحم کھایا ہوا ہے_" وہ بڑی مہارت سے ماں جی کی نکل کرتی براسا من بنا کر بیڈ پر دھم سے بیٹھ گئی_ پیر جھلانے کی اسپیڈ اور تیزی سے ناخن چبانے کی اسپیڈ میں مقابلہ شروع ہو گیا_____
"بھابھی محترمہ آج آپ کی شاہی سواری کب نیچے تشریف لائے گی_" ابھی وہ اسی پریشانی میں غرق تھی کی نیچے جائے یا نہیں جائے کہ شوخ آواز پر آروشا نے سر گھما کر دروازے سے جھانکتے سر کو دیکھا_ دروازے کے اندر اپنا پورا سر گھسا کر جھانکتی ہانیہ معصوم بنی اس سے پوچھ رہی تھی

---

"نہیں ہوں میں تمھاری بھابھی_" ایک تو پہلے ہی سے وہ جلی تپی ہوئی پریشان تھی اوپر سے ہانیہ کا بھابھی کہنا اس نے اپنے پاؤں سے سینڈل نکال کر دروازے کی طرف اچھالا تھا مگر برا ہو اس کے

برے نشانے کا ہانیہ تیزی سے ہنستے ہوئے پورا دروازہ کھول کر کنارے ہٹ گئی اور سینڈل سیدھے ہانیہ کے پیچھے آتے اصلان کے سینے پر گستاخی کرتے ہوئے منھ چھپا کر اصلان کے قدموں میں گر گیا_____

"آییییی...." آروشا کی جان ہی نکل گئی منھ سے ہولناک سی چیخ نکلی_ہانیہ بھی بوکھلا سی گئی پیچھے مڑ کر اپنے لالا کو دیکھا جو سینڈل کھا چکے تھے.....

اسے بھی معلوم نہیں تھا اصلان اس کے پیچھے موجود ہے اگر معلوم ہوتا تو خود کسی مہان سپاہی کی طرح گولی بھی کھا لیتی یہ سینڈل کیا تھی اور اپنی جان سے عزیز سہیلی اور بھابھی کو شہید ہونے سے بچا لیتی مگر اب کیا ہو سکتا تھا.... ہانیہ منھ پر ہاتھ رکھے اپنے پیچھے کھڑے لال پیلے ہوتے اپنے لالا کو دیکھ رہی تھی_____

"دماغ درست ہے نا تمھارا_"روم میں اسی طرح لال پیلے ہوتے ہوئے داخل ہوتے ہوئے اصلان کی ایک ہی دہاڑ پر آروشا گھبرا کر بیڈ سے اٹھ کر بھاگنے کی تیاری پکڑ چکی تھی .....

مگر ستیاناس ہو آج بڑے شوق سے پہنے گئے پلازوں سوٹ کا اس کے قدموں کو کھلے پائنچے نے باندھ کر پھنسایا تھا_وہ سیدھے سیدھے فرش پر گر کر سجدہ ریز ہو گئی_اس کے حلق سے دل دہلا دینے والی چیخ نکلی تھی_____

ہانیہ نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھ لیا اور اصلان اس کی بیوقوفی در بیوقوفی پر دانت پیستا دو قدم اور بڑھا اور روم میں بیچو بیچ زمین پر سجدہ ریز آروشا کو شانوں سے تھام کر ایک ہی جھٹکے میں گھسیٹ کر اٹھا

کر کھڑا کر دیا_ آروشا نے چہرے پر ہاتھ رکھ کر سسکیاں لی تھی__ہاتھ ہٹا کر اصلان کو دیکھنے کی ہمت نہیں کی_____

" آشو کہاں چوٹ لگ گئی_" ابھی وہ کوئی سخت بات کہتا کی ہانیہ ان کے پاس آ گئی_ وہ کہاں اسے روتا دیکھ سکتی تھی اس لئے تڑپ کر ان کے درمیان کھڑی ہوئی تھی_ اصلان نے منہ چھپا کر روتی آروشا کا شانہ چھوڑ کر ایک ہی بار میں اس کے ہاتھوں کو جکڑ کر اس کے چہرے پر سے ہٹا دئے_ آروشا نے روتے ہوئے سامنے کھڑے دیو کو دیکھا _____

"لالا اسے "....

"کچھ نہیں ہوا اسے پریشان مت ہو یہ روز کا کام ہے اس کا_ یہ بتاؤ سینڈل کیوں مارا تم نے مجھے،_" اصلان نے اس کے رونے دھونے پر جھنجھلا کر پہلے ہانیہ سے کہا پھر اس کے ہاتھ چھوڑ کر کمر پر ہاتھ رکھ کر روتی آروشا کو بری طرح سے گھورا تھا_____

" میرا گھٹنا ٹوٹ گیا ہے.. ہائے میرا گھٹنا... میں لنگڑی ہو گئی ہائے ہانو تیری دوست ایک پیر کی ہو گئی_" وہ اس کی بات کا کیا جواب دیتی ابھی تو اسے اپنی چوٹ کی فکر تھی_ بری طرح سے روتی وہ گھٹنے پکڑ کر وہیں فرش پر بیٹھ گئی_ اصلان کو اس کا رونا دھونا یوں رونے کے بیچ بیچ فریاد کرتے ہوئے بند آنکھوں کی جِھری سے اسے بھی دیکھ لینا صاف صاف مکاری ہی لگا تھا _____

"کیا ہوا آشو.... لالا پلیز پلیز اسے لے چلے ڈاکٹر کے یہاں دیکھے اسے کتنی تکلیف ہو رہی ہے اس کے گھٹنے میں فریکچر نا ہو گیا ہو... یہ لنگڑی ہو جائے گی تو میں کیا کروں گی_" ہانیہ اس کی تکلیف پر

پریشان سی روہانسی ہو کر ہونٹ بھینچے اور کمر پر ہاتھ رکھ کر آروشا کو گھورتے کھڑے اصلان کا بازوں ہلا ہلا کر التجا کرنے لگی _____

"اوکے پریشان مت ہو لے جاتا ہوں ہانی.... پہلے تم میرے لئے ایک کپ چائے لے کر آؤ میں چینج کر کے چلتا ہوں_" اصلان اس بار نرمی سے ہانیہ کا گال تھپک کر روتی ہوئی آروشا کو بھی دیکھ بھی رہا تھا_ جس کا رونا ہی کم نہیں ہو رہا تھا گھٹنا پکڑے وہ ہائے ہائے کرتی روئے جا رہی تھی_ بیچ بیچ میں چپکے سے آنکھوں کی جِھری سے اصلان کو بھی دیکھ لیتی.... وہ سب سمجھ رہا تھا کیوں ایسی مکاری کی جا رہی تھی _____

"ابھی لائی لالا_" ہانیہ بیچاری گھبرائی سی بہت تیزی سے مڑی تھی_

"نیچے کسی سے کہنا مت آروشا گر گئی ہے_ صرف ہم چلتے ہیں ڈاکٹر کے پاس_" اصلان نے آروشا کے پاس پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے جاتی ہوئی ہانیہ کو تاکید بھی کی اگر نہیں کہتا تو وہ سب سے پہلے سب کو چلا چلا کر بتاتی تب اسے چائے پیش کرتی یا نا بھی کرتی... دونوں کی بیوقوفانہ حرکتیں ایسی ہی تھی_ ہانیہ مڑ کر سر ہلاتی دوڑتے قدموں سے بھاگی تھی _____

"ہاں تو جی.... کہاں درد ہو رہا ہے؟_" ہانیہ کے جاتے ہی اصلان نے ہونٹ گول کرتے ہوئے بڑی نرمی سے روتی آروشا سے پوچھا _____

"گھٹنے میں.." وہ سوں سوں کرتی نگاہیں چرا کر بولی تھی_ اصلان نے اور کچھ کہے بغیر اس کا پاؤں پکڑ کر سیدھا کر دیا اور کھلے ہوئے پائنچے کو پیر سے اوپر ہٹاتے ہوئے چوٹ دیکھنی چاہی

_____

"کیا کر رہے ہے؟_" اسے پائنچے پیرو سے ہٹاتے دیکھ کر آروشا نے تیزی سے اس کے ہاتھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ دیئے_ اصلان نے بھویں اٹھا کر آروشا کے چہرے کو دیکھا وہ بہت زیادہ گھبرا چکی تھی_____

" ک.. ک.. کیا کر رہے ہیں_" اصلان کے ہاتھ پر مضبوطی سے اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اس نے اصلان کو روکا تھا _____

"چوٹ دیکھنا ہے ہاتھ ہٹاؤ اپنا_" اصلان نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے حکم دیا _____

"ک... ک.. کیا کرے گے دیکھ کر_ ڈاکٹر کے یہاں چلتے ہیں نا وہ دیکھ لیں گا_" وہ منمناتے ہوئے اپنا پورا زور لگا رہی تھی تا کی اصلان کے ہاتھ اپنے پیروں سے ہٹا دے _____

"بیوی تم میری ہو یا ڈاکٹر کی... میں خود دیکھ کر بتا دوں گا ڈاکٹر کی ضرورت ہے یا نہیں اب ہاتھ ہٹاؤ سیدھے سے_" اصلان کو چوٹ دیکھنے پر بضد دیکھ کر وہ بوکھلائی _____

"نہیں اصلان آپ کو سمجھ نہیں آئے گا آپ ڈاکٹر تھوڑے ہی ہے_" آروشا کا پورا زور اس کا ہاتھ ہٹانے میں لگ رہا تھا مگر اس کی پکڑ اتنی مضبوط تھی کی اس کے ہاتھ تھک سے رہے تھے _____

"کس نے کہا مجھے سمجھ میں نہیں آئے گا..... میں سب سمجھتا ہوں_" اصلان اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جو بری طرح سے گھبرائی ہوئی سارا رونا دھونا بھول چکی تھی _____

"دیکھے میں کہہ رہی ہوں نا_" وہ بیچارگی سے کہتی پھر سے رونے کے لئے تیار ہوئی_____

" منھ بند کرتی ہو یا اپنے طریقے سے منھ بند کروں میں_ ہٹاؤ اپنے ہاتھ...." اسے ڈپٹ کر اس نے ایک ہی جھٹکے میں آروشا کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ سے جھٹک دیا اور اس کے گھٹنوں کو دیکھنے کے لئے کپڑا اوپر سرکانا ہی چاہا کی وہ چیخ پڑی_

" نہیں نہیں اصلان میں ناٹک کر رہی تھی_" اصلان کی گرفت ڈھیلی ہوئی اور وہ پوری طاقت سے اپنا پیر چھڑوا کر صحیح سلامت اٹھ کر دور ہٹ گئی_ اب چہرے پر ڈر کے ساتھ ساتھ شرمندگی بھی بہت زیادہ تھی _____

" اب نہیں ہو رہا درد بہت ڈرامے آ گئے ہیں تمھیں_ اب میں بتاتا ہوں چوٹ کیا ہوتی ہے_" اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے اصلان کے ارادے بہت خطرناک لگے تھے_____

آروشا دور جاتے ہوئے جلدی سے اپنے کان پکڑ کر بولی تھی_" سوری اصلان معاف کر دے.... وہ میں ڈر گئی تھی آپ سے نا... میں ہانی کو سینڈل مار رہی تھی اب غلطی سے آپ کو لگ گیا تو میرا کیا قصور_ میری یہ مجال کی میں آپ کو سینڈل ماروں... اللہ توبہ میرے ابا اجداد کی بھی ہمت نا ہو آپ کو مارنے کی_ میں تو ننھی سی جان ہوں.. اپنی چھوٹی سی حسین، پیاری بیوی سمجھ کر معاف کر دے..." اپنے کان پکڑے پکڑے مارے گھبراہٹ کے اس کے دل میں جو بھی آیا وہ پٹر پٹر زبان چلاتی.. اپنے دونوں کان پکڑ کر وہ اس سے بول رہی تھی_

لگاتار بولتی وہ ایک معصوم سی چھوٹی بچی ہی تو لگ رہی تھی_ اصلان نے لاکھ چاہا کی وہ اسی طرح غصے سے اسے گھورتا رہے مگر وہ خود پر قابو نا رکھ سکا.... بے ساختہ اس کے ہونٹوں سے ہنسی کا فوارا چھوٹا تھا_ وہ کمر پر ہاتھ رکھے اپنے سر کو ادھر ادھر ہلاتے ہوئے بے تحاشا ہنس رہا تھا_____ _

آروشا پر جیسے سکتہ سا ہو گیا دیو ہنس سکتا تھا اور ہنستے ہوئے اتنا پیارا بھی لگ سکتا تھا اسے معلوم نہیں تھا وہ بت بنی ایک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی _____

خود وہ ہی کیا کھلے دروازے پر کھڑی ماں جی اور ان کے پیچھے چائے لے کر کھڑی ہانیہ بھی یہ معجزہ حیرت بھری خوشی سے دیکھ رہی تھی_

ماں جی کی آنکھوں میں بے تحاشا پانی بھرنے لگا وہ تو ہانیہ کے منہ سے آروشا کے گرنے کا سن کر اوپر آئی تھی مگر کیا معلوم تھا کی آج ایسا منظر دیکھ لیں گی جو سالوں کا غبار دھو دیں گا_

اپنی آنکھیں پونچھتی وہ مڑی تھی اور نم آنکھیں لئے ہانیہ کو اشارہ کرتے ہوئے بہت ہی دبے پاؤں سے وہاں سے چلی گئی ان کے پیچھے اداسی سے مسکراتی ہانیہ بھی چلی گئی تھی_____

" یار کیا چیز ہو تم.... مجھے سمجھ میں نہیں آتا کی تم پر غصہ کروں یا تمھاری بیوقوفی پر بس ہنسوں_"

اصلان اب بھی ہولے ہولے ہنستے ہوئے خود کو بے خودی سے دیکھتی ساکت سی آروشا سے بولا _

_____

"پاگل ہو تم بالکل پاگل_" وہ مسکرا کر سر جھٹکتا اسے دیکھ بھی رہا تھا_ "کیا کروں تمھارا آروشا اصلان میر بتائے گی آپ_" اپنی مسکراہٹ لبوں میں دبا کر وہ اتنا پیارا لگا تھا کی بے ساختہ آروشا چند قدم چل کر اس کے بے حد قریب آ گئی اور اصلان پھر حیران رہ گیا وہ اس سے آ کر لپٹ گئی تھی ....

"کچھ مت کریں اصلان بس ہنسا کرے بہت سوٹ کرتی ہے آپ پر ہنسی_ آپ کی ہنسی سب سے منفرد ہے، سب سے الگ، جیسے آپ خود ہے_ "وہ جیسے ایک خواب کی کیفیت میں گھری ہوئی اس سے لپٹی اپنا چہرہ اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی_____

اصلان کو ایک دم سے احساس ہوا کہ اسے ایسے ہنسنا نہیں چاہیے تھا_ تیزی سے اس کے چہرے کے احساسات تبدیل ہوئے تھے_ ایک ہی لمحے میں نرم نرم سی وہ ہنسی کہیں دور چھپ گئی اس کی جگہ سپاٹ پن نے لے لی_____

"میں پاگل نہیں جو بلاوجہ ہنسا کروں_ "روکھائی سے کہہ کر اپنے کمر میں پڑے آروشا کے ہاتھ ہٹا کر اسے دور کر دیا_

"آئندہ سے پھر سے ایسی بیہودہ حرکت کی نا تو ہاتھ سلامت نہیں رہیں گے تمھارے..... پھر ڈرامہ کرنے کے قابل نہیں رہوں گی تم_ "اپنی انگلی اٹھا کر دھمکی دیتا وہ وہیں اس کا پرانا دیو بن چکا تھا_ نگاہوں ہی نگاہوں میں اسے دھمکی دیتا وہ فریش ہونے کے لئے واش روم میں چلا گیا

_____

"ہاتھ سلامت نہیں رہیں گے کھوڑوس کہیں کا_" آروشا اس کی نقل اتارتی منہ بناتی واش روم کی طرف دیکھ رہی تھی_ کچھ دیر پہلے والی کیفیت اب بھی دل میں ایک الگ طرح کا درد جگا رہی تھی_ "کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ یہ دیو پھر سے اتنا اچھا کیوں لگنے لگا ہے اور اتنا اچھا کی میں اس سے لپٹ گئی... اللہ توبہ_" وہ اپنے دل سے پریشان نا سمجھی سے خود سے بولی تھی پھر خود کو سرزنش کرتے ہوئے اپنے گال پیٹے پھر وہ بیڈ روم میں رکی نہیں بڑی تیزی سے وہ روم سے نکلتی چلی گئی تھی

---

********************

اصلان ڈریسنگ روم سے چینج کر کے باہر نکلا تو آروشا اب روم میں نہیں تھی شاید نیچے جا چکی تھی_ وہ اپنے بالوں کو انگلیوں کی مدد سے سنوارتے ہوئے بجتے ہوئے موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا_

موبائل اٹھا کر اسکرین پر چمکتا ہوا نام دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے_ موبائل اٹھا کر اس نے کال پک کی.....

"کیوں کال کی ہے..." ناسلام نا دعا بس کال پک کرتے ہوئے بہت روکھائی سے کہا تھا_ پیشانی کے بل کم ہونے کے بجائے اور بھی زیادہ ہوئے تھے_____

"مت بھولے میری آشو آپ کے پاس ہے...." ادھر سے بھی کسی رشتے کا پاس نہیں رکھا گیا تھا..... اصلان کی روکھائی کا جواب اس سے بھی زیادہ روکھائی سے دیا گیا_____

"تم بھول رہے ہو وہ میری بیوی ہے_ اسے میرے پاس ہی ہونا ہے..... تم یہ میری میری کرنا بند کر دو_ "دوسری طرف موجود شخص کا اتنا حق جتاتا لہجہ اسے زرا سا بھی پسند نہیں آیا تھا_ آروشا اس کی تھی اس کی ملکیت..... اس شخص کا بھلے اس سے بہت خاص تعلق صحیح مگر پھر بھی اسے اچھا نہیں لگا اس لئے جتا دیا کی وہ اب اس کی بیوی ہے_____

"ہاں زبردستی کی بیوی....." ادھر صاف مذاق اڑایا گیا_____

"چلو زبردستی کی ہی صحیح..... کم سے کم بیوی تو بنائی تمھارے باپ کی طرح تو نہیں کیا نا جس نے...

"اصلان میر وہ میرا باپ نہیں..." ادھر سے وہ چیخ پڑا اصلان میر کا تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا_ اصلان کے ہونٹوں پر زہر خند مسکراہٹ ابھری تھی_____

"تمھارے کہنے سے حقیقت بدل نہیں جائیں گی حشم شاہ نواز خان_ "اصلان کو مزا تو نہیں آیا تھا اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر مگر فل حال ابھی حشم کے ساتھ یہی رویہ درست تھا اس لئے وہ اس سے مخاطب ہو کر اتنا تند لہجا استعمال کر رہا تھا_____

"یہ مت بھولے اصلان میر اگر میرا باپ گرا ہوا ہے تو آپ بھی اس سے کم نہیں.... آپ نے بھی ہماری مجبوریوں کا فائدہ اٹھایا آپ نے میری...

"شٹ اپ خاموش ہو جاؤ تم..." اس نے دہاڑ کر حشم کی زبان خاموش کر دی_ "اپنے اور تمھارے درمیان موجود رشتے کا احترام کر رہا ہوں ورنہ تم کیا تمھاری حیثیت کیا حشم شاہنواز خان.... اصلان میر سے گستاخی کرنے والے کی میں کھال ادھیڑ دیتا ہوں_" ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر وہ بہت ہی سرد مہری سے بولا_____

"اسی بات کا تو آپ کو غرور ہے اصلان میر صاحب، اپنے رتبے کا اپنی حیثیت کا مگر سن لے اصلان میر صاحب_ جب اس قابل بن جاؤں گا کی آپ سے ٹکر لے سکوں اپنی آشو کو آپ کے پاس رہنے نہیں دوں گا_" اس کی بچکانی باتیں سن کر اصلان میر نے ایک قہقہہ لگایا تھا دوسروں کو جلا کر راکھ کرنے والا قہقہہ اور حشم جل کر خاک ہی تو ہو گیا_____

"اپنی عمر دیکھو بچے..... پھر مجھ سے پنگا لینا جب تک تم مجھ سے ٹکر لینے کے قابل ہوں گے تب تک میں تمھیں اپنے بچوں کا ماما بنا دوں گا...." اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے اس نے حشم شاہنواز کو بری طرح سے جلایا تھا_ حشم نے اپنے دانت ہی کچکچا لئے_____

"میں بچوں سمیت آپ سے آشو کو چھین لوں گا_ وہ میرے بچے جیسے ہی تو ہوں گے_" اس کی بچوں جیسی بات پر اصلان اس بار سر جھٹک کر مسکرایا_____

"ہم بھی دیکھیں گے.... ابھی بس اپنی اسٹڈی پر دھیان دو، تمھیں جہاں بھیجا ہے وہاں سے کامیاب واپس آؤ_ کوئی شکایت نا سنوں تمھاری....." اس بار اصلان نے اپنے بڑے پن کا ثبوت دے کر سختی سے کہا_____

"گھبرائے مت میں کامیاب بھی ہوں گا اور آپ کا احسان بھی اتار دوں گا کیونکہ آپ بس میرے دشمن ہے..... سمجھے آپ، اور ایک بات... اس بار چھٹیوں میں اپنی آشو سے ملنے آوں گا اور آپ روک نہیں سکتے مجھے...." پوری اکڑ کے ساتھ کہتے ہوئے وہ اصلان کے کچھ کہنے سے ہی پہلے ہی اس نے کال کاٹ دی_ اصلان نے بس سر جھٹک کر فون بیڈ پر پھینک دیا تھا_ وہ بچہ تھا اور اس کی بچکانی باتوں پر اسے بس غصہ آتا تھا مگر کبھی نفرت نہیں ہوتی تھی_____

"آشو... آئینہ کے سامنے بال سنوارتے ہوئے اس نے حشم کا کہا حرف دہرایا_ "اپنی ملکیت پر صرف میرا حق ہے حشم شاہنواز..... اس طرح تمھیں حق جتانے نہیں دوں گا_ اب جب تم ملوں گے تو تمھاری آشو نہیں وہ اصلان کی روشا ہو چکی ہو گی..... ناممکن ہو گا تمھارا ہی کیا کسی اور کا بھی اسے اصلان میر سے جدا کرنا_ "خیالوں ہی خیالوں میں حشم سے کہہ کر وہ خود پر پرفیوم چھڑکتا ایک عظم کرتا اس پر عمل کرنے کا پورا ارادہ کر چکا تھا_ پھر آئینے کے سامنے سے ہٹ کر وہ بیڈ کی طرف آگیا بستر سے اپنا موبائل اور سایڈ ٹیبل سے کار کی کیز اٹھا کر وہ روم سے نکا تھا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

" آروشا..." ابھی وہ ہانیہ کے ساتھ کچن میں ہی بیٹھی بڑے آرام سے ٹوسٹ کتر رہی تھی کی ماں جی اس کا نام لیتی کچن میں داخل ہو گئی_

انہیں دیکھتے ہی کچن کاؤنٹر پر بیٹھی آروشا اچھل کر نیچے اتری تھی..... جلدی سے ہاتھ میں آدھا چبایا ہوا ٹوسٹ اس نے ان کے دیکھنے سے پہلے ہی پلیٹ میں ڈال دیا_ ہانیہ بھی سب چھوڑ چھاڑ کر اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی_ وہ کچن میں آتے ہی دونوں کو گھور کر بولی____

"تم دونوں جہاں جاتی ہو وہیں کی رہ جاتی ہو_ بس کبھی باتیں ہی نہیں ختم ہوتی تم دونوں کی اور تم آروشا یہاں چھپ کر کیا بیٹھ گئی ہو، اصلان آچکا ہے اسے چل کر بریک فاسٹ سرو کرو...." آروشا کو معلوم تھا ماں جی کچن میں آئی تھی تو ادھر سے ایسا ہی کوئی آرڈر موصول ہو گا اور اسے ماننا ہی پڑیں گا__

ماں جی کا بس چلے تو اسے اصلان کی پرسنل سیکرٹری ہائیر کر دے_ جب تک وہ حویلی رہتی ان کا بس نہیں چلتا تھا لقمے بھی اصلان صاحب کو آروشا کے ہاتھ سے کھلواتی.... ویسے اللہ کے فضل و کرم سے کل سے یہ کام بھی انجام دے رہی تھی وہ وہی کھڑی جلی بھنی اوٹ پٹانگ سوچے جا رہی تھی

_____

"بت بن گئی ہو کیا سنائی نہیں دے رہا ہے آروشا...." اس بار انہوں نے گھڑکا تو وہ جلدی جلدی سر ہلا کر کچن سے نکلنے لگی_____

"جا کر وہاں بت بن کر کھڑی مت ہو جانا یا بس خود مت ٹھوسنے لگنا، اصلان سے بھی اچھے سے پوچھ لینا_" ماں جی کے طنز پر ہانیہ نے آروشا کا بنتا منہ دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دبائی_____

"منھ کیا بنا رہی ہو کیا کہا میں نے_" ماں جی اس کا بنتا منھ دیکھ کر تپی تو اس نے جلدی سے اپنے منھ کا زاویہ ٹھیک کیا_" اب ٹھیک ہے ماں جی_" ہونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر معصوم بن کر پوچھا_____

"کاش دماغ بھی شکل کی طرح ٹھیک ہوتا_" ماں جی بڑبڑائی تو ہانیہ کی ہنسی نکل گئی اور وہ پیر پٹخ کر کچن سے ہی نکل آئی_____

"اللہ نہ کرے میری جیسی ساس کسی کو ملے.... پوری ہٹلر کی جانشین کیا... اسی کی روح لے کر آگئی ہے_" وہ دل میں جلتی کلستی ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھتی سوچ رہی تھی_____

ڈائینگ ٹیبل پر اصلان ایک شان سے کہنی ٹیبل پر رکھے ٹھوڑی پر چہرہ ٹکائے بیٹھا شاید اس کا منتظر تھا ضرور ماں جی نے اس کا انتظار کرنے کو کہا ہوا تھا_

کبھی کبھی ماں جی کا دماغ ایسے ہی الٹ جاتا تھا دونوں میاں بیوی کو زبردستی ساتھ کھلانے.... ساتھ پلانے.... ساتھ بیٹھنے..... ساتھ چلنے اور ساتھ ہی.... توبہ توبہ وہ آگے کی نا سوچ کر جلدی جلدی قدم اٹھاتی ٹیبل تک آگئی_ اس وقت ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی اور نہیں تھا یہ بھی ساسو ماں کا کرم ہو گا_ آروشا جل کر سوچتی ہونٹوں سے سانس خارج کرتی ٹیبل تک آئی تھی_____

"کیا دوں آپ کو اصلان؟_" اصلان نے چونک کر پاس آ کھڑی آروشا کو دیکھا پھر سر سے پیر تک اس پر ایک گہری نظر ڈالی_____

"آج کل تم نے فیشن کلب جوائن کر لیا ہے جو گھڑی گھڑی ڈریس چینج کرتی پھر رہی ہو_"اس نے رخ موڑ کر ایک کہنی ٹیبل پر رکھی اور اسی ہاتھ کی مٹھی بنا کر کنپٹی کے پاس رکھتے ہوئے اپنا چہرہ اس پر ٹیکایا اور سر سے پیر تک اپنے سامنے کھڑی آروشا کو دیکھتے ہوئے طنز سے بولا_____

آروشا کو شرمندگی نے آگھیرا یہ ماں جی نا..... ان ہی کا دیا ہوا آرڈر تھا کی وہ ہر وقت تیار رہے اور ہانیہ ہر وقت اس کے سر پر سوار اس پر اپنے جوہر آزماتی رہتی تھی_

اسے فیشن ڈیزائنر بننے کا بہت شوق تھا جو پورا ہونا بس ایک خواب تھا مگر اس پر آزما کر اپنا شوق پورا کر رہی تھی_اب بھی جیسے وہ نیچے آئی تھی اسے زبردستی پکڑ کر سوٹ بدلوایا چہرے پر لیپا پوتی کر ڈالی اور ہم رنگ جیولری بھی پہنا ڈالی_____

"ایک سوال پوچھتا ہوں اور ایک گھنٹے تک منتظر رہنا پڑتا ہے کی آروشا بی بی کب خیالوں میں سب سے لڑ کر واپس آئے گی اور ان کے ہونٹوں سے کب پھول جھڑیں گے_"اسے پھر سے مراقبے میں جاتے دیکھ کر اصلان سر جھٹک کر طنز کرتا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"اب ایسی بات بھی نہیں..... منہ سے کب پھول جھڑتے ہے منہ نا ہوا گارڈن ہو گیا انسان مثال تو ڈھنگ کی دے_"آروشا بڑے آرام سے بولتی اس کے پاس ہی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی_ماں جی نے کیا کہا تھا وہ بھول چکی تھی سامنے لگا ناشتہ اس کی بھوک کو چمکا رہا تھا اور اسے اب صرف اپنے پیٹ کی فکر تھی_

وہ بڑے آرام سے قیمہ بھرے پراٹھے اپنی پلیٹ میں رکھ کر ساتھ ہی ڈھیر سارا ساس ایک طرف انڈیل کر آرام سے کھانا شروع ہو چکی تھی_ اصلان بہت سکون سے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھے اسے جلدی جلدی کھاتے دیکھ رہا تھا_____

"اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا_" ماں جی نے اپنا سر ہی پیٹ لیا... وہ کچن سے نکل کر ایک بار جھانک کر دیکھ لینا چاہتی تھی کی اس نے ان کے کہنے پر عمل کیا کی نہیں مگر یہاں تو آروشا بی بی خود ہی آرام سے کھائے جا رہی تھی اور ان کا بیٹا جس سے ایک عالم خوف کھاتا تھا... آرام سے اپنے ہونٹوں پر انگلیاں رکھے اپنی فضول ہی میں ڈری ڈری رہنے والی بیوی کے انداز پوری دل چسپی سے نہار رہا تھا

_____

"بس ایک ہی بات میں اس کی میرے بیٹے سے جان نکلتی ہے باقی ٹائم تو مہارانی پر کوئی اثر نہیں ہوتا_ آرام سے اس کے سامنے بیٹھ کر خوب ٹھونستی ہے اور جب دل کہتا ہے پھیل کر سو جاتی ہے....." وہ جل کر سوچتی تن فن کرتی ان دونوں کے پاس آ گئی_

انہیں آتے دیکھتے ہی اصلان اپنی نگاہ آروشا کے چہرے سے ہٹا لی تھی_ چہرے پر سنجیدگی طاری کر کے ماں جی کے خطرناک تیور دیکھے_____

"آروشا کچھ کہا تھا نا میں نے تم سے_" وہ غصے سے کھولتی اس کے سر پر کھڑی ہو چکی تھی_ سارا مزے کا پراٹھا اس کے لئے زہر بن گیا_ وہ ہونکوں کی طرح آنکھیں پھاڑے سامنے کھڑی ساسوں

ماں کو دیکھ رہی تھی_ اصلان نے اس بار دل میں ہنستے ہوئے بڑی سنجیدگی سے چیئر سے پشت ٹکا کر آرام سے سیریل والی سچویشن کا انجوائے کرنا چاہا_____

"م...م.... میں کھلانے والی تھی بس.... اصلان لے نا..." اس سے پہلے کی وہ اس پر لعنت ملامت کرنا شروع ہو جاتی آروشا نے بری طرح سے گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور پوری رفتار سے پراٹھے کا بڑا سا لقمہ بنا کر شچویشن انجوائے کرنے کا ارادہ رکھتے اصلان کے جبڑے کو زبردستی پکڑ کر لقمہ اس کے منھ میں زبردستی ٹھونس ہی دیا_____

یہ سب اتنی جلدی میں ہوا تھا کی اصلان منع کرنے کا سوچ بھی نہیں پایا تھا_ اصلان نے مشکل سے اتنا بڑا لقمہ منھ میں ڈالتے ہوئے چہرہ گھما کر کچھ دوری پر کھڑی ہانیہ اور اماں جان کی ہنسی دیکھی .... پھر ٹیبل کے پاس کھڑی مسکراہٹ چھپاتی ماں جی اور پوری پاگل سی کبھی چڑیا سے سہمی رہنے والی اس کی زوجہ محترمہ...اب بھی اس کا جبڑا اپنے نازک ہاتھ میں پوری طاقت سے جکڑے ہوئے تھی_ "اصلان جلدی جلدی کھائے.. کتنے آرام سے کھاتے ہیں آپ_" اس پر ماں جی کا ڈرا تنا سوار تھا کی دوبارہ سے اسی رفتار سے دوسرا لقمہ بھی اس کے منھ میں ٹھونس دیا_____

اصلان پہلی بار بری طرح سے جھینپ گیا... آروشا کی حرکت سے وہ سب کے سامنے شرمندہ سا ہو گیا تھا_ منھ میں ٹھوسے پراٹھے کو چباتے ہوئے اس نے اس پاگل کو بری طرح سے گھورا تھا_ اس کے ہاتھ سے اپنا جبڑا چھڑا کر اس نے بمشکل اپنا منھ چلا کر لقمہ نگلا_____

"جلدی سے منھ کھولے کل رات بھی تو میں نے کھلایا تھا اپنے ہاتھوں سے.... بتائے ماں جی کو_"
آروشا پر ماں جی کے ڈر سے بوکھلاہٹ سوار تھی..... اسے کچھ خبر ہی نہیں تھی کی کیا کر رہی تھی کیا بک رہی تھی_

پراٹھے کے لقمے بناتے ہوئے وہ سب کی موجودگی سے بھی بے خبر تھی..... ہانیہ کی ہنسی بے قابو ہو رہی تھی اور اماں جان منھ پر ہاتھ رکھے ہنسی دبائے کھڑی تھی..... اصلان نے اس بار چیئر جھٹکے سے پیچھے کر کے کھڑا ہو گیا یہاں سے چلے جانا ہی بھلائی لگا تھا_____

"اصلان جلدی سے کھالیں....." وہ لقمہ ہاتھ میں لے کر جلدی سے بولی_____

"دماغ درست کر لو پہلے اپنا..." اپنی طرف بڑھایا گیا اس کا لقمہ تھاما ہوا ہاتھ جھٹک کر وہ ٹشو کھینچ کر اپنے ہونٹ صاف کر تا سب سے نگاہیں چرا کر وہاں سے نکل گیا_ اصلان کے جاتے ہی ہانیہ زور زور سے ہنسنے لگی_____

"بہت بیوقوف ہو تم_" صبح اصلان کا ہنسنا اور اب وہ پیاری سی جھینپ، ماں جی کو اپنی بہو پر بہت پیار آیا مگر جتا کر سر پر چھڑانے والی ان کی عادت نہیں تھی_ بس اتنا کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی

_____

"خود تو یہی چاہتی کی بیٹے کو لقمہ بنا بنا کر دوں اب بیوقوف کہہ رہی ہے_" آروشا تپ کر پراٹھے والا لقمہ خود ہی کھا کر وہ پھر سے بیٹھ گئی_ ہانیہ آکر کرسی کے پیچھے سے ہی اس کے گلے سے لپٹ کر چٹا چٹ اس کے گالوں کو چومنے لگی_

"بھاگو..... سارا میک اپ خراب کر رہی ہو_" آروشا نے اسے نارضگی کے طور پر پیچھے دھکیلا

_____

"مجھے اب لگ رہا ہے میرے گھر میں پھر سے خوشیاں آنے والی ہے_" اماں جان پیار سے آروشا کے سر پر ہاتھ پھیرتی اس کے پاس ہی دوسری چیئر پر بیٹھ گئی_____

"آمین.." ہانیہ نے ہاتھ اٹھا کر چہک کر کہا تھا_____

********************

اصلان نے کار اسٹراٹ کرنے سے پہلے مرر میں اپنا چہرہ دیکھا تھا_ اپنا چہرہ آج خود اسے اجنبی لگا تھا، ہر وقت چہرے پر چھائی رہنے والی سنجیدگی کا نام و نشان تک اس وقت چہرے پر نہیں تھا_ ہونٹوں کے ساتھ ساتھ لگا آنکھیں بھی مسکرا رہی ہو_

"بیوقوف لڑکی..." اس بار اس کے ہونٹوں پر مدھم سی ہنسی کھلی تھی پھر سر جھٹک کر وہ کار اسٹارٹ کرتے ہوئے حویلی کے گیٹ سے باہر نکال لایا_ اس کی کار کے آگے پیچھے اس کے گارڈز کی کار بھی تھی_____

"سر آپ کو ایک امپورٹنڈ نیوز دینی ہے_" ابھی وہ کار سے باہر ہی نکلا تھا کی اس کا خاص گارڈ اس کے پاس آگیا تھا_ اصلان نے اپنے وفادار گارڈ کی طرف دیکھا_____

"ہمم.... کیا نیوز ہے؟_" اصلان نے اپنی آنکھوں پر بلیک سن گلاسیز ٹکاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا_____

"وہ سر....." وہ کچھ لمحے کے لئے چپ ہو گیا... اصلان غور سے گارڈ کو دیکھ رہا تھا_"وہ لوگ واپس آ گئے ہے..." گارڈز نے جھجھکتے ہوئے سر جھکا کر خبر دی تھی_____

یہ خبر سننا تھا کی اس کے احساس ایک دم سے پتھریلے ہو گئے تھے_چہرے پر وہی سرد سا تاثر چھا گیا جو اس کی شخصیت کا خاصہ بن چکی تھی_کل سے جو نرمی چہرے پر چھب دکھا رہی تھی وہ کہیں دور جا سوئی_

"ایک پل کے لئے بھی ان دونوں سے غافل مت ہونا سمجھے تم... جتنے بھی آدمی ہے سب ان کے پیچھے لگا دو اور اس بات کی خبر کسی کو بھی نہیں ہونی چاہیے_" جیسے اس کے چہرے کے سارے تاثر پتھریلے تھے ویسی ہی پتھریلی آواز میں سامنے کھڑے گارڈ کو اس نے حکم دیا تھا_____

"ڈونٹ وری سر.. ہم پوری ہوشیاری سے کام کریں گے_" گارڈز نے پوری وفاداری سے اطاعت میں سر ہلایا تھا_وہ سب اصلان میر کے خاص آدمی تھے جن پر اصلان آنکھیں بند کر کے اعتبار کر سکتا تھا_ان کی وفاداری پر اسے کوئی شک نہیں تھا_____

"حویلی میں بھی کسی کو خبر نہیں ہونی چاہئے کی میں کیا کر رہا ہوں_" وہ ان کو سختی سے ہدایت دیتا باغوں کی طرف مڑ گیا_

راہ میں آئے پتھروں کو اپنے قیمتی جوتوں تلے روندتا ہوا وہ تصور میں اپنے دشمن سے مخاطب تھا _"تمھاری بربادی کا دن آج سے شروع ہو گیا شاہنواز خان اب الٹی گنتی شروع کر دے..... تو نے اصلان میر کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے بھگتان تو بھگتنا پڑیں گا_"بے تحاشا نفرت کے احساس سے بلیک گلاسیز میں چھپی اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی.....

سارا دن کام کرتے ہوئے بھی ایک لمحے کے لئے بھی اس کے ذہن سے وہ شخص جدا نا ہوا تھا ....

خود اس نے بھی اس خیال کو اپنے ذہن سے جدا نہیں کرنا چاہا تھا..... وہ نہیں چاہتا تھا کی ایک لمحے کے لئے بھی وہ سب بھول جائے اور اس کی نفرت کی آگ سرد پڑ جائے....

یہ آگ جلتی رہنی چاہیے اسی طرح جس دن اس نے اپنی آنکھوں سے وہ سب دیکھا تھا جس کا تصور بھی کوئی غیرت مند شخص نہیں کر سکتا تھا_چھ ماہ سے ایک پل کے لئے بھی اس نے اپنی نفرت کو کم نہیں ہونے دیا تھا اب بھی کم نہیں ہونے دے سکتا تھا_اس نفرت میں کون جلے گا اور کون سرخرو ہو گا یہ تو وقت ہی بتائے گا_____

********************

آروشا بجھے بجھے دل سے اپنے کپڑے بیگ میں رکھ رہی تھی.... اس کے ساتھ روم میں ہانیہ بھی تھی جو اس کی مدد کر رہی تھی... دونوں کے چہرے پر اداسی کے رنگ چھائے ہوئے تھے.... دو دن سے ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر وہ پھر سے جدا ہو رہی تھی_____

"تم اتنے دن بعد آتی ہو اور اتنی جلدی چلی جاتی ہو_" دوپٹہ اٹھا کر تہہ لگاتے ہوئے ہانیہ بہت اداسی سے بولی_____

"کیا کروں، اصلان نہیں لاتے ورنہ میرا بس چلے تو روز پہنچ جایا کروں تم لوگوں کے پاس_" آروشا جلدی جلدی اپنے کپڑے وغیرہ رکھ رہی تھی اصلان نے صرف بیس منٹ کا وقت دیا تھا اور وہ اداس ہونے کے ساتھ ساتھ بوکھلائی بھی ہوئی تھی_____

"کاش ایسا ممکن ہوتا_" ہانیہ نے سرد آہ بھری____

"سرد آہیں حشم کی یاد میں بھر لینا ابھی میرے کپڑے رکھو_" آروشا نے انجانے میں ہانیہ کے دل پر لگے زخم کو چھیڑ دیا ...

حشم کا نام کیا سنا ایک نشتر سا دل میں چبھا تھا... اس کی آنکھیں جل تھل سی ہو گئی_

آروشا کو اب احساس ہوا کیا بول دیا وہ کپڑے پھینک کر اس کے پاس آکر بیٹھی اور پوری محبت سے اسے اپنے سے لگا لیا_ ہانیہ نے سسکی لی اور آروشا کا دل اور بھی بھاری ہو گیا_ خود وہ بھی تو حشم سے ملی دوری کی وجہ سے اتنی ہی بیچین تھی جتنی ہانیہ تھی..... دونوں کچھ دیر ایک دوسرے کے گلے سے لگی خاموشی سے آنسو بہاتی رہی تھی_____

"سب ٹھیک ہو جائے گا..." روتی ہانیہ کے سر کو چوم کر اس نے تسلی دی ..

"شاید... تم جلدی جلدی سب پیکنگ کرلو ورنہ لالا غصہ ہوں گے_" ہانیہ کو احساس ہوا آروشا کو دیر ہو گی تو لالا کے غصے کو بھی اسی کو جھیلنا پڑے گا اس لئے آروشا کو دور کرتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے

_____

"ہائے اللہ... ہانو کی بچی رونے کا یہی وقت ملا تھا... ایک تو ابھی تک ٹھیک ٹھاک نارمل تیرے لالا ویسے ہی نجانے کس بات پر اینٹھے پڑے ہے... دیر ہوئی تو اور بھی غصہ ہوں گے_" آروشا تیزی سے اٹھتی ٹھونس ٹھونس کر کپڑے رکھنے لگی_ہانیہ شرمندہ سی ہو کر جلدی جلدی ہاتھ چلا کر اس کی مدد کرنے لگی_____

"اس بار لالا سے تم کہنا وہ پورے ماہ کے لئے تمھیں یہاں چھوڑ جائے..." کپڑوں کو تہہ لگاتی ہانیہ نے آروشا سے بڑے جوش سے فرمائش کی_____

"پورے ماہ کے لئے کیا میں پورے سال کے لئے آجاؤں دیو مجھے آزاد تو کر دے_" بیگ ٹھونس کر زپ بند کرتے ہوئے اس نے یہ دیکھا ہی نہیں کی اصلان روم میں آچکا تھا_____

"ہانیہ... تمھیں ماں بلا رہی ہے_" دونوں نے ہی چونک کر دروازے کی طرف دیکھا... اصلان جینز کی پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈالے جانے کب سے وہاں کھڑا تھا... چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہیں تھا جس سے وہ دونوں اندازہ لگا سکتی کی اس نے کچھ سنا یا نہیں_____

"آشو... میں ماں کی بات سن کر آتی ہوں_" آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دیتے ہوئے ہانیہ دوپٹہ سر پر درست کرتی اصلان کے کنارے سے نکل کر روم سے چلی گئی_ اس کے جاتے ہی اصلان آروشا کی طرف بڑھا وہ گھبرا کر رخ موڑتی خواہ مخواہ پھر سے زپ بند کرنے لگی____

"تو تمھیں مجھ سے آزادی چاہیئے..." اصلان نے قریب آتے ہی اس کے دونوں شانے جکڑ کر جھکی ہوئی آروشا کو جھٹکے سے سیدھا کر دیا.... صرف سیدھا ہی نہیں کیا تھا اس کا رخ بھی بے دردی سے اپنی طرف موڑ دیا_ آروشا نے گھبرا کر سامنے کھڑے اصلان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا... کالی آنکھیں نجانے کیا برداشت کرنے کی کوشش میں سرخ سی ہو رہی تھی اور انگلیاں اس کے شانے میں گھسی جا رہی تھی_____

"جواب دو کیا تمھیں مجھ سے آزادی چاہیئے_" آروشا کی خاموشی پر ایک بار پھر وہ سرد آواز میں بولا... چہرے پر پتھر سی سختی تھی___

"اصلان میں نے ایسے ہی کہہ دیا میرا مطلب بس اتنا تھا کی میں بس ہانو "__

"کوئی فالتو بکواس نہیں... مجھے بس اتنا بتاؤ تمھیں مجھ سے آزادی چاہیے یا نہیں_" اس سے پہلے کی وہ جلدی جلدی صفائی دیتی اصلان نے سختی سے اسے ٹوک دیا.... وہ بس اس کے چہرے پر سرخ آنکھیں ٹکائے اس کے حتمی فیصلے کا منتظر تھا گرفت اور بھی سخت ہو گئی_____

آروشا نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری اور اسے دیکھتے ہوئے ہی دھیرے سے بولی_" آپ سے آزادی میری موت ہے... مجھے کبھی نہیں چاہیئے ایسی آزادی.... میں ساری زندگی بس آپ

کی قید میں رہنا چاہتی ہوں..." وہ جو سننا چاہتا تھا آروشا نے آخر کار بہت آہستہ آہستہ ہمت کر کے کہہ ہی دیا_ کہنے کو تو کہہ دیا لیکن اب آنکھیں جھک گئی _

اس کے لبوں سے نکلے سکون بخش جملے.... اصلان کو لگا صبح سے وہ جو ایک آگ میں لگاتار جل رہا تھا اس پر جیسے کسی نے ٹھنڈے پانی کی بوچھار ڈال دی ہو.... تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے ہو گئے اور آنکھوں کو ایک بار سکون سے بند کر کے دوبارہ کھول کر آروشا کے جھکے سر کو دیکھا اپنی گرفت بھی ڈھیلی کر کے اس کے شانوں پر سے دونوں ہاتھ ہٹا لئے_____

"انشاءاللہ ہم کچھ دنوں بعد آئیں گے... اور ڈھیر سارے دن رکیں گے.. تم رہ لینا کچھ دن آرام سے، اپنی بیسٹی کے ساتھ...." آروشا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس نے نرمی سے کہا تو آروشا کی ساری گھبراہٹ.. سارا ڈر دور بھاگ گیا.. ہر فکر دور ہو گئی_____

"سچ میں... اصلان پلیز ایک ماہ کے لئے آئیں گے ٹھیک ہے نا_" وہ نرم ہوا تو اب کیسا ڈر کاہے کا ڈر... آرام سے اس کے بازو تھام کر فرمائش بھی کر دی____

"ابھی چلو تو فل حال... جاؤ جا کر چادر اوڑھ لو میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں تمھارا_" اپنے بازوں کو آروشا کے ہاتھوں سے آزاد کرتے ہوئے اسی نرمی سے بول کر اس نے آروشا سے کہا اور مڑ کر روم سے نکل گیا_____

"ان رومانٹک ہیرو.." وہ منہ بنا کر اس کی پشت دیکھ کر بدبدا کر اپنا ہینڈ بیگ اور چادر نکالنے کے لئے الماریوں کی طرف بڑھ گئی_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

آروشا نے ایک بار پھر کار کی ونڈو سے تیزی سے بھاگتے دوڑتے درختوں کو دیکھ رہی تھی_ سب سے جدا ہو کر اس کا دل بہت اداس ہو رہا تھا_

اصلان میر اپنے کہے کے مطابق سارے کام نپٹا کر شام ہونے سے پہلے ہی حویلی سے نکل آیا تھا_ اب وہ پھر اس کے ساتھ شہر چل رہی تھی_ جہاں صبح سے شام تک وہ بنگلے میں بند ادھر سے ادھر بولائی ہوئی پھرتی رہتی تھی_ جہاں وہ رہتی تھی اور اس کی تنہائیاں.....

اصلان صبح سے نکلا نکلا رات تک آتا تھا_ وہ تو وہاں کسی سے باتیں کرنے کو بھی ترس جاتی تھی

---

"کیا ساری زندگی ایسے ہی نرم گرم سے اس شخص کی محبت کے بغیر گزر جائے گی_" نجانے کیوں وہ سوچ کر ہی دہل گئی_ تیزی سے خود سے بے نیاز نظر آتے اصلان میر کی طرف دیکھا_ اس کی یہ بے نیازی اب بری طرح سے کھلنے لگی تھی .....

کچھ دنوں سے وہ نوٹ کر رہی تھی جیسے وہ اندر سے تبدیل ہو رہی ہے اسے اب دیو کی توجہ کی چاہ ہونے لگی تھی_ خود دیو بھی تو بدلا بدلا نظر آ رہا تھا .....

اس نے تو کئی دنوں سے اپنی شدتوں سے اس کے چہرے پر کوئی نشان بھی نہیں ڈالا_ آروشا نے ایک دم سے چادر سے ہاتھ نکال کر مرر اپنی طرف موڑ کر اپنا چہرہ دیکھا صاف شفاف چمکتا ہوا دودھیا گلابی چہرہ، نجانے اسے کیوں برا لگا تھا اپنا چہرہ.....

"وہاٹ ہیپنڈ..... اینی پرابلم آروشا....." اسے مرر پکڑ کر اپنے چہرے اور گردن کو گھما گھما کر ہر طرف سے جانچتے دیکھ کر اصلان کا تعجب کرنا بنتا تھا_ وہ چھو چھو کر پتا نہیں کیا تلاش کر رہی تھی_ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا_____

اصلان کا پوچھنا تھا کی آروشا نے چونک کر مرر چھوڑ دیا پھر نفی میں سر ہلا کر اپنے ہونٹ کچلنے لگی_
اصلان اس کی اضطرابی کیفیت کو دیکھتا اپنا ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر بہت نرمی سے اپنے انگھوٹھے کی مدد سے اس کے نچلے ہونٹوں کو دانتوں کی گرفت سے آزاد کر چکا تھا_
آروشا کی ٹھوڑی پر اس کی انگلی کا لمس دہک اٹھا بے اختیار اس نے اصلان کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا_____

" مجھے پسند نہیں مت کرو_ "سادگی سے کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ آروشا کی گرفت سے نکال کر پھر سے اسٹیرنگ پر رکھ دیا_____

"ہم کچھ دن اور رک سکتے تھے وہاں..." آروشا اپنی اندرونی کیفیت سے گھبرا کر بول پڑی مگر گھبرا بھی گئی تھی اصلان کو کہاں پسند تھا سوال جواب کرنا_____

"بولا نا جلدی ہی پھر چلے چلیں گے..... کل آفس میں اہم میٹنگ ہے اس لئے آنا ضروری تھا_" وہ برا مانے بغیر نرمی سے اسے بتا کر گاہے بہ گاہے اس پر نگاہ بھی ڈال لیتا_
اصلان کا نرم انداز اب آروشا کی ہمت اور بندھی تھی_ "تو آپ چلے آتے مجھے رہنے دیتے"_

"بیوی میری ہو یا گھر والوں کی...." اصلان نے زرا سی گردن موڑ کر اس کا چہرہ دیکھا_____

"ہاں جیسے بڑی محبت ہے مجھ سے جو میرے بغیر ایک پل نہیں رہ پاتے_" اللہ اللہ یہ میری زبان کی پھسلن آروشا روانی میں بول کر ڈر کر ڈور کے پاس کھسک گئی.. کہیں وہ زبان چلانے پر غصہ نا ہو جائے_____

"میں تو چاہتا ہوں تم سے محبت کروں مگر تم تیار نہیں ہوتی اب اس میں میرا کیا قصور..." وہ بات کو اپنے ہی انداز میں لے گیا تھا بڑی معنی خیزی سے کہتے ہوئے اس نے آروشا کے چہرے کو دیکھا_

اب حیران ہونے کی باری اصلان میر کی تھی_ اپنی کہی گئی بات کا گلابی سایہ آروشا کے چہرے پر محسوس کر کے وہ پھر سے چونکا تھا_ وہ اس کی بات سے کنفیوژ سی ہو کر اپنی چادر سر پر درست کر رہی تھی.....

پلکوں کی کپکپاہٹ ہاتھوں کی لرزش..... اصلان نے فوراً نگاہوں کا کے ساتھ اپنے دل کو بھی اس کی طرف سے موڑ لیا_____

"سو جاؤ وہی کام تمھیں اچھے سے آتا ہے_" اپنی نگاہوں پر ہزار پہرے لگا کر اس کی آواز میں روکھائی آگئی_____

"ان رومانٹک کھڑوس..." آروشا جو اس کے منھ سے کچھ اور بھی سننا چاہتی تھی بہت ہلکے سے بڑبڑائی تھی..... پھر منھ ٹھیڑا کر کے سر سیٹ سے ٹیک کر وہ پلکیں موند گئی_____

********************

اصلان اپنی بلیک مرسیڈیز بہت تیزی سے گیٹ سے لان کی روش پر ڈالتے ہوئے پورچ تک لایا تھا_ کار بند کر اس نے گردن موڑ کر اپنے بغل والی سیٹ کی طرف دیکھا.... وہ جو کام اچھے سے کرتی تھی وہ کر چکی تھی یعنی سیٹ سے ٹیک لگا کر آرام سے محوِ خواب تھی_____

"آروشا اٹھو ہم پہنچ گئے ہیں_" اصلان نے کہتے ہوئے کیز باہر کھینچی_ آواز دینے پر بھی اسے ٹس سے مس نہیں ہونا تھا سو ہوئی بھی نہیں_____

"کوئی اتنا مطمئن ہو کر کیسے سو سکتا ہے_" وہ چڑ کر سوچتا اس کا گال زور سے تھپک کر بولا_" آروشا گھر آچکا ہے_" اسے اب بھی ہلتے نہیں دیکھ کر اس بار اصلان نے ایک زور کی چپت اس کے گال پر لگائی تھی_____ _

"اللہ...." چپت لگنی تھی کی وہ ڈر کر چیخ کر سیدھی ہو گئی_ سوئی سوئی آنکھوں سے سیدھے ہوتے ہوئے اصلان کی طرف دیکھا_____

"نیچے اترو سیدھے سے..." اصلان اپنی ازلی سختی سے کہتا اپنی طرف کا ڈور کھول کر اتر گیا

_____

"زرا سا بھی اس انسان کے دل میں رحم ہو..... ایسے جگاتے ہیں_" وہ اس کی ساری مہربانیاں بھول کر تپ کر کہتی اپنے گال پر ایک ہاتھ رکھے ایک ہاتھ سے چادر سنبھالتی کار کا ڈور کھول کر اتر گئی_____

اترتے ہی کار کے سایڈ مرر میں اپنا چہرہ اس طرف سے دیکھا جدھر اصلان نے چپت لگائی تھی وہاں ہلکی سرخی دیکھ کر وہ روہانسی ہو گئی_ "اتنا بھاری لوہے جیسا ہاتھ ہے_ میرے پھول سے گال کو سرخ کر دیا_ "وہ منھ بناتی جھک کر بار بار اپنا گال دیکھ رہی تھی_____

"ایک آدھ پھولوں کی پتیاں بکھر نا گئی ہو گال سے.... غور سے دیکھ لو..." پاس ہی طنزیہ آواز سن کر وہ اچھل کر سیدھی ہو گئی_ اصلان ایک انگلی پر کار کی کیز نچاتا اسے ہی کب سے دیکھ رہا تھا وہی بے خبر تھی_____

"اب چوٹ بھی نہیں دیکھوں_ اچھا بھلا اتنے دن سے صاف شفاف چہرہ لئے پھر رہی تھی...." آروشا نے ہلکے سے شکوہ کرتے ہوئے اپنی چادر گال پر کھینچی_____

"اوہ....." اصلان نے کیز نچانا چھوڑ کر ہونٹ گول کئے_ "اب سمجھا کار میں میڈم اپنے چہرے کو بار بار مرر میں اس لئے دیکھ رہی تھی کی میں نے کیوں اتنے دن سے کوئی شدت کیوں نہیں دکھائی _" اپنی کیز اچھال کر کیچ کرتے ہوئے وہ اپنی اسی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ آروشا کی طرف بڑھا_____

"نہیں وہ میں...." آروشا گھبرا گئی اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر.... گھبراہٹ میں وہ کار سے لگ کر کھڑی ہو گئی_

اصلان چلتا ہوا اس کے سر پر پہنچ گیا... اپنے ایک ہاتھ کو کار پر ٹیک کر دوسرے ہاتھ سے گھبرائی ہوئی آروشا کے سر سے چادر سرکائی.... آروشا نے سر اٹھا کر بس ایک نگاہ اصلان کا چہرے کو دیکھا پھر نگاہیں جھکالی_____

"میرا نہیں چھونا برا لگا تمھیں...." اصلان سرگوشی میں کہتے ہوئے جھکا تھا..... آروشا نے آنکھیں میچ کر سانسیں روک لی_ وہ اس کی گرم سانسیں بھی اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی_____

"بات یہ ہے آروشا اصلان میر وہاں میری بہنیں بھی رہتی ہے اور مجھے ان کا بہت لہاز ہے اسی لئے تو تمھیں یہاں رکھا ہوا ہے... کی جب چاہوں تمھارے اس حسین چہرے کو داغدار کرتا رہوں کیونکہ مجھے تمھارے اس حسین صورت سے نفرت ہے جو مجھے اس شخص کی یاد دلاتا رہتا ہے جس نے اصلان میر کی عزت سے کھیلا ہے_" اس کے سلگتے الفاظ... آروشا نے تڑپ کر اپنی آنکھیں کھول دی .....

اپنے سامنے کھڑی آروشا کے چہرے پر جھکتے ہوئے وہ پھر سے وہی اصلان میر بن گیا تھا جو اس کی روح فنا کرتا رہتا تھا_ آروشا نے ڈر کر اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنے چہرے کو چھپانا چاہا

_____

"تم میری بے رحمی سے بچ نہیں سکتی آروشا اصلان میر.... آج سے میری سزا میں جو تبدیلی آئے گی اسے تم کبھی بھول نہیں پاؤں گی_" کہتے کہتے وہ ایک ہی جھٹکے میں اس کی چادر کھینچ کر اس کے وجود سے جدا کر کے اچھال دی اور جھک کر اپنے بازوؤں میں ڈری سہمی آروشا کو اٹھا کر بنگلے کے داخلی حصے کی طرف بڑھا تھا_____

* * *** * * **********

اصلان اسی طرح اسے اپنے بازوؤں میں اٹھائے ہوئے بیڈ روم تک آیا تھا ایک ہی ٹھوکر میں ڈور کھول کر وہ کھلے ڈور سے اندر داخل ہوا گیا_ سر جھکا کر اپنے بازوؤں میں چہرہ ہتھیلیوں میں چھپائے آروشا کو دیکھتے ہوئے وہ پھر بیڈ تک آیا اور اسے تقریباً بستر پر پھینک کر اس نے اپنی آستینوں کے کف کھول کر اوپر چڑھانے شروع کئے تھے_____

آروشا نے زرا کی زرا سی اپنی آنکھوں سے ہتھیلی ہٹا کر اصلان کا چہرہ دیکھا_ دل کہا اٹھ کر بھاگ جائے مگر بھاگنے کی کوشش میں الٹا وہ اور بے رحم ہو جاتا ممکن تھا حد سے ہی گزر جاتا اس لئے خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ بس جیسا اس نے پھینکا تھا اسی انداز میں لیٹی رہی_____

"تو آروشا اصلان میر بہت بد تمیزوں کو برداشت کیا ہے میں نے تمھاری..... اب دکھاؤ اپنی زبان کے جوہر_ "وہ دیو کے مکمل موڈ میں اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھا تھا_____

"م...م... معاف کر دے.. اب کبھی آپ سے بد تمیزی نہیں کروں گی_ "اس نے ہتھیلیاں چہرے پر ہٹا کر اصلان کو دیکھتے ہوئے ساتھ ہی بستر سے اٹھنے کی کوشش بھی کی_____

"کیوں معاف کر دوں..." آروشا کو اٹھ کر جانے پر آمادہ دیکھ کر اصلان نے اس کے چہرے پر جھک کر اس کے کمر کے پاس اپنی ہتھیلی بستر پر ٹیک کر راہ فرار بند کر دی_ "تمھیں تو خود اچھا نہیں لگ رہا تھا نا اپنا چہرہ..... میری شدتوں کو یاد کر رہی تھی تم.." اس کے چہرے پر جھکے ہوئے دوسرے ہاتھ کی شہادت والی انگلی اس کے گالوں پر پھیرتے ہوئے وہ مسکرایا_____

"میں نہیں یاد کر رہی تھی...." گھبرا کر اس نے خود کی دفاع کرنی چاہی .....

"کب تک انکار کرتی رہوں گی میری جان_ اعتراف کیوں نہیں کر لیتی کی تم دل و جان سے مجھ سے محبت کرتی ہو.... میری چاہتوں کی منتظر ہو_"اس کی شہادت والی انگلی آروشا کے ہر نقش کو چھوتے ہوئے لبوں پر آکر ٹھہر گئی.... اصلان کی بات پر آروشا کی پوری آنکھیں کھل گئی اسے کیسے پتا چلا کی وہ کیا چاہتی ہے_ اس کے دل میں کیا ہے..... اب کہاں کا ڈر.... کیسا خوف وہ سب بھول گئی... آنکھیں پھاڑے اس کا پورا منھ کھل گیا تھا_____ _

اس کے منھ کھولنے کے انداز پر اصلان کی ساری توجہ کا مرکز اس کے ہونٹ بن گئے... اس کے بے تحاشا گلابی کٹاؤ دار ہونٹ اس کے چہرے پر سب سے زیادہ جلوہ توجہ تھے_ ایک بار پہلے اور بس شادی والے دن....

اس کے بعد ان چھ ماہ میں اس نے ایک بار بھی ان ہونٹوں کو چھونے کی گستاخی نہیں کی تھی.... وہ چاہ کر بھی ان پر کوئی ظلم نہیں ڈھا سکا مگر خود پر کیسے قابو رکھا ہوا تھا وہ خود جانتا تھا یا اس کا خدا.... مگر آج جیسے اس کی ساری قسم ٹوٹ گئی تھی آہستہ آہستہ اصلان کا چہرہ جھکا تھا اور دو دہکتے لب ان ہونٹوں سے ٹکرا گئے جہاں پھولوں کی نرمی بھی شرما جائے، جن میں سارے پھولوں کا رس بھرا تھا

_____

اصلان کے لبوں سے اپنے لبوں کو ٹکراتے محسوس کرتے ہی آروشا کی آنکھیں بند ہو گئی.. سانس ایسی گہری ہوئی تھی جیسے اب بند ہی ہو جائے گی_ سینے میں سانس رک سا گیا اپنے دونوں ہاتھوں

سے اس نے اصلان کے کالر کو مٹھیوں میں جکڑ لیا... اپنے پیروں پر پیر رکھ کر اپنے حواس پر قابو رکھنا چاہا_____ _

ادھر اصلان بس ان ہونٹوں پر اپنے دہکتے لب رکھے ان کی نرمی، ان کی گرماہٹ محسوس کر رہا تھا_ ابھی اس نے کوئی اور عمل شروع نہیں کیا تھا_ ایک بار بھی انہیں چکھ کر دیکھا ہی نہیں ایک گھونٹ بھی نہیں بھرا تھا اور آروشا کی حالت غیر سی ہونے لگی تھی_ اصلان نے زرا سا چہرہ اٹھا کر آروشا کی سانسوں کو رکتے محسوس کر کے اس کے لب کانوں کے پاس جھکے اور بھاری آواز میں سرگوشی کی

_____

"ابھی تو ایک گھونٹ بھی جام کے لئے نہیں لئے ہے ابھی سے تمھارا دم نکل رہا ہے... آگے کیا ہو گا آروشا اصلان میر... اپنے دل کو پورا میر اہو جانے دو پھر سانسیں رکنے کے نہیں گھلنے کی التجا کریں گی _" وہ اس کے کانوں میں اپنی آواز کا سحر پھونکتا وہی اس کے کانوں کی لو کو چوم کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

آروشا نے پلکیں کھول کر بس زرا کی زرا سا اصلان میر کی طرف دیکھا تھا پھر بجلی سی رفتار سے وہ بیڈ کے دوسری طرف سے کود کر اترتی گرتی پڑتی روم سے بھاگی تھی _

اصلان اپنے بالوں میں انگلیاں پھیر کر اٹھ کر کھڑا کو گیا_

"آروشا اصلان میر اپنے عشق کی آگ میں تمھیں جلایا نہیں تو میر انام اصلان میر نہیں... ایک دن اس کی سانسیں بھی اصلان میر کے ساتھ چلیں گی پھر کوئی شاہنواز خان یا کوئی اور اسے اصلان میر سے چھین نہیں سکتا_" وہ روم کے ڈور کی طرف دیکھتا ایک عظم سے بولا تھا_ اس نے آروشا میر کو جیتنے کی قسم لی تھی اور اسے جیتنا ہی تھا چاہے کسی بھی طرح سے چاہے ڈرا کر چاہے محبت سے وہ ہر حربہ آزما کر اب کامیابی کی سیڑھیاں چھڑ رہا تھا_____

"تم نے کیا کہا تھا عانیہ فہد میر کی کوئی حسین لڑکی مجھ سے محبت نہیں کریں گی تو تمھیں دکھادوں گا تم سے بھی کئی گنا حسین لڑکی کیسے اصلان میر کے عشق میں پاگل ہے ...
جب تمھیں دکھادوں گا پھر بدترین سزا کے لئے تیار ہو جانا بہت اچھے دن گزار چکی تم اب دیکھنا صرف اچھی شکل کے ساتھ کیسے تم جیسی ہوس پرست گزارا کرتی ہے..." اصلان کا پور پور اب نفرت کی آگ سے جل اٹھا تھا... اس عورت کے دئے گئے سارے زخموں سے خون رسنے لگا_ اپنا موبائل جینز کی پاکٹ سے نکال کر اس کی انگلیوں نے تیزی سے ایک نمبر ملایا تھا_____

"مجھے شاہنواز خان کے سارے شیئرز اپنے نام کروانے ہے چاہے جیسے بھی سمجھے تم...." ادھر سے جیسے ہی کال پک کی گئی ایک ہی بار میں حکم دے کر اس نے کال کاٹ کر موبائل تکیہ پر اچھال دیا اور خود فریش ہونے کے لئے واش روم میں گھس گیا_____

***********************

آروشا دھڑکتے دل اور لرزتی ٹانگوں کے ساتھ سیڑھیوں تک آئی تھی_ دل تھا کی اب بھی پسلیاں توڑ کر سینے سے نکل جانا چاہتا تھا_ بمشکل خود کو سنبھالتی وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی_ قدم ایسے لڑکھڑا رہے تھے جیسے پیروں میں جان ہی نہیں بسی ہو.... جب کچھ بس نہیں چلا تو وہی آخری سیڑھی پر وہ ڈھ سی گئی تھی_____

حیا سے سرخ ہوتا اس نے اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا لیا_ وہ اصلان میر تھا یا اس کا بھوت مگر بھوت ایسی دل لبھانے والی پیاری باتیں تو نہیں کرتے ایسے حواس تو نہیں چھینتے..... وہ سزا دینا چاہتا تھا مگر ایسی حواس اڑا دینے والی سزا.... واقعی اس کی سزا تبدیل ہو گئی ہے اور اگر ہو گئی ہے تو وہ تو..... گھٹنوں میں ہی چہرہ چھپائے ہوئے ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی_____ _

پتھر پگھل گیا مگر کیسے وہ اتنا رومانٹک کیسے ہو سکتا ہے_ ناولوں میں پڑھ پڑھ کر امیجن کرنا اور تھا مگر خود کے ساتھ ایسے رومانٹک سینز ہو تو کیسے جان نکلتی ہے آج آروشا کو پتا چلا تھا_

ابھی تک بس یہ سنا تھا کی عورت مرد کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے مگر کوئی مرد بھی سحر پھونک سکتا ہے آروشا سوچ سوچ کر گلابی ہوئی جا رہی تھی_ہاتھوں پیرو میں اب بھی سنسناہٹ سی ہو رہی تھی

_____

"ایسے کیوں بیٹھی ہو...." اپنے بالوں پر اصلان میر کے ہاتھوں کا لمس اور آواز سن کر وہ بوکھلا کر اچھلی تھی_ بوکھلاہٹ میں وہ آخری سیڑھیوں سے گر کر زمین بوس ہوتی کی اصلان نے کمال فرتی سے اس کی کلائی جکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے اپنی گود میں بیٹھا کر اس کی کمر پر اپنے ہاتھوں کی گرفت باندھ دی_____

"اتنا بوکھلایا گھبرایا کیوں رہی ہو..... ہانیہ کے ساتھ تو بڑی اونچی آواز میں ناولیں پڑھ کر ہیروز کو شاباشی دیتی تھی..." اصلان اس کی بوکھلاہٹ سے لطف اندوز ہوتا چہرے پر سنجیدگی طاری کئے سادگی سے کہہ رہا تھا_ آروشا نے ایک بار پھر سے پوری آنکھیں اور منہ کھول کر اصلان کی طرف دیکھا_ وہ تو اسے جھٹکے پر جھٹکے دے رہا تھا_____

"اس انداز سے میری طرف مت دیکھو کچھ دیر پہلے بھی اسی انداز نے مجھے کچھ کر گزرنے پر مجبور کر دیا تھا_ اس بار تو بس محسوس کیا تھا اس بار پورا جام کھالی کر دوں گا_" اصلان کا دل ایک بار پھر

مچل گیا خود پر قابو رکھتے ہوئے وہ بے باکی سے بولا_ آروشا پر شرم نے ایسا حملہ کیا کی وہ اس کی گرفت سے آزاد ہونے کے لئے بری طرح سے مچلی تھی_____

"آرام سے گرانا ہے کیا_" اصلان مسکراتے ہوئے یوں ہی اسے کمر سے جکڑ کر اٹھاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا پھر باقی بچی سیڑھیاں اسی طرح اس کی کمر کو تھامے تھامے طے کی آروشا کے پاؤں ہوا میں تیر رہے تھے اور اس کے شانے پر اپنے ہاتھ رکھے وہ پوری کوشش کر رہی تھی کیسے اس کی گرفت سے آزاد ہو جائے_____

"بس کرو میری جان اب تھک جاؤں گی_" اصلان نے اسے لا کر ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھا دیا اور اس کے دونوں پیر اپنی کمر کے ارد گرد کر کے وہ بہت شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"جان..." اس کے اتنے پیار سے جان کہنے پر آروشا کو تو شاک پر شاک لگ رہا تھا_____

"یس مائی لائف.." اس بار اصلان نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر لبوں سے لگا لئے_ اس کا سلگتا دہکتا لمس آروشا کے پورے جسم میں کرنٹ بن کر پھیل گیا_____

"ا.. ا... اصلاااان پلیییز..." اس کی تو جان ہی نکلی جا رہی تھی_ اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرنے چاہے_____

"ہشت.... اب کچھ نہیں..." اصلان نے اپنی شہادت والی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی_ آروشا کی گرین آنکھیں اس کے چہرے پر جا ٹھہری جہاں بس محبت ہی محبت پھیلی تھی_____

"کہا تھا نا... جس دن میرے لمس سے اس حسین چہرے پر ڈر کی نہیں شرم کی لالی کھلیں گی اسی دن اصلان تمھارا ہو جائے گا مکمل تمھارا..." اس کے ہوش ربا سراپے سے اٹھتی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار کر اس نے آروشا کا چہرہ تھام لیا_____

"میں اب بس تمھیں یاد رکھنا چاہتا ہوں بس تم میں ڈوب کر کھو جانا چاہتا ہوں.... مجھے اپنے سحر میں ایسا جکڑ لو آروشا اصلان میر کی اصلان میر اپنے ہوش ہی بھول جائے_" آروشا کی گردن پر اصلان کے ہاتھ سرسرا رہے تھے اور آنکھیں بند کئے وہ اپنی سانسوں سے آروشا کے چہرے کو جلا رہا تھا...
آہستہ سے جھکتے ہوئے اصلان نے اپنے ہونٹ اس کی گردن پر رکھ دئے_ آروشا کی جان ہتھیلی پر آ گئی ایک بار پھر سانسیں تھم سی گئی وہ اصلان کے شانوں کو اپنی مٹھی میں بھر رہی تھی_ چھوا تو اصلان نے پہلے بھی تھا مگر تب صرف خوف آتا تھا مگر آج تو رگوں جاں میں جیسے خون پوری رفتار

سے دوڑنے لگا تھا_ وہ لگاتار اس کی گردن پر اپنے لبوں کو آہستہ آہستہ پھرا رہا تھا_ کچھ لمحے ایسے ہی گزرتے چلے گئے تھے.....

اصلان نے اپنا چہرہ اٹھا کر آروشا کو دیکھا وہ بند آنکھوں کے ساتھ ہولے ہولے لرز رہی تھی مگر چہرے پر ایسی لالی بکھری تھی کی اصلان میر ایک ٹک اسے حسین پری کو دیکھنے لگا_ اب لبوں کا لرزنا ایسا قاتلانہ تھا کی... "تم تو مجھے تباہ ہی کر دو گی... اس بار وہ جیسے بے بس سا ہو کر اس کی ٹھوڑی پکڑ کر جھکا اور پوری شدت سے ان لبوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں جکڑ ہی لیا_ آروشا نے اصلان کی شرٹ اپنی مٹھی میں بھر لی ....

وہ مچل کر اس سے دور ہٹنا چاہا..... اصلان میر کی شدت اور بڑھی تھی آروشا کی مزاحمت کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس پر_ اس کے دونوں ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اس کی کلائیوں کو جکڑ کر اس کی پشت پر باندھ دیا... آروشا پوری طرح بے بس سی ہو کر اس کی پیار کی شدت برداشت کرنے لگی..... جب تک اسے یقین نہیں ہو گیا کی وہ اب سہہ نہیں پائے گی تب تک اس کے ہونٹوں کو اس نے آزاد نہیں کیا تھا .....

"آئندہ جب تک میں نہیں چاہوں تم مجھے روکنے کی کوشش بھی مت کرنا...." آروشا کی کلائی اپنی گرفت سے آزاد کر کے اس نے پیار سے تنبیہ کی تھی .....

"اور چاہے مار ڈالے مجھے... اپنے ہونٹوں پر ہوتی جلن کو ہاتھوں سے چھو کر وہ جل کر بول اٹھی مگر اصلان کی مخمور ہنسی سن کر اس نے بلش ہو کر اپنا سر جھکا لیا_____

اصلان اسی خمار بھری مسکراہٹ کے ساتھ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس کے بے تحاشا سرخ ہوتے ہونٹ دیکھ رہا تھا_ آروشا اس کی گہری بے باک نظروں سے پگھلی جا رہی تھی ...

"اصلان جانے دے اب..." بہت مشکل سے اس کی حلق سے آواز نکلی تھی _____

"جاؤنا میں نے روکا ہے..." اس کی شوخی پر آروشا کی شکل پر بارہ بجے تھے اسے پوری طرح خود کو گھیرے ہوئے دیکھ کر وہ رونی شکل والی ہو گئی_____

"اچھا اب ایسی شکل تو مت بناؤ جس پر ترس آ جائے... وہ شرافت کے موڈ میں آتا اس کے سامنے سے ہٹ کر کنارے ہو گیا_ آروشا موقع غنیمت جان کر جھٹ سے ٹیبل سے کود کر کچن کی طرف بھاگی تھی_____

"کھانا میں نے پہلے ہی آرڈر کروا دیا تھا وہ آ گیا ہو گا میں لے کر آتا ہوں..." اصلان اس کے پیچھے ہانک لگا کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو آروشا بے تحاشا خوش ہو کر پلٹی ...

اول تو کھانا بنانے کے ہنر سے ناواقف تھی اور کوئی پریکٹس کرنے کا تو اس کا بالکل موڈ نہیں تھا_
اصلان کی مہربانی پر وہ خوشی خوشی جا کر سوفے پر بیٹھ گئی _
آج اس کی زندگی کا سب سے بہترین دن تھا اماں جان صحیح کہہ رہی تھی لگتا ہے اب جلدی ہی خوشیاں آنے والی ہے جو آل ریڈی شروع ہو چکی ہے... اب ان خوشیوں کی مدت کتنے دن کی تھی یہ صرف خدا جانتا تھا اور اس کے بعد اصلان جس کے ارادے سے سب بے خبر تھے

---

*********************

اصلان پارسل لے کر دوبارہ اندر آیا تو آروشا کو سوفے پر بیٹھ کر خیالوں ہی خیالوں میں کھویا اور مسکراتا دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر وہی مخصوص مسکراہٹ رینگ گئی جو اس کی شخصیت کی خاصہ تھی_____
وہ اپنے خیالوں میں ایسا گم تھی کی اصلان کی موجودگی بھی محسوس نہیں کر سکی_ اصلان کو اس کی بے خودی بری لگی وہ آروشا کے دل و ذہن پر اس طرح حاوی ہونا چاہتا تھا کی وہ اس کی سانسوں کی بھی آواز سے اس کی موجودگی محسوس کر لیں_____

" ہر مقصد گام بہ گام طے ہوتا ہے.... جلد ہی ایسا ہو گا اصلام میر آروشا تجھے دیکھ دیکھ کر ہی سانسیں لیں گی..." اپنا عظم دہراتے ہوئے اصلان کھانے کا پارسل ٹیبل پر رکھ کر آہستہ آہستہ چل کر سوفے تک آیا تھا... سوفے کی پشت پر آکر وہ نچلے لبوں کو دانتوں تلے دبا کر جھکا تھا جیسے ہی اس نے آروشا کے کانوں میں پھونک ماری وہ ڈر کر چیختی سوفے سے اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی

_____

" حد ہے یار..... ایک پھونک سے ڈر گئی_" سوفے کی پشت پر اپنی ہتھیلیاں رکھ کر وہ ہولے سے ہنسا تھا_____

" ڈرانے کی کیا ضرورت تھی.." اپنی بے خودی پر جی بھر کر شرمندہ ہوتی وہ اس کی گہری نظروں سے کنفیوژ ہوتی خواہ مخواہ اپنا دوپٹہ درست کرنے لگی_____

" کھانا ادھر ہے جا کر نکال دو..." اس بار اصلان نے اسے اور ستانے کا ارادہ چھوڑ کر انگلی سے ڈائننگ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا آواز میں بس نرمی اور پیار ہی تھا... آروشا سر ہلاتی ادھر بڑھ گئی تو اصلان گھوم کر آکر اسی سوفے پر بیٹھ گیا جہاں کچھ دیر پہلے وہ بیٹھی ہوئی تھی..... اپنا موبائل اٹھا کر وہ چیک کرتے ہوئے آروشا کی پکار کا منتظر تھا_____

"اصلان کھانا لگا دیا ہے.." چند منٹوں کے بعد اس کی پکار پر وہ موبائل وہی ٹیبل پر چھوڑ کر ڈائنگ ٹیبل تک چلا آیا_____

"بھوک نہیں ہے کیا..." جب تک وہ ہاتھ دھو کر وہاں آ کر بیٹھا آروشا اسی طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہی تھی اسے اتنے لزیز کھانے پر ٹوٹتے نہیں دیکھ کر اصلان کو تعجب ہوا_ کہنی ٹیبل پر رکھ کر آروشا کو جانچا ...

"میں آپ کا انتظار کر رہی تھی.." آروشا نے چمکتی آنکھوں سے اصلان کو انفارم کیا_ اصلان نے ایک دم سے مٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھ کر گردن موڑلی، بار بار اپنی شہادت والی انگلی سے ناک رگڑتا وہ اپنی بے ساختہ آنے والی ہنسی پر قابو پا رہا تھا_____

"اصلان آپ ہنس رہے ہے نا؟" آروشا کو شک ہوا تھا وہ اپنی ہنسی دبا رہا ہے_ مشکوک نظروں سے اسے دیکھا_____

"نہیں تو..." وہ جلدی سے ناک سکڑتا لبوں کو دباتا، ہونٹ سے سانس خارج کر کے خود پر قابو پا کر بس ہلکے سے مسکرایا_ "کھانا شروع کرے.." مسکراہٹ میں ہونٹ پھیلا کر اس نے آروشا کو ڈش کی طرف متوجہ کیا_____

"مجھے ایسا لگ رہا کی آپ مجھ پر ہنس رہے ہے_" اپنی پلیٹ سے پہلے اصلان کی پلیٹ میں کھانا سرو کرتے ہوئے آروشا کا منھ پھولا_____

"نہیں یار بس شاک لگا جیسے ابھی لگا تمھیں بجائے خود کے میری پلیٹ میں کھانا سرو کرتے دیکھ کر_" اصلان اس بار اسے چھیڑ کر مزا لینے لگا_____

"یہ مت سوچے آپ کے اچھے ہو جانے کی وجہ سے ایسا ہے، وہ تو ماں جی نے اتنی لمبی چوڑی ہدایت دی تھی اس لئے کر رہی ہوں_" وہ ہاتھ کے اشارے سے لمبا چوڑا بتاتی اس کی غلط فہمی دور کرنے میں لگ گئی_____

"رئیلی تم تو بڑی فرمانبردار بن گئی ماں کی... بٹ جہاں تک مجھے یاد آرہا ہے ہم جب جب حویلی گئے ہیں تب تب ماں نے تمھیں اتنا ہی لمبا چوڑا شوہر نامہ بتا کر بھیجا تھا_" اصلان آرام سے اس کا خون جلاتا منھ میں لقمہ ڈال رہا تھا_____

"آپ کا مطلب میں اچھی بیوی نہیں ہوں_" اس کے اتنے ہی کہنے پر اسے غصہ آ گیا

_____

"نو یار تم تو بہت اچھی بیوی ہو بس سونے اور کھانے والے معاملے میں چھوڑ کر_ "اصلان نے ایک ہاتھ بڑھا کر اس کا گال چٹکی میں دبا کر نوچ لیا_____

"دل جلانا تو کوئی آپ سے سیکھے_ "منہ ٹھیڑا کر کے وہ اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئی جو اب تک خالی تھی_ بہت ہو گیا اچھی بیوی بننا اب اپنی پیٹ پوجا_ اس نے سب سے پہلے روسٹیڈ اپنی پلیٹ میں بھرا_____

"ایک بات بتاؤ میسز.." جلدی جلدی کھاتی آروشا سے اصلان نے بہت ہی سنجیدگی سے پوچھا

_____

"کیا..؟"خوب چٹنی میں ڈبو کر اس نے لیگ پیس دانتوں سے کھینچا اور بمشکل چباتے ہوئے اصلان کو دیکھا_____

"جب سے شادی ہوئی ہے ناتب سے یہ سوال میرے دل میں مچل رہا ہے آج پوچھ ہی لیتا ہوں_" وہ اس کے فاسٹ چلتے منہ کو غور سے دیکھ رہا تھا_____

"کیا..." ابھی منھ خالی بھی نہیں ہوا تھا اس بار چاول کا چمچا بھی منھ میں بھر لیا_____

"یہ تم اتنا کھاتی ہو آخر جاتا کدھر ہے_ تمھاری نازک کمر کا سائز دیکھ کر لگتا ہے پیٹ بھی چھوٹا ہو گا تو اتنا سب کچھ تمھارے چھوٹے سے پیٹ میں ایڈجسٹ کیسے ہوتا ہے_" وہ سچ میں تعجب کرتا تھا اس لڑکی کے کھانے کی اسپیڈ پر_ اسے اس کے کھانے پر اعتراض نہیں تھا بس ہضم ہو جانے پر حیرت تھی_____

"آپ کیا جانے بچپن سے پریکٹس کی ہے حشم اور ہانی کے ساتھ_ ہم تینوں شرط لگاتے تھے اور الحمد للہ میں ہی جیتتی تھی، تب سے عادت بن گئی ہے اور اللہ کا شکر ہے سمارٹ کی سمارٹ ہوں_" سب اس کے کھانے پر اتنا ٹوک چکے تھے کی وہ اب ڈھیٹ بن گئی تھی البتہ بس کھانے اور سونے میں..... ابھی بھی اصلان کے کہنے پر بھی لاپرواہی سے شانے جھٹک کر اپنا کام جاری رکھا _____

"تم یہ مت سمجھو کی مجھے کوئی اعتراض ہے بس حیرت ہوتی ہے کی سب جاتا کدھر ہے_" وہ ہنس کر کہتا گلاس میں پانی انڈیلنے لگا اس کا پیٹ بھر چکا تھا اور آروشا کا ساتھ دینے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا

_____

"آپ کی اسی مہربانی پر تو ساری خطائے معاف کر دی ہی میں نے...مجھے آپ تب بھی اچھے لگتے تھے جب ظالم دیو بنے رہتے تھے کیونکہ اس دیو کی ایک خاص بات تھی اس نے مجھے کھانے اور سونے پر کبھی ٹوکا نہیں_"وہ ایسی ہی تھی صاف اور پاکیزہ دل والی پری، کبھی سوچ سمجھ کر بولا ہی نہیں اب بھی بڑے آرام سے اپنی بات کہہ دی_

اصلان پانی پی کر اٹھ گیا کھاتی ہوئی آروشا کی کرسی کی پشت تھام کر وہ اس کے کان کے پاس جھکا تھا_ آروشا نے سر گھما کر اسے دیکھنا چاہا_"ایسے ہی بیٹھی رہو بس مجھے سنو_"نرمی سے اس کا سر سیدھا کرتے ہوئے وہ آروشا کے کان کے پاس دوبارہ بولا_____

"مجھے تم نے ایسے ہی دیوانہ بنایا ہے اپنی اسی معصومیت کا_مجھے تمھارے کھانے اور سونے سے عشق ہے_بے تحاشا محبت ہے بلاوجہ کے رونے اور ڈرنے سے_میں عاشق ہوں تمھاری پٹ پٹ چلتی زبان کا اور جان بھی دے سکتا ہوں تمھاری بیوقوفی بھری حرکتوں پر...سو کیری آن جو دل کہے وہ کرو میں کبھی ناٹو کوں گا.....نا روکوں گا_بس اس معصومیت کو ختم مت ہونے دینا_"اصلان اپنی خوبصورت آواز میں اس کانوں میں رس گھولتا پھر اپنے ہونٹوں کا لمس گردن پر چھوڑتا مڑ گیا جاتے جاتے ٹیبل سے موبائل اٹھا کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا_

ادھر آروشا دوگنی اسپیڈ سے دھڑکتے دل اور کھاتی سوچ رہی تھی کاش اس وقت اس کے ہاتھ میں موبائل ہوتا تو وہ ہانیہ سے کہتی اس نے دیو کے دل کو جیت لیا ہے_اماں جان سے ہنس کر بتاتی وہ اچھی بیوی بن چکی ہے_____

_

**********

آروشا نے آہستگی سے بیڈ روم کے ڈور پر ہاتھ رکھ کر دھکا دیا تھا_ ہولے ہولے قدم اٹھاتی وہ اندر آئی تھی ہاتھ میں اس کے کافی کا مگ تھا، اصلان کو عادت تھی کھانے کے بعد کافی پینے کی ...
وہ جلدی جلدی کھا کر سب سمیٹ کر ادھر آئی تھی_ اصلان روم میں نہیں تھا اور بالکنی کی طرف کا گلاس ڈور کھلا ہوا تھا_ آروشا ایک گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کرتے ہوئے بالکنی تک چلی آئی_
اس کی آہٹ پاتے ہی اصلان مڑ کر ریلنگ سے ٹیک لگا کر اپنی طرف آتی آروشا کو دیکھنے لگا ہاتھ کی انگلی میں جلتی سگریٹ دبی تھی_ آروشا اس کی نظروں سے پھر سے نروس ہونے لگی ہاتھ میں پکڑے مگ پر گرفت سخت ہو گئی_____

اصلان اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتا سگریٹ اٹھا کر کش لے کر دھواں ہوا میں چھوڑ رہا تھا

_____

"آپ کی کافی_" قریب آ کر مگ اس کی طرف بڑھایا_

_

"تھینکس_" اصلان نے اسی انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کافی کا مگ تھام لیا، جیسے ہی اس نے مگ اس کے ہاتھوں سے لیا آروشا تیزی سے جانے کے لئے مڑی_____

"کچھ دیر رک سکتی ہو_" اصلان کے بے ساختہ کہنے پر وہ ہولے سے مڑی تھی، ہلکے سے مسکرا کر وہ قدم قدم چلتی اس سے زرا فاصلے پر کھڑے ہو کر ریلنگ پر ہتھیلی رکھ کر وہ لان کا نظارہ کرنے لگی

_

اصلان انگلی کے بیچ سگریٹ دبا کر اسی ہاتھ سے مگ جکڑ کر کافی کے گھونٹ بھرنے لگا، نگاہیں اب بھی آروشا کے چہرے پر تھی_اس کی نظروں کے ارتکاز سے گھبرا کر اس نے یوں ہی اس کی طرف مڑ کر پوچھ لیا_____

"آپ اتنی سگریٹ کیوں پیتے ہیں_" اس کے سوال نے اصلان کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا_

"مائی لائف.. جیسے میں تمھیں تمھارے سونے اور کھانے پر ٹوکتا نہیں ویسے ہی میں یہ چاہوں گا تم میری عادتوں پر بھی اعتراض مت جتاؤ.. اور نا ہی روک ٹوک کرو_" آواز نرم تھی مگر ساتھ ہی ایک تنبیہ بھی چھپی ہوئی تھی، جسے محسوس کر کے آروشا خاموشی سے سر جھکا کر اپنے سلیپر دیکھنے لگی_____

"میں کچھ الگ ٹائپ کا بندہ ہوں آروشا.....ہو سکتا ہے میری بہت سی باتیں تمھیں ناگوار گزرے مگر ان سب کے باوجود اتنا جان لو کی اصلان میر کے لئے تم بہت خاص ہو_ وہ آروشا اصلان میر کا قیدی ہونے لگا ہے_"اس نے ایک بار پھر اپنی خوبصورت باتوں کا جادو آروشا پر چلا دیا تھا_اس نے سر اٹھا کر اصلان کے چہرے کی طرف دیکھا_اس کے پر کشش چہرے پر محبت کے سائے بہت ہی بھلے لگ رہے تھے_____

اصلان نے جلتی سگریٹ فرش پر پھینک کر سلیپر سے مسل ڈالی پھر گرم گرم کافی کے گھونٹ بھر کر مگ وہاں رکھی ٹیبل پر رکھ دیا_اس بیچ آروشا نے بس اسے دیکھنے کا شغل جاری رکھا تھا_وہ پھر سے آروشا کی جانب متوجہ ہو گیا اس کا دیکھنا تھا کی آروشا نے اس کے دیکھتے ہی اپنی نگاہیں جھکا لی

_____

اصلان نے قریب کھڑی آروشا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا_آروشا نے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوئی کوشش نہیں کی بس ایک نگاہ اصلان کو دیکھ کر نگاہیں جھکا لی_

"آروشا میں تم سے اپنے پچھلے رویے کی کوئی معافی نہیں مانگوں گا کیونکہ میں خود کو غلط نہیں سمجھتا....."نگاہیں جھکا کر غور سے سنتی آروشا نے فوراً پلکیں اٹھا کر شکوہ بھری نظروں سے اسے دیکھا_اصلان اس کی آنکھوں سے جھلکتی شکایت پڑھ کر سر جھٹک کر ہولے سے ہنس دیا_

"آپ نے..." اس کے لبوں پر شکوہ مچلا ..

"ہشت... مجھے پسند نہیں کوئی مجھے ٹوکے_" آروشا نے کچھ کہنا ہی چاہا اصلان نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر خاموش کر دیا وہ خاموشی سے اپنی آنکھوں سے اپنے شکوے بیان کرنے لگی جسے پڑھتے ہوئے اصلان نے اپنی انگلی اس کے لبوں سے ہٹا کر پھر سے بولا تھا_

"لاکھ تم مجھے ایسے ہی شکایتی نگاہوں سے دیکھو مگر میں اپنے پچھلے رویے پر بالکل شرمندہ نہیں ہوں تو فضول میں کیوں معافی تلافی مانگوں..... اپنی جگہ پر میں بالکل صحیح ہوں میں نے کوئی نقصان تمھیں نہیں پہنچایا اپنا کوئی حق نہیں جتایا بس زرا سی شدتیں دکھائی تھی..." اصلان سنجیدگی سے کہتے کہتے آخر میں لاپرواہی سے کاندھے اچکایے_____

"زرا سی وہ زرا سی تھی بھول گئے پہلی رات کیا کیا تھا_ اپنی شادی کی پہلی رات کوئی اپنی اتنی پھول سی کمسن دلہن کو ایسے ٹارچر کرتا ہے، جیسے آپ نے کیا تھا_ اف میں بیہوش نہیں ہو گئی ہوتی تو آپ تو مجھے مار ڈالتے..." وہ آروشا تھی جب دماغ خراب ہوتا ایسے ہی تڑتڑ اس کی زبان چلتی تھی اس کے زرا سی کہنے پر وہ جیسے تڑپ ہی گئی_ اصلان اس کا ہاتھ چھوڑ کر سینے پر ہاتھ باندھ کر ایک ہاتھ کی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر اسے لڑتے دیکھنے لگا_____

"اس کے بعد پھر روز.....سنا آپ نے روز..." کہنے کے ساتھ ساتھ اس کا بازوں بھی زور سے ہلا ڈالا "میرے چہرے... میری گردن.... میرے بازوں.... سب جہاں کاٹا نوچا یہاں تک کی ایک بار سگریٹ تک داغ دی میرے بازوں پر ابھی بھی نشان موجود ہو گا دکھاتی ہوں آپ کو..." وہ غصے میں پاگل سی ہو کر اپنا دوپٹہ شانوں سے ہٹا کر ایک بازوں سے آستین اوپر کر کے اپنے بازوں پر جلنے کے نشان ڈھونڈنا شروع کر چکی تھی.. مگر نشان ہوتا تو نا ملتا "ارے مٹ گیا.." وہ حیرت سے اپنے بازوں پر اپنا پورا زور لگا رہی تھی تا کی نشان مل جائے ....

"لو کوئی ثبوت نہیں تمھارے سارے الزام بے بنیاد ہیں اس لئے میں کیوں معافی مانگوں" اصلان نے اپنے ہاتھ جھاڑ کر سارا قصہ ختم کر دیا_____

"نہیں اصلان تھا نشان کچھ دن پہلے تھا" آروشا نے منھ بنایا نشان ہوتا تو وہ ثابت تو کر سکتی تھی کی اس نے ظلم کیا ہے_____

"آپ بہت چالاک ہے اسی لئے زخم دے کر مرحم لگا دیتے تھے تا کی بعد میں.. میں کوئی شکایت نا کر سکوں ضرور آپ نے میرے بازوں پر بھی روز مرحم لگایا ہو گا کتنے چالاک ہے آپ" وہ دانت پر دانت جما کر اصلان کے ہنسی ضبط کرتے چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

وہ اس سے ناراض ہو کر منھ پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگی_ اصلان اس کے بچوں کی طرح ناراض ہونے پر مسکرایا_____

"زیادہ غم ہو رہا ہے لاؤ پھر سے کاٹ لیتا ہوں آرام سے ثبوت دکھاتی رہنا_" ایک دم سے سنجیدگی سے کہتے کہتے اس کا بازو اپنی طرف کھینچ لیا_____

"نہیں نہیں درد ہوتا ہے..." آروشا نے گھبرا کر اپنا بازوں چھڑانا چاہا_____

"اب تو کر کے ہی رہوں گا_" اصلان اس کی مزاحمتوں کے باوجود زبردستی اس کی آستین اوپر کرتا اس کے کھلے بازوں پر جھکا تھا_ آروشا نے کس کر آنکھیں میچ لی پر دوسرے ہی لمحے تڑپ کر آنکھیں کھول دی.. اس کے لبوں کی شدت سے وہ لرز گئی تھی ...

"اچھا نہیں لگا پھر کروں...." اصلان نے شوخی سے آروشا کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھا، وہ بری طرح سے شرما کر اپنی ساری طاقت جما کرتے ہوئے اپنا بازوں چھڑانے لگی_____

"عجیب لڑکی ہے پہلے شکایت کرتی ہے جب مرحم رکھنا چاہتا ہوں کرنے نہیں دیتی..." اصلان اس کا بازوں چھوڑ کر مصنوعی سنجیدگی سے بولتا اسے دیکھ رہا تھا_____

"آپ مجھے آج مار ہی ڈالیں گے کیا..." وہ شرم سے لرز کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ اصلان کی طرف سے رخ موڑ چکی تھی_ اصلان کو اس کی یہ ادا بہت ہی پیاری لگی تھی، رخ پھیر کر کھڑی آروشا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی پشت اپنے سے لگا دی، اصلان کے ہاتھ اپنے پیٹ پر کستے دیکھ کر آروشا کی حالت اور بھی غیر ہوئی تھی_____

"مائی کیوٹ سی بیوی آپ کو مار نہیں رہا ہوں آنے والے حسین پلوں کے لئے تیار کر رہا ہوں_ تم مینٹلی اور فزیکلی دونوں کے لئے تیار ہو جاؤ اس لئے کوشش کر رہا ہوں ورنہ شادی والی رات کی طرح سارا مزا کر کرا ہی کروں گی جانے من_" بے باکی سے اس کے کان میں کہتا آروشا کے پورے جسم میں لرزش لا چکا تھا_____

"اس بار بس محبت ہو گی شدتیں ہو گی مگر وحشت نہیں... حیوانیت نہیں.... اس لئے خود کو تیار کر لو اصلان میر کی محبت جھیلنے کے لئے... اوکے..." اس کی گردن کی پشت پر اپنے لبوں کا سلگتا لمس چھوڑ کر وہ اسے چھوڑ کر بالکنی سے چلا گیا_____

"اللہ یہ ان کو کیا ہو گیا ایک دم سے..." آروشا اس کے جانے کا یقین کر کے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا کر چلتی ہوئی وہی ایک طرف پڑے کاؤچ پر ڈھیر ہو گئی_

دل کی دھڑکنیں منتشر ہو رہی تھی اور پورا جسم لرز رہا تھا_ وہ جلاد تھا تو بھی جان نکلتی تھی اور مہربان بنا تو بھی جان پر بن آئی_ "اصلان اتنے بے باک ہے اف.. آروشا کو اس کا ہر لمس اپنے بازوں... اپنی گردن پر سلگتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا_ "اللہ... وہ اپنی کیفیت سے شرما کر وہی کاوچ پر پڑے کشنز میں چہرہ چھپا کر اوندھی ہو کر گر گئی_ نیند کی وادیوں میں جاتے جاتے بھی اس کے ہونٹوں پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی_____

**********

ہوٹل کے روم میں وہ شخص بیچینی سے لگاتار ادھر ادھر ٹہل رہا تھا_ ہاتھوں میں سگار دبا تھا اور اس کے سرخ و سفید چہرے پر اس وقت غصے اور نفرت کی لالی چھائی ہوئی تھی_ اس وقت وہ شہر کے سب سے مہنگے ہوٹل کے روم میں آنے والے کا بیچینی سے انتظار کر رہا تھا_

پھر جیسے اس کا انتظار ختم ہوا تھا اور ایک عورت اپنا سارا وجود چادر میں چھپائے روم کا ڈور کھول کر اندر آئی تھی_ اس شخص نے تیزی سے مڑ کر اندر آنے والی عورت کو دیکھا_ عورت نے اندر آتے ہی اپنی چادر اتار کر ایک طرف سوفے پر پھینک دی_ وہ ایک درمیانی عمر کی ایک خوبصورت عورت تھی، جس کے رکھ رکھاؤ اور پہناوا اسے ایک بڑے گھر کی عورت کا پتا بتا رہا تھا_____

"کہاں تھی ابھی تک تم؟کب سے انتظار کر رہا ہوں تمھارا؟_"وہ مرد اپنی ہری ہری آنکھوں میں غصہ لئے اسے گھورنے لگا_____....

"تمھاری طرح آزاد نہیں میں جو جہاں چاہوں پھرتی ہوئی منھ مارا کروں_"عورت پر اس کے غصے کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ اس سے زیادہ غصے سے وہ اس سے مخاطب تھی_ اپنے سامنے کھڑے شخص کو جواب دے کر وہ ایک طرف رکھے سوفے کی طرف بڑھ گئی پھر سوفے پر بڑے غرور سے ایک پیر پر دسرا پیر رکھ کر وہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی_
وہ شخص نے اپنے اعصاب پر قابو پا کر دوسرے سنگل سوفے پر بیٹھتے ہوئے اس عورت کے بولنے کا منتظر تھا، جو بس اسے نہارنے میں مشغول تھی_____

"تم نے کہا تھا تم میری بیٹی کو اس شخص کے چنگل سے چھڑالوں گی_"وہ ایک دم سے مضطرب سے نظر آنے لگا، بیٹی کو اس جلاد کی قید میں سوچ کر ہی وہ پریشان ہو جاتے تھے_____

"تم بھول رہے ہو....شاہنواز خان تمھاری بیٹی اصلان میر کی قید میں ہے اور وہاں سے اسے نکالنے کے لئے اصلان میر کو ہرانا ہو گا_"عورت نے استہزایہ مسکراہٹ کے ساتھ شاہنواز خان کو حقیقت سے روشناس کروایا_____

"میں بھی شاہنواز خان ہوں، آج تک میں نے کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں کی جو چاہا وہی کیا اگر اپنی بیٹی کو حاصل کرنے کے لئے مجھے اصلان میر کا خون بھی کرنا پڑا وہ میں کر گزروں گا_" پہلی بار شاہنواز خان کے چہرے پر پتھریلے تاثرات ظاہر ہوئے تھے_____

"اگر گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلا تو انگلی ٹیڑھی بھی کر لیں گے فل حال ابھی جو میرے بس میں ہے میں وہ کر رہی ہوں اور دیکھنا میں کامیاب بھی ہو جاؤں گی_" یہ سب کہتے ہوئے اس عورت کے ہونٹوں پر بڑی مغرور سی مسکراہٹ تھی_____

"مجھے میری بیٹی صحیح سلامت چاہیے اگر میری بیٹی کو اس نے نقصان پہنچایا نا تو سارا کالا چٹھا کھول دوں گا تمھارا_" انہوں نے ایک دم سے انگلی اٹھا کر سامنے بیٹھی عورت کو انگلی دکھائی تو وہ بلا خوف زور سے ہنسی تھی پھر اٹھ کر ان کے قریب ہوتی سوفے کے ہتھے پر بیٹھ گئی_____

"شاہنواز مجھے معلوم ہے کی تمھیں اپنی بیٹی کی کتنی فکر ہے کیونکہ اگر تم نے اپنی بیٹی حاصل نہیں کی تو تمھاری ساری جائداد جو اصل میں تمھاری نہیں تمھاری بیٹی کی ہے سب تمھارے ہاتھ سے نکل جائے گی_" ان کے چوڑے سینے پر شرٹ کے اوپر اپنی شہادت والی انگلی پھیرتے ہوئے وہ شاہنواز خان کا خون کھولا چکی تھی_____

"اپنی حد میں رہو_" وہ اس عورت کا ہاتھ جھٹک کر اٹھ کر دوسرے سوفے پر بیٹھ گئے_____

مگر وہ لگاتار شاہنواز خان کو ہوس بھری نظروں سے دیکھے جا رہی تھی وہ تھے ہی اتنے خوبصورت، سرخ و سفید رنگت جس میں گلابیاں چھلکتی تھی، ہری ہری بے حد خوبصورت آنکھیں بے حد کھڑی ناک اور گلابی ہونٹ، براؤن بال اور اسی کلر کی ڈاڑھی، اس پر سے انہوں نے اپنے آپ کو بالکل فٹ رکھا ہوا تھا_

کون یقین کر سکتا کی حشم شاہنواز خان اور آروشا شاہنواز خان ان کی جوان بیٹا بیٹی ہے_ ان کی دونوں اولادوں نے سارا حسن ان ہی سے چرا لیا تھا خاص طور پر آروشا اپنے باپ کی ساری خوبصورتی سمیٹ لائی تھی_ ویسے انہوں نے یہ بھی سنا تھا کی شاہنواز کی بیوی یعنی آروشا اور حشم کی ماں بھی بہت حسین تھی، تبھی تو شاہنواز نے اپنی فطرت کے خلاف چند سال صرف اس کا ہو کر گزار لیا تھا مگر جیسے ہی اس سے دل بھرا وہ اپنی پرانی روش پر لوٹ آیا_____

لوٹ کے آنے کے بعد بھی اب بھی شاہنواز ان کا نا بن سکا_ وہ بھی تو شاہنواز کو ٹوٹ کر چاہتی تھی اب بھی وہ اس شخص کو حاصل کرنا چاہتی تھی_____

" اب مجھے بعد میں دیکھ لینا جس مقصد سے مجھے بلایا ہے وہ بتاؤ_" اس کے خوبصورت چہرے پر جھنجھلاہٹ کے اثرات دیکھ کر وہ عورت ہنسی تھی_____

"میں یہ دیکھ رہی ہوں شاہنواز خان اس عمر میں بھی تم لڑکیوں کے دل آرام سے لوٹ سکتے ہو_" وہ اپنے کھلے بالوں کو ایک ادا سے شانوں سے جھٹک کر اسی نظروں سے دیکھ رہی تھی_____

"اہنہ.... صرف لڑکیوں کے ایک عورت کا تو بالکل نہیں_" وہ غرور سے سامنے بیٹھی عورت کو سلگا چکے تھے_____

"مت بھولو اسی عورت کے کبھی تم دیوانے تھے_" وہ سلگ کر بولی تھی_____

"مجھ سے محبت کا دعویٰ کرنے والی ہر عورت کا یہی خیال ہے کی شاہنواز خان اس کا دیوانہ ہے مگر حقیقت میں یہ ہے شاہنواز بس ان کا استعمال کرتا ہے اور کچھ نہیں_" بہت ہی غرور سے اپنی گردن اکڑا کر وہ پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھ کر بیٹھ گئے_ اس عورت نے کچھ دیر یوں ہی انہیں گھورا تھا پھر سر جھٹک کر خود پر قابو پا کر مسکرا دی_ بہر حال ابھی انہیں اصلان میر کو ہرانے کے لئے اس شخص کی ضرورت تھی_____

"عانیہ کا کیا حال ہے؟_" انہوں نے موضوع بدل کر جس مقصد کے لئے آئی تھی وہ پوچھا_ "فل حال ایک حسین مرد کی سنگت کے نشے میں گم ہے_" ٹیبل سے سگار کی ڈبیا اٹھا کر انہوں نے اس

میں سے ایک سگار باہر نکال کر عورت کی طرف بڑھائی جو اس نے بڑی خوشی سے قبول کی تھی_ دونوں نے اپنی اپنی سگار سلگا کر دھواں چھوڑا تھا_____

"عانیہ تو گم ہے اس حسین مرد کا کیا_" وہ گہرے گہرے کش لے کر شاہنواز کو دیکھنے لگی_____

"حسین مرد کا دل بھر چکا ہے_" شاہنواز نے سگار کا کش لیتے ہوئے کڑواہٹ سے کہا_____

"گڈ اب تمھیں کیا کرنا ہے بس سنو" ...

وہ عورت اپنی جگہ سے اٹھ کر پھر سے شاہنواز خان کے پاس اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اپنے گھٹیا پلان کے بارے میں بتانے لگی مگر وہ شاید بھول چکی تھی کوئی ہے جو سب سے اوپر ہم سب کے لئے پلان کرتا رہتا ہے اور اس کی مرضی کے آگے کسی کی بھی کبھی نہیں چلی ہے اس لئے اب تو وہی جانتا تھا وہ دونوں اپنے اپنے مقصد میں کتنے کامیاب ہونے والے تھے_____

**********************

آروشا نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اپنے اطراف میں دیکھا وہ تو ادھر بالکنی میں سوئی ہوئی تھی تو ادھر بیڈ روم میں کیسے پہنچ گئی_____

"زیادہ حیران مت ہو.... میں لے کر آیا تھا تمھیں اُدھر بالکنی سے_" اصلان کی سنجیدہ آواز پر وہ کمفرٹر اپنے اوپر سے پھینک کر اٹھ کر بیٹھ گئی نگاہیں فوراً آئینے کے سامنے کھڑے پوری طرح سے تیار اصلان پر گئی تھی_

وہ آفس کے لئے پورا ریڈی ہو چکا تھا لائٹ کلر شرٹ، ڈارک پینٹ اور گلے میں پڑی لائنوں والی ٹائی، جیل لگا کر سیٹ کے گئے کرینے سے بنے کالے چمکدار بال، آنکھوں پر لگا نازک فریم والا گلاسیز جو وہ صرف آفس جاتے وقت لگاتا تھا_ گندمی رنگت نکھر کر کافی دمک رہی تھی_ وہ ایسے نک سک سے تیار آروشا کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا_ دل کہا اسے ایسے ہی اپنی نظروں سے دل میں اتارتی رہے_____

"تم ادھر کیوں سو گئی تھی مجھ سے خوف آرہا تھا_" اصلان میر کے پوچھنے پر آروشا ہوش کی دنیا میں واپس آگئی_ وہ کلائی پر گھڑی باندھتا آئینے میں نظر آتا آروشا کا عکس دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا_____

"پتا نہیں کب سو گئی میں تو بس لیٹی تھی_ "ہلکی آواز میں منمناتے ہوئے اس نے سر جھکا کر بلاوجہ بیڈ کی چادر پر ہاتھ پھیرا_____

"یہ کہو مجھ سے بچنے کے لئے راہ فرار تلاش کی تھی_ "وہ اسی طرح سے آئینہ میں اس کا عکس دیکھتا سوال جواب کرتا اب اپنے اوپر پرفیوم اسپر کر رہا تھا_ آروشا نے چپکے سے اسے دیکھتے ہوئے تھوک نگلا، سچائی یہی تھی وہ اس کے بدلے انداز سے گھبرا کر وہی سو گئی تھی تاکی اس سے بچ سکے اور اب جب وہ کہہ رہا تھا تو آروشا کو سمجھ میں نہیں آیا کیا جواب دے_____

"م... م... میں آآآآپ... کے لئے ناشتہ بنا دوں.." وہ بیڈ سے اتر کر بھاگنے کے پر تولنے لگی

_____

"خبر دار جو ایک قدم بھی روم سے باہر نکالا_ "اصلان نے آئینہ کے سامنے کھڑے کھڑے رعب دار آواز میں حکم دیا وہ جہاں تھی وہی ٹھہر گئی اب اس کی مجال جو قدم بیڈ روم سے باہر نکال لیں

_____

For more visit (exponovels.com)

"شاباش..... اب ادھر آؤ..." اس کے اگلے حکم پر آروشا بیڈ کی سائڈ سے دوپٹہ اٹھا کر اپنے شانوں پر پھیلا کر اوڑھتی ہولے ہولے چل کر اس کے قریب آئی تھی اور اس سے کچھ فاصلے پر سر جھکا کر کھڑی ہو کر اپنا دوپٹہ مسل رہی تھی_____

"اور پاس آؤ_" اصلان نے اس بار سختی سے حکم دیا_ آروشا پل پل بدلتے اس شخص کے رویے پر حیران پریشان سی اس کے قریب کھسکی تھی_
اصلان نے مسکرا کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا اور جھک کر بے حد محبت سے اس کی چمکتی پیشانی پر اپنے لب رکھ کر پہلی بار اپنی محبت کا بھرپور احساس آروشا کے دل میں اتار دیا_ اس لمس میں اتنی محبت تھی کی آروشا کے لب آسودگی سے مسکرا دیے، دل کی سرزمین پر محبت کا کب سے مرجھایا پڑا پھول کھل اٹھا_____

"جاؤ فریش ہو لو ہم ساتھ بریک فاسٹ کرنے چلتے ہیں_" اپنے لب اس کی پیشانی سے ہٹا کر بے حد نرمی سے اس کے چہرے کے اطراف میں بکھری لٹوں کو سنوارتے ہوئے وہ اتنی پیار بھری نرمی سے بولا تھا کی آروشا کا سارا خوف کہیں دور جا چھپا_ پلکیں اٹھا کر اپنی ہری جھیلیں اس کے چہرے پر گاڑ دی_____

"اب ایسے مت دیکھو کی میں آفس جانے کا ارادہ ہی بدل دوں_ "اصلان کی شوخی پر آروشا گھبرا کر اپنے آپ کو چھڑاتی واش روم کی طرف بھاگ گئی_

اصلان سر جھٹک کر مسکراتا پھر سے آئینہ میں خود کو آخری بار دیکھ کر بیڈ کی طرف چلا آیا وہاں ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا کر چیک کرتے ہوئے وہ آروشا کی بھی منتظر تھا_____

**********

آفس ڈور پر دستک ہوئی تو اصلان نے یس کہہ کر دوبارہ مانیٹر پر نگاہ گاڑلی اور ہاتھوں کی انگلیاں دھڑا دھڑ کی بورڈ پر ٹائپ کر رہی تھی_

کچھ اہم لیٹرز تھے جنہیں اپنی سیکرٹری کو دینے کے بجائے خود ٹائپ کرنے کو اس نے ترجیح دی تھی _آنکھوں پر لگا گلاسیز ناک پر پھسل چکا تھا ٹائی ڈھیلی ہو کر گلے میں جھول رہی تھی _

آنے والا اس کا خاص وفادار تھا جسے ایک نظر دیکھتے ہی اصلان نے سارے اہم کچھ دیر کے لئے ملتوی کر دئے_ اور چیئر پر سیدھا ہو کر آنے والے کو دیکھنے لگا_____

"السلام علیکم سر_" آنے والا جس انداز میں مسکرا کر بولا اس کا مطلب تھا وہ کامیاب تھا_ اس کی مسکراہٹ سے اصلان نے اندازہ لگا کر سکون سے اپنی پشت چیئر سے ٹکا دی_____

"کہو فیضان کیا خبر ہے_"چیئر کو ادھر ادھر گھماتے ہوئے وہ اپنی مخصوص مسکراہٹ سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا_____

"سر میں نے شاہنواز خان کے سارے راز پتا کر لئے ہیں_اس کے بارے میں ساری ڈیٹیل اس فائل میں موجود ہے_"ہاتھ میں پکڑی فائل ادب سے اس کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ مسرور تھا..... آخر کار اصلان کا خاص وفادار تھا..... اپنے مالک کی ہار جیت کو وہ خود کی ہار جیت سمجھتا تھا.....جو سب اصلان کے ساتھ ہوا وہ اس سے زیادہ بدلا لینے کا منتظر تھا_____

"گڈ فیضان مجھے تم سے یہی امید تھی_"اصلان اسی انداز میں مسکرا کر شاباشی دیتا ہاتھ بڑھا کر فائل اٹھا چکا تھا_____

"سر آپ کو جان کر بہت تعجب ہو گا کی شاہنواز خان کا ساری پراپرٹی پر اس کا کوئی حق ہے ہی نہیں _"فیضان کے بتانے پر اصلان نے جھٹکے سے سر اٹھا کر آنکھوں میں تحیر لئے ہوئے فیضان کو دیکھا

_____

"تو پھر کس کے نام ہے حشم کے؟....." اس کے پوچھنے پر فیضان گڑبڑایا اب وہ نام کیسے لیں کیونکہ اصلان میر کو کسی غیر مرد کا اپنی بیوی کا نام لینا بھی پسند نہیں تھا_ "کس کے نام ہے پھر فیضان...." اصلان نے اپنے لب بھینچ کر پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا_____

"وہ سر آروشا میڈم کے نام ہے_ وہ واحد ہستی ہے جو ساری پراپرٹی کی حقدار ہے_" فیضان نے تھوک نگلتے ہوئے بتا ہی دیا_ اصلان نے فائل پٹخ کر دونوں ہاتھوں سے اپنی پیشانی ملی_____

پراپرٹی آروشا کے نام ہونا اس کا مطلب اب وہ دونوں آروشا کا پیچھا نہیں چھوڑنے والے، شاہنواز خان کتنی گھٹیا فطرت کا مالک تھا وہ اچھے سے جانتا تھا_ اسے اب سمجھ میں آیا کیوں شاہنواز خان اسے ہر بار آروشا کو چھین لینے کی دھمکی دیتا تھا_ وہ اب تک سمجھ رہا تھا کی اس میں اتنی انسانیت باقی تھی کی بیٹی کی محبت میں ایسا کہہ رہا ہے مگر سب جائداد کا کھیل تھا_____
اب تک اصلان میر اسے برباد کرنا چاہتا تھا، اسے سڑک پر لانا چاہتا تھا، اسے ترس ترس کر مرتے دیکھنا چاہتا تھا مگر اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا_ اگر وہ اب چاہے آرام سے آروشا کے ذریعے یہ کام کروا سکتا تھا مگر وہ آروشا کو اس معاملے میں گھسیٹ ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ اصلان میر اتنا کمزور اور بے غیرت نہیں کی اپنی دشمنی میں اپنی بیوی اپنی ناموس کو داؤ پر لگائے_____

"سر ایک بات اور کہنی تھی..." فیضان کے کہنے پر اصلان اپنے خیالوں سے باہر نکل آیا_____

"ہمم..." اصلان نے گہرا سانس بھر کر اتنا ہی کہا_

"سر شاہنواز خان اس عورت سے دوبارہ ملا تھا_" یہ سنتے ہی اصلان کی پیشانی کی رگیں کھینچ سی گئی _چہرے پر زلزلے سی کیفیت پیدا ہو گئی_____

"سر میں نے بہت کوشش کی ان کی بات ریکارڈ کرنے کی مگر سر ہوٹل کا مینیجر کسی صورت میں بھی تیار نہیں ہوا، دھمکی سے بھی کوئی اثر نہیں ہوا سر وہ شہر کا سب سے مہنگا ہوٹل ہے اور اپنی ساخ خراب نہیں کر سکتا تھا_" فیضان ڈرتے ڈرتے اسے ڈیٹیل بتا رہا تھا_____

"فیضان مجھے مجبوری اور نہیں والے الفاظوں سے سخت نفرت ہے دنیا کا کوئی بھی کام ایسا نہیں جو ناممکن ہو کوئی نا کوئی راہ حل ضرور موجود ہوتا ہے انڈر اسٹینڈ_" اصلان نے جبڑے بھینچے ہوئے ہی اسے گھورا تھا_____

"سر کر لوں گا کیسے بھی پتا کر لوں گا اس دن کیا ہوا_" فیضان اس بار با اعتماد نظر آنے لگا سر ہلا کر اصلان کو اس نے مطمئن کر دیا_____

"گڈ مجھے تم سے یہی امید ہے اور جلد ہی کیوں کہ اس بار ان کی سازش کا نشانہ آروشا ہی ہو گی اس کا مجھے یقین ہے_" اصلان نے فیضان کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ کر پھر سے فائل اٹھا لی

_____

"اوکے سر اللہ حافظ_" فیضان سر کو جنبش دیتا ادب سے جھکتا مڑ کر آفس سے نکل گیا تو اصلان نے اس کے جاتے ہی اپنی مٹھی پوری قوت سے ٹیبل پر ماری تھی_

"اس بار چھوڑوں گا نہیں آپ کو_ اس بار خاندان کی عزت نہیں اپنی عزت دیکھوں گا میں اس بار اپنی بیوی اپنی غیرت سے کھیلنے نہیں دوں گا آپ کو_" وہ سرخ آنکھوں سے خیالوں میں اس عورت سے بولا تھا جو کبھی اس کے لئے بہت قابل احترام تھی مگر جس دن سے ان کا مکروہ چہرہ دیکھا تھا اس دن سے عورت زات سے اس کا بھروسہ ہی اٹھ گیا تھا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

اپنی ڈارک براؤن اور گولڈن شیڈیڈ دیتے بالو کو ڈرائر سے سکھاتے ہوئے آروشا ہلکے ہلکے گنگنا بھی رہی تھی_ خوشی سے اس کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا_ اصلان کا برتاؤ کیا بدلا آروشا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہا_____

"اماں جان صحیح کہتی ہے نکاح کے بول میں بہت طاقت ہوتی ہے وہ خود بخود محبت پیدا کر دیتے ہے _مجھے اصلان میر صاحب سے محبت تو ہمیشہ سے تھی مگر بس ہر وقت ان کی جلادوں والی صفت سے ڈر کر ساری محبت فُر ہو جاتی تھی اب تو لگتا ہے ان کو بھی محبت ہو گئی ہے_" وہ بولتے بولتے شرما کر ہنس دی_ پھر بال سوکھ گئے تو انہیں بعد میں سنوارنے پر چھوڑ کر اس نے دراز سے سوٹ کے ہم رنگ لگے نگوں والے چھوٹے چھوٹے جھمکے نکال کر کانوں میں پہنے_____

"اللہ مجھے لگتا ہے میں اب بھی خواب دیکھ رہی ہوں، یہ اصلان ایک دم سے دیو سے شہزادے میں کیسے تبدیل ہو گئے_" اپنی آنکھوں کو بند کر کے احتیاط سے پہلے لائنر پھر مسکارا لگاتے ہوئے وہ بڑ بڑا بھی رہی تھی_____

" چلو جو بھی ہو بندے کو بدلنے کا خیال تو آیا..... اپنی حسین نازک سی کمسن بیوی پر ترس تو آیا..... ورنہ ہر وقت پھاڑ کھانے کو تیار رہتے تھے مگر ہے بہت بے شرم اف مجھے تو یقین نہیں ہو رہا کھڑوس اتنا رومانٹک ہیرو نکل سکتا ہے_" اب اپنے لبوں پر اس نے اپنے لبوں سے میچ کرتی لپسٹک پھیری_ لپسٹک لگا کر آروشا نے ایک بھرپور نگاہ آئینہ میں نظر آتے اپنے سراپے پر ڈالی_

_____

"اف میں کتنی حسین ہوں کہیں شیشہ ناٹوٹ جائے_" کہتے کہتے خود پر اتنا پیار آیا کی بڑھ کر آئینہ میں نظر آتے اپنے عکس پر اپنے لب رکھ کر چوما تھا_

"تمھیں کوئی حق نہیں تم اتنی حسین نظر آؤ آروشا اصلان میر_" وہ اپنے ہی عکس کو منھ چڑا کر گردن اکڑا کر بولی_

"یہ ڈائلاگ ناول میں تھا یا فیلم یا سریل میں آروشا سوچ میں پڑی_" چھوڑو... مجھے کیا ہائے کاش میرے پاس موبائل ہوتا تو اپنی ساری پیاری پیاری پیکس ہانی کو سینڈ کرتی مگر کیا فائدہ موبائل تو اس کے پاس بھی نہیں..." اس نے افسوس سے اپنے ہونٹ لٹکائے_____

"پیکس ہانی کو نہیں ساسوں ماں کو سینڈ کرتی.... دیکھ لیں.... بقول آپ کے رحم دل اور نیک فطرت بیٹے کے لئے تیار ہوئی ہوں_ ہر وقت اپنے بیٹے کے احسان یاد دلاتی رہتی ہے کی شکر کرو میرا بیٹا مرد ہوتے ہوئے بھی تمھاری کم عمری پر رحم کھا رہا ہے.... اب بڑی ہو جاؤ کچھ تو اپنے شوہر کا خیال کرو.... وہ بھی تو مرد ہے اس کی کچھ ضرورتیں ہے..... افف ایسی ایسی باتیں اللہ توبہ توبہ... وہ اپنے گال پیٹنے لگی_____

"یہ بزرگ عورتوں کو شرم نہیں آتی بچی جیسی بہو سے ایسی باتیں کرتے ہوئے.." اس نے اس بار ہونٹ گول کر کے بھویں سکڑی____

"اب ایسا کروں گی کی چپکے سے اصلان کا موبائل چرا کر جب اصلان کچھ ایسا ویسا کریں گے نا تو ویڈیو بنالوں گی.... اور ساسوں ماں کو سینڈ کر دوں گی کی دیکھ لیں آپ کے بیٹے کی رحم دلی اور اپنی اچھی بہو کی قربانی کی وہ کیسسے ے ے....." باقی کے جملے آروشا کے منھ میں ہی رہ گئے..... وہ ہتھیلی کو موبائل کی اسٹائل میں بنا کر امیجن کر رہی تھی کی وہ ویڈیو بنا رہی ہے اور ساسوں ماں کو سینڈ کرنے والی اور مڑ کر ویڈیو ساسوں ماں کے منھ پر دینے ہی والی تھی کی بیڈ روم کے ڈور کی طرف دیکھ کر اس کی شکل رونے والی ہو گی_____

اصلان بڑے آرام سے سینے پر ہاتھ باندھے ڈور سے ٹیک لگا کر کب سے اس کی باتیں سن رہا تھا_ آروشا کے ویڈیو بناتے ہاتھ مردہ ہو کر پہلو میں گر گئے..... شرمندگی اتنی تھی کی ڈوبنے کے لئے واش روم میں جا کر باتھ ٹب بھرنا ہو گا..... پھر ڈبکی لگانی ہو گی.... مگر اس کے لئے پیر و میں جان نہیں بچی تھی_ دوپٹہ بھی آرام سے بیڈ پر لیٹا اس کی حالت پر ہنس رہا تھا_____

"السلام علیکم_" وہ اس کے دیکھنے پر اب آرام سے سلام کرتا اندر آ گیا_ آتے آتے ڈور بھی لاک کر چکا تھا یعنی کوئی راہ فرار نہیں آروشا نے دل میں دہائی دی_____

"سلام کا جواب دینا واجب ہوتا ہے_" وہ اپنا کوٹ اتارتا سنجیدہ شکل بنائے آروشا سے بولا_____

"وعلیکم السلام آپ کب آئے_" آروشا نے کھسیانی ہوتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم بیڈ کی طرف بڑھائے تاکی کم سے کم دوپٹہ تو اٹھالیں_____

"جب تم خود سے بڑی حسین، مہکتی پھڑکتی باتیں کر رہی تھی_" اس کی چالاکی سمجھتے ہوئے اصلان دو ہی قدم میں بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا اور بیٹھا بھی کہاں جدھر دوپٹہ شان سے لیٹا ہوا تھا_ آروشا نے پریشان ہو کر اپنے شوز اتارتے اصلان کو دیکھا_ اس نے سب سن لیا شروع سے یا بیچ سے یا آخر سے جو بھی سنا سب ڈینجر سینسر باتیں تھی_____

"اصلان... کہاں سے سنا آپ نے_" وہ احتیاط کے طور پر جاننے کی خواہش مند ہوئی_____

"ایک دم شروع سے کی اماں جان صحیح کہتی ہے کی نکاح کے بو "....

"اللہ سب سن لیا آپ نے_" وہ صدمے سے چیخ ہی پڑی_____

"ہاں.. سب سن لیا_" پیرو سے سوکس بھی نکالتے ہوئے اس نے بھی معصومیت کی حد کی

_____

"کسی کی باتیں سننا بیڈ مینرز ہوتا ہے_" آروشا کا بس نہیں چل رہا تھا پھر سے ٹائم ریوائینڈ ہو جائے اور اپنی غلطی وہ سدھار لے_____

"بیوی کی باتیں سننا ثواب کا کام ہوتا ہے_" وہ اب ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلا کر گلے سے ٹائی کھولتا آروشا کی طرف ہی بڑھا_____

"نہیں آپ کو گناہ ملیں گا میری بے خبری کا فائدہ اٹھا کر_" آروشا کو بہت صدمہ لگا تھا یہ باتیں اس کی بہت پرسنل تھی_____

"تمھیں کوئی حق نہیں کی تم اتنی حسین لگو اور اصلان میر کی نیت خراب کر ڈالو_" آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر شرارت بھری مسکراہٹ لے کر وہ اسے آنکھ بھی مار چکا تھا _____

"دیکھے میں تو پیدا ہی حسین ہوئی ہوں اور آپ اپنی اچھی بھلی پاک صاف نیت مت خراب کرے _" آروشا گھبراتی ہوئی پیچھے کھسک رہی تھی_____

"میری پاک صاف نیت میں تو تب ہی فتور آ گیا تھا جب تم اول روز مجھے ملی تھی..... بٹ بقول تمھارے تم کمسن سی ان میچور بے بی ٹائپ تھی..... اس لئے چھوڑ دیا اب تم مجھ سے محبت بھی کرتی ہو تمھیں معلوم بھی ہو گیا میں کتنا رومانٹک ہیرو ٹائپ بندہ ہوں سو خود سے خود کو کس مت دو میرا کام مجھے کرنے دو_" وہ شرارت سے ایک ایک بات اس کی دہراتا آروشا کو باتھ ٹب میں ڈبکی لگانے پر مجبور کر رہا تھا_____

"لعنت ہو آروشا تمھاری زبان پر.... ایک تو ساری باتیں رٹ لی انہوں نے_" وہ خود پر لعنت بھیجتی اپنے بچنے کی تدبیریں سوچ رہی تھی_ پیچھے کھسکتے ہوئے اس کا خجالت سے برا حال ہو رہا تھا

_____

"لعنت ملامت چھوڑو..... کم سے کم میری ماں کی باتوں کا کچھ تو اثر لو ان کے بتائے گئے کوئی فرض نہیں پورا کیا اب تک..... سچ کہہ رہی تھی وہ بندہ بشر شوہر ہے تمھارا اس کی بھی ضرو "...

"اصلان دیکھے بخش دے مجھے قسم سے اب کبھی جو اکیلے میں کوئی گفتگو کی... بس کرے نا اب مجھے مار ہی ڈالیں گے آپ_" وہ شرم سے سرخ ہوتی پیچھے کی طرف چلتی ہاتھ جوڑ چکی تھی_ اس کے انداز اصلان کو اور بھی شرارت پر اکسا رہے تھے_____

"ایسے کیسے.. ابھی تو مجھے ویڈیو بنانی ہے اور ماں کو سینڈ کرنی ہے_" اصلان آگے بڑھتے ہوئے وہی رک کر اپنے پینٹ سے موبائل نکالنے لگا_ وہ موبائل کو آن کرنے لگا اور اتنے میں آروشا کو راہ نجات مل گئی_ اصلان کے پیچھے کھلے بالکنی کے ڈور کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک گئی_____

"اصلان آپ کو شرم نہیں آئے گی ایسی ویسی ویڈیو بناتے اف وہ بھی ماں کو سینڈ کرتے..." وہ بہت چپکے چپکے بالکنی کے کھلے گلاس ڈور کی طرف بڑھی_____

"نہیں بالکل نہیں ویڈیو پاتے ہی وہ خوش ہو جائے گی کی ان کی پوتے والی وش پوری ہونے والی ہے_" اصلان موبائل میں ویڈیو آن کرنے لگا اتنے میں آروشا بھاگ کر بالکنی میں آکر ڈور کھینچ کر لاک لگا چکی تھی شکر تھا لاک بند ہونے کا سسٹم دونوں طرف تھا_____

اصلان اس کی چالاکی پر بھنا کر گلاس ڈور تک آیا تھا_ پر دے ہٹا کر گلاس ڈور کے اس طرف نظر آتی آروشا کو دیکھا جس نے اسے زبان دکھائی تھی کچھ کہنا فضول تھا روم کی آواز بالکنی کے اس طرف نہیں جا سکتی تھی_" آؤ تم باہر تمھاری ساری ہیکڑی نا نکال دی تو کہنا_" وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں دھمکی دیتا فل حال کوئی چارہ نا پاکر وہاں سے ہٹ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا

_____

*********************

ڈنر کے وقت آروشا ٹیبل پر کھانا لگاتے ہوئے بار بار چوری سے اصلان کو بھی دیکھ لیتی تھی_ شام میں جو اس نے حرکت کی تھی اصلان نے اب تک اس سے کوئی بدلا نہیں لیا تھا.....

آرام سے بیڈ روم سے باہر آیا شام کی چائے بھی ساتھ پی..... ہلکی پھلکی باتیں بھی کی پھر اس کے بعد اپنا آفس ورک لے کر بیٹھ گیا_ وہ ملازمہ کے ساتھ مل کر ڈنر کی تیاری کرنے لگی_ ملازمہ اپنا سارا کام ختم کر کے واپس اپنے کوارٹر چلی گئی بنگلہ کے اندر رہنے کی کسی کو اجازت نہیں تھی

---

"اصلان کھانا لگا دیا ہے_" آروشا لاؤنج میں آکر زور سے بولی_ اتنا وقت گزر گیا اور اس کے کچھ نہیں کہنے پر وہ پر سکون ہو چکی تھی_ اصلان نے لیپ ٹاپ سے نگاہ ہٹا کر آروشا کی طرف دیکھا

---

"چلے کھانا کھالیں بہت بھوک لگی ہے_"کب سے بھوک کا احساس ہو رہا تھا اور اس کے کام ختم نہیں ہو رہے تھے.....اچھی بیوی بننا کتنا مشکل ہے پیٹ پر کتنا ظلم کرنا پڑتا ہے کوئی آروشا سے پوچھے_____

"کچھ دیر پہلے تم ادھر ادھر کچھ کھاتی ہوئی دِکھی تھی مجھے_"لیپ ٹاپ آف کرتے ہوئے وہ اپنے گلاسیز آنکھوں سے اتار کر ٹیبل پر رکھ کر آروشا کی طرف دیکھ کر مسکرایا_____

"وہ..وہ تو ہضم بھی ہو گیا_"ملازمہ سے ڈھیر سارے فرائز بنا کر کھائے تھے اور کھائے بھی تھے ہر جگہ ٹہل ٹہل کر اسی لئے اصلان نے دیکھ لیا تھا_اصلان بس سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا وہ اس کے اٹھتے ہی ٹیبل تک پہنچ کر اپنی جگہ سنبھال چکی تھی_____

"تمھیں جب بھوک لگے کھالیا کرو میرا ویٹ مت کیا کرو کام کی وجہ سے میں اکثر لیٹ ہو جاتا ہوں _"اپنی پلیٹ میں زرا سا سالن ڈالتے ہوئے اصلان نے سادگی سے کہا_____

"نہیں مجھے اچھی بیوی بننا ہے اور پھر"...

"آروشا یہ کون سا فتور تمھارے دماغ میں بیٹھ گیا ہے کیا میں نے کہا تم اچھی بیوی نہیں ہو_ میں نے تم سے شکایت کی تم اچھی بیوی والے رول نبھاؤں_" ایک دم سے اصلان کے سنجیدگی سے ٹوکنے پر آروشا سہم سی گئی_____

اصلان نے اس کی سہمی ہوئی شکل دیکھ کر گہری سانس لی اور پھر نرمی سے بولا_" لسن آروشا..... مجھے کوئی دقت نہیں ہو گی اگر میری بیوی میرے ساتھ بریک فاسٹ، لنچ یا ڈنر نہیں کرتی_ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا کی میری بیوی میرے سارے کام نہیں کرتی_ میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں جسے ملازمہ جیسی بیوی چاہیے_ مجھے اپنی بیوی سے صرف خالص محبت چاہیے، اس کی ساری وفائیں میری ہونی چاہیے، وہ کبھی کسی غیر مرد کے بارے میں سوچے بھی مت، بس مجھے یہی چاہئے_ باقی وہ جب چاہے سوئے، جب چاہے کھائے، جب چاہے میری ضرورت کیا ہے پوری کرے یا نا کرے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا سمجھ میں آئی تمھیں_" اصلان نے سنجیدگی سے سب کہتے ہوئے آروشا کو سمجھا دیا کی وہ کیا چاہتا ہے_ جو کچھ اس پر بیتی تھی اصلان یہی خواہش کر سکتا تھا ایک بار چوٹ کھا چکا تھا تو مشکل تھا کی جلد ہی اعتبار کر لیتا_____

"جی سب سمجھ گئی آپ کو کیا چاہیے_" وہ پھیکی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی_ صبح سے جو چہرہ کھلا ہوا تھا وہ مرجھا سا گیا_____

"آروشا میرا تمھارا دل دکھانے کا کوئی مقصد نہیں تھا لیکن تمھیں بتانا چاہتا تھا تم اچھی بیوی ہو مائی بیسٹ وائف بہت معصوم اور بہت ہی بیوقوف_" وہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ کھلانے کے لئے اس کی ناک ہلا کر شوخی سے بولا_____

"اصلان ہر عورت عانیہ نہیں ہوتی.." یہ نام سننا تھا کی اصلان کی ساری شوخی ہوا ہو گئی چہرے پر سپاٹ پن آ گیا_" آروشا اس عورت کا نام مت لینا اب کبھی_" وہ بمشکل خود پر جبر کرتا سختی سے ٹوک چکا تھا_____

"اس عورت کی وجہ سے آپ مجھ پر اعتبار نہیں کر پا رہے ہے اصلان.....تو کیسے میں اس عورت کا نام نالوں_ اصلان گناہ اس نے کیا وہ گناہ گار ہے میں نہیں جو سزا مجھے ملی، مجھے کیوں محبت سے اعتبار سے محروم کیا جا رہا ہے_ چھ ماہ سے ہر روز مجھے اس عورت کی وجہ سے آپ نے ٹارچر کیا ہے_" وہ بھی جیسے آج ٹھان چکی تھی کی اصلان میر کو یقین دلا کر رہیں گی اسے عانیہ نہیں آروشا سمجھ کر اعتبار دیا جائے اس کی وفاؤں پر شک نہیں کیا جائے_____

"اپنے باپ کو تو تم شاید بھول گئی ہو_" اصلان اسے برف کی کاٹ جیسی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے غرایا_____

"یہاں بات مرد کی ہوس پرستی کی نہیں عورت کی وفا اور اعتبار کی بات ہو رہی ہے اصلان میر_ مجھے میرے باپ سے نہیں آپ سے لینا دینا ہے....." بلا خوف اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی .....

"مجھے آپ کی عنایتوں کی نہیں اپ کے بھروسے آپ کے اعتبار کی ضرورت ہے کیونکہ جب آپ اپنے پیچھے مجھے گھر چھوڑ کر جائے تو آپ کے دل میں یہ خوف نا ہو کی پیچھے میری بیوی غیر مرد سے مل تو نہیں رہی اس سے باتیں تو نہیں کر رہی_ آپ اسے باہر لے جائے تو یہ نا سوچے کوئی دوسرے حسین مرد کو دیکھ کر وہ اپنے شوہر سے بے وفائی کر دے گی_" اصلان کتنی مشکل سے خود پر قابو رکھ رہا تھا وہی جان سکتا تھا... آنکھوں سے لہو چھلکنے لگا تھا..... آروشا کے ہر لفظ پر اس کی رگیں پھٹنے جیسی ہو رہی تھی_____

"بس کر دے مجھے عانیہ سمجھنا_ میں صرف آپ کی ہوں میری ساری وفائیں ساری محبت صرف آپ کی ہے_ خدا مجھ پر لعنت بھیجے اگر کسی غیر مرد کا خیال بھی میرے دل سے گزرا ہو_ میں آپ سے بے پناہ محبت کرتی تھی اور کرتی ہوں_ اصلان آپ کے سارے ظلم ساری بے رحمی کے باوجود بھی میری محبت اب بھی میرے دل میں اسی طرح قائم ہے_" وہ بولتے بولتے ایک دم سے رو پڑی تھی_ اصلان کی برداشت جواب دے گئی.... اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس نے سامنے رکھا گلاس ہاتھ مار کر ٹیبل کے نیچے گرایا گلاس کے ساتھ نجانے کیا کیا گرا دونوں نے دیکھنے کی کوشش نہیں کی.....

"جو بیوی چھ سال میرے ساتھ رہ کر مجھ سے محبت نہیں کر سکی تو چھ ماہ میں تم کیسے میری محبت میں گرفتار ہو گئی_" مٹھی بنا کر اس نے پھر سے پوری قوت سے ٹیبل پر مارا تھا..... آروشا کا دل سہم گیا مگر ساری ہمت جما کر کے وہ اب بھی اسے دیکھ رہی تھی_____

"تمھیں تو میں نے وہ سب بھی نہیں دیا جو اس عورت کو دیا تھا..... ہر آزادی..... ہر خوشی.... آنکھیں بند کر کے اس پر اعتبار کرتا تھا اور جانتی ہو وہ کیا کرتی تھی ایک نہیں سیکڑوں مردوں سے اپنے حسن کا خراج مانگتی تھی_ مجھ سے چھپ کر وہ ہر خوبصورت مردوں سے افیئر چلاتی تھی_ اسے اپنا شوہر چھوڑ کر سارے مرد پسند تھے_"اس بار وہ زہریلی ہنسی کے ساتھ بولا... آنکھوں سے لہو ٹپک رہا تھا... آروشا نے دل سے اس کا دکھ اس کی اذیت محسوس کی تھی_____

"اور پھر آخری خنجر اس نے میری پشت پر کب گھونپا تمھارے باپ کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کر کے..... وہ میرے نکاح میں تھی..... میری بیوی اس کے باوجود بھی کیسے اتنے آرام سے تمھارے باپ کے ساتھ گزار رہی تھی..... اب بھی میرے طلاق دینے کے باوجود بھی اس نے تمھارے باپ سے نکاح نہیں کیا.....

لیونگ ریلیشن شپ میں ہے وہ دونوں اور تم کہتی ہو تم مجھ سے محبت کرتی ہو.... اس بے غیرت اصلان میر سے جس نے اپنی بیوی کے ٹکڑے کر کے کتوں کو نہیں کھلا دئے_ جس کی پیٹھ پیچھے لوگ

ہنستے ہیں کیا وہ محبت کے قابل ہے آروشا شاہنواز خان_ "آروشا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ لگاتار نفرت سے بولتا آج پہلی بار اس کا نام اپنے بجائے اس کے باپ کے ساتھ جوڑ چکا تھا

_____

"میں آروشا اصلان میر ہوں آروشا اصلان میر سمجھے آپ_ "وہ ایک دم سے چیخ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کا گریبان تھام چکی تھی_ "مت بھولے کی آروشا شاہنواز خان کو آپ نے اس کے بھائی کی زندگی کے عوض میں آروشا اصلان میر بنایا تھا تو کیسے اسے دوبارہ اس کے باپ کے نام سے جوڑ سکتے ہیں_ "اسی طرح اس کے گریبان تھامے وہ چیخ رہی تھی_ اصلان نے اپنے کالر تھامے آروشا کو ساکت سا دیکھ رہا تھا_____

"اگر آپ ایک عورت کی بے وفائی کے ستائے ہوئے ہے اصلان..... تو آپ کی آروشا بھی اپنے باپ کی عیاشیوں کی ستائی ہوئی ہے.... اصلان میں نے دیکھا ہے اپنی ماں کو ان کی بے وفایی کے داغ سے پچھتاوے میں جلتے سسک سسک کر مرتے_ ہر روز ایک نئ لڑکی ہر بار ایک نئ عیاشی انہوں نے ہمیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا تھا اصلان وہ انسان کے بھیس میں بھیڑیا ہے جس کی بھوک بس عورت سے مٹتی ہے_ "اس کا گریبان تھامے تھامے وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی_ اصلان نے اسے اپنے بازوؤں میں لے کر تھپکا تھا_ آروشا کی باتوں سے وہ اپنا

غم.... اپنا غصہ.. نفرت سب بھول گیا..... یاد رہ گیا بس اتنا آج پہلی بار وہ اسے اپنا مان کر وہ راز کھول رہی تھی جو کسی سے بھی نہیں کہتی_____

"میں نے اور حشم نے ہر روز اس زلت اور رسوائی کے زہر کو پی کر برداشت کرتے ہوئے زندگی گزارا ہے میں نے تو آپ سے کوئی شکوہ نہیں کیا اصلان_ ایک مرد کی فطرت سے گھبرا کر آپ کو کٹ گھرے میں نہیں کھڑا کیا_ آپ کی کردار کی بلندیوں کی آپ کی شرافت کی تو میں تب سے قائل ہو گئی تھی جب پہلی بار آپ کو دیکھا تھا_
آپ کی غیرت آپ کی احترام میں جھکتی پاک آنکھیں سب نے مجھے اٹریکٹ کیا تھا اصلان_ قسم لے لیں اصلان اگر اس وقت اس عورت کے شوہر نا ہوتے تو میں آپ کے خواب اپنی آنکھوں میں سجا لیتی آپ کی ہو جانا میری اولین خواہش بن جاتی_" وہ جیسے تھک ہار کر آج اس کے سینے سے لگی اپنے دل کے راز اس پر عیاں کر رہی تھی_ اصلان نے فرط محبت سے چور ہو کر جھک کر اس کے بالوں کا بوسہ لیا تھا_ پھر اسے لئے لئے وہ کچھ دوری پر رکھے سوفے پر بیٹھ گیا.... آروشا اسی طرح اس کے سینے سے لگی لگی اپنے دل کی باتیں اس سے کہہ رہی تھی .....

"ایک لڑکی اپنے شوہر میں جو خصوصیات چاہتی ہے وہ سب آپ میں تھی، کردار کی بلندی، احترام، صداقت، عورت کی عزت کرنا اور بے حد اٹریکٹیو پرسالنٹی آپ میرے سپنوں کے راج کمار تھے اصلان..... مگر آپ میرے نہیں ہو سکتے تھے اس لئے اپنے دل پر پہرے بیٹھا لئے_

_

لیکن ایک دن سب بدل گیا اور میرا سپنوں کا راج کمار میرا آئیڈیل میرا ہوا ابھی کیسے جب وہ پوری طرح سے بدل چکا تھا_ شادی والے دن آپ کو اسی وحشی درندے کے روپ میں دیکھ کر میں ڈر گئی تھی..... اصلان مجھے آپ میں وہی سب نظر آیا جو اپنے باپ میں دیکھا تھا جو اس آدمی میں دیکھا تھا...." اصلان نے جھک کر اس کا چہرہ دیکھا مگر وہ آنکھیں بند کئے کھوئی کھوئی بول رہی تھی_

" مگر پھر دھیرے دھیرے یقین ہو گیا یہ شخص اب بھی ویسا ہے بس حالات نے اسے مجبور کر دیا ہے_ عورت کی بے وفائی نے آپ کو پتھر کر دیا تھا مگر بدلا نہیں تھا تبھی تو آپ جب جب مجھے تکلیف دیتے احساس شرمندگی سے اسی زخم پر مرحم لگا دیتے_" اس بار آروشا نے آنکھیں کھول کر سر اٹھایا اور اپنی ہری چمکتی آنکھوں سے اصلان کا چہرہ دیکھا_ وہ جھک کر اس کی پیشانی چوم کر پھر سے اس کا سر اپنے سینے سے لگا چکا تھا_

اب آروشا خاموش ہو چکی تھی مگر ایک آسودگی تھی جو اصلان کے سینے سے لگ کر اس کی رگوں جاں میں دوڑ رہی تھی_ خود اصلان بھی اسی احساس کو اپنی نس نس میں محسوس کرتا اس کا سر سہلا رہا تھا_____

کچھ ہی دیر میں آروشا بے خبر ہو چکی تھی مگر اصلان نے اس کا سر سہلانا اور تھپکنا نہیں چھوڑا تھا اس کی ساری محبت جیسے اس کے ہاتھوں میں سمٹ آئی تھی_" تمھیں کیسے بتاؤں میری جان کی اصلان میر نے کتنے غموں کو اپنے دل پر اٹھائے ہوئے ہے... اور جب تک اپنے اور تمھارے دشمنوں کو ان کے کئے گئے ایک ایک ظلم کا بدلہ نہیں لے لوں گا تب تک تم اسی اصلان کو برداشت کرو_" جھک

کر سوئی ہوئی آروشا کے چہرے پر بکھر آئے بالوں کو اس کے چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے وہ بے خود سا اسے دیکھنے لگا_ اصلان اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے چند ماہ پیچھے چلا گیا جب اس نے پہلی بار آروشا شاہنواز کو دیکھا تھا .....

وہ دن اس کی زندگی کا سب سے بدترین دن ثابت ہوا تھا یا شاید اس کی قسمت نے آروشا کو اس کی زندگی میں لانے کے لئے کھیل کھیلا تھا وہ اس دن کی یاد میں کھویا تھا اس کے ذہن میں آج سے کچھ ماہ پہلے کے منظر لہرائے_____

*******************

اپنی کار فارم ہاؤس کے گیٹ سے اندر لا کر ابھی اپنی مخصوص جگہ پر پارک کر ہی رہا تھا کی اس کے کانوں میں کسی لڑکی کے بے تحاشا ہنسنے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی_____

یہ ہنسی اس کے گھر میں رہنے والی کسی لڑکی کی نہیں تھی وہ آرام سے بتا سکتا تھا_ جانے وہ کون تھی مگر اس انجان لڑکی کی ہنسی اتنی پیاری تھی کی اصلان نے بے ساختہ اس لڑکی کو دیکھنے کی چاہ اپنے دل میں کر ڈالی لیکن دوسرے ہی لمحے خود کو سرزنش کرتے ہوئے اس نے اپنا سر جھٹک دیا

_____

نالڑکیوں کا تاڑنا اس کی پرورش میں شامل تھا نا اس کی فطرت ایسی تھی دوسرے وہ ایک شادی شدہ مرد تھا اسے یہ حرکت زیب نہیں دیتی تھی_ اصلان میر سر جھٹک کر کار کا ڈور کھول کر باہر نکل آیا

_____

موبائل پر نوٹیفکیشن ٹون بجی تو اس نے چیک کرنے کے لئے موبائل اپنے کرتے کے جیب سے نکال کر اسکرین پر نظر جمالی_ وہ اسی طرح پوری طرح سے موبائل میں غرق ابھی لان سے گزر ہی رہا تھا کی ایک نازک وجود پوری قوت سے اس سے ٹکرا گیا_ وہ وجود اس کے فولادی سینے سے ٹکرا کر زمین بوس ہو ہی جاتا کی اصلان نے کمال فرتی سے اس کا بازوں تھام کر کھینچ کر اپنے مقابل میں اسے سیدھا کھڑا کر دیا _____

"بچ گئی_" وہ جو کوئی بھی تھی اپنے چہرے پر آ گئے سارے بالوں کو پیچھے جھٹک کر شکر کرتی خود کو بچانے والے کو دیکھنے لگی_____

اصلان کی نگاہ ایک پل کے لئے اتنے مکمل حسن پر جم سی گئی..... آج تک ایسا حسین چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے سے نہیں گزرا تھا..... یوں تو اس کی بیوی عانیہ بھی بہت حسین تھی اس پر سے

اسے حسین نظر آنے کا ہنر بھی بہت آتا تھا مگر اس چہرے کی تو بات ہی سب سے جدا تھی

"سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں اور تھینکس مجھے بچانے کے لئے_"وہ لڑکی بڑی معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے معذرت کے ساتھ ساتھ بڑی خوش بھی نظر آرہی تھی_اس کی ہری آنکھوں میں معصومیت بھری چمک تھی

"ایٹس اوکے غلطی میری بھی تھی_"اصلان نے فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل کر نرمی سے کہہ کر اپنا موبائل ڈھونڈا جو اس ٹکر سے اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر گر گیا تھا_موبائل اس کے قدموں کے ہی پاس گھاس پر گرا ہوا تھا...اس سے پہلے وہ جھک کر موبائل اٹھاتا وہ لڑکی فرتی سے جھک کر اس کا موبائل اٹھا کر اس کی طرف بڑھا چکی تھی

"تھینکس_"اس بار وہ بنا اسے دیکھے اپنا موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر اسے مکمل طور پر نظر انداز کر کے اندر کی جانب بڑھ گیا

"آشو کی بچی یہاں چھپ کر کیوں کھڑی ہو گئی_"ہانیہ دور سے ہی چلاتی آروشا کو چونکا گئی وہ تو بس اصلان میر کو ہی جاتے ہوئے دیکھے جا رہی تھی

"چھپ ہی کہاں پائی.... ان سے ٹکر ہو گئی_" کچھ دیر پہلے کی ٹکر کے سبب سے اسے اب احساس ہوا اس ٹکر کے نتیجے میں اس کی ناک میں درد ہو رہا ہے_ ناک سہلاتے ہوئے اس نے ہانیہ کو دیکھا

"کس سے ٹکر ہو گئی تمھاری..... کہیں اس سے تو نہیں_" پاس آ کر ہانیہ نے ایک کالے گنجے سے گارڈز کی طرف اشارہ کیا جو ایک طرف لان میں گھاس پر بیٹھا بڑی اہنماک سے اپنی بندوق صاف کر رہا تھا

"توبہ کرو... اس سے ٹکر تو میں نے ہونے ہی نہیں دینی تھی.... آئی تھینک اصلان میر صاحب تھے_" وہ پہلے منھ بنا کر پھر ہلکے سے مسکرائی_ اصلان کی شخصیت نے اس پر بڑا بھلا سا تاثر ڈالا تھا ورنہ وہ مردوں سے تو دور ہی رہتی تھی

"لالا سے اچھا... مگر شرم کرو کم سے کم دس سال بڑے ہے وہ ہم سے.. ان کا نام مت لو لالا کہو_" ہانیہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھورا

"لالا.... تو میرا بھائی بھی مجھ سے دو سال بڑا ہے وہ بھی تمھارا لالا ہو گا_" اس بار آروشا نے اسے چھیڑتے ہوئے آنکھ دبائی_____

"آشو کچا چبا جاؤں گی تمھیں اگر اسے میرا بھائی بنایا تو_" ہانیہ نے دانت پیس کر اپنے ناخن اس کے بازوں میں گاڑ دئے_____

"اچھا نہیں کہتی مگر میرے بازوں چھوڑو میرے بھائی نے دیکھ لیا تو ساری عاشقی بھلا کر تمھارے یہ پیارے پیارے ناخن کٹوا دیں گا_" آروشا ہنستی ہوئی اپنے بازوں اس کے پنجے سے چھڑانے کی کرتی اسے چھیڑ بھی رہی تھی_____

"اہنہ.. میں نے اس کی گرے آنکھیں ہی نوچ لینی ہے خیر چھوڑو یہ حاشو کا بچہ آیا کیوں نہیں_" ہانیہ ناک چھڑا کر کہتی پھر حشم کا پوچھنے لگی_____

"اس کے بچوں کی ماں نے انوایٹ جو نہیں کیا مگر ایک بڑا پیارا سا تحفہ تمھارے لئے بھیجا ہے_" آروشا نے شرارت سے آنکھیں نچا نچا کر جھک کر ہانیہ کے پھولے پھولے گالوں کو باری باری چوم کر دور ہٹ گئی_____

اس کا مطلب سمجھ کر ہانیہ سرخ ہو کر اسے سبق سیکھانے کے لئے ہاتھ اٹھا چکی تھی..... اس سے پہلے وہ اسے اپنے لمبے لمبے ناخنوں سے نوچتی آروشا اسے زبان دکھا کر لان کی طرف بھاگی تھی _اب وہ دونوں تھی اور چیخ پکار تھی..... سارے لان میں آروشا کی ہنسی اور ہانیہ کی غصے سے دی جانے والی دھمکی گونج رہی تھی_____

*********************

اپنے بیڈ روم میں آتے ہی اصلان کے چہرے پر ناگواری چھا گئی _سامنے بیڈ پر عانیہ رات والی اسی بیہودہ نائٹی میں ابھی تک ملبوس کانوں میں ہینڈ فری ٹھونسیں ٹیک لگا کر آرام دہ پوزیشن میں بیٹھی تھی _بیڈ پر پھیلے عریاں پاؤں تیزی سے ہل رہے تھے اور چہرے پر ماسک لگا تھا_____

چھ سال گزرنے کے باوجود بھی اب بھی عانیہ کو یہ خبر نہیں تھی کی اصلان میر کو کیا پسند تھا کیا نہیں _جیسے ابھی اس نے یہ پرواہ نہیں کی تھی کی اپنا لباس تبدیل کر لیں..... آج کل ہانیہ چھٹی میں ہاسٹل سے آئی ہوئی تھی اور اسے اس حلیے میں دیکھ کر جانے کیا سوچے _ٹھیک ہے وہ اس کا شوہر ہے..... اس کے سامنے جیسے چاہے رہے..... رات پہنا صبح چینج کر لیں مگر نہیں آج عانیہ میر کی

سواری کہیں گئی نہیں ہو گی تو اس نے لباس تبدیل کرنے کا سوچا بھی نہیں ہو گا اور اسی حلیے میں وہ نیچے سب کے سامنے بھی گئی ہو گی یہ سوچ سوچ کر ہی اصلان میر کو برا لگ رہا تھا_____

اسے لاکھ برا لگ رہا تھا مگر اس نے عانیہ سے کچھ کہا نہیں وہ صرف سب سوچتا آکر ایک طرف سوفے پر بیٹھ گیا اپنے پاؤں سے جوتے اور جرابیں نکال کر وہ جوتے ہاتھوں میں دبا کر شوریک کی طرف بڑھ گیا_ڈریسنگ روم میں آکر وہ ٹاول لے کر واش روم میں گھس گیا_____

فریش سا ہو کر وہ تولیے سے بال رگڑتا باہر آیا تو عانیہ اب بھی اسی پوزیشن میں تھی اصلان کی اس نے کبھی پرواہ نہیں کی تھی نا اب بھی کرنے کا ارادہ تھا اس کا_"عانیہ اب ڈنر کے لئے نیچے جانا تو یہ ڈریس چینج کرتے ہوئے جانا_" وہ اس بار بہت ہی تحمل سے اس سے کہتا بیڈ کی طرف آ گیا

_____

"اصلان میر میرا جب دل کہیں گا میں چینج کروں گی_"ہر بار کی طرح عانیہ نے اس کی بات رد کر دی اور اٹھ کر بیٹھ گئی_اصلان کو بے تحاشا غصہ آیا تھا مگر عورتوں پر بھڑکنا چلانا اپنی مرضی تھوپنا اسے بالکل پسند نہیں تھا اور اسی بات کا بھرپور فائدہ عانیہ نے اٹھایا تھا_

"دیکھو عانیہ مجھے کوئی اعتراض نہیں تم جس حلیے میں رہو بٹ لباس وہی اچھا ہوتا ہے جو عورت کی نسوانیت کو چھپائے ناکی اسے اور ابھار دے اس لئے پلیز تم خیال رکھا کرو_" اصلان نے نرمی سے اسے سمجھایا_____

"کیا ہو گیا ہے اصلان میں خیال رکھتی ہوں تم کب سے اتنے پازیسو ہو گئے میرے معاملے میں_" وہ چہرے سے ماسک کی پرت نوچتی بہت روکھائی سے بولی_____

"ہانیہ آئی ہوئی ہے اس کا ہی تو خیال رکھا کرو بچی ہے وہ ابھی تمھارے " ...

"اصلان میرا اتنی بچی نہیں ہے وہ کالج جا چکی ہے اب اور ویسے بھی تمھاری بہن کو اتنی فرصت ہی کہاں ہے کی وہ میرے پاس اٹھے بیٹھے - جب دیکھو موبائل پر اپنی دوست کے ساتھ بزی رہتی ہے یا اس کے ساتھ گھومتی رہتی ہے اور تو اور اپنی اسی دوست کو میرے گھر پر بھی لے آئی_" اصلان کے اتنا ہی کہنے پر عانیہ نے بری طرح بھڑک کر سامنے کھڑے اصلان کو بے بھاؤ کی باتیں سنا ڈالی

_____

"وہ میری بہن ہے اور اس کا جب تک دل کہیں گا یہاں آئیں گی اور رہیں گی..... جہاں تک اس کی دوست کی بات ہے تو تمھاری دوست لوگ بھی اکثر یہی پائی جاتی ہے..... میں نے کوئی

اعتراض کیا کبھی تو اپنی بہن کی دوست کے آنے پر بھی میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا اور نا تمھیں کرنے دوں گا_" آخر کب تک اس بار اصلان سختی سے اپنی بات کہتا تیزی سے بیڈ روم سے باہر نکل گیا_ عانیہ کے ساتھ ایک ہی بیڈ روم میں رہنا آج کل اسے سخت لگنے لگا تھا دن بدن دونوں ایک دوسرے سے اور دور ہوتے جا رہے تھے_____

اصلان کے سخت باتیں سنانے پر عانیہ نے کانوں سے ہینڈ فری کھینچ کر فرش پر پھینک دیا_" نا جانے کس بات کی اکڑ ہے اس شخص کو ماں نے اس معمولی سے دکھنے والے اصلان کو زبردستی میرے سر

پر تھوپ کر مجھے برباد کر دیا_ "وہ ایک خود پسند اور ناشکری عورت تھی ورنہ اصلان میر جیسے مرد کی ہم سفری پر ہر لڑکی ناز کرتی_ جہاں تک شکل و صورت کی بات تھی عانیہ کو اپنے آگے کبھی کوئی دکھائی ہی نہیں دیا..... ورنہ اصلان کی گندمی رنگت والے چہرے پر غضب کی کشش تھی..... بہت ہی اٹریکٹیو شخصیت تھی اس کی مگر عانیہ کو آج تک اس میں کچھ خاص دکھا ہی نہیں..... وہ ایک بے حد حسن پرست لڑکی تھی اور ہر حسین مرد کو دیکھ کر وہ اس کی طلب گار بن جاتی تھی .....

اصلان کی دی گئی آزادی کا اس نے ہر وہ غلط فائدہ اٹھایا تھا..... جس کا ہمارا اللہ کیا..... معاشرہ بھی اجازت نہیں دیتا تھا_ وہ نفس کی غلام تھی اور جو نفس کے غلام بن جاتے ہیں تو نفس انہیں تباہ و برباد کر ڈالتا ہے اور شاید عانیہ کے نصیب میں بھی بس تباہی ہی لکھی تھی_____

**********

اصلان میر غصے سے جلتا ہوا اپنے روم سے نکل کر نیچے آیا تھا_ اسے ایسا لگ رہا تھا دھیرے دھیرے اس کی برداشت ختم ہوتی جا رہی تھی..... اس کے اور عانیہ کے درمیان بندھا ہوا رشتہ ہر دن کمزور ہوتا جا رہا تھا_____

پہلے تو عانیہ اس کا لہاز بھی کر لیتی تھی مگر اب تو اس کا لہاز... اس کی مروت ختم ہوتی جا رہی تھی..... پہلے بھی اس نے اصلان کی کوئی پرواہ نہیں کی اب تو دن بہ دن وہ اصلان سے بالکل غافل ہوتی جا رہی تھی_____

لیونگ روم کے سوفے پر بیٹھ کر اس نے اپنا سر سوفے کی پشت پر رکھ دیا..... آنکھیں بند کر کے وہ خود کو پر سکون کرنے لگا..... کبھی کبھی وہ خود کو بہت تھکا ہوا سا محسوس کرتا تھا_ وقت سے پہلے پڑ جانے والی ذمہ داریوں نے اسے اس کی اپنی ساری مرضی چھین لی تھی، سب کی دیکھ بھال، حویلی سے لے کر زمینوں تک، گاؤں سے شہر تک پھر سارا بزنس وہ خود کو روبوٹ بنا چکا تھا

---

اپنی اٹھائیس سالہ زندگی میں اپنے لئے تو اس نے کبھی جیا ہی نہیں، گھر والوں کے لئے ہی ہنستا تھا ان ہی کے لئے روتا تھا_ یہاں تک کی شادی جیسا اہم فیصلہ بھی خود کا نہیں تھا_ چاچی نے التجا کی ماں نے ہاں کہہ دی اور عانیہ اس کے ساتھ باندھ دی گئی اور وہ سب کے ساتھ ساتھ عانیہ کو بھی خوش رکھنے کے چکر میں اپنا آپ بھول گیا تھا_____

اصلان نے اپنی دو انگلیوں سے پیشانی زور سے دبائی تھی، سر میں درد سا ہونے لگا تھا_ آج دل کہا کوئی نازک سا ہاتھ ہو جو اس کا سر ہلکے ہلکے دبائے اس کے بالوں میں انگلی پھیرے مگر حیرت کی بات یہ تھی کی اسے وہ نازک ہاتھ عانیہ کا نہیں چاہیے تھا_____

ان چھ سالوں میں خود اصلان نے محسوس کیا تھا کی آج تک عانیہ اس کے دل کو چھو ہی نہیں پائی تھی وہ بہت حسین تھی بہت ہی پر جوش مگر وہ نہیں تھی جس کی اس کا دل خواہش کرتا تھا_

" ایسی کوئی بات نہیں مجھے اپنی بیوی پسند ہے اسے پیار کرتا ہوں_ عانیہ صحیح کہتی ہے میں ایک ان رومانٹک انسان ہوں اس لئے ایسا ہے_ "وہ خود کو بہلاتا سوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا سر کا درد بڑھ چکا تھا اور وہ ایک کپ چائے کے ساتھ سر درد کی گولی کھا کر فل حال سونا چاہتا تھا اس لئے کچن کی طرف بڑھ گیا تاکی خانساماں سے چائے کا کہہ سکے_____

"یار ہانو ایک بات بتاؤ؟_ "کچن میں جاتے ہوئے اصلان کے قدم پھر سے اس خوبصورت آواز پر ٹھٹھک سے گئے_ وہ دونوں شاید کچن میں تھی اور وہ ہانیہ کی شاید وہی دوست تھی جس کا ذکر عانیہ نے کیا تھا اور ہانیہ جس کی تعریفیں کر کر کے گھر والوں سمیت اصلان کا بھی دماغ کھا جاتی تھی

_____

"ہاں بولو آشو..." ہانیہ کے اتنے پیار سے پوچھنے پر اصلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی.....
اپنی دوست کے معاملے میں اس کی دیوانگی کے بارے میں سب اچھے جانتے تھے_____

" تمھاری بھائی بھابھی کا کپل ایسا بیکار سا کیوں ہے_ " آروشا کی بات پر باہر کھڑے اصلان کے ہونٹوں کی مسکراہٹ سکڑ گئی_ وہی سب کی طرح ان دونوں کے رنگ کا ایشو ہو گا جیسے کی عانیہ کی بیہودہ دوستیں کمینٹ کیا کرتی تھی_____

"کیا مطلب..... دیکھ آشو بھابھی کی طرح تم میرے لالا کی رنگ کے بارے میں کچھ مت کہنا..... وہ بہت اچھے ہے سب سے منفرد_" ہانیہ اپنی دوست کو ٹوک کر بہت جلی ہوئی بولی _اصلان پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹک کر وہاں سے جانے ہی لگا تھا کی آروشا کی بات پر تھم سا گیا_____

"یہی تو میں بھی کہنا چاہتی تھی ڈفر.... کی تمھارے اتنے ڈیسنٹ لالا کو اس پلاسٹک کی نک چھڑی گڑیا میں کیا نظر آیا جو شادی کر لی_" آروشا باہر کھڑے اصلان کی موجودگی سے بے خبر اپنے دل کی بات ہانیہ کو بتا رہی تھی _

"یار تمھارے لالا اتنے اٹریکٹیو ہے اور کتنے ہینڈسم ہے، کیا جاگیر داروں والی آن بان ہے ان کی فین ہو گئی میں تو ان کی _میں تو ایک نظر میں ہی دیکھ کر جان گئی ہوں..... وہ بہت اچھی نیچر کے بھی شخص ہے میرے خیال میں تو تم نے ان کی تعریف میں کنجوسی سے کام لیا ہے وہ اس سے بھی زیادہ اچھے ہے..... جتنا تم بتاتی تھی_" آروشا کی آنکھوں میں بار بار اصلان کی صورت پھر رہی تھی وہ بڑے جوش سے اصلان کی تعریفیں کرتی ہانیہ سے بول رہی تھی_____

"ہاں میرے جیسے لالا کسی کے بھی نہیں_ انہوں نے ہم لوگوں کے لئے خود کو بھلا ڈالا جس وقت بابا اور چاچا کی ایک ایکسیڈنٹ میں ساتھ ہی موت ہوئی تھی..... اس وقت لالا صرف پندرہ سال کے تھے مگر جس طرح انہوں نے اس چھوٹی عمر میں بھی ہم لوگوں کا خیال رکھا اس کی مثال ملنی

مشکل ہے_" ہانیہ کی آواز بھائی کی محبت میں لبریز ہو کر نم ہوئی اصلان کا دل بھی بوجھل ہو گیا

_____

"اتنے اچھے لالا کی ایسی نک چھڑی آٹے کی بوری والی لڑکی سے شادی کر دی.....کاش میں تیرے لالا کے ساتھ ہی یا ایک آدھ سال بعد اس پیدا ہو جاتی تو تیری بھابھی تو میں ہی بنتی تیرے لالا سے زبردست چکر چلاتی_" آروشا بس ہانیہ کو ہنسانے کے لئے مذاق میں بولی تھی..... مگر باہر کھڑے اصلان کا منہ کھل گیا..... کیا تھی یہ لڑکی اس کی زبان تو واقعی چمڑے کی تھی جس کا کام بس پھسلنا تھا.....

وہ سر جھٹک کر چائے کا ارادہ چھوڑ کر اسٹڈی روم میں چلا آیا_ سوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے نا جانے کیوں آروشا کی باتیں ذہن میں گونج گئی_" پلاسٹک کی گڑیا، آٹے کی بوری اگر عانیہ کو پتا چل جائے تو وہ آروشا کا منہ ہی نوچ لیں گی_" دھیمے سے ہنس کر اس نے سر جھٹکا تھا_" مجھ سے دس سال چھوٹی ہو گی یہ لڑکی اور ایسی بات، پاگل، بیوقوف لڑکی ایسے بولتے ہیں_" ہلکے سے بڑبڑا کر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا_____

**********************

عانیہ نے ایک دم سے باہر جا کر ڈنر کا پروگرام بنالیا اور ہر بار کی طرح اپنی بات بھی اصلان سے منوا لی..... وہ بھی آج ذہنی طور پر تھکا ہوا تھا..... اس لئے آرام سے راضی ہو گیا کی شاید باہر جا کر اور کچھ وقت عانیہ کے ساتھ بتا کر وہ پھر سے خود کو بہلا لے اس لئے وہ کچھ ہی منٹوں میں تیار ہو گیا_ عانیہ آئینہ کے سامنے کھڑی اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی جب اصلان میر کی بات پر وہ بھڑکی تھی_____

"وہاٹ ڈو یو مین کی ہم اپنے ڈنر پر وہ دونوں کو بھی لے کر ساتھ چلے_" عانیہ اپنی بھوری آنکھوں کو سکڑ کر ایک دم سے مڑ کر چیخی تھی_____

"اس میں چیخنے کی کیا بات ہے عانیہ..... ہم ان دونوں کو تنہا یہاں چھوڑ کر تو نہیں جا سکتے ہانیہ میری ذمہ داری ہے_" اس کے چیخنے پر اصلان نے اپنی ناگواری دباتے ہوئے سمجھایا_____

"اور جو یہ اتنے سارے گارڈز ہے وہ کس لئے ہے_ چھوٹی بچی نہیں ہے وہ کی ڈر جائیں گی_" وہ اپنی ناک پھلاتی اسے گھور رہی تھی_____

"مجھے کوئی بحث نہیں کرنی اگر چلنا ہے تو سب ساتھ جائیں گے ورنہ تم بھی گھر میں بیٹھو_" آج پہلی بار اصلان نے قطعی انداز میں کہہ کر عانیہ کو دیکھا اور اپنے کرتے کے بٹنز بند کرنے لگا_

---

عانیہ اس کے انداز دیکھ کر ضبط کرتی مڑ کر اپنی لپسٹک اور گہری کرنے لگی_ آئینے میں نظر آتے اصلان کے عکس کو دیکھ کر اس نے نخوت سے ناک سکڑی_ "ہمم...اپنے آپ کو نجانے کس ریاست کا شہزادہ سمجھتا ہے_ مائی فٹ کوئی ڈریسنگ سینس ہے ہی نہیں_" اسے اصلان کے ہر وقت کرتے شلوار میں ڈریس اپ رہنا بھی پسند نہیں تھا_ وہ پہلے بہت ٹوکتی تھی مگر اصلان کو اس کی پسند کی ڈریسنگ جو عجیب و غریب ہوتی بالکل پسند نہیں تھی_ کھڑے بال بنانا، الٹے سیدھے ٹیٹو بنوا کر ہاف سلیوس اور کھلے گریبان والی کسی شرٹ پہننا یا اور بھی کوئی اوچھی ڈریسنگ وہ بالکل نہیں کر سکتا تھا

---

اب بھی بلیک کرتے شلوار میں وہ بہت بچ رہا تھا مگر ہیرے کو پرکھنے والی نگاہ عانیہ کے پاس نہیں تھی _____ وہ پتھر کے پیچھے بھاگنے والی لڑکی تھی اس لئے اس کی قدر نا کر کے پتھروں کے پیچھے بھاگ رہی تھی_____

"تیار ہو کر نیچے آجانا_" اصلان اپنا موبائل اٹھا کر جیب میں رکھتا، وہی پاس پڑی اپنی گھڑی اٹھا کر روم سے نکل گیا_ سیڑھیوں سے اترتے ہی اسے ہاتھ میں لی گئی گھڑی پہننے کا خیال گزرا تھا وہ گھڑی

پہنتے ہوئے ہانیہ کے روم کے ڈور تک پہنچا تا کی اس سے پوچھ لیں وہ تیار ہو گئی کی نہیں.... روم کا ڈور کھلا تھا تو وہ بے دھڑک روم میں چلا آیا_____

مگر روم میں گھستے ہی اسے احساس ہو گیا کی اس نے کتنی بڑی غلطی کر دی ہے اسے ناک کر کے آنا چاہیئے تھا_ روم میں آروشا تنہا تھی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ اپنی فراک کی زپ بند کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی_ اسے ایک دم سے روم کے اندر آتے دیکھ کر وہ بری طرح سے خوفزدہ ہو کر مڑی اور ڈور پر کھڑے اصلان کو دیکھ کر اس نے اپنی پشت ڈریسنگ ٹیبل سے چپکالی_

_____

"آئی ایم سوری سو سوری مجھے معلوم نہیں تھا کی تم....." اصلان فوراً اپنی نگاہ جھکا کر بری طرح سے شرمندہ ہو کر جس تیزی سے روم میں آیا تھا اسی تیزی سے روم سے نکل آیا_ باہر نکلتے ہوئے ہزار بار خود پر لعنت بھیج چکا تھا_ کیا سوچ رہی ہو گی وہ کی وہ کیسا بندہ ہے، یہ سب سوچ کر وہ بار بار شرمندہ ہوتا رہا تھا_____

ایک جرم کا احساس تھا کی وہ چاہ کر بھی خود کو معاف نہیں کر پا رہا تھا..... شرمندگی کے احساس کے تلے اس نے پھر آروشا پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی کی اس کے چہرہ ہی دیکھ کر اندازہ لگالیں کی وہ ناراض ہے یا نہیں_____

یہاں تک کی وہ لوگ ڈنر کرنے کے لئے ریسٹورنٹ پہنچ بھی گئے_ ابھی ویٹر نے سرو نہیں کیا تھا کی عانیہ کو اپنی کوئی سہیلی کی کال آگئی اور وہ اٹھ کر کال سننے چلی گئی_ اصلان سر جھکائے اپنے موبائل میں دیکھتے ہوے اب بھی اسی شرمندگی کے احساس میں ڈوبا ہوا تھا_

شاید قدرت کو بھی اس پر رحم آگیا تھا کی ہانیہ کے کپڑوں پر ویٹر نے سرو کرتے ہوئے جوس کا گلاس گرا دیا_ ویٹر بے حد گھبرا کر معذرت کرنے لگا تو اصلان نے ہاتھ اٹھا کر اس سے نرمی سے کہا_" کوئی بات نہیں کسی سے بھی ہو سکتا ہے تم جاؤ_" وہ ویٹر سے مسکرا کر کہہ کر ہانیہ سے بولا_"ہانی بیٹا جاؤ واش روم میں صاف کر لو"_

"جی لالا_" وہ اپنا دوپٹہ سنبھال کر اٹھ گئی_____

"میں بھی چلتی ہوں_" آروشا بھی اٹھنے لگی_____

"میں دو منٹ میں آتی ہوں لالا بیچارے اکیلے بیٹھے رہیں گے کیا_" پہلی بار اصلان نے ہانیہ کی عقلمندوں والی بات پر شکر ادا کیا..... ورنہ وہ کس حق سے اسے روکتا اتنی دیر سے معافی مانگنے کے موقع فراہم ہونے کا منتظر تھا کی وہ خود جانے لگی تھی_____

ہانیہ زبردستی آروشا کو بیٹھا کر وہ وہاں سے چلی گئی_ آروشا اصلان میر کی سنگت میں بے حد نروس ہونے لگی_ "مس آروشا میں بہت معذرت خواہ ہوں آپ سے، مجھے ایسے نہیں آنا چاہئے تھا روم میں، ناک کر کے آنا چاہئے تھا اس لئے آپ سے بہت شرمندہ ہوں_ "اصلان نے جلدی سے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہا نگاہیں احترام میں جھکی ہوئی تھی اور چہرے پر پشیمانی تھی، وہ ایک نظر بھی اسے دیکھ نہیں رہا تھا_____

آروشا کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی اس شخص کو دیکھ کر..... جو انجانے میں ہوئی گستاخی پر شرمندہ ہو رہا تھا جس میں اس کا قصور بھی نہیں تھا..... اسے خود احتیاط کے طور پر ڈور بند رکھنا چاہیے تھا.... وہ اس کا اپنا بیڈ روم نہیں تھا دوست کے بھائی کا گھر تھا وہ خود لاپرواہی کر گئی تھی_____

اس کی خاموشی محسوس کر کے اصلان نے نگاہیں اٹھائی اور پھر دو چمکتی گہری کالی بولتی آنکھیں ایک دم سے بے حد خوبصورت ہری جھیل جیسی آنکھوں سے جا ملی_ نگاہوں کے اس تصادم سے کالی آنکھیں احترام میں اور ہری آنکھیں گھبرا کر جھک گئی_____

"آپ کی غلطی نہیں تھی میں ہی بیوقوف ہوں آپ شرمندہ مت ہوئے_ "اٹک اٹک کر آخر کار اس نے کہہ ہی دیا، ساتھ ہی چپکے سے اسے دیکھا بھی تھا_____ _

"تھینکس_" اب یہ شکریہ معاف کرنے پر تھا یا خود کی غلطی مان کر بیوقوف کہنے پر آروشا سمجھی نہیں تھی_ وہ تو اپنا بوجھ اتار کر اب چیئر سے ٹیک لگا کر موبائل میں بزی ہو گیا تھا_____

آروشا کے دل میں ایک خیال گزرا تو اس نے ہاتھ میں پکڑا اپنا موبائل اس طرح سے پکڑا کی دیکھنے والوں کو لگے کی وہ موبائل دیکھ رہی ہے..... مگر وہ جو کر رہی تھی خود جانتی تھی..... لیکن وہی پرانی بیوقوفی بھری حرکتیں... اس نے جیسے ہی فوٹو لیتے ہوئے کلیک کو ٹچ کیا.... چھناکا سا ہوا اور آواز کے ساتھ روشنی چمکی جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کی فوٹو لی جا چکی ہے_ خود پر روشنی پڑنے پر اصلان نے بس ایک ابرو اٹھا کر آروشا کو دیکھا_____

"و...و..وہ...." وہ بری طرح سے گربڑا گئی_ "ہاں آپ کے جوس کا گلاس بڑا پیارا ہے ایسا ہی سیٹ لوں گی اپنے جہیز میں_" آروشا جب گھبراتی تھی تو ایسے ہی بولتی تھی_ اصلان نے گہری سانس لے کر سر ادھر ادھر گھمایا پھر جوس کا گلاس اٹھا کر آروشا کے سامنے رکھ دیا_____

"لے لو پکس..... اب مجھے ڈسٹرب مت کرنا_" وہ طنزیہ کہتا پھر سے اسی پوزیشن میں بیٹھ گیا_ وہ منہ بناتی انجانے میں ٹیبل پر رکھے جوس کے گلاس کو اپنے ہونٹوں سے لگا بیٹھی.... جس میں سے اصلان نے گھونٹ لئے تھے..... اس لڑکی کی بیوقوفی بھری حرکتوں پر وہ ابھی کچھ بول دیتا کی ہانیہ

آگئی اور اس کے بعد عانیہ بھی_ پھر ڈنر ان لوگوں نے ہانیہ اور آروشا کی کھسر پسر کے ساتھ ختم کیا تھا_____

********************

" لالا.. ہم پہلے آروشا کو اس کے بنگلے پر ڈراپ کر دیں_ اس کے بابا کی کال آئی ہے کی وہ اب گھر پہنچے_ "ریسٹورنٹ کی پارکینگ میں کار تک پہنچتے ہی ہانیہ نے پیار سے بھائی کا بازوں تھاما_ اس سے پہلے کی اصلان کچھ کہتا عانیہ ناگواری سے بول پڑی_ "کیوں؟ اس کی کار کہاں گئی اس کا ڈرائیور چھوڑ کر گیا تھا نا اسے، اب اپنے ڈرائیور کو بلالیں_ "عانیہ کو آروشا کچھ زیادہ ہی بری لگی تھی شاید اس کے خود سے بھی زیادہ حسین ہونے پر .....

وہ ایک حسودی اور خود پسند لڑکی تھی تو کیسے اس کی حسین شکل برداشت کر لیتی_ آروشا کا دل کہا سفید بوری کا منہ نوچ لیں جو اسے گھور رہی تھی_____

"چھوڑ دیتا ہوں آ جاؤ_" اس سے پہلے ہانیہ جلبلا کر کچھ کہتی اور یہی گولا باری شروع ہوتی اصلان نے کہہ کر بات ہی ختم کر دی_ اس کے لالا ایک بہترین مرد تھے ہر رشتے کو نبھانا انہیں خوب آتا تھا تو پھر ہانیہ اپنی بھابھی سے ڈرتی کیوں، اس لئے ہانیہ عانیہ کو جتاتی نظروں سے دیکھ کر گردن اکڑا کر بیک ڈور کھول کر بیٹھ گئی..... ادھر عانیہ کا جل بھن کر برا حال ہو گیا اس نے اصلان سے منہ پھلا کر فرنٹ سیٹ سنبھال لی_____ _

اصلان سارے راستے خاموش سا ڈرائیونگ کرتا رہا تھا_ ہانیہ کے بتائے گئے ایڈریس پر پہنچ کر اس نے کار روکی تھی_ عانیہ نے ستائش بھری نگاہ گیٹ کے پار نظر آتی عمارت پر ڈالی_ یہ گھر دیکھ کر ہی آروشا کی حیثیت کا اندازہ ہو رہا تھا وہ تو اس کی سادگی دیکھ کر اسے ایسا ویسا ہی سمجھی تھی _
اتنی دیر میں کار دیکھ کر گیٹ کیپر نے پورا گیٹ کھول دیا تھا مگر اصلان نے کار داخل نہیں کی بس بیک سیٹ پر بیٹھی ہانیہ کا جلدی فارغ ہونے کا منتظر تھا کی وہ خدا حافظ کہے اور آروشا کار سے اترے تو وہ دوبارہ کار اسٹارٹ کرے_____

"آؤنا اندر چلو اپنے لالا سے کہونا_" آروشا کی خود ہمت نہیں پڑ رہی تھی اس لئے اس کے کان میں سرگوشی کی_____

آروشا کے ساتھ وقت گزارنے کے لالچ میں ہانیہ نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اصلان سے جھجک کر کہا_ "لالا آروشا اندر چلنے کو کہہ رہی ہے چلے_؟" اصلان نے ناخن چباتی آروشا کو ایک نظر دیکھ کر ہانیہ کا چہرہ دیکھا_

"پھر کبھی... ابھی رات زیادہ ہو گئی ہے جلدی سے خدا حافظ کرو تو گھر چلے، ٹھیک..." ہانیہ نے بس زبردستی مسکرا کر تائید میں سر ہلایا اور آروشا کی طرف مڑ گئی..... اصلان نے کوفت سے آروشا کے ساتھ ہی ہانیہ کو بھی اترتے دیکھا تھا_____

ہانیہ بار بار آروشا سے لپٹ کر خدا حافظ کہہ رہی تھی_ "سارا دن دوست کے ساتھ بتا کر بھی دل نہیں بھرا ہے... اصلان اپنی بہن سے کہو گھر چلنا ہے...." عانیہ کو ان کی دوستی ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی.... بہت ہی تپ کر وہ اصلان سے بولی ....

اصلان نے ابھی کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کی تیز تیز قدم اٹھا کر گیٹ تک آتے ایک بے حد ہینڈسم لڑکے کو دیکھ کر کچھ بولے بغیر وہ بس آروشا کی خوشی بھری چیخ سن کر ان کی طرف متوجہ ہو گیا.....

آروشا اس لڑکے سے پہلے ہی تیزی سے دوڑ کر اس لڑکے کے گلے لگ گئی اور لڑکے نے اسے گلے لگا کر کمر سے پکڑ کر اٹھایا تھا پھر اسی طرح اسے اٹھائے ہوئے چاروں طرف گھما کر وہ بھی اپنی خوشی بیان کر رہا تھا_____

اصلان بہت سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جو ایک دوسرے لپٹے تھے..... آروشا کو خود سے لگا تا وہ لڑکا بار بار اس کی پشت تھپکتا اور سر سہلا رہا تھا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتا..... جب آروشا اس سے الگ ہوئی تو پھر سے اس کی پیشانی چوم کر وہ آروشا کو اپنے بازوں کے ہلکے میں لے کر ہانیہ کی طرف متوجہ ہو گیا.....

آنکھوں میں ڈھیروں چمک لئے وہ ہانیہ سے کچھ کہہ رہا تھا جو اصلان کو سنائی نہیں دیا مگر وہ ایک دم سے کار کا ڈور کھول کر ان کی طرف بڑھا تھا اور دو چار ہی قدم میں وہ ان تینوں کے سر پر کھڑا تھا

---

"ہانیہ اب چلے_" گمبھیر آواز میں اس نے ان تینوں کو چونکا دیا تھا_____

"واؤ.... آج آپ سے ملاقات ہو ہی گئی میری، مجھے بہت شوق تھا آپ سے ملنے کا اصلان سر_" وہ جتنا سنجیدہ تھا وہ لڑکا اتنی ہی گرم جوشی کا اظہار کرتے ہوئے آروشا کو چھوڑ کر اصلان کی طرف ہاتھ بڑھا چکا تھا_____

"بھائی یہ آروشا کا بھائی حشم ہے_" ہانیہ کے جوش سے بتانے پر جانے کیوں اصلان کے تنے ہوئے چہرے پر نرمی سی چھا گئی_ اس نے بھی گرم جوشی سے اس کا بڑھایا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا_" مجھے بھی تم سے مل کر اچھا لگا ینگ بوائے "_

اصلان کے ینگ بوائے کہنے پر حشم نے منہ بنالیا_ "اصلان سر بھلے ہی میں آپ کو سر کہہ رہا ہوں مگر آپ مجھ سے اتنے بزرگ بھی نہیں کی مجھے بوائے سمجھے آپ سے پانچ چھ سال ہی چھوٹا ہوں گا _"اس کے ایسا بولنے پر اصلان کھل کر مسکرا دیا_____

"تم بھی مجھے سر کہنا بند کر دو اب میں اتنا بڈھا بھی نہیں کی تم سر کہہ کر مخاطب کرو_ "اصلان نے بھی اپنی عادت کے خلاف شوخی دکھائی تو حشم زور سے ہنس دیا_ ان لمحوں میں ہانیہ نے چپکے چپکے حشم کو دیکھنے میں اور آروشا نے اصلان میر کو دیکھنے میں وقت گزارا تھا..... جانے کیوں پرایا ہونے کے باوجود بھی آروشا میر اس کے ہر انداز پر بے اختیار ہوئی جا رہی تھی_____

"میر ا تعارف نہیں کرواؤں گی ہانیہ_ "وہ لوگ تو عانیہ کو بھول ہی بیٹھے تھے.... اب جب اچانک اس کی آواز سنی تو سب کو یاد آیا کی عانیہ بھی کار میں موجود تھی_ حشم نے تعجب سے کہنے والی کو دیکھا تھا_ ویسٹرن لباس میں ہیوی میک اپ چہرے پر تھوپے ہوئے اس عورت کی نظر جانے کیوں اسے اچھی نہیں لگی تھی ..... عجیب سی چمک تھی جانے کیا تھا کی حشم کو گھن سی آئی تھی

_____

"شی ازمائی وائف عانیہ اصلان میر_"ہانیہ کے تعارف کروانے سے پہلے ہی اصلان نے خود ہی کہہ دیا.....خود پر جمی نظریں محسوس کر کے اس نے شاید جتانا ضروری سمجھا تھا اور نظریں جھک بھی گئی مگر اس تعارف نے پتا نہیں کیوں دل میں چبھن سی پیدا کی تھی_____

"عانیہ یہ حشم ہے ہانیہ کی فرینڈ آروشا کا بھائی_"اصلان نے مسکرا کر حشم کو دیکھ کر تعارف کروایا_ آروشا نے اس بار اپنا دل اور نگاہ دونوں ہی موڑ لی بہر حال عزت نفس سب سے زیادہ عزیز تھی

_____

"اوہ نائس ٹو میٹ یو کیوٹ بوائے_"عانیہ نے مسکرا کر اپنا خوبصورت نازک سا ہاتھ حشم کے سامنے کر دیا_ہانیہ نے سراپا جل کر عانیہ کو گھورا_آروشا نے چونک کر عانیہ کو دیکھا اس کی نگاہوں میں اسے وہی چمک نظر آئی تھی جیسی وہ بچپن سے اب تک ایک شخص کی آنکھوں میں دیکھ دیکھ کر وہ اس نگاہ کا مفہوم سمجھ چکی تھی....• بے ساختہ اس نے حشم کے بازوں پر اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچ کر اپنے ساتھ لگاتے ہوئے نفرت سے عانیہ کی طرف دیکھا، اس کے اس انداز نے اصلان میر کو بری طرح سے چونکایا تھا_____

"سلام علیکم بھابھی آپ سے بھی مل کر مجھے اچھا لگا_"آروشا کے ہاتھوں پر تھپکی دے کر اس نے عانیہ کو جتا دیا کی وہ شکار نہیں_ہانیہ نے دونوں بھائی بہن کو بہت پیار سے دیکھا....ان دونوں کی وہ

بچپن کی راز دار تھی ان تینوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنے نے غم اور خوشی بانٹیں تھے_ اس کے بھابھی کہنے پر عانیہ نے طنز سے مسکرا کر اپنے ہاتھ سمیٹ لئے___

"میرے خیال میں اب چلنا چاہیے..... اوکے حشم سی یو اگین_" اصلان نے کہہ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا حشم نے بھی اس سے ہاتھ ملایا تھا... ہانیہ ایک بار پھر آروشا کے گلے لگ کر خدا حافظ کہہ رہی تھی کی_____

"وہاٹ اے سرپرایز اصلان میر اور میرے غریب خانے پر_" تبھی وہاں ایک کار رکی تھی اور اس میں سے جو شخص بولتے ہوئے نکلا تھا..... اسے دیکھ کر اصلان میر کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا کی آروشا اور حشم کا باپ شاہنواز خان ہے _____

********************

اصلان کے چہرے پر ایک زوردار ہاتھ لگا تو وہ ماضی سے نکل کر فوراً حال میں آگیا_ اس کے سینے سے لگے لگے آروشا نے عادت کے مطابق ہاتھ پیر چلایا تھا_ جو سیدھا اس کے منہ پر لگا تھا__ اصلان نے

ایک گہری سانس لے کر اپنے سینے سے لگی آروشا کو دیکھا..... وہ سکون سے اس کے سینے پر سر رکھے بے خبر سو رہی تھی_____

اصلان نے اس کے سر کو سیدھا کرتے ہوئے اس کے حسین چہرے کو دیکھا تھا..... وہ سوئی ہوئی بچوں سی معصوم لگ رہی تھی... پلکیں ابھی تک آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی....
مگر چہرے پر سکون سا چھایا ہوا تھا اور یہ سکون بس اس کی قربت کی دین تھا.... کتنا برا کیا تھا اس نے فرشتہ صفت جیسی اپنی محبت اپنی چاہت پر مگر وہ پھر بھی اس سے محبت کرتی رہی اور کرتی رہیں گی.....

"میں تمھاری چاہتوں کا اتنے قابل تو نا تھا_" ایک ٹک اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے جیسے اصلان کے دل میں دھیرے دھیرے درد سا کروٹ لینے لگا ...
آروشا کو سینے میں بھینچ کر اس نے جیسے اس درد پر قابو پایا تھا... ان دونوں کے ماضی میں اتنے دردناک حادثے رونما ہوئے تھے کی دونوں نے ہی دوسروں کے کئے گئے گناہوں کی سزا جھیل رہے تھے_____

"بہت سزائے جھیلی ہے ہم نے مگر اب نہیں.. اب ان گناہگاروں کو ان کے کئے گئے ہر جرم کا ایک ایک بدلہ چکانا پڑیں گا_" وہ آنکھوں میں ایک عظم اور برف سی کاٹ لے کر اپنے اور آروشا کے دشمنوں سے مخاطب ہوا تھا_

اصلان نے اپنا چہرہ جھکا کر اپنے سینے سے لگی آروشا کے چہرے کو دیکھا وہ اس کی شرٹ کو مٹھی میں دبوچے بہت سکون سے سو رہی تھی_____

"تمھاری آنکھوں میں جھلکتی محبت کو بہت پہلے اصلان میر نے بھانپ لیا تھا آروشا اصلان میر..... بس وہ پہلے مجبور تھا اور بعد میں بدگمان.... بہت ظلم کئے ہیں میں نے مگر اب اس سے زیادہ محبت دوں گا_" وہ اپنے ایک ہاتھ کی انگلی آروشا کے نرم پھول سے گال پر پھیرتا مسکرایا تھا..... آروشا کا کیا گیا ایک ایک اظہار اس کے زخموں پر مرحم سا بن چکا تھا_____

وہ بے خود سا ہو کر سوئی ہوئی آروشا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے لگاتار اپنی انگلی سے اس کے چہرے کے ہر نقش کو چھو کر محسوس کر رہا تھا .....

وہ اتنی بے خبر تھی کی اصلان کی کسی بھی حرکت پر اس کی نیند ٹوٹ ہی نہیں رہی تھی_____

"جس دن بھی ناخود پر قابو کھو کر میری قسم ٹوٹی تو تم اس دن کے بعد سے سکون سے سونے کے لئے ترس جاؤں گی آروشا اصلان میر_" اصلان کی آنکھوں میں چمک سی ابھری تھی اس کی مدہوشی پر....

سرشاری سے ہنس کر اپنی وہی انگلی سے اس کے ہونٹوں پر مار کر ایک مدہوشی سے وہ بولا تھا

---

آروشا کو پھر بھی ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ کر اصلان کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی..... پھر اچھے سے اس کے نازک وجود کو اپنے توانا بازوؤں میں سمیٹ کر وہ سوفے سے سنبھل کر اٹھ کھڑا ہوا..... اب اس کے قدم سیڑھیوں کی طرف تھے_____

آروشا کو کانچ کی گڑیا کی طرح اٹھائے اٹھائے وہ بیڈ روم تک آیا تھا..... پیرو کی مدد سے ڈور کھول کر وہ اسے لے کر بیڈ تک آگیا_ بہت ہی احتیاط سے اسے بستر پر لٹا کر اس کے سر کے نیچے تکیہ سیٹ کیا پھر کمفرٹر اس کے اوپر ڈال کر جھک کر آروشا کی پیشانی پر محبت سے پر لمس چھوڑ کر وہ سیدھا ہو گیا

سائڈ دراز سے سگریٹ نکال کر لائٹر بھی ساتھ اٹھا کر وہ روم سے نکل کر بالکنی کی طرف آگیا

---

نیند تو ویسے بھی اسے کم آتی تھی آج تو ماضی کے اوراق پلٹے تھے تو اسے نیند کہاں تھی_ سگریٹ سلگا کر ایک گہرا کش لیتے ہوئے وہ پھر سے نا چاہتے ہوئے وہ ان دردناک یادوں میں کھویا تھا

_____

********** *********

اصلان حیرت سے کار سے شاہنواز خان کو اترتا دیکھ رہا تھا..... وہیں اب تک ہنستے مسکراتے آروشا اور حشم کے چہرے پر بھی سرد سا تاثر چھا گیا تھا_ ہانیہ کے چہرے پر ایک نفرت سی تھی انہیں دیکھ کر.....

بس ایک عانیہ تھی جو آنکھیں پھاڑے کار سے اتر کر اپنی طرف آتے اس شخص کو دیکھے جا رہی تھی _اس کی دوستی بہت سے مردوں اور لڑکوں سے رہی تھی مگر یہ جو مرد تھا نا اس کی بات ہی الگ تھی _کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ مرد خوبصورتی اور وجاہت کا نمونہ تھا_____

"ہیلو مسٹر اصلان میر، آپ میرے یہاں کیسے_" شاہنواز خان عانیہ کی نگاہوں سے انجان بنتے اصلان میر کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے.....

سب کے درمیان بھی انہوں نے عانیہ کی ستائش چھلکاتی نظریں محسوس کرلی تھی اور یہ ان کے لئے عام بات تھی..... لڑکیاں ایسے ہی اسے دیکھ کر ہوش کھو دیتی تھی چاہے وہ شادی شدہ ہی کیوں نا ہو_

اب بھی عانیہ کی طرف سے بے نیاز بن کر اس نے اپنا ہاتھ اصلان کے سامنے بڑھا دیا_ اصلان نے مجبوراً اپنا ہاتھ شاہنواز خان کے ہاتھ میں دے کر مصافحہ کیا .....

مجبوری تھی ورنہ وہ شاہنواز خان کے گندے ہاتھ کبھی چھوتا نہیں جو ہر گناہ سے رنگے ہوئے تھے

---

"بابا... اصلان سر آروشا کو ڈراپ کرنے آئے تھے_" حشم نے سنجیدگی سے اصلان میر کی آمد کے بارے میں میں شاہنواز خان کو اطلاع دی_____

"بابا... حشم کے بابا کہنے پر.. عانیہ کو یقین نہیں ہوا تھا کی یہ اتنا حسین مرد دو جوان بچوں کا باپ ہے_ کوئی مشکل سے ہی یقین کرے گا کی وہ شادی شدہ ہے.... کجا کی اتنے جوان بچوں کا باپ اب اسے سمجھ میں آیا....

یہ حشم اور آروشا اتنے حسین کیوں ہیں جب باپ ایسا حسین ہو گا تو اولاد تو اس سے بڑھ کر ہی ہو گی

---

"میری بہن آپ کی بیٹی کی فرینڈ ہے اور وہ اپنی فرینڈ کے گھر آئی تھی..... تو مجبوراً مجھے یہاں ڈراپ کرنا پڑا_" اصلان نے ایک دم سے سنجیدگی سے ساری تفصیل بتادی کی ان کے جیسے شخص کے گھر آنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے_____

آروشا کے دل میں پھر سے چبھن سی ہوئی تھی.... اس نے چپکے سے اصلان میر کی طرف دیکھا..... اس کی آنکھوں میں شاہنواز خان کو دیکھتے ہوئے جو ناگواری تھی..... اس سے آروشا کا سر جھک گیا.. اس کا مطلب تھا وہ جانتا تھا کی اس کا باپ کیسا ہے..... درد کی ایک تیز لہر اس کے وجود سے اٹھتی دل میں گھر کر گئی_____

"اوہ اب آ گئے ہے تو ایک کپ کافی بھی ہو جائے میری طرف سے_" شاہنواز خان نے ایک نظر خاموش کھڑی ہانیہ کو دیکھا پھر اصلان سے مخاطب ہوا تھا_ اس ایک نظر سے ہانیہ سہر گئی تھی..... اس ایک نظر نے اصلان اور حشم دونوں کو کھولا دیا..... ایک کی وہ بہن تھی تو دوسرے کی محبت..... کیسے اس غلیظ نگاہ کو برداشت کر سکتے تھے_____

"نو تھینکس ہانی اب چلو بہت دیر ہو گئی ہے_" اصلان نے ایک دم سے لٹھ مار انداز میں شکریہ کہہ کر ہانیہ سے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر مڑ گیا.....

عانیہ جو اپنا تعارف بھی شاہنواز خان سے کروانا چاہتی تھی..... مجبوراً شاہنواز خان کو پیاسی نگاہوں سے دیکھتی اصلان کے پیچھے چل دی_____

شاہنواز خان کو عانیہ جیسی لڑکی کی نگاہ کی کوئی پرواہ نہیں تھی....وہ تو پکا پھل ہوتی ہے جب چاہو گود میں گر جائیں گی..... اس کے لئے تو ہانیہ جیسی لڑکی سخت ٹارگیٹ ہوتی ہے اور انہیں حاصل کر کے جو نشہ ملتا ہے وہ نشہ بہت دنوں تک مسرور رکھتا ہے_____

"آروشا آؤ اندر چلے_" حشم اب سرد نگاہوں سے انہیں دیکھتا آروشا کا شانہ تھام کر اندر کی طرف بڑھ گیا_ شاہنواز خان نے ہونٹ بھینچ کر حشم کے انداز دیکھے جس کی نگاہوں میں ہمیشہ کی طرح ان کے لئے بس نفرت تھی_ اس نفرت کی پرواہ انہیں کبھی نہیں تھی مگر آروشا کو اس طرح سے ان سے دور لے جانا انہیں بری طرح سے کھلتا تھا

_____

**********

اصلان نے جلدی جلدی تیار ہوتے ہوئے ایک نگاہ بیڈ پر بے سدھ سوئی عانیہ کو بھی دیکھا_ آج کل عانیہ کا رویہ اس کے ساتھ عجیب سرد سا ہو گیا تھا، ....

وہ پہلے بھی اس سے بے زار رہتی تھی بس مطلب بھر اسے اصلان کی پرواہ تھی..... اب تو اس نے اصلان کو بالکل بھی اہمیت دینی چھوڑ دی تھی_____

اس کی مصروفیت تو جیسے اور بڑھ گئی تھی دوستوں کے یہاں آنا جانا پہلے کم کیا تھا کی اور بھی زیادہ ہو گیا تھا_ رات بھی دیر تک باہر رہنے کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا وہ ٹوکنے کا سوچتا مگر پھر اس خیال سے کون سا وہ اسے وقت دے پائے گا اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا تھا_____

آج کل وہ اپنے نئے پروجیکٹ میں بری طرح سے مصروف تھا دوسری اہم وجہ یہ تھی کی اسے اپنی پوری فیملی کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی پر بھی اعتماد تھا..... وہ شکی مردوں کی طرح نہیں تھا جو ہر بات میں بیوی یا بہنوں پر شک کرتے ہوئے ان پر پابندیاں عائد کرتے ہیں_____

اسے اپنے گھر کی عورتوں پر اندھا اعتماد تھا.... کی اس کی عزت پر اس کے گھر کی عورتیں کبھی داغ نہیں لگائے گی..... اور اسی اندھے اعتماد نے اسے ذلت کی آگ میں دھکیل دیا تھا_____

جلدی جلدی اپنا موبائل اور بریف کیس اٹھا کر وہ روم سے نکل کر نیچے چلا آیا_____

"لالا پلیز آپ مجھے کالج چھوڑ دیں گے میں لیٹ ہو گئی ہوں_" ابھی وہ جلدی جلدی ناشتہ ختم کر کے اٹھا ہی تھا کی ہانیہ بھی تیزی سے بولتی اس کے ساتھ ہی ڈائینگ ٹیبل سے اٹھ گئی_____

" تمھارا ڈرائیور کہاں ہے_" اس نے ہانیہ کے لئے الگ سے ڈرائیور رکھا ہوا تھا..... اس لئے پوچھتے ہوئے کلائی پر بندھی گھڑی پر نگاہ بھی ڈالی_____

"ان کو کہیں جانا تھا اس لئے میں نے چھٹی دے دی..... پلیز لالا مجھے چھوڑ دے_" ہانیہ نے معصومیت سے ریکویسٹ کی_ اصلان نے بس سر ہلا کر اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور وہ تیزی سے باہر نکلا تھا_____

"لالا میں جاتی ہی نہیں مگر وہ آشو ہے نا وہ میرا گلا دبا دیتی.... اس لئے آپ کو ڈسٹرب کیا.... سوری آپ ویسے ہی لیٹ ہو رہے ہے_" بیک ڈور کھولتے ہوئے اصلان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے وہ معذرت بھی کر چکی تھی_____

"آشو... کون؟" اصلان نے ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے ہانیہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

_____

"کیالالا میری ایک ہی تو فرینڈ ہے اور آپ اسے بھی بھول گئے..... آروشا کی بات کر رہی ہوں_"
ہانیہ نے منھ بنا کر اپنے پیارے لالا کو دیکھا_____

"اوہ" اس کے خیالوں میں پھر سے ایک حسین چہرہ گھوم گیا..... جس کی معصومیت اور سادگی نے اسے اور حسین بنایا ہوا تھا_ اصلان نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا اور ڈرائیور کو پہلے آروشا کے کالج ڈراپ کرنے کا حکم دے کر سیٹ سے ٹیک لگالی_____

"آپ کیسے میری آشو کو بھول سکتے ہیں_" ہانیہ کو اس کے اپنی بیسٹی کے بھول جانے کا کچھ زیادہ ہی غم تھا..... اس لئے منھ بنا کر شکایت کی.....

"وہ تمھاری فرینڈ ہے میری نہیں_" اصلان نے ایک نگاہ اپنی معصوم بہن پر ڈال کر نرمی سے جواب دیا__ ہانیہ کو جیسے بات سمجھ میں آگئی اس لئے بس تائید میں سر ہلا دیا_____

"حشم آپ کو بہت پوچھتا ہے_ وہ آپ سے بہت متاثر ہے...." ہانیہ نے ایک بار پھر سے پورے جوش سے بولنا شروع کیا____

"اچھا لڑکا ہے حشم... مجھے بھی مل کر اچھا لگا اس سے_" اسلان نے تعریف کی تو ہانیہ کا چہرہ کھل سا گیا_

"اچھا بہت اچھا ہے..... آپ کو پتا ہے لالا ہم بچپن سے ساتھ ہے.... ایک ساتھ ایک ہی اسکول میں.... بس ہاسٹل الگ رہے تھے..... پھر حشم میڈیکل میں چلا گیا اور ہم یہاں_" پھر سارے راستے ہانیہ اسے آروشا اور حشم کے سارے قصے سناتی آئی تھی وہ بس مسکرا مسکرا کر سن رہا تھا .....

زیادہ بولنا اسے پسند نہیں تھا مگر خود سے جڑے لوگوں کی وہ ساری باتیں پوری دلچسپی سے سنتا تھا

_____

**********

جیسے ہی ان کی مرسیڈیز ہانیہ کے کالج کے گیٹ پر رکی تو ان کی کار کے سامنے ہی اسی وقت ایک بائک رکی تھی..... اس بائک سوار نے جیسے ہی اپنا ہیلمیٹ اتارا ہانیہ کی آنکھوں کی چمک دوگنی ہو گئی_____

"حشم اور آروشا_" ہانیہ خوشی سے چہکتی بنا اسلان سے خدا حافظ کہیں... تیزی سے کار کا ڈور کھول کر نیچے اتر گئی_____

ہانیہ کی بے تحاشا خوشی بھری عجلت پر اصلان نے چونک کر کار کے شیشے کے پار نظر آتے دونوں نفوس پر ڈالی ___

اسے دیر ہو رہی تھی مگر نجانے وہ کیوں رک گیا صرف رک ہی نہیں گیا تھا بلکہ ڈور کھول کر باہر بھی نکل آیا_____

For more visit (exponovels.com)

کار کا ڈور کھول کر نکلتے ہوئے اصلان میر کو دیکھتے ہی حشم احتراماً بائیک اسٹینڈ پر کھڑی کر کے نیچے اتر آیا___اس کے پیچھے بیٹھی آروشا بھی اپنے سر سے ہیلمیٹ اتار کر بائیک سے کود کر اتری تھی

_____

"ہائے.... اصلان بھائی کیسے ہے آپ_؟" حشم اس کی طرف آتے ہی اس سے بغل گیر ہو گیا.... محبت کے اس مظاہرے پر اصلان کو تعجب بھی ہوا اور اچھا بھی لگا.... وہ مخلص لوگوں کی قدر کرتا تھا محبت میں خالص پن اس کی کمزوری تھی_____

"الحمد للہ.. تم بتاؤ آج ادھر کیسے_" وہ حشم سے الگ ہوتے ہوئے خوش دلی سے مسکرایا.... اپنی لاکھ بے نیازی کے باوجود بھی اپنے اوپر جم جانے والی دوہری آنکھوں کی بے خودی بھی وہ بھانپ چکا تھا..... مگر ان دو آنکھوں میں دیکھنے کی اس نے بالکل بھی غلطی نہیں کی_____

"میں بس آشو کو ڈراپ کرنے کے لئے زبردستی بائیک پر اسے لے آیا_" عادت کے مطابق حشم نے پاس ہی کھڑی آروشا کے کاندھے پر مارتے ہوئے چہک کر بتایا_____

"یہ بھی بتا دو راستے بھر میں اپنے بچنے کی دعا کرتی رہی ہوں_" اپنے نازک شانے پر اپنے پیارے بھائی کا زوردار ہاتھ کھا کر وہ تپ کر بولی.... حشم کے قہقہے کے ساتھ ہانیہ کی ہنسی بھی شامل تھی...

مسکراہٹ تو اصلان کے ہونٹوں پر بھی آئی تھی مگر اس نے مہارت سے اسے لبوں کے گوشے میں دبالی_____

"بائیک کا شوق ہے تمھیں_" اب بھی آروشا کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے حشم سے پوچھا _____

"لگتا ہے میری بائیک آپ کو بھی پسند آگئی ہے_" حشم نے اس کی نگاہ اپنی بائیک پر دیکھ کر بڑے شوق سے پوچھا_____

"تمھاری دلہن کے بارے میں نہیں... تمھارے شوق کے بارے میں پوچھ رہے ہیں_" حشم کو بڑا شوق تھا ہر کوئی اس کی بائک کی تعریف کرے.....
اصلان کا خود کا نظر انداز کرنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا... وہ بار بار بول کر اس کی توجہ اپنی طرف کروانا چاہتی تھی..... مگر وہ اصلان میر ہی کیا جو آروشا کو ایک نگاہ دیکھ لیں_____

"ایک زمانے میں مجھے بھی شوق تھا بائیک کا..." اب بھی حشم کی ہی طرف دیکھتے ہوئے وہ ایک ادائے بے نیازی سے آروشا سے رخ موڑ کر کھڑا ہوا تھا_____

"واؤ تو چلے پھر ایک ریس ہو جائے_" حشم نے چہک کر اس سے کہا.... ہانیہ خاموشی سے کھڑی آروشا کے پاس چلی آئی_____

"پھر کبھی تمھاری ریسینگ بھی دیکھ لیں گے فل حال ابھی میں آفس کے لئے لیٹ ہو گیا ہوں.... ہانی میں ڈرائیور بھجوا دوں گا_" حشم کا شانہ تھپک کر وہ ہانیہ کی طرف مڑا.....
ہانیہ کے ساتھ کھڑی آروشا پر اس بار اس کی نظریں زرا دیر کے لئے رکی اور اس ایک لمحے میں ہی آروشا کے دل کی کلی کھل گئی.....

"خدا حافظ..." اصلان نے تیزی سے مڑ کر کہا تھا..... اور پھر وہ رکا نہیں اسی تیزی سے وہ اپنی کار میں بیٹھ گیا..... اس کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے کار اگے بڑھالی_____

*******************

"بس کر اب نا..... لالا چلے گئے_" آروشا کو لگا تار جاتی ہوئی کار کی طرف دیکھتے ہوئے ہانیہ نے اس کے کان میں جھک کر سرگوشی کی.....

وہ ہانیہ کے کہنے پر سرد سانس بھر کر اپنا دل اور نظر دونوں موڑ کر حشم کی طرف متوجہ ہو گئی.....
جو محبوبہ کے بھائی کے جاتے ہی پکے عاشقوں کی طرح پوری دیدہ دلیری سے ہانیہ کو باچھیں چیرے دیکھے جا رہا تھا_____

"شرم کرو ہم کہاں ہے اسی کا تو خیال کر لو_" آروشا نے ایک دھپ حشم کو لگا دی

_____

"شرم کیسی میری بچپن کی بندی ہے_" بڑی دیدہ دلیری سے وہ ہانیہ کو آنکھ مار چکا تھا_____

"کوئی بندی وندی نہیں ہوں کبیر سینگھ کی اولاد_" اس کے آنکھ مارنے اور بندی کہنے پر ہمیشہ کی طرح ہانیہ نے جل کر کہا تو حشم نے ہنس کر اسے پھر سے آنکھ ماری_ ہانیہ نے ہاتھ میں پکڑا ہینڈ بیگ اس کے بازو پر مار دیا وہی آروشا اب بس کھڑی دونوں کو پیار بھری نظروں سے دیکھتی مسکرا رہی تھی_____

"چلو آجاؤ ایک چکر لگا کر آتے ہیں_" وہ ہیلمیٹ پھر سے سر پر رکھتا ہانیہ سے بولا .....
آروشا کو جتنا ڈر لگتا تھا ہانیہ اتنی ہی بائیک کی دیوانی تھی.... جب جب موقع ملتا تھا حشم کے ساتھ بائیک کا مزا لیا جاتا تھا_____

"آشو کو کیسے اکیلا چھوڑ دوں_" من تو اس کا للچا گیا مگر آروشا کا بھی خیال تھا اس لئے ہونٹ لٹکا کر ایک بار آروشا پھر حشم کو دیکھا_____

"یار ایک بات سمجھ میں نہیں آتی تمھیں اپنے ہونے والے سیاں سے زیادہ اپنی نند کا کیوں اتنا خیال رہتا ہے_" حشم نے شرارت سے دونوں کو دیکھا_____

"میری نند نہیں میری بہن ہے یہ..... میری دوست میری سب کچھ_" ہانیہ پوری محبت سے پاس کھڑی آروشا سے لپٹ گئی... وہی حال آروشا کا بھی تھا_____

"اور میں کیا ہوں_" حشم نے جھٹ سے پوچھا_____

"تم میری جان_" ہانیہ نے بھی پٹ سے جواب دیا___

"اوہ سو ہنئے..... دل خوش کر دیا چل نکھرے مت کر اب آجا..... بچپن کی بندی_" حشم نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے قریب کھینچ لیا_____

"حاشو کے بچے تیرا گلا دبا دوں گی_"اس کے بندی کہنے پر وہ پھر سے تپ گئی

---

"پہلے بڑی تو ہو جاؤ..... پھر میرے ڈھیر سارے بچوں کی ممی بھی بن جانا_" حشم کے بے ساختہ کہنے پر جہاں وہ شرما سی گئی وہی ان دونوں کو دیکھتی آروشا نے قہقہہ لگایا تھا_____

"دیکھو میرے بچوں کا سنتے ہی ان کی پھوپھو کتنی خوش ہو گئی ہے_" آروشا کے ہنسنے پر حشم اسی شوخ انداز میں ہانیہ سے بولا... اس نے اس بار بس اس کی کمر پر مکا مارا تھا_____

"بس کرو اب بک بک... تم دونوں جلدی سے جاؤ اور جلدی سے آو... ورنہ میں اکیلے میں رونے لگوں گی_"اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہیلمیٹ ہانیہ کے سر پر رکھتے ہوئے آروشا نے رعب سے کہہ کر حشم کو دیکھا_____

"آشو تو بھی چل نا.... آئس کریم کھلاؤں گا_" حشم نے اسے بھی ساتھ چلنے کے لئے اسے لالچ دیا

---

"کار کیوں نہیں لائی.... میں نہیں جاتی_" اس کے منہ ٹھیڑا کر کے کہنے پر حشم نے اپنی پیاری سی بہن کی ناک پکڑ کر دبائی.. "میری توبہ جو تجھے اب بائیک پر لایا.. چل نا_" ایک طرف اس کا دل ہانیہ کے ساتھ جانے کو بھی کہہ رہا تھا دوسری طرف اسے آروشا کو اکیلے چھوڑ کر جانا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا_____

"مرنا نہیں ہے مجھے گر کر_" آروشا نے انکار میں سر ہلایا_____

"ایک جھانپڑ لگاؤں گا.... اگر مرنے کی بات بھی کی تو_" حشم سنجیدہ سا ہو گیا تو اس نے جھٹ سے اپنے کان پکڑ لئے..... ہانیہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی.....

"بس آدھے گھنٹے میں آتا ہوں_ تو اب اندر جا_" پیار سے اس کا گال تھپک کر حشم بائیک پر بیٹھ کر اسٹرارٹ کرنے لگا ....

ہانیہ آروشا کو ہاتھ ہلاتی اس کے پیچھے بیٹھ گئی تو آروشا ان دونوں کو ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کرتی کالج گیٹ سے اندر چلی گئی_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

ہانیہ سرشار سی حشم کی کمر میں ہاتھ ڈالے اور اس کے کاندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار رہی تھی_

خود حشم کی خوشی کا بھی ٹھکانہ نہیں تھا وہ بھی ہوا سے باتیں کرتے ہوئے اپنی بائیک اڑا رہا تھا_ حشم کی زندگی بس ان دو ذات سے خوشی سے آشنا تھی_ اپنی ماں کے مرنے کے بعد اور اس حادثے کے بعد تو وہ مر ہی جاتا اگر آروشانا ہوتی.... اور اس کے بعد ہانیہ اسے نا ملتی .....

ان کی محبت نا ہوتی ایک اس کا دل تھی تو دوسری اس کی جان_ خاص طور پر آروشا کے لئے تو وہ اپنی جان بھی قربان کر سکتا تھا... اتنی ہی محبت تھی اسے اپنی بہن سے اور آروشا کو اس سے

---

"حاشو اب چلے.." ہانیہ نے اس کے شانے پر ٹھوڑی ٹکائے ہی ہوئے ہوا کے زور سے اڑتے بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا تھا... آروشا کا دیا ہیلمیٹ اس نے لگانے کی زحمت نہیں کی تھی_____

"ابھی صرف ٹین منٹس ہوئے ہے ٹو نٹی منٹس اور ہے ہمارے پاس_" وہ بائک ایک طرف سنسان سی جگہ پر روک کر اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے بولا.....اس نے آروشا سے کہا تھا ادھا گھنٹہ تو آدھے گھنٹے میں ہی پہنچ جائے گا_____

"روک کیوں دی_" ہانیہ نے تعجب سے بائیک سے اترتے ہوئے حشم سے پوچھا.... وہ سر سے ہیلمیٹ اتار کر بائیک پر رکھتا اس کی طرف مڑا_____

"تمھیں دیکھ لوں جی بھر کر_" حشم کی آنکھوں میں وارفتگی سی اتر آئی..... ہانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس نے بائیک سے اسے نیچے اتار کر اپنے مقابل کھڑ کیا تھا اور اسے ایک ٹک دیکھنے لگا_____

"روز ہی تو دیکھتے ہو_" جب بھی حشم کا موڈ چینج ہونے لگتا تھا..... وہ اس کی نگاہوں سے کنفیوژ سی ہونے لگتی تھی..... ورنہ ہمیشہ وہ دونوں آرام سے ہر موضوع پر بلا جھجک ایک دوسرے سے بات کر لیتے تھے_____

"موبائل پر دیکھنا بھی کوئی دیکھنا ہوا_ دیدار یار کا مزا تو بس روبرو ملنے میں_" وہ اسی طرح اسے دیکھتے ہوئے اپنی گرفت اس کے ہاتھوں پر سخت کرنے لگا_____

"ایسے مت دیکھا کرو_" حیا کی لالی سے ہانیہ کے گال گلابی سے ہونے لگے_____

"تو کیسے..... ایسے_" اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس نے ہانیہ کو قریب کھینچ لیا_ ہانیہ نے گھبرا کر اس کے شانے اپنی مٹھی میں دبوچ لئے_ "شروع ہو گئے تم پھر "_

"تمھیں معلوم ہے..... آج وہی ڈیٹ ہے جب میں نے تمھیں پہلی کس کر کے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا..... سو ڈونٹ سے نو کم آن مجھے اس مہینے کی ڈیٹ کا ہمیشہ ویٹ رہتا ہے_ "اس کے گلابی ہوتے گالوں پر جھک کر اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے جیسے ہانیہ کو اور بھی خود کی بانہوں میں سمٹنے پر مجبور کیا تھا_____

"جگہ تو دیکھ لیا کرو بد تمیز_ "ہانیہ نے گھبرا کر آس پاس دیکھتے ہوئے کہا

_____

"آنکھیں بند کر لو کچھ نہیں دکھے گا_ "وہ آنکھ مار کر کہتا..... اس کی کمر کو سختی سے جکڑ کر اپنے بے حد قریب کر چکا تھا..... ہانیہ نے کوئی احتجاج نہیں کیا بس اپنی آنکھیں بند کر لی تھی..... حشم نے جھک کر گلابی لبوں کو پوری شدت سے اپنے ہونٹوں میں بھر کر اپنی محبت بیان کرنی شروع کر دی_ سانسوں سے سانسیں الجھ کر معطر ہو رہی تھی اور دو پیاسے دل اپنی پیاس بجھا رہے تھے

_____

"چلتے ہیں آشوا کیلی ہے.." کچھ لمحوں بعد حشم نرمی سے اسے خود سے الگ کرتا... محبت سے اسے دیکھ کر بائیک سے اپنا ہیلمیٹ اٹھانے لگا_ہانیہ نگاہیں جھکائے اب بھی سانسیں درست کر رہی تھی_ چہرے پر حیا کی لالی بکھری ہوئی تھی_____

"چل بس کر یار.....ہو گئی کس ختم کر یہ شرم ورم_"ہانیہ کے گلابی چہرے کو شرارت سے اس نے چپت لگائی تو بدلے میں ہانیہ نے بھی جما کر اس کے پیٹ میں ایک مکا مارا تھا_____

"اف اتنا بھاری ہاتھ.....یار تو قسم سے گاؤں کے چکی کے آٹے کی کھائی لڑکی ہے..."وہ پھر سے پرانے موڈ میں آکر اپنا پیٹ سہلاتا اسے ستانے کے لئے بولا_____

"ہمم...اسی لئے تو کہتی ہوں پنگا مت لیا کر.....میرے گالوں پر چپت بس مجھے میرے لالا لگا سکتے ہیں_"اپنے بالوں کو درست کرتی وہ گردن اکڑا کر اسے دیکھ رہی تھی_____

"اچھا ان کے ہاتھ کی چپت کھا کر...تو سلامت بچتی ہے....اتنا بھاری ہاتھ ہو گا....ڈھائی کلو والا_"اس نے آواز بھاری کر کے شرارت سے کہا تو ہانیہ نے فوراً انگلی اٹھا کر دھمکی دی_"حشم لالا کو لے کر مذاق نہیں ورنہ "...

"اللہ توبہ میں اور اصلان میر صاحب کا مذاق اڑاؤں ایسی جرأت کہاں_" بالکل آروشا جیسے انداز میں اس نے اپنے گال پیٹے تھے...ہانیہ کو ہنسی آگئی_____

"بک بک مت کرو چلو اب_" ہانیہ ہنستے ہوئے بولی تو وہ بھی ہنستا ہوا بائیک پر بیٹھ گیا.... جیسے ہی ہانیہ نے پیچھے بیٹھ کر اس کی کمر جکڑی... حشم کی بائیک پھر سے ہوا سے باتیں کرنے لگی_____

ان دونوں کو یہ احساس بھی نہیں ہوا کی پاس سے گزرتی ایک کار نے کیسی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھا تھا.... اس کار میں بیٹھے شاہنواز خان کی آنکھوں میں حشم کے لئے اور بھی نفرت بھڑکی تھی

_____

** ** **********

"اصلان بیٹا تم بھی جلدی سے تیار ہو جاؤ.... فنکشن کے لئے ہمیں جلدی نکلنا ہو گا_" اصلان نے جیسے ہی اپنے روم میں جانے کے لئے سیڑھیوں پر قدم رکھا.... پیچھے سے ماں جی نے اس سے پیار سے کہا_____

"جی بس تیار ہونے جا رہا تھا....." وہ مسکرا کر ادب کہتے ہوئے باقی سیڑھیاں تیزی سے طے کرتا اپنے بیڈ روم میں آ گیا..... عانیہ روم میں نہیں تھی اس کا مطلب وہ چاچی کے پاس تھی..... جب جب وہ دونوں حویلی میں آتے عانیہ کا زیادہ تر وقت چاچی کے ساتھ ہی کٹتا تھا_ اسے کوئی اعتراض بھی نہیں تھا.... بلکہ سچ یہی تھا کی عانیہ جتنی دیر اس سے دور رہتی وہ پر سکون ہی رہتا.....

وہ سوچتا اپنے لئے ایک کرتا شکوار انتخاب کر کے وہ واش روم میں گھس گیا_ آج اماں جاں کے بہت قریبی رشتے دار کی بیٹی کی شادی تھی اور ان کے بے حد اصرار پر ان لوگوں کے ساتھ وہ بھی جا رہا تھا_____

آج اس نے کرتے شلوار کے اوپر شال بھی ڈالی ہوئی تھی_ اس وقت وہ واقعی کسی ریاست کا بادشاہ ہی لگ رہا تھا..... اصلان میر میں ایک خاص کشش تھی جو اسے اور مردوں سے منفرد بناتی تھی _ایک شان سی چھلکتی تھی اس کی شخصیت میں_____

وہ نیچے آیا تو باقی سب تیار تھے..... بس اس کا انتظار ہو رہا تھا..... وہ سب سے اپنی وجہ سے دیر ہونے پر معذرت کرتا باہر چلا آیا..... اس کے ساتھ اس کی مرسڈیز میں عانیہ.. ماں جی اور اماں جان بیٹھ گئی اور دوسری کار میں چاچی ہانیہ اور ندا صدا تھی_____

"عانی بیٹا کوئی شرارا یا مناسب سا لہنگا وہنگا پہن لیتی یہ ساڑھی کیوں باندھ لی_" اماں جان کو عانیہ کی ڈریسنگ بالکل بھی پسند نہیں آئی.... عجیب سی بے حیائی سی چھلک رہی تھی_____

"ساڑھی سب سے سوٹیبل ہے اس فنکشن کے لئے اماں جان..... اور اصلان کو بہت پسند ہے اسی کی فرمائش پر تو باندھا ہے....." عانیہ کاندھوں سے بال جھٹک کر سارا ملبہ اصلان پر گرا کر اپنے موبائل میں بزی ہو گئی_

اصلان بس خاموش نظروں سے بغل میں بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھ کر پھر سے روڈ کی طرف دیکھنے لگا.... مگر اس ایک نگاہ میں جو ناگواری اتری تھی وہ ماں جی سے چھپی نہیں رہ سکی_____

ماں جی کا دل کہا کہہ دے....."ساڑھی اصلان کو پسند ہے یا نہیں مگر ایسا بیہودہ بلاؤز پسند نہیں ہو گا جس کا گہرا گلا دیکھ کر انہیں غصہ آ رہا تھا_____

اصلان بس ہونٹ بھینچے کار چلا رہا تھا..... ماں جی کو ایک بار پھر پچھتاوے نے آ گھیرا..... عانیہ ان کے بیٹے کے لئے کبھی مناسب نہیں تھی_

رہ رہ کر انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا..... ایک تو وہ پہلے بھی سنجیدہ تھا اب تو اور بھی ہو گیا تھا.... چھ سال ہو گئے تھے شادی کو مگر انہوں نے اصلان کو کبھی کھل کر ہنستے نہیں دیکھا

_____

_

**********

وہ لوگ شادی ہال میں پہنچے تو وہاں ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا_ اصلان ان لوگوں کو چھوڑ کر مرد حضرات کی طرف چلا آیا_____

"واؤ اگر آج کچھ اور مانگتا تو وہ بھی مل جاتا_" ابھی وہ اپنے ساتھ کچھ لوگوں ساتھ کھڑا محو گفتگو تھا کی اپنے پیچھے حشم کی آواز سن کر اصلان خوش گوار حیرت سے مڑا تھا_____

"تم؟_" آج حشم سے گلے ملنے میں اس نے خود پہل کی تھی..... حشم اور بھی جوش سے اس سے لپٹا تھا_____

"یہاں کیسے تم؟" اس سے الگ ہوتے ہوئے اصلان نے خوش دلی سے پوچھا_____

"کیوں اصلان بھائی.... میں نہیں آ سکتا شادیوں کا کھانا میرے لئے کیا شجرہ ممنوع ہے_" جتنی سادگی سے اس نے پوچھا اتنی ہی شوخی سے حشم نے آنکھوں میں شرارت بھرے اسے دیکھا تھا

"اف... لڑکے تم بولتے بہت ہو_ سیدھی سی بات کا سیدھا سا جواب دیا کرو_" اس کی شوخی پر اصلان نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا

"اصلان بھائی آپ کب سے خود کو بزرگوں میں شامل کرنے لگیں ہیں_" حشم نے منھ بنا کر کہا

"کیا مطلب" اصلان نے ابرو سکڑ کر شرارتی لڑکے کو دیکھا

"مطلب یہ کی.... آپ خود جوان ہے اور مجھے چھوٹے لڑکے کہہ کہہ کر شرمندہ کیا کرتے ہیں_" اس کے اسی شوخ انداز پر اصلان نے دل سے ہنس دیا..... حشم سے اس کی اب تک جتنی بھی ملاقاتیں ہوئی تھی ہر ملاقات میں اصلان اس کی جولی طبیعت کی وجہ سے بلاوجہ ہنس پڑتا

"میرے لئے تم ہانی کی طرح ہو... لڑکے.. "اصلان نے بڑے پیار سے اس کے سلیقے سے بنائے گئے بال ہی بگاڑ دئے_____

"ہانی کی طرح..... اصلان بھائی میں ہانو اور آشو سے تین سال بڑا ہوں اب مجھے بچہ مت سمجھئے _"ایک تو چھوٹا سمجھنا اوپر سے بال بگڑنے پر وہ روٹھ کر اسے دیکھنے لگا

_____

"اچھا تو حشم بھائی صاحب.... بتائے آپ یہاں کیسے " اس بار اصلان نے شرارت سے اس کے آگے جھک کر کہا_____

"ڈیٹس گڈ س..... یہ بات ہوئی_ "وہ خوش ہو گیا تو اصلان کو پھر سے ہنسی آئی تھی____

"میری موجودگی کی وجہ یہ ہے کی میرے ماما کے سالے کے بیٹے کی بارات ہے..... تو مجھے اور آشو کو ان کے بے حد اسرار پر آنا پڑا اور آپ....." حشم نے تفصیل سے بتا کر اس سے بھی پوچھ لیا

_____

"مجھے لڑکی والا سمجھ لو...." وہ ہلکے سے مسکرایا_____

"کیسے؟" حشم کو اتنے سے کہاں تسلی ہونی تھی_____

"میری اماں جان آئی مین دادی کے بھائی کے پوتی کی شادی ہے تو اس لئے....." اصلان نے بھی آنے کی وجہ بتائی_____

"تب تو ہم رشتے دار ہو گئے ملائے ہاتھ_" اس بار اصلان نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ ہر ہاتھ مارا تھا

_____

**********

"اماں جان یہ آشو ہے میری بیسٹی_" ہانیہ آروشا کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنی فیملی سے ملانے کے لئے بھاگی چلی آئی_وہاں اماں جان کے ساتھ ماں جی بھی بیٹھی ہوئی تھی.....
ان کی نگاہیں بھی ایک پل کو اس حسین چہرے پر ٹک سی گئی_آروشا نے جلدی سلام کیا تھا

_____

"ماشاء اللہ بہت حسین ہے..... اللہ نظر بد سے بچائے_" اماں جان نے سلام کا جواب دے کر تعریف بھی کر دی اور دعا بھی دے دی_____

"جی میں تو بچپن سے حسین ہوں..... اور نظر بد سے تو دور ہی رہتی ہوں..._" وہ آرام سے اماں جان کے پاس بیٹھ کر شروع ہو گئی..... ماں جی نے سنجیدگی سے اس لڑکی کو دیکھا.. اس کے بولنے میں کوئی بناوٹ یا اتراہٹ نہیں تھی بلکہ بہت معصومیت تھی_____

"آشو یہ میری اماں جان، یہ ماں ہے....." ہانیہ نے ہنستے ہوئے اماں جان اور ماں جی کے شانے پر جھک کر اپنی بیسٹی کو دیکھا_____

"اللہ کتنی کیوٹ ہے آپ...." وہ سفید بالوں والی اماں جان کے روئی سے گال چھو کر بچوں جیسی خوشی سے چہکی.... اماں جان تو ہنس پڑی مگر ماں جی سنجیدگی سے بس اسے دیکھ رہی تھی_____

"آپ ایسے تو مجھے مت دیکھے... میں آپ کی تعریف بھی کر دیتی ہوں... آپ بھی بہت پیاری ہے بالکل کھڑوس اصلان جج....." اف آرو شانے اپنی زبان دانتوں تلے دبالی.....
ہانیہ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار لیا اور ماں جی کی پیشانی پر بل پڑ گئے کوئی ان کے بیٹے کی برائی کرے وہ فوراً اس کی دشمن ہو جاتی تھی_____

"لڑکی میرا بیٹا بالکل کھڑوس نہیں.... وہ بس سنجیدہ ہے اور فضول بولنے کا تو بالکل عادی نہیں_"
انہوں نے اپنے مخصوص لب ولہجے میں کہہ کر آروشا کی طبعیت صاف کرنی چاہی_____

"ہاں وہی تو..... آروشا ان کے غصے پر پورے جوش سے بولی_"وہی تو.... وہ بہت اچھے ہیں..
سنجیدہ ہے... شاہزادے جیسے ہے... اور فضول کیا وہ تو بولتے ہی نہیں... جب جب دیکھو. بولنا چاہو
ایک تو دیکھتے نہیں اس پر سے دیکھ بھی لیں تو آنکھیں ماتھے پر ٹنگی ہوتی ہے_"وہ بڑبڑ کرتی ہاتھ نچا
نچا کر کہہ رہی تھی_اماں جان بمشکل مسکراہٹ دبائے ہوئے تھی اور ماں جی بس اسے گھورنے پر
اکتفا کر رہی تھی_____

"آشو چل دلہن سے ملتے ہیں...."اس سے پہلے وہ ماں جی کو بمب کی طرح پھٹنے پر مجبور کر دیتی...
ہانیہ زبردستی مسکراتی اس کا بازوں پکڑ کر اسے اٹھا لے گئی_____

"پیاری بچی ہے..."ان دونوں کے جاتے ہی اماں جان نے پاس بیٹھی بہو سے رائے لی

_____

For more visit (exponovels.com)

"پیاری....بولنے تک میں سوچتی نہیں..اگر میری بہو بن جائے نا تو دو دن میں سدھار دوں..." وہ جل کر اس طرح بولی کی اماں جان بس مسکرا کر دوسری طرف متوجہ ہو گئی_____

*********************

اسٹیج پر رسمیں شروع ہو چکی تھی کافی لوگ وہی جمع ہو گئے تھے..... آروشا ایک طرف کھڑی انجوائے کرتی ہانیہ کا ہاتھ کھینچ کھانچ کر اسے وہاں سے ایک کونے میں لے کر آ گئی_____

"کیا ہوا ہے.....اتنی پیاری رسمیں ہو رہی تھی_" ہانیہ کو شادیوں میں ہونے والی رسمیں بہت پسند تھی وہ فل انجوائے کر رہی تھی...ایسے میں آروشا کا زبردستی کھینچ لانا وہ خفا ہوئی_____

"مجھے واش روم جانا ہے...چل نا ساتھ_" آروشا نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر ہانیہ کی خفگی دور کر دی_ نئی جگہ پر آنے جانے سے آروشا زرا گھبراتی تھی_____

"اچھا چلو...." ہانیہ اس کا ہاتھ تھام کر ایک طرف کو چل دی.... آروشا معنی خیزی سے مسکراتی اس کے ساتھ ہولی__

وہ دونوں ایک طرف بنے واش روم سے پہلے کوریڈور سے گزری تو آروشا نے ایک دم سے ہانیہ کو پھر سے کھینچ کر ایک طرف بنے ڈور سے ہال کے پچھلی طرف لے آئی..... ہانیہ بیچاری بس حیران پریشان سی اس کے ساتھ کھینچی چلی آئی

---

"لو لے آئی تمھاری موٹی جان کو.... اب میری جان مت کھانا_" آروشا نے سنسان سی جگہ پر بیچینی سے ان دونوں کی راہ دیکھتے حشم کی طرف ہانیہ کو دھکیل دیا_ حشم نے فوراً اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا___

"آشو کی بچی اسی لئے لائی تھی مجھے_" وہ دونوں بھائی بہن کی ملی بھگت پر خفا ہوتی اپنے آپ کو حشم کی بانہوں سے آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگی_____

"ہونے والی پہلوان مسز..... بہت دیر سے تمھیں دور دور سے دیکھ کر میرا دل مچل گیا تھا بس_" حشم شوخی سے کہہ کر اسے آزاد کر گیا_

"سنبھالو اپنے دل کو سب یہی ہے بد تمیز کہیں کے..." ہانیہ اس سے دور ہوتی تپی تپی دونوں کو دیکھتی اندر جانے لگی تھی کی آروشا نے پھر سے اس کے دونوں بازوں دبوچ کر اسے مسکراتے حشم کی طرف دھیکلا_____

"زیادہ ڈرامے مت کرو میرے بھائی کو خوش کر کے آنا_" وہ اسے آنکھ مار کر حشم کی طرف مسکراہٹ اچھال کر اپنا شرارا سوٹ سنبھال کر پکڑتی تیزی سے بھاگی تھی ورنہ ہانیہ اس کے بال ہی نوچ لیتی_____

اف کدھر چلی آئی میں_" ابھی تک ہانیہ کے ساتھ ہی گھوم پھر رہی تھی.... راستے بھولنے میں وہ نمبر ون تھی اب بھی بھول گئی کدھر سے کدھر مڑنا ہے_____

اللہ کا نام لے کر وہ ایک طرف دکھتے دروازے کی طرف بڑھی تھی..... اور ابھی وہ مڑی ہی تھی کی ایک دم سے سامنے آتے مضبوط توانا وجود سے بری طرح سے ٹکرا گئی_____

اصلان بھی موبائل کان میں لگائے اپنی دھن میں تھا سامنے آتی آروشا کو دیکھا ہی نہیں..... بے دھیانی میں ہوئی اس ٹکر کے نتیجے میں دونوں ہی گرتے کی اصلان نے اپنے کو سنبھالنے کے ساتھ ہی آروشا کی کمر تھام کر اسے گرنے سے بچایا.....

آروشا نے سختی سے اس کا کاندھا دبوچ لیا اور اصلان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے کر اسے سنبھالا ہوا تھا_ اس کے سینے سے لگتے ہی آروشا کے پورے وجود میں عجیب سی سہرن دوڑ گئی اس کے مضبوط بازوؤں کی پکڑ کیسی حفاظت بھری تھی_____

"آنکھ کھول کر چلا کرو....." اصلان اس کی کمر سے اپنے ہاتھ ہٹا کر اسے سیدھا کر چکا تھا_____

"کیا میں آنکھیں بند کر کے چلوں گی آنکھیں پوری کھلی تھی مگر پتا نہیں کہاں سے آپ آ گئے_" وہ اب بھی اس کی شانوں پر رکھی شال مٹھی میں دبوچے خفگی سے دیکھ رہی تھی

_____

"اوکے غلطی میری اب مجھے چھوڑنے کی زحمت کرے گی آپ_" وہ پیشانی پر بل لئے اس سے بولا تو اسے احساس ہوا کی وہ اب بھی اس کے بے حد قریب تھی_____

"مجھے کوئی شوق نہیں آپ کو پکڑنے کا بس میں آپ کے شال کی ڈیزائن دیکھ رہی تھی..... سوچ رہی ہوں ایسی ہی شال حشم کے لئے لے لوں....." شرمندہ تو اسے کیا ہونا تھا اور بھی بیوقوفی دکھاتے ہوئے اس کی شال کو دیکھ کر بولی_____

"زحمت کر کے آپ دور ہٹے میں شال ہی آپ کو دے دیتا ہوں....." اصلان کے بے زار لہجے پر وہ منہ ٹھیڑا کر کے دور ہٹنے ہی لگی مگر ہاتھ میں پہنے گئے کنگن کے موتی اس کے کرتے کے دھاگے میں پھنس گئے تھے_____

"اب یہ کیا....." وہ اور بھی بے زار ہوا_____

"اب یہ تو پھنس گیا....." آروشا کی بیوقوفی عروج پر تھی ...

"تو نکالو_" چڑ کر اس نے بے پناہ حسین چہرے کی گھبراہٹ دیکھی .....

"نکال تو رہی ہوں.... میرے کنگن کو آپ کا کرتا پسند آگیا ہے اب وہ ڈیزائن دیکھ رہا ہے..... ایسا کرے مجھے اپنا کرتا بھی دے دیں.. شال سمیت_" وہ پوری کوشش کر رہی تھی کی بغیر اس کے کرتے کے دھاگے نوچے وہ اپنے کنگن کے موتی نکال لیں... ساتھ ہی آرام سے زبان بھی چل رہی تھی_____

"تمھارا دماغ نا بالکل خراب ہے_" اس کی بات پر اصلان کا دماغ بھنا گیا.. آروشا کے وہی ہاتھ جس ہاتھ کے کنگن اس کے کرتے میں پھنسے تھے جکڑ کر ایک ہی جھٹکے سے اپنے کرتے سے کھینچ لیا

---

"ارے.. ارے..... یہ کیا کر دیا میں آرام سے نکال رہی تھی نا...." اصلان کی حرکت پر آروشا افسوس سے چلائی جہاں اس کے کنگن کے موتی پھنسے تھے وہاں اس کے کھینچنے پر وہی سے کرتے کے دھاگے ادھیڑ گئے....

"تمھارے آرام سے نکالنے کے چکر میں تمھاری چلتی زبان نہیں برداشت کر سکتا تھا_" آروشا کے ہاتھ اپنے ہاتھ سے جھٹک کر وہ اسے سنجیدگی سے دیکھتا طنزیہ بولا_ آروشا کو بہت برا لگا اس کا طنز... ہری آنکھیں فوراً نم ہو گئی وہ اس کے پیچھے دیوانی سی ہو رہی ہے اور وہ.....

"آپ نا پتھر ہے بالکل روبوٹ.... کسی کے جذبات کی آپ کو کوئی پرواہ ہی نہیں_" تیزی سے بھیگتی آنکھوں کے ساتھ شکوہ بھی ہونٹوں پر آ گیا ساتھ ہی مڑ کر جانا چاہا کی اصلان نے اس کا بازوں اپنے ہاتھ میں دبوچ لیا_ وہ حیرت سے اصلان میر کے جارحانہ انداز دیکھنے لگی_____

"نا میں پتھر ہوں نا ہی روبوٹ....." وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بہت ہلکی آواز میں غرایا...."جو تم سوچ رہی ہو اور جو تم کر رہی ہو.... وہ غلط ہے... اپنے جذبات اور اپنے دل پر قابو رکھو.... اس کے پیچھے مت بھاگو جو تمھارا ہو ہی نہیں سکتا ...

اصلان میر بس اپنی فیملی اور اپنی بیوی کے ہی جذبات کی پرواہ کرتا ہے کسی غیر لڑکی کے نہیں.... تم صرف میری بہن کی دوست ہو اور کچھ نہیں... اب اگر کہیں میری تم سے ملاقات ہوئی تو یہ یاد رکھ کر مجھ سے ملنا_"وہ دھیمے دھیمے سنجیدگی سے اسے دیکھتا اور سختی سے بولتا آروشا کو بہت کچھ سمجھا گیا

_____

وہ بس ساکت سی اسے دیکھتی ایک دم خاموش تھی... بس آنکھوں میں درد ابھر کر آنسو کی صورت میں بہا تھا .....

اس سے پہلے وہ ان آنکھوں کے چھلکتے درد سے پگھل جاتا تیزی سے اس کا بازوں اپنے ہاتھ سے آزاد کرتے ہوئے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان درد بہاتی آنکھوں سے دور ہو گیا_____

***** *************

حشم ہانیہ کو زبردستی کھینچتے ہوئے ہوٹل کے ایک کونے میں لے کر آ گیا..... جہاں نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا اور انہیں دیکھنے والا وہاں کوئی نہیں تھا_____

"حشم پاگل ہو گئے ہو_ کسی نے دیکھ لیا نا تو پرابلم ہو جائے گی_" ہانیہ لگاتار اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں گھبرائی ہوئی سی تھی_____

"تمھیں دیکھ کر سچ میں پاگل ہو رہا ہوں..... کیا کہتی ہو اپنا نکاح نا پڑھوالوں__" وہ ایک طرف اسے لے کر کھڑا ہو گیا... اور اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اپنے قریب کر لیا_____

"ہاہاہاویری فنی..." وہ تپی تپی اسے خفگی سے دیکھ رہی تھی____

"اب ایسے تو مت دیکھو.... تھوڑا پیار سے دیکھ لو جیسے اور ساری لڑکیاں دیکھ رہی تھی....." وہ شرارت سے اس کی پیشانی پر ٹکے ٹیکے کو درست کرتا بولا___

"ان لڑکیوں کے پاس جاؤ نا پھر میرے پاس کیوں آ گئے_" امید کے مطابق وہ جل کر دور ہونے لگی

_____

"میں تو بس اسی کے پاس آؤں گا جو لڑکی میرا چین و قرار لوٹ لے گئی ہے.... جس کا میں دیوانہ ہوں... جس سے میں بے پناہ... بے شمار محبت کرتا ہوں_" خوبصورت آواز میں اس کا ایک ایک

اظہار ہانیہ کی ساری ناراضگی بہالے گیا... اس نے مسکراتے ہوئے اپنی بانہیں حشم کے گلے میں ڈال دی... حشم نے اس کی کمر کھینچ کر اسے خود سے لگالیا_____

"قسم سے یار... آج اتنا میک اپ کر کے تو اچھی خاصی گلابی رنگ کی ہو گئی ہے اور بندی میری نیت خراب ہو رہی ہے_" اس کے گالوں پر جھک کر وہ مدہوشی سے بولا_ بڑے حق سے اس کے گالوں کو چوم بھی لیا_____

"بدتمیز کہیں کے.... ایسے تو مت کرو.... مجھے شرم آتی ہے_" ہانیہ شرما کر اس کی بانہوں میں ہی سمٹنے لگی_____

"بٹ مجھے نہیں آتی_" حشم نے جھک کر اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دئے.. ہانیہ کی رگوں جاں میں سہرن سی دوڑ گئی.....
وہ شدت سے اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں کو پھیرتا اسے سب بھلانے لگا تھا_____

ان دونوں نے یہ دیکھا بھی نہیں کی کسی کے ہونٹوں پر بڑی طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی ان دونوں کو ایک دوسرے میں کھوئے دیکھ کر_ بس مسکراہٹ ہی نہیں آئی تھی وہ آرام سے اپنے موبائل سے ان دونوں کی ویڈیو بھی بنا رہی تھی.....

"اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو نشانہ.... حشم کو تو مٹھی میں کروں گی ہی... اس اصلان میر کو بھی بتاؤں گی بڑا غیرت مند بنتا پھرتا ہے... دیکھ لیں اس کی بہن کیا کیا کرتی پھرتی ہے_" بڑی ہی خباثت سے سوچتے ہوئے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی_____

**********

حشم مسرور سا اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتا پھر سے ہال روم کی طرف بڑھا تھا_ہانیہ پہلے ہی سے اندر جا چکی تھی..... ہانیہ سے ہوئی ملاقات کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر بڑی دلنشین مسکراہٹ تھی .....

اور سرشاری سے مسکراتے ہوئے وہ اتنا اچھا لگ رہا تھا کی اس وقت اسے کوئی بھی لڑکی دیکھ لیتی تو اپنا دل ہار بیٹھتی .....

وہ تھا ہی اتنا خوبصورت، ڈارک چاکلیٹی بروان بال سرخ و سفید گلابی چھلکاتی رنگت، گرے چمکتی آنکھیں، کھڑی ناک اور گلابی ہونٹ، لمبی ہائیٹ اور اچھی جسامت اس وقت وہ بلیک کوٹ پینٹ میں لڑکیوں کا دل دھڑکا رہا تھا

_____

اپنی دھن میں کھویا ہوا وہ آگے بڑھ ہی رہا تھا کی اپنے سامنے آ کھڑی ہوئی ہستی کو دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے _ مسکراہٹ ہونٹوں سے غائب ہو گئی اور اس کی جگہ سختی نے لے لی.....

سرخ ساڑھی میں وہ بے شک شعلہ جوالا بنی ہوئی تھی مگر وہ حشم شاہنواز خان تھا، شاہنواز خان نہیں جو ہر عورت پر دل لٹائے_____

"کیسے ہو حشم میری کال اور میسجیز کا جواب ہی نہیں دیا تم نے_ "اپنی گندی نگاہوں سے اسے دیکھتی عانیہ دنیا کی بدترین عورت لگی.... ساتھ ہی اصلان میر جیسے بندے کی قسمت پر افسوس بھی ہوا_ اللہ نے جب نیک بندے کے ساتھ نیک بیوی لکھا ہے تو یہ بری عورت کیسے_ وہ سوچ کر ہی اصلان کے لئے تکلیف سی محسوس کرنے لگا_____

"تم نے جواب نہیں دیا_ "اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹک کر اس نے اپنے حسن کی نمائش کی

_____

"میں آپ کو جواب دینے کا پابند نہیں ہوں_ "وہ ہونٹ بھینچ کر کہتا جانے لگا .....

"اچھا تو پھر کس کے پابند ہو ہانیہ کے_" عانیہ کے سلگ کر کہنے پر وہ جاتے جاتے رک گیا

"کیا مطلب ہے آپ کا_" چہرے کی سنجیدگی اور بڑھ گئی_____

"مطلب وہی ہے.... جو تم ہانیہ کے ساتھ وہاں کونے میں کر رہے تھے.... تمھارے قابل تو نہیں وہ...." عانیہ کے گھٹیا پن سے کہنے پر حشم نے مٹھی بھینچ لی_

"ایٹس نان یور بزنس وہ ہمارا پرسنل میٹر ہے..... وہ جس قابل ہے نا وہ تمھاری جیسی عورت نہیں سمجھ سکتی... تم تو اس قابل بھی نہیں کی کوئی شریف انسان تمھاری پرچھائی بھی برداشت کرے.... مجھے تو بس اصلان بھائی کی قسمت پر افسوس ہوتا ہے....." حشم نے عانیہ کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے غصے سے کہا تھا_____

"ہمم..... بیچارے اصلان بھائی مگر سوچوں یہ ویڈیو اگر میں شوشل میڈیا پر ڈال دوں یا صرف اصلان کو دکھا دوں تو.... ہانیہ کی کیا عزت اترے گی تمھارے اصلان بھائی کے ساتھ_" عانیہ نے اس کی بات کا برا مانے بغیر بڑی مکاری سے آنکھیں نچائی_____

"کیا چاہتی ہو تم_" وہ سمجھ گیا وہ اس سے اپنا کوئی مطالبہ پورا کرنا چاہتی ہے..... اس لئے اس بار تحمل سے پوچھا تھا_____

"صرف تمھارے ساتھ ایک رات_" عانیہ نے بڑھ کر اس کے بازوں پر انگلی پھیری.... آنکھوں میں ہوس کی غلیظ سی چمک تھی_____

"وہاٹ_" وہ اسے بری سمجھتا تھا مگر وہ اتنی گری ہوئی ہو گی اس کا یقین نہیں تھا حشم کو... اپنے بازو جھٹک کر وہ ایسے دور ہوا جیسے ڈنک لگا ہو_____

"مجھے خوبصورت مرد بہت پسند ہے حشم..... اور تم میں تو کچھ الگ بات ہے..... تمھیں حاصل کرنے کا مجھے جنون سا ہے....." وہ اسی چمک کے ساتھ اسے نظروں ہی نظروں میں شکار کرنا چاہتی تھی_____

"مجھے یقین نہیں ہو رہا کوئی عورت اتنی کیسے گر سکتی ہے..... تم شادی شدہ ہو کسی کی عزت ہو ایک شریف خاندان کا خون.... تم_" وہ سچ مچ کا شاکڈ تھا... ایسی عورت سے پہلی بار حقیقت میں جو سامنا ہوا تھا_____

"کیوں کیا تم مردوں کے پاس سرٹیفکیٹ ہے ہر عورت سے افیئر چلاؤ..... ان سے رشتے رکھو..... عورت کو ایسی آزادی کیوں نہیں..... وہ بھی جب چاہے کسی کے ساتھ اپنے رشتے رکھ سکتی ہے_ "عانیہ گردن اکڑا کر اسی باتوں کو دہرا رہی تھی.....

جن باتوں کو آزادی کا نام دے کر شیطان کامیابی سے فساد پھیلا کر جہنم کی آگ میں اس آزادی کی پیروی کرنے والو کو دھکیل رہا تھا_____

"شرم نہیں آتی تم ایک مسلمان عورت ہو اور ایک شریف انسان کی بیوی، ہمارا مزہب نامردوں کو ایسی بے شرمی کی اجازت دیتا ہے نا عورتوں کو..... "حشم کی آنکھوں میں خون سا اترنے لگا... دل کہہ رہا تھا سامنے موجود عورت کو گولی مار دے_____

"خود ایک لڑکی سے افئر چلا کر ملا بننے کی کوشش مت کرو_ "عانیہ جیسی عورت کو بس یہی ایک تانا دینا ہی آسکتا تھا_____

"میں اور میری محبت پاک ہے_ "وہ غصے سے غرایا____

"میری چاہت بھی پاک سمجھو_ "وہ اسی خباثت سے مسکرائی_____

"تم جیسی عورت کی طرف میں دیکھنا بھی نہیں چاہتا" _ وہ زمین پر تھوکتا جانے کے لئے مڑا

_____

"جا تو رہے ہو حشم مگر سوچ کر جانا یہ میرا موبائل اب اصلان..... عانیہ نے پھر سے موبائل ہاتھوں میں لے کر آخری کوشش کرنی ہی چاہی کی حشم نے ایک جھٹکے سے عانیہ سے موبائل چھیننا چاہا تھا اور.....

"کیا ہو رہا ہے یہ_" ایک دہاڑ پر دونوں ہی چونک کر سامنے کھڑے اصلان کو سہم کر دیکھنے لگے..... موبائل چھیننے کی کوشش میں حشم عانیہ کے بہت قریب ہو گیا تھا.... اصلان میر کی آنکھوں میں ایسا کچھ تھا کی وہ عانیہ سے دور ہٹتا سر جھکا گیا_____

*********************

"اصلان دیکھے یہ کمینا لڑکا میرے ساتھ زبردستی کرنا چاہتا تھا... دیکھیے اس نے آپ کی بیوی کے ساتھ بدتمیزی کرنی چاہی_" اصلان کو دیکھتے ہی عانیہ نے فوراً پلٹی کھائی اور ایک دم سے مظلوم بن کر وہ روتی ہوئی اصلان کی طرف بڑھی_____

"وہاٹ..... کیا بکواس کر رہی ہو تم_" حشم کو اس کی مکاری سے خود پر الزام لگانے پر شاک لگا تھا _" اصلان بھائی یہ جھوٹ بول رہی ہے.... میں نے کچھ نہیں کیا_" اپنی کردار کی گواہی دینا کبھی کبھی کتنا سخت ہو جاتا ہے کوئی حشم سے پوچھتا.... وہ بے یقین نگاہوں سے دونوں کو دیکھتے اصلان سے گھبرا کر بولا_____

"نہیں اصلان یہ جھوٹا ہے کب سے میرے پیچھے پڑا ہوا تھا..... ابھی مجھے یہاں آتے دیکھا تو میرے پیچھے آ گیا اور اس نے میرے ساتھ.." عانیہ لگاتار روتی اصلان کا بازوں تھام کر سارا الزام اس کے سر پر رکھ رہی تھی_____

"اصلان بھائی یہ جھوٹ بول رہی ہے_ ممم" حشم کی شکل پر گھبراہٹ بڑھتی ہی جا رہی تھی__ کچھ کہنے کی کوشش میں زبان لڑکھڑا سی گئی_____

"نہیں اصلان میرا یقین کرو.... میں تمھاری عزت ہوں اور اس نے تمھاری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے _" وہ اس کا بازوں تھامے روتی ہوئی اسے بھڑکا رہی تھی.... اصلان نے عانیہ کو کنارے کرتے ہوئے حشم کی طرف بڑھا____

"میں گناہ گار نہیں....." حشم کی آواز میں اب نمی سی گھلی تھی_ اصلان نے ایک دم سے حشم کا گریبان تھام لیا_ "اچھا تو تم گناہ گار نہیں تو پھر تم یہاں کیا کر رہے تھے..... اس سے موبائل کیوں چھین رہے تھے_ "بس اتنا پوچھنا تھا کی حشم ساکت ہو گیا.... اپنی اور اپنی محبت کی عزت کا بھی تو خیال تھا.... خود رسوا ہونا منظور تھا مگر ہانیہ کا نہیں،_____

"بولو جواب دو حشم.... مجھے سچ سننا ہے_ "وہ اس کا کالر جکڑے اسے گھور رہا تھا

_____

"میں کچھ نہیں کہوں گا..... آپ کو مارنا ہے نا مجھے مار لے_ "اصلان نے حشم کے گریبان تھامے تھامے اسے گھورا تھا اس لڑکے کی آنکھوں میں سب کچھ تھا مگر ہوس نہیں وہ... یہ پہلی بار تھا کی اصلان کے دل و دماغ نے پہلی بار عانیہ کے خلاف گواہی دی_____

"سچ کیا ہے حشم.." ایک نگاہ روتی ہوئی عانیہ کو دیکھ کر اس نے حشم سے سختی سے پوچھا_____

حشم نے کوئی جواب نہیں دیا... بس اسے دیکھتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا .....

"دیکھے اصلان اس کے پاس کوئی جواب نہیں...." حشم کی خاموشی نے عانیہ کو اور بھی شیر کر دیا.... اصلان نے سر جھکائے حشم کو دیکھا اور پھر آنسو بہاتی عانیہ کو.... ندامت سے سر جھکائے کھڑے اس لڑکے پر یقین کرے یا مکاری کی بو دیتے ان آنسوؤں پر... حشم کو اس نے عانیہ سے صرف موبائل چھینتے دیکھا تھا وہ کیوں اس کا موبائل چھین رہا تھا_____

"عانیہ اپنا موبائل مجھے دو..." حشم کے گریبان تھامے ہوئے ہی اس نے ایک ہاتھ سے عانیہ سے موبائل مانگا..... گھبرانے کی باری اب عانیہ کی تھی وہ آرام سے موبائل دے دیتی اگر وہ پاک دامن ہوتی... موبائل میں اس کے بھی راز تھے_____

"عانیہ موبائل دو مجھے...." وہ اس بار بہت سختی سے بولا .....

" حشم....." عانیہ کو موبائل دینا ہی پڑتا کی ایک دم سے آروشا وہاں دوڑتے ہوئے آئی تھی.. اس کے ساتھ ہانیہ بھی تھی__

" اصلان میر آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی کا گریبان تھامنے کی_" وہ تیر کی طرح سے ان دونوں کے پاس پہنچی تھی اور دوسرے ہی پل اس نے پوری جارحیت سے اصلان کے سینے پر ہاتھ

رکھ کر اسے دھکا دیا تھا..... دھکا اتنا زبردست تھا کی اصلان زرا سا پیچھے کی طرف ہل گیا تھا

"ہاتھ توڑ دوں گی آپ کے..... اگر آپ نے پھر کبھی میرے بھائی کو ہاتھ لگایا_" وہ شیرنی کی طرح حشم کے آگے کھڑی اسے دیکھتے ہوئے غرائی تھی .....
اصلان میر کو اس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت بھری دکھائی دی تھی.... ان آنکھوں میں اس کے لئے اس وقت ایک زرہ بھی پیار نہیں تھا

"تم کون ہوتی ہو اصلان کے ہاتھ کاٹنے والی اپنے بھائی کے کرتوت تو دیکھو میرے ساتھ بدکاری کرنے کی کوشش کر رہا تھا_" عانیہ اپنا موبائل بچ جانے پر پر سکون ہو چکی تھی اس نے بڑے زہریلے انداز میں دونوں بھائی بہن کو دیکھا
ہانیہ نے اپنے منہ پر ہتھیلی رکھ لی.... حشم وہی فرش پر بے بسی سے بیٹھ گیا اور اصلان بس خاموشی سے آروشا کے چہرے پر چھائی نفرت کے احساس کو دیکھے جا رہا تھا

"کچھ نہیں کر رہا تھا وہ... سمجھی تم میرا بھائی نہیں.. تم جھوٹی ہو مکار ہو گندی عورت ہو اور اپنے شوہر کو اس مکاری بھرے آنسوؤں سے تم دھوکا دے سکتی ہو مجھے نہیں..." وہ چلاتے ہوئے جیسے اپنے حواس میں نہیں تھی

"اے لڑکی لگام دو اپنی زبان کو... میری بیٹی پر غلط الزام لگا رہی ہو_" جانے کیسے چاچی اور ماں جی کو بھی خبر ہو گئی تھی.... آروشا کے جملوں پر چاچی قریب آتی بھڑک کر بولی تھی_ ماں جی کو سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا آخر معاملہ کیا ہے_____

"نہیں دوں گی لگام... میرا بھائی پاک ہے بالکل پاک اور اگر آپ میں سے کسی نے بھی میرے بھائی پر الزام لگایا نا تو سب کے مبھ نوچ لوں گی_" وہ شیرنی کی طرح غراتی زمین پر چپ چاپ سر جھکا کر بیٹھے حشم کے پاس بیٹھ گئی_____

"حاشو میں آ گئی ہوں نا میں بچاؤں گی تمھیں، میرے ہوتے ہوئے میرے بھائی کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا_" وہ اس کا سر تھام کر اونچا کرتی دیوانی سی لگی تھی اصلان میر کو_____

"آشو" وہ اس کے ہاتھوں کو تھام کر ایک دم سے رویا تھا" میں نے کچھ نہیں کیا آشو کچھ نہیں"...

"چپ ایک دم چپ مجھے میرے بھائی پر یقین ہے میرا بھائی بہت معصوم ہے اور یہ دنیا ایک بھیڑیا... میں ہوں نا میں بچاؤں گی تمھیں ان بھیڑیوں سے_ ساری دنیا بھی تمھیں غلط ٹھہرا دے میں اپنے بھائی کو کبھی غلط نہیں سمجھ سکتی..... میں جانتی ہوں وہ عورت کیسی ہے اس نے سب کو

دھوکا دیا ہوا ہے.. اس کے شوہر کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے وہ اپنے شوہر کو بہکا سکتی ہے... مگر ہمیں نہیں_ "وہ روتی جا رہی تھی اور کہتے ہوئے حشم کے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتی جا رہی تھی

_____

اصلان کو جیسے شرمندگی کے احساس نے گھیر لیا_ سامنے بیٹھے وہ بھائی بہن کہاں سے گناہ گار لگ رہے تھے.....اس نے ایک دم سے چاچی کے ساتھ لگی روتی ہوئی عانیہ کو دیکھا_____

" ڈرامے کر رہے ہے دونوں بھائی بہن آخر کار شاہنواز خان کی اولاد ہے رنگ تو دکھائے گا ہی خون ___"چاچی نے زہر خند انداز میں دونوں بھائی بہن کو دیکھا_____

"بھائی حشم بے گناہ ہے بالکل پاک وہ ایسا نہیں ہے بھائی وہ ایسا نہیں ہے_ "سب کچھ سنتی ہانیہ آخر کب تک محبوب کی رسوائی برداشت کرتی...وہ روتی ہوئی اصلان کا بازوں تھام گئی_____

"اصلان آپ کی بہن جھوٹی ہے.....رنگے ہاتھوں پکڑا تھا نا میں نے ان دونوں کو.....تو اس نے پلان بنایا تھا میرا منھ بند کروانے کا.... آپ جاننا چاہتے تھے نا موبائل کیوں چھین رہا تھا یہ دیکھے..... "عانیہ ایک دم سے چلاتی.....

اپنا موبائل لئے ہوئے تیزی سے گیلری سے ویڈیو نکال کر موبائل اسکرین اصلان کی آنکھوں کے سامنے کر چکی تھی.....ہانیہ نے پہلے رنگ بدلتی اپنی بھابھی پھر موبائل کی طرف دیکھا اور پھر اس نے یہی دعا کی زمین پھٹے اور اس میں سما جائے_____

اصلان نے پوری ویڈیو دیکھنے سے پہلے موبائل پوری قوت سے ٹائلس والے فرش پر پٹخا تھا ایک نظر سفید ہوتے چہرے والہ ہانیہ پھر گھبرا کر کھڑے ہو گئے حشم پر ڈالی اور شیر کی طرح حشم شاہنواز پر جھپٹا تھا_____

*********************

"آپ یہاں کیا کر رہے ہے اصلان؟_" اپنے پیچھے ایک دم سے آروشا کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر اصلان چونک کر پیچھے مڑا_____

"اف..." دو انگلیوں کے بیچ دبی جلتی سگریٹ کے چھوٹے سے شعلے نے ایک دم سے ان ہی دو انگلیوں کو جلا دیا جس میں اس نے سگریٹ کو دبایا ہوا تھا.....پہلے آروشا کی آواز پھر سگریٹ کی جلن

سے احساس ہوا کی وہ گزر چکے ماضی میں ایسا کھویا ہوا تھا کی ہاتھوں میں دبی جلتی سگریٹ بھی پینا بھول چکا تھا_____

"کیا ہوا.... جل گئا؟_" آروشا اسے ہاتھ جھٹک کر سگریٹ پھینکتے دیکھ کر بہت گھبرا کر آگے بڑھی..... مگر خود اس کی ہی چیخ نکل گئ__ جلدی جلدی بڑھنے میں اصلان نے جو جلتے سگریٹ کے ٹکڑے کو پھینکا تھا اسی سگریٹ پر اس نے اپنا ننگا پاؤں رکھ دیا تھا..... وہ اپنا پاؤں اٹھا کر تڑپ کر رونے لگی..... اصلان اپنی جلن کا احساس بھلا کر اس کی جلن پر تڑپ کر تیزی سے اس کی آیا

_____

"پاگل.... ننگے پاؤں کیوں چلتی ہو_" وہ اسے ڈپٹ کر وہی نیچے پنجوں کے بل اس کے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا..... آروشا کے پاؤں اپنے زانو پر رکھ کر اٹھا کر دیکھنے لگا_ سگریٹ کا جلتا ٹکڑا اس کے تلوے سے زرا اوپر پنجوں کے قریب چپکا ہوا تھا..... اصلان نے فوراً وہ ٹکڑا ہاتھ سے جھاڑ کر اس کے پاؤں سے ہٹایا تھا..... اتنے وقت میں آروشا بس ہائے ہائے کرتی رو رہی تھی_____

"زرا جو تم میں عقل ہو_" اس پر وہ خفا ہوتا یوں ہی اس کے پاؤں اٹھائے ہوئے کھڑا ہو گیا اور گڑیا کی طرح اسے گود میں اٹھا کر بالکنی سے روم میں آکر واش روم کی طرف چلا آیا_____

واش روم میں ایک طرف رکھے باتھ ٹب پر اسے بیٹھا کر وہ پھر سے پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا..... ہینڈ شاور چلا کر وہ اس کے پاؤں پر ٹھنڈا پانی ڈال کر جلن کم کرنے کی پوری کوشش میں تھا..... بار بار اس کے پیر اٹھا کر دھوتا اور جھک کر دیکھتا بھی تھا_____

سرد پانی کی سردی نے آروشا کو بڑا آرام پہنچایا تھا ساری جلن دور ہو گئی.... _اب وہ باتھ ٹب پر بیٹھی فکر مند ہوتے اصلان کو مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی..... مغرور سا... جلاد سا دیو... اتنا مہربان سا بنا.... محبت سے بھرا..... اس کے قدموں میں اکڑوں بیٹھا اس کے جلے ہوئے پاؤں پر ہینڈ شاور سے پانی ڈال رہا تھا_ اصلان کے چہرے پر اس کی اتنی چھوٹی سی ہی جلن سے اتنی فکر آگئی تھی_____

"کیا ضرورت تھی وہاں آنے کی.... ایسے تو کبھی تمھاری نیند نہیں ٹوٹتی آج اسپیشل کیا ہو گیا تھا... پاؤ جلا ڈالا_" پانی ڈالتا خفگی سے پاؤں دیکھتا... ایسی پیار بھری ڈانٹ ڈانٹتا.. آروشا کو بے انتہا پیارا لگا

_____

"میرے لئے تو بہت ہی اسپیشل تھا آج...." بہت چہک کر وہ بولی تو اصلان سر اٹھا کر آروشا کا چمکتا چہرہ دیکھا_" آپ کو بیڈ پر نہیں دیکھ کر مجھے ڈر لگا.... جانے کہاں چھوڑ کر چلے گئے تھے آپ_" اصلان کے دیکھنے پر مسکرا کر وہاں آنے کی وجہ بتائی_____

"یہ خیال ہی نکال دو کی میں تمھیں کبھی چھوڑ کر کہیں جاؤں گا..... بس وہ سگریٹ کی طلب ہوئی تھی اس لئے بالکنی میں چلا گیا.... بیڈ روم میں رہتا تو تمھیں ہی میرا سگریٹ پینا اچھا نہیں لگتا_" اپنی بات کہہ کر اس نے پھر سے اس کا پاؤں اٹھا کر دیکھا_____

"اتنی سگریٹ مت پیا کرے اصلان.... نقصان دہ ہوتی ہے_" وہ جانتی تھی اسے روک ٹوک نہیں پسند مگر پھر بھی کہہ دیا_____

"اوکے... کوشش کروں گا کم کرنے کی_" اصلان میر کے برا مانے بغیر کہنے پر آروشا کو خوشگوار حیرت ہوئی_____

"جلن کم ہوئی اب_" اصلان نے بہت پیار سے اس کے پاؤں کو تھامے ہوئے پوچھا_____

"اب بالکل نہیں ہے_" آروشا نے شرارت سے زرا سا جھک کر ہینڈ شاور سے بہتے پانی کے چھینٹے اصلان کی طرف اچھال دئے_ اس کی شرارت پر اصلان نے بدلے میں شاور اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف کر دیا_____

"اللہ نہیں اصلان_ "رات کا وقت اور اتنا سرد پانی.... لمحوں میں وہ کانپ سی گئی..... ساتھ ہی خفا ہو کر ہنستے ہوئے اصلان سے کھینچ کر شاور لیا تھا اور شاور کا رخ اپنے پاؤں کے پاس بیٹھے اصلان کی طرف کر دیا..... اسے بھی بھگا کر اس نے اپنا بدلہ پورا کر لیا_____

"آروشا کی بچی بتاتا ہوں تمھیں__" آروشا اس کی دھمکی پر شاور ہاتھ سے پھینک پھانک کر باتھ ٹب سے اٹھ کر بھاگنے کو ہوئی تھی کی اصلان نے ایک پاؤں باتھ ٹب میں رکھ کر اور دوسرا واشروم کے فرش پر ٹیکے ہوئے اسے وہی باتھ ٹب کے اندر کھینچ کر بیٹھا دیا اور ہینڈ شاور اٹھا کر اس کے سر پر پانی کی بوچھار ڈالی تھی..... آروشا اپنے ہاتھ چہرے اور سر پر اٹھائے ہوئے بھیگنے سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس بار اس نے آروشا کو پورا بھیگا کر ہی دم لیا تھا_____

"کہو کیسا لگا میری جان...." ہینڈ شاور بنا بند کئے ہوئے اس نے جھک کر آروشا سے شوخی سے کہا.... آروشا نے بس غصے سے سر اٹھا کر اصلان کو دیکھا پھر اس کی لمبی ٹانگ کھینچ کر اسے باتھ ٹب میں گرایا تھا..... اصلان سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے بھی پھسل کر اسی باتھ ٹب میں پورا لمبا ہو گیا..... اور اب باری آروشا کے ہاتھ میں تھی وہ اس کے زانو پر بیٹھتی پوری طرح سے اصلان میر پر پانی ڈالتی کھکھلا رہی تھی_____

اصلان نے اٹھتے ہوئے ایک دم سے اس کے دونوں ہاتھ جکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا وہ لڑکھڑا کر وہی اس کے سینے پر پورے وجود سے گری تھی ہاتھ سے شاور چھوٹ کر اب باتھ ٹب میں بھرے پانی کو اور بھی لبوں لب بھر رہا تھا_____

"اب بتاؤ کیا سزا دوں اس شوخی پر_" اس کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ آروشا کی بولتی بند کر چکا تھا_ پورے بدن میں لرزش خدا جانے سرد پانی سے شروع ہو گئی یا اصلان میر کی کالی آنکھوں کی بے باکی سے_ اصلان پر اس کا بھیگا بھیگا روپ دیکھ کر دیوانا سا ہوا تھا_ وہ پانی میں بھیگی ہوئی اس کے حواسوں پر چھڑ چکی تھی_ اس کی گردن جکڑ کر اصلان نے آروشا کا چہرہ اپنے چہرے پر جھکا دیا..... آروشا آنکھیں بند کئے اس کے شانوں کو جکڑ چکی تھی_ باتھ ٹب میں پانی بھرتا ہوا پھر واش روم کے فرش پر بہنے لگا تھا مگر اصلان کو کوئی ہوش ہی نہیں تھا..... اسے تو یہ بھی ہوش نہیں تھا کی اس کی شدت سے آروشا کی سانسیں بھی تھم رہی تھی..... آروشا آنکھیں بند کئے اس کے ہونٹوں کی اور ہاتھوں کی گستاخیاں جھیل رہی تھی_____

"آئندہ سے اصلان میر کے جذبات کو بھڑکانے والی اتنی پیاری شرارت مت کرنا ورنہ جھیلنا تمھیں ہی پڑیں گا_" جب اپنی مرضی ہوئی تبھی اس نے اس کے ہونٹوں کو اپنی قید سے آزاد کر کے کہا تھا_ آروشا کی زبان گنگ ہو گئی تھی پلکیں گالوں پر گری لرز رہی تھی..... وہ اس حال

میں اس پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑتی اس سے پہلے ہی اصلان نے اسے تھام کر باتھ ٹب سے نکلنا ہی بہتر سمجھا تھا_____

جیسے ہی وہ اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے بہت احتیاط سے باتھ ٹب سے باہر نکلا..... آروشا خود کو چھڑاتی ادھر پھسلتی ادھر لڑکھتی واش روم سے بھاگتے ہوئے نکلی تھی..... اور وہ اس کی حالت سے لطف اٹھاتا بالوں میں ہاتھ پھیر کر خماری سے ہنسا تھا_ ایک مدہوشی تھی جو جسم و جاں میں چھڑتی ہوئی بے خود کر رہی تھی_

"صرف ہونٹوں کے جام پی کر یہ حال ہے اصلان میر تب کیا ہو گا جس دن...." مخمور آنکھوں کو بند کر کے اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مڑ کر باتھ ٹب کی طرف دیکھا..... تبھی اس کی نظر کھلے شاور پر اور بہتے ہوئے پانی پر پڑی تو جلدی سے بڑھ کر اس نے ٹیپ بند کیا تھا

_____

**********

For more visit (exponovels.com)

لباس تبدیل کر کے وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکل آیا_ آروشا اس سے پہلے ہی کپڑے بدل کر کمفرٹر میں چھپی سونے کا پورا ناٹک کر رہی تھی..... اصلان سر جھٹک کر ہنستا بیڈ کے قریب آ گیا_ جھک کر تکیہ درست کرتے ہوئے وہ آروشا کے ہی قریب دوسری سائڈ پر لیٹا تھا_ سیدھے ہی لیٹے ہوئے اصلان نے گردن موڑ کر تھوڑے فاصلے پر پوری طرح کمفرٹر میں چھپی آروشا کو دیکھا_____

"سو گئی کیا...." اس کی طرف کروٹ بدلتے ہوئے وہ اتنے پیار سے پوچھ رہا تھا کی آروشا کا دل بے قرار سا ہو گیا_ اس نے چہرے سے کمفرٹر ہٹا کر گردن موڑی.... اصلان اسی کی طرف کروٹ لئے محبت سے اسے دیکھ رہا تھا____ "نیند آ رہی ہے_" اسی طرح اسے دیکھتے ہوئے اب بھی اس کی آواز محبت سے گھندھی ہوئی تھی_____

"نہیں..." وہ کمفرٹر سے چہرہ باہر نکال کر اصلان کی طرف کروٹ بدل چکی تھی_ اصلان نے ہاتھ بڑھا کر کمفرٹر کا ایک سرا اپنے اوپر ڈالا اور کھسک کر آروشا کے قریب ہو گیا ....

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں روشا.." ایک ہاتھ کی انگلی سے اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے وہ آروشا کو دیکھ بھی رہا تھا..... آروشا ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی__ اس کے اٹھ کر بیٹھ جانے پر اصلان سیدھا ہو کر لیٹ گیا_____

"کیا کہا آپ نے... ابھی_ "ڈائریکٹ اصلان کی چمکتی آنکھوں میں دیکھتی وہ پوچھ رہی تھی .....

"روشا.... سب تمھیں پیار سے آشو بلاتے ہیں مگر مجھے تمھیں روشا بلانا زیادہ اچھا لگتا ہے_ "پیار سے اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے وہ اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ بھی گیا_ آروشا کے چہرے پر اس ایک لفظ سے ایسی خوشی پھیلی تھی کی بے ساختہ اصلان نے اسے اپنے قریب کر لیا_____

"مجھے بھی آپ کے لبوں سے اب یہی سننا ہے_ "اس کے سینے سے ٹیک لگا کر وہاں اپنا سر رکھ کر آرام سے لیٹ گئی_____

"اچھا اب سو مت جانا..... اس وقت بھی سارے اظہار کر کے سو کر کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا مجھے_ "اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اصلان نرمی سے بولا_____

"ہمم.... سن رہی ہوں..." آروشا نے زرا سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے اسی پوزیشن میں لیٹ گئی_____

"کیا مجھے معاف کروں گی روشا.... میرے ہر ظلم کے لئے... میری ہر بے اعتباری کے لئے_" آروشا کے ملایم بالوں میں ہلکے ہلکے انگلی چلاتے ہوئے اصلان کی آواز میں اب ندامت بھی گھلی

تھی.... آروشا اس کے سینے سے سر اٹھا کر مسکرائی تو اصلان نے جھک کر اس کی پیشانی کو فرط محبت سے چوم لیا_____

"آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت ہی نہیں.... میں نے کبھی آپ کو غلط سمجھا ہی نہیں...." وہ ناز سے اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی تو اصلان کے ہونٹوں پر آسودگی بھری مسکراہٹ نے گھیراؤ کیا تھا_____

"تمھارا بہت بہت شکریہ میری جان..... میری زندگی میں آنے کا..... میری ساری سرد مہری اور ظلم کے باوجود بھی مجھ سے محبت کرنے کا_" اپنے سینے پر رکھے آروشا کے مرمری ہاتھوں کو اس نے کئی بار اپنے لبوں سے لگایا تھا_____

"آپ سے کس نے کہا کی میں آپ سے محبت کرتی ہوں_" وہ شرارت سے اس سے الگ ہوتی آنکھیں نچا کر بولی____

"تمھاری آنکھوں نے چپکے سے مجھے اسے دن ہی کہہ دیا تھا جب تم نے مجھے پہلی بار دیکھا تھا_" اس کی نازک سی ناک کو چٹکی میں دبا کر اس نے زور سے ہلا دی_____

"ایسے ہی... میرا دماغ خراب تھا کیا جو ایک شادی شدہ سے محبت کرتی_ وہ بس مجھے آپ پسند تھے اور کچھ نہیں_" اصلان کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر وہ اپنی نگاہیں چرا کر فوراً انکار کر گئی_____

"مائی کیوٹ سی بے بی ڈول... آپ کی نظروں میں چھپے مفہوم کو میں اچھے سے سمجھتا تھا..... بٹ اس پاگل لڑکی کی بیوقوفی سمجھ کر نظر انداز کر دیتا تھا_" وہ اس بار پیار سے آروشا کو پھر سے سینے سے لگا کر آرام دہ پوزیشن میں بستر پر چت سا لیٹ گیا_____

"اصلان میں آپ کی پہلی نگاہ کے سحر میں ایسے گرفتار ہوئی تھی کی چاہ کر بھی اپنا دل آپ کا ہونے سے روک نہیں پائی_" آروشا نے ہار مان کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا کر اظہار کیا تھا_____

"اور اس دل کا میں تا عمر قرض دار رہوں گا... جس نے مجھ سے محبت کی....." وہ اسے بازوؤں میں بھینچ کر آرام سے پلکیں موند چکا تھا_ ایک دوسرے کی بانہوں میں ان دونوں نے وہ سکون پا لیا تھا جو بس سچی محبتیں کرنے والے ہی پا سکتے ہیں_____

**********************

کچن میں کھڑی وہ ناشتہ بناتے ہوئے دھیمے دھیمے گنگنا بھی رہی تھی_ آج آروشا نے ملازمہ کو ناشتہ بنانے سے منع کر دیا تھا اس کا ارادہ تھا خود اصلان کے لئے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنائے گی

_____

ایپرن باندھے..... بالوں کا ڈھیلا ڈھالا جوڑا بنائے وہ پوری دل جمعی سے اصلان کے لئے ناشتا تیار کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی..... وہ اتنے انہماک سے اپنے کام میں کھوئی تھی کی کچن میں آتے اصلان سے بھی بے خبر ہی رہی تھی_____

ملازمہ نے اصلان میر کو دیکھ کر اسے زور سے سلام کرنا چاہا تھا کی اصلان نے ہاتھ اٹھا کر اشارے سے کچھ بولنے کے لئے منع کر دیا..... ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے اسے کچن سے چلے جانے کا کہا تھا_ وہ جلدی سے سر ہلاتی کچن سے نکل گئی_____

"شائستہ... زرا مجھے فریض سے انڈے نکال کر دینا..... آج اصلان میر صاحب کو ایسا ناشتہ کراؤں گی وہ اپنی انگلیاں بھی کھا جائے گے_" بار بار ریسپی بک کی طرف دیکھتی وہ بہت مصروف سی اپنے پاس مدد کے لئے کھڑی ملازمہ کے تصور سے بنا پیچھے مڑے ہی بولی تھی_____

اصلان اپنی مسکراہٹ دباتا فریز کے پاس گیا تھا اور اس کا مطلوبہ سامان لے کر اس کے قریب آ گیا..... مگر اسے دینے کے بجائے وہ چپ چاپ کھڑا رہا تھا..... اصلان نے اس کے بغل میں کھڑے ہو کر جھکی ہوئی آروشا کے پاس زرا سا اچک کر دیکھا وہ بڑی مصروف سی کچن کاؤنٹر پر ریسپی بک کھولے ہوئے اس میں لکھی ہدایتیں پڑھ رہی تھی_____

"کیا ہے.... کھڑی کیوں ہو..... لے آئی ہو دو مجھے_" وہ اب بھی پریشان سی بغیر سر اٹھائے اپنے ہاتھ بغل میں کھڑی ملازمہ کے تصور سے پھیلا کر جھنجھلایی_ اصلان نے مسکرا کر اس خود کے سامنے پھیلی اس کی گلابی ہتھیلی دیکھی اور پھر شرارت سے جھک کر اس گلابی ہتھیلی پر اپنے لب رکھ دئے

_____

"پاگل ہو یی.... آروشا بری طرح سے اچھل کر چلاتی مڑی تھی اور اپنے سامنے اصلان کو کھڑے دیکھ کر اب سمجھ میں آیا حرکت کس کی تھی_" آپ..." وہ جلدی سے کتاب کاؤنٹر سے اٹھا کر اپنی پشت کے پیچھے چھپا کر زبردستی مسکرائی_____

"کیا بنا رہی تھی بک پڑھ کر_" وہی ٹیک لگا کر اس نے سینے پر اپنے ہاتھ باندھ لئے اور دلچسپی سے گھبرائی گھبرائی آروشا کو دیکھنے لگا_____

"نہیں تو میں کہاں پڑھ رہی تھی.... مجھ سب آتا ہے.. میں کوئی ریسپی بک دیکھ کر تھوڑے ہی نا آپ کے لئے کچھ بناؤں گی_"بک اپنے پیچھے چھپاتے ہوئے وہ گردن اکڑا کر اپنی بات صحیح ثابت کرنے پر تلی تھی_____

"اچھا.... یہ پھر کیا ہے_"وہ ایک ہی پل میں اس کے بازو کو جکڑ کر اس کے پیچھے سے بک لے چکا تھا_____

"یہ یہ تو میرا فیورٹ ناول ہے میں پڑھ رہی تھی_"وہ اب بھی دیدہ دلیری سے بولتی اصلان کے ہاتھوں سے بک چھیننا چاہتی تھی_____

"مائی لائف مجھے اچھے سے علم ہے کی تم گھر داری میں کتنی ماہر ہو_"بک والے اپنے ہاتھ اس کی پہنچ سے دور کر کے اس نے چھیڑا .....

"آپ کو کہاں سے معلوم...."آروشا بک چھینتے چھینتے رک کر آنکھیں پھیلا کر بولی_____

"مجھے سب معلوم ہے....." وہ اپنی مسکراہٹ دباتا آروشا کے بنتے منہ دیکھ رہا تھا_ "چھوڑو مجھے تم دن رات بس ایک چیز دے دیا کرو میں اسی سے خوش رہ لوں گا_ "اصلان نے اپنے ہاتھ میں پکڑی بک کاؤنٹر پر اچھال دی اور بڑھ کر آروشا کی کمر تھام کر اپنے قریب کر لیا_____

"کیا چیز..؟" آروشا نے سادگی سے پوچھتے ہوئے اپنے آپ کو چھڑایا اور بندھا ہوا ایپرن کھولنے لگی____

"یار تمھیں تو اے ٹو زیڈ سب سیکھانا پڑے گا "_

اصلان نے سر ایک انگلی سے کھجاتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا اور ایپرن کھولتی آروشا کو اپنی طرف کھینچ لیا_ "اصلان.... چھوڑے مجھے...ایک تو مجھے ناشتہ بنانے نہیں دیا....اس پر سے مجھے ستا رہے ہے_ "وہ خفا ہوتی دونوں ہتھیلی اس کے سینے پر ٹیک کر اسے دور کرنے لگی .....

"میں بتانے جا رہا ہوں کی کیا چیز مجھے سب سے زیادہ خوش کر سکتی ہے_ "وہ شرارت سے اس کے گلے سے ایپرن نکال کر پھینک چکا تھا پھر ہاتھ پیچھے لے جا کر آروشا کے نم بالوں کے بندھے جوڑے کو کھولا تھا ریشمی...ملائم....بال آبشار کی طرح پوری پشت اور کمر پر بکھر گئے .....

"بتادوں کیا چیز مجھے بے پناہ خوشی دے سکتی ہے_" آروشا کے گلابی ہوتے چہرے کو ایک انگلی سے اونچا کرتے ہوئے اصلان کی آواز بھاری ہوئی تھی__ آروشا نے بند پلکوں سے بس نفی میں سر ہلایا تھا_____

"کیوں.... اب بھی تمھیں لگتا ہے اصلان میر تمھارے ساتھ وحشت سے پیش آئے گا_" جھک کر اس کے گالوں پر پر حدت لمس چھوڑتے ہوئے بوجھل ہوتی آواز میں وہ آروشا کی دھڑکنوں کو منتشر کر رہا تھا_____

"میں اس دلکش وجود میں کھو کر سب بھول جانا چاہتا ہوں..." اس کے کان میں کہتے ہوئے اصلان نے آروشا کے دونوں ہاتھ زبردستی اپنے گلے میں ڈال مالا کی صورت میں باندھ لئے اور اصلان کے ہاتھ آروشا کی پشت پر سرسراتے ہوئے کمر پر کسنے لگے تھے ....

وہ ابھی اسی طرح اس کے وجود میں کھویا رہتا کی باہر عجیب سا شور مچا تھا_____

اصلان کو وہ بے ہنگم سا شور اس وقت بہت ناگوار گزرا تھا.... خود سے آروشا کو نرمی سے الگ کرتے ہوئے وہ کچن سے باہر نکل آیا_ لان میں آتے ہی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے_

دو گارڈز اس شخص کا گریبان بری طرح سے جکڑے ہوے تھے مگر وہ بری طرح سے گارڈز کو مکے مار رہا تھا_ اگر وہ شخص اصلان میر کا خاص نہیں ہوتا تو پہلے ہی مکے پر گارڈز اس کی ہڈیاں پسلیاں توڑ چکے ہوتے مگر وہ اتنا خاص تھا کی گارڈز آرام سے مکے کھاتے بس اسے پکڑے ہوئے تھے تا کی وہ بنا اصلان کی اجازت کے اندر نا جا سکے_____

"حشم..." اس سے پہلے کی وہ اس لڑکے کو چھوڑنے کی بات کرتا..... کی آروشا جو اس شور سے اتنا بیچین ہو گئی تھی کی اصلان کے مرضی جاننے کے باوجود بھی اس کے پیچھے باہر نکل آئی تھی..... اور اس طرح اپنے بھائی کو بے دردی سے گریبان سے گھسیٹتے دیکھ کر زور سے چیخی تھی

_____

اصلان نے پیچھے مڑ کر فوراً آروشا کو دیکھا اور اس سے پہلے کی وہ اسے روکتا یا پکڑتا... وہ تیر کی طرح دوڑتی ان لوگوں کے قریب پہنچ گئی تھی مگر اس سے پہلے کی وہ گارڈز پر شیرنی کی طرح جھپٹ پڑتی اس سے بھی تیزی سے اصلان نے اس کا بازوں پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا_____

" اصلان مجھے چھوڑ دے..... وہ میرے حشم کو مار رہا ہے..... وہ میرے حشم کو تکلیف دے رہا ہے_" آروشا جیسے دیوانی ہو گئی وہ حشم پر ایک کھرونچ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی کسی مرد کا ہاتھ

برداشت نہیں کر سکتی..... اس کی دیوانگی نے اصلان کو ایک بار پھر سے ڈاکٹر کی بات کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا تھا_____

"مجھے چھوڑ دے... وہ میرے بھائی کو مار ڈالیں گے.. چھوڑے مجھے... چھوڑے.." چیختی چلاتی وہ اپنی ساری طاقت لگا کر اپنے بازوؤں کو اصلان سے چھڑانے کی کوشش کرتی بس حشم کے بے بس چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

گارڈز سارا تماشا دیکھتے ہوئے حشم کے گریبان کو تھامے اصلان کے حکم کا منتظر تھے_ حشم اب بالکل ساکت ہو گیا تھا.... آروشا کی دیوانگی سے اس کی آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی تھی..... وہ اس کی صرف بہن نہیں تھی.... اس کی جان تھی اس کی دوست اس کی ہمراز وہ دونوں ایک جان دو جسم تھے_____..

"اصلان مجھے چھوڑ دے_ مجھے حشم کے پاس جانا ہے مجھے میرے بھائی کے پاس جانا ہے وہ مار ڈالے گا اسے....." وہ جیسے دیوانی سی ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کی وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی_ "چھوڑ دو میرے بھائی کو اسے کچھ ہوا نا میں تمھارا خون کر دوں گی.... چھوڑ دو میرے بھائی کو تم سب بھیڑیا ہو ہوس پرست بھیڑیا..." اصلان سے اپنے بازوں چھڑاتے ہوئے وہ پوری آواز سے چیخ رہی تھی رو رہی تھی_

اصلان کو اب پورا یقین ہو گیا تھا کی ان دونوں کے ماضی میں ایسا کچھ گزرا تھا کی آروشا کسی کا بھی حشم کا چھونا برداشت نہیں کرتی تھی_ ایسے کئی لمحے اس کی یادوں میں گزرے تھے_ جب عانیہ اس سے پہلے ملی تھی اس رات والا حادثہ اور اس کی شادی والے دن کا اس کا دیوانہ پن ...

اس نے گارڈ کو حشم کو لے جانے کا اشارہ کیا تھا گارڈز حشم کو اس بار بے دردی سے کھینچتے ہوئے لے جانے لگے_ "میں کہیں نہیں جاؤں گا اپنی بہن سے ملے بنا.... چھوڑو مجھے_ "اب حشم بھی بری طرح سے چیخنے چلانے لگا تو..... اصلان کے اشارے پر ایک دو گارڈز بھی آگے بڑھے تھے اور انہوں نے حشم کو جکڑ کر کھینچنا شروع کر دیا_____

یہ سب دیکھ کر آروشا کے ذہن کو جھٹکا لگا تھا آج سے کچھ سال پہلے کا منظر روشن ہو گیا..... اس کا معصوم بھائی، وہ خود اور وہ درندہ.... وہ خاموش کھڑے اپنے بازوں تھامے اصلان کی طرف مڑی اور اس کی آنکھوں میں نفرت سی اتر آئی_ "میں مار ڈالوں گی تمھیں..... مار ڈالوں گی_ "اس نے اسے نوچنا گھسوٹنا شروع کر دیا وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں لگ رہی تھی، ایسے جیسے اسے پہچان بھی نہیں رہی ہو_____

"ہوش میں آؤ آروشا کیا ہوا ہے_ "اصلان نے اسے بازوؤں سے تھام کر بری طرح جھنجھوڑا تھا

_____

"وہ مار ڈالیں گے اسے..... شاہنواز خان اور وہ مار ڈالیں گے اسے_" ایک دم سے اس کے ہونٹوں سے نکلا تھا اور وہ اپنے حوش کھوتی وہی اس کے بازوؤں میں جھول گئی_ اصلان اسے اس طرح سے بیہوش ہوتا دیکھ کر بوکھلا گیا تھا_

"روشا... روشا...." بدحواسی سے اسے سنبھالتے ہوئے وہ اس کے گال بھی تھپک رہا تھا_ اس کی سانسیں بھی جیسے ڈوب رہی تھی اصلان نے ایک لمحہ بھی برباد کئے بنا اسے اپنے بازوؤں میں بھرا تھا اور اپنی کار کی طرف بھاگا تھا_____

**********.*****

کوئی ڈور کھول کر اندر آیا تھا مگر حشم نے سر اٹھا کر آنے والے کو دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی.... بس وہ ایک طرف فرش پر بیٹھا ہوا گھٹنوں میں سر چھپائے ہوئے تھا_____

اصلان دھیرے دھیرے چلتا فرش پر بیٹھے حشم کے قریب آگیا..... حشم نے اس بار اپنا سر گھٹنوں سے اٹھایا تھا..... سامنے کھڑے اصلان کو دیکھ کر حشم کے ہونٹوں پر زہر خند مسکراہٹ آگئی_"

آپ نے یہ سب کر کے آج پھر سے ثابت کر دیا کی آپ ایک بے رحم انسان ہے_ "وہ فرش پر گھٹنے موڑے بیٹھا نفرت سے سر اٹھا کر اس انسان کو دیکھ رہا تھا جو کبھی اس کا آئیڈیل ہوا کرتا تھا_ جس کے جیسا بننا اس کا اولین خواب تھا_____

"مجھے تم پر کچھ ثابت نہیں کرنا تھا حشم.... بس میں چاہتا تھا تم آروشا سے فل حال مت ملو_" اصلان نے جھک کر حشم کا بازوں تھام کر اسے اٹھانا چاہا.... مگر وہ نفرت سے اس کا ہاتھ جھٹک کر چیخا

_____

"کیوں نہیں ملوں.... وہ میری بہن ہے_ آپ نے زبردستی اس سے شادی کر لی... اسے قید کر لیا.... اس کا مطلب یہ نہیں کی آپ میری بہن مجھ سے چھین لیں گے_" غصے سے سرخ ہوتے ہوئے وہ کھڑا بھی ہو گیا اور اصلان کو گھور بھی رہا تھا... اس کی ناسمجھی والی باتوں پر اصلان نے بس ایک سرد سانس لی_____

"حشم تمھیں میں سمجھدار سمجھتا تھا_" وہ تاسف سے سر ہلاتا اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا... جس کی باتوں سے اس کی ذہانت چھلکتی تھی لیکن اس وقت وہ بچوں جیسی ناراضگی دکھا رہا تھا

_____

"اور میں آپ کو ایک عظیم انسان..... مگر آپ نے جو کیا نا اپنے آپ کو میری نظروں سے گرا چکے ہے_ "اس کے رویے میں زرا سا جو فرق آیا ہو... اصلان کو اپنی صفائی پیش کرنا فضول ہی لگا_____

"میں تمھارے آگے جواب دہ نہیں حشم... میری جگہ تم ہوتے وہی کرتے خیر میں کچھ اور جاننا چاہتا ہوں... یہاں آؤ آرام سے بیٹھو پہلے..." وہ سنجیدگی حشم کی آنکھوں میں دیکھتا پھر اسے زبردستی ایک طرف رکھے سوفے پر لا کر بیٹھا چکا تھا اور خود بھی اس کے پاس بیٹھ گیا_____

"اب کیا جاننا ہے آپ کو... سب جانتے ہیں آپ... نا جاننے کا ڈرامہ کیوں کر رہے ہے..." وہ تلخی سے ہنستے ہوئے طنزیہ بولا_____

"حشم صرف تمھارا بہنوئی نہیں.... بڑے بھائی کی طرح بھی ہوں تمھارا..... تمیز سے بات کرو _"آخر کب تک اس بار اصلان نے سختی سے اسے جھاڑ دیا_____

"زبردستی کے بہنوئی...." وہ منھ بناتا بڑبڑایا____

"اس بار ایک لگا دوں گا تمھیں..." اصلان نے اس کی بربڑاہٹ سن کر اسی سختی سے اسے دیکھا

_____

"لگا دے سو لگا دے.... مگر مجھے آشو کے پاس جانے دے.... مجھے اس سے ملنا ہے_" اس بار نم ہوتی آنکھوں سے اصلان سے جیسے منت کی_____

"مجھے تمھارے آروشا سے ملنے پر کوئی اعتراض نہیں حشم... بس کچھ مصلحت تھی اس لئے تمھیں دور رکھا... تم اس سے مل سکتے ہو جب تمھارا دل کہے_" اصلان نے پیار سے اس کے شانے کو سہلاتے ہوئے حشم کی ناراضگی کو ختم کرنے کی کوشش کی_____

"مجھے آپ پر یقین نہیں_" وہ اب بھی بدگمان تھا_____

"تو مت کرو... تم میری بیوی نہیں جس کو یقین دلانے کے لئے میں کوشش کروں.... اتنی دیر سے نرمی سے سمجھا رہا ہوں عقل میں بات نہیں آ رہی ہے...." اصلان کو بھی غصہ آ گیا... حشم نے ناک بھوں چڑھائے ہوئے ہی جلاد بہنوئی کو دیکھا_____

"سیدھے طریقے سے جو پوچھوں گا اس کا جواب دینا ورنہ زبان سے سب اگلوانا مجھے اچھے سے آتا ہے_" ساری نرمی پرے رکھ کر وہ اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ اسے بری طرح سے گھور رہا تھا_____

"کیا جاننا ہے آپ کو..." اصلان کے جلال میں آتے ہی حشم دھیما پڑ گیا_____

"بہت کچھ..... سب سے پہلے یہ بتاؤ کی ساری پراپرٹی آروشا کے نام کیوں ہے؟.... تمھارے نام کیوں نہیں؟_" اصلان سیدھے موضوع پر آکر اس سے سختی سے پوچھ رہا تھا .....

"کیوں کی میری ماں کو مجھ سے حد سے زیادہ محبت تھی..... اور وہ جانتی تھی شاہنواز خان پراپرٹی کے لالچ میں میرا خون بھی کر سکتے ہیں_" حشم صرف بولا نہیں تھا بہت تلخی سے سر جھٹک کر ہنسا بھی تھا_____

"وہاٹ..... تم ان کے اکلوتے بیٹے ہو وہ تمھیں کیوں...." اصلان کو سچ میں جھٹکا لگا سوفے پر پہلو بدلتے ہوئے وہ حشم کو حیرت سے دیکھ رہا تھا_____

"میں ان کا بیٹا نہیں ہوں میں حشم اسفندیار خان ہوں نا کی شاہنواز خان_" حشم نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر جیسے اصلان کو شاک لگایا_____

"تم... تم... شاہنواز خان کے بھائی کی اولاد ہو_" لفظ اس کے ہونٹوں سے سرسراتے ہوئے نکلے تھے_____

"جی میں شاہنواز کا نہیں ان کی بھائی کی اولاد ہوں جس کی پراپرٹی اور بیوی دونوں پر شاہنواز خان کا دل آگیا تھا_" سب کہتے ہوئے حشم کی آنکھوں میں سرخی اور بڑھی تھی... اصلان بہت غور سے سب سن رہا تھا_

"انہوں نے زبردستی میری ماں سے شادی کی.... وہ مجبور تھی... بے بس تھی میرے ہاتھوں، اور اسی محبت میں وہ جاتے جاتے ساری ذمہ داری آروشا کے کاندھے پر ڈال کر اس دنیا سے ہی چلی گئی شاید انہیں لگتا تھا کی شاہنواز خان جتنے برے صحیح مگر اپنی سگی بیٹی کے لئے کم سے کم بے رحم نہیں ہوں گے_" وہ بہت ضبط سے اسے ساری حقیقت بتا رہا تھا_____

"حشم کیا ہوا ہے تم دونوں کے ساتھ..... آروشا تمھیں زرا سا بھی زخمی دیکھ کر کیوں ایسی پاگل ہو جاتی ہے_" اصلان نے اس بار نرمی سے اس کے شانہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا_اس بار حشم کا رنگ متغیر ہو گیا... چہرہ سفید پڑنے لگا..... وہ ایسے ہو گیا جیسے اس کی روح نکل رہی ہو_____

"حشم تم مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھو.... میں کبھی بھی تم دونوں کو کسی بھی مشکل میں گرفتار نہیں ہونے دوں گا میرا یہ تم سے وعدہ ہے.... تم دونوں کی حفاظت میرے ذمے ہے.... پلیز مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا

حشم میں سب جاننا چاہتا ہوں_" اصلان نے عظم سے کہہ کر اسے مجبور کر دیا کی وہ اصلان پر بھروسہ کر سکے..... حشم نے سر جھکا کر دھیرے دھیرے بتانا شروع کیا تھا جسے سنتے سنتے اصلان میر کے چہرے پر اتنی سختی آچکی تھی کی کوئی اسے دیکھ لیتا تو ڈر جاتا_____

**********************

دھیرے دھیرے اس نے آنکھیں کھولی تھی_ اس وقت اس کا ذہن بالکل خالی تھا، کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا وہ کہاں ہے اور کیوں ہے_ وہ خالی ذہن کے ساتھ بس چھت کو گھور رہی تھی

_____

" کیسا محسوس ہو رہا ہے روشا..." جیسے ہی اصلان نے اسے آنکھیں کھولتا دیکھا تھا وہ اس کے قریب آگیا..... آروشا نے اپنے پاس اصلان کی آواز سن کر سر گھما کر پاس آ گئے اصلان کو دیکھا تھا

_____

"اب کیسا فیل ہو رہا ہے مائی لائف_" اصلان نے محبت سے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور دوسرے ہاتھ سے سر بھی سہلایا_ آروشا کچھ دیر ایسے ہی اس کے فکر مند چہرے کو دیکھتی رہی تھی کی آروشا کے ذہن میں چھناکا سا ہوا تھا..... اور سب یاد آگیا کی وہ کہاں ہے اور کچھ دیر پہلے کیا ہوا تھا_ اس کا حشم اس کا بھائی..... اور وہ لوگ اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا رہے تھے

---

"اصلان میرا بھائی میرا احاشو...." جیسے ہی سب یاد آیا ایک بار پھر اس پر وہی وحشت سمائی تھی وہ جیسے پھر سے بدحواس ہو گئی تھی_____ "وہ لوگ.. وہ لوگ..." _ وہ ایک دم سے جیسے پھر سے خود پر قابو کھوتی جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی صرف بیٹھی نہیں تھی بیڈ سے اترنے بھی لگی تھی

---

"ریلکس آروشا..... کچھ نہیں ہوا ہے کول ڈاؤن..." بیڈ پر سے اترتی آروشا کو زبردستی اپنے بانہوں میں بھر کر وہ وہی اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا_____

"اصلان.... وہ لوگ حشم کو... حشم کو.." سر اٹھا کر اس سے کچھ کہنے کی کوشش میں وہ بس تڑپ کر رونے لگی_ اس کے رونے میں اتنی تڑپ تھی کی اصلان کی آنکھیں بھی نم ہو گئی..... ان دونوں

نے کتنے زخم اٹھائے تھے... کتنے دردناک واقعات ان کے ساتھ ہوئے تھے.... اصلان کے دل پر ڈھیروں بوجھ آچکا تھا_____

"میں کچھ نہیں ہونے دوں گا تم دونوں کو... اب حشم اور آروشا کی حفاظت میری ذمہ داری..... اصلان میر کا تم سے وعدہ ہے وہ کچھ نہیں ہونے دیں گا تمھارے حشم کو_" آروشا کو اپنے سینے میں سمیٹ کر وہ لگاتار اس کے سر کو سہلاتے ہوئے چوم بھی رہا تھا_____

آروشا کے بیچین دل کو جیسے قرار سا ملا تھا وہ بے تحاشا پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی تھی_" اصلان وہ لوگ میرے بھائی کو مار ڈالیں گے آپ پلیز اسے بچالیں اسے بچالیں_" وہ اس کے سینے سے لگی بری طرح سے خوفزدہ تھی اور روتے ہوئے التجا کر رہی تھی_____

"روشا کچھ نہیں ہو گا حشم کو..... میں کروں گا اس کی حفاظت..... وہ لوگ کچھ بھی نہیں کر سکتے اب..... بس تم ریلکس ہو جاؤ اور رونا بند کرو اب.. وہ میرے پاس ہے بالکل ٹھیک، صحیح سلامت_" اصلان اس کا سر سہلاتا ہوا اس کی پشت بھی تھپک رہا تھا_____

"مجھے حشم سے ملنا ہے..... آپ اس سے ملنے دے اصلان، بس ایک بار مجھے اس سے ملنے دے میں اور کچھ نہیں مانگوں گی آپ سے_" آروشا اس کے سینے سے الگ ہوتی اسی طرح بے تحاشا روتے ہوئے اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے التجا کرنے لگی_____

"تم اس سے مل ہی مت لینا بلکہ اب اسے اپنے پاس ہم لوگوں کے ساتھ رکھ بھی لینا..... مجھے اب کوئی اعتراض نہیں، پہلے تم ٹھیک ہو جاؤ.... ورنہ حشم کو دکھ ہو گا نا تمھیں اس حال میں دیکھ کر_" اس کے گالوں پر بہتے آنسوؤں کو اپنے ہاتھ سے صاف کرتا وہ خود پر ضبط کرتا... زبردستی مسکراتا.. اس سے پیار سے کہہ رہا تھا_____

اصلان نے خود پر کیسے قابو پایا وہی سمجھ سکتا تھا ورنہ آروشا کی ایسی حالت پر اس کا دل کٹ رہا تھا..... اور دل کہہ رہا تھا ان کی ہستیوں کو صف دنیا سے مٹا ڈالے تا کی کل کسی اور حشم و آروشا کو ایسی اذیتوں سے نا گزرنا پڑے_____

"میں ٹھیک ہوں اصلان بس آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیے گا_ مجھے بس آپ پر یقین ہے بس آپ کے پاس میرا حشم محفوظ ہے_" آروشا کے دل میں جیسے ڈھیروں سکون اتر آیا... دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے وہ پر سکون ہو چکی تھی_ آروشا کو بس اصلان میر پر یقین تھا اور اصلان میر اب کبھی مر کر بھی اس یقین کو ٹوٹنے نہیں دیں گا_____

"میں ہمیشہ تمھارے ساتھ رہوں گا میری جان اب کوئی آروشا کو اصلان سے جدا نہیں کر سکتا_"
اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے کر وہ بار بار اس کے سر کو بے تحاشا محبت اور عقیدت سے چوم رہا تھا..... آج اس کا دل اپنے خدا کا لاکھوں شکریہ ادا کرنے کا کہہ رہا تھا.. جس نے اسے آروشا بخشی تھی وہ واقعی آپ کو آزما کر بہترین سے نوازتا ہے... اصلان کو اس حکمت پر یقین آ گیا

_____

***********************

حشم بیچینی سے ادھر اُدھر ٹہلتا آروشا کا انتظار کر رہا تھا_ اصلان میر نے اسے سختی سے ہاسپٹل جانے کے لئے منع کر دیا.... اس لئے وہ دل پر پتھر رکھ کر اس کے ساتھ نہیں گیا تھا..... مگر ابھی اصلان کی کال آئی تھی کی وہ آروشا کو لے کر آ رہا ہے، تب سے وہ بے قراری سے ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا_ جیسے ہی اس کے کانوں نے اصلان کی کار کا ہارن سنا تھا وہ بیچین سا ہو کر اندرونی حصے سے باہر نکل آیا_____

"آجاؤ_" اصلان پہلے کار سے اترا تھا اور گھوم کر جا کر آروشا کی طرف کا ڈور کھول کر اس کا ہاتھ تھاما اور اسے سنبھال کر کار سے اتارنے لگا___ آروشا اس کے مضبوط سہارے کو تھام کر کار سے نیچے اتر آئی_____

اصلان اس کا ہاتھ پکڑے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے لے کر چلنے لگا_ آروشا نے اس کے سہارے سے چلتے ہوئے سامنے دیکھا تھا اور پھر وہ تھم گئی اور اس کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی تھی _کچھ ایسا حال حشم کا بھی تھا وہ دھیرے دھیرے چلتا ان دونوں کے پاس آگیا_____

"حشم..." آروشا کے لبوں سے نکلا.... اصلان نے اس کی کمر سے اپنے بازوں ہٹا لئے اور ہاتھ بھی چھوڑ دیا_ دوسرے ہی لمحے دونوں بھائی بہن ایک دوسرے کے گلے سے لگ کر بے تحاشا روئے تھے_ اصلان کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تو اس نے خود کو سنبھال کر حشم کی پشت پر ہاتھ رکھ دیا

_____

"حشم بس کرو... آروشا کی طبعیت پھر سے خراب ہو جائے گی_" اس کی پشت سہلاتا ہوا بہت نرمی سے بولا تھا_ حشم فوراً خود کو سنبھال کر اس سے الگ ہو کر اب بھی روتی ہوئی آروشا کے آنسو پوچھتے ہوئے بولا_____

"آشو...بس کرنا اب تیرے رونے کی بھیں بھیں سے میرے کان پھٹ جائے گے_تو جانتی ہے تیرے رونے کی آواز پھٹے بانس جیسی ہے_" اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے وہ آروشا کو روتے میں ہنسا چکا تھا، آروشا نے روتے روتے ہنس کر اس کے شانے پر زور سے مکا مارا تھا_ اصلان نے پوری دلچسپی سے اسے دیکھا،روتے روتے ہنستے ہوئے وہ معصوم سی لڑکی_____

"اپنی آواز سنی ہے کبھی یو لگتا ہے جیسے بھیس ڈکار رہی ہو_" وہ بھلا بدلہ کیوں نہیں لیتی.....اس بار اصلان نے بے ساختہ قہقہہ لگایا.....

حشم نے خوشگوار حیرت کے ساتھ اصلان میر کو دیکھا.. وہی آروشا کی آنکھوں میں دیوانگی سی اتر آئی وہ اصلان میر ہنسی کی عاشق تھی اس کی ہنسی تھی ہی اتنی بھلی ...

"تمھارا روڈ ہیرو ایسے تبدیل کیسے ہو گیا_" حشم نے جھک کر آروشا کے کان میں سرگوشی کی آروشا نے بس مسکرا کر اس کے گال پر چپت لگائی_____

"چلو اندر چلتے ہیں اب_" اصلان ان کی نگاہوں کو خود پر محسوس کرتے ہوئے سنجیدہ ہو گیا اور آروشا کا ہاتھ تھام کر اس نے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے آروشا نے بس ایک نگاہ اصلان پر ڈالی تھی پھر سر جھکا لیا_ ان دونوں کے پیچھے مسکراتا ہوا حشم بھی تھا_____

_

*********************

اصلان ان دونوں کو باتیں کرتا چھوڑ کر اپنے بیڈروم میں آ گیا..... اتنے مہینے بعد آروشا اپنے بھائی سے ملی تھی وہ چاہتا تھا وہ اس سے کھل کر باتیں کرے_ بیڈروم میں آکر سوفے پر گرتے ہوئے اس نے اپنی پیشانی ملی تھی_____

جو کچھ بھی حشم کے منھ سے اس نے سنا تھا اس کے دل میں حشم کے لئے پیار اور بھی بڑھ گیا تھا_ ایسے حادثے کے بعد بھی جس طرح سے اس لڑکے نے ہمت سے زندگی گزرای تھی..... اور اپنے سارے دکھ کو اپنی ہنسی کے پیچھے چھپایا ہوا تھا وہ قابل تحسین تھا_ ایک دم سے اصلان کے ذہن میں ہانیہ کا چہرہ لہرایا تھا پھر جیسے اس نے ایک فیصلہ کرکے اس پر عمل کرنے کے لئے اپنا موبائیل نکالا تھا_____

"سلام علیکم ماں.... کیسی ہے آپ؟_" ادھر سے ماں جی نے جیسے ہی ہیلو کہا اس نے محبت سے ان کا حال پوچھا_____

"علیکم السلام.. الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کیسے ہو اصلان... طبعیت ٹھیک ہے نا.... وہاں سب خیریت ہے نا..." ان کے ایک ساتھ اتنے سارے سوال پر اصلان کے ہونٹوں پر تھکی سی مسکراہٹ آگئی_ وہ اس وقت کم ہی بات کرتا تھا کیونکہ یہ وقت ماں جی کے سونے کا تھا اس لئے وہ گھبرا گئی تھی_____

"جی ماں..... الحمدللہ میں بالکل خیریت سے ہوں اور یہاں بھی سب ٹھیک ہے بس آپ کی یاد آ رہی تھی_" اصلان کو حقیقت میں اس وقت ان کی پر شفقت محبت کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی _وہ ذہنی طور پر خود کو تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا_____

"اصلان سب خیریت ہے نا تم ٹھیک ہو نا_" ماں جی کی گھبرائی گھبرائی آواز پر وہ ایک گہری سانس لے کر رہ گیا..... اب جب اصلان میر کے لبوں سے ایسے جملے نکلیں گے تو وہ گھبرا ہی جائے گی

_____

"میں ٹھیک ہوں بلکہ ہمیشہ سے زیادہ ٹھیک ہوں ماں_ بس آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی _"وہ سنجیدگی سے کہہ کر انہیں کچھ دیر پہلے کیا گیا اپنا فیصلہ سنانے لگا_____

"تم نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے نا اصلان..... یہ مت بھولو آج سے کچھ مہینوں پہلے تم نے ہی کہا تھا بیٹے باپ کا ہی سایہ ہوتے ہیں_" انہوں نے ساری باتیں سن کر اس کی کچھ مہینے پہلے کہی گئی بات دہرائی_ اصلان نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی_____

"ماں اب میں ہی کہہ رہا ہو..... اس سے بہتر انسان کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا..... بس آپ کسی بھی بہانے سے دو دن بعد مجھ سے ملئے_" اصلان نے سکون سے بول کر انہیں جیسے اطمینان دلا دیا

_____

"اچھا... مگر اصلان ایسے کیسے سب کو خبر کیوں نہ کرے_" وہ سمجھی نہیں آخر سب سے چھپا کر کیوں___

"نہیں کسی کو بھی نہیں بس آپ فل حال کوئی نہیں.... ہانیہ کو بھی نہیں بتائیں گا ٹھیک.... ماں کسی کو نہیں تو کسی کو نہیں سمجھ رہی ہے نا آپ_" وہ اتنی سختی سے بولا تھا کی انہوں نے ہاں کہہ دیا.....
وہ بھی اصلان میر کی ماں تھی بیٹے نے کسی کو بھی بتانے کے لئے نہیں کہا ہے تو کوئی خاص ہی وجہ ہو گی_ یہ سوچ کر انہوں نے سوال جواب نہیں کیا .....
اصلان نے بھی خدا حافظ کہہ کر موبائل ٹیبل پر رکھ کر وہی سوفے پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لی _ایک بار پھر اصلان میر کا، ذہن ماضی میں کے واقعات میں غوطہ لگا چکا تھا_____

************************

اصلان میر کی غیرت پر بڑا کرارا ہاتھ پڑا تھا..... وہ ویڈیو دیکھتے ہی وہ حشم شاہنواز خان کے پاس آکر اسے کالر سے پکڑ کر فرش سے اٹھا چکا تھا_

" تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن کو ہاتھ لگانے کی... تم نے جرأت کیسے بھی کی اس کا خیال دل میں لانے کی اسے چھونے کی_ "ایک ہاتھ سے حشم کا کالر پکڑ کر اس نے اپنا دوسرا ہاتھ مکا بنا کر پوری قوت سے حشم کے چہرے پر مارنا چاہا تھا.....

ایک دم سے آروشا دیوار بن کر ان کے بیچ آکر کھڑی ہو گئی اور یہ مکا آروشا کے حسین چہرے کا نقش ہی بگاڑ دیتا..... اصلان نے اپنا ہاتھ ہوا میں ہی روک لیا آروشا کے چہرے سے دو انچ دوری پر وہ ہاتھ وہی ٹھہر گیا_____

" آپ کو میرے بھائی پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے..... مجھے مارنا ہو گا..... مار سکتے ہیں مجھے....."اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ایک چیلنج سے اصلان کی طرف دیکھ رہی تھی_____

اصلان کی آنکھوں کی سرخی میں اور اضافہ ہو گیا... سب دم بخود تھے مگر آروشا پوری دلیری سے ان سرد آنکھوں میں اپنی ہری آنکھیں گاڑے کھڑی تھی..... اصلان کچھ دیر جبڑے بھینچے اسے گھورتا رہا تھا پھر وہ ایک جھٹکے سے حشم کا کالر اپنے ہاتھ سے جھٹک کر مڑا تھا..... اور ایک نظر چاچی اور عانیہ کی طرف دیکھ کر ہانیہ کی طرف مڑا_____

ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں اپنا مان ٹوٹنے کا غم..... سب کے سامنے رسوا ہونے کا ملال، ڈری سہمی ہانیہ کا سر اصلان کے سامنے شرم سے جھک گیا_
اصلان نے بڑھ کر ہانیہ کی کلائی جکڑی تھی اور اسے وہاں سے گھسیٹتے ہوئے لے کر کار تک آیا تھا_
ہانیہ سر جھکائے بس اس کے ساتھ خود کو گھسیٹتے ہوئے چل رہی تھی پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا_
اصلان فل اسپیڈ میں کار چلاتے ہوئے ہانیہ کو حویلی تک لایا تھا_____

*********

"کیا کمی تھی میری محبت میں یا ہماری تربیت میں کی تمھیں غیر لڑکے کی محبت کی ضرورت پڑ گئی_"
ہانیہ کو حویلی میں لاتے ہی وہ وہی ہال روم کے سوفے پر دھکیل کر پوری قوت سے دہاڑا تھا_

اس کی بات پر ہانیہ سوفے میں منھ چھپا کر بری طرح سے روئی تھی_ اس کی دہاڑ کی گونج سے ماں جی اور اماں جان نے اپنا کلیجہ تھام لیا_ وہ لوگ بھی ان کی کار کے دوسری کار سے پیچھے پیچھے حویلی تک پہنچیں تھیں_____

"میں نے تم سب کو پورا پیار دیا..... ہر طرح کی آزادی دی تو تم اس طرح سرے عام اس آزادی کا ناجائز فائدہ اٹھانے لگی_" اصلان کی باتوں سے ہانیہ شرم سے گڑی جا رہی تھی.... بھائی کی نگاہ میں رسوا ہونا کتنا بے درد ہے کوئی اس سے پوچھے.... وہ اس وقت وہی درد و غم محسوس کرتی اپنے مرنے کی دعا کر رہی تھی_____

"کیا ہوا اصلان ایسے کیوں چلا رہے ہو_" ماں جی تو نہیں مگر اماں جان ہی آگے بڑھ کر بولی.. انہیں خبر بھی تو نہیں تھی..... سارے راستے بہو کی پتھر بن کر خاموش بیٹھی رہنے پر وہ کچھ پوچھ بھی نہیں پائی_____

"پوچھے اس سے.. اماں جان وہ کیا کر رہی تھی.... ابھی اس کی عمر دیکھی ہے آپ نے اور یہ..." وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ کر بس مٹھیاں بینچ کر روتی ہوئی ہانیہ کو دیکھ رہا تھا_____

"اصلان آرام سے بات بھی تو کر سکتے ہو تم..." بے تحاشا روتی ہوئی پوتی سے انہیں بہت محبت تھی اس کا رونا برداشت نہیں ہوا ان سے... اس لئے پوتے کو سمجھانا چاہا_____

"آرام سے کیا بات کرے اماں..... اس نے تو ہم لوگوں کو شرمندہ کر ڈالا ہے.... ایک لڑکے کے لئے ہماری عزت کا بھی خیال نہیں رکھا__" ساکت کھڑی ماں جی نے اس بار بہت سرد آواز میں کہہ کر انہیں چپ کر دیا... وہ بے یقینی سے ہانیہ کی طرف دیکھنے لگی_____

"ماں میں حشم سے بہت محبت کرتی ہوں بھابھی نے غلط مطلب نکالا ہے... حشم بہت اچھا .....

"چپ ایک دم چپ...." ہانیہ خود میں ہمت پیدا کرتی اپنی اور حشم کی محبت کی دفاع کرنے ہی لگی تھی کی اصلان نے دہاڑ کر اس کی ساری ہمت توڑ دی..... وہ سہم کر ایک طرف دبک گئی

_____

"ایک لفظ بھی بولا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا... میں جانتا ہوں عانیہ نے تم سے جلن میں یہ کام کیا مگر مجھے اس کی فطرت اس کی جلن سے مطلب نہیں ہے..... مجھے میری بہن سے مطلب ہے اس نے میرا مان توڑا ہے اس نے میرا سر جھکایا ہے_" اصلان اب دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا .....

"لالا... مجھے معاف کر دے مگر لالا حشم بہت اچھا ہے بہت اچھا میں بچپن سے جانتی ہوں اسے....."ہانیہ روتی ہوئی اٹھ کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی اصلان سے بول رہی تھی

---

"تم اگر حشم کو جانتی ہو تو میں شاہنواز خان کو اس کی ہر برائی سے واقف ہوں..... اور وہ شاہنواز خان کا بیٹا ہے بیٹے اپنے باپ کا ہی سایہ ہوتے ہیں..... خون کا اثر ہو گا ضرور، اس لئے اب حشم شاہنواز خان کا خیال دل سے نکال دو..... میں ایک راہ چلتے لڑکے سے تمھاری شادی کر دوں گا مگر اس سے نہیں..... آئی بات سمجھ میں"اصلان کے دوٹوک کہنے پر ہانیہ کی آنکھیں جیسے پلکیں جھپکنا بھی بھول گئی....

ایک بار پھر شاہنواز خان کی وجہ سے حشم کی پاک محبت اس کی نیک فطرت سب ضائع ہو گئی..... جب اس کا بھائی اس پر اعتبار نہیں کر رہا جو اکثر اس سے کہتا تھا کی حشم بہت اچھا لڑکا ہے... جس بھائی کو اچھے برے کی پہچان ہے، وہ حشم کو نیک کہتا تھا، وہ ایسا بول رہا ہے تو وہ نیک فطرت معصوم لڑکا بھلا دنیا والوں کو کیسے یقین دل سکے گا کی وہ شاہنواز خان جیسا نہیں

ہانیہ کے آنسو تھم گئے بس اب ان آنکھوں میں ایک ایسا دکھ اتر گیا جو اپنے لئے سے زیادہ اس لڑکے کے لئے تھا جس نے اس سے اور اس نے اس سے ٹوٹ کر محبت کی تھی اور اب شاید تا عمر یہ درد یہ غم اس کی آنکھوں میں رہیں گا

"لالا.... آپ بھی..." ہانیہ کے منہ سے بس اتنا نکلا جڑے ہاتھ مردہ ہو کر پہلو میں گر گئے_____

"اگر پھر بھی تم نے میری بات نہیں مانی ہانیہ..... تو اپنے لالا کی موت کا منظر دیکھنا ہو گا تمھیں.... اس کی غیرت پر اگر کوئی دھکا لگا تو وہ سب بھول جائے گا یہ بھی کی اس کی کوئی بہن بھی ہے_" اصلان کی لہو رنگ آنکھوں میں جو کچھ بھی تھا ہانیہ بے دم سی ہو کر وہی فرش پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی_____

اماں جان کی آنکھیں نم تھی اور ماں جی کا چہرہ بالکل سپاٹ.. ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے احساسات بیٹی کی طرف سے برف سے بن گئے تھے_____

"اور ایک بات تمھارا کالج میں چینج کر رہا ہوں..... اب نا تم اس شہر میں پڑھوں گی.... نا اس لڑکے سے کوئی تعلق رکھوں گی بلکہ اس کی بہن سے اب تمھارا کوئی رابطہ نہیں ہونا چاہئے میں اب تمھارے منہ سے آروشا شاہنواز خان کا نام بھی سنوں نہیں_" آخری ضرب ہانیہ کے دل پر لگا کر اصلان فرش جوتوں تلے روندتا ہال روم سے نکل کر باہر ہی چلا گیا_____

************************

اصلان میر کے بزنس فرینڈ کی شادی تھی اور اس نے بہت اصرار سے اس کی ساری فیملی کو بلایا تھا_ اس کے بہت مجبور کرنے پر وہ سب کو لے کر شادی میں شامل ہوا تھا_____

بہت دنوں بعد ہی صحیح اس نے ہانیہ کو بھی ساتھ چلنے کو بھی کہا تھا_ اس حادثے کے بعد تو وہ ہانیہ سے مخاطب ہونا بھی چھوڑ چکا تھا..... ہانیہ کی پوری زندگی تبدیل ہو چکی تھی..... اس کا کالج... اس کا شہر سب تبدیل ہو گیا تھا_____

دو ماہ ہو چکے تھے... اس نے آروشا اور حشم کے بارے میں سوچنا بھی چھوڑ دیا تھا اور اس خیال کو دل و دماغ سے نکالنے میں وہ پتھر کی ہو چکی تھی_ اب بھی وہ جاتی نہیں مگر آج اتنے دنوں بعد اس کے لالا نے اس سے بات کی تھی اس خوشی میں بے دلی سے ہی صحیح تیار ہو گئی تھی_____

وہ لوگ جیسے ہی وہاں پہنچے.... اصلان کے دوست کی فیملی نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا تھا_ عانیہ تو خوشی خوشی سب کے ساتھ میکس ہو چکی تھی مگر وہ ایک طرف ماں جی اور چاچی کے ساتھ سر جھکا کر بیٹھی ہوئی تھی_ اصلان بھی اپنے بزنس فرینڈز کے ساتھ ایک طرف کھڑا ہوا ان سے محو گفتگو تھا

_____

"کیسے ہے اصلان صاحب آپ سے مل کر مجھے ہمیشہ بہت خوشی ہوتی ہے_" اصلان کی سماعت میں جیسے ہی یہ آواز گونجی اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے_ اپنے سامنے شاہنواز خان کو دیکھ کر وہ مسکرایا بھی نہیں_____

"مجھے بھی خوشی ہوتی اگر آپ میرے دوست ہوتے_" اصلان کی سرد و بے تاثر لہجے پر بھی شاہنواز خان نے برا مانے بغیر ایک قہقہہ لگایا تھا_____

"ہم تو کب سے ترس رہے ہے آپ کے دوست بننے کے لئے مگر آپ ہے کی لفٹ ہی نہیں دیتے ہمیں_" وہ ہنستے ہوئے اصلان کے سخت ہو چکے تاثرات سے لطف اٹھا رہے تھے_____

"نا میں آپ جیسا ہوں... نا ہی آپ میرے عمر کے جو میں آپ کو دوست بناؤں..... ایکسکیوز می..." وہ اپنی مخصوص شان سے کہہ کر انہیں وہی چھوڑ کر دوسری طرف چلا گیا_____

"تمھارا غرور توڑنا اب میری زندگی کا مقصد ہے اصلان میر_" شاہنواز خان سوچتے ہوئے بری طرح سے جاتے ہوئے اصلان کی پشت کو گھور رہے تھے..... پھر خود کو سنبھال کر وہ بھی محفل کے رنگوں میں کھونے کے لئے ایک طرف بڑھ گئے_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

"آنٹی یہ میری کزن آروشا اور آروشا یہ بھیا کے دوست اصلان میر صاحب کی فیملی... یہ ان کی مدر یہ چاچی اور یہ ان کی سسٹر ہانیہ..." اصلان کے دوست کی بہن اپنے ساتھ کھڑی آروشا کا تعارف بڑی گرم جوشی سے ان لوگوں سے کروا رہی تھی .....

ہانیہ سر اٹھائے دل میں دبے درد کو دباتی سامنے کھڑی سجی سنوری آروشا کو دیکھ رہی تھی_ بے حد اسٹائلش پینک شرارہ سوٹ میں وہ فنکشن کی مناسبت سے تیار ہمیشہ سے زیادہ حسین لگ رہی تھی.... آج اسے یہاں اپنے سامنے دیکھ کر ہانیہ کا دل رو پڑا مگر چہرہ سپاٹ ہی رہا_____

"السلام علیکم_" آروشا زبردستی مسکراتی ان لوگوں کے چہرے پر چھائی بے زاری کو دیکھ رہی تھی __چاچی نے بڑی کینہ بھری نگاہوں سے اس کی حسین صورت دیکھی___

"ماہی... میں ابھی آتی ہوں.... حاشو آنے والا ہے اسے دیکھ آؤں...." آروشا جان بوجھ کر حشم کا ذکر کر کے ہانیہ کو تڑپانا چاہتی تھی..... ہانیہ کے بے وفائی نے آن کی دوستی میں دراڑ ڈال دی تھی

"اب تک آئے کیوں نہیں یہ حشم صاحب..... کیسے ہے ہمارے کزن صاحب بہت کم ہی صورت دکھاتے ہیں_" ماہی کی آنکھیں چمک گئی حشم کے ذکر پر.... حشم پر مرنے والی لڑکیوں میں وہ خود شامل تھی مگر حشم نے کبھی کوئی لفٹ ہی نہیں دی_ بس کزنز کی طرح ملتا تھا

"بہت اچھا ہے..... بہت خوش ہے..... دوسروں کی طرح دھوکے باز نہیں ہے نا اس لئے ہر حالات میں بھی خوش رہتا ہے_" آروشا نے چپکے سے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے تلخ مسکراہٹ سے کہا وہ دونوں وہی کھڑی ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہاں وہ دونوں ہی صرف ہو

"یہ تو ہے یار.... تمھارے حاشو کا تو جواب نہیں.... ایک تو اتنا ہینڈسم اوپر سے اتنی جولی نیچر... بندہ لفٹ کرائے تو تیری بھابھی بنتے دیر نا لگاؤں....." ماہی تعریف کرتی حسرت سے بولی تو آروشا نے ایک قہقہہ لگایا

وہ دونوں حشم کے ہی بارے میں باتیں کرتے ہوئے ان ہی کی ٹیبل سے کچھ دوری پر بیٹھ گئی_ماں جی نے اس بار بہت غصے سے آروشا کو دیکھا جو لگاتار حشم کا ذکر کر کے ان کی بیٹی کو ٹارچر کر رہی تھی..... ہانیہ کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا_وہ ہاتھوں میں پکڑے سافٹ ڈرنک کے گلاس پر نگاہیں جمائے بمشکل خود کو رونے سے باز رکھے ہوئے تھی_____

"تم یہاں بیٹھی ہو اور میں تمھیں ہر جگہ ڈھونڈ آیا..." جھکے ہوئے سر کے ساتھ بیٹھی ہانیہ نے بہت ہی جبر کرتے ہوئے خود کو اسے دیکھنے سے روکا تھا_آج دو مہینے بعد اس نے حشم کی آواز سنی تھی..... چاچی اور ماں جی نے بے ساختہ ادھر دیکھا.... آروشا کے شانے کو تھامے کھڑا وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا_____

"میں ماہی سے باتیں کر رہی تھی..... ابھی تو تمھیں ایک فیملی سے ملانا ہے..... ماہی حشم کو تو بھی انٹروڈیوز کرواؤں نا اصلان میر صاحب کی فیملی سے_" آروشا جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوتے ہوئے حشم کا بازوں سختی سے دبوچ چکی تھی .....

"کیوں نہیں..." ماہی پوری بانچھیں چیر کر اٹھ کھڑی ہوئی.... حشم کو وہ زبردستی ان کی ٹیبل تک لے آئی_____

"حشم یہ بھیا کے دوست اصلان صاحب کی فیلمی اور آنٹی یہ حشم ہے.. آروشا کا بھائی اور میرا کزن _"ماہی خوش دلی سے اس کا تعارف کروا رہی تھی_ حشم نے بہت ہی سنجیدگی سے آروشا کی طرف دیکھا_ اس نے لاپرواہی سے اپنے شانے جھٹک دئے ہانیہ کو اذیت دے کر نجانے وہ کیوں خود کو تسکین پہنچا رہی تھی_____

.....وہ اپنے بھائی سے جنون کی حد تک محبت کرتی ہے اور جس نے اس کے بھائی کو تکلیف دی.....وہ آروشا کی نظر سے اتر جاتا تھا چاہے وہ بچپن کی دوست ہی کیوں نہ ہو_____

"آنٹی ہمارا بہت ہی پیارا اور کیوٹ سا کزن ہے یہ حشم_"ماہی نے اس کا بازوں تھاما تو حشم نے اپنا بازوں چھڑا کر ماں جی کو سلام کیا تھا_ہانیہ کی طرف اس نے دیکھنے کے بھی زحمت نہیں کی _____

"کیسا معصوم سا شہزادے جیسا ہے یہ... اسے دیکھ کر جانے کیوں ایسا لگ رہا ہے کی اصلان نے ظلم کیا ہے_"ماں جی کے دل میں خیال گزرا تو انہوں نے بری طرح سے گھبرا کر اپنا سر جھٹکا اور پھر جلدی سے سلام کا جواب دے کر سنجیدہ سی ہو گئی_____

"آنٹی کیسی ہے آپ_"حشم نے سادگی سے ان کا حال پوچھا_____

الحمدللہ تم بتاؤ_ "ناچاہتے ہوئے بھی انہیں کہنا پڑا____

"میں بھی ایک دم فٹ فاٹ ایکسکیوزمی آنٹی... آشو تو چل ادھر اب..." حشم جلد سے جلد اب آروشا کو وہاں سے لے جانا چاہتا تھا_ اس لئے عجلت سے کہہ کر آروشا کا بازوں تھاما_____

چلتے ہیں نا پہلے بیٹھو ادھر.....ماہی بیٹھو تم بھی_ "وہ تو کچھ اور ہی موڈ میں تھی.. اپنا بازوں چھڑا کر وہ ان دونوں کو زبردستی بٹھا کر خود بھی بیٹھ گئی_ ہانیہ کا جھکا سر اور جھک گیا_
"اور آنٹی کیسی ہے آپ.... آپ کے گاؤں کا کیا حال ہے..... آپ کی بیٹی نظر نہیں آرہی ہے سنا ہے انہیں ویڈیو بنانے کا بہت شوق ہے ایک ہم لوگوں کی بھی ساتھ ویڈیو ہو جائے_ "وہ فراٹے سے زبان چلاتی اپنے جلے دل کی جلن کم کرنے کے لئے چاچی سے مخاطب ہوئی_____

"اچھا تو آپ کو ہم لوگوں کے ساتھ ویڈیو بنوانے کا شوق ہو رہا ہے_ کہے تو یہ خدمت ہم انجام دے دیں_ "ابھی وہ جل کر کچھ کہتی کی ایک دم سے اصلان کی آواز پر آروشا کی ساری تیز تراری ہوا ہو گئی .....

"ساتھ ویڈیو بنانا ہے نا آروشا آؤ میں بنالیتا ہوں_" ان لوگوں کے قریب آکر اصلان میر نے ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر جھک کر آروشا کی آنکھوں میں دیکھا_ اسے دیکھتے ہی آروشا کی بولتی بند ہو گئی

---

"ہمیں آپ کی خدمت کی ضرورت نہیں_ چل اب بہت ہو گیا ملنا ملانا_" سرد آواز میں اصلان میر سے کہہ کر حشم آروشا کا بازوں کھینچ کر اٹھا چکا تھا_ آروشا کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے اصلان نے گہری سانس لی.... اس کی آنکھوں میں جو شکوہ تھا اور اپنے لئے جو غصہ اسے دیکھ کر وہ نا چاہتے ہوئے بھی پیچین سا ہو گیا... وہاں سے جاتی آروشا کا اس کی آنکھوں نے بہت دور تک پیچھا کیا تھا

---

"**********

حشم اسے کھینچ کھانچ کر قدرے کونے والی جگہ لے آکر ناراضگی سے ڈانٹتے ہوئے آروشا سے بولا_" کیا بکواس کئے جا رہی تھی تم وہاں تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے_" وہ آنکھوں میں خفگی لئے اسے گھور بھی رہا تھا_____

"ہاں ہو گیا ہے دماغ خراب..... میرا بس چلتا تو اس لڑکی کا منہ نوچ لیتی اور اس کے بھائی کا بھی_" آروشا نے بہت غصے میں ہاتھ اٹھا کر اصلان اور ہانیہ کے تصور سے جیسے کہا_____

"اتنا لمبا ہے وہ تیرا روڈ ہیرو..... ہاتھ بس گردن تک ہی پہنچتا....." حشم نے اس کا غصہ کم کرنے کے لئے چھیڑا_____

"ہاں تو گلا دبا دیتی_" ناک پھلا کر کہا گیا تو حشم کو ہنسی آ گئی_____

"چچچچچہ روڈ ہیرو کو مار ڈالتی_" پیار سے اسے چھیڑا_____

"وہ اب میرا ہیرو نہیں ویلن ہے_ اس نے میرے بھائی کا دل توڑا ہے_" آروشا نے بہت دکھ سے اپنے بھائی کے ہاتھ تھام کر اس کا وجیہہ چہرہ دیکھا_____

"کہاں ٹوٹا ہے.... سلامت تو ہے کچھ نہیں ٹوٹا_" وہ دل کی جگہ پر ہاتھ رکھ چھوتے ہوئے مذاق میں بولا_____

"حاشو مت کیا کر ایسی بات میں جانتی ہوں_ تجھے کتنا دکھ ہوا ہے_" وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھی... کیسے اپنے جان سے پیارے بھائی کی درد بھری ہنسی کا مطلب نہیں سمجھتی_____

"تو کچھ نہیں جانتی..... جو لڑکی ایک جھٹکے میں سالوں کی محبت کو یوں ٹھکرا سکتی ہے.... حشم کی زندگی میں ایسی لڑکی کی کوئی گنجائش نہیں_" اس بار حشم بہت سنجیدہ ہو گیا... سر جھٹک کر تلخی سے مسکرایا_____

"وہ ایسی لڑکی نہیں... بہت اچھی ہے میں جانتی ہوں بس اس کا بھائی کمینا ہے_" وہ آروشا تھی اپنے معصوم دل کا کیا کرتی جو ہانیہ سے بھی محبت کرتا تھا... جھٹ سے ہانیہ کی ہمایتی بنتے ہوئے اصلان کے لئے دانت کچکچایے_____

"مجھے اس کی سچائی پر شک بھی نہیں_" حشم کی آنکھوں میں درد سا جھلکا... "مگر اس نے محبت پر اعتبار نہیں کیا آشو.... ایک بار صرف ایک بار.... وہ مجھے اجازت دیتی..... میں اپنی جان لگا دیتا اصلان میر کو منانے میں... مگر اس نے کیا کہا آشو کی وہ میرا ساتھ نہیں چاہتی..... وہ حشم شاہنواز خان کے بیٹے سے شادی نہیں کر سکتی..... جس کا باپ گرا ہوا ہے اس کا بیٹا بھی اسی فطرت کا ہو گا تبھی تو وہ اس کے ساتھ.." ساری حقیقت بتاتے ہوئے حشم کا چہرہ ضبط سے سرخ ہونے لگا..... اچانک سے آروشا کے چہرے پر غیض و غضب اتر آیا_____

"ہانی نے میرے بھائی کو میرے باپ سے ملایا..... میں اس کا خون کر دوں گی.... وہ میرا بھائی ہے وہ سب جانتی ہے اس نے پھر بھی_ "مٹھیاں بھینچ کر وہ اس سے پہلے پھر سے ہانیہ کے سر پر پہنچ جاتی... حشم نے سختی سے اس بازوں دبوچ لیا_____

"آشو اس حقیقت کو سمجھ لو تم.... ہم دونوں کے کردار کو ہمیشہ ہمارے باپ کے ساتھ ہی پرکھا جائے گا..... ہم کبھی اپنے کردار کی پاکیزگی کا کبھی بھی لوگوں کو یقین نہیں دلا پائے گے_" حشم کے زہریلے جملوں نے آروشا کی آنکھوں میں آنسو لا دیے... یہ حقیقت ایسی تھی جس سے لاکھ نگاہیں چرانے کے باوجود بھی ان دونوں کو اس کا سامنا کرنا پڑتا تھا_
"آشو ہم کس سے شکوہ کرے... اس لئے سب فضول ہے... مجھے نہیں چاہئے کوئی ایسی لڑکی جو میری پاک محبت کا مذاق اڑائے_ "اس نے روتی آروشا کو گلے سے لگا لیا_____

"ہم یہاں نہیں رہیں گے آشو..... اس ظالم ملک کو ہی چھوڑ دیں گے..... میں نے اپنا اور تمھارا ایڈمیشن کروالیا ہے..... کہاں کروایا ہے یہ بعد میں پتا چل جائے گا جب ہم وہاں پہنچ جائے گے.. یہ شہر یہ ملک یہ لوگ ہمارے لئے نہیں_ "وہ روتی ہوئی آروشا کے آنسو پونچھتا اب خود کو سنبھال چکا تھا وہ مسکراتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا_____

"ہاں ہم چلے جائے گے..... جہاں میں اور میر ابھائی رہے گا پھر کسی اچھی گوری سمارٹ میم سے اپنے بھائی کی شادی کرواؤں گی..... اس ہانیہ کمینی کا تو رنگ بھی تو تم سے کم ہے_ اوپر سے موٹی بھی بہت ہے_" حشم اس کی معصومیت پر اپنا دکھ چھپا کر ہنس دیا_____

"اور کیا موٹی لڑکی کے ساتھ تیر ابھائی سوچ کیسا لگتا..... پھر تم کہتی میرے بھتیجا بھتیجے کتنے کالے کالے ہے کم سے کم اس تعنے سے تو بچ گیا_" وہ دونوں ایک دوسرے سے لگے ایک دوسرے کا غم ہمیشہ کی طرح بانٹ رہے تھے_____

یہ جانے بنا کی انجانے میں ان کی باتیں سنتے ایک شخص کے دل میں ایک اور دکھ کا اضافہ ہو چکا تھا

_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

ہانیہ ہولے ہولے قدم اٹھاتی واش روم کی طرف جا رہی تھی کی ایک دم سے آروشا اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی_ ہانیہ نے روئی روئی آنکھوں سے آروشا کے خطرناک تیور دیکھے_____

"میرے راستے سے ہٹو آشو_" بہت مشکل سے اس نے اپنی آواز کو بھرانے سے روکا تھا

"ڈونٹ کال می آشو.... آشو کہنے کا حق صرف میرے بھائی کو ہے اور میری دوست کو تھا جو اب میری دوست نہیں_" وہ اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھتی انگلی اٹھا کر بولی

"میرے راستے سے ہٹو آروشا شاہنواز خان_" ہانیہ کے منہ سے شاہنواز خان کا نام سن کر آروشا پوری طرح سے بھڑک گئی_" بہت شوق ہے تمھیں ہمارے باپ کا نام ہمارے نام کے ساتھ لگانے کا..... مگر شاید تم بھول گئی کی حشم شاہنواز خان نہیں ہے وہ حشم اسفندیار خان ہے_" ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرتے ہوئے اس کی آنکھیں پہلی بار ہانیہ کے لئے سرد مہری لئے ہوئے تھی

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی_" ہانیہ نگاہیں چرا کر اس کی سائڈ سے نکلنے لگی کی آروشا نے اس کا بازوں دبوچ کر اسے کھینچ کر اپنے مقابل کھڑا کر دیا

"میں بھی تم جیسی بے رحم لڑکی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی..... مگر بس ایک سوال کا جواب دو..... تم نے میرے بھائی کو میرے باپ کے ساتھ کیوں ملایا..... اسے کیوں وہ تعنہ دیا جس کا وہ حقدار نہیں تھا..... تم اسے بچپن سے جانتی ہو ہانیہ میر پھر بھی تم نے اس کے کردار پر انگلی اٹھائی

_"وہ آنکھوں میں انگارے بھرے ہانیہ کو گھور رہی تھی..... ہانیہ نے اپنے ہونٹ چباڈالے دل کا درد تھا کی بڑھتا جارہا تھا_____

"وہ اگر اپنی محبت میں تم پر زرا سا حق جتا کر تمھاری نظر میں بد کردار ہو سکتا ہے تو..... وہ اکیلا اس کا ذمہ دار نہیں تھا تم خوشی خوشی اس کا ساتھ دیتی تھی تو پھر بد کردار میرا بھائی ہی کیوں تم بھی تو ہوئی....." آروشا کے الفاظوں سے ہانیہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی... اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس نے بہتی آنکھوں سے اسے دیکھا_____

"بہت دکھ ہوا ناہانو.... مجھے بھی ہوا.. اور تم سے زیادہ میرے حشم کو...." آروشا کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آئے تھے_____

"تو کیا کرتی آشو بتا مجھے اور کیا کرتی....." ہانیہ روتے ہوئے بے بسی سے بولی_"وہ تڑپ رہا تھا میرے لئے آشو.... اور اس کی تڑپ مجھ سے نہیں دیکھی جارہی تھی..... اس لئے خود سے بد گمان کرنے کے لئے ایسا بول دیا.... مجھے معلوم تھا حاشو کبھی بھی ایسی لڑکی سے محبت نہیں کرے گا جو اسے اس کے سوتیلے باپ کے ساتھ ملائے_ ورنہ میرا خدا گواہ ہے مجھے اپنے حشم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے اس کی پاک محبت میرے لئے عبادت ہے مگر میں کیا کروں آشو....." ہانیہ بولتی بھی گئی اور روتی بھی جارہی تھی_____

"کیوں خود پر ظلم کر رہی ہے ہانو_" آروشا اس کے منھ سے سچ سن کر سارا غصہ بھول کر اسے افسوس سے دیکھتی بہت دکھ سے بولی_____

"کیوں کی میں حشم کی محبت سے پہلے.... اس کی دوستی سے پہلے.....ایک بہن بھی ہوں آشو.... اور بہنوں کے دل کیسے ہوتے ہیں تجھ سے اچھا کوئی نہیں سمجھ سکتا_"ہانیہ کے تڑپ کر کہنے پر آروشا نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے سے لگالیا_ہانیہ اس کا سہارا پاتے ہی بکھرتی ہی چلی گئی_ وہ اس سے لپٹ کر بری طرح سے روتی ہوئی بولنا شروع ہوئی تھی_____

"میں اپنے لالا کا مان نہیں توڑ سکتی آشو.... انہوں نے اپنا بچپن کھو کر ہمارا بچپن سنوارا ہے.... اپنی خوشیوں سے منھ موڑ کر صرف ہمیں خوشی دی..... ہماری حفاظت کی اور بدلے میں بس ہم سے یہی چاہا کی ان کا مان ناٹوٹنے پائے..... میں اپنے بھائی کا مان کیسے ٹوٹنے دوں_ اس دن کے حادثے نے میرے بھائی کا مان توڑا ہے جو صرف اسی طرح سے جڑ سکتا ہے کی میں حشم کو بھول جاؤں_" ہانیہ کی پشت سہلاتے ہوئے خود آروشا کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے تھے..... وہ بھی ایک لڑکی تھی ایک بہن تھی اس کا دکھ کیسے نہیں سمجھ سکتی تھی_____

"مجھے بتا آشو کل کو تجھے بھی کسی سے محبت ہو جائے..... اور تیرا بھائی تجھ سے بہن ہونے کا خراج مانگیں..... تو کیا اپنی محبت کا ساتھ دے گی.." ہانیہ نے اس سے الگ ہوتے ہوئے ایسا سوال کیا تھا جس کا کوئی جواب فل حال آروشا کے پاس نہیں تھا____

"کوئی جواب نہیں ہے نا تمھارے پاس..... ہم بہت نادان ہوتی ہے آشو.... ہمیں کسی سے محبت کرنے سے پہلے ہی سوچ لینا چاہیے کی ہم کسی کی محبت سے پہلے کسی کی بیٹی.... کسی کی بہن.... کسی کی بیوی ہوتی ہے..... اور ان کے مان... ان کی غیرت... ان کی عزت کا پلڑا اتنا بھاری ہوتا نا چاہ کر بھی محبت ہار جاتی ہے_" وہ اپنے آنسو پوچھتی ہوئی اس بار ہنسی... ٹوٹے کانچ سی ہنسی.... آروشا کا دل اس کی اذیت پر رو پڑا_____

"مجھے معاف کر دے ہانو میں بہت خراب ہوں_ تیری مجبوری سمجھے بنا ہی تجھے ساری باتیں سنا دی_" وہ اب روتی اپنی بیسٹی سے معافی مانگ رہی تھی_____

"نہیں تو بہت اچھی ہے.. اس دنیا کی سب سے اچھی دوست... بس جھلی.. پاگل اور بیوقوف سی ہے_" وہ اپنے سارے دکھ چھپا کر آروشا کو ہنسانے کے لئے اس کے گال نوچ کر بولی

_____

"اور تجھ میں تو عقل بھری پڑی ہے_" عادت کے مطابق وہ جل گئی_____

"اتنی عقل تو تھی کی ایک روڈ ہیرو سے دل نہیں لگایا_" ہانیہ نے معنی خیزی سے اسے چھیڑا

"ہیرو وہ ولن ہے اب_" آروشا نے تپ کر اسے ایک ہاتھ مار دیا... ہانیہ اسی اداسی سے مسکرائی

"ہانو ایک موقع تو دے حشم کو وہ منالیں شاید کھڑوس کو_" بڑی امید سے اس نے ہانیہ کا ہاتھ تھاما

"نہیں میں حشم کو بھی گرتے گڑگڑاتے نہیں دیکھ سکتی.... ہم ملے یا نا ملے ہمارے دلوں کے تار ہمیشہ ایک دوسرے سے جڑے رہیں گے ہے نا..... بس تم اپنی گوری بھابھی کی پیکس مجھے سینڈ کر دینا_" ہانیہ بجھی بجھی ہنسی کے ساتھ اسے چھیڑ رہی تھی

"تو نے سن لیا_" آروشا اور دکھی ہو گئی

"اچھا لگا مجھے..... ٹھیک ہی تو ہے میرے ساتھ تو حشم جنچتا بھی نہیں..... اس کی گرے آنکھیں.... اتنی سرخ و سفید رنگت اوپر سے کیوٹ نیس... بس ایک بات میں موٹی تو نہیں_" وہ روتی بھی جارہی تھی اور غم سے ہنستی بھی جارہی تھی_____

"موٹی تو ہے میرا بھائی زیادہ اسمارٹ ہے..." دونوں ایک دوسرے سے ہنستی روتی بکواس کر رہی تھی_____ اور کچھ دوری پر کھڑے اصلان میر ان کی ساری باتیں سن کر اپنے کے دل میں جانے کیوں درد سا اٹھتا محسوس کر رہا تھا_____

*********************

آروشا دل پر بڑا بوجھ لئے کوریڈور سے گزرتی ہال کی طرف جارہی تھی_ کوریڈور سے مڑتے ہوئے اس کی ٹکر بڑی زور سے اصلان میر سے ہوئی تھی_____

"ایک تو میری یہ سمجھ میں نہیں آتا آپ دیوار بن کر میرے سامنے ہی کیوں کھڑے ہو جاتے ہیں_" اپنے سامنے اپنے کھڑوس ہیرو کو دیکھ کر وہ بڑی کوفت سے بولی تھی..... اس وقت اس کا سامنا اسے خوشی کے بجائے غصہ دلا رہا تھا اس لئے بڑی ناراض نظروں سے وہ اسے گھور بھی رہی تھی_____

"زبان سنبھال کر لڑکی..... ہر بار ٹکر خود دیتی ہو_" وہی حال اصلان کا بھی تھا وہ بھی غصہ ہوا تھا...

"اچھا میں ٹکر دیتی ہوں...." وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہری ہری آنکھوں کو سکڑ کر گھور رہی تھی

"لگتا تو ایسا ہی ہے_" اصلان کی استہزایہ مسکراہٹ آروشا نے دانت پیس لئے_

"پہلے بھلے ایسا رہا ہو مگر اب نہیں آپ کھڑے تھے اس جگہ بھوت بن کر..... اب ہٹے میرے راستے سے..... مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی دقیانوسی انسان.... مجھے اب انشاءاللہ آپ سے نفرت ہونے والی ہے_" خوب چبا چبا کر کہتے ہوئے اس نے آخری جملے کہہ کر اصلان کو ساکت کیا تھا

نجانے اس کی بدتمیزی یا اس کے آخری دو جملے کا اثر تھا کی اصلان نے اس کی کلائی پکڑ کر مروڑ دی

"تمھاری ہر بد تمیزی برداشت کرلی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کی تمھاری ہر بات برداشت کرلوں گا_" اس کی کالی آنکھوں میں جیسے چنگاری سی نکل رہی تھی.... آروشا نے درد دباتے ہوئے اپنی کلائی چھڑانی چاہی_____

"مجھ سے اب بد تمیزی کی نا تو ہاتھ کیا تمھارا منھ بھی توڑ دوں گا_" اس کی کلائی جھٹک کر وہ جانے کے لئے مڑا کی آروشا نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر روکا... اس کے چھونے سے اصلان کرنٹ کھا کر مڑا تھا_____

"پہلے یہ بتا کر جائے... بد تمیزی، کون سی بد تمیزی کی ہے میں نے آپ کے ساتھ_" وہ اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لئے ناک بھلا کر پوچھ رہی تھی... اصلان کو اس بیوقوف لڑکی پر سخت جھنجھلاہٹ ہوئی_____

"یہ سب کیا ہے_" اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے اس نے بد تمیزی کا بتایا_____

"اگر یہ بد تمیزی ہے تو پھر کچھ دیر پہلے آپ نے بھی یہی بد تمیزی کی ہے_" وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنی وہی کلائی اسلان کے سامنے کر کے طنز سے مسکرائی... اصلان نے بس آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے خود پر کنٹرول کیا_____

"وہ تمھاری چلتی زبان کی وجہ سے تھا_" وہ سنجیدگی سے اس کے حسین چہرے کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے تھا_____

"تو یہ میرا غصہ تھا_" آروشا نے ناک چھڑائی_____

"تم سے میرا کوئی ایسا رشتہ نہیں جو تم مجھ پر غصہ ہو_" اصلان اپنی نظریں پھیر کر پھر سے جانے لگا

_____

"رشتہ نہیں تو بنا لیجیے پلیز_" ایک بار پھر آروشا نے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"تمھارا دماغ خراب ہے_" اصلان کو اس بار سچ مچ کا غصہ چھڑا تھا_ مڑ کر اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا لیا_____

"لو اس میں دماغ خراب ہونے کی کیا بات ہے..... رشتے داری والی بات ہی کر رہی ہوں..... رشتہ نہیں تو جوڑ لیجیے شادی ہو گی تو رشتہ ہو گا نا_ سوچ لیں کیسی پیاری رشتے داری ہو جائے گی... کتنے پیارے کپل لگیں گے..... اور پھر آپ سے روز ملاقات ہو گی پھر میں آپ کو بتاؤں گی کی آپ

غصے میں کتنے سوئٹ لگتے ہیں_ "وہ آنکھیں معصومیت سے میچ میچ کر تالی بجاتی بڑی خوشی سے سارا نقشہ کھینچ کھینچ کر بے تحاشا خوش ہو رہی تھی_____

"تمھارا دماغ بالکل خراب ہو چکا ہے.... شرم نہیں آتی شادی شدہ انسان سے ایسا کہتے_ "اصلان کو اس کی دماغی حالت پر اب شک ہونے لگا_____

"اللہ توبہ... کیسی بات کر رہے ہے... اب آپ ایسے بھی پیارے نہیں..... میں تو اپنے بھائی کی بات کر رہی ہوں ایک تو مجھے کبھی بات کرنے کا ڈھنگ نہیں آئے گا_ "آروشا نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر خود کو کوسا_____

"ہو گئی بکواس اب مجھے جانا ہے_ "وہ بات سمجھ کر سنجیدہ ہو گیا_____

"اصلان... وہ ایک دم سے بولتی اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی... اصلان کی پیشانی پر بل دیکھ کر وہ جلدی سے بولی"____

"مطلب اصلان میر صاحب میرا بھائی صرف میرا بھائی ہے اس کا شاہنواز خان سے کوئی لینا دینا نہیں وہ بہت اچھا ہے_ میڈیکل پڑھ رہا ہے.. کل کو اچھا ڈاکٹر بھی ہو جائے گا انشاءاللہ... صورت

شکل بھی ماشاء اللہ ہے.. بلکہ آپ کی بہن سے زیادہ خوبصورت ہے... دونوں بچپن سے ایک دوسرے کے دوست ہیں تو ہو گئی محبت... مجھے اس کی بہن ہو کر برا نہیں لگا تو آپ کو بھائی ہو کر کیوں برا لگا.. بتائے مجھے کیا بھائی بہن کی غیرت میں فرق ہوتا ہے بتائے مجھے..." اصلان کو خود پر حیرت ہو رہی تھی کی وہ اس لڑکی کی پٹر پٹر چلتی زبان کیسے برداشت کر لیتا ہے_____

"ٹھیک ہے ایک بار آ بھی گئی غیرت تو نکاح کروا دے ان کا..... غیرت خود بخود جھک مار کر سو جائیں گی.... مگر یہ ظلم نہیں کی محبت کا دل دکھایا جائے..... اور اللہ نے صاف صاف نہیں کہا ہے دیکھو کبھی کوئی کا دل دکھا کے میرے پاس مت آئیو..... ہے نا پھر آپ کو بھی تو اللہ تعالیٰ کو منھ دکھانا ہے.... کیسے اپنی ہی بہن کا دل دکھا کر اس کے پاس جا سکتے ہیں..." وہ روانی میں بولتی بہت گہری بات بول گئی تھی اصلان کے دل پر لگی تھی یہ بات... مگر یہ جو اکڑ تھی وہ تو اس کی شان تھی

_____

"دے دیا درس.... ملانی جی اب میں جاؤں_" جھک کر اسی طنزیہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے آروشا کو تپایا__ مگر وہ بھی آروشا تھی اتنی جلدی کیسے ہار مانتی_____

"ضرور جا سکتے ہیں بس میرے رشتے آئی مین میرے بھائی کے رشتے کے بارے میں سوچئے گا ضرور.... بہت دعائیں دوں گی آپ کو..... بالکل آپ کے جیسا ہینڈسم بیٹا ہو گا آپ کا_ بس اپنے

جیسا کھڑوس مت بنانا ایسا کرنا آپ مجھے دے دینا_ "فر فر چلتی زبان پر اصلان نے بس گردن تاسف میں ہلائی_ اصلان کا دل تو کہہ رہا تھا اس کے ساتھ اپنا سر بھی دیوار سے دے مارے جو وہ کہہ رہی تھی اور وہ سن رہا تھا_____

"مان گئے آپ...." آروشا بڑی امید سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی.... اصلان نے اس بار اس کا بازوں پکڑ کر اسے سایڈ پر کیا اور لمبے لمبے ڈگ بھر کر وہ جا چکا تھا_____

"اللہ کھڑوس کے چہرے سے لگ رہا ہے وہ مان گیا ہے..... اللہ میری کوشش کامیاب کر میرا رشتہ قبول کر لے توبہ پھر اپنا ہی رشتہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کا رشتہ قبول کر لیں_ "وہ خوش ہوتی دعا کرتی اس کے پیچھے بھاگی مگر آروشا کو نہیں معلوم تھا اتنی جلدی اس کی دعا قبول ہو جائے گی..... اللہ نے اس کا رشتہ قبول کر لیا تھا..... یعنی اصلان میر کا رشتہ آروشا کے ساتھ وہ اصلان میر کی ہوئی..... مگر کن حالاتوں میں جب سب بدل گیا تھا... یہاں تک جس روڈ ہیرو کے نرم اور مہربان دل پر وہ فدا تھی... وہ پتھر میں تبدیل ہو گیا تھا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

"اصلان آپ سو گئے ہیں کیا_" آروشا کی نرم آواز کانوں میں پڑی تو اس نے جلتی آنکھیں کھول کر سر گھمایا..... آروشا روم میں موجود تھی اور اس سے پوچھتے ہوئے کوئی کام بھی کر رہی تھی..... اصلان اس پر نگاہیں جمائے ہوئے ہی لیٹے سے اٹھ کر بیٹھ گیا .....

ماضی میں کھوئے ہوئے اسے کافی وقت ہو گیا تھا اور کب آنکھیں بند ہو گئی پتا ہی نہیں چلا..... بالوں کو انگلیوں سے سنوارتے ہوئے وہ آروشا کو اب بھی دیکھ رہا تھا جو ڈریسنگ روم میں جا رہی تھی..... حادثہ ہی صحیح مگر اللہ نے کیسے ان دونوں کو ایک کر دیا... اس دن آروشا کی کہی بات سچ ہو گئی..... کیسے اس کا ہی رشتہ اصلان میر سے جڑ گیا اور ایک اٹوٹ رشتہ جڑ گیا تھا ان کا..... نکاح کے دھاگے سے بھی مضبوط رشتہ تھا ان کا کیونکہ ان کے دل ایک دوسرے سے جڑ گئے تھے_____

سب سوچتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے ایک بار پھر اسے اپنے قریب آتا دیکھ رہا تھا_____"یہ آپ مسکرا کس خوشی میں رہے ہے_" آروشا نے قریب آتے ہی آنکھیں سکڑ کر اسے گھورا

_____

"تم خوش ہونا اس لئے مسکرا رہا ہوں_" وہ آسودگی سے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے قریب بیٹھا کر پیار سے اس کے ہاتھوں کو سہلانے لگا_____

"طبیعت کیسی ہے اب..." اس کے نرم نازک ہاتھوں کو لگاتار بڑے پیار سے سہلاتے ہوئے محبت سے پوچھا بھی اور آنکھیں اس کے چہرے کے ہر نقش کو چومنے لگی_____

"ایک دم فٹ فاٹ... حشم آگیا نا اب بالکل ٹھیک ٹھاک رہوں گی_" اس کی آواز میں ایک کھنک سی اتر آئی تھی_ اصلان نے ان ہری کانچ سی آنکھوں کی چمک دوگنی ہوتی محسوس کی تھی

_____

"یعنی میری موجودگی کافی نہیں تھی_" مصنوعی ناراضگی سے شکوہ کرتے ہوئے اصلان کی کالی آنکھیں خفا سی ہوئی... نجانے کیوں اس کے معاملے میں وہ جنونی تھا اور چاہتا تھا کی آروشا بس پہلے اسے اہمیت دے_____

اصلان کے شکوے پر آروشا اس کی طرف دیکھتی شرارت سے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر نفی میں سر ہلانے لگی_ "یعنی نہیں.." اصلان نے ابرو سکڑی... وہ پھر بھی شرارت سے انکار میں سر ہلا رہی تھی کی اصلان نے اپنے ہاتھوں میں جکڑے اس کے ہاتھوں کو زور سے دبایا تھا_____

"اف...بہت ظالم ہے آپ.... اتنی زور سے میرا ہاتھ دبا دیا_" وہ ہلکے سے چلا کر اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں لگ گئی_____

"یہ تمھاری سزا تھی.... اپنے بھائی کو مجھ پر فوقیت دینے کی_" اس کے دونوں ہاتھ باری باری اٹھا کر چومتے ہوئے وہاں اپنی ڈاڑھی بھی رگڑی_____

"آپ میرے بھائی سے جیلس ہو رہے ہے_" اس کی ڈاڑھی کی ہلکی ہلکی چبھن سے ہاتھوں میں گدگدی سی ہوئی تو آروشا نے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ چھڑا لئے_____

"ہاں ہو رہا ہوں..... تمھاری دیوانگی مجھے اپنے لئے چاہیے... سب سے پہلے میں پھر کوئی اور" زبردستی اسے اپنے پاس کھینچتے ہوئے اس کی آواز میں حکم کے ساتھ ساتھ ضد بھی تھی_____

"سچی آپ کو اپنے بھائی والی دیوانگی دکھاؤں.... بھائی والا پیار دوں..." آروشا کی شرارت سے کہنے پر اصلان کا منھ بن گیا____

"استغفر اللہ...." اس کا منھ بن گیا_" مجھے خالص شوہروں والی محبت چاہیے.... وہ بھی بے حد... بے حساب...بے شمار..... تمھارے دل میں سب سے اونچی جگہ پر اصلان میر ہونا چاہیے... سمجھی آپ

مسز_ "اس کی کمر میں اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس نے ایک ہاتھ سے اس کے گلابی گال چٹکی میں بھر کر ہلائے_____

"اور اصلان میر کا دل... اس کا کیا_ "آروشا کی آنکھوں نے اصلان کی آنکھوں میں اپنا عکس واضح دیکھتے ہوئے بھی پوچھا_____ ___

"اصلان میر کے دل کی تو چھوڑ ہی دو.... ۰۰۰ اس کا زرا سا پیار تو تم برداشت نہیں کر پاتی.....پوری محبت انڈیل دی تو کیا ہو گا_ "اصلان نے وارفتگی سے اسے دیکھتے ہوئے جھک کر اس کے چہرے پر اپنے پیار کی بوچھار شروع کر دی... آروشا نے آنکھیں بند کر کے اس بے پناہ محبت کو محسوس کیا تھا

____

"بس کرے اب..." اس کی محبت شدت اختیار کر لیتی آروشا نے گھبرا کر اس کے ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی رکھ دی_ "میں کھانے کے لئے بلانے آئی تھی_ حشم ہم دونوں کا ویٹ کر رہا ہے.... کیا سوچے گا_ "اصلان کی کالی آنکھوں کی چمک سے نگاہیں چرا کر وہ اس کے ہونٹوں سے ہتھیلی ہٹا کر خود کو چھڑاتی کھڑی ہو گئی_ ابھی وہ بھاگ ہی جاتی کی اصلان نے تیزی سے اس کی کلائی جکڑ لی____

"تمھارے بھائی کے خیال سے تمھیں چھوڑ دیتا ہوں لیکن بس اتنا بتا دو_" آروشا نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا___"کیا_؟"

"تمھارا بھائی تمھیں دے دیا_اب میرا انعام کیا ہو گا_" اسے دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا ____

"آپ کو کیا انعام چاہیے_" آروشا کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی_____

"اپنا آپ مجھے سونپ دو...مجھے سچ میں انعام میں تمھاری رضامندی چاہیے کتنا تڑپاوں گی مجھے_" اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑے جکڑے وہ سوفے سے کھڑا ہو گیا_اپنی بات کے اثر کی وجہ سے آروشا کا سرخ ہوتا چہرہ اسے بیتاب کرنے لگا...وہ اس پر جھک کر کوئی گستاخی کرتا کی .....

"لے لیں انعام_" وہ بے خود سے ہوتے اصلان میر کو وہی سوفے پر پھر سے دھکا دے کر گراتی... فرتی سے ڈور کے سمت بھاگی تھی اور جاتے جاتے سوفے پر گرے اصلان کو ایک فلائنگ کس بھی دے کر گئی تھی_____

For more visit (exponovels.com)

"اتنے سے میرا کیا ہونے والا.... اب تو اچھے سے تمھیں اس حرکت کی سزا دوں گا_" وہ سوفے سے اٹھتا ہوا مسکرا کر بولتا خود بھی نیچے جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا_____

******************

ڈائینگ ٹیبل پر زیادہ تر آروشا ہی بول رہی تھی... وہ دونوں خاموشی سے کھاتے ہوئے اس کی باتوں پر بس ہوں ہاں کرتے سن ہی رہے تھے_____

اصلان تو ویسے ہی بہت کم بولتا تھا اور حشم کو حالات نے سنجیدہ کر دیا تھا..... لگ ہی نہیں رہا تھا وہی ہر وقت ہنستا بولتا حشم تھا..... ان چھ مہینوں نے اس کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالا تھا_ اصلان کافی دیر سے اس پر نگاہیں جمائے حشم کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ اور جانچ رہا تھا... مگر سنجیدگی کے باوجود بھی اس کے چہرے پر سکون تھا_____

"تم کھا کیوں نہیں رہے ہو حشم؟... کھانا اچھا نہیں لگا_" آروشا نے اپنی ہر بات پر بس مسکراتے حشم کی خاموشی محسوس کر کے فکر مندی سے پوچھا تھا_____

"نہیں... میں کھا رہا ہوں... کھانا بھی بہت اچھا بنا ہے_" حشم نے مسکرا کر آروشا کو محبت سے دیکھا.... اسے خوشحال اور مطمئن دیکھ کر اس کے دل میں سکون اتر آیا تھا_ جو اس نے سوچا ہوا تھا ویسا کچھ نہیں تھا... آروشا.. اصلان میر کے ساتھ بہت خوش تھی_____

"اتنے چپ کیوں ہو پہلے تو اتنے چپ نہیں رہتے تھے_ حاشو کیا ہوا.. کوئی پریشانی ہے_" وہ اب فکر مند سی ہو رہی تھی... اصلان کھاتے ہوئے اس کی فکر مندی پر بس اسے دیکھے جا رہا تھا

_____

"کوئی پریشانی نہیں... تم سے مل کر ساری پریشانی دور ہو گئی ہے_" حشم نے بہن کو محبت سے دیکھتے ہوئے نرمی سے بول کر اس کی فکر دور کرنی چاہی_____

"اس کی بھی باری کا تم بول رہی ہو نا.... بیچارے کو کیا ضرورت پڑے گی بولنے کی_" چپ چاپ بھائی بہن کی باتیں سنتے ہوئے آرام سے چاول چباتے ہوئے آروشا کو دیکھ کر اصلان سنجیدگی سے بولا تھا لیکن کالی آنکھوں کی چمک اور بڑھ گئی تھی_____

"میں تو آپ کی بھی باری کا بول رہی ہوں..... پھر آپ کو کیا ضرورت پڑ گئی بولنے کی_" آروشا نے برا مان کر ناک چھڑا لی_ حشم نے مسکرا کر اپنی بہن اور بہنوئی کو باری باری دیکھا شکر تھا ان کے درمیان سب ٹھیک تھا_ آروشا ویسی کی ویسی ہی تھی مگر روڈ ہیرو تبدیل ہو چکا تھا... یہ سوچ کر حشم کی مسکراہٹ گہری ہو گئی_____

"تم تو سب کی باری کا ہی بول لیتی ہو... دوسروں کو کہاں موقع ملتا ہے مگر مجھے اسٹاپ لگانے کے لئے کبھی کبھی ٹوکنا پڑتا ہے_" وہ اس کا دل جلانے کے پورے موڈ میں تھا... بول وہ آروشا سے ہی رہا تھا مگر چمچے کی مدد سے چاول کھاتے ہوئے اس کی نگاہ اپنی پلیٹ پر ہی تھی_____

"اصلان میں آپ سے بولنا بند کر دوں گی_" آروشا نے انگلی اٹھا کر دھمکی دی_____

"اچھی بات ہے... کب سے بولنا بند کروں گی.. ٹائم بتا دینا..." وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ آروشا سے کہہ کر حشم سے مخاطب ہوا_" حشم کھانا کھا کر ادھر اسٹڈی روم میں آ جانا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے_" نرم آواز میں حشم کا شانہ تھپک کر وہ چیئر پیچھے کھسکا کر اٹھ گیا_
ایک نظر اصلان نے خود کو خفا نظروں سے دیکھتی آروشا پر بھی ڈالی..... اس کا دیکھنا ہی تھا کی آروشا نے نارضگی کے اظہار آنکھوں سے ظاہر کر کے نگاہیں پھیر کر چاول منہ میں ڈالے _____

اس کا بچوں والا انداز اصلان کھل کر مسکرا دیا_ اپنی جگہ سے ایک قدم چل کر وہ آروشا کی چیئر کی پاس رکا اور پھر چیئر کی پشت تھام کر اس کے کانوں کے پاس جھکا تھا_" مذاق کر رہا تھا مائی لائف.... تمھارا بولنا میری خوشی ہے میرا سکون ہے..... ناراضگی چھوڑو اور اچھے سے کھانا کھاؤ_" مدھم سرگوشی میں آروشا کے کانوں کے پاس جھک کر کہا اور اسی مسکراہٹ کے ساتھ آروشا کے پھولے گال اپنے لبوں سے چھو کر سیدھا ہو گیا.... اور اس کا سر سہلا کر اسٹڈی روم میں چلا گیا_____ _

ہائے اس کی بے شرمی... وہ بھی حشم کے سامنے ایسی بے شرمی پر.... آروشا دم بخود سی ہو گئی تھی... اس کی پوری آنکھیں کھل چکی تھی، ہونٹ وا ہو چکے تھے_____

حشم ان لمحات میں ایسا بن گیا تھا جیسے اس نے کچھ دیکھا اور سنا ہی نہیں ہو... سر جھکائے وہ سنجیدہ نظر آنے کی پوری کوشش کر رہا تھا..... لیکن پھر اسے لگا یہ کوشش ناکام ہو جائے گی... تو وہ جلدی جلدی پانی پی کر اپنی زبردست آتی ہنسی پر بمشکل کنٹرول کرتا اٹھ گیا_____ _

"اصلان بھائی نے بلایا ہے سن کر آتا ہوں_ تم آرام سے کھاؤ...." آروشا کی حالت پر حشم کو ہنسی ضبط کرنا بڑا مشکل لگ رہا تھا..... اس سے کہہ کر... لبوں کو دانتوں تلے دباتا وہ ادھر ہی بڑھ گیا جدھر اصلان میر گیا تھا_____

"حد ہے بے شرمی کی... ان کا غصہ... ان کا ظلم اور اب ان کا پیار جتانا سب میری جان ہی نکال کر رہے گا_" وہ اپنے سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیر کر.... نارمل کرنے کی کوشش میں بڑبڑا کر.... پھر سے چمچا اٹھا کر اپنی پلیٹ صاف کرنے لگی..... اب جو بھی ہو کھانا تھوڑے ہی چھوڑ سکتی ہے اس لئے آرام سے کھائے جا رہی تھی_ ویسے بھی شوہر اور بھائی دونوں کھانے کا کہہ کر گئے ہیں اس لئے وہ بھی بس کھائے جا رہی تھی_____

******************

کچن سے لاؤنج پھر اسٹڈی روم کا ڈور کا طواف کرتی وہ جلے پیر کی بلی کی طرح گھوم رہی تھی_ اصلان کو کتنی دیر ہو گئی تھی..... حشم کے ساتھ اسٹڈی روم میں بند ہوئے مگر وہ دونوں وہاں سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے_ آج تو کافی بھی لینے سے منع کر دیا صاحب نے... ورنہ اسی بہانے وہاں ایک بار گھس جاتی تو ان دونوں کی مجال نہیں تھی اسے اسٹڈی روم سے باہر نکال دیتے

_____

"ایسی کون سی بات ہو رہی ہے ڈور بند کر کے.... نجانے کیا کہہ رہے ہیں اصلان حشم سے_" وہ جاننے کی جستجو میں اسٹڈی روم کے ڈور سے کان لگا کر کھڑی ہو گئی.... لیکن نا کچھ سنائی دینا تھا نا سنائی دیا_____

"چھوڑ آروشا جو ہو گا.... پتا ہی چل جائے گا_" جب سنائی دینے کی کوئی امید نہیں دکھی تو وہ لاؤنج میں آکر سوفے پر ایک طرف پھیل کر بیٹھ گئی_ اس کا پسندیدہ ڈرامہ شروع ہونے والا تھا.... اس لئے وہ سب بھول بھال کر کنٹرولر سنبھال کر سوفے پر بیٹھ گئی_ کچھ ہی دیر میں وہ ڈرامہ دیکھنے میں اتنا محو ہو گئی کی پھر اسے پتا ہی نہیں چلا.... وہ دونوں کب اسٹڈی روم سے نکلے اور کب اصلان میر حشم کو لے کر باہر چلا گیا_____

"کیا فضول کے ڈرامے دیکھا کرتی ہو_" اصلان کے اچانک اس کے سر پر آکر کھڑے ہونے پر آروشا بری طرح سے ڈری تھی.... کنٹرولر ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے فرش پر گر گیا_____

"کیا ہے اصلان.... ڈرا دیا مجھے_" اتفاق سے وہ ہارر سریل ہی دیکھ رہی تھی.... اصلان کے بولنے پر وہ بری طرح سے چونکی تھی_____

"جب اتنی ڈرپوک ہو تو ایسے سریل دیکھتی کیوں ہو_" اصلان تاسف سے سر ہلا کر اس کے قریب ہی سوفے پر بیٹھ گیا_____

"اچھے لگتے ہیں.... مل گئی فرصت آپ کو اور حشم کہاں ہے؟_" ایک ساتھ سارے جواب سوال کرتے ہوئے وہ زرا سے پرے بھی کھسکی_ "چالاکی مت کرو..." وہ اس کے پرے کھسکنے پر آرام سے بول کر اس کی گود میں سر رکھ کر ہی لیٹ گیا_____

"اصلان کیا کرتے ہیں.... ابھی آپ کی ڈائینگ ٹیبل والی حرکت پر میری شرمندگی دور نہیں ہوئی ہے_ اب یہ.... حشم کیا سوچیں گا_" وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھتی اس کے سر کو اپنی گود سے ہٹانے لگی_____

"کوئی ہو گا تو نا دیکھے گا..... حشم چلا گیا ہے_" اصلان آرام سے اس کے زانو پر سر رکھے آروشا کے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ چکا تھا_____

"کیا...." وہ زور سے چلائی اس کے چلانے پر اصلان نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر کہا_ "چلایا کم کرا کرو.... ان خوبصورت ہونٹوں سے بس شرم سے دہکتی سلگتی آواز ہی نکلتی اچھی لگتی ہے_"

کہنے کے ساتھ ساتھ اصلان نے اپنے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان اس کے نچلے ہونٹ چٹکی میں دبا کر مسل کر چھوڑ دیا_____

"کتنے ظالم ہے آپ...." وہ درد سے بلابلا کر اپنے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

"بہت بہت ظالم ہوں اتنا کی تم جھیل بھی نا سکوں گی.... لیکن ابھی چپ چاپ بیٹھی رہو..... مجھے سکون محسوس کرنا ہے جو تمھاری گود میں مجھے مل رہا ہے_" وہ مسکرا کر کہتا کروٹ لے کر اس کے پہلو میں اپنے چہرہ چھپا کر آروشا کی کمر میں ہاتھ باندھ چکا تھا_ آروشا کی جان ہوا ہونے لگی اس کی گرم سانسیں جیسے اس کے وجود کو جلا رہی تھی.... صرف چہرہ ہی نہیں رکھا ہوا تھا وہ اپنا چہرہ وہاں رگڑ بھی رہا تھا_ آروشا نے رونی شکل بنا کر اصلان کے سر کو دیکھا_____

"میرے بالوں میں انگلیاں پھیرو نا_" پیار سے فرمائش کرتے ہوئے ایک ہاتھ سے آروشا کا ہاتھ اپنے سر پر رکھ دیا.... اور پھر سے اپنا چہرہ اس کے پہلو میں چھپا لیا_

اچھی فرمائش ہے آروشا نے اس بار جل کر سوچا..... دل کہا اس کے گھنے کالے بالوں کو نوچ ڈالیں مگر میری اتنی ہمت کہاں... وہ منھ بنا کر سوچتی..... اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی.... انداز ایسا تھا کی بال نوچنے کے ہی برابر تھا_ _____

"قسم سے..ماں اسی لئے تمھارے پیچھے پڑی رہتی تھی...شوہروں کو کیسے خوش کیا جاتا ہے... تمھیں زرا بھی علم نہیں.... انگلیوں کو پیار سے پھیرنے کے لئے کہا ہے.. بال نوچنے کے لئے نہیں_" اصلان نے اس کی گود میں پھر سے سیدھے لیٹتے ہوئے سر اونچا کر کے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا

"آپ کا بھی تو پتا نہیں چلتا کب غصے میں ہے، کب بے رحم ہو جاتے ہیں، اور نجانے کب رومانس پھوٹ پڑتا ہے_" آروشا نے ہونٹ ٹھیڑا کر کے شکوہ کیا

"تو کوشش کرو نا مجھے جاننے کی... میں کب کیا چاہتا ہوں...مائی کیوٹی_" اصلان نے اس کی گردن میں ایک ہاتھ ڈال کر اس کا چہرہ خود پر جھکا کر اس کی ناک سے اپنی ناک رگڑی

"مجھے نہیں جاننا_" آروشا اپنی گردن اس کے ہاتھوں سے چھڑا کر سیدھی بیٹھ گی

"کیوں..." اصلان نے غور سے اسے دیکھا

"کیونکہ مجھے آپ اپنے ہر روپ میں قبول ہے... آپ جیسے ہے ویسے ہی آپ پر میں دل و جان سے فدا ہوں..مجھے اصلان میر سے عشق ہے...اینگری مین پر دل ہارا ہے اب جیسا بھی ہے جھیل لوں گی_" آروشا جانتی تھی اصلان میر کا اعتبار اس کا محبت بھرا اظہار ہی بحال کرتا رہیں گا.....اس لئے اس

نے اظہار کر کے آخری میں شرارت سے اس کی اونچی کھڑی مغرور ناک چٹکی میں دبا کر ہلائی

"تو پھر تیار ہو جاؤ جھیلنے کے لئے...." اصلان نے ایک دم سے اٹھتے ہوئے.... اس کے پاؤں پکڑ کر اسے کھینچ کر وہی کاوچ پر پٹخ دیا... اور خود اس پر ہو کر اسے اپنے حصار میں لے لیا_ آروشا بدحواس سی ہو گئی اپنی بات کا یہ رد عمل ہو گا اگر خبر ہوتی تو کبھی اپنی زبان پر وہ جملے نالاتی

"ا...ا...اصصلاان...." خود پر جھکتے اصلان کو روکنے کے لئے وہ ہکلا سی گئی

"اصلان کی جان..." بوجھل آواز، مخمور نگاہیں، آروشا کو ان نگاہوں میں دیکھنا دشوار لگا تھا..... بس اپنی آخری کوشش کے طور پر اس کی شرٹ کاندھوں سے دبوچ کر خود سے دور کرنا چاہا_

"ڈونٹ وری... کچھ زیادہ نہیں بس کچھ دیر مجھے ان لمحوں کے جادو میں کھو جانے دو..." وہ آروشا کی گردن پر جھکتا بوجھل ہوتی آواز سے اسے ساکت کر چکا تھا..... آروشا نے بس اپنی آنکھیں کس کر بند کر لی... اصلان کی گرم سانسیں اپنی شہہ رگ پر محسوس کرتے ہوئے وہ لرز رہی تھی___ اس کے ہونٹ وہاں جیسے پیوست سے ہو گئے تھے... اپنے ہونٹوں کی شدت اس کی گردن پر لٹاتے ہوئے..... اصلان کے ہاتھ آروشا کی کمر کو پوری قوت سے جکڑ چکے تھے

آروشا کا دل شرم اور گھبراہٹ سے کانپ کانپ کر جیسے بند ہونے لگا_ اصلان نے اپنا چہرہ اٹھا کر آروشا کا شرم اور گھبراہٹ سے دہک کر اور بھی حسین ہو جانے والا چہرہ دیکھا_

"جس دن تمھیں پھول بن کر کھلا دیا اس دن تو تم مجھے کہیں کا نہیں چھوڑوں گی_" وہ جیسے خود پر سے اپنا کنٹرول کھونے لگا تھا... اور اس سے پہلے اپنی زبان سے پھر جاتا..... لرزتے ہونٹوں کا نرمی سے ایک بوسہ لے کر آروشا کی مٹھی سے اپنی شرٹ چھڑا کر اس سے دور ہٹ کر بیٹھ گیا_ آروشا نے بھی تیزی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اپنے حواس بھی درست کرنے شروع کئے تھے_____ _

"حشم واپس ہاسٹل چلا گیا صبح اس کے ٹیسٹ تھے اس لئے چاہ کر رک نہیں سکا_" اصلان اب خود کو سنبھال چکا تھا اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے پاس بیٹھی آروشا کو بتایا

_____

"جی حشم نے بتایا تھا مگر وہ ملے بنا کیوں چلا گیا_" وہ اب بھی ان لمحوں کے فسوں میں جکڑی ہوئی تھی... بھیگی ہتھیلیوں کو آپس میں بھینچے ہوئے اس کی مری مری سی ہی آواز نکلی تھی

_____

اصلان نے گردن موڑ کر آروشا کو دیکھا..... اس کے چہرے پر اب بھی حیا کی لالی بکھری اسے گلنار بنائے ہوئے تھی_ نگاہیں جھکی ہوئی تھی وہ قطعی اس سے نگاہیں ملانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

_____

"تم اتنی شرمیلی ہو.... پہلے مجھے ایسا کبھی نہیں لگا.. • میں تو تمھیں بہت بولڈ سمجھتا تھا_ ہر وقت پٹر پٹر بولتی رہتی تھی_" اصلان کا دل پھر سے شرارت پر آمادہ ہونے لگا اس کے رخسار پر انگلی پھیرتے ہوئے وہ مسکرا بھی رہا تھا_____

"اس لئے کی خبر نہیں تھی آپ اتنے بے شرم ہے..." وہ اس کے ہاتھ گالوں سے جھٹک کر تیزی سے سوفے پر جانے کے لئے اٹھ گئی_ اصلان نے اس سے بھی تیزی سے بھاگنے کی کوشش کرتی آروشا کی کلائی جکڑ لی_____

"تمھیں کیا پتا میں کتنا بے شرم بندہ ہوں..... موقع تو دو... ثابت کرنے کا... تب تمھیں صحیح معنوں میں ہماری بے شرمی کا پتا چلے گا_" اس کی کلائی پر گرفت سخت کرتے ہوئے وہ بھی سوفے سے کھڑا ہو گیا_____

"اصلان آپ کیوں میری جان نکالنے پر تلے ہے_" اس کی بے باک باتوں سے وہ سچ مچ رونے والی ہو گئی تھی اپنی کلائی چھڑاتے ہوئے.... آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے_____

"اچھا جاؤ سو جاؤ رات بہت ہو گئی ہے_" اصلان کو بھی اس کی حالت پر رحم آ ہی گیا اس کے سرخ گال تھپکتے ہوئے اس کی کلائی بھی چھوڑ دی_ آروشا نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے پھر سے سوفے پر بیٹھ گئے اصلان کی طرف دیکھ کر بے ساختہ پوچھا_" آپ نہیں سوئے گے "_

"ہمم، چلو سوتے ہیں_" وہ کچھ سوچتا پھر سر ہلا کر نرمی سے مسکرا کر سوفے سے اٹھ گیا... پھر آروشا کا ہاتھ تھام کر وہ بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا تھا_____

*******************

اپنے بیڈ روم میں وہ ونڈو شیلف پر بیٹھی..... لان میں کھلے ہوئے پھولوں کو دیکھتے ہوئے اپنی سوچوں میں کھوئی ہوئی تھی..... جب ماں جی ڈور کھول کر اس کے روم میں داخل ہوئی_____

انہوں نے بہت افسوس اور ملال سے اپنی بیٹی کو دیکھا.... وہ ماں تھی سب سمجھتی تھی کی ان کی بیٹی جو ظاہری طور پر بہت خوش نظر آتی ہے اندر ہی اندر گھلی جا رہی ہے_____

" ہانیہ وہاں کیا کر رہی ہو..." اپنی ازلی سنجیدگی سے کہتے ہوئے انہوں نے ہانیہ کو خیالوں کی دنیا سے باہر کھینچ لیا_____

"جی کچھ نہیں بس ایسے ہی دل گھبرا رہا تھا_" ہانیہ زبردستی کی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجائے انہیں دیکھنے لگی_____

" آروشا سے ملوں گی_" ان کے ایک دم سے کہنے پر ہانیہ نے بے یقین نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا _حیرانی اور خوشی اتنی ہوئی تھی کی کود کر ونڈو شیلف سے وہ اتری تھی_" آشو آئی ہے کیا_" دوسرے ہی پل وہ اسی بے انتہا خوشی سے باہر نکلنے لگی_
اس نے یہی سمجھا تھا کی اصلان آروشا کو لے کر آیا ہوا ہے ورنہ ان کے حویلی سے نکلنے میں تو سخت پابندی لگی ہوئی تھی_ندا صدا تو پھر بھی اسکول جاتی تھی مگر ہانیہ تو حویلی میں قید ہو گئی تھی

_____

"آروشا نہیں آئی ہے_ اصلان نے ہمیں وہاں بلایا ہے_" ماں جی نے بتایا تو ہانیہ تھم سی گئی اور بے حد تعجب سے ماں جی کی طرف دیکھا__ وہ مسکرا کر اس کے قریب آگئی اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے_____

"اصلان نے تمھیں وہاں اپنے پاس بلایا ہے_" انہوں نے ہانیہ کے ٹھوڑی چھو کر پیار سے کہہ کر اسے حیران ہی کر دیا____

"ل..ل...ل..لالانے م....م...مجھے..." ہانیہ کو شاک لگا تھا اس لئے وہ مارے حیرت کے ہکلا سی گئی

_____

"ہاں اسے کوئی کام ہے اسی لئے مجھے بلایا ہے.. ساتھ ہی کہا تم آروشا سے بھی مل لینا_" وہ مسکرائی تو ہانیہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا_" ماں سچ میں ہم وہاں جا رہے ہے_" وہ ان کا ہاتھ تھامے یقین اور بے یقین والی کیفیت میں مبتلا تھی_____

"ہاں بس میں اور تم اور کوئی نہیں.. تم کسی سے کہنا مت کی ہم کہاں جا رہے ہے کس سے بھی نہیں ٹھیک_" ماں جی کہہ کر اس کا ہاتھ چھوڑ چکی تھی____

"کیوں ماں... ندا صدا کو بھی لے چلتے ہیں نا وہ بھی انجوائے کر لیں گی_" ہانیہ نے خوشی سے ان دونوں کو بھی شامل کرنا چاہا_____

"نہیں کوئی نہیں صرف ہم دونوں چل رہے ہیں... میں اپنا چیک اپ کروانے چل رہی ہوں اور تمھاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں تم سب سے یہی کہوں گی_" اس بار انہوں نے سخت آواز میں کہہ کر اسے سمجھایا_____

"لیکن میں تو ٹھیک ہوں_" ہانیہ کے بھولے پن پر انہوں نے گہری سانس بھری_____

"ہاں مگر میں کہہ رہی ہوں نا طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو ٹھیک نہیں ہے... سب سے یہی کہنا ورنہ جانا اور آروشا سے ملنا کینسل...." سختی سے اپنی آخری بات سے ہانیہ کو دھمکی دی_____

"جی میں تیار ہونے جا رہی ہوں.... اچانک سے طبیعت بہت گڑبڑ لگ رہی ہے ماں... دیکھئے لگتا ہے بخار ہو گیا ہے_" اس بار ہانیہ اپنی پیشانی چھو چھو کر بہت ہی نقاہت سے بولی تو انہوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے بس ہاں میں سر ہلایا اور اس کے روم سے نکل گئی____

For more visit (exponovels.com)

"آشو میں آ رہی ہوں_" ہانیہ خوشی سے آنکھ میچ کر اچھلی اور پھر فوراً تیار ہونے کے لئے بھاگی

_____

*********

"کہیں جا رہی ہو شازی؟_" ابھی ماں جی ہال روم میں آئی ہی تھی کی چاچی نے حیرت سے اپنی جیٹھانی کو دیکھا... چادر میں ڈھکا وجود اور ہاتھوں میں ہینڈ بیگ_ وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی_____

"اصلان نے ڈاکٹر سے اپائنٹمینٹ لی ہوئی تھی... رات اس نے آنے کا بولا اس لئے آج وہی جا رہی ہوں_" وہ مسکرا کر ان سے بتا کر اپنا ہینڈ بیگ بھی چیک کر رہی تھی_____

"تو میں چلتی ہوں... بس اماں جان سے بتا دوں_" انہوں نے فوراً اپنی خدمت پیش کرتے ہوئے عجلت سے اماں جان کے روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا_____

"نہیں آسی رہنے دو..... ڈرائیور ہے... گارڈز ہے اور ہانیہ بھی تو جا رہی ہے ساتھ_" انہوں نے نرمی سے منع کر دیا.... وہ اپنی جگہ پر ٹھہر سی گئی_____

"ہانیہ بھی جا رہی ہے_" اتنے مہینوں سے ہانیہ حویلی میں ہی تھی، کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں تھی... تو تعجب ہونا ہی تھا انہیں_____

"ہاں اس کی بھی طبعیت نہیں ٹھیک... سوچ رہی ہوں ڈاکٹر کو دکھا دوں، سست سی ہو رہی ہے_" وہ پھر سے ہینڈ بیگ چیک کرتی لاپرواہی سے بولی... چاچی نے پوچھنا چاہا ابھی صبح تک تو اچھی بھلی کھا پی ٹہل رہی تھی... ایک دم سے کیا ہو گیا مگر پوچھا نہیں... اتنی دیر میں ہانیہ بھی عبایا اوڑھتی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ہال روم میں داخل ہوئی تھی_____

"کیا ہوا ہے ہانی.. طبعیت کیسے خراب ہو گئی_" چاچی مزے سے گم چباتی.. اپنے آپ میں ہی گم ہنستی مسکراتی آتی ہانیہ سے مسکرا کر پوچھنے لگی... ماں جی نے چونک کر اپنی دیورانی کو دیکھا... آج پہلی بار ان کا انداز انہیں کھٹکا تھا_____

"جی... وہ بخار ہو گیا ہے اور کھانسی بھی آ رہی ہے_" ہانیہ کو فوراً احساس ہوا ایسے مستی میں چلے آ کر اس نے غلطی کی.... تیزی سے چہرے پر کمزوری طاری کرتے ہوئے کھانسنے بھی لگی_____

"خیال رکھا کرو.... آج کل موسم بھی اچھا نہیں ہے_" وہ مسکرا کر اسے غور سے دیکھ رہی تھی _ہانیہ کو کھانستے ہوئے کی ایکٹنگ کرنا مشکل سا لگا_____

"تائی ہم بھی چلے_" شکر تھا ندا صدا کے بولنے پر چاچی اور ماں جی ان کی طرف متوجہ ہو گئی _____

"نہیں تم لوگ گھر پر رہو..... اصلان نے خاص طور پر اپنی چاچی سے التجا کی ہے کی چاچی سے کہیے گا، گھر پر رہیں گے، اسے بس تم پر ہی بھروسہ ہے_" ماں جی نے ندا صدا کو منع کر کے چاچی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے تھپکا_____

"ہاں ہاں جاؤ... اصلان سے کہنا یہاں میں ہوں نا_" چاچی کا دھیان بٹ گیا وہ اب خوش ہو کر ان لوگوں سے بولی_____

"ہم کو دیر ہو جائے گی..... شاید رات رک بھی جاؤں اوکے، اماں جان اور بیٹیوں کا خیال رکھنا_" وہ ان سے کہہ کر ہانیہ کی طرف مڑی_

"آؤ ہانیہ_" وہ عبایا پہن کر تیار ہانیہ کو لے کر حویلی سے نکل گئی_____

_

********************

آروشا اپنے بال جلدی جلدی سنوار کر کریچر میں جکڑ کر، بس ہونٹوں پر لپسٹک اور آنکھوں میں کاجل پھیرا.... اسی عجلت سے بیڈ کی طرف آکر اپنا دوپٹہ اٹھا چکی تھی..... بالوں کو جھٹک کر وہ دوپٹہ اچھے سے اوڑھنے لگی مگر ریشمی دوپٹہ تھا کی بار بار سر سے پھسل کر کاندھوں پر جا گرتا _____

"مرو تم.... ایک تو ویسے بھی ساسوں ماں آرہی ہے..... اوپر سے تم سر پر ہی نہیں ٹک رہے ہو_ رحم کرو مجھ پر میرے سرکار_" وہ دوپٹہ اپنے گلے سے کھینچ کر دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر اپنے چہرے کے سامنے کرتی ایسے اس دوپٹے سے مخاطب ہوئی... جیسے وہ کوئی بامروت انسان ہو اور اس کے کہتے ہی بیچارے کو شرم آجائے گی اور اس کے سر پر جوش کھا کر ٹک جائے گا_____

"ضروری تو نہیں کی ساسوں ماں کے سامنے دوپٹہ سر پر ہی لیا جائے..... شانوں پر بھی ڈالا جا سکتا ہے_" اپنے پیچھے اصلان کی آواز سن کر..... آروشا تیزی سے مڑی لیکن اسے صرف ٹاؤزر میں دیکھ کر جس تیزی سے مڑی تھی.... اسی تیزی سے رخ بدل کر بس اتنا کہا تھا_

"آپ کو نہیں معلوم ماں جی کو کیسے اپنی بہو کو دیکھنا ہے_ سر پر دوپٹہ سنبھالے... ہولے ہولے چلتی... سُر میں بولتی... تال میں ہنستی.... گن گن کر لقمے کھاتی، ایک خاندانی بہو_" لگاتار پریشانی سے بولتے ہوئے اس نے پھر سے دوپٹہ سر پر لے کر اس بار پیشانی تک دوپٹہ کھینچ لیا_____

اس کی بے سروپا کی بات پر اصلان مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے اس کا دوپٹہ سر سے کھینچ لیا_____

"اصلان میں اس وقت شوخی کو موڈ میں بالکل نہیں ہوں_ پنگا مت لیجیے مجھ سے... لڑائی ہو جانی ہے آپ سے وہ بھی زبردست_" اس کی حرکت پر وہ چڑ کر دور ہٹ کر اسے ناک چھڑا کر دیکھتے ہوئے پھر سے دوپٹہ سر پر جمانے لگی_____

"تم نہیں ہو تو کیا ہوا میں تو ہوں... آجاؤ لڑائی شڑائی کر لیں زبردست_" آروشا کا ہاتھ کھینچ کر اس نے آروشا کا دوپٹہ اس کے شانے سے کھینچ کر بیڈ پر اچھال دیا_ ساتھ ہی اس کے بالوں سے کریچر بھی نکال کر دور اچھال دیا، اروشا کے بال کھل کر بکھر گئے_____

"پہلے شرٹ پہنے اپنی..." وہ نگاہیں ملانے میں جھجھک محسوس کر رہی تھی.... اپنے ہاتھ کو آزاد کرنے میں اس کی پوری طاقت صرف ہو رہی تھی_____

"مجھے تمھارے ساتھ ایسے ہی رہنا اچھا لگتا ہے_" اس کی جھجک پر اسی طرح مسکراتے ہوئے اس نے آروشا کو بازوؤں میں بھر کر اپنے کھلے سینے سے لگالیا.... ایک ہاتھ سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر وہ اس پر جھکا تھا_____

"کر دے میرا کباڑا... میری ساری مہنت بگاڑ دے... پھر میں نے آپ کو ہی ساسوں ماں کے سامنے کر دینا ہے.. دیکھ لیں آپ کے خاندانی بیٹے نے میرا حلیہ بگاڑا ہے_" اصلان کی حرکت پر وہ ساری

شرم و حیا کنارے رکھ کر اب غصے سے منھ پھلاتی اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کے چمکتے چہرے کو گھور رہی تھی_____

"ماں کو تمھیں کس روپ میں دیکھنا ہے اس روپ میں تو تم ابھی تک نہیں آئی ہو...زرا مجھے کوشش کر لینے دو.. دیکھ لینا وہ تمھیں اس روپ میں دیکھ کر ساری خاندانی بہو والی امیج بھول جائے گی_" آروشا کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اصلان کی آنکھوں میں والہانہ پن اترا تھا.....اس کی معنی خیزی سے کہی گئی ساری بات پر آروشا کے گال فوراً سرخ ٹماٹر ہو گئے_____

"آپ نے بتایا نہیں وہ کیوں آرہی ہے_" گھبرا کر موضوع بدل کر اس نے اصلان سے خود کو چھڑانا بھی چاہا_____

"اپنی بہو کی خبر لینے کے لئے آرہی ہے_" ان ہی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے اصلان کے انداز میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی... آروشا کے بالوں کو مٹھی میں بھر کر اپنی ناک سے لگایا... کیسی مسحور کن خوشبو سی اٹھ رہی تھی اس کے بالوں سے اصلان کی روح تک معطر ہو گئی_____

"میں نے کیا کر دیا ہے جو وہ میری خبر لینے آرہی ہے_" وہ گھبرا ہی گئی اس کی بات پر .....

"تم نے ان کے بیٹے کا سکون چھین لیا ہے..... اسے بیچین کر ڈالا ہے.... وہ تڑپ رہا ہے_" اس بار اسے گھما کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگا کر اس نے آروشا کے پیٹ پر اپنے ہاتھ کسے اور اپنے چہرے کو اس کے بالوں میں چھپالیا_____

"اصلان اللہ کتنے جھوٹے ہے آپ.... میں نے کون سی آپ کی بھیس چرالی ہے_" وہ برا مان کر اس کی بانہوں میں مچلی.. پیٹ پر کسے اصلان کے ہاتھوں میں اپنے ناخن گاڑ دیے_ اصلان کا سارا رومانٹک موڈ غارت ہو گیا_____

"بس یہی تمھاری عقل ہے نا... اسی کی شکایت کی ہے میں نے... آرہی ہے وہ سمجھانے_" ٹھنڈی سانس بھر کر اس نے آروشا کو آزاد کر دیا_____

"سمجھانے.... اصلان آپ نے کیوں شکایت کی... میں بیوی ہوں آپ کی.. وہ بھی محوب بیوی.. ایسے شکایت کرتے ہیں..." آروشا کو صدمہ سا لگا بہت ہی شکایتی نگاہوں سے شرٹ اٹھا کر پہنتے اصلان کو دیکھا_____

"محوب بیوی... میں نے نہیں کی شکایت مگر سوچ رہا ہوں کر ہی دوں..." وہ مڑ کر اس کی پیشانی پر انگلی کی پور سے مارتا بیڈ پر بیٹھ کر اپنی گھڑی اٹھا کر پہننے لگا_____

"ہاں کر دے.." وہ منہ ٹھیڑا کر کے بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر سر پر رکھنے لگی.... اصلان نے گھڑی پہنتے ہوئے اس کا ناراض ناراض چہرہ دیکھا.. پھر مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا_____

"ماں ایک ضروری کام سے آ رہی ہے... بس اور کچھ نہیں... ان کی بہو ہر حال میں بہت کیوٹ سی پری لگتی ہے کیونکہ وہ خالص ہے معصوم ہے.... اسے خاندانی بہو بننے کی ضرورت ہی نہیں.. وہ جیسی بھی ہے ان کے بیٹے کی جان ہے_" آروشا ساکت سی اس کے الفاظوں کے جادو میں کھوئی ہوئی کھڑی رہی تھی.... اصلان اس کے دوپٹے کو بڑی ہی نرمی سے شانوں سے گزار کر سر پر ٹکا چکا تھا...وہ سراپا محبت تھا اس کے لئے.... آروشا کی آنکھوں میں اصلان کی محبت نے بجلیاں سی بھر دی

_____

"ماں پہنچتی ہو گی... ہم بھی نیچے چلتے ہیں_" جھک کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس نے باری باری اس کی آنکھوں پھر پیشانی کو چوما تھا_ پھر اصلان کے ہمراہی میں ہی وہ روم سے باہر نکلی تھی_____

******************

جیسے ہی کار آہنی گیٹ سے بنگلے میں داخل ہوئی کار میں بیٹھی ہانیہ کو بہت کچھ یاد آ گیا_ یہی تو اس کی آشو کی پہلی ملاقات اس کے لالا سے ہوئی تھی اور وہ پہلی ہی ملاقات میں اس کے لالا کو اپنا دل دے بیٹھی تھی_ یہ سب سوچ کر ہانیہ کے ہونٹوں پر ایک غمگین سی مسکراہٹ رینگ گئی_ ماں جی کار سے اتر گئی تو ہانیہ بھی کار سے نیچے اتر آئی_____

"السلام علیکم ماں کیسی ہے آپ_" اصلان انہیں لان میں اندر جانے والی راہ پر ہی مل گیا ماں جی کو دیکھتے ہی ان کے پاس آ کر وہ ان کے سامنے احترام سے جھکا تھا_ انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس کی پیشانی چومی پھر اپنے گلے سے لگا لیا_____

"السلام علیکم لالا.." ہانیہ نے بھی سلام کرتے ہوئے پیار سے بھائی کو دیکھا..... اصلان ماں سے الگ ہو کر ان کے پیچھے کھڑی نروس سی ہوتی اپنی گڑیا ہانی کو دیکھ کر مسکرایا اور آگے بڑھا..... پھر ہانیہ کا دل پہلے سکڑ کر سمٹا تھا اور اس کے بعد خوشی سے بے تحاشا دھڑکنے لگا تھا_ آج مدتوں بعد اصلان نے اسے سینے سے لگا کر اس کا سر چوما تھا_____

" کیسی ہے میری گڑیا سی ہانی_" وہ اسے بازوں سے لگا کر اس سے اس کا حال پوچھ رہا تھا_ ہانیہ سے بولا نہیں گیا بس حلق میں اٹکے آنسوؤں کو زبردستی نیچے دھکیلتے ہوئے زبردستی مسکراتے ہوئے سر

ہلایا_____کتنا ترس گئی تھی اپنے لالا کے لاڈ پیار کے لئے وہ_"میری گڑیا_" وہ ہانیہ کی حالت سمجھتے ہوئے بس نم آنکھوں سے اتنا بولا تھا...پھر خاموش کھڑی ماں جی سے بولا_____

"اندر چلے ماں_" ایک بازوں کے گھیرے میں ہانیہ کو لئے دوسرے ہاتھ سے ماں جی کو تھامے وہ اندر بڑھا تھا_____

آروشا جو ان لوگوں کے اندر آنے کی منتظر تھی..... اصلان کے بازوں سے لگی ہانیہ کو دیکھ کر خوشی سے چیخ ہی پڑی.... اور پھر کیسا رکھ رکھاؤ، کیسا خاندانی بہو والا امیج، وہ دوپٹہ جو سر پر رکھنے میں ہلکان ہو رہی تھی.... اسی دوپٹے شریف سے فرش پر جھاڑو دلواتی ہانیہ کی طرف بھاگی چلی آئی

_____

وہی حال ہانیہ کا بھی تھا وہ بھی اصلان کو چھوڑ کر اس کی طرف بیتابی سے بڑھی تھی_دونوں ایک دوسرے کے گلے لگی ایسے مل رہی تھی جیسے برسوں سے ملاپ نہیں ہوا ہو_اصلان نے چپکے سے ماں جی کی طرف دیکھا وہ آرام سے اپنی بہو کو گھورنے کا کام سر انجام دے رہی تھی_اصلان نے مشکل سے اپنی ہنسی دبائی_____

"اللہ ہانو تم یہاں.... میں تمھیں بہت یاد کر رہی تھی.... تمھیں سب بتانا ہے ظالم دیووو.." ہانیہ سے الگ ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر وہ جو جوش جوش میں ساری کہانی سنانے والی تھی..... اسے بولتے بولتے احساس ہوا کی سامنے ظالم دیو اور دیو کی ماں مہادیو بھی کھڑی ہے_____

اصلان کے پاس کھڑی ماں جی کو خود کو گھورتے دیکھ کر آروشا نے تھوک نگلا تھا_ہانیہ کا ہاتھ چھوڑا، فرش پر جھولتے دوپٹے کو سر پر لیا اور اچھی خاندانی بہو کی طرح ماں جی کو مسکرا کر سلام کیا_"السلام علیکم ماں جی کیسی ہے آپ_" بیچاری والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ اصلان کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی کچھ یہی حال ہانیہ کا بھی تھا_____

"وعلیکم السلام... ساس بھی ساتھ ہے خیال آ ہی گیا_"ان کے طنز پر اس نے بے بسی سے اصلان کی طرف دیکھا، اس نے میں کیا کروں والے انداز میں شانے اچکا دئے_____

ہونٹوں ہی ہونٹوں میں گالی دے کر وہ پھر سے ماں جی کی طرف متوجہ ہوئی_"آپ کی یاد تو رات سے آ رہی تھی... رات بھر آپ کو یاد کرتے ہوئے ہی سوئی تھی_ آپ بھی مجھے یاد کر رہی تھی کیا.. اتنی ہچکیاں لے رہی تھی پوچھے اصلان سے...." وہی اس کی پٹر پٹر چلتی زبان... جس پر ماں جی کو پہلا اعتراض تھا..... اس کی زبان کی فاسٹ سروس وہ سارے حادثے سے پہلے بھی دیکھ سن چکی تھی

_ آروشا میں ان کو واحد یہی کمی نظر آتی تھی وہ خود بہت کم گو تھی..... اصلان بھی ویسا ہی تھا..... اس لئے اس کی بیوی کو بھی ویسا ہی دیکھنا چاہتی تھی_____

"ماں چلے آرام کر لیں... پھر چلتے ہیں_" آروشا کو وہ کچھ کہتی کی اصلان نے ان کا سارا دھیان اس طرف لگا دیا..... جس کام کے لئے وہ آئی تھی ایک طرح سے اس نے آروشا کی جان بچائی_____

"آرام کا ٹائم کہاں ہے چلو چلتے ہیں_" شکر تھا ان کا دھیان واقعی ہٹ گیا.. آروشا نے ماں جی سے نظر بچا کر ہونٹ گول کر کے اپنے دیو کو ایک کس دی... اصلان نے مشکل سے اس پر سے نگاہ ہٹائی.. ماں جی اسے دیکھ رہی تھی ورنہ بدلا چکانا اس سے زیادہ اچھے سے اسے آتا تھا_____

"کچھ دیر بعد چلتے ہیں_" مسکراتے ہوئے اس نے اس نے ماں جی کو دیکھا_____

"نہیں چلو اب.... اور تم دونوں بس باتیں ہی نہیں کرتی رہنا ملازمہ کے ساتھ مل کر اچھی سی دعوت کا انتظام بھی کر لینا_" اصلان سے کہہ کر وہ دونوں کی طرف مڑ کر آرڈر دیتی ان دونوں کا ہی خون خشک کر چکی تھی_____

******************

"اللہ..... یہ لوگ آ بھی گئے_" آروشا ملازمہ کے منھ سے ماں جی اور اصلان کے آنے کا سن کر بوکھلا گئی.... وہ دونوں بڑے آرام سے کچن میں بیٹھی باتوں کے ساتھ ساتھ ٹیبل پر کھانے پینے کی ڈھیروں چیزیں رکھے بے تحاشا کھاتے ہوئے ساری دنیا بھلائے ہوئے تھی.... اب جو ان کے آنے کا سنا تو دونوں گھبرا گئی_____

"آشو ماں نے اچھی سی دعوت کا انتظام کرنے کا بولا تھا_" ہانیہ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے آروشا کی طرف دیکھا_____

"ایک تو تمھاری ماں کس کو پڑ گئی ہے یار_" آروشا ٹیبل سے ساری چیزیں اٹھا اٹھا کر ملازمہ کو دے رہی تھی... ان لوگوں نے ٹیبل کو چھوٹا موٹا ریسٹورنٹ بنا دیا تھا_____

"اپنے فوجی باپ کو یعنی میرے نانا جان کو.. اللہ سلامت رکھے انہیں..." ہانیہ بھی اس کی مدد کر رہی تھی_____

"آمین... مگر ابھی کیا کرے_" وہ دعا کر کے سر پکڑ کر چیئر پر بیٹھ گئی... ملازمہ مالکن کے انداز پر مسکراتی اپنا کام کر رہی تھی_____

"کیا کرنا ہے.. ماں کو پتا ہے ہمیں آتا جاتا کچھ نہیں پھر ہم سے دعوت کا کیوں کہا تھا_" ہانیہ نے سوچتے ہوئے آروشا کے پریشان چہرے کو دیکھا_____

"ہمارے سگھڑ پن پر ہمیں صلوات سنانے کے لئے ہی کہا ہو گا_" وہ عادت کے مطابق منہ ٹھیڑا کر کے کولڈ ڈرنک کی پوری باٹل ہی منہ سے لگا گئی_____

"آشو کب ختم ہو گا تیرا گندا پن..." ہانیہ نفاستی سی تھی اس کے باٹل منہ سے لگانے پر ہاتھ بڑھا کر چھین لیا_____

"یہاں کلیجے میں آگ لگی ہے.. تجھے صفائی ستھرائی سوجھی ہے_" آروشا کو اس وقت اس کی نفاستی بننا پسند نہیں آیا_____

"آروشابی بی... صاحب نے کھانا آرڈر کر دیا ہے.. لنچ بھی اور شام کی دعوت کے لئے بھی... مہمان آ رہے ہے نا_" وہ دونوں لڑتی جھگڑتی پریشان ہی ہوتی رہتی کی ملازمہ نے بول کر دونوں کی فکر دور کر دی_____

"ہائے میرے اصلان... میرے روڈ ہیرو... دل خوش کر دیا کاش میں آپ کا منھ چوم کر آپ کو داد دے سکتی_" آروشا مارے خوشی کے دونوں ہاتھ پھیلا کر جھوم سی اٹھی.. ملازمہ مسکراتی فریز کی طرف چلی گئی____

"واؤ.... اصلان دیو کہاں چلے گئے_" ہانیہ نے اس کے بال کھینچ کر اسے چھیڑا_____

"دیو تو اڑ گیا اب تو میرے اصلان ہے مائی اینگر مین.. مائی لائف.. مائی ہنی.. مائی "

"اچھا بس بس.... پتا چل گیا کیا ہے وہ.... چل باہر چلتے ہیں تیرے لائف اور ہنی کی ماں منتظر ہیں_" ہانیہ ہنسی چھپاتی اس کا بازوں کھینچ کر اسے کھڑی کر چکی تھی_"ہائے..." وہ سرد آہ بھرتی اچھی خاندانی بہو کی طرح دوپٹہ فرش سے اٹھا کر سر پر رکھتی کچن سے لاؤنج کی طرف چلی

_____

وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلی تو ماں جی کو لاؤنج میں شاپنگ بیگز رکھے دیکھ کر تعجب سے بولی_ "آپ لوگ چیک اپ کے لئے گئے تھے یا شاپنگ کرنے_" آروشا نے کہتے ہوئے ان کے سامنے والے سوفے پر بیٹھ کر شاپنگ بیگز میں جھانکنا شروع کیا تھا.....ہانیہ کیوں پیچھے رہتی وہ بھی بیٹھ کر سارے شاپنگ بیگز کھول کھول کر دیکھنے لگی_____

اصلان کچھ اور بھی شاپرز اٹھائے لاؤنج میں آیا تو وہ دونوں آرام سے سارے بیگز کھول کھول کر دیکھتی... ساری چیزوں پر تبصرہ کر رہی تھی اور ماں جی آرام سے بیٹھی اپنے موبائل پر نگاہ جمائے ہوئے تھی_____

"ماں.. یہ آپ چیک کر لیں کچھ رہ تو نہیں گیا ہے_" اصلان ہاتھ میں لئے ہوئے شاپرز ماں جی کے سامنے ٹیبل پر رکھتا ادھر ہی بیٹھا تھا جس سوفے پر آروشا بیٹھی سارے شاپرز کھول کھول کر دیکھنے میں لگی ہوئی تھی_ اصلان کے اپنے پاس بیٹھنے پر وہ کھسک کر پرے ہوتی کی سامان چیک کرتی ماں جی پر نگاہ پڑی... ان کے سامنے ان کے بیٹے سے دور ہوتی تو ان کی تیوری ہی چھڑ جاتی... اس لئے اسی طرح بیٹھی پھر سے اپنے کام میں لگ گئی_____

"آپ لوگ تو ڈاکٹر کے یہاں گئے تھے...." ہانیہ بڑے شوق سے برائیڈل لہنگا دیکھتی اصلان سے پوچھ بیٹھی .....

"ہم شاپنگ پر گئے تھے_" اصلان اب زرا سنجیدہ ہو گیا ان دونوں کو بھی تو بتانا تھا کہ ساری شاپنگ کس لئے ہے_____

"آشو.. کتنا پیارا لہنگا ہے دیکھ.." ہانیہ نے جوش میں اٹھ کر لہنگے کا دوپٹہ آروشا کے سر پر ڈال دیا.... اصلان نے بے ساختہ گردن موڑ کر دیکھا... اور پھر بڑی مشکل سے اس نے اپنی نگاہ اس کے چہرے پر سے ہٹائی تھی.. خود ماں جی نے بھی دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہا تھا_____

"کیسی لگ رہی ہوں میں..." آروشا نے دوپٹے کے دونوں سرے پکڑ کر خوشی سے ہانیہ کو دیکھا_" پوری دلہن... ماں کیوں نا لالا کا پھر سے ولیمہ کر دے... دیکھے کتنی پیاری لگ رہی ہے آشو.." ہانیہ جوش سے بولی... تو اصلان جہاں مسکرایا وہی ماں جی ہنس دی_____

"انشاءاللہ.. اب تو پوتے کے آنے کے بعد میں بہت بڑا فنکشن کروں گی_" ماں جی نے بڑی امید سے بیٹے اور بہو کو دیکھا... دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کتنے اچھے لگ رہے تھے... ان دونوں کے رشتے میں ایک بدلاؤ کے ساتھ ان دونوں میں بھی بدلاؤ انہوں نے محسوس کیا تھا_____

ہانیہ نے پہلے مسکراتے لالا کو دیکھا پھر ماں جی کی بات پر منھ بناتی آروشا کو چپکے سے چٹکی کاٹی وہ بس دانت پیس کر رہ گئی____

"یہ لہنگا یہ شاپنگ.. ہم لوگ کہیں فنکشن میں جا رہے ہے کیا_ "بات بدلنے کے لئے آروشا نے سر سے دوپٹہ اتارتے ہوئے شوق سے پوچھا تھا_____

ماں جی اور اصلان نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ماں جی ہی بولی_ "میں بتانے والی تھی آج گھر میں ایک چھوٹا موٹا سا فنکشن ارینج کیا ہے.. شام میں کچھ مہمان آرہے ہیں_ "ہانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے ان کی آواز دھیمی ہی تھی____

"کیسا فنکشن_ "آروشا کچھ کھٹکی تھی گردن موڑ کر اصلان سے پوچھا_____

"ہانیہ کے نکاح کا... آج اس کا نکاح ہے.. " اصلان نے کوئی تمہید باندھے بنا سنجیدگی سے بتا دیا.... جہاں آروشا کو بری طرح سے شاک لگا تھا وہی ہانیہ کی پوری ہستی ہی طوفانوں کے زد میں آگئی..... مدت بعد بھائی کا رویہ بدلا بھی تو کس سبب... لہنگا اس کے ہاتھ سے پھسلتا نیچے کارپیٹ پر گر گیا

_____

_

*******************

اصلان نے پہلے ہلکے سے دروازے پر دستک دی پھر مضبوط قدموں سے اندر آ گیا_ہانیہ جو آروشا کی گود میں سر رکھے رو رہی تھی اصلان کو روم میں دیکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی_ تیزی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے دوپٹہ شانوں پر درست کیا_____

اندر آ چکے اصلان کو آروشا نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بہت ناراضگی سے دیکھا_ اس کے فیصلے سے وہ اس سے خفا ہو چکی تھی.... اصلان کے تبدیل ہو جانے پر وہ اپنے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی خوش تھی کی اب اصلان کو حشم اور ہانیہ کے رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا ...
وہ تو موقعے کی تلاش میں تھی کی اصلان سے بات کرے اور اس نے ڈائریکٹ ہانیہ کا نکاح کرنے کا ہی فیصلہ کر دیا.. وہ بھی سب جانتے ہوئے.... وہ اتنا بے درد کیسے ہو سکتا ہے کی اپنی ہی بہن کی خوشیاں نظر انداز کر دے..... آروشا کی آنکھوں کی شکوے شکایت پڑھتے ہوئے بھی اصلان اس کی ناراضگی کو نظر انداز کرتے ہوئے ہانیہ کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گیا_____

"روکیوں رہی تھی میری گڑیا_" بیٹھتے ہی ہانیہ کو خود سے لگا کر.... اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اصلان کی آواز میں پیار ہی پیار تھا_____

"رلانے والے پوچھتے ہیں روکیوں رہی ہو_" ہانیہ کیا جواب دیتی آروشا ہی تڑخ کر بولی_____

"اچھا تمھیں تو نہیں رلایا تم کس خوشی میں رو رہی ہو_" ابرو سکڑ کر اسے دیکھتے ہوئے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا_____

"اصلان صاحب.... ہانیہ میری بہن ہے.... آپ کو تو کچھ دکھائی نہیں دیتا_کچھ سمجھ نہیں آتا____" وہ اس سے اچھے سے لڑنے والے موڈ میں آچکی تھی_ہانیہ اس کے تیور دیکھ کر گھبرا رہی تھی

_____

"مجھے یہی دکھائی دیتا ہے کی یہ میری بہن ہے اور تمھاری نند... میری سمجھ سے یہی رشتہ ہے تم دونوں کا_" آرام سے بیڈ پر ہتھیلی ٹیک کر وہ آروشا کے سرخ ہوتے چہرے کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

_____

"آپ کی بیوی بن گئی ہوں... تو اس کا مطلب یہ نہیں کی اپنی بہن جیسی دوست کو نند بنالوں گی..." آروشا نے جوش میں آتے ہوئے اپنے اور اصلان کے درمیان بیٹھی ہانیہ کو کھینچ کر ہٹایا اور کھسک کر اصلان کے قریب ہو گئی.. انداز ایسا تھا کی بس اب اس کا گلا دبانا ہے.. اصلان دل ہی دل میں ہنسا

---

"بنانے سے کیا ہوتا ہے.... یہ ال ریڈی تمھاری نند بن چکی ہے.. چھ ماہ پہلے ہی... ہاں تم اس کی نند مت بن جانا_" پیر پر پیر رکھے وہ آرام سے اسے بھڑکا رہا تھا_ہانیہ منھ کھولے سارا رونا دھونا.. اپنا غم بھلائے بھائی بھابھی کو ایک دوسرے سے لڑتے دیکھ رہی تھی_____

"آپ بننے دے تب نا_" آروشا چیخ کر بولی_لڑنے کے چکر میں وہ اصلان کے بہت قریب آچکی تھی اتنی کی وہ آرام سے اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر اس کی بولتی بند کر سکتا تھا مگر اصلان نے ہونک بنی ہانیہ کو دیکھا... پھر گہری سانس لے کر سیدھا بیٹھتے ہوئے کہا_
"اچھا جاؤ دماغ مت چاٹو.... جا کر ماں کی مدد کرو.... ساس اکیلے لگی ہے اور بہو کو لڑنے سے فرصت نہیں_" جان بوجھ کر لہجے میں بے زاری دکھائی اور اصلان کے بے زاری دکھانے پر آروشا ناک پھلا کر تنتناتی ہوئی بیڈ سے اتر کر روم سے نکل گئی_ جاتے جاتے پوری قوت سے دروازہ بند کیا تھا

---

"کیا دکھا تھا اس میں تمھیں جو فرینڈ بنا لیا... ریڈ چلی ہے پوری..." اصلان کان میں انگلی چلاتا مذاق میں ہانیہ سے بولا_____

"بہت سارا خلوص... بہت ساری محبت اور ایک پیارا سا سادہ دل_" ہانیہ کبھی بھی آروشا کی برائی سن ہی نہیں سکتی تھی اس لئے دونوں ہاتھ پھیلا کر بتا دیا وہ اسے کتنی عزیز ہے_____

"اور ایک قینچی کی طرح چلتی زبان.. وہ بھول گئی تم_" اصلان کے تپ کر کہنے پر ہانیہ غمگین ہونے کے باوجود بھی ہنس دی_____

"ہانی_" اصلان نے پیار سے اپنی گڑیا سی بہن کو دیکھا____

"جی_" ہانیہ نے بھائی کا سنجیدہ ہو گیا چہرہ دیکھا_____

"تمھیں مجھ پر اعتبار ہے نا_" اس نے ہانیہ کا ہاتھ تھام لیا____

"سب سے بڑھ کر لالا_" ہانیہ کے جملے نے اصلان کا سر فخر سے بلند کر دیا____

"تو پھر بھروسہ رکھو مجھ پر.... میں کبھی تمھارا برا نہیں چاہوں گا...ایک بھائی نہیں باپ بن کر یہ فیصلہ کیا ہے... اور انشاء اللہ میرے فیصلے پر ہمیشہ خوش رہے گی میری گڑیا..."اس نے کہتے کہتے ہانیہ کا سر جھکا کر وہاں بوسہ دیا تھا_ ساری محبتیں ایک طرف مگر بھائی کی طرف سے بخشا ہوا مان اور اعتبار ایک طرف..ہانیہ پر سکون ہو گئی____

"مجھے یقین ہے بھائی_"سارے درد کو اپنے دل میں دفن کر کے وہ پورے دل سے مسکرائی... محبت ملے نا صحیح..اس کے لالا کا پیار اعتبار اسے واپس مل گیا اب اور کیا چاہئے_____

"دیکھنا نکاح کے بعد تم مجھے تھینکس بولنے کے لئے پریشان ہو گی_"وہ مسکراتے ہوئے اس کے گال تھپک کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا____

ہانیہ بھیگی آنکھوں سے اصلان کو روم سے باہر جاتے ہوئے دیکھتی اپنی نم آنکھیں پونچھ چکی تھی

_____

*******************

آروشا بجھے بجھے دل سے ماں جی کے ساتھ لگی ہوئی شام میں ہونے والے نکاح کی ترکیب کی تیاری کروا رہی تھی_ مولوی صاحب کے ساتھ اصلان کے کچھ خاص دوست بھی گواہ کے بطور آنے والے تھے_ اس لئے کچن میں تو ملازمین لگے ہوئے تھے وہ ماں جی کے ساتھ اور کام دیکھ رہی تھی_ ہانیہ اپنے روم میں بند تھی اور اصلان کو باہر ہی ڈھیروں کام تھے_____

"یہ میں تمھارے لئے لائی ہوں.... سب کے آنے کا وقت ہونے والا ہے... اب جاؤ اور یہی پہن کر تیار ہو جاؤ_" سارے کام تقریباً مکمل ہو چکے تھے.... ماں جی سارے پیکٹوں میں سے ایک بھاری پیکٹ اسے تھما کر حکمیہ بولی_____

"ابھی سے تیار ہو جاؤں_" پیکٹ ہاتھوں میں لیتے ہی آروشا نے بیچارگی سے کہا... اس کا بالکل بھی دل نہیں کہہ رہا تھا کی وہ نکاح اٹینڈ کرے مگر ہائے رے مجبوری_____

"تو اور کب.. دلہا آجائے گا تب... ابھی جاؤ اور اچھے سے تیار ہونا بالکل دلہن کی طرح لگنی چاہیے تم مجھے__" وہ زرا سختی سے اس سے مخاطب ہوئی.. جس طرح کی وہ لاپرواہ طبیعت کی مالک تھی اسے ایک وہی ڈیل کر سکتی تھی.. ورنہ نرم بنو تو اسے سوائے کھانے اور سونے کے کوئی اور فکر نہیں رہتی

_____

"جی نکاح بھی ناپڑھوالوں دوبارہ اصلان صاحب سے..." جل کر زبان سے نکلا مگر ادھر آنکھوں میں چنگاری دیکھ کر آروشا نے بیچاری والی صورت بنالی_ "جی وہ... میرا بھی دل کہنے لگا کی دلہن بنوں تو ....

"بک بک کم کیا کروزرا.." آروشا جلدی سے صفائی دینے ہی لگی کی انہوں نے اسے ڈپٹ کر چپ کر دیا... وہ بس ہونٹ لٹکا کر شاپر میں جھانکنے لگی.. دیکھے کیسا ڈریس ہے_____

"اصلان بدلا بدلا سا لگ رہا ہے مجھے..... شکر ہے کچھ تو میری نصیحت کا اثر ہوا ہے تم پر_ "وہ اس بار نرم ہوئی تو آروشا خوشی سے چہک کر بولی_ "جی میں کر رہی ہوں عمل.. اب آپ خوش ہے نا_ اصلان کو کتنا بدل دیا ہے میں نے..." وہ بڑی خوشی سے ان سے تعریف وصولنے کے لئے چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی.. آج تو ساسوں ماں تعریف کر ہی دیں گی_____

"خاک خوش ہونا ہے مجھے... دنیا دیکھی ہے میں نے تم مجھے پٹی مت پڑھاؤ... کب میرے پوتے والی خواہش پوری کروں گی تم... ابھی تک ایسے کوئی اثرات مجھے نظر نہیں آرہے ہیں.... کیا ابھی تک بچی ہی بنی ہوئی ہو تم_ یہ مت بھولو اصلان بھی ایک مرد ہے.... اس کی برداشت کو اتنا ہی آزماؤ... جتنی اس کی سکت ہو.... پھر بعد میں شکایت مت کرتی پھرنا میرے بیٹے کی....." وہ بولنا شروع ہوئی تو

انہوں نے اسے جھاڑنے کے ساتھ ساتھ پھر سے جو بتانا شروع کیا..... سچ میں آروشا کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا_____

آج تو انہوں نے ایسی ایسی نصیحت کی آروشا جتنی دیر ان کے پاس بیٹھی رہی تھی..... ان نصیحتوں کے عمل کرنے کے تصور سے جھر جھری لیتی رہی تھی_ انہوں نے پھر اسے سب اچھے سے سنا کر سمجھا کر ہی اپنے سامنے سے ہٹنے دیا تھا..... جیسے ہی وہ بات ختم کر کے کام سے اٹھ گئی.... آروشا چین کا سانس لیتی اپنے روم کی طرف ایسا بھاگی جیسے اسے ڈر ہو کی وہ پھر سے اسے سب سنانے کے لئے پکڑ نا لیں_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * *

"اصلان تم ابھی تک ویسے ہی گھوم رہے ہو جاؤ جا کر ابھی تیار ہو جاؤ.." وہ باہر گارڈز کو ہدایت دے کر اندر آیا ہی تھا کی ماں جی نے اسے دیکھتے ہی پیار سے ہدایت کی_____

"جی جارہا تھا بس... ہانی تیار ہو گئی_" اصلان نے اطاعت سے سر ہلا کر اپنے حلیے پر نگاہ ڈالتے ہوئے ان سے پوچھا بھی_____

"ہاں ہو رہی ہے... اب سارے کام چھوڑو.... تم بھی جاؤ... تیار ہو کر جلدی سے نیچے آؤ_" وہ کہہ کر کچن کی طرف مڑ گئی تو اصلان تیزی سے سیڑھیاں طے کر تا روم کی طرف بڑھا..... بیچ میں موبائل پر رینگ ہوئی تو کانوں سے موبائل لگا کر اس نے اپنے بیڈ روم کے ڈور پر ہاتھ رکھ کر ہلکے سے دھکا دے کر کھولا تھا_____

ڈور کھلا تھا اور ایک بار پھر کچھ ماہ پہلے والی سچویشن کا ان دونوں نے سامنے کیا تھا_ اصلان کو اندر آتے دیکھ کر آروشا کے ہاتھ زپ بند کرتے ہوئے کانپ سے گئے..... اصلان کی گہری نظر اس پر ٹک گئی.... ہونٹوں میں لپ پنسل دبائے وہ زپ بند کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی کی وہ اندر چلا آیا تھا.... اس بار اصلان کے دل میں کوئی بھی شرمندگی، کوئی بھی احساس جرم پیدا نہیں ہوا بلکہ وہ پورے استحقاق سے کان میں موبائل لگائے مسکراتے ہوئے آگے بڑھا_____

آروشا نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر اپنی کوششوں کو بند کرتے ہوئے تیزی سے مڑ کر اپنی پشت ڈریسنگ ٹیبل سے لگانے کی کوشش کی..... اصلان ادھر موجود فرد کا ہوں ہاں میں جواب دیتا ہولے ہولے قدم اٹھاتا آروشا کے پاس آکر رکا تھا_____

اس سے پہلے کی وہ گھبرا کر کچھ بولتی... اصلان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا اور اسے اپنے کان سے لگا موبائل دکھایا..... جس کا مطلب تھا کی وہ خاموش رہے اور اسے اپنی کرنے دے_____

آروشا کا بازوں جکڑ کر اس نے کھینچ کر پھر سے اسے آئینے کے سامنے کر دیا... اور خود اس کی پشت پر کھڑے ہو کر گہری نگاہوں سے آئینے میں نظر آتے آروشا کے سراپے کو دیکھتے ہوئے اس نے آروشا کی زپ اوپر کر دی _ صرف زپ ہی اوپر نہیں کی ڈوریوں کو بھی باندھنا شروع کیا تھا_____

آروشا دم سادھے بس آئینے میں نظر آتے اصلان کے عکس کو دیکھ رہی تھی... موبائل کان سے لگائے وہ مختصر جواب دیتا.. پورے حق سے اپنا کام کر رہا تھا_____

"جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہونا چاہیے فیضان... اوکے..." وہ اپنا کام ختم کر کے آرام سے باتیں کرتا مڑ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا.... تو آروشا کی سانس میں سانس آئی_____

"شکر ہے.... یہ رومانس کے موڈ میں نہیں تھے_" وہ شکر کا سانس لیتی مسکراتی ہوئی اپنا ادھورا میک اپ مکمل کر کے اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے بیڈ روم سے ہی باہر نکل آئی _____

********* *********

سارے کام نپٹاتے اور ساتھ میں اپنا بھاری لہنگا سنبھالتے ہوئے بھی آروشا بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی__ مہمانوں کے آنے کا وقت ہو گیا تھا اور اس کا دل اب بہت اداس ہو رہا تھا__ وہ اصلان سے شدید ناراض ہو چکی تھی__ جو جان بوجھ کر سب کچھ جاننے کے بعد بھی ہانیہ کا نکاح کسی سے اور شخص سے کروا رہا تھا_____ _

"کتنی خوش ہے یہ،_" اصلان کے ساتھ اس نے ماں جی کو بھی دیکھ کر ناک بھوں چڑھائی_ "زرا سا بھی بیٹی کی خوشی کا کوئی خیال نہیں انہیں.... بس بیٹا بیٹا کرتی رہتی ہے_ اہنہ... میری جوتی بھی اب خوش رکھیں گی ان کے بیٹے کو... ظالم دیو کبھی نہیں بدل سکتا..." جیسے جیسے وقت قریب ہو رہا تھا وہ دل ہی دل میں سلگتی جا رہی تھی_ ایک طرف دوست کا غم دوسری طرف بھائی کے دل اجڑنے کا

دکھ... ایسے میں وہ بس شعلہ جوالا بنی ماں بیٹے کو چپکے چپکے دیکھتی دل ہی دل میں ہی سب بک رہی تھی.. اب اتنی ہمت کہاں تھی جو ماں بیٹے کے منھ پر سب کہہ دیتی_____

"شاید مہمان آگئے_"ماں جی کار کا ہارن سن کر کچن سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی __ آروشا کا دل بری طرح سے گھبرانے لگا تھا.... وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی.. بس اس بار اپنی بے بسی پر تیزی سے آنکھیں نم ہوئی تھی_ اسی نم آنکھوں سے اس نے سامنے کا دھندلا دھندلا سا منظر دیکھا_____

"یہ... یہ" وہ ماں جی سے جھک کر پیار لیتے حشم کو دیکھ کر ہکلایی_ اصلان کے ساتھ حشم اور چند اور لوگ تھے.. حشم کو چھوڑ کر اصلان ان لوگوں کو لے کر ڈرائنگ روم میں چلا گیا.... تو وہ دوڑ کر اب تک ماں جی کے پاس کھڑے کچھ کہتے حشم کے پاس آگئی_____ اور اس سے پہلے کی حشم اس سے کچھ کہتا وہ حشم کے سینے سے لگ کر رونا شروع ہو گئی_____ _

"کیا ہوا آشو... تو رو کیوں رہی ہے.." حشم اس کے رونے پر بری طرح سے گھبرا گیا... ہزار طرح کے وسواس سر اٹھانے لگے .....

ڈرائنگ روم سے باہر آتا اصلان وہی ٹھہر گیا..... اسے معلوم تھا اب کچھ دھماکہ ہی کرنے والی ہے اس کی معصوم سی بیوی_اس لئے سینے پر بازوں باندھ کر وہ آرام سے سننے کے لئے تیار ہو گیا

_____

"حشم... حشم.. تم یہاں کیوں آئے ہو..... کیا اصلان تمھیں تڑپانے کے لئے لائے ہیں...ہائے اللہ تم کیوں آ گئے حشم.... چلے جاؤ یہ لوگ بہت ظالم ہے... اصلان بہت ظالم ہے... وہ بہت بے رحم ہے... انہیں شرم نہیں آئی میرے بھائی کے ساتھ یہ کھیل کھیلتے ہوئے_"اور اصلان کی امید کے مطابق وہ نان اسٹاپ شروع ہو گئی... وہ اس کی نگاہوں میں اپنے لئے جھلکتی ناراضگی کب سے پڑھ رہا تھا... اس کے روٹھے ہوئے معصومانہ انداز سب محسوس کر رہا تھا.... اور اس کا ابال کب نکلتا اس کا بھی منتظر تھا اور اب یقین ہو گیا اب وہ کچھ بھی دل میں نہیں رکھے گی.. تو وہ آرام سے سب سننے کے لئے تیار تھا_____

ادھر حشم کچھ نا سمجھتے ہوئے اپنے سینے سے لگی آروشا کی بس اوٹ پٹانگ باتیں حیران پریشان سا سن رہا تھا_____

اصلان آرام سے سن سکتا تھا مگر اس کی برائی ماں جی کبھی نہیں... اس لئے آروشا کی باتوں سے ان کو پتنگیں لگ گئے_"خبر دار لڑکی.... ہوش میں ہو تم.. کس لہاز سے میرا بیٹا تمھیں ظالم اور بے رحم لگتا

ہے_ وہ بے رحم ظالم ہوتا تو تمھاری قینچی کی طرح چلتی زبان اب تک کتر چکا ہوتا_ اس کی نرمی اور محبت کا اب تک ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بس سوتی کھاتی رہتی ہو... اور سب کے سامنے اسے ظالم اور بے رحم ثابت کر رہی ہو__" ماں جی کو بہت تاؤ آ گیا تھا... کوئی ان کے بیٹے کی برائی کرے یہ کبھی برداشت نہیں ہوا تھا_ انہوں نے بھی اچھی ساس ہونے کا پورا ثبوت پیش کر دیا.... اصلان جنگ کا میدان بننے کا منتظر خاموشی سے تماشا دیکھ رہا تھا_____

"وہ بے رحم ظالم لگتے نہیں ہے بلکہ ہے..... ابھی آپ کو بتا نہیں سکتی مگر اکیلے میں ضرور آپ کو بتاؤں گی... تب آپ کو پتا چلے گا کی آپ کا بیٹا کتنا ظالم تھا..." وہ آروشا ہی کیا جو سوچ سمجھ کر بول دے... ماں جی کا دل کہا اپنی بہو کو کس کر ایک چپت لگا دے_ کچھ ایسا بھی اصلان کا دل کہہ رہا تھا

_____

"آشو کیا ہوا کیوں رو رہی ہو.. کوئی بات ہو گئی ہے_" حشم نے جنگ کا میدان بننے سے پہلے ہی اپنی بہن کا بازوں تھام کر اس کا رخ اپنی طرف موڑ کر پیار سے پوچھا_____

"ہائے میرا معصوم بھائی اسے تو کچھ بتایا بھی نہیں اس ظالم دیو نے.... ہائے اللہ جی کتنا بے رحم انسان ہے یہ اصلان میر... میرا معصوم بھائی اپنی معصومیت میں آج مارا جائے گا...." حشم کا پوچھنا تھا کی وہ وہی فرش پر فریاد کرتی... اپنے قیمتی لہنگا سوٹ کی پرواہ کئے بنا بیٹھ کر رونا شروع ہو گئی..... اور ماں جی کا

دل اب شدت سے اس حد سے زیادہ بیوقوف لڑکی کو کس کر ایک کیا دو چار لگانے کا ہو رہا تھا_ حشم کچھ بھی نہیں سمجھتے ہوئے بوکھلا کر اس کے پاس پنجوں کے بل بیٹھ گیا_ اصلان اب بھی آرام سے اس کے تماشے کو سینے پر ہاتھ باندھ کر دیکھ رہا تھا_____

"آشو... آشو کیا ہوا میری جان... کچھ تو بتاؤ... کسی نے کچھ کہہ دیا ہے_" وہ اکڑوں بیٹھا اسے زبردستی اپنے سے لگاتے ہوئے اس کے سر کو اپنے سینے سے لگانے لگا_____

لیکن آروشا کے جذبات اب قابو میں ہی نہیں آ رہے تھے وہ حشم کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے دور ہوتے ہوئے.. اسی ٹیون میں روتی بولی.... "کیا ہوا... یہ پوچھو کیا نہیں ہوا... ہائے میرا معصوم بھائی اس کا دل اجڑ رہا ہے... ادھر میری دوست کی زندگی تباہ ہو رہی ہے.. اور لوگ مجھ سے پوچھ رہے ہے کیا ہوا... ارے میرا دل پھٹ جائے گا_ میرا کلیجہ سلگ رہا ہے____" اب تو باقاعدہ سینا پیٹنے کی ہی کثر رہ گئی تھی... بس بہت ہوا اور اس کا باجا پوری طاقت سے بجنے لگتا اور مہمان بھی متوجہ ہو جاتے... اصلان تیر کی طرح ان تک آیا تھا.. اور ایک ہی جھٹکے سے آروشا کا بازوں دبوچ کر اسے اپنے مقابل میں کھڑا کر دیا_____

آروشا نے اسے دیکھتے ہی کچھ اور بھی شدت سے منہ پھاڑنا چاہا کی اصلان دانت پیس کر بول اٹھا_" حشم دلہا ہے اور اس کا نکاح ہو رہا ہے_" وہ چبا چبا کر اس سے بولا.... آروشا کے آنسو تھم گئے....

ہری ہری آنکھیں پھٹ گئی.... اور ہونٹ پھر سے اصلان میر کو تڑپانے کے لئے اسی انداز میں کھل گئے.. جو اس کی کمزوری تھے.... اس نے فوراً اس کا بازوں چھوڑ دیا اور نگاہیں اس کے حسین چہرے سے ہٹا کر اس نے خود پر بڑی مشکل سے جبر کیا تھا_____

" آپ میرے بھائی کا نکاح بنا مجھ سے پوچھے کر رہے ہے..." آروشا کا دماغ ہی الٹ گیا.. وہ اصلان کو اب شیرنی کی طرح گھور رہی تھی_ "یعنی ایک ساتھ اتنا ظلم آپ نے قسم کھائی ہے مجھے مار ڈالیں گے دوست اور بھائی کے غم میں_ آپ میرے حشم کا نکاح کیسے کر سکتے ہیں..." وہ پھر بھی نہیں سمجھی تھی اب بھی اسی بیوقوفی سے لڑنا شروع ہو گئی اب تو غصہ بھی حاوی ہو چکا تھا_____

سب دیکھتے سنتے حشم کو اب سارا ماجرا سمجھ میں آ گیا تھا کی اصلان میر نے آروشا کو سرپرایز دینا چاہا ہو گا اور وہ بیوقوف... ایک دم سے اسے ہنسی آ گئی اور جیسے ہی وہ ہنسا... اصلان نے ہنستے حشم کو دیکھ کر آروشا کو جتلایا_ "دیکھ لو تمھارا بھائی خوش ہے... اس کا مطلب ہے اس کی مرضی پوری ہے اس نکاح میں_ "اس کا جتلاتا انداز آروشا نے مڑ کر اپنے بھائی کو دیکھا جو ہولے ہولے ہنس رہا تھا_____

"تم خوش ہو حشم تم نے ان کی بات مان لی_ " آروشا کو نجانے کیوں صدمہ لگا تھا_ شاید ہانیہ کا سوچ کر وہ بیچاری اتنا رو رہی ہے..... اور یہ ہنس رہا ہے بلکہ نکاح بھی کر رہا ہے_ ماں جی تاسف سے اپنی بہو کو دیکھ رہی تھی جس نے بیوقوفی میں ریکارڈ قائم کرنا تھا_____

"خوش کیوں نہیں ہو گا آخر میں نے لڑکی پسند کی ہے_" حشم کو آنکھ مار کر اس نے آروشا کو جلایا

_____

"آپ سے بات نہیں کر رہی میں سب آپ کی پٹیاں پڑھائی ہوئی ہو گی_" آروشا اسے شعلہ اگلتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی_____

"حشم بتاؤ اپنی بیوقوف بہن کو میں نے کچھ کہا تھا_" وہ بن بن کر بولتا... حشم کو کچھ بھی نہیں بتانے کا اشارہ کر چکا تھا.... حشم بے بس سا ہوا.... ایک طرف جان سے پیاری بہن تو دوسری طرف قابل احترام بہنوئی کرے تو کیا کرے_____

"مجھے کچھ نہیں پوچھنا.... میں بہت ناراض ہوں اس سے اور آپ سے تو اب بولنا بھی نہیں مجھے_" آروشا ایک بار حشم سے کہہ کر اصلان کو دانت پیس کر دیکھتی غرائی... اصلان نے بس شانے اچکا دئے جیسے کوئی پرواہ نہیں_____

آروشا کو ایک دم سے پھر سے ڈھیر سارا رونا آیا تھا... اور وہ پھر سے ان دونوں کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی.. جہاں کسی کو اس کی پرواہ ہی نہیں تھی.... اس لئے تیز قدموں سے ہانیہ کے روم کی

طرف چلی گئی.... تاکی چین سے رو سکے اور یہاں تو رونے میں ساتھ دینے والی بھی موجود تھی_ جو رونے میں ساتھ بھی دیں گی اور پھر میک اپ بھی درست کر دیں گی_____

**********

ہانیہ نے خوب اچھے سے آروشا کا منھ دھلوا کر اس کا بہترین میک اپ کرتے ہوئے آئینے میں نظر آتا اس کا سراپا دیکھا_ پرپل کلر کے لہنگے میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی..... میچنگ جیولری اور ڈارک میک اپ اور پیارا سا ہیئر اسٹائل... آج تو حشر کا سارا سامان موجود تھا_____

"خدا کے واسطے اب مت رونا تم ورنہ ساری محنت ضائع ہو جائے گی میری_" دلہن بنی ہانیہ اس کے ہونٹوں پر ڈیپ ریڈ لپسٹک لگاتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولی_____ دونوں واقعی بیوقوفوں کی سردار تھی.... خوب رو بھی لیا.... دوسروں کو کوس بھی لیا... اور اب ایک دوسرے کو سجا سنوار کر اپنا اپنا میک اپ بھی نہیں خراب کرنا چاہتی تھی_____

"آگیا تو کیا کروں گی_" آروشا بھاری دل سے اس کا ہاتھ ہٹا کر ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھ گئی_

پھر سجی سنوری ہانیہ کو پیار سے دیکھا تھا دلہن بنی وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی_____

"بہت پیاری لگ رہی ہو.... اللہ تمھیں ہمیشہ خوش رکھے_" اسے خود سے لگا کر اس نے اس بار دل سے دعا دی تھی.... ابھی ہانیہ کچھ کہتی کی ماں جی اندر آ گئی_____

"مولوی صاحب آ رہے ہے نکاح پڑھوانے_" ان کا کہنا تھا کی ہانیہ کا دل بڑی زور سے دھڑکا تھا..... ساتھ کھڑی آروشا کا اس نے زور سے ہاتھ دبوچ لیا.... آروشا سمجھ سکتی تھی اس کی کیا حالت ہو سکتی ہے_ کچھ ماہ پہلے اس کی بھی یہی حالت تھی.... اسی زبردستی کے ساتھ.... اس سے بھی زیادہ ظلم کے ساتھ اسے اصلان میر سے باندھا گیا تھا_____

ماں جی نے ایک طرف سوفے پر رکھے شاپر سے زرتار دوپٹہ نکال کر ہانیہ کے سر پر ڈال کر اس کا گھونگھٹ کر دیا.... اور اس کا ایک بازوں تھام کر باہر لیونگ روم میں لے آئی____

ہانیہ نے ان لمحوں میں ایک پل کے لئے بھی آروشا کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا.... وہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ہمراہ تھی.... ہانیہ کے ہاتھ پر اپنے دوسرے ہاتھ سے تسلی بخشتی خود بھی جذباتی سی ہو رہی تھی_____

مولوی صاحب نے ایک طرف بیٹھ کر نکاح پڑھنا شروع کر دیا تو ہانیہ کا دل پوری رفتار سے دھڑکنے لگا ہاتھ پیر سے جان نکلی جا رہی تھی_____

جیسے ہی مولوی صاحب نے دلہے کا نام لیا.... آروشا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اصلان میر کو دیکھا.... مگر وہ جان بوجھ کر اس کی طرف دیکھنے سے گریز کرتا ہانیہ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا جسے بری طرح سے شاک لگا تھا____

For more visit (exponovels.com)

ماں جی نے ہانیہ کے ہاتھوں کو دبا کر قبول کرنے کا اشارہ دیا_ بڑی مشکل سے اس کے منھ سے قبول ہے کے جملے نکلے... جیسے ہی اس نے قبول کیا سب نے مبارک باد کی صدا دی تھی..... اصلان نے جھک کر ہانیہ کے زرتار آنچل پر بوسہ دیا تھا اس کا دل بھر آیا_ یہ بہنیں بھی کتنی عجیب نعمت ہوتی ہے اللہ کی... جن کے پرایا ہو جانے سے دل کیسا بیچین ہو جاتا ہے ....

مبارک باد کا ایک شور تھا جو لیونگ روم میں اٹھ رہا تھا... مگر ہانیہ اور آروشا دونوں کو اچانک ملنے والے اس شاک نے ساکت سا کیا ہوا تھا.... اصلان نے سب سے نگاہ بچا کر ایک نگاہ بت بنی آروشا پر ڈالی اور پھر اس کے لبوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ کھلی تھی_____

******************

"تم مجھے پہلے ہی سے بتا نہیں سکتے تھے کی اصلان ہانیہ سے تمھارا نکاح کر رہے ہے_ اس دن ہی انہوں نے تم سے بات کر لی تھی اور تم نے مجھے خبر ہی نہیں ہونے دی...." اپنے ساتھ کچن کاؤنٹر

سے ٹیک لگا کر کھڑے حشم کے کاندھے پر ہاتھ مار کر آروشا نے پیار بھری ناراضگی سے حشم کو دیکھا تھا_____

سارے مہمان جا چکے تھے اور اب وہ آرام سے کچن میں اسے اپنے پاس بیٹھا کر باز پرس کر رہی تھی... کچن میں اس لئے کی کھانے پینے کی ساری چیزیں ابھی یہی رکھی ہوئی تھی.. مٹھائیاں.. کیکس.. فروٹس.. اور نجانے کیا کیا... وہ ابھی کیک سے انصاف کرتے ہوئے اس کی خبر بھی لے رہی تھی

_____

"قسم لے لیں میری بہن... مجھے پتا نہیں تھا کی اصلان بھائی نے تمھیں بتایا نہیں ہے... ورنہ میں نے آج تک تجھ سے کچھ چھپایا ہے جو اپنی بہن سے آج کچھ چھپاؤں گا_" وہ اپنی صفائی دے کر آرام سے کچن کاؤنٹر پر بیٹھی آروشا کے پاس ہی بیٹھ گیا_____

"ہمم... یہ سب اس ظالم دیو کا ہی پلان تھا مجھے بیوقوف بنانے کا.." حشم سے تو ناراض ہو ہی نہیں سکتی تھی مگر اس کی ناراضگی اتنی آسانی سے تو اصلان سے ختم نہیں ہو سکتی تھی_ کانٹے کی مدد سے فروٹ کیک کا پیس کھاتی وہ بہت جل کر بولی_____

"اب بس کر دے یار انہیں دیو کہنا بہت اچھے ہے اصلان بھائی_" پیار سے کہتے ہوئے اس بار اس کے منھ کی طرف جاتا کیک پیس اس نے آروشا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے منھ میں ڈال لیا_____

"اچھا ہانو کو تیرا بنا دیا اس لئے اچھا ہو گیا_" آروشا نے دوسرا پیس اپنے منھ میں ڈال کر مزے سے کھاتے ہوئے اسے چھیڑا_____

"نہیں بلکہ میری آشو کی کیئر کرتا ہے.... اس سے پیار کرتا ہے... اس کی ساری بیوقوفی سمیت ڈانٹتا بھی نہیں اور سب سے بڑھ کر وہ اس کا محافظ ہے اس لئے_" آروشا کے دونوں گال چٹکی میں دبا کر اس کا چہرہ ادھر ادھر ہلایا اور پھر پیار سے اس کا سر تھام کر ایک بوسہ دیا تھا _____

"میرا اچھا والا بابو بھائی_" اس کی محبت پر آروشا نے کیک پیس کانٹے کی مدد سے اٹھا کر پھر سے اس کی طرف بڑھایا_____

حشم نے منھ کھول کر پورا پیس لیا تو اس بار آروشا نے شرارت سے چمکتی آنکھوں سمیت پوچھا_" حاشو ویسے ایک بات بتا" ....

"کیا..؟" ابرو اچکا کر اسے دیکھا____

"کیسا فیل ہو رہا ہے ہانو کو منکوحہ بنا کر.." وہ اب خوشی سے پوچھ رہی تھی.. حشم نے بس ہلکے سے مسکرا کر اتنا کہا_ "کچھ نہیں نارمل سا" ...

"اب بن مت میں سب سمجھتی ہوں_ "وہ اس کے شانے پر مار کر بولی..." ویسے مجھے تو یقین نہیں ہو رہا کی اصلان کیسے راضی ہو گئے_ "اسے اس بات پر اب بھی تعجب تھا اور ساتھ میں بے انتہا خوشی بھی ہو رہی تھی_____

"پتا نہیں.." حشم نے شانے اچکائے..." بٹ اصلان بھائی بہت اچھے ہے... جس طرح انہوں نے تجھ سے زبردستی شادی کی تھی نا میں بہت بدگمان ہو گیا تھا مگر میں غلط تھا آشو.... وہ سب سے الگ ہے بلکہ بہترین انسان اور تم ان کی قدر کرنا سمجھی اور یہ اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنا بند کر دے اب..." اصلان کی تعریفیں کرتے ہوئے اس نے آروشا کو سمجھایا اور اس کے سر پر چپت بھی لگائی_____

"میں کیا کرتی ہوں.... میں بہت سیدھی ہوں نا_ "اس نے شرارت سے آنکھیں پٹپٹائیں____

"ہاں تو بہت معصوم ہے اور میری جان ہے_ "حشم کو اپنی گڑیا پر ٹوٹ کر پیار آیا اسے خود سے لگا کر آنکھیں نم بھی ہوئی... لیکن اسے آروشا کی نگاہ سے چھپا کر اس نے اس بار مذاق میں کہا_ "اچھا اب

بس کر کھا کھا کر تیرا پیٹ پھٹ جائے گا_" اسے اب مٹھائیاں ساف کرتے دیکھ کر حشم اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے چکا تھا_____ _

"مجھے پوری پلیٹ کھانی ہے..." وہ مچلی ...

"آشو میں کیا پہنوں چینج کر کے..." ابھی وہ پلیٹ حشم کے ہاتھ سے لے ہی لیتی کی ہانیہ بولتی ہوئی کچن میں آگئی_____

آروشا کے ساتھ حشم کو دیکھ کر وہ گھبرا سی گئی ابھی تک وہ اسی دلہن کے لباس میں موجود تھی_ حشم نے بس ایک نگاہ ہانیہ کو دیکھا پھر آروشا سے بولا_" اچھا آشو... اب میں چلوں صبح میری کلاسیز بھی ہے_" کاؤنٹر سے اترتے ہوئے وہ اب سنجیدہ سا تھا_____

"ایسے کیسے... آج یہی رکو.. رات بہت ہو گئی ہے صبح چلے جانا.." آروشا پلیٹ رکھ کر اپنا لہنگا سنبھالتی نیچے اترنے لگی کی حشم نے اسے سنبھال کر خود ہی اتار دیا_____

"میں کل پھر آؤں گا..." ہانیہ کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے وہ آروشا سے ہی مخاطب تھا

_____

"نہیں.... جانا نہیں میں آتی ہوں..." وہ ضدی لہجے میں بول کر سر جھکائے کھڑی اپنے لب کاٹتی ہانیہ کی طرف مڑی_ "تم یہی رکو ہانو.... میں کپڑے لے کر آتی ہوں_" وہ ان دونوں کو دیکھتی تیزی سے وہاں سے نکل گئی_____

حشم کی طرف دیکھتی ہانیہ سوچ رہی تھی کی محبت میں جو دغا اس نے کیا تھا... اس کی یہی سزا تھی کی حشم کی محبت اور توجہ جیسا انعام اس سے چھین جائے_____

********************

حشم آروشا کی شرارت سمجھ چکا تھا.... اس لئے اپنے ہاتھ میں تھمی پلیٹ وہی رکھ کر وہ ہانیہ کے بغل سے گزر کر جانے ہی لگا تھا.. کی وہ پکار بیٹھی_____

"حاشو "....

"میرا نام حشم اسفندیار خان ہے... حاشو کہنے کا حق صرف میری بہن کا ہے اور کسی کا نہیں_" وہ تھم بھی گیا اور جس نفرت سے اس نے اپنی بات کہی تھی.. اس نے ہانیہ کا دل ٹکڑے کیا تھا

_____

"میں تمھاری بیوی ہوں..... اب حاشو کہنے کا مجھے بھی حق ہے_" دل کے وہ سو ٹکڑے ہی نا کر دے مگر وہ اسے منانا چاہتی تھی.. اس لئے ساری ہمت جمع کر کے ایک حق سے اسے دیکھا_____

"حشم پر کسی کا حق نہیں... سوائے اس کی بہن کا... تم جو میری بیوی بن کر اچھل رہی ہو نا وہ بھی میری بہن کا ہی کرم سمجھو... کیونکہ اصلان میر نے مجھے میری بہن کا واسطہ دیا تھا... اور اپنی بہن کی خوشی کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں_" اس کی آنکھوں کی نفرت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی.. اس نے ایک پل میں ہی جتا دیا کی ہانیہ میر کی اس کی نگاہ میں کیا حیثیت ہے_____

"حشم میں بس تم سے معافی چاہتی ہوں_" ہانیہ کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگی.. جن آنکھوں میں ہمیشہ اپنے لئے صرف محبت دیکھی تھی کتنا مشکل تھا ان نفرت بھری آنکھوں میں دیکھنا_____

"معافی...." وہ تلخی سے مسکرایا..."کتنا آسان ہے نا معافی مانگنا مگر معافی کس لئے اس لئے کی میری محبت کو ٹھکرا کر تم نے مجھے ذلیل کیا تھا.... تمھیں بھائی کا مان رکھنا تھا.... ٹھیک ہے ہونا چاہیے ایسا.... وہ جو کہتے تم مانتی مگر ہانیہ اسد میر.... اگر بجائے تم مجھے ذلیل کرنے کے مجھے سچ بتا کر کنارا کرنے کو کرتی تو میں خوشی خوشی تمھارے راستے سے ہٹ جاتا مگر..." وہ زہریلے لہجے میں بولتے بولتے سانس لینے کے لئے زرا سا رکا.. ہانیہ کی سانسیں ہی اٹک گئی .....

"تم نے مجھے خود سے بد ظن کرنے کے لئے جو شاہنواز خان کا بیٹا ہونے کا تعنہ دیا تھا نا..... جو تم نے تمھاری خود کی مرضی سے تمھیں چھونے پر مجھے بھی اسی کیٹیگری میں کھڑا کر کے مجھے بد کردار کہا تھا نا_" اپنی لہو رنگ ہوتی آنکھوں کو ہانیہ کے سفید ہوتے چہرے پر گاڑے ہوئے اس نے کہا_" اس کا وار یہاں لگا تھا یہاں..." اپنے سینے پر انگلی رکھ کر اس نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا

---

"حشم میں نے بس..." کچھ کہنے کوئی صفائی دینے کے لئے ہانیہ نے منھ کھولا مگر گلے میں پھنسے آنسوؤں نے ساری کوششوں کو ناکام کر دیا_____

"شٹ اپ.... مجھے تمھاری گواہی کی ضرورت بھی نہیں... میں جیسا ہوں میرا خدا جانتا ہے... تم نے جس نیت سے بھی کہا... جس کی خاطر بھی کہا... مگر کہا کیوں...." وہ ایک دم سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر چلایا تھا_ہانیہ نے بے ساختہ امڈنے والی اپنی سسکی ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ کر دبائی_____

"محبت کی نہیں عشق کی دعوے دار تھی تم... مگر ایک ہی جھٹکے میں تم نے سارے وعدے بھلا دئے.... کل کو پھر تمھارا بھائی یا تمھاری ماں یا کوئی اور کہے گا کی حشم کو چھوڑ دو.... تو تم تو دو منٹ میں ہی بڑی آسانی سے ان کا مان ان کی غیرت بن کر مجھے چھوڑ کر چلی جاؤں گی_ "کیا کچھ نہیں تھا ان لہو رنگ آنکھوں میں کتنے شکوے.. کتنے گلے... کتنی کرچیاں.. ہانیہ کا دل زخمی ہو گیا ان آنکھوں میں سب پڑھتے ہوئے_____

"پلیز حشم مجھے معاف کر دو... میں بہت بری ہوں مگر حشم میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں..." وہ ایک دم سے روتی ہوئی اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی_ حشم نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے

_____

"نہیں ہانیہ اسد میر... مجھے ایسی محبت نہیں چاہئے.... مجھے وہ محبت چاہیے جیسی آشو مجھ سے کرتی ہے.... مجھے میری محبوبہ یا میری بیوی سے وہی با اعتبار محبت چاہیے جو اسے اس بے رحم دنیا سے بچا

لیں کیونکہ یہاں انسان نہیں بھیڑیے بستے ہیں_" وہ دکھ سے بولتے ہوئے پیچھے کی طرف کھسکا تھا جیسے ہانیہ کے سائے سے بھی بچنا چاہ رہا ہو_____

"حشم مت کرو ایسی بات... میں مر جاؤں گی تمھاری نفرت تمھاری ناراضگی میری جان لیں لے گی _"ہانیہ کی تکلیف اس کے پیچھے ہٹنے سے اور بڑھی تھی_____

"اوہ کم آن... آج تک کوئی مرا ہے جو مرے گا... مرنا ہوتا تو بہت پہلے ہی حشم مر گیا ہوتا سب جیتے ہیں یہ سب کتابی باتیں ہے_" وہ تلخی سے کہتے ہوئے اب جانے کے لیے اس کے کنارے سے نکلنا لگا کی ہانیہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا ...

"میری محبت کتابی نہیں سمجھے تم.." اپنے آنسو پوچھ کر وہ درد سے چلائی... حشم نے لب بھینچے ہوئے اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ جھٹک کر چھڑا لیا_____

"تمھاری محبت کتابی نہیں تو پھر یہ رونا دھونا کیوں اگر محبت ہے تو اس پر یقین بھی رکھنا چاہیے کی وہ اپنا آپ منوالیں گی.." اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ طنز سے مسکرایا_____

"ہاں مجھے یقین ہے میری محبت اپنا آپ منوالیں گی_" ہانیہ نے عظم سے اسے دیکھا_____

"اچھا تو پھر لگالو شرط.. مگر اس بارے میں آشو کو مت بتانا.. کیونکہ میری بہن اتنی رحم دل ہے کی وہ فوراً مجھ سے التجا کرے گی کی میں تمھیں معاف کر دوں اور تمھیں معلوم ہے میں اپنی بہن کا کہا نہیں ٹال سکتا تو اس کی دی گئ بھیک قبول ہو گی تو موسٹ ویلکم_" ہانیہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس وجیہہ لڑکے کو دیکھا جو اس کی رگوں جاں میں بستا ہے مگر آج اس طرح سے اس سے خفا تھا کی لگاتار اس کے دل کو زخمی کئے جا رہا تھا_____

"نہیں کہوں گی... کبھی نہیں کہوں گی... اور تمھیں جیت کر بھی دکھاؤں گی_" وہ اصلان میر کی بہن تھی اور ہارنا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا_____

"چیلنج ایکسپٹیڈ..." وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا اس کی بغل سے گزر کر کچن سے نکل گیا ہانیہ وہی کاؤنٹر تھام کر اپنے دل میں اٹھتے درد کو دباتی خود بھی کچن سے نکل گئ_____

**********

آروشا بڑی خوشی خوشی ہاتھوں میں ہینگ کیا ہوا سوٹ لے کر دوبارہ کچن تک آئی تھی مگر حشم اور ہانیہ کے وجود سے خالی کچن دیکھ کر حیرانی سے خود سے ہی پوچھا_"ہائے یہ دونوں یہاں سے غائب کہاں ہو گئے...ابھی بتاتی ہوں دونوں کو "...

"ہاؤوؤ..." وہ ان دونوں کی ہی خبر لینے کے ارادے سے جیسے ہی تیزی سے مڑنے لگی تھی..... پیچھے سے اس کے کان میں کوئی بولا تھا_ آروشا خوف سے چیخ کر مڑی اور اپنے پیچھے مسکراتے اصلان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خفگی سی اتر آئی_____

"آپ کو مجھے بیوقوف بنانے اور ڈرائے رکھنے کا بڑا شوق ہے_"ہینگ کیا ہوا سوٹ ہنوز اس کے ہاتھوں میں تھا اور اسے پکڑے پکڑے ہی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اصلان سے لڑنے کو تیار تھی_____

"بیوقوف بنی بنائی ہو ضرورت نہیں.... اور تم مجھ سے ڈرتی ہو وہاٹ اے جوک_"اپنی نگاہوں میں اس کے حسین چہرے کو بھرتے ہوئے وہ مذاق میں بولا_____

"میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے؟_" آروشا نے اس بار آنکھیں پھیلا کر حیرانی سے سوال کیا... ہائے رے ان کی یہ معصومیت... اس معصومیت پر تو اصلان میر اپنا دل و جان فدا کر ڈالے..... اصلان نے دل میں سوچا_____

"کس اینگل سے... پیٹھ پیچھے مجھے جلاد، دیو، ظالم، اور نا جانے کیا کیا میرے بارے میں قصیدے پڑھتی رہتی ہو اور سامنے ہوتا ہوں تو لڑنے کو تیار... غصے سے گھورتی بھی ہو_" وہ اسی ستانے والے انداز میں بولتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ہینگ کیا سوٹ لے کر ایک طرف کاؤنٹر پر پھینک چکا تھا اور اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اپنی طرف کھینچ بھی لیا_ آروشا کھینچتی ہوئی اس کے چوڑے سینے سے آ لگی_____

"اب شروع ہو گئے آپ.... وہ سوٹ کیوں پھینکا مجھے ہانیہ کو وہ ڈریس دینا ہے چینج کرنے کے لئے...." ہیرو کے رومانٹک موڈ میں آتے ہی آروشا کی تیز تراری کھو گئی... وہ اس کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ کر دور کرنے کی کوشش میں اصلان سے نگاہ بھی نہیں ملا رہی تھی..... مگر اس کے جیسے توانا شخص کو پیچھے ہٹانا آروشا جیسی نازک لڑکی کے بس میں کہاں تھا_____

وہ خود لے لیں گی... تمھیں بھی تو چینج کرنا ہو گا.... میں ہیلپ کر دوں_" اصلان کی نگاہوں میں وارفتگی اتری.. آواز میں خمار گھلتا دیکھ کر آروشا بدحواس ہوئی_ تیار ہوتے وقت اس کی ہیلپ کے مظاہرے روم میں دیکھ چکی تھی_____

"نہیں... نہیں مجھے اسی ڈریس میں رہنا ہے.... بہت اچھا لگ رہا ہے.. میں پیاری لگ رہی ہوں نا_" اب بھی اس سے دور ہونے کی کوشش میں وہ جلدی جلدی بولی_____

"بہت پیاری.. بہت ہی ہوش ربا.... ڈریس بھی بہت اچھا ہے مگر چلو اب چینج کر لو_" اصلان نے بھاری ہوتی آواز میں کہتے ہوئے اس کے دوپٹے کو اتار کر ایک طرف پھینکا تھا_____

"اصلان کیا کر رہے ہے.... سب یہی ہے.. میں حاشو کو تو دیکھ آؤں وہ کہاں گیا_" آروشا کی بدحواسی اور بڑھ گئی.. شرم اور گھبراہٹ سے اس نے اصلان کے خطرناک تیور دیکھے_ اس کی آنکھوں میں چھلکتی خماری دیکھتے ہی آروشا کی پلکیں کانپ کر گالوں پر گر گئی_____

"ہمیں دیکھنے کے لئے اب کوئی نہیں ماں اور ہانی اپنے روم میں ہے اور حشم گیا ہاسٹل، بس ہو گیا سکون... اب آپ مجھے بھی اپنا قیمتی وقت دیں گی_" اصلان دھیرے دھیرے بتاتے ہوئے اس کے کانوں میں پہنے گئے جھمکو کو چھوتے ہوئے جھکا_____

"حاشو چلا گیا...." آروشا نے اصلان کے بال ہی مٹھی میں جکڑ کر اس کا چہرہ جھکنے سے روکا... وہ اب بس لب بھینچے اسے گھور رہا تھا.. وہ رومانس کرنا چاہے اور آروشا بی آرام سے رہے کبھی ایسا نہیں ہوتا....." حشم کیسے چلا گیا مگر میں نے اسے رکنے کے لئے کہا تھا ایسے کیسے چلا گیا_" وہ اب بھی انجانے میں اس کے بال مٹھی میں جکڑے تعجب زدہ تھی اور خفا بھی_____

اصلان نے پہلے اپنے بال اس کی مٹھی سے چھڑائے پھر بہت جل کر کہا_" اپنے پاؤں سے چل کر کار تک گیا... پھر کار میں بیٹھ کر ہاسٹل گیا.... پھر اسی پاؤں سے چل کر ہاسٹل روم تک گیا ہو گا... اب اپنی بیوی کو یاد کرتے ہوئے سو گیا ہو گا یا سو رہا ہو گا تو حاشو کی اماں جان اب اپنے شوہر پر بھی دھیان دو_" آروشا نے منہ بنا کر اصلان کی لمبی بات سنی_____

"کتنا بولتے ہیں آپ...". اس کی تپی ہوئی آواز پر اصلان ہولے سے ہنس دیا_____

"نوازش... اب ہے اجازت.." جھک کر اس کی چھوٹی سی ناک بھی چھوئی_____

"نہیں.. اس نے اپنا چہرہ دور کرتے ہوئے اسے منہ چڑایا...." مجھ سے کیوں چھپایا سب... میں اتنا پریشان ہو گئی تھی_" ناز سے اس کے کالر کو چھوتے ہوئے شکوہ کیا_____

"تم کب پریشان نہیں ہوتی_" اس بار اپنے دوسرے بازوں کو بھی اس کی کمر میں ڈال کر اصلان نے گرفت اور مضبوط کر لی_____

"جب آپ نارمل رہتے ہیں..." آروشا کی آنکھوں میں شرارت سی تھی..اصلان نے آنکھیں سکڑ کر آروشا کا چمکتا چہرہ دیکھا پھر گہری سانس لے کر اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹیک دی_____

"ٹھیک ہے مجھے اپنے لئے پاگل ہی سمجھ لو_ تمھارے پیچھے دیوانہ ہوا ہوں...اپنا دیوانہ ہی سمجھ کر اجازت دے دو_" بوجھل آواز اور اس کے لب اب آروشا کے چہرے پر پھسل رہے تھے

_____

"چھوڑے... ہم کچن میں ہے ہانی اور ساسوں ماں بھی ہے..." وہ اس کی بیتابی سے گھبرائی

_____

"کوئی بات نہیں...سب بیڈ روم میں ہے اور تم اب میرا منھ میٹھا کرواؤں اپنے بھائی کے شادی کی خوشی میں_" اصلان نے چہرہ اٹھا کر معنی خیزی سے اسے دیکھا_____

"منھ میٹھا کرواؤ مجھے بتایا تک نہیں تھا_ میرا خون جلایا.. میری فریاد پر بھی بس بے پرواہی دکھائی... میں روتی رہی سب کہتی رہی.. مگر آپ نے ڈھنگ سے بتانا لازم نا سمجھا_"وہ اصلان کے ہونٹوں پر اپنے ہاتھ رکھے اس سے اپنے چہرے کو دور کرتی..... ناراضگی جتا رہی تھی

"اچھا ہوا تم نے یاد دلا دیا.... بہت زبان چلی ہے آج تمھاری..... اب میں تمھاری زبان کو واقعی کتر دوں گا_"وہ دانت پر دانت رکھ کر اسے دھمکی دیتا آروشا کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑ کر اس کی کمر پر کرتا اسے بے بس کر چکا تھا

"کیا... آپ میری زبان کاٹ دیں گے..."وہ صدمے سے چلائی

"ہاں_"اس سے پہلے کی وہ کچھ بولتی..... اصلان نے اسے وہی کاؤنٹر پر ٹیک کر لگا دیا..... اور اس کے ہونٹوں پر اپنا پورا فوکس رکھتے ہوئے جھک کر اس کی چلتی زبان کو بند کر دیا

آروشا اس کی شدت سے گھبراتی ہوئی اپنے ہاتھ چھڑا کر اسے پیچھے دھکیل رہی تھی اصلان نے اس کے ہونٹوں کو چھوڑے بنا اپنے ہاتھوں سے اس کی کلائی جکڑ کر وہی کاؤنٹر پر ٹیک دی_ اصلان کی شدتوں سے آروشا کی کلائی میں پہنی گئی چوڑیاں بھی ٹوٹ کر بکھری تھی

جانے کتنے لمحوں بعد اس نے آروشا کو آزادی دی تھی_ وہ اصلان کی شدتوں سے بے حال ہو کر اس کے ہی شانے پر اپنی پیشانی ٹکا کر لمبے لمبے سانس لے رہی تھی_ خود کو چھڑانے کی ساری مزاحمت تو کب کا دم توڑ چکی تھی_____

"منہ میٹھا کروانے کا شکریہ..." اصلان مسکراتے ہوئے اسے سمیٹ کر اپنے سینے لگا چکا تھا.... آروشا کی اب بالکل ہمت نہیں تھی کی وہ سر اٹھا کر اس کا چہرہ ہی دیکھ لیں..... بس اتنا کیا تھا اپنی بانہیں اصلان کے گلے میں ڈال کر اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا_ اصلان مدہوشی سے مسکراتا اسے بازوؤں میں اٹھا کر کچن سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا_____

"یا اللہ تیرا شکر ہے کی اس نادان لڑکی نے میرے بیٹے کو اپنی محبت میں گرفتار تو کر لیا_" اپنے روم سے نکلتی ماں جی نے اصلان کو آروشا کو گود میں اٹھا کر کچن سے سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ کر اللہ کا شکر کرتی اور دل سے مسکراتی ہوئی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی بیٹے کو نارمل ہوتے دیکھ کر وہ کتنا خوش تھی وہی جانتی تھی_____

************************

اصلان اسے اسی طرح اٹھائے ہوئے اپنے بیڈ روم تک آیا تھا اور اسے لئے لئے اس کے قدم بیڈ کی طرف بڑھے تھے_ آروشا اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپائے ہولے ہولے لرز سی رہی تھی

---

اصلان نے اسے پھولوں کی طرح سنبھال کر بیڈ پر لٹا کر خود بھی بیٹھ کر اپنے پاؤں کو جوتوں سے آزاد کر پاؤں بیڈ پر رکھ لئے_ آروشا نے کروٹ بدل کر اپنا چہرہ تکیہ میں چھپالیا_____

"میں چاہتا ہوں آج تم مجھے اپنا آپ سونپ دو ہمارے بیچ اب یہ دوریاں ختم ہو جانی چاہیے_" اصلان نے جھک کر آروشا کے کان میں سرگوشی کر کے دھیرے سے وہاں اپنے لب بھی رکھے تھے

---

"م... م... مت... ک.. کر. ے ے..." وہ گھبرا کر مڑی تھی اور اسی کے سینے سے لگ کر خود کو چھپانے لگی_ اصلان نے اسے اپنے سینے سے بھینچ کر بوجھل لہجے میں کہا تھا_ "اب میرے بس میں نہیں ..." اس کی مخمور آواز اس کے ہاتھوں کی گستاخانہ حرکت آروشا کی جان پر بن آئی

---

موبائل پر بجتی رینگ ٹون نے اصلان کے رومانٹک موڈ کو بری طرح سے خراب کیا تھا... اس نے بہت ہی ناگواری سے ہاتھ بڑھا کر موبائل بند کرنا چاہا مگر فیضان کالنگ دیکھ کر وہ آروشا کو نرمی سے اپنے بازوؤں سے آزاد کر اٹھ کر بیٹھا تھا..... ضروری ہی بات تھی کی رات کے اس وقت فیضان نے کال کی تھی_____

"ہاں بولو فیضان کیا بات ہے_"کان سے موبائل لگاتے ہوئے وہ اب سنجیدہ تھا_____

"سوری سر... آپ کو اس وقت ڈسٹرب کیا_"ادھر سے معذرت کی گئی_____

"اب تو کر چکے اب بولو_"اصلان ایک نظر چہرے پر تکیہ رکھے آروشا کو دیکھ کر اسی سنجیدگی سے بولا_____

"سر بات ہی خاص تھی اس لئے اگین سوری_"وہ پھر بھی شرمندہ تھا_____

"اب بول بھی چکو یار_"وہ جھنجھلایا.. آروشا نے زرا سا تکیہ ہٹا کر اصلان کو دیکھا .....

"سر وہ ویڈیو مل گئی ہوٹل والی ...

"گڈ جوب فیضان_ "اتنی اچھی نیوز سن کر اصلان کا بگڑا موڈ پھر سے خوشگوار ہو گیا.. تکیہ اروشا کے چہرے سے ہٹا کر ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے جھک کر آروشا کے چہرے کو چوما.... یہ بات کرتے کرتے اسے کیا ہو گیا ہے... وہ پھر سے گھبرا گئی_____

"شکریہ سر آپ صبح آکر دیکھ سکتے ہیں"_

"نہیں میں ابھی آرہا ہوں تمھارے فلیٹ پر... ٹھیک.." وہ مسکراتے ہوئے سیدھا ہو گیا_ ساتھ ہی اسے بھی اٹھا کر بیٹھا دیا_ کال کٹ کر کے اس نے موبائل سایڈ ٹیبل پر رکھا اور اپنی شرٹ کے کھلے بٹن بند کرنے لگا_____

"آپ اس وقت کہاں جا رہے ہے_ "دل ہی دل میں اس نے کال والے کا شکریہ ادا کیا کی اس نے بچا لیا مگر تجسس تھا اس لئے پوچھ بھی لیا_____

"شکر بھی کر رہی ہو اور پوچھ بھی رہی ہو_ "وہ اصلان تھا اس کے چہرے پر چھایا اطمینان کیسے نا پڑھ لیتا... شرٹ کے بٹنس بند کرتے ہوئے اس نے آروشا کے سرخی چھائے چہرے کی طرف دیکھا_ آروشا نے کیا جواب دینا تھا بس سر جھکا لیا_____

"بہت ضروری کام ہے ورنہ کوئی پاگل ہی ہو گا..جو سہاگ رات چھوڑ کر کام پر جائے_"اف اس کی باتیں.... آروشا کو اس کے سامنے بیٹھے رہنا بڑا مشکل لگا وہ بیڈ سے اترنے ہی لگی کی اصلان نے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"کہاں جا رہی ہو... میں جا رہا ہوں آرام سے بیٹھی رہو_"رعب سے حکمیہ کہہ کر اسے پھر سے بیڈ پر گرا کر وہ اس پر جھک گیا... آروشا نے بس ایک پل ان گہری کالی آنکھوں میں دیکھا تھا دوسرے ہی لمحے میں اس کی آنکھیں بند ہو گئی....پٹ پٹ چلتی زبان گنگ سی ہو چکی تھی_____

"تمھارا ہر روپ ہی قاتل ہے میری جان..."وہ بے خود سا ہو کر جھکا تھا اور پھر وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا_"ویسے تمھاری لپسٹک کا فلیور اچھا تھا...."اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا چکی آروشا سے شرارت سے کہا_____

"سو جائے بیگم صاحبہ...ابھی لگتا ہے اصلان میر کو صبر ہی کرنا پڑیں گا_"وہ اپنا موبائل اور کیز اٹھا کر آروشا سے کہتے ہوئے روم سے نکل گیا تو آروشا نے چین کا سانس لیتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی ...

اصلان اب روم میں نہیں تھا مگر اس کی مسحور کرنے والی خوشبو روم میں ہی کیا اس کے سراپے میں بھی بس گئی تھی..... آروشا گہری سانسیں لے کر اس خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

ہاتھوں میں ریڈ مشروب لئے وہ لگاتار پول میں تیرتے اس وجود پر نظر رکھتے ہوئے بھی اس وجود کی خوبصورتی میں نہیں بلکہ کہیں اور ہی گم تھے_ان کے ذہن میں اس وقت بس ایک ہی خیال گھوم رہا تھا کی اب وہ آئندہ میں ایسا کیا کرے کی نا اس سے انہیں نقصان ہو نا ان کی بیٹی کو_ گھونٹ گھونٹ مشروب اپنے گلے میں اتارتے ہوئے وہ بس اپنے بنائے گئے پلان کے بارے میں سوچ رہے تھے

عانیہ پانی میں اکیلے تیرتے تیرتے اب تھک گئی تھی..... کتنی دیر سے وہ سامنے بیٹھے شاہنواز خان کو تیرتے ہوئے دیکھے جا رہی تھی..... وہ سمجھ چکی تھی کی بھلے ہی شاہنواز خان اسے دیکھ رہے ہے مگر ان کا دھیان تو کہیں اور ہی تھا

وہ تیرتے ہوئے پول سے باہر نکل کر اسی چھوٹے سے سوئمنگ سوٹ میں ان کی طرف بڑھی تھی

"کیا ہوا ڈارلنگ... کہاں گم ہے..." عانیہ ایک ادا سے پیچھے سے ان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ان کے اوپر جھک گئی_ ان کے گالوں کو چھوتے ہوئے وہ قاتلانہ انداز میں مسکرائی

"کہیں نہیں...." ان کا دل کہا اس کا ہاتھ جھٹک کر دور دھکیل دے مگر کچھ مجبوریوں کے تحت وہ بے بس تھے..... اس لئے خود پر جبر کرتے ہوئے نرمی سے اس کے ہاتھ اپنے گلے سے نکال کر وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے .....

عانیہ نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہوئی تھی.... وہ مردوں کی رگ رگ سے واقف ہو چکی تھی.... ان کی بیزاری اچھے سے بھانپ چکی تھی مگر فل حال وہ بھی شاہنواز خان کو جھیلنے پر مجبور تھی

شاہنواز خان کا نشہ اب اس کے سر پر سے اتر چکا تھا اور وہی حال شاہنواز خان کا تھا.... انہوں نے تو بس اصلان میر سے اپنی بے عزتی کا بدلا لینا چاہا تھا ورنہ عانیہ جیسی عورتوں کو وہ بس ٹشو کی طرح

استعمال کرتے تھے بس ایک بار..... مگر اصلان میر نے تو ان کی بازی ہی پلٹ دی تھی..... وہ تو اس کی بہن کو اپنے چنگل میں پھنسانا چاہتے تھے..... نا اس کی بہن ملی نا اصلان میر کو جھکا پائے الٹا وہ ان کی بیٹی کو ہی ان سے چھین کر انہیں بری طرح سے شکست دے چکا تھا... جانے شکست دے چکا تھا یا وہ خود شکست کھانا چاہتے تھے... شاہنواز خان نے ایک گہری سانس لے کر پھر سے اپنا خالی ہو چکا گلاس بھرنا شروع کیا_____

"کیا سوچ رہے ہے شاہ_" عانیہ ان کے سامنے ہی دوسری چیئر پر بیٹھ کر باٹل ان کے ہاتھ سے لے چکی تھی... پھر پہلے ان کا گلاس بھرا اور اپنے لئے بھی مشروب سے گلاس بھرنے لگی_____

"تمھیں اصلان میر یاد آتا ہے_" انہوں نے اچانک سے ہی عانیہ کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھ لیا_____

عانیہ کا رنگ تبدیل سا ہو گیا اس کا دل سے ایک سرد آہ نکلی_ اسے اصلان میر کا ہاتھ سے نکل جانا اب بھی افسوس میں مبتلا کر دیتا تھا..... وہ ایک ایسا مرد تھا جس کی بات سب سے جدا تھی.... وہ ایسا نہیں چاہتی تھی کی اصلان اسے طلاق دیں دے وہ تو چاہتی تھی جیسے پہلے سب چلتا تھا ویسا ہی چلتا رہے..... اور وہ اصلان کو بھی بیوقوف بناتی رہتی مگر اس بار تقدیر نے ایسا وار مارا کی عانیہ کے ہاتھ سے اصلان میر جیسا ہیرا نکل گیا جس کا اسے بری طرح سے پچھتاوا ہو رہا تھا_ شاہنواز خان کے پاس

کیا تھا ایک اچھی شکل کے سوا اوپر سے اس کی عیاشیاں... حالانکہ وہ بھی شاہنواز جیسی ہی تھی مگر پہلے اس کے پاس اصلان میر تھا_____

"لگتا ہے تمھیں بہت یاد آ رہا ہے_" شاہنواز خان لگاتار اس کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے طنزیہ مسکرائے_عانیہ نے ایک دم سے چونک کر سنبھل کر کچھ کہنا ہی چاہا کی شاہنواز خان نے ہاتھ اٹھا کر اسے کوئی جھوٹ بولنے سے روک دیا_"مجھے تمھاری جھوٹی وضاحت نہیں چاہئے مجھے معلوم ہے تم اسے یاد کر رہی ہو_ہم دونوں کو احساس ہو چکا ہے اب ہم ایک دوسرے کے ساتھ ایک دوسرے کو دھوکہ نہیں دے سکتے اس لئے مجھ سے کوئی لگاوٹ جتانے کی ضرورت نہیں_" شاہنواز خان اپنے ہاتھ میں لیا ہوا گلاس گھماتے ہوئے عانیہ کے پل پل رنگ بدلتے چہرے کو دیکھے جا رہے تھے_عانیہ سے اپنی صفائی میں کچھ کہا نہیں گیا_____

"اصلان میر کو دوبارہ حاصل کرنا چاہوں گی عانیہ...؟" ان کے ایک دم کہنے پر عانیہ نے کچھ نہیں سمجھتے ہوئے چونک کر انہیں دیکھا_"میں کیسے وہ..." عانیہ کو سمجھ میں نہیں آیا وہ کہنا کیا چاہتے ہیں

_____

"ہاں یاناں...." شاہنواز خان کے قطعی انداز پر عانیہ کا دل خوشی سے اچھل پڑا_____

"ہاں..." شاہنواز خان سر جھٹک کر ہنس دئے، مذاق اڑاتی ہنسی_" تمھیں مجھ سے یہی امید تھی عانیہ... تم کسی کے بھی ساتھ باوفا نہیں ہو سکتی... تم جیسی عورتیں... ان کی حقارت بھری نگاہیں... عانیہ نے دانت پیس لئے_

"خود کے بارے میں کیا خیال ہے شاہنواز خان_" اس کے طنز سے کہنے پر انہوں نے ایک قہقہہ لگایا..... عانیہ کو ایک دم سے وہ انسان پاگل سا لگا تھا وہ ہنستے ہوئے اسے دیکھے جا رہا تھا

---

"یہ تم جیسی عورتیں ہی ہوتی ہے جو مجھ جیسے حیوان صفت مردوں کو انہیں اپنی طرف راغب کر کے ان کی ہوس کو اور بھی بڑھاوا دیتی ہے..... ہم جیسے مردوں کو اگر تم جیسی عورتیں نا ملے نا تو شاید کوئی شاہنواز خان پیدا ہی نا ہو مگر...." وہ پھر سے زہر بھری ہنسی ہنس کر سر جھٹک کر سیدھے ہو گئے_" تمھیں اصلان میر چاہیے تو میں پہنچاؤں گا تمھیں اس تک اب آگے تمھاری قسمت تم شکست کھاتی ہو یا جیت جاتی ہو_ میں بھی تو دیکھوں عانیہ جیسی عورتیں اصلان میر جیسے مردوں کو زیر کر سکتی ہے یا نہیں_" ان کے مذاق اڑانے والے لہجے پر عانیہ نے غرور سے اپنے بال جھٹکے

---

"تم نے ابھی عانیہ فہد میر کو جانا نہیں ہے شاہنواز خان.....وہ جو ٹھان لیں وہ کسی بھی حد تک گزر کر پا کر رہتی ہے_" وہ غرور سے مسکراتی اپنی آنکھوں میں وہی خاص چمک لے کر شاہنواز خان کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی_____

"میں بھی دیکھ لیتا ہوں.....مجھے بس اصلان میر کی ہار چاہیے....چاہے وہ تمھارے ذریعے پوری ہو یا میں خود اپنے پلان پر عمل کروں مجھے اپنی بیٹی کی سیفٹی چاہیئے_" وہ اس بار سنجیدگی سے کہہ کر اپنا گلاس رکھ کر کھڑے ہو گئے_" ویسے تمھارا یہ غرور حشم بھی توڑ چکا ہے...جب وہ ایک بچے جیسا لڑکا تمھیں ہرا چکا ہے اصلان میر کو تم کیسے ہراوں گی ڈارلنگ_" وہ ہونٹوں پر دل جلانے والی مسکراہٹ سے اسے آنکھ مار کر وہاں سے چلے گئے_____

"اس بار عانیہ کا کھیل جدا ہو گا شاہنواز خان_اس حشم کو بھی دیکھ لوں گی بہت تڑپایا ہے اس نے_" عانیہ کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی کی کسی بھی پاک عورت کو اس سے گھن آ جاتی_اپنی تمام خوبصورتی کے باوجود وہ اس وقت مکروہ ترین عورت لگ رہی تھی_____

********************

اصلان میر نے دوبارہ بنگلے کے اندر قدم رکھا تو صبح کی اذان کا وقت ہونے والا تھا_ اس کے اعصاب جیسے برداشت کرتے کرتے اب چیخ سے رہے تھے_ پیشانی مسلتے ہوئے وہ سر میں ہو رہے درد کے دھماکوں کو کچھ کم کرنے کی کوشش کرنے لگا_____

دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ بجائے اپنے بیڈ روم میں جانے کے وہی لاؤنج کے سوفے پر گر سا گیا_ ہاتھ میں لی ہوئی کیز اور موبائل ٹیبل پر پھینک کر وہ سوفے پر سیدھا ہو کر لیٹ گیا_ چھت کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے دماغ میں ان دونوں کی باتیں ہی گونج رہی تھی_ اس کا دل کہہ رہا تھا کی آج ہی جا کر ان دونوں کا قصہ تمام کر دے مگر ایسے کیسے....

" تم دونوں کو جب تک تڑپ تڑپ کر موت کی بھیک مانگتے نا دیکھ لوں اصلان میر کو چین نہیں آ نے والا_ "برف سی کاٹ دار آواز میں کہہ کر اس نے پھر سے اپنی پیشانی ملی .....

کچن کی طرف جاتے ہوئے ماں جی نے سوفے کی طرف دیکھا وہاں سوفے سے باہر نکلتے جوتوں میں قید پاؤں دیکھ کر انہیں اصلان کا گمان ہوا تھا تو وہ تیزی سے سوفے تک آئی تھی_ انہوں نے حیرت سے سوفے پر چت لیٹے اصلان کو دیکھا ابھی تک وہ اسی لباس میں جوتوں سمیت آنکھیں بند کئے اپنی پیشانی مسل رہا تھا_____

ماں جی کو ترنت آروشا پر بجساب غصہ آیا تھا یعنی حد ہو گئی شوہر کو بیڈ روم سے ہی باہر نکال دیا_ کچن سے دونوں کو جاتے دیکھ کر انہیں شدید غلط فہمی ہوئی تھی شاید... اصلان کو کسی کی نظروں کا احساس ہوا تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دی_ اپنے سامنے کچھ غصے کچھ افسوس بھری نگاہوں سے خود کو گھورتی ماں جی کو دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"آپ.... کچھ چاہیے تھا کیا ماں_" وہ زبردستی مسکرا کر ان سے پوچھنے لگا_____

"تم یہاں کیا کر رہے ہو اور تمھاری بیوی کہاں ہے... ضرور مزے سے پھیل کر گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی ہو گی_" ان کے تپ کر کہنے پر اصلان نے اپنی کان کی لو مسلی_ اب انہیں کیا بتائے کی وہ خود اسے سونے کا کہہ کر باہر چلا گیا تھا_____

" اصلان مجھے تم پر حیرت ہوتی ہے.... ایک بیوی کو ڈھیل دے کر تم نے نتیجہ بھگتا تھا نا... دوسری بیوی کو تو اس سے بھی زیادہ سر چھڑایا ہوا ہے "...

"ماں..." وہ اور بھی کچھ کہتی کی اصلان نے سختی سے ٹوک دیا... ماں جی چپ سی ہو گئی_ "پلیز ماں آروشا کو اس عورت سے کمپیئر مت کرے وہ معصوم ہے پاک ہے.... اسے اس عورت کی طرح

سمجھ کر آپ میری توہین کر رہی ہے_" اصلان کی سرد آواز پر انہیں خود احساس ہوا کی وہ غلط بول گئی ہے_____

"میرا یہ مطلب نہیں تھا..." محبت سے کہتے ہوئے وہ اصلان کے پاس ہی بیٹھ گئی پھر اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولنا شروع ہوئی تھی_"میں خود آروشا کو اچھے سے جانتی ہوں..... محبت اور وفا کی مورتی ہے ایسی عورت تو خدا کی طرف سے نیک مردوں کے لئے انعام ہوتی ہے_ تمھیں تو اللہ نے شاید تمھاری آزمائشوں کے بعد بطور تحفہ عطا کیا ہے_ ہمیشہ اس کی قدر کرنا اسے بے انتہا محبت کرنا _"اگر آروشا ان کے منھ سے اتنی تعریف سن لیتی تو ضرور بیہوش ہو جاتی اصلان سوچ کر مسکرایا _اس کے نرمی سے مسکرانے پر وہ دل میں خوش ہوئی مگر اوپر سے انہوں نے منھ بنالیا ساری محبت ایک طرف کرتے ہوئے وہ پھر سے ساسوں کی طرح بیٹے سے بولی____

"سب خوبیاں ایک طرف، زبان بہت چلتی ہے اس کی کوئی عقل کوئی سمجھ ہے ہی نہیں.... بس پٹ پٹ بولنا شروع اور کچھ نہیں تو کھاتی رہتی ہے_ اوپر سے شوہر کا تو کوئی خیال نہیں اور میں دیکھ رہی ہوں کی تم اسے کچھ زیادہ ہی سمجھ کر ڈھیل دئے جا رہے ہو_"اب وہ جو پکی ساس بن کر انہوں نے شکایتیں کی تو اصلان کو ہنسنے پر مجبور کر دیا_

وہ سر جھکا کر بے تحاشا ہنس رہا تھا اور ماں جی خوشی سے نہال سی ہو گئی اس پاگل لڑکی نے ان کے بیٹے کو دل سے ہنسنا سکھا دیا تھا_"بس اسی لئے یہی تمھاری نرمی.... ہر بچکانہ بات پر ہنس دیتے ہو.... اسی

لئے وہ سر چھڑی ہے یہ وقت ہے اور تم یہاں پڑے ہو_" وہ مصنوعی خفگی سے اصلان کو دیکھ رہی تھی .....

"ماں مجھے کوئی کام تھا اس لئے میں باہر گیا ہوا تھا..... ابھی آیا ہوں بیڈ روم میں جانے کے بجائے یہی لیٹ گیا بس اور کچھ نہیں_" اصلان نے ان کا ہاتھ تھام کر یہاں لیٹنے کی وجہ بتا کر ان کی غلط فہمی دور کر دی_____

"اصلان ایسا کون سا کام تھا کی تم رات کے اس وقت گھر آئے ہو_" انہیں دوسری فکر نے ستایا

_____

"جی بہت ضروری تھا اس لئے جانا پڑا آپ سوئی کیوں نہیں_" اس سے پہلے وہ کام پوچھتی اس نے جھٹ سے موضوع بدل کر پوچھا_____

"سوئی تھی.. بس آنکھ کھل گئی..... آج ہی تو سکون کی نیند سوئی تھی_" کچھ دیر پہلے والا منظر یاد کر کے وہ مسکرائی جب اصلان اور آروشا کو کچن سے بیڈ روم میں جاتے دیکھا تھا_____

"ہمم.... ہانیہ کی خوشی سے آپ خوش ہے نا_" اصلان نے مسکرا کر کہا_____

"ہاں بیٹی کا فرض ادا ہو گیا.... حشم بہت اچھا لڑکا ہے تمیز دار... سوچ سمجھ کر بولنے والا....پتا نہیں یہ لڑکی کسے پڑ گئی_"وہ پھر سے وہی پہنچی ...

"ماں آپ ہانیہ کے نکاح کے بارے میں کسی کو بتائے گا نہیں_"اصلان نے سنجیدگی سے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے کہا_____

"پتا نہیں تم کیا سوچے ہو... مگر مجھے اپنے بچے پر بھروسہ ہے_"وہ جاننا چاہتی تھی مگر اصلان کے انداز بتانے والے نہیں لگ رہے تھے اس لئے بس اتنا ہی کہہ کر اسے مطمئن کر دیا_____

"تھینکس ماں... آپ کے اعتبار کا_"وہ دل سے مسکرایا تھا ان کی باتوں سے وہ اب پر سکون ہو چکا تھا_____

"اچھا اب جاؤ شاباش نماز پڑھ کر سو جاؤ_"اس کے آرام کے خیال سے وہ اس کا شانہ تھپک کر اٹھ گئی تو اصلان بھی اطاعت میں سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا .....

"اصلان..."اپنا موبائل اور کیز وہ اٹھا ہی رہا تھا کی ماں جی نے پکارا .....

"جی..وہ موبائل اور کیز لے کر سیدھا ہو کر ان کی طرف مڑا_____

"اصلان مجھے اب اپنا پوتا دیکھنا ہے_"ان کی پرانی فرمائش اب وہ کیا بولتا.....ابھی تو پوتے کی ماں ہی خود بچی بنی ہے..... وہ بس مسکرا کر سر ہلا کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

_____

********************

بیڈ روم کا ڈور دھیرے سے کھول کر اندر آتے ہوئے اس نے دھیرے سے ہی لاک کیا تھا_ایک نظر خواب خرگوش کے مزے لیتی پوتے کی ماں پر ڈال کر اصلان نے گہری سانس بھری_بیڈ کے بیچو بیچ وہ اوندھے منھ سوتی اصلان کی آمد سے بے خبر تھی اور اسے بے خبر ہی رہنا تھا کی کیونکہ آروشا کی نیند میں کوئی بھی چیز خلل نہیں پیدا کر سکتی_____

"ماں بس دعا کرے آپ کے پوتے کی ماں بچی سے بڑی ہو جائے_" اونچی آواز میں بڑبڑا کر وہ ہاتھ میں پکڑا موبائل اور کیز سایڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ آستین کے کف کھولتا ڈریسنگ روم میں چلا آیا_جب تک اس نے لباس تبدیل کر کے وضو کیا اذان شروع ہو چکی تھی_اصلان نے باہر آکر پہلے نماز ادا کی پھر دعا کرتے ہوئے وہ بیڈ تک آگیا_____

یو تو وہ نماز بعد سوتا نہیں تھا مگر چونکہ رات بھر جاگا تھا اور سر بھاری ہو رہا تھا اس لئے کچھ گھنٹوں کی نیند لے کر فریش ہونے کا ارادہ تھا_____

"کتنا برا سوتی ہے یہ لڑکی_" اسے پورے بیڈ پر پھیل کر سوتے دیکھ کر وہ بڑبڑا کر ایک طرف تکیہ سیدھا کر کے آرام سے لیٹ گیا_____

کمفرٹر آروشا کے وجود سے کھینچ کر آدھا خود پر ڈالا اور گردن موڑ کر چند انچ کے فاصلے پر سوئی آروشا کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی .....

"میرے ہونے والے بچے کی ماں..." پیار سے اس کے گال چٹکی میں بھر کر ہلکے سے نوچے تھے پھر اسے کھینچ کر اس کے سراپے کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا_____

آروشا نے نیند میں ہی اس کی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال لئے تو اصلان نے سکون سے اسے خود میں سمیٹ کر آنکھیں بند کر لی کچھ ہی لمحوں میں وہ بھی بے خبر سا ہو گیا_____

********************

آنکھوں کو آہستہ سے کھولتے ہوئے اس نے سوئے ہوئے اصلان کو دیکھا..... اپنے آپ کو اصلان کی بانہوں میں قید پا کر آروشا کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ تیر گئی_ رات اس کے ارادے بالکل نیک نہیں تھے..... اگر وہ کال نا آتی تو..... آروشا سوچ کر شکر کرتی بہت آہستا سے اصلان کا بازوں اپنی کمر سے ہٹانے لگی..... کافی دقت کے بعد اس نے کمر پر سے اس کا بازوں ہٹا کر گہری سانس لی_____

اصلان بے خبری میں ہی سیدھا ہو کر لیٹ گیا.... ویسے وہ اتنی بے خبر نیند سوتا نہیں تھا مگر ابھی جلدی ہی سویا تھا اور دل و دماغ جو بری طرح سے تھکے ہوئے تھے اس کی وجہ سے وہ بے خبر تھا

_____

"لگتا ہے یہ رات بہت دیر میں آئے ورنہ اصلان اس وقت سوتے تو نہیں... طبیعت تو خراب نہیں _" وہ سب سوچتی گھبرا کر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر چیک کرنے لگی اس کی سرد پیشانی محسوس کر کے آروشا نے سکون کا سانس لیا_ پہلی بار ایسا بے خبر سویا ہوا تھا کی وہ آرام سے اس کے سارے نقوش چھو سکتی تھی ورنہ اب تک تو اپنی تمام حسرتوں کے باوجود بھی وہ اسے چھوتی ڈرتی تھی

_____

اس کی چوڑی پیشانی، اس کی بھویں، بڑی بڑی سحر پھونکتی آنکھیں جو ابھی بند تھی اور ان پر سایا فگن پلکیں، اٹھی ہوئی کھڑی مغرور سی ناک، اس کے گال پھر اصلان پر بے حد جچتی تراشی ہوئی ڈاڑھی، وہ بے خود سی اس کے چہرے پر اپنی انگلی پھیرتی ٹک ٹکی باندھ کر دیکھے جا رہی تھی..... اور پھر آروشا کی انگلی ان خوبصورت کٹ والے بھرے بھرے ہونٹ پر ٹھہر سی گئی لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کے ہونٹوں سے زور دار چیخ نکلی تھی.. اپنی انگلی پر اصلان کے دانتوں کو گڑتے محسوس کر کے_____

"یہ تمھاری سزا.. سوتے میں مجھے ڈسٹرب کرنے کی_" اصلان نیند بھری آنکھیں کھول کر اس کی انگلی اپنے دانتوں کے بیچ سے آزاد کر چکا تھا_____

"کبھی نہیں سدھر سکتے آپ_"اپنی انگلی سہلاتے ہوئے وہ غصے سے گھورتی بیڈ سے ہی اتر گئی.....
اتنی زور سے اصلان نے انگلی کاٹی نہیں تھی جتنی زوردار اس کی چیخ نکلی تھی_اصل میں وہ اصلان کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر ڈر گئی تھی_____

"آجاؤ مرحم رکھ دوں_"آدھی کھلی آدھی بند ہوتی آنکھوں سے اپنی انگلی کا معائنہ کرتی آروشا سے بڑے پیار سے کہا_____

"مرحم رکھ دوں...وہ جل کر اس کی نقل کرتی احتیاط کے طور پر دور بھی ہٹ گئی_____

"تم نے ہی تو ڈسٹرب کیا تھا نا میرا کیا قصور_"وہ معصوم بن کر بولتا اب اوندھے منہ ہو چکا تھا ساتھ ہی پاس پڑا دوسرا تکیہ اٹھا کر چہرے پر رکھ لیا_اصلان کو نیند بہت زیادہ آرہی تھی وہ تو سوتا ہی رہتا مگر آروشا کے چھونے سے بیدار ہوا تھا_____

"جلاد کہیں کے اتنی بری طرح سے ڈرا دیا تھا مجھے_"وہ اب بھی جلی بھنی سی اصلان کو دیکھتے ہوئے بڑبڑائی_____

"اٹھ کر بتاؤں میں کتنا جلاد ہوں..." اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ہوئے تکیہ کے اندر سے آواز آئی اور آروشا اپنا منھ بند کر کے تیزی سے واش روم میں گھس گئی_____

*********

"کیا بات ہے..... لگتا ہے دلہن رانی کو رات بھر میرے بھائی کی یاد آئی ہے_" لاؤنج میں بیٹھی ہانیہ کے پاس گھس کر بیٹھتے ہوئے آروشا نے ہانیہ کی گلابی ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر چھیڑا تھا

_____

"آشو بکواس مت کرو ورنہ میں بھی نند بن جاؤں گی تیری_" ہانیہ اپنا سارا درد چھپاتی اس کی پشت پر ایک لگاتی ہوئی تپ کر بولی_____

"اب تو میں بھی اسی عہدے پر فائز ہو چکی ہوں..... حق بنتا ہے میرا_" آروشا نے گردن اکڑا کر اسے دیکھا_____

"دیکھ اپنی بات سے پھر مت..... جیسے تو نے کہا تھا تو ہمیشہ میری بیسٹی رہیں گی.... ویسے ہی میں بھی کہہ رہی ہوں میری بیسٹی ہی بنی رہنا نند وند نہیں_" وہ انگلی اٹھا کر کہتی اسے خفا نظروں سے دیکھتی بولی.. آروشا زور سے ہنس دی_____

"اچھا میری جان نہیں ہوں میں تیری نند... وہ ہانیہ کے گلے میں جھول کر شرارت سے بولی_" بٹ بس اتنا بتا دے تو مسز حشم بن کر کیسا لگ رہا ہے_" اس کے شانے پر جھولتے ہوئے وہ ہانیہ کی آنکھوں میں جھک کر دیکھتی شریر ہوئی_____

"بہت اچھا ایسا لگ رہا ہے اب دل نے دھڑکنا شروع کیا ہے_پتا ہے آشو میں مر رہی تھی یہ سوچ سوچ کر کی حشم کے علاوہ کوئی اور میرا محرم بن رہا ہے.... مگر جب اس کا نام سنا نا... میں بتا نہیں سکتی کی مجھے کیا محسوس ہوا_" وہ تو اس کی راز دار تھی اس کی سہیلی... وہ اس سے اپنی ساری فیلنگز شیئر کرتی آنکھوں میں انوکھی سی چمک لئے بولی تھی_____

"سب تمھارے لالا کی کارستانی ہے پتا ہے ان کی وجہ سے میں نے کل کیا کیا...." وہ شروع سے آخری تک ساری تفصیل اسے بتا رہی تھی اور ہانیہ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا_____

"یہ نہیں بتایا کی میر ابیٹا لاؤنج میں لیٹا تھا..... اور مہارانی بیڈ روم میں پھیل کر سو رہی ہو گی_" ایک تو جب بھی وہ گلا پھاڑ کر بولتی ہے.. ساسوں ماں جانے کہاں سے سب سن کر اس کی خبر لینے پہنچ جاتی تھی.. اب بھی ان کی بات پر آروشا جو جوش جوش میں سب ہانیہ کو بتا رہی تھی اس کی زبان میں بریک لگ گئے اور ہانیہ کی ہنسی میں.....•

"چپ کیوں ہو گئی اور بتاؤ..." ماں جی ان دونوں کو گھورتی طنزیہ بولی_____

"جی مجھے کیا پتا تھا کی اصلان لاؤنج میں تھے کال سن کر تو باہر جانے کا بولے تھے_" آروشا نے ہولے سے بولتے ہوئے آرام سے گود میں پڑا دوپٹہ شانوں پر پھیلایا کہیں اسی پر نا بول دے کی دوپٹہ لینے کی بھی تمیز نہیں .....

"ہاں تو تمھیں جاگنا چاہئے تھا.... پتا رہنا چاہیے تھا کی وہ کب آیا کب گیا_" وہ اس بار زرا سا نرم ہو کر سمجھاتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی_____

"اللہ ماں جی اتنے زور کی نیند آ رہی تھی اور یہ تو خود بولے تھے.... سو جاؤ تو میں سو گئی_" وہ نرم ہوئی اور آروشا جوش سے شروع ہو گئی... ہانیہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی_____

"میرا دل کہتا ہے اپنا سر پیٹوں یا تمھارا کیسی نادان لڑکی ہے یہ..." انہوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا ...

"دیکھو آروشا اب بس بہت ہو گیا... اس مہینے کو تم اٹھارہ کی پوری ہو جاؤں گی... تمھاری عمر میں تو ہمارے زمانے میں دو چار بچوں کی ماں بن جاتی تھی تمھارا تو لڑکپن ہی نہیں ختم ہو رہا ہے_" انہوں نے آروشا کو جھاڑ ہی دیا ....

"دو یا چار.... آروشا کا تو منھ ہی کھل گیا_" ماں جی اگر چار تو ماں جی یہ تو ظلم ہے... اور اگر دو... تو بھی بہت زیادہ ہے... کوئی ایسا کرتا ہے کیا.... ہانی تو بتا یعنی اٹھارہ سال میں دو چار بچے اللہ توبہ پھر آگے چل کر کتنے ہو جائے گے_" اس نے پاس بیٹھی تعجب کرتی ہانیہ کا کاندھا پکڑ کر زور سے ہلا دیا

---

"دس بارہ نہیں... سال میں چار تو دو سال میں اٹھ.. تین میں بارہ شاید سو تک ہو جائے_" ہانی بھی حیرانی سے انگلی پر جوڑ رہی تھی.. کی کتنے بچے ہو سکتے ہیں .....

"سو بچے.... ہائے اللہ نہیں نہیں ماں جی ایسا ظلم اور آپ چاہتی ہے اتنے بچے میرے اللہ توبہ... ہانی میری جگہ تم پیدا کر لینا اتنے بچے میں اس میں سے آرام سے آدھے لے لوں گی_" آروشا بوکھلا کر اب ہانیہ سے التجا کرنے لگی_____

"مجھے پاگل سمجھا ہے کیا.... تم ہی کو مبارک ہو لیکن ماں کتنے اچھے لگیں گے ناڈھیر سارے بچے میں سب کی پھوپھو..." ہانی ایک بار گی ناراضگی سے کہتی پھر خوشی سے چہکی_____

"اور میرے جوتے بھی کھانا پھوپھو_" آروشا نے اس کی گردن دبوچ کر دو چار چماٹ لگا دی

_____

"چپ ایک دم چپ...." اس سے پہلے ہانیہ بھی جوابی کارروائی کرتی ان کی اوٹ پٹانگ باتیں سن سن کر ماں جی کا خون کھول گیا..... وہ غصے سے دونوں پر چلائی.. وہ دونوں فوراً سیدھی ہو کر اچھی بچیوں کی طرح بیٹھ گئی_____

"مجھے تم دونوں نے پاگل سمجھا ہے... اللہ کیسی عقل سے پیدل لڑکیاں ہے یہ آروشا اور ہانی.... آئندہ ایسی بک بک سنی نا تو زبان کتر دوں گی کوئی لہاز ہی نہیں بڑے چھوٹے کا_" انہوں نے اچھے سے دونوں کو ڈانٹا تھا_____

"خود تو سارے لہاز بھلا کر مجھے سمجھایا کرتی ہے اس کا کیا_" وہ جھک کر ہانیہ سے سرگوشی میں بولی ہانیہ نے بڑے زور سے اس کے بازوں میں چٹکی کاٹی.. وہ بلا بلا کر دور ہٹی_____

"ماں ہوں تم لوگوں کی اسی لئے سمجھاتی ہوں... اصلان بھی مرد ہے اور مرد کو محبت کے ساتھ اولاد سے بھی باندھا جاتا ہے_ اس لئے سمجھاتی ہوں نادانی چھوڑ کر اب پریکٹیکل زندگی میں قدم رکھ لو_ آیا سمجھ میں_" انہوں نے اس بار آروشا کے سر کو پکڑ کر ہلا دیا_____

"جی سمجھ گئی_" وہ زور زور سے سر ہلانے لگی____

"کیا سمجھی_" انہوں نے دانت پیسے____

"یہی کی اولاد مرد کو رسی سے باندھتی ہے..... اور پھر وہ رسی تڑوا کر بھاگے گا نہیں... اور پھر مگر ماں جی مرد کیا جانور ہوتا ہے... جو رسی سے باندھا جائے.... وہ بھی تو انسان کا بچہ ہوتا ہے.. باندھنے کی کیا ضرورت ہے آزادی دینے میں کیا حرج ہے_ محبت اگر ہو گی تو ہمیشہ آپ سے محبت کرے گا... اگر محبت ہی نہیں تو پھر اس کے باندھ کر رکھنے کا فائدہ ہی کیا_" آروشا نے اپنی طرف سے بڑا اچھا فلسفہ بیان کیا تھا مگر ماں جی کو پتنگے ہی لگ گئے تھے_____

"میں تمھیں اپنے بیٹے کے ساتھ ہنستا، بولتا، خوش دیکھنا چاہتی ہوں اور تم مجھے بیٹھ کر سقراط بقراط کی جانشین بن کر فلسفہ سکھا رہی ہو_ آج سچ میں تمھاری زبان ناکاٹ لی تو میں بھی تمھاری ساس نہیں _"انہیں اپنی اتنی اچھی بات پر بھڑکتے دیکھ کر آروشا نے وہاں سے رفو چکر ہونے میں ہی بھلائی لگی تھی وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی سر پر پیر رکھ کر بھاگی تھی_____

"میرے لئے یہی بیوقوف بہو رہ گئی تھی_" وہ اپنا سر پکڑ کر اس کی ہی چھوڑی جگہ پر بیٹھی تھی _____

"آشو بہت معصوم ہے ناماں_" ہانیہ کی محبت امڈی_____

"معصوم کی بچی بھاگو تم بھی یہاں سے ورنہ تمھاری بھی خبر لیتی ہوں میں_" وہ بری طرح سے بھڑکی تو ہانیہ بھی جلدی سے اسی طرف بھاگی تھی جدھر آروشا بھاگی تھی_____

*********************

For more visit (exponovels.com)

اصلان چہرے پر سخت تاثر لئے اپنی کار سے نیچے اترا تھا_ آنکھوں پر گلاسیز لگائے ہوئے اس نے ہاسپٹل کا نام پڑھا یہی ہاسپٹل ماں اور چاچی نے بولا تھا_ہاسپٹل کی شاہ راہ پر تیز تیز چلتے ہوئے اس کے اندر کیا چل رہا تھا اصلان میر کے چہرے سے پتا پانا بہت مشکل تھا، اس وقت وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ ہاسپٹل کے اندر داخل ہوا تھا_____

رسپشن پر بیٹھی لڑکی سے ایڈمٹ ہونے والے پیشنٹ کا روم پوچھ کر وہ مضبوط قدموں سے ادھر ہی بڑھا تھا جہاں وہ مریض اس وقت تھا_____

آگے بڑھتے ہوئے لمبے کوریڈور میں ہی اسے ماں جی اور چاچی مل گئی تھی..... اسے دیکھتے ہی ماں جی لپک کر اس کے پاس پہنچی_"اصلان.."کچھ بولتے بولتے وہ چپ ہو گئی اب وہ کیا بولے_اصلان نے بس ایک نظر انہیں پھر بے تحاشا روتی چاچی کو دیکھا وہ وہی ہاسپٹل چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی_وہ گہری سانس بھر کر ان کے قریب ہی بیٹھ گیا_____

"اصلان...."روتی ہوئی چاچی نے اصلان کے بے تاثر چہرے کو دیکھ کر کچھ کہنا چاہا .....

"چاچی ٹھیک ہو جائے گی وہ_ آپ پریشان مت ہو.." وہ ان کے شانے کو تھپک کر بس اتنا بولا تھا

"اسے تمھارے دل توڑنے کی سزا ملی ہے اصلان..... دیکھا اللہ نے کیسا اس سے بدلا لیا ہے_ ایک پاک زندگی کے بدلے میں گناہوں کی دنیا میں جا کر کیا انجام ہوا ہے اس کا_" چاچی روتے ہوئے ندامت سے بول رہی تھی اور وہ ایک لفظ بھی تسلی کا بول نہیں پا رہا تھا_ البتہ چہرے کی سختی میں اضافہ ہوا تھا.. جبڑے بھینچ گئے

"اصلان اسے معاف کر دو.... میرے بچے وہ بہت تکلیف میں ہے..... تمھاری معافی ہی اسے نجات دے سکتی ہے_" چاچی ایک دم سے اٹھ کر اس کے قدموں میں بیٹھی تو اصلان نے خود پر جبر کر کے انہیں کاندھوں سے اٹھا کر دوبارہ اپنی جگہ بٹھا دیا

"_ میں نے کہا نا چاچی وہ ٹھیک ہو جائے گی.... چاچی اللہ بہت بڑا ہے.... امید اس سے لگائے مجھ سے نہیں..... وہ اللہ کی گناہ گار ہے میرے جیسے انسان کی نہیں_ آپ مجھے شرمندہ مت کرے _" چاچی کا شانہ تھپکتے ہوئے اس کی آواز جذبات سے عاری تھی_ ماں جی نے چادر سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے باحوصلہ بیٹے کو دیکھا..... انہیں اس پر فخر تھا اور یہ فخر جھوٹا نہیں تھا اتنا

سب کچھ اس عورت کے کرنے کے باوجود بھی وہ اپنے خاندان کی عزت کے لئے اسے دیکھنے آ گیا تھا_____

چاچی نے بھی اپنے آنسو پونچھ لئے اور دھیرے دھیرے وہ دعائے کرنے لگی... اصلان ان کے پاس سے اٹھ کر اب کوریڈور میں ٹہلنے لگا.. ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ کر اصلان اپنی جگہ سے چل کر تیزی سے ڈاکٹر کے پاس آ گیا_____

"اب کیسی ہے وہ_"ڈاکٹر نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے آن بان والے پر کشش مرد کو دیکھا

_____

"آپ پیشنٹ کے ...

"کزن ہے وہ میری.. میرے چچا کی بیٹی_"اس نے وہی تعلق بتایا جو ظاہر اًاس سے جڑا ہی رہینے والا تھا.....وہ چاہ کر بھی اس رشتے سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا_____

"اوہ... آپ کی کزن کے ساتھ پہلے زیادتی ہوئی ہے اور ان پر بری طرح سے تشدد کیا گیا ہے_اس کی وجہ سے وہ اب تک بیہوش ہے ہم نے ان کا آپریشن کر دیا بس اب دعا کرے کی انہیں ہوش آ

جائے_"ڈاکٹر تسلی دینے والے انداز میں کہہ کر چلا گیا مگر اصلان جبڑے بھینچے وہی کا وہی کھڑا رہ گیا_____

********************

"دماغ صحیح ہے نا تمھارا اصلان... یا ہوش کھو بیٹھے ہو تم..." ماں جی نے پہلی بار بہت ہی سختی سے اصلان کو ڈانٹا تھا_اس نے بات ہی ایسی کی تھی جس پر ان کا بھڑکنا فرض بنتا تھا_____

"میں نے کوئی ناجائز بات نہیں کی ماں.... وہ میرے گھر کی عزت ہے اور ....

"کیسی عزت کہاں کی عزت.... مت بھولو کی اس نے ہماری عزت کیسے نیلام کر دی تھی_"ماں جی نے بھڑک کر اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا_____

"اس نے خود کی عزت نیلام کی ماں... میں نہیں چاہتا ایک بار پھر سے میرے گھر کی عزت بھرے بازار میں روندی جائے_" اصلان کے بے تاثر چہرے کو دیکھتے ہوئے ماں جی کا دل کہا اپنے بیٹے کو ایک لگادے_ وہ کیاسب بھول گیاہے جو اسے اپنے ساتھ رکھنے کو تیار ہے_____

"سب کے تعنے سن لوں گے... سب کہیں گے اصلان میر اتنا بے غیرت ہے پھر سے اسے اپنے گھر میں لے آیا_" ماں جی نے اس بار بہت ہی طنز سے اسے دیکھا تھا_____

"اور اگر میں اسے دھتکار دوں.. پناہ نادوں تو وہ پھر ایسی جگہ چلی جائے جہاں ہر روز میر خاندان کی عزت بکیں گی تو کیاماں.... لوگ تب بھی باتیں نہیں سنائیں گے ؟_" اصلان نے بھی بہت چبھتا ہوا سوال کر لیا تھاماں سے کوئی جواب نا بن پڑا_ وہ چپ ہو گئی بات اس کی بھی صحیح تھی مگر کیا ضروری تھاساتھ رکھتا کہیں اور بھی تو انتظام کر سکتا تھاان کے رہنے کا_____

"ماں آپ یقین رکھے اب اس کا اصلان میر سے کوئی تعلق نہیں بن سکتا مگر وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میں نہیں چاہتا کی روز محشر مجھے چچا کے آگے جواب دہ بننا پڑے_" اصلان نے ان کے گود میں رکھے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لئے_ وہ انہیں اپنے فیصلے پر راضی کرنا چاہتا تھا تا کی اسے پھر کوئی پریشانی نا ہو_____

"میں کچھ نہیں جانتی جو تمھیں کرنا ہے کرو مگر اب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا اصلان..... میں اپنے بیٹے کا اب کوئی نقصان برداشت نہیں کر سکتی_ "ماں جی نے اس بار نرم پڑ کر اصلان کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا تھا_____

"آپ کے بیٹے کا یہ لوگ کچھ نہیں بگاڑ سکتے ماں کیونکہ میرے ساتھ آپ ہے.... آپ کی دعائیں ہے_ "اصلان نے جھک کر اپنی ماں جی کے شانے عقیدت سے چومے تھے وہ مطمئن ہو کر اس کے مضبوط شانوں کو تھپک کر سوفے سے اٹھ گئی_____

*******************

بیڈ پر لیٹے وجود کو وہ بڑے غور سے دیکھے جا رہی تھی_ آج سے کچھ ماہ پہلے وہ پھول کی طرح ہر وقت تر و تازہ کھلی کھلی رہتی تھی مگر آج ہاسپٹل بیڈ پر لیٹا یہ چہرہ کیا اس کا پورا جسم زخمی تھا_____

ماں جی آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آئی تھی... ان کے اندر آتے ہی چاچی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تھا پھر وہ بیچینی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی_____

"کیا کہا شازی اصلان نے... اس نے میری التجا قبول کر لی یا نہیں_" وہ بہت ہی بیچینی سے پوچھتی ان کے جواب کی منتظر تھی_____

"تو تم نے پھر سے اصلان کو خاندان کی غیرت اور عزت کا واسطہ دیا تھا_" ماں جی دانت پر دانت جما کر انہیں گھورنے لگی_ وہ بری طرح سے گڑبڑائی تھی_____

"تم کیسے اپنی بیٹی کے لئے پھر سے ایسی کوئی خواہش کی سوچ بھی کیسے گئی_" ماں جی بہت سخت لہجے میں ان سے پوچھ رہی تھی_____

"شازی میں نے کوئی ایسی خواہش نہیں کی جس سے تم ایسے بھڑک رہی ہو میں نے اصلان کو بس ....

"بس کرو آسیہ.... مجھے آج پتا چلا کی تم کتنی خود غرض ہو... تمھیں اندازہ ہے کی اسے دن رات اپنے سامنے دیکھ کر اصلان کے سارے زخم ہرے ہو جائے گے.... وہ کس پل صراط سے گزر کر تکلیف میں مبتلا رہیں گا_" چاچی کو بیچ میں ہی ٹوک کر وہ پھٹ پڑی تھی_ چاچی نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے ماں جی کے غصے پر انہیں بھی غصہ آنے لگا تھا_____

"تم تو ایسے بھڑک رہی ہو جیسے میں نے کون سی غلط بات کہہ دی..... میں مانتی ہوں کی میری بیٹی نے غلط کیا مگر یہ مت بھولو شازیہ کی میری بیٹی کا اس گھر، حویلی پر برابر کا ہی حق ہے_"ماں جی نے اس بار تعجب سے اپنی کزن پلس دیورانی کی خود غرضی دیکھی تھی وہ بیٹی کی محبت میں ان کے اصلان کے سارے احسان بھی بھول گئ تھی_____

"حق ہے تو ٹھیک ہے... حق لے لو اور جاؤ جہاں جانا ہے چلی جاؤ اپنی بیٹی کو لے کر_" ان کے سفاکیت سے کہنے پر چاچی نے دکھ سے انہیں دیکھا_____

"شازیہ تم مجھے خود غرض کہہ رہی ہو تم ابھی خود خود غرض بن رہی ہو_میں کہاں جاؤں گی اپنی بیٹوں کو لے کر_"انہوں نے دکھ سے کہتے ہوئے بیڈ ہر بے بس پڑے وجود کو دیکھا_____

"کہیں بھی مگر میں تمھاری جگہ ہوتی نا تو اپنی زانی بیٹی کے ساتھ ڈوب مرتی "_

"شازیہ .....

"چلاؤ مت تمھاری بیٹی نے کوئی غلطی نہیں کی تھی جس کے لئے تم اصلان نے دامن پھیلا کر اپنے پاس رکھنے کی التجا کر آئی.... اس نے خود اپنے لئے گڈھا کھودا ہے وہ گرے اس میں.... تم کیوں

For more visit (exponovels.com)

اصلان کو اس کی حفاظت کا ذمہ دے آئی_" وہ نفرت سے بولتی ہوئی اپنی اور ان کے بیچ کی دوستی بھی بھلا چکی تھی... اصلان کے معاملے میں وہ ایسی ہی حساس تھی... کوئی ان کے بیٹے کو دکھ یا تکلیف دینے کی وجہ بنے تو وہ اس سے ساری زندگی نفرت کرتی رہیں گی_____

"تو کیا کرتی شازی وہ دشمن بن گیا ہے میری بیٹی کا اس نے بیچ دیا تھا اسے.... اور اگر ابھی ہم چھوڑ دے گے تو وہ درندے کھا جائے گے اسے.... ایک ماں بن کر سوچو شازی_" چاچی نے انہیں راضی کرنے کے لئے آخری بار نرم لہجے میں سمجھانا چاہا_____

"تو کیا فرق پڑ جاتا... اگر یہ کسی دوسرے کی مرضی پر طوائف بن جاتی.... اس سے پہلے بھی طوائفوں والے ہی کام کر کے بیٹھی تھی.... تمھاری بیٹی زانی ہے.... ایک زانی عورت کو کبھی معافی نہیں ملتی_" ماں جی زہر میں ڈوبے الفاظوں میں کہہ کر ان کے دل پر نشتر گاڑے تھے وہ بس انہیں دیکھتی ہوئی وہی دم بخود کھڑی رہ گئی تھی_____

********************

ہانیہ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے وہ بار بار گھڑی کی طرف بھی دیکھ لیتی تھی_ اصلان دو دنوں سے نجانے کہاں مصروف تھے کی صبح کے نکلے رات گئے تک واپس آتے تھے_ وہ نیند کی اتنی شیدائی تھی کی اصلان کے آنے سے پہلے ہی سو چکی ہوتی تھی_ صبح بھی وہ بمشکل اس سے دو چار باتیں کر کے دوبارہ چلا جاتا_ شکر تھا کی ہانیہ اور ماں جی ابھی تک اس کے پاس تھی ورنہ وہ اکیلے کیا کرتی

---

"دھیان کہاں ہے تمھارا_ "ہانیہ نے اس کی بے توجہی محسوس کی تو ٹوک دیا_____

"ماں جی ابھی تک نہیں آئی_ "کہہ کر وہ پلیٹ میں موجود چپس کو اٹھا کر اپنے دانتوں میں رکھ کر کترنے لگی_____

"ہاں آج کل پتا نہیں کون سے کام پڑے ہے.....لالا بھی بہت مصروف رہنے لگے ہے_ "ہانیہ نے بھی نوٹس کیا تھا کچھ تو بات تھی کی پھر سے ماں جی اور اصلان میر کا مزاج تبدیل ہو گیا ہے

---

ابھی آروشا کچھ بولتی کی کار کے ہارن کی آواز سن کر وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ گئی..... آج پتا نہیں کیوں دل گھبرا سا گیا_ "آؤ باہر چل کر دیکھتے ہیں_ "ہانی کو کیا سوجھی کی اس کی کلائی تھام کر اسے لاؤنج سے نکال بیرونی دروازے کی طرف بڑھ آئی_____

آروشا نے مسکرا کر فرنٹ ڈور کھول کر اترتے اصلان اور ماں جی کو دیکھا... مگر دوسرے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی..... آنکھیں پھٹ سی گئی وہ آنکھیں پھاڑے بیک ڈور کھلتے ہی اس میں نکلتے وجود کو دیکھ رہی تھی_ اصلان بیک ڈور کھول کر کھڑا تھا.... اس میں سے پہلے چاچی نکلی تھی اور چاچی نے اپنے ساتھ سہارا دے کر دوسرے وجود کو بھی باہر نکالا تھا_____

"عانیہ..." ہانیہ بھی شاک سے چاچی کے سہارے سے نکلتی عانیہ میر کو دیکھ رہی تھی_ آروشا کچھ نہیں دیکھ رہی تھی وہ بس اصلان میر کو دیکھ رہی تھی جو سپاٹ چہرے کے ساتھ بیک ڈور کھولے اس کے نکلنے کا منتظر تھا_____

عانیہ بمشکل اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکی تھی.... ہری ہری گھاس والے فرش پر پیر رکھتے ہی اس کے پیر بری طرح سے لڑکھڑائے تھے.... اور وہ گر پڑتی کی اس نے کار کا ڈور تھامے اصلان میر کے بازوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا_ یہ منظر دیکھ کر آروشا تیزی سے مڑ کر وہاں سے بھاگی تھی

_____

اصلان نے ایک دم سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا....عانیہ گر جاتی کی ساتھ کھڑے چاچی نے اسے تھام لیا....
یہ سارے منظر دیکھتی ماں جی کی پیشانی پر ہزار بل پڑ گئے_____

"آپ لوگ اندر چلے_" اصلان سرد آواز میں کہہ کر مڑ کر اندر کی سمت بڑھ گیا_"لالا...یہ...یہ..."
ہانیہ جو شاک والی کیفیت میں تھی اس کے پاس آتے ہی بیتابی سے پوچھ بیٹھی_____

"اندر چلو چپ چاپ_" سختی سے اس سے بول کر وہ اندر چلا گیا تو...ہانیہ کچھ بھی نہیں سمجھتے ہوئے
اس کے حکم کے مطابق اس کے پیچھے تھی_____

***********************

اپنے بیڈ روم میں آتے ہی اس کی بیچین نظروں نے اسے چاروں طرف ڈھونڈنا شروع کیا تھا.....
وہ بیڈ روم میں کہیں نہیں تھی_____

اصلان نے آروشا کی آنکھوں میں عانیہ کو دیکھ کر اترتی وحشت دیکھ لی تھی.....وہ آروشا کی ذات کی
اس گرہ کے بارے میں اچھے سے جانتا تھا_اس لئے وہ اب پریشان ہو چکا تھا.....

"کہاں چلی گئ یہ بیوقوف لڑکی...مجھے کچھ کہنے کا موقع تو دیتی تم...."وہ ہتھیلی پر مکا مار کا سوچتا
اسے گھبرا کر پہلے بالکنی پھر واش روم میں ڈھونڈ کر دوبارہ روم میں آ گیا..."کہاں جا سکتی ہے_"اپنی
پیشانی انگلیوں سے مسلتے ہوئے وہ پریشان سا ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا_____

اصلان کو اتنا تو معلوم تھا وہ بنگلے کے اندر ہی ہے مگر بیڈ روم میں نہیں تو پھر کہاں گئی ہے _
شور مچا کر کسی کو متوجہ نہیں کرنا چاہتا کی آروشا کا عانیہ کو دیکھ کر کیا حال ہوا ہے_ وہ اپنے اور آروشا کے پرسنل ایشوز دوسروں پر ظاہر نہیں کر سکتا تھا_ لیکن اسے ڈھونڈے کیسے وہ پیشانی مسلتے ہوئے ترکیب سوچ رہا تھا کی کیسے آروشا کو بیڈروم میں بھی لے آئے اور کسی کو خبر بھی نا ہو

---

اصلان سوچتے ہوئے اپنے بیڈ روم سے نکل کر ساتھ اٹیچڈ روم کھول کر دیکھنے لگا_ لیکن وہ ہوتی تو ملتی نا_ اصلان اب پریشان ہو چکا تھا نیچے وہ لوگ موجود تھے جن سے وہ سب چھپانا چاہتا تھا اور ادھر آروشا نجانے کہاں چھپ گئی تھی_____

اسی پریشانی سے پھر سے بیڈ روم میں آکر باہر سے لاک کرتا نیچے آگیا..... شام کا وقت ہو رہا تھا اور وہ نجانے کہاں تھی.... اصلان لان اور بیک لان ہر جگہ اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اب اس کے لئے فکر مند ہو چکا تھا_____

"کہاں ہو تم بیوقوف لڑکی... تم کیوں سب کو بتا کر میرا پلان خراب کرنے پر تلی ہو... ناراض ہو تو بیڈ روم میں رہتی..... آج تم جتنا بھی لڑتی جھگڑتی..... اصلان سب برداشت کر لیتا.... کیونکہ

اس نے غلط کیا ہے مگر اس طرح نہیں....." وہ بالوں میں انگلی پھیر کر چاروں طرف دیکھتا آروشا کے تصور سے بولتا بیچینی مگر احتیاط سے اسے ڈھونڈ رہا تھا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

"اصلان..... کیا ہوا بیٹا؟..... کب سے دیکھ رہی ہوں تم پریشانی سے ادھر اُدھر ٹہل رہے ہو... کوئی بات ہے بیٹا؟_" وہ پھر سے اندر آیا تو کچن میں جاتی چاچی نے اسے پکار کر پوچھ لیا_

For more visit (exponovels.com)

اصلان نے چونک کر ان کی طرف دیکھا... وہ اب کافی مطمئن نظر آ رہی تھی یہاں آکر... جو پریشانی.. جو بیچینی سی ان کے چہرے پر وہاں ہاسپٹل میں تھی اب وہ ان کے چہرے پر کہیں نہیں تھی_____

"کوئی بات نہیں میں بس ایسے ہی..... آپ بتائے کچھ چاہیے تھا آپ کو؟ میں ملازمہ سے کہہ دیتا ہوں_ "پل ہی میں وہ اپنی پریشانی چھپا کر اپنے چہرے کو نارمل کرتا ان سے ہی ان کے اپنے بیڈ روم سے باہر نکلنے کے بارے میں سوال کرتا مسکرایا_____

"وہ میں کچن تک جا رہی تھی عانیہ کے لئے سوپ بنانے کے لئے___ "وہ جھجک کر بولتی اصلان کو بھی اسی جھجک سے دیکھ رہی تھی_عانیہ کے ذکر کرنے پر انہوں چپکے سے اصلان کے تاثرات جانچے_____

"تو پھر ملازمہ سے کہہ دیں چاچی..... وہ کچن میں ہی ہو گی_ آپ لوگ جب تک ہے بلا جھجک اس گھر میں رہ سکتے ہیں.... جو چاہیئے مجھ سے کہیے.... آپ کا اپنا ہی گھر ہے_ "عانیہ کے ذکر پر بھی اصلان بالکل نارمل رہا تھا بلکہ بہت نرمی سے کہہ کر اس نے ان کی ساری فکرمندی دور کر دی.....

چاچی کا چہرہ کھل گیا ورنہ ماں جی کی بات اور یہ سوچ سوچ کر کی جانے اصلان اب ان کے ساتھ کیسا سلوک کرے... کہیں وہ اصلان کی نظروں میں اپنی حیثیت ہی نا کھو دے یہ سب سوچ سوچ کر وہ بہت مایوس ہو گئی تھی_____

"اللہ تمھیں خوش رکھے بیٹا..... ایک بار تم نے پھر سے مجھ پر جو احسان کیا ہے نا میں تمھاری ہمیشہ قرض دار رہوں گی_ عانیہ کے زخم بھر جائے اور اسے ان دشمنوں سے نجات مل جائے ہم لوگ کہیں اور چلے جائے گے_" وہ احساس تشکر سے لبریز سی بھیگی آنکھوں سے اس رحم دل مہربان شخص کو دیکھ رہی تھی جس نے ہمیشہ انہیں ماں کہا ہی نہیں سمجھا بھی تھا_____

"چاچی میں نے کوئی احسان نہیں کیا..... میرا آپ کے لئے کچھ فرض ہے..... جو مجھے پورے کرنے ہے_" وہ اسی طرح مسکراتے انہیں دیکھ رہا تھا_" اور آپ کیوں کہیں جائے گی حویلی آپ کی بھی ہے_ جہاں تک یہاں رہنے کی بات ہے جب تک میں کہہ نا دوں.... آپ یہاں سے مت جایئے گا_" وہ اسی نرمی سے کہتا انہیں اپنی طرف سے پوری طرح سے مطمئن کر چکا تھا

_____

"صدا خوش رہو بیٹا.... تم پر مجھے فخر ہے مگر یہاں رہنا مناسب نہیں ہے شاید..." وہ کہتے ہوئے پھر سے جھجک گئی... آواز بھی دھیمی ہو گئی وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگی_

اصلان نے تعجب سے انہیں دیکھ کر پوچھا_"کیوں مناسب نہیں چاچی... کسی نے کچھ کہا آپ سے _"اصلان کو شک ہوا کہیں ماں جی نے برا بھلا نا کہا ہو.. اپنے لئے اپنی ماں کی حساسیت اور محبت سے باخبر جو تھا_____

"شاید آروشا کو برا لگا ہمارا آنا_وہ تو ہمیں دیکھتے ہی اپنے روم میں جا کر بند ہو گئی مجھ سے بھی ملی نہیں _"وہ آنکھیں جھکا کر دھیمے سے بولی_اصلان نے اس بار اپنی کنپٹی ایک انگلی سے کھجلائی.....اب انہیں کیا بتاتا کی وہ بھی اسی متعلق پریشان تھا_____

"میری بہو اتنی کم ظرف نہیں کی اسے مہمان بھی برے لگے_"ابھی وہ سوچ سمجھ کر کچھ بولتا کی اچانک سے ماں جی نے آکر بڑی ناگواری سے ان کی بات کا جواب دے دیا تھا..... خاص طور پر مہمان پر زور ڈالا گیا تھا ان کے ساتھ سنجیدہ سی ہانیہ بھی تھی_اصلان نے گہری سانس لے کر ماں جی کے سخت انداز دیکھے_____

"مجھے معلوم ہے آروشا بڑی اچھی بچی ہے بس ایسے ہی کہہ دیا_"چاچی انہیں دیکھتے ہی زرا سنبھل سی گئی_جیٹھانی کے تیور اب بدل چکے تھے اور وہ جان گئی تھی اب انہیں سنبھل کر ہی تیور دکھانے پڑیں گے.... خاص طور پر جب اصلان گھر پر ہو_____

"اب کبھی مت کہنا میری بہو کے بارے میں کچھ.... تمھارے منھ سے میں اپنی بہو کے بارے میں ایک لفظ بھی برا نا سنوں_ "ماں جی ایک دم سے اتنی چینج ہو جائے گی اصلان اور ہانیہ دونوں کو یقین نہیں آرہا تھا_

وہ بڑے خطرناک تیور سے چاچی کو گھور رہی تھی... چاچی نے بڑی مشکل خود کو کچھ کہنے پر روکا ہوا تھا ورنہ جواب دینے تو انہیں بہت اچھے سے آتا تھا_____

"اصلان آروشا کہاں ہے مجھے اس سے بات کرنی ہے_ "ماں جی چاچی کو اسی سخت نظروں سے دیکھ کر مڑ کر اسی سختی سے اصلان سے بولی تھی_ اصلان دل ہی دل میں گھبرایا مگر ظاہری طور پر سادگی سے بولا_____

"وہ سو رہی ہے... رات وہ میرے انتظار میں دیر تک جاگ گئی تھی اس لئے میں نے ہی اسے سونے کے لئے بولا ہے اور ماں اسے سونے دے ڈسٹرب مت کرے... میں بھی کچھ دیر ریسٹ کرنا چاہتا ہوں_ "اس سے پہلے کی وہ آروشا کے بے وقت سونے پر اس کی خبر لینے بیڈ روم میں جا پہنچتی اور سارا راز کھل جاتا..... اصلان بات بنا کر اور اپنے ریسٹ کا بتا کر سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا.. اسے پکا یقین تھا اب کوئی بھی اسے ڈسٹرب نہیں کرے گا_____

_

*********************

اصلان نے کچھ دیر بیڈروم کے دروازے پر کھڑے ہو کر ویٹ کیا پھر آہستہ قدموں سے آکر ریلنگ سے نیچے لیونگ روم کی طرف دیکھا تھا.....نیچے اب سناٹا چھا گیا تھا_فل حال سب اپنے اپنے بیڈروم میں چلے گئے تھے____

"کہاں چلی گئی یہ پاگل لڑکی..." وہ اپنی پیشانی پر مٹھی بنا کر ہلکے ہلکے مارتا سوچ رہا تھا وہ گھر کے کس کونے میں جا سکتی ہے_" ٹیرس ہاں ٹیرس پر وہاں میں نے نہیں دیکھا_" اصلان کے ذہن میں جیسے یہ خیال آیا وہ تیز قدموں سے ٹیرس کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

_____

ٹیرس پر پہنچتے ہی وہاں کا ڈور احتیاط کے طور پر لاک کر کے وہ ٹیرس پر بیچینی سے چاروں طرف اسے ڈھونڈ رہا تھا_اصلان کے بیچینی سے ادھر اُدھر پھرتے قدم ایک جگہ پر ٹھہر گئے بیتاب دل کو جیسے قرار آگیا_____

اس نے آسمان کی طرف تشکر سے دیکھ کر..... ایک طرف سکڑ سمٹ کر گھٹنوں میں منھ دے کر بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا..... جو اس کے لئے کیا تھی وہ خود انجان تھی اور اصلان بتا بھی نہیں سکتا تھا

---

"روشا..." پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اپنی آواز میں ساری دنیا کی محبت سموئے ہوئے اس نے آروشا کے جھکے سر کو اپنی انگلیوں سے سہلایا_

آروشا نے دھیرے سے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے اصلان کو اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھا_

بے تحاشا سرخ ہوتی اس کی آنکھیں ہر جذبات سے اس وقت خالی تھی..... اس کی آنکھوں میں پہچان کی کوئی رمق نا پا کر اصلان پریشان ہوا تھا

---

"آروشا کیا ہوا جان..... یہاں کیوں چلی آئی؟_" اصلان جانتا تھا اس وقت اس کی محبت ہی آروشا کو ماضی سے کھینچ لائے گی_اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر محبت سے لبریز ہو کر پوچھتے ہوئے وہی فرش پر بیٹھتے ہوئے اس کے سر کو اپنے سینے سے لگا کر چوما تھا

---

"پتا نہیں کیوں چلی آئی_" وہ اس کے سینے سے لگی سر اٹھا کر اب بھی اسے خالی آنکھوں سے اصلان کو دیکھتی بیچارگی سے بولی_ اصلان نے اس کی حالت پر خود کو ملامت کی اپنے مقصد کے لئے وہ آروشا کو کس تکلیف میں مبتلا کر چکا تھا_____

"نہیں معلوم آؤ چلے بیڈ روم میں چلے... کچھ دیر چلو آرام کر لو یا سو جانا... تم نے کھانا بھی تو نہیں کھایا ہے... چلو میں تمھارے لئے کھانا منگوا دیتا ہوں_" اس کے بالوں کو چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے اس نے نارملی بات کر کے اسے سب بھلانا چاہا_____

"آرام کر لوں مگر کہاں میرا تو کوئی گھر نہیں... حشم بھی نہیں.... وہ بھی مجھ سے دور چلا گیا ہے.... اب میں میں کہاں جاؤں گی_" وہ بڑی معصومیت سے اس سے اسی طرح اجنبیت سے دیکھتی پوچھ رہی تھی.... اصلان نے اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں سے کچلا تھا_ دل میں اس کی حالت سے نشتر چبھا تھا_____

"اپنے بیڈ روم میں روشا.... یہ تمھارا گھر ہے صرف تمھارا... میں صرف تمھارا ہوں تمھارا اپنا اصلان..... چلو اٹھو شاباش روم میں چلو_" اصلان نے خود پر جبر کر کے اسے ساتھ لگائے ہوئے تھام کر اٹھانا چاہا_____

"میرا گھر ہے یہ..... یہ میرا گھر نہیں یہ اس کا گھر ہے اس گندی عورت کا وہ آ گئی ہے وہ گندی عورت ہے وہ مجھ سے سب چھین لیں گی_ وہ آپ کو بھی میرا نہیں رہنے دیں گی... گندے لوگ سب چھین لیتے ہیں.... میں کہیں نہیں جاؤں گی_" آروشا اب بھی اپنے حوش و حواس میں نہیں تھی_ اس نے غصے سے اصلان سے خود کو زبردستی چھڑا لیا اور پھر سے وہی فرش پر بیٹھ گئی..... اصلان کی شرمندگی اور بڑھی تھی وہ بھی اس کے پاس بیٹھ گیا_____

"روشا یہ گھر.. میں.. سب تمھارے اپنے ہیں.... وہ گندی عورت تم سے چھین نہیں سکتی.. کبھی بھی نہیں... اصلان میر صرف تمھارا ہے اپنی روشا کا... وہ صرف اس سے محبت کرتا ہے.... اور میں کسی بھی گندے لوگوں کو اپنی روشا کی خوشیاں چھیننے نہیں دوں گا_" اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر وہ اسے یقین بخش رہا تھا..... اصلان کے لہجے میں مضبوطی تھی ....
آروشا نے اس بار اسے دیکھ کر سب یاد کرنے کی کوشش کی.. کچھ دیر غور سے دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں وہ منظر لہرایا_ جب عانیہ نے کار سے اترتے ہوئے اصلان کا بازوں تھام لیا تھا_ آروشا کو سب یاد آیا تو پھر سے وہی وحشت اس کے سر پر سوار ہوئی تھی_____

"اصلان وہ گندی عورت ہے.. وہ ناپاک ہے.... اس نے آپ کو چھوا ہے.... وہ آپ کو ناپاک کر دیں گی_ آپ کی یہ شرٹ... یہ شرٹ... اتارے اسے یہ ناپاک ہو گئی ہے اتارے اصلان یہ اتارے

_"وہ جیسے پاگل سی ہو رہی تھی..... اصلان کی شرٹ کے بٹن کھولنے کی کوشش کرتی اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ وہ خود بری طرح سے لرز رہی تھی_____

یہ دیوانگی.. یہ وحشت... اصلان کو اس کی حالت غمگین کر گئی اس نے کھینچ کر اسے اپنے سینے میں چھپالیا_ وہ انمول تھی... وہ اللہ کی طرف سے دی گئی تحفہ تھی اصلان میر کے لئے..... اور اس کی حفاظت کرنا اسے سے بے پناہ عشق کرنا اصلان میر پر اب واجب ہو چکا تھا_____

"مجھے کوئی ناپاک نہیں کر سکتا روشا جان.... تم بے خوف رہو.... اپنے طرف بڑھنے والے ناپاک ہاتھ کاٹ دوں گا مگر تمھیں اس ذہنی تکلیف میں نہیں ڈلنے دوں گا_" اسے پوری قوت سے اپنے بازوؤں میں بھینچے ہوئے وہ وہی فرش پر بیٹھ گیا__ بار بار اس کے سر کو چومتا وہ اسے اپنی محبت کا بھرپور احساس دلا رہا تھا_____

"اصلان وہ آپ کو چھوئے گی تو نہیں..... وہ اپنی گندی نگاہوں سے آپ کو دیکھے تو نہیں... مجھے غلیظ نظروں سے بہت خوف آتا ہے اصلان..... یہ اپنی ہوس پوری کرنے کے لئے... ساری حدیں پار کر لیتے ہیں جیسے اس نے میری امی کے ساتھ کیا تھا..... اس نے میرے سامنے میری امی کو اور جیسے جیسے... وہ بھیڑیا..." آروشا سہمی سہمی اسی چھوٹی بچی کی طرح اپنا سر اونچا کر کے وہ اسی خوف سے اصلان سے پوچھ رہی تھی جس خوف نے اس کی شخصیت میں ایک گرہ ڈال دی تھی .....

جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا آروشا ویسی نگاہیں بھانپ کر اسی خوف میں مبتلا ہو جاتی تھی..... اصلان نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے دل کہا جا کر ابھی اسی وقت ان انسانوں کے سینے میں ہزاروں گولیاں اتار دے..... جس نے آروشا اور حشم کے بچپن سے کھیلا تھا_____

" کبھی نہیں میری جان کبھی نہیں..... میں اس کے ہاتھ کاٹ دوں گا..... آنکھیں نکلوا دوں گا.... اپنے آپ کو اور اپنی روشا کے بیچ اس کا سایا نہیں پڑنے دوں گا_" اصلان نے جھک کر اس کے چہرے کو کئی بار چوم کر دھیرے دھیرے آروشا کے دل میں سکون سا اتار دیا... وہ پر سکون سی ہو کر اصلان کی بیتاب لمس کو اپنے چہرے سے دل میں اترتے محسوس کر رہی تھی

_____

" آپ یہ شرٹ کیوں نہیں اتار رہے ہے...." آروشا نے آنکھیں کھول کر اصلان کو پھر اس کی شرٹ کو دیکھا....." جہاں اس نے چھوا تھا وہاں پر مجھے کیڑے رینگتے محسوس ہو رہے ہے_" وہ جھرجھری لے کر دور ہٹنے لگی تو اصلان نے تیزی سے اپنے بٹن کھول کر شرٹ اتار کر دور اچھال دی وہ ریلنگ سے اڑتی جانے کہاں چلی گئی تھی_____

"اب ٹھیک_" پیار سے کہہ کر پھر سے آروشا کا سر اپنے سینے سے لگا دیا_____

"وہ کیوں یہاں ہے اصلان_" آروشا کو اب بھی کچھ خوف تھا_ سر اٹھا کر اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ رکھ کر وہاں پھیرا_____

"بس کچھ دن.... کچھ دن کے لئے ہے پھر چلی جائے گی.. اصلان پر بھروسہ رکھو میری جان_" اپنے چہرے پر پھرتے آروشا کے ہاتھ کو تھام کر اس نے لبوں سے لگا کر پیار سے کہا

_____

"آپ پر بھروسہ ہے اسلان سب سے زیادہ ہے مگر خوف بھی ہے_" آروشا کی آنکھوں میں خوف اب بھی ڈیرا ڈالے ہوئے تھا... سہمی ہوئی آواز میں اپنے خوف کو ظاہر کیا_____

"وہ کیا روشا.... وہ سب بھیڑیا بھی آ جائے تو اصلان میر کا تم سے وعدہ ہے.... وہ تمھاری اور تمھارے حشم کی پوری حفاظت کرے گا.... اب کوئی بھی گندے ہاتھ تم تک نہیں پہنچے گے_" اس کے سر کو بوسہ دے کر اس نے آروشا کے دل کو مطمئن کر دیا_ اسے کوئی خوف نہیں تھا کی اصلان میر بدل جائے گا یا اس سے بے وفائی کر بیٹھے گا.. اصلان میر پر اسے پورا بھروسہ تھا اس کے کردار پر کوئی فرشتہ بھی گواہی دیتا تو بھی وہ یقین نہیں کرتی..... اسے تو ہوس زدہ لوگوں سے خوف آتا تھا... جن کی ہوس انہیں پستی میں گرا دیتی ہے جو معصومیت سے بھی کھیلنے سے پرہیز نہیں کرتے تھے_____

جب سے اصلان اس کی زندگی میں آیا تھا وہ مطمئن ہو گئی تھی مگر آج عانیہ کو دیکھ کر وہ پھر سے خوفزدہ ہوئی تھی لیکن اصلان کی بھرپور چاہت اور حفاظت کے احساس نے اس کے دل سے خوف کو مٹا دیا تھا..... آروشا نے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی تو وہ بھی آروشا کو سینے سے لگائے ہوئے اس کے سر کو سہلاتا وہی دیوار سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گیا

********************

وہ گنگناتی ہوئی اپنے بیڈ روم میں آ کر بیڈ پر بیٹھی تھی..... اس عورت کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی اور لبوں پر بڑی مغرور سی مسکراہٹ..... اب تک اس نے جو چاہا تھا وہ سب اس نے حاصل کیا تھا تو غرور کیسے نا ہوتا..... بیڈ کی سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا کر اس نے شاہنواز خان کا نمبر ملایا تھا

" پہنچ گئی اصلان میر کی ایکس وائف اپنے ٹھکانے پر_ " ادھر سے کال پک اپ کرتے ہی شاہنواز خان نے چھوٹتے ہی پوچھا تھا

"ہاں پہنچ گئی اور اسی شان سے پہنچ گئی... جس شان سے ہم نے چاہا تھا..... یہ اصلان میر تو میری سوچ سے بھی زیادہ غیرت مند کہہ لو یا بیوقوف کہہ لو... دونوں ہی نکلا ہے_" عورت بیڈ پر آرام سے لیٹتی ہوئی مکروہ ہنسی ہنس رہی تھی_____

"زیادہ غیرت مند بننے والے مردوں کا یہی حال ہوتا ہے..... وہ دوسروں کے ہاتھوں سے یوں ہی بیوقوف بنتے رہتے ہیں..... بجائے اسے گھر میں رکھنے اسے مار ڈالنا چاہیے تھا مگر دیکھو کیسے پھر سے اپنے گھر ہی لے گیا_" شاہنواز خان حقارت سے بولتے ہوئے اصلان میر کے بیوقوف بن جانے پر قہقہے بھی لگا رہے تھے_____

"وہ کیا مارے گا..... تم نے کوئی کسر چھوڑی کیا مارنے میں.... اتنی بری طرح سے کیوں مروایا اور اس کے ساتھ کیا کروایا تم نے....." عورت کو شاہنواز خان کی کمینگی پر بہت غصہ آیا تھا... اس لئے اپنے غصے کو ظاہر بھی کر دیا_____

"اسے کون سا فرق پڑ گیا خود بڑی پیاسی تھی... میں نے سوچا اس کے ساتھ ساتھ اپنے آدمیوں کا بھی بھلا کر دوں_" شاہنواز خان نے لاپرواہی سے کہہ کر جتا دیا کی ان کے غصے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہونے والا_____

"تمھارے آدمیوں کی بھوک کسی بھی دو ٹکے کی عورت سے مٹ جاتی_ وہ کوئی گری پڑی تو نہیں تھی_ "عورت کو اور بھی غصہ آیا... وہ جیسے فون پر ہی ان پر غرائی_____

"تجھے کیوں اتنے مروڑ اٹھ رہے ہیں_ "شاہنواز خان نے جیسے اسے اور بھڑکایا_____

"شاہنواز خان مت بھولو اس سے میرا کیا رشتہ ہے_ "اس نے بس دانت پیسے_____

"معلوم ہے..... میں اب تمھاری بکواس نہیں سننا چاہتا یہ بتاؤ میری بیٹی کیسی ہے_ "وہ بھی اسی عورت کے انداز میں بول کر.. بیچینی سے آروشا کے بارے میں پوچھنے لگے_____

"تمھاری بیٹی اپنے غیرت مند شوہر کے ساتھ اس کے بیڈ روم میں آرام کر رہی ہے_ "اب اس عورت کو موقع ملا تھا شاہنواز خان کو جلانے کا... ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر ہلاتے ہوئے اس نے انہیں تپایا..... ادھر وہ سچ میں تپ گئے ایک لمحے کو موبائل پر خاموشی چھا گئی_____

"کیوں کیا ہوا شاہ.... بیٹی کے بارے میں پوچھ رہے تھے تم.. وہ آرام کر رہی ہے اپنے بیڈ روم میں اپنے شوہر اصلان میر کے ساتھ ہو سکتا ان دونوں کے بیچ ...

"شٹ اپ.. بکواس بند کرو اپنی..." عورت بڑے گھٹیا انداز میں آگے بولتی کی شاہنواز خان نے غصے سے چیخ کر کال ہی کٹ کر دی .....

"ہمم.... میں جانتی ہوں شاہنواز خان تیری کمزوری کیا ہے... اور تیری بیٹی کی کمزوری کون ہے... بس صحیح وقت کا انتظار ہے پھر تجھے اور تیری بیٹی کو کیسے اپنی گرفت میں کرنا ہے اچھے سے جانتی ہوں _"وہ عورت مکاری سے مسکرا کر سوچتے ہوئے اپنے سر کو جھٹک کر موبائل ایک طرف رکھتی تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی_____

********************

بادل بڑی زور سے گرجے تو اصلان نے چونک کر آسمان کی طرف دیکھا.... کئی دنوں سے بادل اسی طرح آتے اور بنا برسے گرج چمک کر چلے جاتے... اب بھی جانے کب آسمانوں نے کالے کالے بادلوں کی چادر اوڑھ لی تھی اور اب شاید برسنے کے لئے تیار تھے .....

اصلان نے مسکرا کر اپنے سینے سے لگی آروشا کے سر کو دیکھا... جانے کتنی دیر ہو چکی تھی وہ ایسے ہی اسے سینے سے میں جکڑے دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا... وہ شاید سو گئی تھی کیونکہ اس کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی.... اس کی بنیان کو مٹھی میں جکڑے وہ اس سے لپٹی ہوئی تھی اور اس کی سانسوں کی آواز اصلان صاف صاف سن رہا تھا_____

اصلان نے زرا سا گردن ٹھیڑی کر کے جھک کر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا.... اسی وقت آروشا نے آنکھیں کھول کر خود کو دیکھتے اصلان کو دیکھا تھا_

"میں سمجھا تم سو گئی ہو_" اصلان کو سچ میں تعجب ہوا تھا اس کے جاگے رہنے پر اتنی دیر سے اسے ایسے ہی لئے بیٹھا رہا تھا کی وہ شاید سو رہی ہے_____

آروشا نفی میں سر ہلا کر اس کے سینے سے الگ ہونے لگی کی اس نے پھر سے اسے سینے سے لگا لیا_" سونے کا پوچھا تھا الگ ہونے کے لئے تو نہیں کہا... چپ چاپ جیسے ابھی تک پڑی تھی ویسی ہی پڑی رہو...." اسے زبردستی اپنے بازوؤں میں دوبارہ بھینچ کر وہ اب مسرور سا تھا_____

"اصلان بہت دیر ہو گئی ہے اب چلے.... نیچے چلتے ہیں سب کیا سوچے گے_" آروشا نے اسے احساس دلانا چاہا کی کافی رات ہو گئی ہے اور نیچے سب ان کے لئے پریشان ہو سکتے ہیں... وہ خود کو

چھڑانے کی کوشش کرتی اب سب بھول کر وہی آروشا تھی.. لڑتی جھگڑتی.. معصوم حرکت کرنے والی_____

"کوئی کچھ نہیں سوچے گا..... میں کہہ کر آیا تھا ہمیں ڈسٹرب نا کیا جائے تو تم مطمئین رہو..... اب کوئی ہمیں چھیڑنے بیڈروم تک نہیں آئے گا_" اس کے سر کو زبردستی اپنے سینے پر رکھتے ہوئے وہ سرشاری سے بولا... رات کی تنہائی.... اس کا محبوب اس کے پاس... اصلان کو سب بے حد اچھا لگ رہا تھا_دل یہی کہہ رہا تھا وہ ایسے ہی اسے اپنی آغوش میں بھرے بیٹھا رہے

_____

"ہم بیڈروم میں کہاں ہے.... ہم ٹیرس تو پر ہے اصلان_" وہ حیران سی چہرہ اونچا کر کے اصلان کے مسرور چہرے کو دیکھ کر بولی_____

"ہم یہاں ہے یہ صرف ہمیں معلوم ہے... باقی سب کے لئے ہم بیڈروم میں ہے.... ایسا وہ لوگ سمجھ رہے ہے..." اصلان نے بتا کر خود کو دیکھتی آروشا کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے_ آروشا کو سب یاد آگیا کیسے وہ عانیہ کو دیکھ کر پاگل سی ہو کر یہاں آکر چھپ گئی تھی... کیسے اصلان آیا اور اس کی باتیں... جس نے اسے پر سکون کر دیا_____

"کیا سوچ رہی ہو..." اصلان اس کے چہرے کے بدلتے رنگ بغور دیکھ رہا تھا_____

"کچھ نہیں... مجھ سے بات بھی مت کرے... اسی لئے اتنے دن سے مصروف تھے.. مجھے بتانے کی بھی زحمت نہیں کی اور آپ میری اجازت کے بغیر اسے میرے گھر میں لے آئے....." اصلان کے ساری بات چھپا کر رکھنے پر اب وہ ناراض تھی... اتنے دن سے وہ اس عورت کی وجہ سے مصروف تھا.... اور اسے بنا اطلاع دئے وہ اسے اس کے گھر تک لے آیا_

آروشا کی اب خالص بیویوں والی حس بیدار ہو چکی تھی اور وہ جارحیت سے اصلان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دے کر تیزی سے اس سے الگ ہو کر اٹھ چکی تھی_____

اصلان نے منہ بنا کر ناراض بیوی کو جاتے دیکھا تھا..... خود سے بے پناہ محبت کرنے والی..... اس پر پورا یقین رکھنے والی لڑکی کو تو وہ اپنی محبت کے احساس سے اسے حفاظت دے کر منا سکتا تھا..... آرام سے قریب کر سکتا ہے .....

مگر اس نے ایک بیوی کو بے خبر رکھا تھا جس کی سزا وہ اسے خود سے دور کر کے دے کر جا رہی تھی... بیویوں والے انداز والی ناراضگی میں آچکی آروشا کو کیسے منائے .....

اصلان نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خالصانہ بیوی والے موڈ میں آچکی اپنی زوجہ محترمہ کو دیکھا.... پھر اصلان تاسف سے سر ہلاتے ہوئے وہ پینٹ جھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوا.... ہولے ہولے چلتے ہوا وہ

سیڑھیوں کی طرف جانے والے ڈور کھولنے کی کوشش کرتی آروشا کے سر پر پہنچ گیا

---

********************

موبائل پر زبردست رینگ بجنا شروع ہو گئی تو سنگل بیڈ پر سوئے ہوئے وجود نے کمفرٹر سے اپنا سر باہر نکالا تھا... اور مندی مندی آنکھوں سے گھڑی دیکھی.... آدھی رات گزر چکی تھی اس وقت کس کمبخت کو اس کی یاد آگئی تھی

"اس وقت کس کی کال ہے_" نیند اتنی زیادہ آرہی تھی کی کال کرنے والے پر شدید غصہ آیا تھا _لیٹے لیٹے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھانا چاہا مگر ہاتھ مار مار کر ڈھونڈنے کی کوشش کرنے کے باوجود بھی موبائل ہاتھ نہیں لگا..... اور وہ بج بج کر خاموش بھی ہو گیا تو اس نے چین کی سانس لے کر دوبارہ کمفرٹر اپنے سر پر تان لیا

For more visit (exponovels.com)

بس دو چار ہی سیکنڈ موبائل پھر سے چنگھاڑتے ہوئے اسے جھنجھلانے پر مجبور کر چکا تھا... وہ اس بار کمفرٹر پھینک کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور سائڈ لیمپ جلا کر سائڈ ٹیبل کے کونے میں اٹکا موبائل اٹھا کر اسے خاموش ہی کرنے والا تھا کی اسکرین پر اصلان بھائی کالنگ دیکھ کر اس کی ساری نیند بھک سے اڑ گئی

"ہیلو اصلان بھائی کیا بات ہے آپ اس وقت_" وہ بیچینی سے موبائل کان سے لگا کر گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھ رہا تھا

"تم دونوں بھائی بہنوں کو سارے گدھے بیچ کر سونے کی عادت ہے کیا_" ادھر سے اتنا جلا بھنا جواب سن کر حشم نے موبائل کان سے ہٹا کر سامنے کر کے دیکھا_یہ اصلان میر ہے یا کوئی اور چھوٹتے ہی ایسا سوال

"پھر سے سو گئے کیا_" اِدھر سے کوئی جواب نا پا کر پھر سے جھنجھلا کر پوچھا گیا

"نہیں تو اصلان بھائی.... بات کیا ہے.. آشو تو ٹھیک ہے نا_" حشم کنفیوز سا تھا اور گھبرایا بھی آخر کیا بات ہے کی اصلان بھائی اتنی رات میں ایسے جلے بھنے سے موڈ میں ہے... کہیں اس کی پیاری بہن نے کوئی بیوقوفی تو نہیں کر دی

"تمھاری آشو کی خیریت خود پوچھ لینا.. مجھے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ نہیں ڈالنا_" ادھر سے بڑی سنجیدگی سے اس کی بات کا جواب دیا گیا تو حشم نے گہری سانس بھری.. دیو اور پری کا خود کا مسئلہ ہے تو مجھے کیوں جگایا گیا_____

"آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے_" جماہی لیتے ہوئے اس نے پوچھا_____

لالا کہا کرو تم بھی_" اف... حشم کو پکا یقین ہو گیا اصلان میر ضرور کچھ کھسک گئے ہیں_ بجائے بات بتانے کے پہلے ویسا مذاق اب نیا حکم_____" اصلان بھائی آپ ٹھیک تو ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی"_

"مجھے کیا ہونا ہے اور تمھیں ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی لالا کہا کرو مجھے ہانیہ کی طرح_" حشم کا دل کہا موبائل اٹھا کر اپنے سر پر دے مارے ان پر تو مار نہیں سکتا تھا_ ایک تو اس کی نیند میں خلل ڈالا اس پر سے ایسا آرڈر.... یہ لالا کہلوانے کا شوق صبح میں بھی پورا کیا جا سکتا تھا_____

"تمھیں بھی اپنی بہن کی طرح خود سے گفتگو کرنے کی عادت ہے..... سامنے والا کچھ بھی بولے یا کہے تم دونوں بھائی بہن دل ہی دل میں سوال جواب کرنے لگتے ہو..." ادھر سے تپا جلا اتنا اچھا جواب سن کر حشم کھسیانا سا ہو گیا_____

"آپ بولے کیا بات ہے آپ نے اتنی رات میں کیوں کال کی..." اس بار بڑے تحمل سے حشم نے بڑے ادب سے بہنوئی صاحب سے پوچھا تھا_____

"اتنی رات تو نہیں ہوئی کی تم گھبرا ہی گئے..... ہم نے تو کسی جوان لڑکے کو اتنی جلدی سوتے نہیں دیکھا_" وہ آج شاید حشم کو پوری طرح سے زچ کرنے کے موڈ میں تھا_____

"لالا... آپ صبح بات کر لیجیے گا مجھ سے_" وہ دانت پر دانت جما کر پوری خفگی سے بولا..... تو ادھر سے اصلان نے قہقہہ لگایا تھا ان کے قہقہے پر حشم نے بس دانت ہی کچکچائے__ آروشا صحیح کہتی ہے خون جلانے میں اصلان میر کا جواب نہیں_____

"اب آئے تم نا لائین پر... سب خیریت ہے بس تم سے ایک کام ہے_" وہ ہنستے ہوئے نارمل ہوئے تو حشم نے شکر کیا تھا_____

"آپ حکم کرے_"اس نے ادب سے کہا_____

"ایسا کرو تیار ہو جاؤ.. فیضان تمھیں لینے پہنچتا ہو گا..... اس کے ساتھ یہاں آ جانا.... ہاں البتہ وہ تمھیں چھوڑ کر چلا جائے گا اور راستے میں جو بھی تمھاری بہن کو کھانے میں پسند ہے وہ بھی پیک کروا لینا..... اور سنو اندر آ کر شور مت مچانا بس سیدھے ٹیرس کی طرف آنا..... میں وہی ہوں ٹھیک جلدی کرو میں منتظر ہوں_"وہ عجلت سے اسے سب سمجھاتا ہوا فون کاٹ چکا تھا .....

حشم بیوقوفوں کی طرح سب سنتا اب موبائل کو گھور رہا تھا یہ اصلان بھائی کو ہوا کیا ہے آخر اس طرح رات میں کون کس کو بلاتا ہے اور یہ آروشا کو کھانے پینے کا پھر سے کوئی دورہ پڑ گیا.....

نیند کو خیر باد کہہ کر وہ سر جھٹک کر پیروں پر سے کمفرٹر پھینک کر اٹھ چکا تھا..... اس کے حکم کے مطابق وہ جلدی جلدی تیار ہونے لگا کیونکہ ابھی تھوڑی دیر میں ان کا وفادار فیضان آنے والا تھا جو اصلان بھائی سے بھی زیادہ خطرناک لگتا تھا اسے_____

*******************

اصلان موبائل دوبارہ جینز کی پاکیٹ میں رکھ کر ہولے سے ہنس دیا_ اپنی باتوں سے اس نے حشم کو جو تنگ کیا تھا حشم کی حالت کا ہی سوچ سوچ کر اسے ہنسی آرہی تھی.....وہ ہنستے ہوئے اس طرف چلا آیا.... جدھر پوری بیویوں والے خونخوار موڈ میں وہ چھت پر رکھی اس اکلوتی چیئر پر قبضہ کر کے بیٹھی ہوئی تھی_____

اصلان نے اب تک اسے منانے کی کوشش ہی نہیں کی تھی_ کیونکہ وہ دونوں دوسری مصیبت میں گرفتار ہو گئے تھے_

ٹیرس پر آتے وقت اس نے احتیاط کے طور پر اوپر آنے والا اکلوتا ڈور لاک کر دیا تھا اور ادھر سے شاید ملازمہ نے اپنی روزانہ والی ڈیوٹی انجام دینے کے لئے جاتے ہوئے ڈور لاک کر دیا تھا

اس لئے ناڈور کھلنا تھا نا آروشا کو نیچے جانا تھا_ تب سے اب تک آروشا نے اسے ڈھیروں صلوات سنا دی تھی_ وہ بھی آرام سے سنتا ہوا ادھر سے اُدھر ٹیرس پر ٹہلتا نیچے جانے کے لئے تدبیریں سوچ رہا تھا_____

ایسی ترکیب کی جائے کی وہ دونوں نیچے پہنچ جائے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے_ یہ کام فیضان بخوبی انجام دے سکتا تھا مگر فل حال اس کا گھر میں آنا وہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا.....

گارڈز سے کہنا نہیں چاہتا تھا پھر اسے حشم کا خیال آیا تھا کچھ اسے ستانے کا بھی موڈ بن گیا اس لئے اسے کال کر کے وہ اب مطمئن تھا_____

"ایسے گھوم رہے ہے آپ.. جیسے پارک میں واک پر نکلے ہے_"کب سے دیکھ رہی تھی اصلان کو مست مگن سا ٹہلتے ہوئے مگر اب خاموش رہنا بس میں نہیں تھا .....
اکیلے سلگ سلگ کر وہ آدھی ہو گئی تھی اور بادشاہ سلامت آرام سے گھنٹے بھر موبائل سے چپک کر اب ٹہلنے کا شغل فرما رہے تھے_____

"تم بھی اپنے پیرو کو زحمت دے لو مگر چیئر چھین جانے کا ڈر ہو گا_"وہ اطمینان سے اس کا خون جلا کر اپنے جینز کی پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈال کر ادھر سے اُدھر آہستہ قدموں سے چہل قدمی کر رہا تھا_____

"اللہ ایسا میاں کسی کو نا دے_"وہ بری طرح سے جل کر بڑبڑائی_____

"کیسے دے سکتا ہے..... ایک ہی پیس تھا وہ بھی تم دعائیں مانگ مانگ کر اپنے نام کر چکی ہو_"
اصلان جب محبت کے موڈ سے نکل کر خون جلانے والے موڈ میں آجاتا ہے تو کیسے دوسروں کو سراپا سلگا دیتا ہے یہ کوئی آروشا سے پوچھے_____

"آپ کو اپنے نام نہیں کیا تھا..... آپ خود زبردستی مجھے اپنا بنانے کے لئے مرے جا رہے تھے..... بھول گئے کیسے گن پوائنٹ پر میرے بھائی کو لا کر نکاح کے لئے ہاں کروائی تھی_"اس نے چیئر پر اور بھی پھیل کر بیٹھتے ہوئے بہت جل کر دوبدو جواب دیا تھا...

آروشا کے جلے بھنے سے طنز پر اصلان نے وہی ٹھہر کر آنکھیں سکڑ کر اسے گھورنا شروع کیا تھا

_____

"اللہ.... کہیں غلط ٹائم پر کمبخت زبان تو نہیں پھسل گئی_"اسے اس طرح اپنے کو گھورتے دیکھ کر آروشا نے گڑبڑا کر دل میں سوچا..... جینز اور صرف بنیان میں اس کے مسلز پوری طرح سے ظاہر ہو رہے تھے_

" یہ برا مان گئے تو بچ بھی نہیں سکتی میں.... لعنت ہے تجھ پر آروشا کتنا بولتی ہو تم_"اس بار اس نے تھوک نگلتے ہوئے ادھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا_بچنے کی کوئی تو راہ ہو گی_____

"اب گھورتے رہیں گے یا نیچے جانے کا بھی سوچیں گے_"وہ اسی پوزیشن میں کھڑا رہا تو وہ آہستہ سے اس سے نگاہیں چرا کر بولی دل سہم سا رہا تھا... جانتی تھی اصلان کتنا حساس ہے اس حادثے کے معاملے میں پھر بھی زبان چل پڑتی ہے_____

"کیوں بیٹھی رہو اور کچھ بولو میں کچھ اور بھی سننا چاہتا ہوں_" زرا سا جو اس کا انداز تبدیل ہوا ہو... اس کی کالی آنکھوں کی طرف سے دیکھنے سے پرہیز کرتے ہوئے آروشا اب خود کو کوس رہی تھی کیوں وہ اتنی بیوقوف ہے_____

"بول رہی ہوں نا.... ڈرتی نہیں ہوں آپ سے... ایک تو اس ڈائن کو میرے سر پر سوار کر دیا اوپر سے مجھے ڈرا رہے ہے.. زبان پھسل گئی تو کیا کروں___" جیسے تیسے اپنے دل کو تسلی دے کر اس نے جرأت پیدا کر کے اسے بھی گھورنے کا شغل شروع کیا_
اصلان کو دو ہی قدم لگا تھا اس کے سر پر پہنچنے پر.... آروشا گڑبڑا گئی... آج تو گئی وہ کام سے... اصلان نے ایک ہی جھٹکے سے اس کی کلائی جکڑ کر اسے چیئر سے اٹھا کر کھڑا کر دیا اور خود چیئر سنبھال کر بادشاہوں کی طرح اکڑ کر بیٹھا چکا تھا_ آروشا جو اس کے کھینچنے پر گھبرائی تھی اور کسی اور چیز کی منتظر تھی اس کی دھاندلی پر اس کی آنکھیں کھل گئی_____

"اب تم گھوم پھر کر جو چاہے مجھے کہہ سکتی ہو.... میں آرام سے سن لوں گا_" وہ آرام سے اپنی لمبی لمبی ٹانگیں فرش پر پھیلا کر چیئر کی پشت پر سر ٹیک کر آنکھیں موند گیا_
"اور پلیز جو بولنا ہے وہ بولتی رہنا مگر اپنا لاؤڈ-اسپیکر زرا کم رکھنا مجھے نیند آ رہی ہے_" زرا کی زرا آنکھیں کھول کر کہتے ہوئے پھر سے وہ آنکھیں موند چکا تھا_ آروشا کو اتنا صدمہ لگا تھا کی وہ بولنا بھی بھول کر اسے آرام سے ٹیک لگا کر سوتے دیکھ رہی تھی_____

_

**********

"آپ کی منزل آگئی سر_"کار بنگلے کے گیٹ کے پار روک کر فیضان نے ساتھ بیٹھے جماہی پر جماہی لیتے حشم کو دیکھا... جس کی آنکھیں نیند کی وجہ سے بوجھل ہو رہی تھی مگر اس کے مالک کے کہنے پر یہ لڑکا اپنی نیند قربان کئے کار میں بیٹھا تھا_____

"مجھے سر مت کہا کرو میں تمھارا باس نہیں_"وہ ایک اور لمبی جماہی لیتا بیزاری سے بولا تھا، فیضان کا سر کہنا پسند نہیں آیا_____

"آپ میرے مالک کے بہت خاص رشتہ دار ہے.... آپ کا احترام تو بنتا ہے_"وہ سنجیدگی سے بیک سیٹ سے ڈھیروں شاپر اٹھانے میں اس کی مدد کرتا ادب سے بولا_____

"خاص رشتہ دار ہوں تو کیا.... پھر بھی مت کہا کرو تم مجھ سے بڑے ہو اچھا نہیں لگتا_"وہ سارے شاپر اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے مسکرایا.. فیضان نے اس خوبصورت شکل کے ساتھ ساتھ خوبصورت دل والے جوان کو دیکھا_جو اتنا سب کچھ اپنے ساتھ برداشت کرنے کے باوجود ہنستا

مسکراتا رہتا ہے..... اصلان کے بعد وہ دوسری واحد ہستی تھی جس کا فیضان اب دل سے احترام کرتا تھا_____

"تم جاؤ میں خود چلا جاؤں گا اب_" حشم سارے شاپر ہاتھوں میں سمیٹ کر ڈور کھولنے ہی لگا کی فیضان نے ہاتھ بڑھا کر ڈور کھول دیا_____
"تھینکس.." شکریہ کرتے ہوئے وہ کار سے اتر گیا.... پھر وہ گیٹ کی طرف آ گیا... جیسا کی گارڈز کو حکم تھا حشم جب بھی آئے گیٹ کھول دیا جائے ... اسے دیکھتے ہی گارڈز نے گیٹ کھول دیا.... وہ آہستہ آہستہ چلتا لان پار کر اندر جانے والے مین ڈور کو کیز کی مدد سے کھول کر داخل ہو گیا

_____

دبے دبے قدموں سے وہ سارا شاپر ایک ہاتھ سے تھام کر اپنی سر کو ہُڈی کی کیپ سے ڈھاک کر دبے قدموں سے بڑھ رہا تھا..... چاروں طرف بس اتنی روشنی تھی کی وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر راستہ طے کرتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا کی ایک زوردار ڈنڈے جیسی چیز سیدھے آ کر اس کی کمر پر لگی تھی_____

حشم ہونٹ بھینچ کر اپنا درد دباتا فرتی سے مارنے والے کو دیکھنا ہی چاہتا تھا.... کی پھر سے بڑا سا ڈنڈا لہرایا تھا اور وہ اس بار اس کے سر پر پڑ جاتا..... اس نے اپنی جوڈو کراٹے والی پریکٹس کا فن آزماتے

ہوئے اپنا ہنر دکھایا تھا..... دوسرے ہی پل میں ڈنڈا مارنے والی ہستی کو وہ اٹھا کر پٹخ دیتا کی دونوں وہی اپنی اپنی جگہ پر تھم گئے_____

حشم نے بہت ناگواری سے ٹارزن کی اولاد بن کر خود پر حملہ کرنے والی کو کمر سے تھامے تھامے گھور رہا تھا.... اور خود وہ حشم کے بازوؤں کے سہارے جھولی ہوئی اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی

_____

"ت... ت... تم..." ہانیہ کے منھ سے بس سرگوشی میں نکلا تھا__ حشم نے منھ بنا کر اس کی کمر سے اپنے دونوں بازوں ہٹا لئے وہ لہرا کر وہی دھم سے سیڑھیوں پر گر گئی_ "اوہ ماں..".. ہانیہ کی کمر میں بڑی زور کی لگی تھی کمبخت نے کمر پر مارے جانے والے موپ کے ڈنڈے کا بدلا لے لیا تھا

_____

اس کی آہ سے بے نیاز بنا اب حشم بکھرے شاپر جلدی جلدی اٹھا رہا تھا جو اس ہانیہ کی وجہ سے ہاتھوں سے گرانے پڑے تھے_

ہانیہ بھی اپنی کمر سہلاتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی_ "تم یہاں؟..." پوچھنا تو فرض بنتا تھا ہانیہ نے تیزی سے سب سمیٹ کر اٹھتے حشم کی ہُڈی کا دامن پکڑ کر ہلا دیا_____

"والیوم کم رکھا کرو..." اپنی ہڈی اس کے ہاتھوں سے جھٹک کر چھڑاتے ہوئے سرگوشی میں ڈپٹا

---

"تم اس وقت یہاں کیسے_" ہانیہ نے اس بار بس اتنی آواز نکالی کی بس ہونٹ ہی ہلے آواز باہر نہیں آئی..... وہ آروشا کی بیسٹی تھی اس سے کم تو نہیں ہو سکتی، حشم نے کوفت سے سوچا

---

"تمھارے لالا نے بلایا ہے_" وہ زبردستی سلگتے ہوئے مسکرا کر اسے گھورتا سیڑھیاں دھیرے دھیرے چھڑنے لگا.....

اپنے پیچھے ہانیہ کو آتے محسوس کرکے اس نے ایک بار مڑ کر پیچھے دیکھا_ وہ سلیپر ہاتھ میں لے کر دھیرے دھیرے چلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ہائے رے اس کا نازک سراپا جو ہرگز موٹا تو نہیں تھا لیکن نازک بھی نہیں تھا جس کی وجہ سے اچھی خاصی دھمک ہو رہی تھی_ کچھ کہنا فضول ہی تھا اس لئے وہ سر جھٹک کر باقی سیڑھیاں چھڑنے لگا وہ بھی پریشان پریشان اس کے پیچھے تھی

---

ایک بار پھر اس کی ہڈی زور سے کھینچی گئی تو حشم پوری جارحیت سے پیچھے مڑا_

"لالا کا روم ادھر ہے_" اس کے اس قدر غصے سے مڑنے پر ہانیہ نے فل والیوم میں ہڈی کھینچنے کی وضاحت دے دی_____

"معلوم ہے مجھے اب منہ بند رکھنا ورنہ کھینچ کر لگا دوں گا_" حشم نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دکھا بھی دیا.... ہانیہ نے جلدی سے مسکین والی شکل بنا کر اپنے کان پکڑ لئے_ حشم آنکھیں بند کر کے سر ہلاتا اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھا تو وہ بھی تجسس سے اس کے پیچھے تھی_____

**********************

موبائل پر رینگ ہوئی تو اصلان نے فقط ایک آنکھ کھول کر ابھی تک کمر پر ہاتھ رکھ کر گھورتی آروشا کو دیکھا..... پھر ہاتھ اوپر اٹھا کر بھرپور انگڑائی لے کر وہ چیئر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا_

"حاضر ہے بیٹھ جائے_" چیئر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے وہ دل جلانے والی مسکراہٹ آروشا کی طرف اچھال کر ڈور کی طرف بڑھ گیا جدھر حشم آ چکا تھا_ رینگ اسی ہی نے دی تھی

_____

اصلان نے ڈور کے پاس آکر ناب گھمائی وہ کھلتا ہی چلا گیا... سامنے اچھا خاصہ نیند میں اٹھے ہوئے انسان کی تصویر بنا حشم اور پیچھے منھ کھول کر اصلان کو دیکھتی اس کی اپنی بیوقوف بہن بھی_"اسے لے کر آنا ضرور تھا_"اصلان نے فوراً منھ بنا کر حشم سے کہا_____

"آپ ہی کی بہن ہے کسی کو اپنے گھر میں گھستے نہیں دیکھ سکتی_میری کمر کی ڈنڈے سے سکائی کر کے یہاں تک پیچھا کیا ہے_"حشم بیزاری سے پھر سے جماہی لیتا شاپر بڑھا چکا تھا کی جلدی سے پکڑے اور مجھے جانے دے.. پیچھے کھڑی ہانیہ نے ڈنڈے مارنے والی بات بتانے پر حشم کی پشت کو گھورتے ہوئے سوچا... دل تو یہی کہا کس کر ایک اور ڈنڈا بھی اس منحوس آدمی کے لگا دے

_____

"اب آئے ہو تو آجاؤ پارٹی ہو جائے_"اصلان کنارے ہٹتا اسے دعوت دے چکا تھا_وہ پھر سے جماہی روکتا شاپر اٹھائے اندر چلا آیا_____

"تم بھی آجاؤ تمھارا ہی شوہر ہے_"ہانیہ بھائی کے اتنے شوخ موڈ پر گرتے گرتے بچی.. اصلان اس کا ہاتھ تھام کر خود ہی ڈور بند کرتا لے کر آگے بڑھ آیا_____

"تم اتنی رات میں یہاں کس لئے آگئے_"آروشا حیران سی حشم کو دیکھ رہی تھی جو سارے شاپر ٹیرس پر رکھ کر وہی پورا پھیل کر لیٹ گیا.... اب اس میں سکت نہیں تھی کی وہ توضیح دے یا کھڑا رہ

سکے.. نیند سے وہ بے حال ہو رہا تھا..... وہ ایسے چت لیٹ کر آنکھیں بند کر چکا تھا جیسے ٹائلس والے فرش پر نہیں فوم کے بستر پر سویا ہو_____

"حشم کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے نا... ایسے کیسے لیٹ گئے_" حشم کو ایسے نڈھال سا دیکھ کر آروشا نے گھبرا کر اس کے پاس بیٹھ کر اس کا سر پکڑ کر ہلایا.. حشم نے بس اپنا سر اٹھا کر اس کی گود میں رکھ لیا

_____

"کچھ نہیں ہوا اسے.... ڈرامے کر رہا ہے... زرا سا نیند سے اٹھوا کر دو چار چیزیں کیا منگوالی.... ایسا کمزور بن رہا ہے جیسے پہاڑ توڑ کر آ گیا ہے_" اصلان کو اس کے پھیل کر لیٹنے پر اعتراض نہیں تھا بلکہ اسے اپنی بیوی کی گود میں سر رکھ کر لیٹنے پر تھا..... وہ گود میں سر رکھ دے تو محترمہ کی جان جل جاتی ہے بال نوچ لئے جاتے ہیں..... بھائی نے رکھ لیا تو کیسے فکر مندی سے اس کا سر پیار سے سہلا سہلا کر پوچھا جا رہا تھا_____

"دیکھ لے میری بہن... تیرے میاں کا یہ حال ہے.... پہلے مجھے زبردستی نیند سے اٹھا کر یہاں تک بلایا... ان کے کہنے پر خاک چھان کر ساری چیزیں لی..... اور پھر کہہ رہے ہے کی کوئی پہاڑ نہیں توڑا... اور تو اور اوپر سے ان کی بہن کے ہاتھ سے کمر پر ڈنڈے بھی کھائے ہیں_" حشم کو بھی مزا آیا تھا

اصلان میر کو جلانے میں وہ اور بھی پھیل کر بہن کی گود میں لیٹ کر شکوہ کرتے ہوئے پلکوں کی جھری سے سامنے کھڑے بھائی بہن کے تپتے چہرے کو بھی دیکھ رہا تھا_____

"ہانو تو نے میرے حاشو کو ڈنڈے مارے_" آروشا حشم کے معاملے میں بہت حساس تھی.... اب بھی ساری دوستی پرے کر کے ہانیہ بیچاری کو گھورا تھا اور وہ بیچاری جو ابھی تک یہ بھی سمجھ نہیں پائی تھی کی لالا آروشا یہاں کیسے، حشم کیوں آیا، اب نئ مصیبت_

"میں نے تو چور سمجھ کر مارا تھا آشو... بھلا میں حشم کو مار سکتی ہوں_ "معصوم بن کر اس نے فوراً صفائی دی.. وہ مسکین بنتی ساتھ ہی حشم کو ایک موٹی سی گالی دے کر وہی فرش پر سکون سے بیٹھ گئی_ اب سارا ماجرا جان کر ہی کھسکے گی اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا_____

"ہمم... ہانو کہہ تو صحیح رہی ہے وہ کیوں مارے گی تمھیں... تم آئے کیوں حاشو_ "آروشا نے جھٹ سے مان کر اس کا سر ہلا ڈالا_

"مجھے اب ڈسٹرب نہیں کیا جائے جو پوچھنا ہے وہ اپنے شوہر سے پوچھو_ "حشم نے ہاتھ کھڑے کر دئے اور پھر سے اس کی گود میں سر رکھ کر بڑے آرام سے اصلان میر کا خون جلا رہا تھا

_____

"اصلان..... آپ نے اتنی رات میں میرے بھائی کو نیند سے جگا کر یہاں بلوایا..... غضب خدا کا اتنے سارے غنڈے پال کر رکھے ہوئے ہے وہ کیا صرف مجھے ڈرانے کے لئے رکھا ہوا ہے..... ان سے زرا سا زبان ہلا کر آپ ڈور نہیں کھلوا سکتے تھے..... میرے حاشو کو آپ نے کیوں بلوایا آپ کا ادھار کھایا ہوا تھا جو اسے اتنے سے کام کے لئے بلوالیا وہ بھی سونے میں جگا کر_ "آروشا کو تو اب صحیح میں موقع ملا تھا اس پر اپنے اتنی دیر سے خون جلانے والی کھولن اتارنے کا اس لئے شیرنی بن کر اسے خوب سنا ڈالا_____

اصلان نے کچھ دیر ناک بھوں چھڑا کر اسے دیکھا تھا پھر اس نے جھک کر بڑے شوق سے سب سنتی ہانیہ کو بیٹھے بیٹھے ہی اسی پوزیشن میں اٹھالیا تھا_

"لالا کیا کر رہے ہے_" وہ بری طرح سے گھبرا گئی وہ گڑیا کی طرح اسے اٹھا کر ادھر بٹھا چکا تھا جدھر حشم میاں آرام سے آنکھیں بند کئے پڑے ہوئے تھے_

اصلان نے ایک جھٹکے سے حشم کا بازوں کھینچ کر اس کا سر اپنی بیوی کی گود سے اٹھا کر ہانیہ کی گود میں تقریباً پٹخ ہی دیا_" یہ رہی تمھاری بیوی اور اس کی گود.. اب میری بیوی پر قبضہ مت جمانا_" وہ اطمینان سے کہہ کر آروشا کے پاس ہی اس سے ایک دم لگ کر آرام سے بیٹھ گیا_____

ایسی حرکت کرتے ہوئے اس نے تو ان تینوں کو ہی ہونک بننے پر مجبور کر دیا تھا_ہانیہ نے ہوش میں آتے ہی حشم کا سر جھٹک کر گود سے دور پھینکا تھا_

وہ سر کو فرش پر سجدہ ریز ہونے سے پہلے ہی بچا کر شرافت سے اٹھ کر بیٹھنے میں ہی عافیت سمجھ چکا تھا_بھول گیا تھا اس کی بہن کس دیو کی ملکیت ہو چکی ہے وہ ایک لمحہ نہیں لگائے گا اسے اٹھا کر پھینکنے میں_____

وہی آروشا نے اپنے سے جڑ کر بیٹھے اصلان میر سے زرا پرے ہو کر بیٹھنا چاہا کی اصلان نے تیزی سے اس کی کلائی جکڑی تھی_" چپ چاپ بیٹھی رہو ورنہ تمھارے بھائی بھابھی کا بھی لہاز نہیں کروں گا_" بولا وہ سرگوشی میں تھا مگر وہ سرگوشی بالکل نہیں تھی_روڈ ہیرو اپنی روکھائی میں اتنا رومانٹک ہے.... اگر رومانٹک ہیرو ہوتا تو حشم نے سوچ کر جھرجھری لی تھی_____

"اب لیٹو نیند نہیں آرہی ہے_" اپنے سامنے پڑے سارے شاپرز اصلان نے کھولتے ہوئے حشم کو اور تپایا تھا_____

"الحمدللہ میں ابھی اتنا رومانٹک نہیں ہوا ہوں... ماشاءاللہ آپ کی کرامت سے میری نیند اب اڑ گئی ہے... انشاءاللہ اب کھاپی کر سوؤں گا_" حشم نے بھی ویسے ہی جواب دے کر دوسرے شاپرز کھولنا شروع کر دیا_____

شاپر کھلے تو آروشا اور ہانیہ کی آنکھیں چمک سی گئی، برگرز، پیتزا، فرائز... ڈھیروں کے حساب سے روسٹڈ ساتھ ہی ڈھیر ساری آئسکریم، چیپس کے پیکٹس اور کولڈ ڈرنکنس وہ دونوں جھپٹ کر ان سے سارے پیکٹ چھیننے کی تیاری کر چکی تھی.... مگر ان کا ارادہ جان کر حشم اور اصلان نے سارے شاپرز اپنے قبضے میں کر لئے.....

ہانیہ اور آروشا نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور پھر ان چاروں نے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر وہ جھپٹا جھپٹی مچا کر ساری چیزوں سے انصاف کیا تھا.... کی اگر نیچے سوئی ہوئی ماں جی کو پتا چل جاتا تو وہ ان کے بچے بن کر.... وہ رات کے وقت اس ہنگامے پر ضرور ان چاروں کو تو نہیں ان میں سے دو کی تو اچھے سے خبر لے لیتی_____

********************

ملازمہ بڑے آرام سے اپنی صبح کی ڈیوٹی دینے کے لئے بنگلے کے اندر آگئی_ صبح آتے ہی وہ سب سے پہلے ٹیرس پر جا کر وہاں لگے طرح طرح پودھوں کے اور پھولوں کے گملوں کو پانی دیتی تھی_
اصلان میر کا سختی سے آرڈر تھا.... سب سے پہلے ان گملوں کو پانی دے کر آئے اور وہ اپنے یہی روز کی ڈیوٹی انجام دینے کے لئے سیڑھیاں چھڑ کر اوپر ٹیرس پر آگئی_
"دروازہ کیسے کھلا ہے... اللہ خیر کرے میں نے تو لاک کیا تھا مگر یہ کھلا کیسے_" وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی خیر کا کلام پڑھتی ڈرتے ڈرتے دروازے کو پورا کھول کر کھلے ٹیرس پر چلی آئی..... اور پھر اس کا منھ جتنا بھی کھل سکتا تھا وہ کھل گیا_ وہ بدحواسی میں ان ہی الٹے قدموں سے نیچے کی طرف بھاگی تھی_____

"بڑی مالکن بڑی مالکن ادھر ادھر...." لاؤنج میں بیٹھ کر تلاوت قرآن پاک کرتی ماں جی کے وہ قدموں میں گر کر بدحواسی سے ان کا پورا گھٹنا ہلا چکی تھی_____

"یا اللہ کیا ہے بانو...." وہ بڑے اہنماک سے تلاوت کر رہی تھی بری طرح سے ڈر گئی_____

"بڑی مالکن وہاں ٹیرس پر... آپ بس چل کر دیکھ لیں_" وہ ڈری سہمی ان سے بولی تو وہ قرآن پاک بند کر کے ٹیبل پر رکھ کر گھبراتی ہوئی سوفے سے اتر کر اس کے ساتھ ہو لی_____

پھر ٹیرس پر آکر ان کا بھی منھ کھل گیا وہ منھ پر ہتھیلی رکھے اپنے چاروں عزیزوں کو دیکھ رہی تھی

"بڑی مالکن چیک کر لیں.... کہیں کسی نے کچھ کھلا پلا تو نہیں دیا یہ لوگ ایسے بے سدھ سے پڑے ہے_" ملازمہ نے ان کے کان میں چپکے سے اپنا خدشہ بیان کیا

"اول فول مت بکو... تم جاؤ اپنا کام کرو.... میں جگاتی ہوں ان لوگوں کو_" وہ ملازمہ کو ڈانٹ کر افسوس سے اپنے ہونہار... ہمیشہ سے ایسی بچوں جیسی حرکتوں سے دور رہنے والے بچے کو دیکھ رہی تھی

وہ چاروں بے خبر وہی فرش پر ایسے لڑھکے ہوئے تھے جیسے پھولوں کی سیج پر سوئے ہوئے ہو_ آس پاس بکھرا شاپر.. کھانے کے خالی ڈبے... آئسکریم کے پیکس... کولڈ ڈرنکس کی باٹلیں.... لگتا ہے رات بھر یہی بیٹھ کر کھایا پیا گیا تھا_

انہوں نے اپنی پاگل بہو اور بیٹی کو دیکھا اپنے اپنے شوہروں کے اوپر لدی وہ آرام سے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی

ماں جی کچھ دیر ان کو دیکھتی رہی تھی پھر ان کے ہونٹوں پر مامتا بھری مسکراہٹ آ گئی... انہوں نے بڑی محبت سے اصلان کو دیکھا_ وہ آروشا کو اپنے بازوؤں میں بھرے اس سخت فرش پر بھی بڑے سکون سے سو رہا تھا .....

پینٹ اور صرف بنیان میں اس کے چہرے پر ایک الگ ہی چمک چھائی ہوئی تھی.... کتنا سکون تھا اس کے چہرے پر..... اصلان کے پاس بیٹھتے ہوئے انہوں نے کچھ دوری پر سوئے حشم کو بھی دیکھا، معصوم سا وہ چاروں ہاتھ پیر پھیلا کر سویا تھا اور ہانیہ اس کے پیٹ پر سر رکھے اس سے لپٹی ہوئی تھی

_____

"سب کے سب پاگل ہے_" اس بار اپنی مسکراہٹ دبا کر انہوں نے پھر سے بیٹے بہو پر نگاہ ڈالی_" تم نے تو میرے بیٹے کو وہ سکھا دیا... جو میں بھی نہیں کر سکتی تھی... اسے زندگی کا لطف لینے کا ہنر سکھا دیا_" انہوں نے دل میں سوچ کر اصلان کے سینے پر چہرہ چھپا کر سوئی آروشا کو دیکھا تھا_ دل کہا ایسے ہی چھوڑ کر چلی جائے... مگر ان کے آرام کا سوچ کر وہ اصلان کے چہرے پر اپنی ہتھیلی رکھ چکی تھی_____

"اصلان.." انہوں نے بہت پیار سے اس کے گال کو تھپتھپایا_ اصلان نے مندی مندی آنکھیں کھول کر ان کا چہرہ دیکھا_ ماں جی کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہی اس کی پوری آنکھ کھل گئی.... اور پھر وہ ایک جھٹکے سے آروشا کو آزاد کرتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا_____

آروشا اس کے سینے سے پھسل کر وہی فرش پر لڑھک گئی_ "کیا ہے اصلان پہلے خود زبردستی سلایا تھا، اب دھکیل دیا_" اسے شاید چوٹ لگی تھی وہ سوتے سوتے بڑبڑائی_ اصلان بری طرح سے شرمندہ سا ہو رہا تھا_ کھاتے کھاتے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے جانے کب وہ سب لڑھک گئے انہیں پتا ہی نہیں چلا، اس نے چور نظروں سے دوسری سمت سوئے ہوئے ان دونوں پر بھی نگاہ ڈالی_____

"یہ سونے کی جگہ ہے.... رات بھر جاگ کر یہاں پارٹی کرنے سے سکون نہیں ملا تھا.... جو یہی سو بھی گئے..... اتنی ہی یہ جگہ پسند ہے تو اسے سونے لائق ڈیکوریٹ کروالو پھر آرام سے سونا_" ماں جی بڑے آرام سے شرمندہ کرتی اور مشورے سے نوازتی گھٹنوں پر ہاتھ رکھ اٹھ گئی_____

اصلان سے کوئی بات نہیں بن پڑ رہی تھی بس اس نے پاس سوئی آروشا کا شانہ ہلا ڈالا_ "کیا ہے سونے دے_" وہ بری طرح سے جھنجھلا گئی اپنے شانے پر رکھے اصلان کے ہاتھ کو جھٹک دیا_

_____

"نہیں سونے دو مہارانی جی کو پھولوں کی سیج پر سوئی ہوئی ہے نا... رات بھر بیٹی بہونے پارٹی کی اب آرام کرنے دو... بیچاری سب تھکی ہوئی ہے_ ان دو بیچاریوں سے اتنا نا ہو سکا کی ایک اپنے شوہر کو بیڈروم تک لے جاتی اور دوسری اپنے شوہر کو گیسٹ روم میں آرام کرنے کا کہہ دیتی_" ان کی آواز تھی یا صور اسرافیل .....

اصلان تو بیٹھا شرمندگی سے اپنا سر کھجا ہی رہا تھا.... آروشا اور ہانیہ بدحواس ہو کر سیدھی ہو کر اٹھ گئی بلکہ اٹھی ہی نہیں دوپٹہ سر پر جما کر، سر جھکا کر ساری صلوات کو اچھی بچیوں کی طرح سے سننے میں بھی لگ گئی.. جیسے وہ میلاد میں بیٹھی ہو اور ماں جی درس دے رہی ہو_

"حد کر دی ہے تم دونوں نے.... یہ طریقہ ہوتا ہے گھر کی بہو بیٹیوں کا... ٹھیک ہے کر لی پارٹی مگر پھر آرام سے نیچے جاتے ہوئے سو جاتی مگر نہیں... میری بہو، بیٹی کو یہی آرام بھی فرمانا تھا_" وہ ان دونوں کے انداز پر ناراضگی سے بول رہی تھی_____

حشم تو ایسا بوکھلایا تھا کی وہ ایک ہی چھلانگ میں اچھل کر اٹھا تھا اور اپنے جوتے پہننے شروع کر دئے _ماں جی سینے پر ہاتھ باندھ کر ان چاروں کو دیکھتی شرمندہ کرنے پر تلی ہوئی تھی

_____

"میں... میری کلاس ہے اچھا آشو چلتا ہوں_" حشم کو اپنی بھلائی یہاں سے کھسکنے میں ہی لگی وہ جوتے پہن کر بھاگنے کے لئے تیار ہو گیا_

"جہاں کھڑے ہو وہی کھڑے رہو... خبردار جو بنا ناشتے کے یہاں سے گئے تم_" ماں جی کی ایک ہی ڈانٹ پر وہ وہی سر جھکا کر جم کر کھڑا ہو گیا_____

"اور تم دونوں اگر ہوش آ گیا ہو تو جا کر فریش ہو کر سیدھے کچن میں آؤ... اور خبر دار جو اپنے اپنے بیڈ روم میں جا کر تم دونوں سوئی، اب رات تک تم دونوں کو سونا نہیں ہے_" وہ ان دونوں کی خبر لیتی مڑی تھی کی آروشا نے اپنا بولنا فرض سمجھا .....

"انہیں بھی تو کچھ کہہ دے، یہ بھی شاید یہی موجود ہے...ماں جی_" ساری شرمندگی گھول کر پی کر اب آرام سے بیٹھے اصلان میر کی طرف اس نے انگلی سے اشارہ کیا تھا_ اصلان نے بس اسے گھورا تھا_____

"اصلان فریش ہو کر نیچے آ جانا اور سخت فرش پر لیٹے تھے کمر میں درد ہو گیا ہو گا.... آروشا سے مساج کروالینا_" وہ بولی بھی تو کیا... اصلان کا دل کہا دل کھول کر قہقہہ لگائے اور آروشا کا منہ کھل گیا.. ایسی ناانصافی.. بڑا گہرا صدمہ لگا تھا اسے_

پاس بیٹھی ہانیہ نے ہاتھ دبا کر تسلی بخشی اور حشم بھی اپنی مسکراہٹ دبالی_ ماں جی اپنی مسکراہٹ چھپاتی وہاں سے چلی گئی تو اصلان کے قہقہے نے آروشا کو اتنا جلا دیا کی وہ تیزی سے اٹھ کر وہاں سے واک آؤٹ ہی کر گئی_____

******************

دروازہ کھلا تھا اور اپنی پوری شان سے وہ شخص چلتا ہوا اس چیئر کے پاس اکر رکا جہاں کرسی پر ایک شخص بری طرح سے زخمی بندھا ہوا تھا.....

وہ شخص آکر چیئر سے بندھے اس شخص کے سامنے بیٹھ گیا جو ابھی بیہوشی کی حالت میں تھا_ اس نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا تھا وہ آدمی جو شکل سے ہی بہت خطرناک لگ رہا تھا... آگے آیا اور بیہوشی میں ڈوبے شخص کے سر کو بالوں سے پکڑ کر سیدھا کر کے دوسرے آدمی سے پانی پھینکے کو بولا تھا.. دوسرا آدمی برف والا پانی لے کر بڑھا اور اس نے پورا یخ پانی اس شخص کے چہرے پر اچھال چکا تھا_____

زخمی شخص ہڑبڑا کر ہوش میں آیا تھا... اس نے اپنی سوجی زخمی آنکھ کھول کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا.... کل تک یہ بندہ اس کے ساتھ مل کر بزنس پلاننگ کر رہا تھا اور آج اسے یہاں لے آکر لگاتار اسے ٹارچر کر رہا تھا_____

"میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں... تم مجھے نہیں جانتے ایک بار مجھے تمھارے چنگل سے نکلنے دو، تم کیا تمھارے سارے خاندان کو ایسی سزا دوں.... اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کی سامنے بیٹھے اس آدمی سے پہلے اس کے وفادار نے اسے کھینچ کر ایک مکا دے مارا تھا..... دھمکی دینے والے شخص کا پورا جبڑا ہل گیا_ ہونٹ کے ساتھ سامنے کے دانت بھی ٹوٹ گئے منہ سے خون نکلنے لگا

_____

"تم نے غلطی کی جو میرے وفادار کے سامنے ہی مجھے دھمکی دینے لگے... مجھ تک تو تم بہت دیر میں پہنچوں گے اس سے پہلے ہی میرے وفادار تمھیں کتوں کی طرح نوچ کھائے گے_" اپنی چیئر پر آرام سے پیر پر پیر رکھ کر بیٹھتے ہوئے اس کی آواز دھیمی مگر آگ اگلتی سی محسوس ہو رہی تھی

---

"کیا چاہتے ہو تم... کیوں مجھے یہاں لائے ہو_" وہ شخص اب ساری ہیکڑی بھول کر پست آواز میں اس بے رحم انسان سے پوچھ رہا تھا_____

"زیادہ نہیں بس تمھارے دوست شاہنواز خان اور اس عورت کے کالے جرم کی وہ فائل..." چیئر پر گھومتے ہوئے اس نے اپنی بات رکھ دی کی وہ کیا چاہتا ہے_____

"فائل میرے پاس نہیں وہ ان دونوں نے شاید ایک دوسرے کے پاس رکھی ہے_" اب وہ زخمی شخص الجھتا ہوا اس جوان مرد کو دیکھ رہا تھا_ اس کی کیا دشمنی ہو سکتی ہے ان لوگوں سے

---

"مجھے معلوم ہے فائل تمھارے پاس نہیں مگر کچھ خاص اطلاعات ہے تمھارے پاس..." وہ پر اسرار طریقے سے مسکرایا_____

"تمھارا شہنواز خان اور اس عورت سے کیا تعلق ہے_" زخمی شخص نے مشکل سے اپنے درد کو دباتے ہوئے پوچھا_اس کی آنکھوں میں الجھن تھی.. آخر اس کی ان دونوں سے کیا دشمنی تھی _____

"حشم اسفند یار خان کو جانتے ہو_" وہ شخص جو بولا زخمی شخص کا رنگ بری طرح سے اڑ گیا_"یہ...یہ.. کیا یہ وہ سب بھی جانتا ہے جس سے ساری دنیا بے خبر تھی...دنیا کے سامنے وہ ایک شریف عزت دار مرد تھے اور تنہائی میں_____

"کیوں یاد آیا کی نہیں حشم اسفند یار خان... جس کی ماں کے ساتھ اور پھر.... وہ آگے بول نہیں پایا اس کے جبڑے بری طرح سے بھینچ گئے تھے_اس نے ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر پوری قوت سے اس شخص کے منہ پر دے ماری_بس اس کا ایک ہی مکا کھانا تھا کی اس کی ناک کی ہڈی جیسے ٹوٹی تھی اور خون نالی کی طرح بہنے لگا تھا وہ دوبارہ بیہوشی میں چلا گیا_____

"اسے آج ہی ختم کر کے ایسی جگہ پھینکنا ہے جہاں جنگلی گدھ اسے نوچ ڈالے، کسی کو اس کی ہڈیاں بھی نہیں ملیں گی_" نفرت سے اس شخص پر تھوک کر وہ فرش کو اپنے بھاری بھاری بوٹوں سے روندتا اس بند روم سے نکل کر پھر اس جگہ سے ہی نکل آیا...

اپنی کار تک جیسے ہی آیا گارڈز نے ڈور کھول دیا وہ کوٹ کے بٹن کھول کر اپنی کار میں بیٹھ چکا تھا مگر اس کی سرخ آنکھوں میں اتنی سرد مہری تھی کی اس کے اپنے دیکھ لیتے تو یقین ہی نہیں کرتے کی وہ یہی شخص ہے جس کہ آنکھیں بھی اب مسکرانے لگی تھی_____

*******************

عانیہ نے آہستہ سے ڈور کھول کر اپنے لڑکھڑاتے قدم باہر نکالے تھے.. اسے یہاں آئے تین دن ہو گئے تھے مگر وہ روم سے باہر ہی نہیں نکلی تھی.... جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا وہ بری طرح سے زخمی ہو گئی تھی.... شاہنواز خان نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا تھا وہ سوچ کر کانپ جاتی وہ اتنا گرا ہوا شخص تھا وہ یقین ہی نہیں کر پائی تھی....

اس نے اسے اپنے بھیڑیے جیسے آدمیوں کے سامنے اسے پروس دیا وہ انسان نہیں تھے وحشی درندے تھے... اپنی ہوس پوری کر کے وہ اسے فروخت بھی کر چکے تھے اگر امی کو پتا نہیں چلتا اور

اصلان میر سے مدد نہیں مانگتی تو.... عانیہ نے گہری سانس بھر کر لاؤنج کی طرف جھانکا

---

یہ گھر کبھی اس کی ملکیت ہوتا تھا جہاں وہ مہارانی بن کر رہتی تھی..... اس کی ہر خواہش پوری کرنے والا اس کا شوہر.... وہ شوہر جس کی قدر و قیمت اس نے اس سے بچھڑ کر جانی_ جسے وہ پھر حاصل کرنا تو چاہتی تھی مگر اس طرح نہیں جیسے شاہنواز خان نے اس کے ساتھ کر کے اسے بھیجا تھا

---

عانیہ ساری جگہ... ساری چیزوں کو حسرت سے دیکھتے ہوئے پچھتاوے میں مبتلا ہو رہی تھی_ وہ دھیرے دھیرے چلتی لان کی طرف والی گلاس وال کی طرف آ گئی_ یہاں پردے ہٹے ہوئے تھے اور صاف و شفاف شیشے کے پار لان کا سارا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا_____

اچانک ہی عانیہ کی نگاہ شیشے کے پار کچھ دوری پر ٹہلتے اصلان پر کیا گئی وہی ٹھہر سی گئی_ آج کے اصلان میر اور کچھ ماہ قبل والے اصلان میر میں کتنا فرق آ چکا تھا_ ہمیشہ سادگی سے رہنے والا کرتا شلوار زیب تن کئے رہنے والا اصلان اب ہمیشہ اسٹائلش سے سوٹ میں نک سک سے تیار رہتا

---

اس وقت بھی ڈارک کلر کے کوٹ پینٹ پر لائٹ شرٹ پہنے وہ بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا_ بہترین قد و قامت والی اس کی پرسنیلٹی سچ میں بہت اٹریکشن رکھتی تھی جیسے خود کی جانب کھینچتی تھی... رنگت اور صاف ہو گئی تھی اور تراشی ہوئی ڈاڑھی اس پر بہت سوٹ کر رہی تھی_____

وہ اسے دیکھتے دیکھتے کھونے لگی یہ شخص تو صرف اس کا تھا اس کا چہرہ... اس کا چوڑا سینا... اس کے بازوؤں کی طاقت سب اس کی تھی تو اس پاگل بیوقوف لڑکی کا یہ شخص کیسے ہو گیا_

وہ جیسے جیسے سوچتی جا رہی تھی اسے لگ رہا تھا اس کے اندر ایک آگ سی سلگتی جا رہی تھی... وہ آج اصلان کے لئے اپنے دل میں وہ محسوس کر رہی تھی جو کبھی کسی مرد کے لئے اس نے محسوس نہیں کیا تھا.. وہ دیوانہ وار اصلان کو دیکھتے ہوئے اپنے دل میں درد سا اٹھتا محسوس کر رہی تھی

_____

"عانیہ یہاں کیا کر رہی ہو_" پیچھے سے ماں جی نے اسے آواز دی تو وہ ہوش کی دنیا میں آ گئی_ اصلان سے نگاہ ہٹا کر وہ جلدی سے پیچھے مڑ کر چہرے پر مظلومیت طاری کرتے ہوئے انہیں دیکھنے لگی_____

"تم اپنے روم سے نکل کر.... یہاں کیا کر رہی ہو_" وہ اپنی آنکھوں میں سرد مہری لئے اسے بری طرح سے گھور رہی تھی_ شیشے کے پار نظر آتے اصلان کو انہوں نے بھی دیکھ لیا تھا_____

"تایی امی... روم میں بیٹھے ہوئے گھبراہٹ ہونے لگی تھی تو میں ادھر آ گئی تھی_" عانیہ مجرموں کی طرح سر جھکا کر ان کے سامنے کھڑی صفائی دے رہی تھی_____

"تمھارے لئے بہتر ہی ہو گا تم اپنے روم میں ہی بیٹھی رہا کرو... خاص طور پر جب میر بیٹا گھر پر رہا کرے... میں اب تمھارا سایا بھی اپنے بیٹے پر پڑنے دینا نہیں چاہتی.." وہ بہت ہی نفرت سے اس کے زخمی چہرے کو دیکھ رہی تھی_عانیہ کو ان کی نفرت نے دکھی کر دیا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے_____

"بہت دیکھے ہے تمھاری جیسی عورتوں کے مگرمچھ والے آنسو... تم میرے بیٹے کو اپنی مظلومیت کا احساس دلا سکتی ہو عانیہ بی بی مگر مجھے نہیں ایک دنیا دیکھی ہے میں نے... سب سمجھتی ہوں تم ماں بیٹی کے ڈرامے_" وہ جیسے اپنے لبوں سے اس پر انگارے الٹ رہی تھی... ان کے الفاظوں نے صرف عانیہ کو نہیں ان کے پیچھے کھڑی چاچی کو بھی زخمی کر گئے تھے_____

بیٹے کی محبت نے ان کی دوست جیسی جیٹھانی کو کتنا تبدیل کر دیا ہے وہ انسانیت بھی بھول گئی ہے _عانیہ نے ایک دم سے اپنا چہرہ ہتھیلیوں میں ڈھانپ کر رونا شروع کر دیا_اس کا یوں رونا چاچی کے دل پر چوٹ لگی تھی مگر ماں جی ایسے ہی چہرے پر نفرت لئے اسے گھور رہی تھی_____

"شازی... تمھیں کوئی حق نہیں تم ہر وقت میری بیٹی کو ذلیل کرتی رہو_" وہ تڑپ کر عانیہ کے پاس آ کر اسے تھامتے ہوئے غصے سے اپنی جیٹھانی سے بولی_انہیں دیکھ کر ماں جی کے ہونٹوں پر استہزایہ مسکرات آ گئی_____

"اب تم بھی کوئی ڈرامے دکھا دو مجھے.. دو چار اس کی مظلومیت کے ڈائلاگ بول لو_" ان کی حقارت بھری باتیں سن کر عانیہ کے رونے میں اور بھی تیزی آئی تھی____

"ہم کوئی ڈرامہ نہیں کر رہے ہے شازی... کچھ تو خدا کا خوف کرو... ہماری بے بسی اور مجبوری پر تمھیں تعنے مارتے ہوئے شرم آنی چاہیے_" اتنے دنوں سے ماں جی کے منھ سے توہین آمیز باتیں سن سن کر اب ان کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا_ وہ بھی اب چپ نا رہ سکی_____

"اوہ... مجھے خدا کا خوف یاد دلایا جا رہا ہے اور تم دونوں جو چاہے اس کی ذات سے بے خوف ہو کر اپنی من مانیا کرتی پھرو_" ان کے تو سر سے لگی پیر پر بجھی وہ بری طرح سے بھڑک گئی_____

"کیا ہو رہا ہے یہاں_" اصلان نے اچانک سے ان لوگوں کے درمیان آکر ایک نظر روتی عانیہ، غصے سے سرخ ہوتی چاچی.. اور بری طرح سے بھڑکی اپنی ماں پر ڈالی_____

"اصلان تم آج ہی ہمارا ٹھیکانا کہیں اور کر دو_" چاچی نے اسے دیکھتے ہی قطعی لہجے میں کہتے ہوئے ماں جی کو گھورا تھا_____

"ہاں کر دو میں بھی دیکھتی ہوں تم جاتی ہو کی نہیں_" ماں جی نے اس بار طنز سے ماں بیٹی کو دیکھا

_____

"چاچی آپ کہیں نہیں جائے گی جب تک میں نہیں چاہوں گا اور میں بالکل نہیں چاہوں گا کی میرے گھر کی عورتیں اتنی تیز آواز میں لڑے کی ان کی آوازیں گھر سے باہر جائے اور ملازمین مزے لے کر سنے...." وہ ان تینوں کو باری باری دیکھتا بہت سختی سے کہہ رہا تھا .....

"آج کے بعد سے میں کسی کی بھی لڑنے کی آواز نہیں سُنوں_ اس گھر میں سب اپنی مرضی سے رہ سکتے ہیں جو چاہے کر سکتا ہے.. کوئی کسی کی ذاتیات میں دخل نہیں دے گا... سمجھ گئ آپ لوگ

آئندہ سے میں کسی کو بحث کرتا نا دیکھوں_" اصلان میر سختی سے سب کو باری باری دیکھتا ان لوگوں کو بہت کچھ سمجھا چکا تھا_ اپنی بات کہہ کر وہ رکا نہیں جیسے آیا تھا اسی طرح سے چلا گیا_____

ماں جی نے جبڑے بھینچ کر پر سکون سی چاچی اور رونا دھونا بند کر چکی عانیہ کو دیکھا.. وہ دونوں جس طرح انہیں دیکھ رہی تھی، وہ سب سمجھ کر بس ان دونوں کو شعلہ ور نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مڑی... پھر وہ رکی نہیں تھی بہت تیزی سے مڑ کر ادھر گئی تھی.. جدھر آروشا آرام سے ہانیہ کے ساتھ مصروف تھی اب ان کا سارا نزلہ اس پر گرنے والا تھا_____

*****************

"ہائے ہانو کتنا پیارا موسم ہے.... اللہ کرے آج خوب بارش ہو جائے_" آروشا ہانیہ کے ساتھ آرام سے جھولے پر بیٹھی جھولتے ہوئے پیر ہوا میں اٹھائے خوشی سے بھرپور آواز میں آسمان کی طرف دیکھتی بولی_____

"دیکھو جانے کب یہ بادل مہربان ہوتے ہے... بس برسنے والے موڈ میں آتے ہیں مگر ایک بوند کو بھی ہمیں ترسا کر بھاگ جاتے ہیں... ٹیرس پر تھے جب ہم میں یہی سوچ رہی تھی بارش ہو جاتی تو مزا دوبالا ہو جاتا_" ہانیہ بادلوں کو دیکھتی حسرت سے کہہ رہی تھی.. ان دونوں کو شدت سے بارش کا انتظار تھا مگر بادلوں نے بھی بس ان دونوں کو ترسانے کی ٹھانی ہوئی تھی_____

"ہم بھی کتنے پاگل ہے نا ہانو.... اس رات ٹیرس پر ہی سو گئے_ صبح ماں جی سے کیسی ڈانٹ کھائی انہوں نے سزا کے طور پر مجھے سونے نہیں دیا تھا ابھی تک مجھے نیند آ رہی ہے_" آروشا نے ایک بڑی سی جماہی لی.. صبح اصلان کے آفس جانے تک اصلان نے سونے نہیں دیا پھر دوپہر میں وہ خود نہیں سوئی شام ہونے تک سونا چاہا تو ماں جی کا آرڈر تھا خبر دار اصلان کے آنے کا وقت ہے جو سوئی تم .... اسے خوب اچھے سے دلہن کی طرح سجا سنوار کر اب تک جگائے رکھا ہے .... ...

اور اصلان تھے کی آفس سے لیٹ آنے کے بعد موبائل میں چپکے ہوئے ہے.... ان کے کام ہی نہیں ختم ہو رہے ہے.... وہ چاہتی تھی اصلان روم میں جائے تو وہ بھی پہنچ کر آرام سے بیڈ پر پھیل کر سو جائے_ اصلان کی یہ عادت اچھی تھی وہ اسے سونے پر منع نہیں کرتا تھا_____

"کہاں کھو گئی تم_" اسے اپنے خیالوں میں کھوئے دیکھ کر ہانیہ نے کہنی مار کر ٹوک دیا

_____

"کچھ نہیں اس رات مزہ آیا تھا ناہانو_" وہ پھر سے جوش سے اس رات والی بات دہرانے لگی____

"ہاں تمھیں لالا نے منانے کے لئے اتنی اچھی پلاننگ کر کے پارٹی دے دی_" ہانیہ نے شرارت سے اس کے گلابی گال نوچے____

"خاک منایا اس سے پہلے میرا سیر و خون بھی جلا ڈالا تھا_" آروشا کو پہلے والی لڑائی یاد آ گئی_ کیسے اسے منایا بھی نہیں تھا بس اسے ستاتے ہوئے ساری پلاننگ کر ڈالی تھی_____

"لالا بہت چینج ہو گئے ہیں آشو... انہیں تمھاری محبت نے بدل ڈالا ہے پتھر پگھل گیا ہے_" ہانیہ اسے محبت اور عقیدت سے دیکھ رہی تھی_____

"انہیں پگھلانے کے لئے جل کر راکھ ہونا پڑا تھا_" آروشا کہتے کہتے جھولے پر سیدھے سیدھے گر گئی ایسے کی اب لمبی چوٹی فرش پر جھول رہی تھی اور پاؤں تو پہلے ہی لٹک رہے تھے ....

"اللہ نے اس کا صلہ بھی تو دیا ہے میرے لالا کی محبت سونپ کر_" ہانیہ بھی اسی کی طرح اسی کے بغل میں لیٹ گئی____

"ان کی محبت بھی ان ہی کی طرح جان نکالتی ہے_" آروشا کے ہونٹوں پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی اب_____

"اچھا یہ بتا تو نے لالا کو کیسے منایا_" ہانیہ کو اپنا معاملہ بھی تو سیٹ کرنا تھا.. اس دن کے مقابلے میں رات تو حشم بڑا نارمل سا تھا.. کچھ امید بن گئی تھی اس کی_____

"منانے کی ضرورت نہیں پڑی مگر... وہ مسکرا کر گردن موڑ کر ہانیہ کو دیکھ کر بولی_" تمھیں یہ پوچھنے کی نوبت کیوں آپڑی حشم ناراض ہے کیا_" ہانیہ زرا سا گڑبڑا کر سنبھل گئی_

"نہیں ایکسپرینس کے لئے پوچھ رہی ہوں آخر کار تم مجھ سے پہلے شادی جو کر کے بیٹھ گئی بول نا لالا کو کیسے مناتی ہے تو_" وہ آہستہ سے بولتے بولتے آخر میں اس کا بازوں ہلا کر پر شوق نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"ایسے بول رہی ہو جیسے میری شادی کو پچاس سال ہو گیا ہے_ ابھی تو میں بالکل نئی نویلی دلہن ہوں_" وہ اپنے پاؤں کی مدد سے جھولے کو ہلاتی جھولتے ہوئے شرمانے کی کوشش کرنے لگی تھی

_____

"اور مجھے کیوں لگ رہا ہے تم ہمیشہ نئی نویلی ہی بنی رہوں گی اور میرا بیٹا بس تمھیں بے تحاشا کھلانے اور سلانے کی ہی ڈیوٹی نبھاتا رہے گا_" وہ دونوں اپنے میں اتنی مست تھی کی خبر نہیں ہوئی ماں جی اپنا سارا نزلہ گرانے کے لئے اسے ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک اس کے سر پر پہنچ گئی ہے_____

آروشا اور ہانیہ کی ساری خوشی بوکھلاہٹ میں بدلی اور وہ دونوں ہڑبڑا کر جھولے سے الٹتے الٹتے بچی تھی.. اپنے اپنے گود میں آرام فرماتے دوپٹے کو سلیقے سے سر پر جمانے کی بھی کوشش شروع کر دی تھی_____

"سارے عقل سی پیدل یہی آنی تھی تاکی میں سمجھا سمجھا کر خود پاگل ہو جاؤں_" ماں جی دونوں کو کچا چبانے کے لئے گھور رہی تھی_ وہ دونوں بس انہیں دیکھ کر رہ گئی اب اس بات پر کیا کہہ سکتی تھی

____

"تمھیں کوئی اور کام نہیں جب دیکھو اپنی بھابھی کے ساتھ گھسی رہتی ہو.... اسے تمھارے بھائی کے لئے لائی تھی یا تمھارا دل بہلانے کے لئے_" انہوں نے پہلے ہانیہ کا دماغ درست کرنا زیادہ بہتر سمجھا_____

"ماں میری بیسٹی ہے نا اور ہم تو اتنے دنوں بعد ملے ہے ورنہ رہتی تو یہ لالا کے ساتھ ہی ہے.... اتنی باتیں کرنی رہتی ہے ہمیں_" ہانیہ نے معصومیت کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑے____

"ماں جی اسے کچھ نا کہے میری بیسٹی ہے اور مجھے بہت پیاری ہے..... کیا ہوا اگر میں زرا سا وقت اس کے ساتھ گزار لیتی ہوں_" آروشا محبت سے بول کر ہانیہ کے گلے سے لپٹ کر محبت کا اظہار بھی کر

رہی تھی یہی حال ہانیہ کا بھی تھا_ماں جی کا دل کہا ان دونوں کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا کر ہلا دے شاید اسی بہانے دماغ میں حرکت پیدا ہو جائے_____

" کھینچ کر ایک لگا دوں گی نا تو ساری محبت نکل جائے گی_" وہ سچ مچ ہی ان دونوں کے مارنے کا ارادہ کر چکی تھی_____

"ماں جی آپ لاکھ ہمیں تلوار سے بھی مار دے مگر ہماری آپس کی محبت کبھی کم نہیں کر سکتی ہم بیسٹی تھی... بیسٹی ہے اور رہیں گی کوئی بھی ظالم سماج ہمارے بیچ نہیں آ سکتا_" آروشا ہانیہ کا ہاتھ اونچا کر کے لیڈروں والے روپ میں آ گئی... ماں جی نے دانت کچکچاتے ہوئے اپنی جوشیلی بہو کی تقریر سنی_____

"واہ... کیا ہمت آ گئے ہے تم میں اصلان صحیح کہتا ہے میری بہو صرف ڈرنے کا ڈرامہ کرتی ہے_" وہ تالی بجا کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی_____

"ماں جی ان کی بات پر یقین مت کیجئے گا ایک نمبر کے جھوٹے ہیں_" آروشا نے جھٹ سے اپنی دفاع کی_" میں بہت ڈرتی ہوں بہت بہت.... مجھے کاکروچ سے ڈر لگتا ہے بلکہ ہر کیڑے سے ڈر لگتا ہے.. چھپکلی سے میری جان نکل جاتی ہے... اندھیرے میں تو مر ہی جاؤں گی... بارش ہو تو اچھا ہے مگر بجلی کڑکے تو میں ڈرتی ہوں... اور اور... تو بھی تو بتا میں کتنا ڈرتی ہوں_" انگلی پر اپنا ڈر گنتے گنتے بغل میں خاموش کھڑی ہانیہ کو ٹھوکا دیا_____

ہانیہ فوراً حرکت میں آ گئی..." ہاں... اسے ہارر مووی دیکھنے کا شوق ہے مگر اتنا ڈرتی بھی ہے.. یہ لالا کے گنجے والے گارڈز سے بھی ڈرتی ہے... ہاں یہ بائیک میں بیٹھنے سے بھی ڈرتی ہے اور اب یاد نہیں

_"ہانیہ جوش سے شروع ہو کر آخر میں شانے اچکا کر خاموش ہو گئی_ماں جی بس ان دونوں کے لگاتار چلتے منھ دیکھ کر دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی_____

"میں اصلان کے غصے سے بہت ڈرتی ہوں پہلے تو ہر وقت جلاد بنے رہتے تھے تو ہر وقت ڈرتی تھی مگر اب بس غصے سے ڈر لگتا ہے اور جب وہ...." وہ بولتے بولتے چپ ہو گئی... دوپٹے کے کونے کو منھ میں ڈال کر چبانا شروع کر دیا... اب اتنی بے شرم نہیں ہوں میں ساس کے سامنے اظہار کر دوں_____

ماں جی کو اس کی شرمانے کی ایکٹنگ زہر لگی_"کیوں رک کیوں گئی_بول دو بس اسی معاملے میں تم ڈری سہمی بن جاتی ہو ورنہ ماشاءاللہ تمھارا ڈر میں یہ حال نہیں ڈرتی تو قہر ڈھا دیتی تم_"ماں جی نے پورے پورے اسے شرمندہ کرنے کی ذمہ داری اٹھالی تھی وہ کھسیانی سی ہو کر سر جھکا گئی_ہانیہ نے ترحم بھری نگاہ آروشا پر ڈالی جس کی اتنی ڈینجر ساس ہے_اللہ کا شکر ہے اس کی سرے سے ساس موجود ہی نہیں_____

"اتنی دیر سے تمھاری ساری بکواس سن لی اب میری سنو اور خبردار جو بیچ میں تم دونوں سے ایک بھی بولی_"اس بار ماں جی پورے جلالی موڈ میں آکر انگلی اٹھا چکی تھی.. آروشا نے اپنی خیر منانے کی دعا شروع کر دی_____

"آج سے اور ابھی سے تمھیں کہے دے رہی ہو آروشا.... اصلان کے آفس جانے سے پہلے اور آنے کے بعد تم ایک لمحہ بھی مجھے اس سے دور نا نظر آؤ ہر وقت اس کے ساتھ ہی نظر آتی رہنا اور خبر دار جو اس بیچ اپنی نند کے ساتھ نظر آئی..." انہوں نے انگلی سے ہانیہ کی طرف اشارہ کیا_

دونوں نے ایک دوسرے کی شکل دیکھی.. " نہیں نہیں ماں جی مجھے میری بیسٹی سے جدا مت کرے_ میں جب تک اپنا پیٹ اس سے کہہ کر ہلکا نہیں کر لوں مجھے چین نہیں آتا_" آروشا بے ساختہ ہانیہ سے لپٹ کر انیسویں صدی کی ہیروئین بن گئی_ ماں جی کا دل کہا اپنا سر پیٹ لیں ____

"آروشا آج مجھے تمھیں جوتے مارنے سے کوئی نہیں روک سکتا_" وہ جوتے اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھا چکی تھی____

"نہیں ماں ایسا ظلم مت کرے یہ میری بہن ہے اسے مت مارے_ یہ میری اب اکلوتی نند بھی ہے _اسے کچھ ہو گیا تو اس کا بھائی مجھے کچا کھا جائے گا آپ اس کے بدلے مجھے مار لیں_" اگر آسکر ایوارڈ اس بار ملنا ہو تو ان دونوں کو ہی ملنا تھا یہ بالکل طے تھا_____

"آروشا اور ہانیہ ایک منٹ میں تم دونوں الگ نہیں ہوئی تو میرا جوتا ہو گا اور تم دونوں کا سر_" وہ اتنی سنجیدگی سے اپنا جوتا اتار چکی تھی کی دونوں خیریت مناتی الگ ہو گئی_____

"ابھی اور اسی وقت جاؤ اپنے روم میں اور اصلان کے ساتھ ہی رہنا.. یہاں میں اس کا گھر بچانا چاہتی ہوں اور اسے ڈرامے سوجھ رہے ہے_" وہ بہت زیادہ غصے میں آچکی تھی دونوں نے اس بار زبان ہلانا موت کو دعوت دینا لگا اس لئے چپ ہی رہی_

"آروشا سر یسلی کہہ رہی ہوں ایک منٹ بھی تم مجھے اصلان کے بنا نظر نہیں آنا چاہئے.... ہر وقت اس کے ساتھ رہو... ایک منٹ بھی نہیں تو ایک منٹ بھی نہیں.... میں نہیں چاہتی وہ اکیلا ہو اور اس کی بری نظر میرے بیٹے پر پڑے_" وہ بولتے بولتے بڑبڑائی_____

"ایک منٹ بھی نہیں_" آروشا نے بیچاری سی شکل بنا کر پوچھا____

"ایک منٹ بھی نہیں ورنہ میں ہو گی اور تم..... مجھے تم جانتی نہیں زبردستی پر اتر آوں گی نا تو تمھارا سارا ڈرامہ نکالوا دوں گی_" وہ دھمکی دیتی اسے دنیا کی سب سے ڈینجر ساس لگی.. بے بسی اور بیچاری سی بن کر ایک الوداعی نگاہ ہانیہ پر ڈالی_____

"زیادہ ڈرامے مت کیا کرو وداعی نہیں ہو رہی ہے تمھاری اب بھاگو یہاں سے_" ماں جی کو ان کی ڈرامے بازیوں نے اب پریشان کر دیا جھنجھلا کر اسے بھگایا تو اس بار بھاگنے میں ہی آروشا کو عافیت لگی تھی_____

********* *********

وہ بار بار اپنی گیلی آنکھیں رگڑتی اندر آئی تھی_ ہر بار ہونے والی عزت افزائی پر آج نجانے کیوں آنسو چھلک پڑے اس لئے کی اس بار ہانیہ سے جدا کر دیا گیا تھا_ "لو اب بس کچھ دنوں کے لئے وہ یہاں ہے اور میں اس سے الگ ہو کر ان کے بیٹے سے چپک جاؤں..... "وہ جتنا سوچتی آنسو اسی روانی سے بہہ جاتے_____

وہ لیونگ روم سے گزر کر روم میں جا ہی رہی تھی کی اصلان نے بھی اسی وقت موبائل پر بات ختم کر کے اندر قدم رکھا تھا جب اس کی نگاہ سوں سوں کرتی روتی آروشا پر پڑی_ بار بار چھلکتی آنکھوں کو پونچھتی وہ اس کے دل کو بے قرار کر گئی_ وہ گھبرا کر کچھ اور سوچتا تیز قدموں سے اس کی طرف آ گیا_____

"روشا.... کیا ہوا میری جان رو کیوں رہی ہو_ "تیزی سے اس کے پاس آ کر اس کا بازوں کھینچ کر اپنی گرفت میں بھی لے لیا_____

آروشا نے کچھ نہیں کہا بس اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دوری بنائی تھی.... اس آدمی کے رومانس ٹائم پر وہ خفا ہوئی.... کھلے لاؤنج میں کھینچ کر سینے سے لگانے کی کون سی تُک ہے_____

"کیا ہوا کسی نے کچھ کہا کیا_ "اس کے دور ہٹنے پر اصلان کچھ اور سوچتا سنجیدہ ہو گیا_____

"مجھے کسی نے کیا کہنا ہے... ہم کہاں ہے پہلے وہ تو دیکھ لیں... دیکھتے ہی لگے جھپی شپی دینے_ "وہ دور ہٹتی اپنی ازلی بیوقوفی سے بولی تو اصلان نے گہرا سانس لیا.... اس کے انداز ہمیشہ والے تھے کوئی اور بات نہیں تھی وہ پر سکون ہو کر مسکرا بھی دیا_____

"اوکے چلو روم میں چلتے ہیں.... وہاں سکون سے جھپی شپی دوں گا اور پھر بتانا کیا بات ہو گئی.. جو میری کیوٹی رو رہی ہے_" اصلان نے شرارت سے اس کی سرخ ہوتی ناک اپنی ایک انگلی سے چھوئی تھی_____

"ہاں چلے یہی آرڈر تو جاری کیا ہے انہوں نے_" وہ آنسو رگڑ رگڑ کر گالوں سے پوچھتی اس کا بازوں تھام گئی_____

"واؤ آرڈر تو زبردست ملا ہے... چلو وہی تمھارے آنسو اچھے سے صاف کروں گا_" اصلان نے اس کی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال کر خود سے لگا لیا_" صاف کرنا یہی کر لیتی ہوں_" آروشا کو اس کی خوشی پر تپن ہوئی تھی... اپنی بہتی ناک بہتے آنسو اس کے قیمتی کوٹ کی آستین میں رگڑ کر صاف کر ڈالے

_____

"گندی بچی.." اصلان نے بس اتنا کہہ کر اپنا کوٹ اتار کر اس کے چہرے پر پھینک دیا____

"چھی.." وہ چہرے سے کوٹ اٹھا کر دور پھینک کر اسے گھورنے لگی_____

"آجاؤ ابھی شرٹ بچی ہے.." اصلان نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچ لیا.. آروشا گھبرا گئی... اس کے موڈ کا کچھ پتا ہی نہیں چلتا کب رومانس شروع کر دے... کب رومانس چھوڑ کر بس خون جلا دے.... کب سنجیدگی میں رومانٹک ہو جائے اور کب رومانٹک سے سنجیدہ ہو جائے_____

"گھبراؤ مت شرٹ یہاں نہیں اتاروں گا.." وہ جھک کر اس کی ناک سے ناک رگڑتا اسے بازوؤں سے کھینچ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا_____

اور ایک طرف کھڑی ان دونوں کو چپکے سے دیکھتی آنکھوں میں حیرانی کے ساتھ ساتھ صدمہ بھی اتر آیا تھا.... وہ اصلان میر نہیں تھا وہ کوئی اور بندہ تھا اصلان میر اتنا کیسے بدل سکتا تھا_

وہ ایک بیوقوف سی لڑکی سے ایسے محبت سے کیسے پیش آسکتا ہے... اس کی پسند اتنی کیسے بدل سکتی ہے....

عانیہ کی آنکھیں غم وغصے سے پھٹی رہ گئی مگر ان آنکھوں کو یہ نہیں معلوم تھا، جہاں کسی سے عشق ہو جائے تو اپنی پسند ناپسند سب پشت پر دہ ہو جاتے ہیں_یاد رہتا ہے تو بس اتنا کی اس کے محبوب کو کیا پسند ہے.... وہ بس اس کی خوشی میں خوش اور اس کے غم میں غمگین ہو جاتا ہے_____

********************

"اب بتاؤ کیا بات ہے رو کیوں رہی تھی..." بیڈ روم میں لے آکر اصلان نے آروشا کو سوفے پر بیٹھا کر خود بھی اس کے پاس بیٹھ گیا_ آروشا کے دودھیا گلابی گلابی سے پھولوں سے نرم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سہلانا بھی شروع کر دیا تھا_____

"تو کیا ہنسوں... آپ کو دن رات نصیحت سننی پڑتی تو پتہ چلتا_" آروشا کو پھر سے اپنا غم یاد آگیا.... نارضگی سے اپنے ہاتھوں کو سہلاتے اصلان کو دیکھا جس کی ساری توجہ ابھی بس اس کے ہاتھوں پر ہی تھی_____

"کس نے کی نصیحت_" وہ ناسمجھی سے سر اٹھا کر آروشا کو چہرے کو دیکھنے لگا مگر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں کی گرفت سے آزاد نہیں کیا تھا_____

"اور کون کرے گا ماں جی نے کی اور ڈانٹا بھی وہ بھی پھر سے.... ڈھیر سارا یعنی پوری بے عزتی کر ڈالی_" شکوہ کرتے ہوئے آروشا کی آنکھیں پھر سے نم ہوئی_____

"تمھیں برا لگتا ہے ان کا ڈانٹنا.." اصلان میر نے اپنی آنکھوں میں ڈھیروں محبت لئے اس کے ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا تھا_____

"مجھے کیوں برا لگیں گا.... وہ میری بھی ماں ہے ڈانٹ سکتی ہے... حق ہے ان کا مجھ پر_" آروشا کو یہ بھی منظور نہیں ہوا فوراً برا مان کر خفا ہوئی... آنکھوں میں خفگی بھی اتری_____

"تو پھر میری جان.. غم کس کا ہے_" اصلان دل سے مسکراتا اب بھی اس کے ہاتھوں کو بار بار اپنے لبوں سے لگا کر ان کی نرمی کو اپنے دل میں اتار رہا تھا_____

"آپ کو تو پڑتی نہیں تو آپ کو کیا پتا ہے.. میرے ہاتھ چھوڑے کتنا چھوئے گے_" تپ کر اب اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا... اس کی مونچھوں اور ڈاڑھی کی چھبن سے گدگدی سی ہو رہی تھی... اس لئے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر دوسرے لمحے ہی وہ چیخ پڑی اصلان کو اس کے ہاتھوں میں ہلکے سے دانت گاڑتے دیکھ کر.... چیخ بھی ڈر کر نکلی تھی لیکن اس نے بس دانت گاڑے تھے کاٹا نہیں تھا_____

"کاٹا نہیں ہے چیخو مت... مجھے روکتی کیوں ہو یہ میرے ہاتھ ہے دل کہا نا تو کھا بھی جاؤں گا چیخ تو ایسے دی جیسے سچ میں کاٹ لیا ہے_" اس کی ہتھیلی سے دانت ہٹا کر رعب سے بولا تھا وہ... اور پھر سے

اپنی وہی حرکت دہرانا شروع کر دیا.. آروشا نے بس ایک ٹھنڈی سانس بھری اس شخص کی محبت بھی جان لیوا ہے_____

"بولتی رہو چپ کیوں ہو گئی_" وہ پیار سے اس کی انگلیوں سے اب کھیلتا پھر سے آروشا کو بولنے پر اکسا رہا تھا_____

"ہاں تو بیچ میں آپ ہی کی وجہ سے بھول گئے تھی ہاں تو کہاں تھی ..

"ماں جی کی ڈانٹ پر جو مجھے نہیں پڑتی_" اصلان نے اس کی کلائیوں میں پڑی چوڑیوں کو گننا شروع کرتے ہوئے سادگی سے یاد دلایا_ اس کی کلائیوں میں سنہری اور گلابی چوڑیاں کتنی حسین لگ رہی تھی... وہ پوری شدت سے اب ان چوڑیوں اور کلائی پر اپنے لب رکھ رہا تھا_____

"آپ مجھے بولنے دیں گے تب نا بولوں گی.... میرے ہاتھوں سے ہی چپک گئے ہیں_" آروشا اس کی شدت سے سہر سی رہی تھی دل عجیب سے بے ہنگم انداز میں دھڑک رہا تھا کیا بولنا تھا سب بھولا جا رہا تھا_____

"ہونٹوں کو تو نہیں بند کیا ہے... بس ہاتھوں سے ابھی چپکا ہوں... اس لئے بولتی جاؤ ماں جی نے کیا کہہ دیا وہ بتاؤ_" وہ صرف اسے بولتے سننا چاہتا تھا، اپنے تھکے ہوئے ذہن کو اپنے بھاری ہوتے دل کو آروشا کی آواز سے اسے چھو کر اس کے لمس سے ہلکا کرنا چاہتا تھا_ وہ سراپا اس کے لئے سکون تھی اس کا بولنا اس کو چھونا اس کے پاس رہنا_ اصلان میر شدت سے اس کا عادی ہوا جا رہا تھا_____

آروشا نے منہ بنا کر اسے دیکھا.... وہ اسے کچھ بھی کرنے سے روک نہیں سکتی تھی.... وہ وہی کریں گا جو اس کا دل کہہ رہا ہے.... اس لئے وہاں سے دھیان ہٹا کر بولنا شروع کر دیا_" وہ کتنا مجھے ڈانٹتی

ہے... ٹھیک ہے میں ہوں بیوقوف مگر ضروری ہے ہر بار مجھے ہی ڈانٹا جائے آپ کو تو کچھ نہیں کہتی.. اور آپ کو معلوم ہے آج نیا آرڈر دے دیا کی میں جب تک آپ رہے ہر وقت آپ سے چپکی رہوں.... میں کوئی مکھی ہوں یا چھپکلی ہوں جو آپ سے چپکی رہوں سیدھے سیدھے کہہ دیا... خبر دار جو مجھے تم اصلان کے ساتھ دکھائی نہیں دی_" وہ بولتے بولتے ان کی نقل بھی اتار چکی تھی

"بری بات بڑی ہے وہ نقل نہیں اتراتے_" اصلان نے اس کے ہاتھوں کو اس بار آنکھوں سے لگاتے ہوئے پیار سے ٹوک دیا

"سوری منھ سے نکل گیا_" آروشا نے جلدی سے سوری کیا تو وہ ہولے سے ہنس کر اب سوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، اس بار اس کے ہاتھ اپنے سینے پر رکھ دیے

"مجھے سب برا نہیں لگا مگر انہوں نے کہا اب میں صرف آپ کے پاس رہوں... ہانیہ کے پاس بھی نہیں جاؤں_" اس کا اصل غم تو یہی تھا_ اصلان ہلکی سی مسکراہٹ سے اس کا پریشان چہرہ دیکھ رہا تھا

"ماں کا مطلب یہ نہیں تھا کی تم ہانیہ سے بات ہی مت کرو... بس وہ چاہتی ہے تم مجھے اکیلا مت چھوڑو.... بیوقوف لڑکی تم میرے ساتھ رہ کر بھی ہانیہ سے باتیں کر سکتی ہو_" اصلان اس کی مشکل کا حل نکال کر اس کے چہرے پر چھاتی خوشی بھی دیکھ رہا تھا

"اور کیا.... میں یوں بھی تو کر سکتی ہوں جب تک وہ یہاں ہے اسے اپنے بیڈ روم میں بلالوں گی ٹھیک ہے نا_" اصلان کا دل کہا اس لڑکی کا سر زور سے ہلا ڈالے

"یہ بتاؤ میں آفس کتنی دیر رہتا ہوں_" اب وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"صبح سے شام تک_" آروشا نے سادگی سے بتایا____

"اس بیچ اتنے گھنٹے تم ہانیہ سے بک بک کر سکتی ہو اس کے بعد بس سارا وقت میرا_" اصلان نے کہہ کر پھر سے اس کا ہاتھ تھام لیا_"تو اب میری جان.... ماں کی باتوں پر پورا عمل کرو اور میرے آنے، جانے سے پہلے بس میرے قریب رہو_" وہ اب اس کے بالوں کو چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے اس کے کانوں میں پہنے گئے جھمکے کو بھی چھو رہا تھا____

"آپ کے ہی تو ساتھ رہتی ہوں کچھ دن تو ہانو یہاں رہیں گی میں..... ا... ص.. ص. اصلان_" آروشا چڑ کر کہتے کہتے گھبرا گئی اصلان نے اسے کھینچ کر اپنی گود میں ہی بیٹھا لیا تھا_ اپنا ایک ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے لے جا کر پیچھے سے اس کے بالوں سے جکڑا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے جبڑے جکڑ لئے_____

"سب یہاں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کی تم مجھ سے لاپرواہ ہو جاؤ.... ماں جی کہتی یا نا کہتی.... اب بھی پہلے کی طرح میرے آفس جانے سے پہلے اور آنے سے پہلے تمھارا یہ وجود تمھاری ساری بیوقوفانہ حرکتوں سمیت مجھے میری نگاہوں کے سامنے ہی نظر آتا رہنا چاہیے_" آروشا سہمی سہمی اس کی آنکھوں میں جھانکتی جنونیت کو دیکھ رہی تھی_ وہ اس کی اسی شدید رد عمل سے ڈرتی تھی

_____

"مجھے تمھارے دل پر بس اپنی حکومت چاہیے... یہاں سب سے پہلے اصلان میر کی جگہ ہونی چاہیے اور کسی کی نہیں_"اس کے بالوں کو جکڑ کر اپنے چہرے پر جھکاتے ہوئے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا تھا_آروشا نے بس ہاں میں سر ہلایا اس شخص کی جنونیت بھی اسی کی طرح عجیب تھی____

"اصلان میر کے لئے تم بہت خاص ہو بہت ہی خاص... وہ دیوانہ ہو رہا آروشا اصلان میر کا اس کی باتوں کا اس کی سانسوں کا اس کی خشبو کا_"اصلان نے اب اس کے جبڑے چھوڑ کر اس کی گردن پر اپنا چہرہ رکھ دیا آروشا کی جان ہتھیلی پر آنے لگی_وہ اس کی گردن پر ناک رگڑتا اس کی خشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا_اس کی ڈاڑھی کی چبھن آروشا کو بری لگنے کے بجائے عجیب سا احساس پیدا کر رہی تھی_اس نے گردن کو جنبش دے کر اصلان کا چہرہ اپنی گردن سے ہٹانا چاہا_____

اصلان نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر چہرہ اٹھا کر آروشا کی آنکھوں میں دیکھا... آروشا کی پلکیں شرم کی بوجھ سے تیزی سے جھک گئی.... اصلان کو خود کو سنبھالنا بڑا مشکل لگا تھا دل کہا آج ساری حدیں پار کر دے مگر اسے ضروری کام سے جانا تھا اور وہ مجبور تھا_"رات تیار رہنا میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا_"اس کے گالوں پر باری باری پر حدت لمس چھوڑ کر آروشا کو لئے لئے وہ سوفے سے اٹھ گیا_وہ گھبرا کر اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر بس اسے دیکھ رہی تھی

_____

"کچھ دیر سو جاؤ اب.... تا کی رات جاگ سکو_"وہ مسکرا کر کہتا اسے گڑیا کی طرح بیڈ پر لیٹا کر سیدھا ہو گیا_"آپ جا رہے ہے_"آروشا نے لیٹے ہوئے ہی تعجب سے پوچھا_____

"ہاں.. تم ابھی سو جاؤ اور میرا ویٹ کرنا سونامت_" اصلان رعب سے حکم دے کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکی لباس تبدیل کر سکے... ایک اہم میٹنگ میں شرکت کرنی تھی اور ٹائم کم بچا تھا

_____

*******************

کار جیسے ہی گیٹ پر رکی ایک ہاتھ نے فوراً بیک ڈور کھول دیا تھا_ وہاں اس کار کے انتظار میں کھڑا وہ جوان اپنا سر ہُڈی کی کیپ سے ڈھانک کر تیزی سے کار میں سوار ہو چکا تھا_ بیک سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے اپنے سے کچھ سال بڑے مرد کو سلام کیا تھا_____

اس مرد نے سلام کا جواب دے کر آگے بیٹھے دونوں وفادار کو کار چلانے کا حکم دیا_ اس کا کہنا ہی تھا کار پھر سے اسی تیزی آگے بڑھ گئی جس تیزی سے آئی تھی_____

"ہم کہاں جا رہیں ہیں ابھی..." جوان نے ایک نظر بہت سنجیدہ نظر آتے مرد کو دیکھا____

"تمھیں کسی سے ملوانا ہے_" اس نے بھی بس اس کا شانہ تھپکا تھا_ جوان نے کچھ اور نہیں پوچھا

_____

کچھ دیر بعد ہی کار ایک سنسان جگہ پر رک گئی.. جگہ ایسی تھی کی کوئی یہاں روز کے اجالے میں بھی آنے سے پرہیز کرے کجا کی رات کی یہ تاریکی_ مگر ان چار لوگوں کے چہرے پر ڈر اور گھبراہٹ کا ایک سایا بھی نہیں تھا_____

وہ چاروں اپنی اپنی طرف کا ڈور کھول کر نیچے اتر آئے... مرد نے اشارہ کیا تو ایک وفادار نے تیزی سے کار کی ڈگی کھول کر اس میں سے چند سانسیں بچی ایک زندہ لاش کو ایک بازوں سے ہی اٹھا کر لا کر اس جوان کے قدموں میں ڈال دیا تھا_____

جوان نے اس بچی کھچی سانسوں والے ادھیڑ عمر کے مرد کو دیکھا.....لاکھ وہ زخمی صحیح..... چہرہ بگڑا ہوا تھا مگر دوسرے ہی پل وہ اس شخص کو پہچان چکا تھا_اس نے جھٹکے سے گردن موڑ کر اپنے ساتھ کھڑے مرد کو دیکھا_____

"اس کی سانسیں اکھاڑنے کا حق صرف تمھارا ہے_"اس نے اس جوان کے کاندھے پر اپنا بھاری مضبوط ہاتھ رکھ دیا..... ساتھ ہی گن اس کی طرف بڑھائی تھی_____

جوان نے بس ایک پل سوچا تھا پھر اس نے جنونیت سے گن اپنے ہاتھوں میں لے کر پوری بھری گن کی گولیاں اس نیم مردہ آدمی کے سینے میں اتار دی تھی_وہ تڑپا اور سرد پڑ گیا مگر اس جوان کی آنکھوں میں جلتی آگ اب بھی سرد نہیں ہوئی تھی وہ اسی طرح بھڑک رہی تھی_____

"اس کی لاش کھائی میں پھینک دو_"وہ اپنے وفاداروں کو حکم دے کر اس جوان کو اپنے بازوں سے لگا کر اس کے شانے کو سہلا کر اسے نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا_____

جوان کے ہاتھوں سے گن چھوٹ کر زمین پر گری تھی اور وہ اس مرد کے کاندھے سے لگ کر برسوں بعد اپنا دبا غبار رو رو کر نکالنے لگا تھا_____

کچھ دیر اس کی پشت تھپک کر اس نے بس اسے تسلی بخشی تھی پھر اسے اپنے کاندھے سے الگ کر کے بس اتنا کہا تھا_"چلو تمھیں چھوڑ دوں رات بہت ہو گئی ہے_"جوان اپنے آنسو پوچھ کر اس

سے الگ ہو کر تیزی سے جا کر کار میں بیٹھ گیا تو مرد بھی اپنے وفاداروں کو اشارے کرتا خود بھی کار میں بیٹھ گیا_ کچھ ہی لمحوں میں وہ کار وہاں سے دھول اڑاتی جیسے آئی تھی ویسے ہی لوٹ گئی

_____

*********

اصلان نے مین ڈور کھول کر اپنے قدم اندر رکھے تھے_ سب شاید سو گئے تھے جس کی وجہ سے تمام لائٹس آف تھی.... نیچے والے حصے میں بس لان کی طرف جلنے والے لائٹس کی وجہ سے اتنی ہی روشنی تھی کی سارا منظر بس ہلکا ہلکا سا دِکھ رہا تھا_ وہ اپنی جیکٹ ایک شانے پر ٹانگ کر اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھا تھا_____ _

ابھی وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کی اسے دیوار کے اس پار کسی کا ہیولا نظر آیا..... وہ دبے قدموں سے اس طرف بڑھا جدھر وہ ہیولا ادھر سے ادھر گھومتا دکھ رہا تھا_ کچھ دوری پر لان کے ایک طرف وہ وجود کھڑا بیچینی سے سگریٹ کا کش لیتا نظر آیا تھا_____

اصلان کے ہونٹوں پر زہریلی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہو گئی.... کچھ دیر سرخ آنکھوں سے وہ اس وجود کو دیکھنے کے بعد جس خاموشی سے وہ یہاں آیا تھا اسی خاموشی سے اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا_____

بیڈ روم کا ڈور کھولتے ہی پہلی ہی نگاہ میں اس نے آروشا کو ڈھونڈا تھا، خالی بیڈ روم اس کا منہ چڑا رہا تھا _ اصلان کی پیشانی پر ہزار بل پڑ گئے پہلے ہی سے اس کا دماغ خراب تھا اوپر سے اسے غائب دیکھ کر اس کا موڈ بری طرح سے آف ہو گیا_____

اپنی جیکٹ سوفے پر اچھال کر وہ بیڈ کی طرف آ گیا_ بستر پر جوتوں سمیت لیٹتے ہوئے اس نے اپنا ایک بازوں آنکھوں پر رکھ لیا_ آنکھیں بند کر کے وہ آج کے واقعات کے بارے میں سوچنے سے گریز کرتا اپنی جلتی بند آنکھوں سے اب بس آروشا کو سوچنا چاہتا تھا_____

واش روم کا دروازہ کھول کر وہ ٹاول سے چہرہ تھپ تھپاتی باہر نکلی تھی_ یہ دسویں بار تھا کی وہ نیند بھگانے کے لئے چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے مار کر آئی تھی____

"شکر ہے خدا تیرا.... بادشاہ سلامت تشریف لے آئے_ "بیڈ کی طرف دیکھتے ہی اس نے سوچ کر شکر کا سانس لیا تھا لیکن اسے جوتوں سمیت بیڈ پر لیٹے دیکھ کر آروشا کو فکر نے آگھیرا اصلان بہت نفاست پسند مرد تھا لاپرواہی تو اس میں تھی ہی نہیں_ تو آج کیا بات ہو گئی کی جوتے اتارے بنا.. لباس تبدیل کرنے کی زحمت نا کرتے ہوئے وہ بستر پر اپنی آنکھوں پر بازوں رکھے شاید سو گیا تھا _ وہ لاکھ لاپرواہ صحیح مگر اصلان سے بے پناہ محبت کرتی تھی اس لئے فکر مند سی ہو کر اس کے پاس آ گئی_____

اصلان نے چونک کر اپنی آنکھوں سے بازوں ہٹایا_ آروشا اس کے پیرو کے پاس بیٹھی اس کے جوتے اتار رہی تھی_ وہ ایک ٹک اسے دیکھنے لگا.... وہ بہت ہی محبت سے اس کے جوتے اتارنے کے

بعد سوکس بھی اتار کر اب اس کے پیرو کو اپنے نرم گرم ہاتھوں سے ہلکے ہلکے مساج دے رہی تھی

اصلان کے اس کے ہاتھوں کی نرماہٹ اور پر محبت لمس دیتے ہوئے آرام نے پیروں سے روح تک کو سکون پہنچایا تھا_ اسے کبھی بھی اپنی بیوی سے ایسی خدمتیں کروانا پسند نہیں رہا تھا مگر آروشا کی بات ہی جدا تھی وہ اس کا سکون تھی

" یہاں آؤ روشا_ "اس نے زرا سا اٹھ کر اس کا بازوں تھام کر نرمی اور محبت سے اپنے پاس کھینچ لیا، وہ بنا گھبرائے ڈرے اس کے پہلو میں لیٹ گئی تھی_ اصلان نے اسے اپنے ایک بازوں میں لے کر آنکھیں بند کر لی

آروشا نے کہنی کے بل اونچی ہو کر اصلان کے چہرے کو دیکھ کر اپنی انگلیوں سے اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے پوچھا تھا_ "تھک گئے ہیں اصلان "_

"بہت.... "آنکھیں بند کئے وہ بس اس سکون کو محسوس کر رہا تھا جو بس آروشا کے پاس رہنے سے اسے ملتا تھا

"اتنا کام کیوں کرتے ہیں.. اتنی رات ہو گئی ہے آپ کو معلوم ہے بیس بار تو میں چہرے پر سرد پانی ڈال کر آئی تا کی آنکھیں کھلی رکھ سکوں_ "دس بار وہ گئی تھی دس اپنی طرف سے بڑھا لیا تا کی اسے احساس دلا سکے کی وہ کتنی اچھی بیوی ہے

"شکریہ..."زرا سی زرا آنکھ کھول کر اسے مسکرا کر دیکھا پھر سے آنکھیں بند کر لی

بس شکریہ..... آروشا نے ہونٹ ٹھیڑا کیا تھا پھر اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے وہ غور سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگی_ "اصلان آپ سو رہے ہے_ "احتیاط کے طور پر پوچھ لیا کہیں وہ سونا جائے اگر وہ سو گیا تو اس کے ساتھ اس کا بھی ڈنر رہ جائے گا_____

"شاید... "اس بار اصلان نے کہنے کے ساتھ کروٹ بدل کر اس کی کمر میں ایک ہاتھ ڈال کر اسے قریب کھینچ لیا اور اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا لیا_____

آروشا کی سانس جہاں تھی وہی اٹک گئی.... تھوک نگل کر خود کو کوسا ایسی کیا محبت پھوٹی تھی کی خود ہی شیر کی کچھار میں آ گھسی_____

"اصلان... آپ نے کھانا نہیں کھایا ہے نا_ "وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائے ہونٹ بھینچے گھبرائی ہوئی بولی_____

"کوئی خاص بھوک نہیں_ "اپنے چہرے کو حرکت دے کر وہ آروشا کی دھڑکنیں بھی روک رہا تھا _"اصلان مجھے بہت بھوک لگی ہے_ "اس سے پہلے کی اس کی سانس اٹک جاتی.. دل بند ہو جاتا وہ ایک دم سے چیخی تھی_____

اصلان نے چہرہ اٹھا کر اپنی سکون کی ٹانک کو دیکھا جو دم سادھے اس کے بازوؤں میں تھی.. چہرے پر ہوائیاں سی اڑ رہی تھی_____

"مجھے بھوک لگی ہے_ "وہ اتنی غور سے اسے جانچ رہا تھا کی وہ جلدی سے بیچاری بن کر بولی____

"ڈنر نہیں کیا تھا_ "اس نے پوچھا مگر اس کی کمر سے اپنے ہاتھ نہیں ہٹائے تھے____

"نہیں... آپ کا ویٹ کر رہی تھی کی ساتھ کھائے گے_" وہ اب اپنی وہی بند مٹھی اس کے شانے پر رکھ کر زرا سا پرے ہوئی_____

"جو سچ ہے وہ بتاؤ_" اصلان نے اسے ایک ہی جھٹکا دیا اور وہ اب پوری کی پوری اس کے سینے پر تھی... اس جھٹکے کے سبب اس کا چہرہ اصلان کی گردن میں پیوست ہو گیا... اس جھٹکے سے آروشا کے لب اصلان کی گردن کو چھو چکے تھے_ اصلان نے ایک ہاتھ اس کی پشت اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر اس کا چہرہ اپنی گردن سے اٹھنے ہی نہیں دیا تھا_____

"اب بولو ڈنر کیوں نہیں کیا_" وہ سکون سے آنکھیں بند کئے آروشا کی جان نکال رہا تھا____

"کیسے بولوں میرا دم نکل رہا ہے_" گھٹی گھٹی آواز آئی.... اس کی سانس سچ مچ رک رہی تھی اصلان کی گرفت بہت سخت تھی..... اس کے لب ہی نہیں اس کی سانسیں کو بھی اصلان اپنی گردن پر محسوس کر رہا تھا_ آروشا نے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتے دیکھ کر اپنے آزاد ہاتھوں سے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں بھر کر کھینچ لیا_____

"جنگلی بلی کیوں بن رہی ہو_" اپنے بال نوچنے پر اس نے کمر پر سے تو نہیں بس اس کی گردن پر سے ہاتھ ہٹا لئے... آروشا نے تیزی سے اپنے چہرے کو اس کی گردن سے الگ کرتے ہوئے اپنا چہرہ اونچا کیا تھا_ "مار ہی ڈالیں مجھے_" وہ گہری گہری سانس لے کر اپنے چہرے پر سے بال بھی ہٹا رہی تھی

_____

"ماروں گا نا مگر پیار سے اور ایسا ماروں گا کی تم ہر بار مرنے کے لئے میری قربت کی خواہش کرو گی_" اصلان نے بھاری آواز میں کہہ کر اسے پوری شدت سے اپنے سینے میں بھینچ لیا_____

"اللہ... اصلان آج بچوں گی تب نا ایسی خواہش کروں گی نا_" اس کے اس طرح پیار جتلانے پر اسے اپنی ہڈیاں ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی_ اس کے چیخ کر کہنے پر اصلان نے اس بار ہنس کر اس کی پشت سے اپنے بازوؤں کو ہٹالیا_ آروشا تیزی سے اس کے سینے سے ہٹ کر بیڈ سے ہی اتر گئی_____

"کم مائی بے بی گرل... ڈنر کر لیتے ہیں_" اصلان اسی طرح ہنستے ہوئے بیڈ سے ایک ہی جست میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا_____

"چینج تو کر لیں تب تک میں کھانا گرم کر لوں گی_" وہ شانوں پر سے پھسلتے دوپٹے کو درست کرتی اس کی گہری نظروں سے گھبرائی گھبرائی سی بولی_____

"آکر کر لوں گا تمھیں اکیلے جاتے ڈر لگیں گا نا_" اصلان نے قریب آکر اس کا گال تھپکا اور اس کی کلائی تھام لی تو آروشا بھی مسکرا کر سر ہلا کر اس کی ہم قدم ہو گئی_____

**********

"باس ملک امجد کا کچھ پتا نہیں چل رہا ہے... اس کے گھر والوں کا کہنا ہے وہ ایک ہفتے کے لئے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں_" وہ اپنے باس کے سامنے کھڑا سر جھکا کر ان کو بتا رہا تھا_____

"ایک ہفتے کے لئے ملک سے باہر_" اپنے گلاس میں مشروب انڈیلتے ہوئے شاہنواز خان نے تعجب سے سر اٹھا کو اپنے غلام کو دیکھا_____

"جی باس..." وہ پھر سے ادب سے بولا_____

"ملک امجد یوں بنا مجھے خبر کئے کیسے جا سکتا ہے... اس نے تو کل ہمارے ساتھ ان لوگوں سے ملنا تھا..." شاہنواز خان کو اب بھی تعجب ہو رہا تھا_ اتنی اہم میٹینگ چھوڑ کر وہ کیسے جا سکتا ہے_ اس کی موجودگی وہاں بہت ضروری تھی.. نیا مال سپلائی کرنا تھا اور وہ غائب ہو گیا_____

وہ اپنا موبائل اٹھا کر تیزی سے ملک امجد کا نمبر ملانا شروع ہو چکے تھے مگر انہیں حیرت ہوئی تھی جب ان کے موبائل نے ملک امجد کا موبائل سوئچڈ آف بتایا تھا_____

"خان... مجھے پتا کر کے بتاؤ امجد کدھر گیا ہے اور کیوں گیا ہے_" انہوں نے موبائل صوفے پر پھینک کر انہوں نے اپنے سامنے کھڑے خان کو آرڈر دیا تھا_____

پچھلے کچھ مہینوں سے خان ان کا پسندیدہ غلام بن چکا تھا.... اس کی وفاداری کے وہ قائل ہو چکے تھے_ ان کے لئے وہ جان کی بازی بھی لگانے کو تیار رہتا تھا اور بہت ہی کام کا آدمی تھا وہ... پل میں ہی کسی بھی چیز کی پوری انفارمیشن انہیں لا کر دے دیتا تھا_ اس لئے انہوں نے اسی سے ملک امجد کے بارے میں پتا لگوا کر کہنے کے بعد وہ سکون سے ڈرنک کرنے لگے____

"یس باس... جلد ہی اس کے بارے میں ساری انفارمیشن آپ کے پاس ہو گی_" خان ان کے سامنے ادب سے جھک کر وہاں سے نکل گیا_ ادھر شاہنواز خان اب ڈرنک کرتے ہوئے ملک امجد کے غائب ہونے کی وجہ سوچ رہے تھے_____

_

*********

"حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تم نے آج ڈنر کیسے چھوڑ دیا_" اصلان اس کی کلائی اپنی گرفت میں رکھے ہوئے سیڑھیاں اترتا سنجیدگی سے بولا مگر اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی____

"اس میں حیرت کی بات کیا ہے ڈنر سے پہلے ڈھیر ساری چاٹ کھالی تھی.... اس لئے ڈنر نہیں کیا... سوچا آپ کے ساتھ ہی کروں گی_" آروشا اس کی ہمراہی میں سیڑھیاں اترتی ناراض سی ہو کر سچ بتا چکی تھی_____

"کبھی جو دل خوش کر دیا کرو.. اس کی جگہ پر اگر کہہ دیتی کی آپ کے بنا میرے حلق سے کھانا نہیں اترتا تو زیادہ اچھا لگتا مجھے_" اصلان نے گردن موڑ کر جھوٹی خفگی سے اپنی محبوب بیوی کو دیکھا

_____

"جھوٹ کیوں بولوں... میں اپنے پیٹ پر ظلم نہیں کر سکتی_" وہ بے پرواہی سے شانے جھٹک کر اس کی گرفت سے کلائی چھڑا کر باقی بچی سیڑھیاں جھٹ سے اتر گئی____

"ہاں بس مجھ پر ظلم کرو_" شکایت کرتا وہ بھی اسی تیزی سے اس کے پیچھے تھا____

"میں اور آپ پر ظلم...." آروشا فوراً مڑی تھی اور اپنی ہری ہری آنکھیں پھیلا کر اصلان کو دیکھا... اصلان ان آنکھوں میں ڈوب کر فنا ہونے کی خواہش کر بیٹھا_____

"پہلے تو آپ ہی مجھے نہیں چھوڑنے والے اور آپ کے ہاتھ سے بچی تو ساسوں ماں نے مجھے فوت کروا دینا ہے_" اصلان کی حالت سے بے خبر وہ اسے دیکھتے ہوئے اس نے معصومیت سے اپنے گال

پیٹے_ اس کے گال پیٹنے والی ادا اصلان کو بے حد اچھی لگی تھی_ وہ کھل کر مسکرا دیا دل پر چھایا سارا غبار اس لڑکی نے دھو ڈالا تھا.... اب وہ کچھ دیر پہلے والا سارا منظر بھول کر بس اسے ہی دیکھ، سن اور محسوس کر رہا تھا_____

"اصلان لائٹ جلا دے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے_" وہ کچن کی طرف بڑھتی عجلت سے بولی_"

جو حکم_" اصلان نے محبت سے پر نگاہ اس کی جھولتی سنہری چوٹی پر ڈالی اور آگے بڑھ کر سوئچ آن کر دیا اب کچن کی طرف جانے والا راستہ روشن ہو گیا تھا ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیل گئی_____

"آج تم بیٹھو اپنی پیاری سی بیوی کے لئے میں کھانا گرم کروں گا_" جیسے ہی وہ لوگ کچن میں آئے اصلان نے بہت ہی پیار سے اسے کچن میں رکھی چیئر پر بیٹھا دیا_____

"آپ کھانا گرم کرے گے_" آروشا کو حیرت کا جھٹکا لگنا ہی تھا جو بندہ ہل کر کبھی پانی بھی نہیں پیتا ہو...وہ کھانا گرم کرنے کی بات کرے تو جھٹکا تو لگیں گا ہی_____

"یس اس میں اتنا شاکڈ ہونے کی کیا بات ہے_" اصلان اس کے گال پر ہلکے سے چپت لگا کر چولہے کی طرف چلا آیا... آروشا ٹیبل پر کہنی ٹیک کر مٹھی اپنی کنپٹی پر رکھ کر پر شوق نگاہوں سے اپنے اکڑوں سے شوہر نامدار کو دیکھ رہی تھی.. جو چولہے کے پاس کھڑا سوچ رہا تھا کی کون سا بٹن کس برنر کا ہے.... آج تک اس نے کچن میں کبھی کوئی کام ہی نہیں کیا تھا اب سمجھ میں نہیں آ رہا تھا چولہا کیسے جلائے_____

"آپ نا رہنے دے چولہا تک ابھی نہیں جلا پائے_" کافی دیر سے اسے چولہے کے سارے بٹن چیک کرتے دیکھ کر وہ منہ بناتی اس کے پاس آ گئی_____

"ہو گیا نا بس دیکھو یہ رہا_" اصلان نے کہنے کے ہی ساتھ لائٹر جلا دیا وہ جو سارے برنر کھول کر بیٹھا ہوا تھا ایک دم سے آگ کا ایک زبردست شعلہ بھڑکا تھا_" اف..." اصلان کے ہاتھ برنر کے پاس ہی تھی آگ بھڑکی اور شعلوں نے اس کے ہاتھ کو چھو لیا وہ تیزی سے پیچھے ہٹا_____

"پاگل ہوئے ہے سارے گھر کو جلانا تھا_" آروشا نے گھبرا کر ڈپٹتے ہوے.... فرتی سے چولہا بند کیا پھر ہاتھ جھٹکتے اصلان کا وہی ہاتھ تھام لیا جسے شعلوں نے چھو لیا تھا_" مجھے کہتے ہیں بیوقوف اور خود اتنی بڑی بیوقوفی کر دی_" وہ بے حد پریشان سی اس کا وہی ہاتھ تھام کر اسے ڈپٹتے ہوئے اس کی ہتھیلی پر پھونک مار رہی تھی_"ضرورت کیا تھی زیادہ لاڈ دکھانے کی ہاتھ جلا لیا اپنا کچھ ہو جاتا تو_" آروشا کی آنکھیں بھی نم سی ہوئی بے حد شکایت سے چپ چاپ خود کو دیکھتے اصلان کو دیکھا

_____

"کچھ نہیں ہوا معمولی سا لگا ہے_" اس کی نم آنکھیں اصلان کو بیچین کر گئی اپنا ہاتھ چھڑا کر اسے کھینچ کر خود سے لگا لیا____

"اصلان آپ کو کچھ ہو گیا نا میں مر جاؤں گی_" آروشا اس کے سینے سے لپٹی نجانے کیوں خوفزدہ سی تھی_" ہشت... کچھ نہیں ہو گا مجھے..... کبھی مرنے مروانے والی بات مت کہنا مجھے ابھی اپنی روشا کے ساتھ ایک عمر گزارنی ہے... وہ بھی دس بارہ بچوں کے ساتھ_" وہ پیار سے کہتے کہتے آخر میں شریر ہوا_____

"دس بارہ... خود پیدا کر لیجیے گا_" چہرہ اس کے سینے سے اٹھا کر اصلان کو ناراضگی سے دیکھا... وہ بے ساختہ ہنس دیا پھر اسی طرح ہنستے ہنستے جھک کر اس کی پیشانی پھر دونوں آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا_ اتنی محبت تھی اس لمس میں کی آروشا اندر تک شانت ہو گئی_____

"اچھا اب چھوڑے... مجھ سے اب بھوک برداشت نہیں ہو گی_" خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ جلدی سے بولی____

"تو کھاؤ نا کس نے منع کیا ہے_" اصلان نے اسی طرح سے اسے سینے سے اور چپکا لیا_____

"اس طرح میں کھانا کیسے گرم کروں_" آروشا کو اس بار تپ چھڑی یہاں بھوک لگی ہے اور ان کا رومانس ہی نہیں ختم ہو رہا ہے____

"او کے اس طرح کر دیتا ہوں_" اصلان نے تیزی سے اسے گھما کر پیچھے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے پیٹ پر کس لیا_ اب آروشا کی پشت اس کے سینے سے لگی تھی_____

"اصلان ایسے کیسے چھوڑے مجھے_" پیٹ پر کسے اصلان کے ہاتھ دونوں ہاتھوں کی مدد سے ہٹانے چاہے_____

"ہاتھ آزاد ہے تمھارے_" وہ اس کے شانوں پر ٹھوڑی رکھ کر شرارت سے بولا_____

"فریز تک جانے کے لئے پیر بھی چاہئے_" زرا سا مڑ کر اس کا چہرہ دیکھ کر وہ تپی_____

"لے چلتا ہوں_" اصلان نے کہتے ہی اسے اسی طرح سے اٹھا لیا.... آروشا کے پاؤں ہوا میں تیر گئے_ اصلان نے اسی طرح اسے اٹھا کر فریز تک لا کر کھڑا کر دیا اور پھر اس کی لاکھ مزاحمت کے باوجود

بھی اسی طرح اسے چولہے کے پاس لے جا کر کھڑا کر دیا_ آروشا مجبور سی اسی طرح اس کی بانہوں میں قید کام کرنے پر مجبور تھی_ اس نے چولہا جلا کر بریانی والی دیگچی چولہے پر رکھ دی_____

"اب چھوڑ دے_" اصلان کے لبوں کو بار بار اپنی گردن تو کبھی گالوں پر پھرتے محسوس کر کے وہ گھبرا سی رہی تھی_____

"پرابلم کیا ہے... تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کر رہا ہوں_" اصلان نے اسے شانوں سے تھام کر سیدھا کر دیا اور اس کے چہرے کے اطراف سے بکھرے بالوں کو اپنی انگلیوں سے پرے کیا_ آروشا نے اصلان کے چہرے کو دیکھا____

"جب تک یہ بریانی گرم ہو گی... تب تک میں کچھ پل تو ان ہونٹوں سے اپنی پیاس بجھا لوں گا_" آروشا کے چہرے کو تھام کر اس کا سارا فوکس آروشا کے سرخ لب تھے_ آروشا نے جھکتے ہوئے اصلان کو دیکھا پھر گھبرا کر کچن میں آنے والی راہ کو_ "ماں جی آپ..." وہ اتنا گھبرا کر بولی تھی کی اصلان نے ایک دم سے اس کا چہرہ چھوڑ دیا اور جلدی سے پلٹا تھا اتنی دیر میں آروشا کو موقع مل چکا تھا_ وہ ہرنی سی فرتی سے اس کے بغل سے گزر کر باہر کی سمت بھاگی_ "آروشا کی بچی.." وہ پل میں اس کی شرارت سمجھ کر پوری رفتار سے اس کے پیچھے تھا_____

اصلان کو پوری رفتار سے اپنی طرف آتے دیکھ کر آروشا گھبراہٹ میں بجائے سیڑھیاں چھڑنے کے لیونگ روم کے سوفوں کی طرف گھوم گئی_ اصلان اس کے پیچھے ہی تھا... آروشا ادھر فرتی سے کودتی ادھر چھڑتی ادھر بھاگتی اسے ہر جگہ نچا رہی تھی مگر وہ بھی اصلان میر تھا اپنے شکار کو اس نے

کبھی اپنے ہاتھ سے بھاگنے نہیں دیا تھا وہ تو اس کی جان سے عزیز بیوی تھی اسے کیسے چھوڑ دیتا

---

اس بار جیسے ہی آروشا نے کاؤچ کی بیک تھام کر اس پر چھڑ کر دوسری طرف کودنا چاہا اصلان نے چیتے سی فرتی سے اسی وقت اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی جھٹکے میں وہی کاؤچ پر پٹخ دیا تھا.... اور آروشا کے کچھ کہنے کی کوشش کرتے لبوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا... اس کے لبوں کو قید میں رکھے رکھے ہی وہ بیک تھام کر پھسل کر اس کے نازک سراپے پر پوری طرح سے سایہ فگن ہو چکا تھا

---

اصلان اور آروشا نے دیکھا ہی نہیں ایک وجود اندیکھی آگ میں جلتا ہوا کب سے ان دونوں کو کچن پھر ادھر سے ادھر ایک دوسرے کے پیچھے پھرتے ہوئے سلگتے ہوئے دیکھے جا رہا تھا_____

سوفے کی بیک ہونے کی وجہ سے وہ دونوں اب چھپ گئے تھے مگر حسد اور نفرت کی آگ ایسی پر زور تھی کی وہ ان کو دیکھنے کے لئے ایسی نازیبا حرکت بھی کرنے کے لئے تیار تھی_ وہ وجود یہ بھی بھول گیا کی اصلان اگر دیکھ لیں گا تو اس کی شامت آجائے گی_____

دھیرے دھیرے اپنی جگہ سے کھسکتے ہوئے وہ اس طرف آئی تھی جدھر وہ ان دونوں کو اب اس تاریکی میں بھی صاف دیکھ سکتی تھی_ پھر اس کی آنکھوں میں حسد اور نفرت کے ساتھ ساتھ ہوس بھی بھری تھی... آروشا پر چھایا ہوا اصلان کا فولادی وجود، اس کے مضبوط بازو کی گستاخانہ حرکتیں، اس کے ہونٹوں کی شدتیں... اصلان میر کبھی ایسا رومانٹک نہیں تھا.... رومانس کو ہمیشہ بیڈ روم تک

محدود رکھنے والا اصلان میر آج اس لڑکی کو وہ سب دے رہا ہے جو کسی بھی لڑکی کی خواہش ہو سکتی ہے_ وہ سراپا جلتی ہوئی بس ان دونوں کو دیکھے جا رہی تھی_____

**********************

وہ اپنے روم میں بڑے انہماک سے کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی کی ان کی ناک میں بہت ہی ناگوار بو گزری تھی_ انہوں نے کتاب بند کر گہرا گہرا سانس لیا بہت تیز کچھ جلنے کی بو تھی جو ان کے روم تک آ رہی تھی... کیونکہ ان کا روم کچن سے کچھ ہی دوری پر تھا جلنے کی بو آرام سے ان کی ناک تک پہنچ گئی_____

"ملازمہ کچھ چولہے پر رکھ کر بھول گئے ہے کیا_" وہ یہی سوچ کر اپنے ہاتھ میں دبی کتاب سائڈ ٹیبل پر رکھ کر تیزی سے بیڈ سے اتر کر سلیپرز پیروں میں ڈال کر دروازے تک آئی تھی... جیسے ہی انہوں نے دروازہ کھولا بو اتنی زیادہ پھیل گئی کی انہوں نے اپنا دوپٹہ منہ پر رکھ لیا، وہ تیز تیز چلتی کچن تک آئی تھی____

کچن میں پھیلی بو چولہے پر رکھی کالی ہوتی دیگچی اور پھیلا ہوا دھواں وہ تو ایسا منظر اور اتنی بڑی لاپرواہی کو دیکھ کر سیکھ پا ہو گئی_____

آگے بڑھ کر سب سے پہلے انہوں نے چولہا بند کیا تھا... اور اپنی جلالی آواز میں وہ بولتی ہوئی کچن سے باہر نکلی تھی_"کون تھا یہ کس کی مت ماری گئی تھی.... جو چولہے پر دیگچی رکھ کر گھر میں آگ

لگانے کا پلان بنا چکا تھا_" وہ غصے میں اتنی تیز چلا رہی تھی کی ان کی آواز نے جیسے اصلان کو ہوش کی دنیا میں لا دیا_

وہی کیا آروشا بھی ہڑبڑا گئی... اسی ہڑبڑاہٹ کا نتیجہ تھا کی اصلان کے پیٹ میں ایک زوردار لات پڑی تھی..... وہ آروشا کے اوپر سے دھڑ سے کاؤچ کے نیچے کارپیٹ پر سیدھا سیدھا لمبا ہوا تھا.... اوپر سے ستم یہ کہ اس کے پیٹ پر ہی پاؤں رکھ کر پاگلوں کی طرح وہ کاوچ سے اٹھ کر فرش پر کھڑی ہو گئی _اصلان نے ہونٹ بھینچ کر اپنا پیٹ پکڑ لیا_____

ماں جی کی نگاہ کاؤچ کے پار کھڑی بدحواسی سے ان کو دیکھتی آروشا پر پڑی تو تعجب کے ساتھ ساتھ ان کا پارہ بھی چھڑ گیا_

"آروشا تم یہاں کیا کر رہی ہو.... تم یہاں سوئی ہو... اور کچن میں تم نے رکھی تھی چولہے پر دیگچی _"ایک تو وہ پہلے ہی سے بدحواس تھی اس پر سے ماں جی کے سوال پر سوال وہ رونی جیسی ہو گئی _ایک زبردست پیر ابھی تک لیٹے اصلان کے گھٹنوں پر مارا کی بادشاہ سلامت اٹھو اور اب اپنی ماں کو صفائی دو_____

"بتاتی کیوں نہیں یہاں کیا کر رہی ہو تم اور..." ماں جی غصے سے بولتی آگے بڑھی ہی تھی کی ٹھٹک سی گئی... اصلان اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا..... نگاہ چرائے ہوئے اس نے اپنی شرٹ نیچے کھینچی پھر بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس نے چپکے سے ماں جی کی طرف دیکھا وہ زندگی میں پہلی بار ان سے اچھے سے شرمندہ ہو گیا تھا_____

ماں جی کو ایک پل میں ماجرا سمجھ میں آیا.. آروشا کے چہرے کی سرخی اس کی بکھرے بال بکھری حالت... کھلے گریبان والی اصلان کی شرٹ اور اس کا شرمندہ شرمندہ چہرہ.. ایک لمحے میں انہوں نے سب نوٹ کر لیا اور وہ دوسرے ہی لمحے مڑ کر پھر سے کچن میں چلی گئی_____

"کچھ جل رہا ہے_" ان کے جاتے ہی اصلان کو اب پھیلی ہوئی جلنے کی بو کا احساس ہوا تھا ناک انگلی سے رگڑ کر آروشا سے کہا____

"میرا کلیجہ جل رہا ہے اسی کی بو ہے_" وہ رونی آواز میں جل کر بولتی ادھر ادھر اپنا دوپٹہ ڈھونڈنے لگی جو نواب صاحب نے کہیں پھینک دیا تھا_ اصلان نے مسکرا کر اس کی رونی سی ہوئی شکل دیکھی.. آنکھیں دھندلائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے دوپٹہ دکھائی نہیں دے رہا تھا_ اصلان نے کچھ دوری پر پڑے دوپٹے کو جھک کر اٹھایا تھا اور آروشا کے شانے پر ڈالنے ہی والا تھا کی ماں جی کو پھر سے ادھر آتا دیکھ کر دوپٹہ اس کے اوپر پھینک دیا_ آروشا نے جلدی جلدی دوپٹہ سر سے شانوں تک پھیلا لیا_____

ماں جی بمشکل اپنی مسکراہٹ پر قابو پاتی وہی سے بولی تھی_" اصلان ساری کھڑکیاں اور دروازے کھول دو ورنہ بو نہیں جائے گی_" وہ ان دونوں کو ایک ایک نظر دیکھتی پھر سے کچن میں چلی گئی _اصلان سر کھجاتا تیزی سے مڑ کر پردے ہٹا کر گلاس ڈور کھول چکا تھا_ ساتھ ہی ایئر فریشنر کے سوئچ بھی آن کئے تھے____

"اللہ... کتنی بے عزتی ہو گئی آج... کیا سوچ رہی ہو گی ماں جی کتنے بے شرم ہے یہ دونوں... آپ نے تو مجھے رسوا ہی کر دیا_" آروشا کو اب نیا غم ستانا شروع ہو چکا تھا وہ رونی صورت اور نم آنکھوں سے ہاتھ اٹھا اٹھا کر بول رہی تھی_____

اصلان سر جھٹک کر ہولے سے ہنستا اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا_"ماں جی کچھ نہیں سوچے گی بلکہ وہ تو خوشی سے ہم دونوں کو دیکھ رہی تھی_" اصلان نے پھر سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ٹھوڑی اس کے شانے پر رکھ دی_"خوشی سے... مجھے بدنام کر دیا آپ نے اور آپ کو شرم نہیں آتی دور ہٹیں مجھ سے_" آروشا تو اس کے محبت کے مظاہرے پر سر سے پیر تک جل گئی_ خود کو چھڑانے کی پوری کوشش کی تھی____

"شوہر کی محبت بیوی کو بدنام یا رسوا نہیں کرتی اسے معتبر کر دیتی ہے آروشا اصلان میر.... اس کی حیثیت اس کے گھر میں مضبوط کر دیتی ہے... اور وہ اپنے شوہر کے لئے کتنی عزیز ہے سب پر ظاہر کر دیتی ہے_" اصلان نے عقیدت سے اس کا شانہ چوما تھا پھر اس کی پشت پر کھلی زپ کو اوپر کرتے ہوئے وہ آروشا کے کان کی طرف جھکا تھا_"میری یہی دیوانگی اور جنونیت تمھاری میری نظر میرے دل میں کیا حیثیت ہے سب پر ظاہر کر دیں گی_ سب سمجھ جائے گے کی اصلان میر مکمل طور پر آروشا کا ہو چکا ہے_" اس بار یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک بھی تھی لہجا معنی خیز تھا____

"پتا نہیں کیا بک بک کرتے ہیں ہٹے اب_" اسے اس وقت بس ماں جی کے دیکھ لینے کا غم تھا وہ کیا کہہ رہا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آیا اس لئے پورے غصے سے اپنی کہنی اس کی پسلی میں چلائی____

"عجیب بیوقوف لڑکی ہے_" اصلان نے منہ بنا کر اسے جھٹکے سے سیدھا کر کے کچھ کہنا ہی چاہا کی ماں جی کو پھر سے آتے دیکھ کر وہ کنارے ہٹ گیا_____

"آروشا میں نے سالن رکھ دیا ہے تم دونوں کھانا کھائے بنا سونا مت_" ماں جی بس اتنا کہہ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گئی_ آروشا ایک غصیلی نگاہ اصلان پر ڈال کر پیر پٹختی کچن کی طرف بڑھ گئی _اصلان کچھ دیر کمر پر ہاتھ رکھے اس کے بارے میں سوچتا رہا پھر وہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا_____

آروشا فریز سے سالاد وغیرہ نکال کر سب ٹیبل پر رکھ رہی تھی.. اصلان نے مائکرویو میں رکھا برتن دیکھا پھر روٹھی روٹھی زوجہ محترمہ کو_" پہلے ہی بریانی مائکرویو میں رکھتے تو تمھیں جو بدنامی اور رسوائیاں لگ رہی ہے وہ نہیں ہوتی_" آرام سے چیئر پر بیٹھ کر سالاد منہ میں ڈالتے ہوئے آروشا کو اور بھی جلایا_____

"اس میں بھی رکھ دیتی تو نا آپ کو صبح کر دینی تھی.....پتا تو تب بھی سب کو لگ ہی جانا تھا_" وہ جل کر جواب دیتی اپنا کام بھی کر رہی تھی... اصلان زور سے ہنس دیا_ وہ اسی پھولے منہ سے ساری چیزیں ٹیبل پر رکھ کر خود بھی چیئر کھینچ کر بیٹھ گئی_ اصلان نے دوسری پلیٹ میں کھانے کے بجائے اس کی ہی پلیٹ سے کھانا شروع کر دیا_ آروشا بھی کوئی اعتراض جتائے بغیر چپ چاپ کھاتی رہی تھی_____

"تم اچھے سے کھاؤ میں آتا ہوں.. ڈرنا مت یہی ہوں..." دو چار ہی لقمے لے کر وہ چیئر پیچھے کر کے اٹھ گیا... پیار سے آروشا کا گال چھو کر اس نے پانی پیا اور کچن سے نکل کر وہ ادھر چلا آیا جہاں اس نے سارے ڈورز کھولے ہوئے تھے_____

جینز کے پاکٹ سے سگریٹ نکال کر وہ آکر ایک طرف گلاس وال کے ڈور کے پاس آکر کھڑا ہو گیا _لان میں اس وقت پوری خاموشی چھائی ہوئی تھی... اصلان نے سگریٹ سلگا کر گہرا کش لیا تھا.... سگریٹ کا کش لیتے ہوئے اس نے صاف محسوس کیا اب بھی دو آنکھیں اسے دیکھ رہی تھی اور وہ آنکھیں کس کی تھی اچھے سے جانتا تھا_ وہ کب سے یہاں ہے یہ بھی جانتا تھا اس نے اسے آروشا کے ساتھ بھی دیکھا تھا یہ بھی جانتا تھا اور یہی تو اس کا مقصد تھا کی وہ دیکھے_____

اب بھی سگریٹ کے کش لیتے ہوئے وہ زہر بھرے انداز میں اس ہستی کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا_ جب تک سگریٹ ختم نہیں ہوئی وہ انجان بنا وہی کھڑا رہا تھا_ جیسے ہی سگریٹ ختم ہوئی سگریٹ کے ٹکڑے کو پیروں تلے مسل کر وہ سارے ڈورز اور ونڈوز لاک کر کے پردے برابر کرتے ہوئے پھر سے کچن کی طرف آگیا_____

کچن میں آتے ہی اصلان نے ٹھنڈی سانس بھری.. حسن اور معصومیت کی دیوی وہی ٹیبل پر سر رکھے نیند کی وادیوں میں جا چکی تھی_____

"اصلان صاحب ابھی اور صبر کرے ابھی آپ کی بیوی کو بس نیند پیاری ہے_" وہ اپنے دل کو سمجھاتا ہوا آروشا کے پاس آگیا_ ٹیبل پر سر رکھے وہ معصوم سی ایک گڑیا سی ہی لگ رہی تھی_ اصلان نے اسے بڑی احتیاط سے سمیٹ کر اپنے بازوؤں میں بھر کر اٹھا لیا اور اسے اسی طرح اپنے بازوؤں سمیٹے ہوئے وہ کچن سے نکل کر اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا_____

آروشا کو بیڈ پر لٹا کر اصلان نے اس پر کمفرٹر ڈال دیا ایک بار پھر اس پر محبت بھری نظر ڈال کر اس نے جھک کر آروشا کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے_ کتنی دیر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے رکھے وہ اس آسودگی کو محسوس کرتا رہا تھا جو صرف آروشا کی وجہ سے ہی اسے نصیب ہوئی تھی_____

"تم نے ہی تو اصلان میر کی زندگی کو اپنے وجود سے روشن کر دیا ہے میری جان... ورنہ وہ تو تاریکیوں میں بھٹک رہا تھا_" اپنے چہرے کو اٹھا کر وہ سرگوشی نما آواز میں بولا تھا ایک بار اس کا سر سہلا کر وہ مسکراتا ہوا بیڈ سے ڈریسنگ روم میں چلا آیا_____

لباس تبدیل کر کے اصلان سگریٹ اور لائٹر لے کر بالکنی کی طرف چلا آیا_ وہاں پر کاؤچ پر بیٹھ کر سگریٹ سلگاتے ہوئے آج پھر سے اصلان میر ماضی کی یادوں میں کھونا چاہتا تھا .....

وہ وہیں سے سوچ رہا تھا جب وہ حادثہ ہوا تھا اور آروشا شاہنواز خان سے آروشا اصلان میر بن کر اس کی زندگی میں آئی تھی اسے وہ حادثہ کہے یا اپنی خوش بختی.... حادثے کبھی کبھی آپ کی پوری زندگی کو تبدیل کر کے آپ کو وہ بخش دیتے ہیں جس کا پانا آپ کے لئے غیر یقینی ہوتا ہے..... اصلان پھر سے آج سے چھ ماہ پہلے کی اس رات میں پہنچ گیا جب وہ حادثہ ہوا تھا_ جس نے ان دونوں کی پوری زندگی ہی تبدیل کر دی تھی_____

******************

آروشا کی باتوں نے اسے اندر سے جھنجھوڑ دیا تھا... وہ بیوقوفی میں بھی ایسی باتیں کر گئی تھی کی اصلان میر کو بار بار یہ خیال آرہا تھا کی غیرت اور مان کے لئے جو قربانی اس نے ہانیہ سے مانگی تھی کہیں اس قربانی نے اس کا دل تو زخمی نہیں کر دیا_ وہ دیکھ رہا تھا ہنستی کھیلتی اس کی ہانیہ کیسے چپ سی ہو کر رہ گئی_____

اصلان نے اپنی پیشانی ملی اگر حشم... شاہنواز خان کا بیٹا نہیں ہوتا تو وہ کبھی بھی اپنی بہن کی محبت کے بیچ دیوار نہیں بنتا_ حشم بہت اچھا اور نیک لڑکا تھا مگر اس کا باپ شاہنواز خان تھا اور اس دن اصلان نے دیکھا تھا اس کی غلیظ نظروں کو ہانیہ پر پڑتے.. ان نگاہوں میں جو کچھ تھا وہ پاکیزگی کے علاوہ سب کچھ تھی... وہ کیسے اپنی بہن کو ایسے شخص کی بہو بنا دیتا جس کی نگاہیں تک پاک نہیں تھی کردار کی بات تو بہت بعد کی بات تھی_____

حشم کے ساتھ وہ الگ بھی رہتی مگر وہ پھر بھی اس کا باپ تھا اور اصلان اس شخص کا سایا بھی اپنی بہن پر پڑنے نہیں دینا چاہتا تھا_

"کچھ بھی ہو ہانیہ کو حشم کو بھلانا پڑے گا اور یہی ان دونوں کے حق میں بہتر ہو گا_" اصلان نے قطعیت سے سوچ کر گہری سانس لے کر خود کو مطمئن کرنا چاہا اور وہ مطمئین بھی ہو گیا مگر ایک پھانس اب بھی دل میں کہیں گڑ رہی تھی... خود کے دل کا کیا کرے جو زندگی بھر کے لئے ایک درد سے آشنا ہو گیا تھا..... جس کا علاج اب کبھی ممکن نہیں تھا_____

اب اس کا اس فنکشنز میں دل نہیں لگنا تھا وہ ماں جی سے کہہ کر کی وہ لوگ گارڈز کے ساتھ واپس آ جایئے گا... عجلت سے وہاں سے نکل گیا_____

***********************

ہانیہ کا دل بری طرح سے رونے کا کہہ رہا تھا وہ تو بالکل خالی ہاتھ رہ گئی تھی... ایک طرف بھائی کی نظروں میں گر گئی... دوسری طرف اپنی محبت کا خون خود اپنے ہاتھوں سے کر ڈالا_" حشم میں مر جاؤں گی تمھارے بنا میں مر جاؤں گی_" وہ ایک دم سے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی_____

شاہنواز خان ادھر سے گزر رہے تھے کی ان کی نگاہ قدرے تاریک جگہ پر کھڑی ایک لڑکی پر پڑی تھی_ اس وقت انہوں نے ڈرنک بھی کی تھی اس لئے لڑکی دیکھتے ہی ان کی ہوس پرست رگ پھڑک گئی.... ورنہ اس طرح کے فنکشنز میں وہ اپنے اوپر قابو ہی رکھتے تھے_____

لڑکی دکھ بھی رہی تھی بڑی خوبصورت.. "جب سامنے اتنی حسین لڑکی ہے تو..." وہ غلاظت سے سوچتے اپنا کوٹ درست کرتے ہوئے آگے بڑھے.. اپنی وجاہت اپنی شخصیت پر انہیں ناز بھی بہت تھا..... آج تک وہ جس لڑکی کی طرف بڑھے تھے کسی نے انہیں نظر انداز نہیں کیا تھا..... ان کے پیچھے دیوانی ہو جاتی تھی لڑکیاں.... اب بھی یہ لڑکی انہیں دیکھتے ہی ان پر فدا ہو جائے گی اسی خوشفہمی میں وہ غرور سے آگے بڑھتے رہیں_____

"ایکسکیوز می مس.. اینی پرابلم... آپ رو کیوں رہی ہے_" انہوں نے اپنے خوبصورت لب و لہجے سے منھ چھپا کر کھڑی لڑکی کو مخاطب کیا تھا_ہانیہ مردانہ آواز سن کر ڈر کر اچھل پڑی، چہرے سے ہاتھ ہٹا کر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سے سامنے کھڑے شاہنواز خان کو دیکھنے لگی_____

ادھر شاہنواز خام منجمد ہو گئے.... یہ وہ لڑکی تھی جسے ایک ہی نظر دیکھ کر وہ شدت سے اس لڑکی کی چاہ کر بیٹھے تھے_اس کے معصوم چہرے پر اتنا بھولا پن اور ایسی کشش تھی کی حسین سے حسین لڑکی بھی اس کے آگے پھیکی سی لگے.. اس پر سے اس کا بے حد حسین گداز سراپا وہ اگر انہیں مل جائے تو وہ شاید کچھ مہینوں یا سالوں کے لئے کوئی اور نشہ نا کر سکے_____

اس وقت خوف سے انہیں دیکھتی وہ انہیں اور بھی اپنی طرف کھینچتی محسوس ہوئی تھی... اگر وہ اصلان میر کی بہن نا ہوتی تو اب تک ان کے پاس ان کے بیڈروم میں ہوتی مگر وہ اصلان میر سے ڈرتے تھے...بڑی کمینی چیز تھا وہ ایک بار ضد میں آجائے.. تو ان کا مرتے دم تک پیچھا کر سکتا ہے اور وہ جو اصلان میر سے چھپے ہی رہنا چاہتے ہیں اس کی کچھ وجوہات بھی تھی_____

"آپ یہاں کیا کر رہے ہے_" ہانیہ کو خوف کے ساتھ غصہ بھی آگیا ان کی آر پار ہوتی نظروں سے گھن سی آگئی... وہ اس کے حشم کا باپ نہیں ایک غلیظ انسان تھا... جس نے اس کی دوست اور حشم کی زندگی میں زہر گھولا ہوا تھا وہ بھی ان سے نفرت کرتی تھی_____

"میں ہر اس جگہ رہتا ہوں جہاں تم جیسی حسین لڑکی موجود ہو_" اپنی عادت سے مجبور ہو کر وہ مسکراتے ہوئے اسے اسی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے.... یہاں اصلان میر اب تھا بھی نہیں وہ اسے جاتے دیکھ چکے تھے اس لئے موقعے کا فائدہ اٹھانے میں کیا حرج ہے جو ان کے لئے آئندہ بھی

سودمند ثابت ہو گا... جو انہوں نے سوچ رکھا تھا بڑی مشکل سے انہیں یہ موقع مل گیا تھا

---

"راستہ چھوڑے میرا.... مجھے اندر جانا ہے_" ہانیہ نے آس پاس دیکھا... ادھر کوئی بھی نہیں تھا وہ بالکل سنسان سی جگہ تھی___

"اندر جانے کی جلدی کیا ہے مجھے خود کو دیکھنے دو لڑکی تم میں جو بات ہے اس نے شاہنواز خان کو بیچین سا کر دیا ہے_" کچھ شراب کا نشہ کچھ ہانیہ کو سامنے پا کر وہ بہکے سے تھے.... آگے بڑھ کر اس کا چہرہ چھو ہی لینا چاہتے تھے کی ہانیہ نے پوری شدت سے ایک زبردست طمانچہ ان کے گال پر مارا تھا

---

"مجھے ہاتھ لگانے کی جرأت بھی مت کرنا شاہنواز خان... میں ہانیہ میر ہوں اصلان میر کی بہن اس کی ناموس پر ہاتھ ڈالا نا تو تمھارا ہاتھ کاٹ دے گا_" کتنی بھی ڈر پوک صحیح مگر اس کی رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا تھا جو اصلان میر جیسے شیر کی رگوں میں تھا وہ شیرنی بن کر دہاڑی_____

شاہنواز خان نے اپنے گال پر ہاتھ رکھ اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا پھر وہ مکاری سے مسکرائے تھے_

"بہت غلط کیا تم نے.... اگر تم مجھے زرا سا چھو لینے دیتی... تو میں آرام سے تمھیں جانے دیتا... مگر اب وہ تمھارا حال کروں گا کی ساری زندگی اس کمینے انسان کی بہن کہلوانے کی ہمت بھی نہیں کر سکوں گی_" اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے انہوں نے ہانیہ کو دیکھا.. ہانیہ کو اس کی آنکھوں سے بے انتہا خوف محسوس ہوا تھا_

وہ تیزی سے اس کے پاس گزر کر بھاگ جانا چاہتی تھی کی اس سے پہلے ہی شاہنواز خان نے اس کی کلائی جکڑ کر اسے اپنے پاس کھینچ لیا.....

اس سے پہلے ہانیہ چیختی اس کے ہونٹوں پر ہتھیلی جما کر شاہنواز خان اسے کمر سے پکڑ کر اٹھا چکا تھا... ہانیہ بے بسی سے تڑپتی ہوئی اس گرفت میں ہاتھ پیر چلا رہی تھی مگر شاہنواز خان نے اسے اسی طرح اٹھائے ہوئے ایک سمت بڑھ گیا_____

**********

"تمھارا دماغ خراب ہے شاہ... تم جانتے ہو یہ کس کی بہن ہے... اگر اسے زرا سی بھی بھنک پڑی کی اس کی بہن ہمارے پاس ہے.... وہ ہمارے اس طرح پیچھے پڑ جائے گا کی سارے کالے چھٹے ہمارے کھل جائے گے.. جانتے ہو نا اس کے ذریعے سے ہمیں کیا فائدہ ہو رہا ہے_" امجد ملک اس کی ڈیمانڈ سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گیا_ وہ بری طرح سے شاہنواز خان کے اوپر برسا تھا_____

"سب جانتا ہوں میں مگر اس لڑکی کو آج حاصل نہیں کیا نا... یا اسے چھوڑ دیا نا یہ جا کر اپنے بھائی کو سب بتا دے گی اور تب سمجھاتے پھرنا مجھے_" وہ بنا ان کے رعب میں آئے اسی مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ بولے_____

"شاہ تمھیں یہ لڑکی کو لانے کے لئے میری بیٹی کی شادی والا ہی دن ملا تھا.... کسی کو پتا چل گیا تو کیا ہو گا اور لڑکے والوں کو خبر ہو گئی تو_" ملک امجد نے اپنا سر تھام لیا..... شاہنواز خان کی طرح ان کی

عیاشیوں کی ایک لمبی فہرست تھی مگر انہوں نے دنیا والوں کے سامنے اپنے چہرے پر شرافت کا نقاب ڈالا ہوا تھا....

وہ سیاست داں تھے اور سیاست چلتے تھے مگر اب شاہنواز خان کا اصلان میر کی بہن کو اٹھا لانا وہ پریشان ہو گئے تھے.... شاہنواز خان نے انہیں پریشان ہوتے ہوئے دیکھ کر ان کے شانے پر ہاتھ رکھ دے_____

"کچھ نہیں ہو گا ملک.... سوچوں جب لڑکوں والو کو میری اور تمھاری بیٹی کے بارے میں نہیں پتا چلا تو اور کیا پتہ چلے گا_" وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے امجد ملک کے اڑتے رنگ والے چہرے کو دیکھ کر بولے_____

"شاہ زبان سنبھال کر رکھا کر اپنی.. اگر زبان کھولی تو_" دوسرے ہی پل ملک امجد نے ان کا ہاتھ جھٹک دیا ان کی بات نے انہیں بھڑکا دیا تھا_____

"ملک میں ایسا کبھی نہیں کروں گا جس سے تیری ساکھ خراب ہو.... بس کچھ دیر اسے یہی رہنے دے میرے ساتھ بس کسی کو پتہ نہیں چلے.... ابھی میرا خاص آدمی پہنچتا ہو گا اور وہ اسے لے کر ایسا نکل جائے گا کی اصلان میر کو اس کے دھول کے نشاں بھی نہیں ملیں گے_" شاہنواز خان نے ایک دم سے رنگ بدل کر ان کا ہاتھ تھام کر نرمی سے کہا_____

"سوچ لو خطرہ نا ہو جائے_" وہ اب کچھ کچھ راضی ہو گئے مگر اب بھی کشمکش میں تھے_____

"کچھ نہیں ہو گا ہم نے اس سے بھی پاور فل لوگوں کی چڑیا غائب کی ہے.... وہ آج تک کہاں گئی کچھ پتا چلا اس سے کچھ بھی نہیں ہو گا_" شاہنواز خان کچھ زیادہ ہی مطمئن تھے آج تک اتنے جرم کئے

تھے کی خود پر خدائی کا گمان ہونے لگا تھا مگر یہ نہیں جانتے تھے خدا جب رسی کستا ہے تو زمین پر چھپنے کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ملتی ہے_____

**********

کار ڈرائیو کرتے ہوئے اصلان نے اپنی پاکٹ میں سے موبائل نکالنا چاہا مگر موبائل پاکٹ میں نہیں تھا_اس نے اپنے کرتے کے سارے جیب ٹٹولے اس کا موبائل کہاں گر گیا تھا_کہیں وہی تو نہیں..."شٹ.... اب پھر سے ادھر ہی جانا پڑے گا_"اس نے زرو سے ہاتھ اسٹیرنگ پر مار کر کار ریورس کر کے دوبارہ واپس اسی راہ پر موڑلی جدھر سے وہ آیا تھا_فل اسپیڈ میں کار دوڑا کر اس نے پھر سے کار شادی والے ہوٹل کی پارکینگ میں داخل کی تھی_____

وہ بہت تیز قدموں سے ہوٹل کے اندر آیا تھا... ہر طرف اب بھی رنگوں بو کا سیلاب پھیلا ہوا تھا_وہ سیدھا چلتا ہوا اماں جی اور اپنی فیملی کے باقی لوگوں کے پاس آیا تھا_____

"کیا بات ہے اصلان خیریت؟ کیا ہوا؟"ماں جی اس کی اتنی جلدی واپسی پر گھبرا کر اپنی جگہ پر کھڑی ہو کر پوچھنے لگی_____

"کچھ نہیں ماں.... موبائل میرا گر گیا ہے یہاں شاید_"اصلان نے تسلی دینے والے انداز میں ان سے بول کر آس پاس دیکھا____

"لالا یہ رہا آپ کا موبائل_" پاس بیٹھی ندا نے فوراً اس کا موبائل ہاتھ میں لے کر اونچا کر کے لہرایا_ اصلان نے اپنی پیشانی پر انگلی سے مارا خود ہی ندا کو دیا تھا اور لینا بھول گیا_____

"اصلان کا موبائل تمھارے پاس کیسے_؟" چاچی نے فوراً اپنی جڑواں بیٹیوں کو گھورا____

"ہمارا نیٹ ختم ہو گیا تھا.... لالا کا موبائل اس لئے لیا کی ....

"بک بک مت کرو دو لالا کو موبائل.... لالا جب جا رہے تھے دے دینا چاہئے تھا نا_" چاچی نے ندا کو بری طرح سے جھڑکا تھا..... وہ بیچاری ماں کی ڈانٹ پر رونی صورت والی ہو گئی_____

"کوئی بات نہیں چاچی مجھے یاد رکھنا چاہئے تھا لاؤ گڑیا اپنا موبائل بھی دو_" اصلان کو ان کا ڈانٹنا برا لگا اس نے ندا کا سر سہلا کر اس سے پیار سے کہہ کر بہلانا چاہا_____

"کوئی ضرورت نہیں موبائل نیٹ کی تم لوگ شادی انجوائے کرنے آئی ہو جاؤ شادی انجوائے کرو..." اس بار ماں جی نے بھی ٹوک دیا تو وہ دونوں جلدی جلدی سے اپنا اپنا لہنگا سنبھال کر اٹھ کر بھاگی تھی_ اصلان دونوں کو گڑیا جیسے بھاگتے دیکھ کر ہولے سے ہنسا تھا_____

"ہانی کہاں ہے ماں_" اصلان نے اس بار ہانیہ کا پوچھا وہ جب گیا تھا تب بھی وہ نہیں تھی_ اب بھی غائب تھی شک کا جو کیڑا دل میں گھر کر گیا تھا وہ ابھر آیا_____

"پتہ نہیں کہاں گم ہو گئی ہے... شاید اپنی دوستوں کے پاس ہو گی_" ماں جی نے ادھر ادھر دیکھ کر اسے تلاشنا چاہا_____

"یہ عانیہ بھی جانے کہاں کہاں پھر رہی ہے_" چاچی کو اپنی بیٹی کی بھی فکر ہوئی____

"کہاں ہو گی... ہو گی اپنے دوستوں کے پاس_" ماں جی نے زرا چڑ کر کہا اب نجانے کیوں انہیں اپنی ضدی سرکش بہو بہت بری لگنے لگی تھی_ بری بھی اس لئے لگ رہی تھی کی ان کے بیٹے کی تو وہ کوئی پرواہ بھی نہیں کرتی تھی.....

ان کا بیٹا دن بہ دن سنجیدہ ہوتا جا رہا تھا وہ ماں تھی بیٹے کے دل کا حال جان کر کڑھتی تھی_ چاچی نے بس ایک نظر ماں اور سنجیدہ سے اصلان کو دیکھا_____

"میں عانیہ کو ڈھونڈ کر لاتی ہوں_" وہ بیٹی کی خبر لینے کے لئے اسے تلاشنے کے لئے وہاں سے اٹھ گئی_____

"ماں ہانی کو بلائے کہاں ہے وہ_" اصلان کو ابھی صرف ہانی کی فکر تھی ان سے بیچینی سے کہا تھا.....

موبائل سے اس کا نمبر ڈائل کیا مگر وہ کال پک اپ نہیں رہی تھی_____

"کسی دوست کے پاس ہو گی_" ماں جی نے آس پاس دیکھتے ہوئے پھر سے ہانیہ کو ڈھنڈنا چاہا

_____

"اس کی صرف ایک دوست ہے اور اسے میں ہی دیکھتا ہوں_" اصلان ہونٹ بھینچ کر ان کے پاس سے اٹھ کر اس بھیڑ میں آروشا کو ڈھونڈنے لگا_ اس لڑکی سے کچھ بعید نہیں تھا کی جذبات میں آکر اس کی بہن کو اپنے بھائی کے ساتھ بھگا دے_____

*********************

آروشا ایک طرف طرح طرح کے کھانوں کے پاس اپنے لئے پلیٹ بھرتی نظر آ ہی گئی..... وہ ابھی وہاں اکیلی ہی تھی کوئی دوسرا اس کے ساتھ نہیں تھا_ وہ تیز قدموں سے اس کے سر پر کھڑا ہو گیا _"ہانیہ کہاں ہے آروشا شاہنواز خان_" اپنے پاس بہت ہی سرد آواز کی گونج پر مگن سی آروشا نے چونک کر سر اٹھایا.... شاہنواز خان کے نام سے پکارنے جانے پر ایک آگ لگا دی تھی اصلان نے..... کوئی اسے اس کے باپ کے نام سے پکارے اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا اس لئے جھٹکے سے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے اصلان میر کو گھورا_____

"کون سی ہانیہ میر... میں کسی ہانیہ میر کو نہیں جانتی اصلان میر صاحب_" خوب چبا چبا کر بولتی وہ اصلان کو گھور رہی تھی_____

"حشم کہاں ہے؟_" اصلان کو اس کے انداز نے بہت تاؤ دلایا تھا.... اس لئے اب سوال بدل کر پوچھا تھا_____

"اوہ تو آپ کو لگتا ہے میرا بھائی آپ کی بہن کو لے کر چلا گیا ہے... اسی لئے آپ مجھ سے پوچھنے آئے ہے... یہ تو کتنی خوشی کی بات ہے... لیں منہ میٹھا کرے اب تو رشتے داری ہو گئی_" وہ ایک دم سے طنزیہ مسکرا کر اپنی بھری پلیٹ سے ایک بڑا سا کیک پیس اٹھا کر اس کے منہ کی طرف بڑھا چکی تھی_ اصلان نے جبڑے بھینچ کر اس کے ہاتھ پر ایک ہاتھ مار کر دور کر دیا.... کیک چھٹک کر دور جا گرتا کی آروشا نے سنبھل کر اپنا کیک پیس بچایا_____

"کتنے بد ذوق ہے آپ.... اتنا اچھا میرا کیک پیس گرانے کے موڈ میں تھے.... بٹ چلے آپ نہیں کھائے گے تو میں ان دونوں کے بھاگنے کی خوشی میں اپنا منہ میٹھا کر لیتی ہوں_" آروشا اسے جلا جلا

کر خاک کرنے کے آج موڈ میں تھی مسکرا کر وہ بڑا سا پیس اپنے منہ میں ٹھونس لیا_ اصلان کا دل کہا اس آفت کی پڑیا کو آج تہس نہس کر دے_____

"آروشا شاہنواز خان اگر میں اپنے اصلی روپ میں آ گیا نا تو تمھارا بولنا تو کیا تمھاری سانسوں پر بھی پابندی لگا دوں گا_" خود پر ضبط کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں گاڑ کر اسے گھور رہا تھا_ ایک پل کے لئے آروشا کا ننھا سا دل ڈر کر سکڑ گیا_____

"کس خوشی میں آپ میری بولتی بند کریں گے اور آپ ہوتے کون ہے مجھے دھمکی دینے والے_" وہ اس کی نظروں سے گھبرا تو گئی تھی مگر خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش میں اسی تیور سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے بولی تھی_____

"سیدھی طرح سے بولتی ہو یا نہیں ورنہ آج تمھاری یہ زبان کھینچ لوں گا_" اصلان کو اس کی بہادری پر بے حد غصہ آ رہا تھا_____

"نہیں بولوں گی کیا کر لیں گے_" وہ نڈر بن کر اس کے آگے تن کر کھڑی تھی_____

"میں جو کر سکتا ہوں وہ تم سوچ نہیں سکتی ابھی بتاؤ تمھارا بھائی کہاں ہے_" اصلان نے اپنی انگارے اگلتی آنکھوں کو ایک پل بھی اس کے چہرے سے ہٹایا نہیں تھا_____

"جو چاہے کر لیں... میں نہیں بتاؤں گی کی وہ دونوں کہاں گئے ہے.. اب تو جب تک وہ دونوں نکاح نہیں کر لیتے تب تک نہیں بتاؤں گی_" آروشا اس بار ان آنکھوں میں دیکھ نہیں سکی تھی مگر اس نے اسے تپانے کے الٹا سیدھا بول دیا یہ جانے بنا کی اس کا نتیجہ کتنا برا ہو سکتا ہے خود اس کے لئے

_____

اتنا سننا تھا کی اصلان میر نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھین کر ٹیبل پر اچھالی تھی اور اسے کمر سے اٹھا کر ایک طرف کھینچ لیا_ آروشا نے ڈر کر چیخنا چاہا مگر اس کا مضبوط ہاتھ ڈھکن کی طرح آروشا کے ہونٹوں کو بند کر چکا تھا_ وہ اسے اٹھا کر اس طرف لایا تھا جہاں اب کسی کے آنے کا امکان نہیں تھا

____

اصلان غصے میں ایسی حرکت کریں گا اس لا آروشا کو یقین نہیں تھا.. وہ ایسی شاکڈ ہوئی کی مزاحمت کی ساری کوشش اس نے ترک کر دی .....

اصلان نے ایک دم سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچ کر خود سے لگا لیا آروشا اتنی خوفزدہ تھی کی اب چیخنے کی کوشش بھی نہیں کر رہی تھی... اصلان اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر کھلے بالوں کو گردن کی پشت سے مٹھی میں جکڑ کر آروشا کا چہرہ اونچا کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غرایا _" آج تمھارے بھائی کو دکھا دوں گا کی جب ایک نامحرم کسی جائز رشتے کے نا ہونے سے دوسروں کی بہنوں کو چھوتا ہے تو ایک بھائی کی غیرت پر کیسی ضرب لگتی ہے_" آگ اگلتے ہوئے وہ آروشا کے بالوں پر پکڑ سخت کرتے ہوئے جھکا تھا اور آروشا کی آنکھیں اور بھی پھٹ گئ_____

وہ اس کی پکڑ میں تڑپ رہی تھی وہ کتنا ظالم تھا آج آروشا کو پتا چلا... اس کی سانسیں گھٹ رہی تھی اور ہونٹوں پر ہوتی تکلیف سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے.... وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر اصلان میر کے بازوؤں پر برسا رہی تھی مگر اس کے فولاد جیسے بازوؤں پر کیا اثر ہونا تھا.. آخر کار آروشا کے ہاتھ نڈھال ہو کر بے دم ہو کر اس کے پہلو میں گر گئے____

اصلان نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے تب ہی چھوڑا جب اس کے منھ میں خون کا ذائقہ گھل گیا... ایک جھٹکے سے آروشا کو دھکا دے کر اسے پیچھے دھکیلا تھا... وہ جیسے بے جان سی گرتے گرتے دیوار سے ٹکرا گئی _ اصلان نے اپنے منھ میں آ جانے والے خون کو زمین پر تھوک کر آروشا کی طرف دیکھا پھر بہت ہی استہزایہ سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی تھی ___

"اب جب بھی تم یا تمھارا بھائی ان ہونٹوں کو دیکھے گا نا تو اسے دوسرے کی بہن کو چھونے کا خیال بھی نہیں آئے گا _" وہ آروشا کے زخمی خون رستے لبوں کو دیکھ کر نفرت سے کہتا مڑ گیا

---

اب اسے ہانیہ اور حشم کو ڈھونڈنا ہے آج اس کے ارادے بہت ہی خطرناک تھے _ اس نے موبائل نکال کر کال ملائی تھی... "فیضان ایک لڑکے کی پیک بھیج رہا ہوں سارے گارڈز کو الرٹ کر دو سب یہی ہوٹل کے اس پاس آ جائے... اسے اس ہوٹل سے نکلنے مت دینا مجھے یقین ہے یہ یہی سے نکلے گا _ آج اس لڑکے کی ہڈیاں سلامت نہیں رہنی چاہئے _" آروشا اس کا حکم سنتے ہی اپنی ساری تکلیف بھول کر بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ گئی ____

"نہیں نہیں... آپ ایسا نہیں کر سکتے میرا حشم ہانیہ کے پاس نہیں ہے.... میں ایسے ہی آپ کو بھڑکا رہی تھی _" اس نے بوکھلائے ہوئے اچانک سے اس کا بازوں تھام کر روک دیا تھا اصلان نے پورے غصے سے مڑ کر اس سے بازوں چھڑانا چاہا ____

"اصلان پلیز میری بات پر یقین کرے.... میں نے سب جھوٹ بولا تھا، میرا مقصد بس آپ کو چڑانا تھا... قسم لے لیں میں نے سب جھوٹ بولا_" وہ اس کے بازوں کو سختی سے دبوچے اسے روتی ہوئی جلدی جلدی بول رہی تھی_

"میرا بھائی بے غیرت نہیں کی آپ کی بہن کو لے کر بھاگ جائے_ میرا یقین کرے میں سچ کہہ رہی ہوں... میرا بھائی بے قصور ہے وہ ہانیہ سے محبت کرتا ہے مگر ایسی گری حرکت نہیں کرے گا_ اسے بخش دے وہ کبھی ایسی حرکت نہیں کر سکتا_" اصلان سے التجا کرتے ہوئے اس نے ایک دم سے اپنے ہاتھ جوڑ دئے_____

"پھر کہاں ہے ہانیہ_" اور مشکل سے کسی پر یقین کرنے والا اصلان میر اس لڑکی کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتا تھا اب بھی اس کے بہتے آنسوؤں نے اس کے جڑے ہاتھوں نے اصلان کے غصے کو ختم کر دیا.... اس نے سنجیدگی سے پوچھا_____

"حشم کا نہیں جانتی مگر ہانیہ کو پچھلی طرف جاتے دیکھا، تھا آپ چلے میں آپ کو دکھاتی ہوں_" آروشا کو یقین نہیں ہو رہا تھا کی جلاد نے اتنی جلدی اس کا یقین کر لیا.... خوشی خوشی بتاتے ہوئے اس نے اپنے گال رگڑ کر صاف کر ڈالے اور پورے جوش سے پھر سے اس کا بازوں تھام لیا

_____

"ایک منٹ_" اصلان نے اچانک سے اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان دیکھ کر روکا تھا_ اپنے کرتے کے جیب سے رومال نکال کر اس نے آروشا کے ہونٹوں کے کنارے سے رستا خون صاف کیا

تھا... آروشا جیسے پتھر کی ہو گئی.... وہ بہت نرمی سے اس کے ہونٹوں پر لگا خون صاف کر کے اب اس کی پھیل گئی لپسٹک بھی صاف کر رہا تھا____

اصلان نے اس کے ہونٹوں کو صاف کر کے رومال فولڈ کیا اور گالوں پر آنسوؤں کے نشان اور پھیلا کاجل بھی صاف کر کے درست کر دیا_____

"چلو_" رومال دوبارہ اپنے کرتے کے جیب میں رکھ کر وہ مڑ گیا_ آروشا آنکھیں بند کر کے کھولتی ایک ٹرانس سی کیفیت سے چلتی اس کے پیچھے ہو لی_____

********************

ہانیہ دروازہ پیٹتے پیٹتے تھک گئی تھی جانے یہ کون سا روم تھا اور کہاں تھا کی اس کے چیخنے اور چلانے پر بھی کوئی اس کی مدد کو نہیں آ رہا تھا____

"ماں... لالا آئے اور مجھے بچا لیں پلیز مجھے بچا لیں_" وہ بے تحاشا روتے ہوئے فریاد کرتی ادھر ہی فرش پر بیٹھتی چلی گئی_ روتے ہوئے بس سب کو پکارتے ہوئے بس اتنی التجا کر رہی تھی کی کیسے بھی صحیح اسے کوئی بچا لیں _____

"یا اللہ مجھے آج خود سے مایوس نہیں ہونے دے.... میرے پاک پروردگار میری عزت کو محفوظ رکھ... کسی کو بھی بھیج مگر مجھے اس خبیث انسان سے بچا لیں_" وہ روتی ہوئی چھت کی طرف دیکھتی اپنے اللہ سے مدد مانگ رہی تھی_____

"کوئی ہے... کوئی مجھے بچالیں.... لالا... ماں... آشو.... حشم.. وہ روتے روتے سب کو پکار رہی تھی آخر میں حشم کا نام لے کر وہ بری طرح سے پھپھک پڑی_____

"حشم... حشم مجھے بچالو اپنے باپ سے میں تمھاری محبت ہوں حشم.... کہاں ہو تم مجھے بچالو شاہنواز خان سے_"وہ رو رو کر حشم کے تصور سے التجا کر رہی تھی فریاد کر رہی تھی_____

تبھی ہانیہ کو لگا جیسے کوئی بالکنی سے اندر آیا ہو وہ ڈر کر اٹھ کر دیوار سے لگ گئی... اب جانے کون ہے... اور پھر بالکنی سے اندر آتے شخص کو دیکھ کر ہانیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی... اس کا دل اتنی زور سے دھڑکا کی جیسے بند ہی ہونے لگا..... وہ پتھر سی بنی اس شخص کو اپنے قریب آتے دیکھ رہی تھی

_____

**********

آروشا.. اصلان کو لے کر ہوٹل کے پیچھے والے حصے میں آگئی... جدھر اس نے ہانیہ کو جاتے دیکھا تھا_"میں نے ہانیہ کو ادھر ہی آتے دیکھا تھا.. وہ بہت پریشان تھی نا... اس لئے ادھر آکر رونے کا کام کر رہی ہو گی... میں جانتی ہوں اسے اچھی طرح سے اب... اس بھیڑ میں تو سب کے سامنے نہیں رو سکتی تھی نا تو اس لیے" ....

"دو سیکنڈ کے لئے چپ نہیں رہ سکتی تم_" اصلان نے اس کے لگاتار بولنے پر جھنجھلا کر اسے بری طرح سے ڈانٹ دیا... پھر چاروں طرف دیکھنا شروع کر دیا ادھر خاصا اندھیرا تھا اور وہ ہانیہ کو ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا_____

"اصلان دیکھے یہ ہانیہ کا سینڈل ہے..." وہ ادھر ادھر گھوم کر اسے تلاش ہی رہا تھا کی ہانیہ کا ایک پاؤں کا سینڈل لے کر آروشا خوشی خوشی اس کے پاس آگئی_ اصلان نے جلدی سے اس کے ہاتھ میں سینڈل دیکھے_" تمھیں یقین ہے یہ اس کے سینڈل ہے_" اصلان کچھ بے یقین سا اسے اور سینڈل کو دیکھ رہا تھا_____

"ہاں...ہاں اسی کے ہے یہ سینڈل... وہ میرے ساتھ ہی خرید کر لائی تھی اس کے سائز کے مل نہیں رہے تھے تو اس نے مجھے پورے مال میں گھماڈالا تھا اور "....

"دیکھو آروشا میری بات غور سے سنو... میں اس وقت بہت پریشان ہوں تم پلیز سارے قصے پھر کبھی مجھے سنا دینا_" اصلان نے اس کی فل اسپیڈ میں چلتی زبان کو دیکھ کر بہت ہی تحمل سے اور نرمی سے سمجھاتے ہوئے زبردستی مسکرایا بھی_____

"پھر آپ میری بیٹھ کر سنیں گے نا.. مجھے آپ سے بہت سی باتیں کرنی ہے_" آروشا سے ایسے ہی جواب کی امید کی جاسکتی ہے_ اصلان نے بس اپنے ہونٹ بھینچ لئے____

"یہ سینڈل تمھیں کہاں سے ملے_" وہ اب پریشان ہو چکا تھا ہانیہ خطرے میں تھی اور اسے یقین ہو گیا تھا کی یہ کام حشم کا بالکل نہیں_____

"میں نے ادھر اسے ڈھونڈا ہے_" آروشا نے انگلی سے اشارہ کیا تو اصلان برق کی تیزی سے ادھر بڑھا پیچھے پیچھے اس کے آروشا بھی تھی___ ادھر ایک لمبا سنسان کوریڈور تھا اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا_____

"اصلان اپنا موبائل آن کرے مجھے فرش کی طرف دیکھنا ہے_" آروشا نے آگے قدم بڑھائے ہی تھے کی آروشا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا_____

"اب کیا ہے_" ایک تو پہلے ہی پریشان تھا اس پر سے یہ لڑکی_____ "موبائل آن کرے میرے پاس ابھی نہیں ہے_" وہ اس کے چلانے پر سہم کر بولی___

"جاؤ تم میں ڈھونڈ لوں گا ہانی کو.... تمھارا آنا صحیح نہیں_" وہ نیم تاریکی میں بھی چاند کی طرح چمکتے اس کے ڈرے ڈرے گھبرائے سے چہرے کو دیکھ کر اس بار نرمی سے بولا___

"میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی_" آروشا نے ایک دم سے تن کر اپنا ارادہ اسے بتا دیا، وہ کتنی ضدی لڑکی تھی اصلان سمجھ چکا تھا اس لئے اس نے بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا_____

"موبائل دے نا اصلان_" پھر وہی تان اصلان نے اس بار پوری جارحیت سے پلٹ کر اس کا بازوں پکڑ کر ہلا دیا تھا_" چپ سے چلو ورنہ اس بار تمھارے منھ پر تمھارا ڈھائی گز کا دوپٹہ باندھ دوں گا_" اف جلاد کا غصہ آروشا سہم کر ڈرتے ڈرتے بولی_" اصلان.. میں صرف دیکھنا چاہتی ہوں کی ہانیہ نے وہ ترکیب آزمائی کی نہیں_" معصوم بنی اس نے بتایا_____

"کیسی ترکیب_" اس نے بھویں سکڑی_____

"موبائل دے نا_" اصلان نے اس بار موبائل نکال کر اسے خاموشی سے تھما دیا_ آروشا نے فوراً موبائل ٹارچ آن کر کے نیچے فرش پر دیکھا تھا پھر اس کی آنکھیں چمک گئ_____

"دیکھا ہانو نے ترکیب آزمائی ہے اس کی ٹوٹی چوڑیاں_" وہ چہک کر اس کا بازوں ہی تھام گئ_"اب ہانو کا پتا چل جائے گا اصلان_" خوشی اتنی زیادہ ہوئی کی وہ اس سے لپٹ ہی گئ... اصلان دم بخود ہو گیا اس پاگل لڑکی کی حرکت پر_____

"دور رہ کر بات نہیں ہوتی تم سے_" اصلان نے جھنجھلا کر اس کا شانہ پکڑ کر خود سے الگ کیا_" سوری.. وہ میں ناخوشی سے زیادہ ...

"کیسی ترکیب ہے یہ_" اس نے ٹوک کر آروشا کو چوڑیوں کی طرف دھیان دلایا_____

"اوہ... وہ کیا ہے نا کی مجھے راستے یاد نہیں رہتے اور ہم نے علی بابا اور چالیس چور دیکھا ہے... ویسے میں ابھی صرف سترہ سال کی ہوں میرے اٹھارہ ہونے میں ٹائم ہے... تو ہم نے یوٹیوب پر الف لیلا دیکھا.. یونویوں ہی شوق شوق میں اور پھر مر جینا .....

"آروشا تم بہت بولتی ہو.." اسلان کی بس پیشانی پر ہاتھ مارنے کی کثر رہ گئ تھی.. حالات کیسے تھے.. وہ پریشان تھا اور اسے اسٹوری ٹائم سوجھ رہا تھا_____

"آپ کم بولتے ہیں نا اس لئے ورنہ میں کہاں اتنا بولتی ہوں... اب آپ دیکھ لیں جب سے آپ کے ساتھ ہوں کہاں بول رہی ہوں... بس کچھ ہی جملے بولے ہے اور آپ .....

اصلان نے دانت پر دانت رکھ لئے اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگا... چوڑیوں والا راز بھی نہیں پوچھا سمجھ گیا کی علی بابا دیکھ کر دونوں کو مرجینا بننے کا خیال آگیا ہو گا_____

"اف اصلان آپ کتنا تیز چلتے ہیں.... قسم سے کبھی آپ کے ساتھ فرصت سے واک پر نکلی نا تو میرے تو پیر ہی ٹوٹ جائے گے... وہ دوڑتی ہوئی اس کے ہم راہ ہوئی تھی.. "ہاں تو میں کہہ رہی تھی کی ....

وہ کچھ بھی کر لیں اس لڑکی کی زبان نہیں بند کر سکتا تھا.. اس لئے تمام تر ناگواری کے باوجود بھی اس کی فل اسپیڈ میں چلتی زبان کے جوہر برداشت کرتے ہوئے تاریکی میں بڑھتا جا رہا تھا

_____

******** ***********

ہانیہ پل پل قریب آتے اس شخص کو دیکھ کر دیوار سے چپکی جا رہی تھی کیونکہ اس شخص کی آنکھوں میں اتنا غصہ تھا کی وہ ڈر گئی تھی_____

"بہت شوق ہے تمھیں اکیلے اکیلے یہاں وہاں پھرنے کا...ڈال لیا ناخود کو مصیبت میں...تم دونوں کی زبان جتنی چلتی ہے نا اتنی اگر عقل چلے نا کبھی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہو_" وہ غصے سے اس کے سر پر کھڑا اپنی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے اس پر بری طرح سے برس رہا تھا_____

"حشم..." وہ ایک دم سے اس کے گلے سے آ لگی_ کوئی ہانیہ کے دل سے پوچھتا اسے دیکھ کر کیسا سکون اس کے دل کو مل گیا تھا_ وہ اس کے گلے سے لگی اور بھی بری طرح سے روئی تھی..... حشم اسی طرح سے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے بس جبڑے بھینچے اپنا ضبط آزما رہا تھا...خود سے لپٹی ہانیہ کو اپنی بانہوں میں لے کر تسلی دینے کا اسے کوئی خیال بھی نہیں گزرا_____

"حشم.. حشم تم... تم آ گئے مجھے بچانے..." وہ روتے ہوئے اسی طرح اس کے گلے میں اپنے بازوں ڈالے اپنا چہرہ اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھ کر بولی_____

"میں یہاں ایک لڑکی کو بچا کر اپنا فرض نبھانے آیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے لڑکیوں کی عزت کتنی نازک ہوتی ہے_" حشم نے سرد مہری سے اسے دیکھتے ہوئے ہانیہ کے ہاتھ اپنے گلے سے نکال دئے_____

ہانیہ ساکت ہو گئی...وہ کیسے بھول گئی اس نے حشم کا دل توڑا ہے اور دل توڑنے کا گناہ تو اللہ بھی معاف نہیں کرتا یہ تو انسان تھا.. وہ اسے کیسے معاف کر دے گا_ ہانیہ اپنے لب کچلتے ہوئے اس سے الگ ہو کر دور ہٹ گئی_____

"اب خاموشی سے جو کہہ رہا ہوں وہ کرنا اگر یہاں سے نکلنا ہے ٹھیک_" حشم ایک اجنبی کی طرح اسے سمجھا کر چاروں طرف کچھ ڈھونڈنے لگا_ہانیہ کو اب اپنے اغوا ہونے سے زیادہ جان سے پیارے شخص کی بے رخی رلا رہی تھی_____

**********

"یہ حشم یہاں کیا کر رہا ہے_" شاہنواز خان روم میں لگے کیمرے سے دوسرے روم میں بیٹھے دیکھتے ہوئے ایک دم سے چلا اٹھے____

"پتہ نہیں باس یہ کیسے پہنچ گیا_" ساتھ بیٹھا ان کا غلام ان کے غصے سے گھبرا کر اپنی چیئر سے اٹھ گیا

____

"شاہ... شاہ غضب ہو گیا وہ اصلان میر ادھر ہی جا رہا ہے جدھر اس کی بہن کو تم نے رکھا ہے_" ابھی وہ اٹھ کر اسی روم میں جاتے جہاں حشم پہنچ گیا تھا.... ملک امجد اسی روم میں گھبرائے ہوئے داخل ہوئے تھے_____

"وہاٹ... وہ چیخ پڑے..." اسے کس نے بتایا ایک کام کہا ملک اور تم وہ بھی نہیں کر پائے_" وہ سنتے ہی بھڑک کر چلائے.. ہر طرف سے کام خراب ہو رہا ہے_____

"یہ سب تمھارا کارنامہ ہے منع کیا تھا نا تمھیں اس کی بہن کو اٹھوانے کو اور تم بھاگ بھی نہیں سکتے اس کے آدمی ہوٹل اور ہوٹل کے اطراف میں آ چکے ہے_" ملک امجد غصے سے ان پر ہی بری

طرح سے برس رہے تھے... ان کی بیٹی کی شادی تھی اور دکھاوے کی ساری عزت اب خراب ہو رہی تھی.. مہمانوں کے سامنے کیا عزت رہ جائے گی ان کی_____

"ملک، ملک تم کوئی کام کے نہیں ہو... ایک کام تم ڈھنگ سے نہیں کر سکتے.. اسی لئے تمھارا بھائی تم سے ہزار قدم اگے چلتا ہے_" شاہنواز نے مکا ٹیبل پر مارتے ہوئے ملک امجد کو غصے سے دیکھا تھا..

ملک امجد گھبرایا ہوا بس اپنی پیشانی پر آیا پسینہ پونچھ رہا تھا_____

شاہنواز خان نے اسکرین کی طرف دیکھا اور پل میں ہی حشم اور ہانیہ کو دیکھ کر ان کے شیطانی دماغ میں ایک ترکیب آئی تھی_____

"ملک... مل گیا راستہ اصلان میر سے بچنے کا اور اس سے بدلا لینے کا بھی_" شاہنواز خان شیطانیت سے مسکرائے تو ملک امجد نے فوراً انہیں دیکھا_____

"کیسے...." وہ تجسس سے پوچھ کر اسکرین کی طرف دیکھتے بولے.. انہیں کچھ تسلی ہوئی_____

"وہ دیکھو حشم..." شاہنواز نے انگلی سے ادھر کا اشارہ کیا جدھر اسکرین لگی ہوئی تھی_____

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے_" اس لڑکے کو وہ کیسے بھول سکتے ہیں... یہ لڑکا تو تاعمر انہیں یاد رہیں گا.. انہوں نے اپنی آنکھوں کے پاس رہ گئے وہ گہرا نشان چھوا جو کبھی اسی کے سبب انہیں ملا تھا

_____

"یہ ہمیں بچائے گا.. یہاں میڈیا بھی ہے نا_" شاہنواز نے آنکھوں کو سکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھا_____

"کیا کرنا ہے_" وہ بھی سمجھ گیا کی کیا کرنا ہے دونوں کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ آچکی تھی

"بس تم دیکھتے رہو اور اپنے آدمی سے کہو اسے آرام سے ہانیہ کو لے کر نکلنے دو_" وہ اسی شیطانی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے پلٹ کر پھر اسکرین کی طرف دیکھنے لگے... حشم کے ساتھ ساتھ اب اصلان میر کی بھی عزت کی وہ دھجیاں بکھرنے کے لئے پوری طرح سے تیار تھے... جو انہوں نے سوچا تھا قدرت بھی ان کا ساتھ دے رہی تھی_____

********************

حشم نے بہت احتیاط سے روم کی بالکنی میں آکر جھانک کر اُدھر دیکھا جدھر اس نے یہاں سے نکلنے کے لئے رسی باندھی ہوئی تھی... شکر تھا ابھی بھی ادھر کوئی نہیں تھا... بس مسئلہ یہ تھا وہ اکیلے تو آرام سے جا سکتا ہے مگر ہانیہ کا کیا کرے_____

"حشم ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے..." ہانیہ بہت ڈری ہوئی تھی.. خوف سے وہ اس کا بازوں اپنے ہاتھوں میں دبوچے ہوئے اس سے الگ ہی نہیں ہو رہی تھی_____

"گھبراؤ مت ہم بس اس روم کی بالکنی سے نکل کر انشاء اللہ نیچے پہنچ جائے گے_" حشم نے بے ساختہ اپنے بازو سے لگی ڈر دی ڈری ہانیہ کا گال تھپک کر تسلی دی تھی_____

For more visit (exponovels.com)

"حشم مجھے ڈر لگ رہا ہے.. ہم گر گئے تو_" وہ کچھ دوری پر بالکنی کی گریل دیکھتے ہوئے اور بھی خوفزدہ ہوئی_____

"کچھ نہیں ہو گا چلو بس میرے پیچھے مجھے کس کر پکڑے رہنا.. اوکے"_ اس نے تسلی دی تو ہانیہ سہمی ہوئی سر ہلا کر خود کو تیار کرنے لگی_____

حشم سے بالکل لگے ہوئے اس نے ڈرتے ڈرتے بالکنی کی ریلنگ سے بندھی رسی دیکھی... "تم نیچے مت دیکھنا اوکے..." حشم نے جلدی سے کہا تو ہانیہ نے کس کر آنکھیں بند کر لی.. پھر اس نے حشم کی کمر میں بازوں باندھے ہوئے جیسے پل صراط پار کیا تھا... وہ خود کے ساتھ ہانیہ کو بھی سنبھالے بڑی احتیاط سے دوسری بالکنی میں کودا تھا_____

"آجاؤ اب اس روم سے نکل کر ہمیں نیچے ہال میں پہنچنا ہے_" ہانیہ نے آنکھیں کھول کر حشم کو دیکھا اور پھر بے انتہا خوشی سے چاروں طرف .....

"حشم ہم نیچے نہیں گرے.." وہ بے انتہا خوش تھی کی صحیح وسلامت دوسرے روم کی بالکنی میں تھی_____

"ہاں.. اب خوشی بعد میں جتا لینا نکلنا ہے یہاں سے.." وہ پھر سے روکھائی سے کہتا مڑ گیا تو ہانیہ ٹھنڈی سانس بھر کر اس کے پیچھے ہولی_____

حشم نے جیسے ہی دروازہ کھول کر قدم باہر نکالا تھا وہ بری طرح سے ٹھٹھک گیا وہی حال ہانیہ کا بھی تھا وہ خوف سے کانپ کر حشم کا بازوں تھام گئی_ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے لفٹ سے نکلتے اصلان اور اس کے پیچھے آروشا کو دیکھ رہی تھی_____

اصلان میر نے پہلے سنجیدہ سے حشم پھر ڈر کر پیلی ہوتی ہانیہ کو دیکھا.... ابھی وہ لفٹ سے نکل کر ان کی طرف بڑھا ہی تھا کی... دھڑا دھڑ سیڑھیاں چھڑ کر نجانے کہاں سے چند میڈیا کے لوگ ان کی طرف آکر دھڑا دھڑ فوٹوز لینے لگے_____

ان سب کو دیکھ کر ہانیہ ڈر سے کانپتی حشم کے بازوں سے چپک گئی وہی حشم کو بھی سکتہ ہو گیا کی یہ کیا ہو رہا ہے_____

"مسٹر حشم شاہنواز خان آپ مسٹر اصلان میر کی بہن ہانیہ میر کے ساتھ ایک روم میں کیا کر رہے تھے ان سے کیا رشتہ ہے آپ کا_"ایک رپورٹر تیزی سے مائک لے کر حشم کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی_____

"کیا بکواس ہے یہ..." حشم بھڑک کر ایک دم سے دہاڑا تھا ہانیہ تو سفید پڑنے لگی ایک مصیبت سے باہر نکلی تو سامنے اتنی بڑی بدنامی وہ بھی اس کے مسیحا کے اوپر اتنا بڑا الزام____

"کیا جاننا ہے آپ لوگوں کو_"اصلان اپنے جبڑے بھینچے ان لوگوں کے پاس آگیا اس کے پیچھے پیچھے آروشا بھی تھی_____

"اصلان میر صاحب کیا آپ کو معلوم تھا کی آپ کی بہن، حشم شاہنواز خان کے ساتھ ہے.. یا آپ انجانے میں یہاں آگئے ہیں.."رپورٹر کی چلتی زبان... اصلان نے سرخ آنکھوں سے اسے اور کیمرا مین کو دیکھا_____

"آپ لوگوں کی باتوں کا جواب میں نیچے دوں گا_" سرد مہری سے کہہ کر وہ ہانیہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے بازو سے لگا کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا تو آروشا نے جبڑے بھینچے حشم کا ہاتھ تھام کر اسے جیسے تسلی دی_____

**********

وہ ہانیہ کو اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے کر نیچے ہال میں آیا تو ادھر اور ہی ہنگامہ مچا ہوا تھا_یہاں بڑی سی اسکرین پر وہ سینز دکھائے جا رہے تھے جب حشم، ہانیہ کو بچانے روم میں گیا تھا اور ڈری سہمی ہانیہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی.... کتنے غلط رنگ دئے گئے تھے حشم کے پاک جذبات کو... وہ تو بس ہانیہ کو شاہنواز خان کے چنگل سے نکالنے گیا تھا_____

ہال میں ایک خاموشی چھائی ہوئی تھی.. ماں جی صدمے میں ڈوبی ہوئی تھی... اصلان کی مٹھیاں بھینچ گئی، شاہنواز خان نے اپنی گندی فطرت کا کیسا رنگ دکھایا_____

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین دیکھئے... شرافت سے بھرپور اصلان میر کے بہن اور بہنوئی کو_" شاہنواز خان ہاتھ میں مائک پکڑے اس کی عزت کو اچھال رہے تھے.... حشم اور آروشا نے لہو رنگ آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا_____

سب کی نگاہیں اصلان میر اور اس کے ساتھ لگی تھر تھر کانپتی ہانیہ پر تھی... حشم کا سر جھک گیا اور آروشا بت سی بنی کھڑی تھی_____

"کیوں اصلان میر صاحب کوئی جواب ہے آپ کے پاس..... اب کیا کروں گے تم_ "شاہنواز خان بڑے غرور سے چلتے ہوئے ان کے قریب آکر بولے.. انہوں نے ایک نگاہ خود کو گھورتے حشم پر بھی ڈالی.. جس کا بس نہیں چل رہا تھا کی ان کا خون ہی نا کر دے_____

"اب میں یہ کروں گا شاہنواز خان..." اصلان میر نے قریب آکر ایک دم سے ایک مکا ان کے خوبصورت جبڑے میں جڑ دیا تھا وہ الٹ کر وہی فرش پر گئے گئے_ محفل میں موجود لوگ جو پہلے ہی حیران پریشان تھے اب تو اور بھی تعجب زدہ ہو کر اپنی انگلیاں دانتوں تلے دبا رہے تھے

_____

میڈیا کا سارا کیمرا ان دونوں کی طرف ہو گیا... ملک امجد اپنی جگہ سے ہلنا بھول گئے_____

"تم کیا سمجھتے ہو مجھے یعنی اصلان میر کو بہکا سکوں گے... اصلان میر ہمیشہ اپنی عقل کے ساتھ آنکھ کان بھی کھلے رکھتا ہے وہ اچھا برا سمجھ سکتا ہے__ وہ سمجھ سکتا ہے کس کی آنکھیں پاک ہے اور کس کی گندی_ "اس نے پورے جلال سے کف اڑاتے ہوئے کارپیٹ پر گرے شاہنواز خان کو گریبان سے تھام کر اٹھایا تھا اور ایک بار پھر سے ایک زوردار مکا ان کے چہرے پر پڑا تھا_____

"یہ لڑکا پاک ہے.... معصوم ہے وہ تمھارا بیٹا صحیح مگر کبھی تمھارے جیسا نہیں ہو سکتا_ "اصلان میر کے الفاظ حشم نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی... کیسا سکون پہنچا تھا آج معتبر ہو کر.... آروشا نے بھیگی بھیگی آنکھوں سے غصے سے بھرے اصلان میر کو دیکھا... آج دل میں چھپی محبت نے چپکے سے اسے اپنا سب کچھ مان لیا_ ہانیہ روتی ہوئی اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی.. جو مان اور غرور اسے اپنے بھائی پر تھا اس میں اور اضافہ ہوا تھا_____

"تو لے کر گیا تھا میری بہن کو.. تمھاری ہمت کیسے ہوئی اپنے گندے ہاتھوں سے میری بہن کو ہاتھ لگانے کی_" پھر سے اس نے شاہنواز خان کا گریبان تھام کر مکا جڑنا ہی چاہا کی شاہنواز خان نے اس کے ہاتھ کو اپنی ہتھیلی میں جکڑ لیا_____

"کیا ثبوت ہے تمھارے پاس کی میں لے کر گیا تھا تمھاری بہن کو.. وہ اپنے یار کے ساتھ نہیں گئی تھی_" اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے انہوں نے اصلان کو دھکا دیا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا.. بلکہ چٹان کی طرح جمے ہوئے چٹانوں کی ہی سختی سے بولا تھا_____

"مجھے کسی ثبوت کی ضرورت بھی نہیں... میرے لئے میری بہن کی گواہی کافی ہے مگر دنیا کو دکھا دینا چاہتا ہوں کی تو کتنا خبیث اور گندا انسان ہے_" اس نے اشارہ کیا اور اس کے وفادار نے فوراً وہ ویڈیو آن کر کے دکھا دی جب شاہنواز خان ہانیہ کو اٹھا کر لے گیا تھا.... یہ وڈیو حاصل کرنا اصلان میر کے وفاداروں کا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا... ان لوگوں نے آتے ہی سیکورٹی والوں سے یہ وڈیو حاصل کر لی تھی_____

سب کے منھ کھل گئے.. ملک امجد کی پیشانی پسینے سے بھیگ گئی اور شاہنواز خان دم بخود سے ہو گئے _میڈیا والے مزے سے سب ریکارڈ کر رہے تھے پل ہی میں ان کی ساکھ دھول ہونے لگی

_____

"تمھاری جرأت کیسے ہوئی میری بہن پر گندی نگاہ ڈالنے کی اسے ہاتھ لگانے کی_" اصلان نے اپنا آپا کھوئے ہوئے شاہنواز خان کو کالر سے پکڑ کر پھر سے ایک مکا مارا تھا اس بار اس نے شاہنواز خان کو گرنے نہیں دیا تھا اس کا کالر پکڑے ایک زبردست گھوسا اس کے پیٹ میں مارا تھا_____

"اصلان بس کرو اب... ہمیں چلنا چاہیے اب....." ماں جی سے اب برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ اصلان کے قریب آکر اس کا بازوں تھام گئی تو اصلان نے بھی خود پر قابو پایا_ ایک نگاہ سب کو دیکھتے ہوئے اس کی نگاہ بھیگی ہوئی آنکھوں والی آروشا کی طرف اٹھی... آج اس بیوقوف لڑکی کی وجہ سے وہ اپنی عزت بچا سکا تھا... اسی وقت آروشا نے اسے دیکھا دونوں کی نگاہیں ملی اور نگاہوں ہی نگاہوں نے سارا حال بیان کر دیا_____

"تمھیں بھگتنا پڑے گا اصلان میر... تمھاری عزت کو بھرے بازار میں نہیں اچھالا تو میر انام بھی بدل دینا... اب تیری بہن نا صحیح تیری بیوی ہی صحیح_" زخمی شاہنواز خان نے اپنے منہ میں بھرے خون کو زمین پر تھوکتے ہوئے انتقامی نگاہوں سے اصلان میر اور ان کے ساتھ جاتی ہوئی اس کی فیملی کو دیکھ رہے تھے_ آج کی یہ بے عزتی وہ کبھی نہیں بھول سکتے... اصلان میر اب ان کا دشمن تھا جسے ہرانا ان کا اب اولین مقصد تھا.. چاہے اس کے لئے انہیں کوئی بھی طریقہ اپنانا پڑے

_____

********************

اصلان لگاتار روڈ پر نگاہ جمائے ہوئے، ہونٹ بھینچے کار ڈرائیو کر رہا تھا... اس کے ساتھ والی سیٹ پر ماں جی بہت سنجیدہ سی بیٹھی تھی اور بیک سیٹ پر ہانیہ.. کار میں اس وقت اتنی خاموشی چھائی ہوئی

تھی کی جیسے کوئی اس کار میں موجود ہی نا ہو.... آج جو کچھ ہوا تھا اس حادثے نے ان کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالا تھا_____

ماں جی نے گردن موڑ کر سر جھکائے بیٹھی ہانیہ پھر ڈرائیو کرتے اصلان کو دیکھا... انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اصلان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا... اصلان نے چونک کر پہلے اپنے ہاتھ پر رکھے ماں جی کے ہاتھ کو پھر ان کے چہرے کو دیکھا____

"میں ٹھیک ہوں ماں..." زبردستی مسکرا کر اس نے انہیں تسلی بخشنی چاہی_____

"اصلان... وہ انسان بہت خطرناک ہے.. کہیں وہ تمھیں یا کسی اور کو نقصان پہنچانے کی کوشش نا کرے_" دل میں پلتے خدشات ان کے ہونٹوں پر آ ہی گئے_____

"ماں... وہ خطرناک نہیں ایک بزدل انسان ہے.. آج جو میں نے اسے سبق سیکھا دیا ہے نا... آج کے بعد وہ کبھی بھی ہمت بھی نہیں کرے گا کی ہمارا نام اپنے ہونٹوں پر لے سکے_" اس کی آواز میں ہی نہیں چہرے پر بھی چٹانوں سی سختی موجود تھی_____

"پتا نہیں کیسے اس کی نگاہ میری بیٹی پر پڑ گئی... خبردار ہانیہ جواب تم اس لڑکی سے ملی.. جب باپ ایسا ہے تو بیٹا بیٹی کیا اس سے کم ہوگے_" وہ اس بار بہت نفرت سے بولی تو ہانیہ تڑپ گئی... خود اصلان کا دل کہا ان کی غلط فہمی دور کر دے وہ دونوں معصوم ہے.... پاک ہے مگر اس کے لب خاموش ہی رہے_____

"ماں اس غلیظ انسان سے آشو اور حشم کو نا ملائے.. آپ کو معلوم ہے آج حشم نا ہوتا تو..." ہانیہ کیسے برداشت کرتی مگر سب بتانے کی خواہش میں آنسوؤں نے گلا روندھ دیا_____

"چپ رہو تم... عقل ہے تم میں آج کتنی بڑی بدنامی ہونے والی تھی ہماری.. سوچ بھی نہیں سکتی ہو تم... کیا ہوتا اگر.. " وہ اسے بری طرح سے ڈانٹ کر بہت غصے سے اپنی بات ادھوری چھوڑ گئی

---

"ماں... اللہ کا شکر ہے کچھ نہیں ہوا اور نا کبھی ہو سکتا ہے... آپ ٹینشن مت لیں_" اصلان نے نرمی سے کہہ کر ان کا غصہ ختم کرنے کی کوشش کی_____

"کیسے ٹینشن نالوں... یہ تو ہے ہی بیوقوف اور ایک بہورانی ہے کی انہیں کسی کی پرواہ ہی نہیں.. بتاؤ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی آرام سے اسی فنکشن میں انجوائے کرنے کے لئے رہ گئی... ناگھر والوں کی پرواہ ہے ناشوہر کی..." انہوں نے غصے میں وہ موضوع چھیڑ دیا جس سے اصلان ہمیشہ بچتا رہتا تھا.... اب بھی سنجیدہ ہو کر سارا دھیان ڈرائیو پر لگا دیا ...

روڈ پر نگاہ جمائے جمائے اس کی نگاہ لہراتے آنچل پر پڑی تھی... آنچل میں چھپا اس کا وجود.. اصلان اسے کیسے نہیں پہچان سکتا تھا.. بے اختیار اس نے بریک پر پاؤں رکھے تھے .....

ماں جی نے حیرت سے اصلان کو کار روکتے اور پھر فرنٹ ڈور کھول کر اترتے دیکھا تھا.... اترنے کی وجہ دیکھتے ہی ان کی پیشانی پر ہزار بل پڑ گئے_____

**********

آروشا متعجب سی اپنے قریب پہلے کار رکتے پھر اس کار سے اتر کر اپنے قریب آتے اصلان کو دیکھنے لگی.... وہ تیز قدموں سے ان دونوں کے پاس آیا تھا... "کیا ہوا.. آروشا ایسے کیوں کھڑی ہو_" آروشا کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی جو اطمینان اترا تھا.. بے ساختہ اصلان نے فکر مندی سے اس سے پوچھ لیا_____

حشم جو بونٹ کھولے اپنی کار میں موجود خرابی ڈھونڈ رہا تھا اس نے چونک کر سر اٹھایا_____

"کچھ نہیں ہوا ہے... آپ جاسکتے ہیں..." اس سے پہلے کی آروشا جواب دیتی... حشم پھر سے اجنبی بن چکا تھا سرد مہری سے بول کر چپ چاپ کھڑی آروشا کو اپنی پشت پر کر لیا اور پھر بونٹ کے اندر سر جھکا لیا... آروشا نے بہت خاموشی اور بے بسی کے احساسات کے ساتھ بس اصلان کے پیشانی کے بل دیکھے تھے_____

"کار خراب ہو گئی ہے تو چلو میں ڈراپ کر دیتا ہوں_" اصلان نے تحمل سے کہا.. کچھ بھی تھا وہ ان دونوں کو روڈ پر تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا... آروشا کی آنکھوں میں تحیر سا سمٹا وہ اجنبی بھی بن چکا ہے اور انہیں تنہا بھی نہیں چھوڑنا چاہتا_____

"میں نے کہا نا اصلان صاحب.. ہم چلے جائے گے.. آپ زحمت مت کرے_" حشم نے بد تمیزی سے اس بار سر اٹھا کر جواب دیا_____

"حشم چپ سے میری کار میں بیٹھ جاؤ..." اصلان نے سنجیدگی سے دونوں کے چہرے پر نگاہ ڈال کر رعب سے حکم دیا_____

"اصلان صاحب... آپ جاسکتے ہیں ہمارے راستے ایک نہیں...." وہ آنکھوں میں غصہ اور سرد مہری لئے اصلان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے بہت تلخی سے بولا_____

اصلان کچھ دیر حشم کے چہرے کو گھورتا رہا تھا پھر اس نے مڑ کر اپنی کار کے پیچھے ہی کھڑی کار سے ٹیک لگا کر کھڑے فیضان کو دیکھا_" فیضان یہاں آؤ_" اس نے ہاتھ کے اشارے سے بھی اسے بلایا.. وہ فوراً اطاعت میں سر ہلا کر ان کے قریب آگیا.....

آروشا نے حیرت سے اس پہلوان جیسے ہٹے کٹے شخص کو دیکھا.. قد و قامت میں وہ اصلان ہی جیسا تھا مگر اس کی شکل بالکل بھی اصلان جیسے ہیرو سی نہیں تھی وہ بہت خطرناک گنڈہ سا لگ رہا تھا

_____

"یس باس_" وہ آتے ہی ادب سے سر اصلان کے آگے جھکا کر بولا..." حشم کو اٹھاؤ اور اسے اپنی کار میں لے جا کر بیٹھا دو_" اصلان نے فوراً حکم دیا تو حشم کیا آروشا کو بھی غصہ آگیا .....

"تم ہوتے کون ہو میرے بھائی کو ہاتھ لگانے والے.. ہاتھ لگایا تو یہ جو تمھاری گنڈے والی شکل ہے اسے اپنے ناخونوں سے اور بگاڑ دوں گی_" فیضان حیران پریشان سا اس نازک سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا.. جو اس کے سینے تک بھی نہیں پہنچ سکتی تھی اور وہ شیرنی بنی اسے ناخونوں سے نوچنے کی دھمکی دے رہی تھی .....

اصلان نے ہونٹ بھینچے اور ایک ہی جھٹکے میں حشم کے آگے تن کر کھڑی آروشا کا بازوں پکڑ کر اسے کنارے کر دیا.... فیضان نے فوراً حشم کو کاندھے پر لادا اور حشم کی لاکھ مزاحمت.. اور چیخ و پکار کے باوجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا_

آروشا کو اس گنڈے کی زبردستی پر تپش آ گیا اور وہ اصلان سے بازوں چھڑانے کی کوشش ہی کرنے لگی تھی کی_____

"آروشا تم فیضان پر میری طرح بھروسہ کر سکتی ہو.. وہ بہت نیک فطرت کا انسان ہے.. حشم کو حفاظت سے گھر تک پہنچا دیں گا یہ میری گارنٹی ہے تمھیں_"اس سے پہلے آروشا جنگلی بلی بن جاتی یا ایک قیامت مچا دیتی اصلان نے بہت دھیمی آواز میں اسے سمجھایا....

" وہ کچھ نہیں کرے گا نا_"وہ اب بھی ڈری ہوئی تھی.. بہت سہم کر وہ اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا_____

"کچھ بھی نہیں.. مجھ پر بھروسہ ہے نا تمھیں_" اصلان اس وقت جیسے سب بھول گیا تھا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے اس کے چہرے کو تھام لیا... آروشا نے بس ہولے سر ہلا دیا

_____

"گڈ گرل.. تمھارا اور حشم کا یہاں رکنا خطرناک تھا وہ ضدی ہے...اس لئے ایسا کرنا پڑا جس کے لئے معذرت.. چلو کار میں بیٹھو_"وہ سنجیدگی مگر پیار سے اس کا گال تھپک کر اسے سمجھا کر کار کی طرف مڑا تو آروشا بھی اس کے ہمراہ ہو گئی_____

آروشا نے بیک سیٹ پر بیٹھتے ہی گردن موڑ کر خاموش بیٹھی ہانیہ کو دیکھا.. اس کے دیکھتے ہی وہ اداسی سے مسکرا دی.. ہانیہ جانتی تھی آج اس کی اپنی بیسٹی سے آخری ملاقات ہے.. کل جانے قسمت ان کو ملائے یا نا ملائے_اس نے آروشا کا ہاتھ تھام لیا..

" تم ٹھیک ہو ناہانو.." آروشا کب سے یہ سوال کرنا چاہتی تھی مگر موقع ہی نہیں ملا.. قسمت سے مل گیا تو وہ بے قراری سے پوچھ بیٹھی... اپنے باپ کی کارگردی پر وہ شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہتی تھی

"ہمم.. ٹھیک ہوں.. تم ٹھیک ہو نا.. یہ تمھارے ہونٹوں پر چوٹ کیسے لگ گئی_" ہانیہ نے پھیکی مسکراہٹ سے جواب دے کر فکر مندی سے اس کے ہونٹوں کو چھوا.... ہانیہ کا پوچھنا تھا کی ایک پل کے لئے ڈرائیو کرتے اصلان کے چہرے کا رنگ بدلا... دوسرے ہی لمحے وہ خود کو سنبھال کر پتھر کا بن گیا____

آروشا نے مشکل سے اپنی سسکی دبائی دل کا درد اور بڑھ گیا_" کچھ نہیں.. میں کولڈ ڈرنک پی رہی تھی کی گلاس لگ گیا.." اس کا بہانہ بھی اسی کی طرح معصوم سا تھا.. بے ساختہ اصلان نے بیک ویو مرر کو آروشا کے چہرے پر فٹ کیا تھا... دل کہنے لگا آج جی بھر کر اسے دیکھ لیں_____

ادھر ماں جی ان سب سے لاتعلقی اختیار کئے ہوئے بس اپنی سوچوں میں الجھی ہوئی تھی.. آج جو حادثہ ہوا تھا وہ اتنی آسانی سے تو بھلایا نہیں جا سکتا تھا_ وہ اصلان کے انداز پر بھی بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی.... کچھ تو تھا جو اصلان ان دونوں کے لئے اتنا فکر مند تھا.. خاص طور پر آروشا کے لئے اس کی جذباتیت وہ کار میں بیٹھے بیٹھے دیکھ چکی تھی_____

"ضرور تو نے باٹل منھ سے لگا کر پی ہو گی_" وہ دونوں پاس ہو اور سب بھول کر لڑے جھگڑے نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے_____

"ہاں تو کیا گلاس میں ڈالنے کی زحمت کون کرے_" وہ بھی لمحوں میں اسی لڑنے جھگڑنے والی ٹیون میں آ گئی____

"تو بھگت لیا نا اب گھر جا کر کوئی مرحم وغیرہ لگا لینا_" ہانیہ نے چڑ کر پھر فکر مندی سے کہا... "ٹھیک ہے.." آروشا سر ہلا کر پہلے اصلان پھر خاموش بیٹھی ماں جی کو دیکھ کر ہانیہ کے کان کے پاس جھکی

_____

"ہانو یہ تیری بھابھی کہاں ہے....." بڑی راز داری سے اس کے کان میں جھک کر کہا.. ہانیہ نے جلدی اصلان کی طرف دیکھا پھر اس کے کان کے پاس جھکی_ "ہو گی وہیں کہیں.. لالا اتنے غصے میں تھے کی بس مجھے اور ماں کو ساتھ لیا اور کار میں بیٹھ گئے.. چاچی ہے ساتھ آ ہی جائے گی.." ہانیہ نے بھی سرگوشی میں بتا کر اس کا ہاتھ دبا دیا کی اب فل حال ایسی ویسی کوئی بات مت کرنا...وہ بھی سمجھ کر سرد آہ بھر کر چپ سی ہو کر بیٹھ گئی_____

For more visit (exponovels.com)

اصلان میر بہت ہی تھکے تھکے قدموں سے اپنے بیڈروم میں آیا تھا... ڈور کھولتے ہی اس نے خالی بیڈروم دیکھا پھر گھڑی کی طرف آدھی رات گزر چکی تھی اور عانیہ ابھی تک نہیں آئی تھی... اصلان اپنی پیشانی مسلتا آکر بیڈ پر گر سا گیا_____

آج کل اس پر کام کا بر ڈن بہت بڑھ گیا تھا وہ دن رات ایک اہم پروجیکٹ میں مصروف تھا... ایسے میں وہ اپنی پوری فیملی کو ٹائم نہیں دے پا رہا تھا..... لیکن کام کے باوجود بھی وہ سب سے باخبر تھا عانیہ کے گھر لوٹنے کی اوقات دن بدن بڑھتی جا رہی تھی... دن کیا وہ دیر رات تک نجانے کہاں گھومتی پھرتی رہتی ہے.....

آج کل ماں جی اور چاچی بھی آئی ہوئی ہے_ ابھی صبح ہی ماں نے اس سے عانیہ کی شکایت کی تھی کی وہ ان سے بہت بد تمیزی کرنے لگی ہے_ اصلان کیا کہتا وہ ان سے ہی کیا اس سے بھی بد تمیزی سے

پیش آ رہی ہے.. اور وہ صرف و صرف گھر کی عزت کی وجہ سے خاموش تھا ورنہ ایک منٹ نا لگاتا اسے اپنی زندگی سے نکالنے میں_____

اصلان کے سر میں شدید درد ہونے لگا... دن رات خود کو مصروف رہنے کے باوجود بھی وہ اس خیال سے خود کو آزاد نہیں کر پا رہا تھا جس نے اس کے دل کو بے سکون کر دیا تھا... جس نے اس کے دل کو ایسے درد سے آشنا کر دیا تھا جس سے وہ اب تک انجان تھا_____

وہی خیال.. وہی سراپے نے پھر سے ستایا تو.. دل میں درد کی ٹیسیں پھر سے اٹھنے لگی.... وہ کچھ دیر سکون سے اب بس سو جانا چاہتا تھا اسی لئے اس نے اٹھ کر سائڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس میں پانی بھرا اور دراز کھولنی چاہی کی تبھی اس کی نگاہ پہلے سے ہی کھلی دراز پر پڑی.. اس دراز کو عانیہ زیادہ تر اپنے سامان کے لئے استعمال کرتی اور پتا نہیں کیوں ہمیشہ لاک لگائے رکھتی تھی مگر آج وہ شاید بھول گئی تھی_____

اصلان یو تو اس کی چیزیں چھیڑتا نہیں تھا ناہی وہ شکی تھا مگر آج نجانے کیوں تجسس سا ہوا اس نے دراز کھینچی تھی... کچھ پرسنل چیزیں تھی اور کچھ دوائیں ساتھ ہی میڈیکل رپورٹ ٹائپ لفافہ.. اصلان نے دوائیں اٹھا کر دیکھا... اینٹی پریگینسی پلس تھی_____

وہ حمل روکنے کے لئے پلس لیتی تھی.. اصلان کا یہ سوچ کر ہی خون کھول گیا... یعنی اسے جو جھوٹی کہانی سنائی تھی وہ کیا... اس نے کہا تھا اس میں کچھ پرابلم ہے اور ماں بننا اس کے لئے رسک ہے اور اصلان نے یہ راز اپنے سارے گھر والوں سے چھپایا ہوا تھا.. صرف اس کی صحت یابی کے لئے اس

نے آج تک اس سے بچے والی ڈیمانڈ نہیں کی اور وہ اس طرح اسے دھوکہ دے رہی تھی

اس بار اصلان نے میڈیکل رپورٹ اٹھائی اور پھر اصلان نے بے یقین نگاہوں سے ساری رپورٹ پڑھی تھی اور اس کا دل کہا آج عانیہ کی کھال بھی ادھیڑ دے_ اس نے آج تک اسے کتنے بڑے دھوکے میں رکھا تھا

*********************

"کہاں سے آرہی ہو تم_" جیسے ہی عانیہ نے بیڈروم کا دروازہ کھولا.. اس کے کانوں میں اصلان کی سرد آواز گونجی... اس نے سوفے پر بیٹھے سگریٹ نوشی کرتے اصلان کو دیکھا_ گریبان کھلے.... ہاتھوں میں دبی سگریٹ...وہی صبح والے کپڑے... اس نے ابھی تک اپنا لباس تک نہیں چینج کیا تھا... عانیہ کو حیرت ہوئی.. اصلان بہت رکھ رکھاؤ والا مرد تھا نفاست تو اس کے وجود سے چھلکتی تھی تو آج .....

"آج کیسے فرصت مل گئی آپ کو یہ پوچھنے کی_" عانیہ اس کی طرف دیکھتی طنزیہ مسکراتی آکر بیڈ پر بیٹھ گئی.. لاپرواہی سے پرس دور پھینکا اور سینڈل پیروں سے اتار کر دور اچھالے

اصلان سگریٹ ایش ٹرے میں مسل کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا... عانیہ نے کانوں سے ٹاپس اتارتے ہوئے نگاہ اٹھائی.. اصلان کی سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر گڑی تھی.. اس میں اتنی برفیلی کاٹ

تھی کی عانیہ کا دل ڈر کر سکڑا.. اصلان کے انداز تبدیل سے لگے کہیں اسے اس کی عیاشیاں تو پتہ نہیں چل گئ_____

"کیا بات ہے اصلان. ایسے کیوں دیکھ رہے ہے..." اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے وہ لگاوٹ سے بولی.. اپنے مطلب پر وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں ماہر تھی_____

"آج سے دوماہ پہلے تم ڈاکٹر کے پاس کس لئے گئ تھی_" وہ اسی طرح اسے گھورتا ہوا کاٹدار آواز میں بولا.. عانیہ بری طرح سے چونکی مگر دوسرے ہی پل سنبھل کر مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے اسی لگاوٹ سے بولی_"بتایا تو تھا اصلان کی اپنا علاج کروا رہی ہوں تا کی آپ کی اور گھر والوں کی خواہش پوری کر سکوں...سب کو ایک وارث چاہیے نا"_

اس کے جھوٹے بہانے پر اصلان جھٹکے سے صوفے سے کھڑا ہو گیا.. وہ فرش روندتا ہوا عانیہ کے سر پر پہنچا اور اس کا ہاتھ اٹھا تھا...ایک زبردست تھپڑ کی گونج پورے روم میں گونج گئ_____

عانیہ کا منہ گھوم گیا وہ بیٹھے سے اوندھے منہ بستر پر گر گئ..."شرم آتی ہے مجھے تمھیں ایک عورت کہتے ہوئے... تم کیسی عورت ہو جو اپنے ہی بچے کی قاتل بن گئ.. تم مجھ سے جھوٹ بولتی رہی اور میں یقین کرتا رہا.. یہ صلہ دیا ہے تم نے میرے اعتبار کا میری نرمی اور پیار کا_" وہ اس کے سر پر کھڑا آج پہلی بار اس پر بری طرح سے برس رہا تھا_وہ گھوم کر دراز تک گیا تھا اور وہاں سے دراز کھینچ کر اس نے رپورٹ اور پلس لا کر اس پر پھینکے تھے_____

"تمھیں میرے بچوں کی ماں تک بننا گوارا نہیں اس لئے تم پلس کھاتی ہو... اتنا ناپسند ہوں میں تمھیں کی تم نے میرے بچے کو ختم کروادیا_" وہ اس پر چیختے ہوئے اپنی لہو رنگ ہوتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا_____

"ہاں ہو تم مجھے ناپسند.. ناپسند نہیں بلکہ نفرت کرتی ہوں تم سے.. تمھاری شکل.. تمھارے تھرڈ کلاس پہناوے.. تمھاری تھرڈ کلاس سوچ سے.." جھٹکے سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے وہ بھی پھنکارتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی_ اصلان کا دل کہا اس کا منھ تھپیڑوں سے لال کر دے جس نے اس کی وفاؤں کا یہ صلہ دیا ہے_____

"تم میری چاہت میرے اعتبار کے لائق ہی نہیں تھی عانیہ فہد میر..." وہ دکھ اور غصے سے اپنے سامنے کھڑی عورت کو بہت افسوس سے دیکھ رہا تھا_____

"میں تمھارے لائق نہیں تھی اصلان اسد میر میں_" وہ غرور سے اپنے سینے پر انگلی رکھ کر اسے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے دیکھتی ہنسی_ "زرا اپنی شکل آئینے میں دیکھو اصلان میر... تم میرے جیسی حسین لڑکی کے قابل نہیں تھے... لوگ ہنستے ہیں مجھ پر.. تمھاری شکل.. تمھاری سوچ.. تمھاری ڈریسنگ... کچھ بھی تو میرے لائق نہیں تھا_ تم کسی بھی حسین لڑکی کے قابل نہیں_" اصلان کی اس کی حقارت آمیز باتوں سے نفرت سی محسوس ہوئی تھی اس سے_____

"میں جیسا بھی ہوں.. مجھے خود پر فخر ہے.. تمھاری گواہی کی ضرورت نہیں کی میں خوبصورت ہوں یا بدصورت.. تم خود کو دیکھو تم کیا ہو.. ایک چمکتے دمکتے ریپر میں لپٹا ہوا مکروہ چہرہ... مجھے تمھاری

سوچ.. تم پر کوئی حیرت بھی نہیں.. جو عورت اپنا بچہ تک گرا سکتی ہے وہ کسی حد تک بھی گر سکتی ہے _"اصلان کے کڑوے لہجے میں کہے گئے سچ نے عانیہ کو انگاروں پر لوٹا دیا_____

"مجھے کوئی بچہ چاہیے بھی نہیں.. اور تم سے تو ہرگز نہیں_"وہ سراپا سلگ کر چیخی_ایک بار پھر اصلان کا ہاتھ اٹھا تھا اور عانیہ کے چہرے کو سرخ کر گیا_____

"میں اب ایک پل بھی تمھارے ساتھ نہیں رہنا چاہتا.. دور ہو جاؤ میری نظروں سے_"اس نے نفرت سے چیختے ہوئے عانیہ کا بازوں دبوچ کر اسے دروازے کی طرف دھکیل دیا_____

"تم کیا میں خود بھی اب یہاں رہنا نہیں چاہتی.. دیکھ لینا اصلان میر تمھیں بے عزت نا کر دیا تو میرا نام بھی عانیہ نہیں_"وہ مڑ کر ناگن کی طرح پھنکارتی اسے دیکھ رہی تھی_____

"گِٹ لوسٹ_"وہ پوری طاقت سے دہاڑا تو عانیہ پیر پٹختی شعلہ ور نظروں سے اسلان کو دیکھتی روم سے نکلی تھی... اس کے جاتے ہی اصلان نے غصے سے بیڈ کو ایک ٹھوکر ماری تھی.... نفرت اور غصے سے وہ جل رہا تھا_وہ عانیہ ہی تھی جس نے اصلان میر کی رحم دلی کو سلا کر اس کی جگہ پر بے رحمی کو جگا دیا تھا.. اس نے اسے ایسے ایسے زخم دئے تھے کی اصلان میر کی پوری ہستی ہی بدل گئی

_____

**********

"عانیہ اصلان میر کا زبردست افیئر وہ بھی شاہنواز خان کے ساتھ_ دونوں ایک ساتھ ایک دوسرے کو ڈیٹ کر رہے تھے اور اب ان دونوں نے لیو ریلیشن شپ میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے_"
ہر طرف بس یہی ایک خبر تھی اور یہی ایک شور تھا_ سوشل میڈیا میں بڑی تیزی سے یہ خبر پھیلی تھی_ ہر جگہ ان کے ہی ویڈیو کہیں ایک دوسرے کی بانہوں میں.. کہیں ایک دوسرے کو چومتے.. گلے ملتے.. اس نے واقعی میر خاندان کی عزت کی دھجیاں بکھیر دی تھی_____

اصلان میر کی رگیں جیسے پھٹ رہی تھی وہ پاگل سا ہو رہا تھا بڑا بھرپور تمانچا مارا تھا عانیہ اور شاہنواز خان نے مل کر اس کے منہ پر_ گھر میں جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا تھا سب ایک دوسرے سے نگاہیں چرائے ہوئے تھے... پوری حویلی میں موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا_____

"اصلان... مجھے تم سے کچھ کہنا ہے.." وہ اپنے روم میں گھسا سگریٹ پر سگریٹ پیتے ہوئے نفرت سے جل رہا تھا کی ماں جی اس کے روم میں آکر بولی_ اصلان نے انگارہ ہوتی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا جن کے چہرے پر پتھروں سی سختی تھی_____

"تم ایسے ہی اپنے روم میں بیٹھے بس تماشا دیکھتے رہوں گے.. یہی تھی میری تربیت.. نہیں اصلان میر نہیں.... میں نے ہمیشہ تمھیں انصاف کرنا سکھایا ظلم سے لڑنا سکھایا... اب اس طرح تمھیں بیٹھے انگاروں پر لوٹتے نہیں دیکھ سکتی... وہ کرو جس سے آج کے بعد عانیہ جیسی عورتیں کسی غیر مردوں پر نگاہ ڈالتے بھی گھبرائے_" وہ نفرت سے بولتی ہوئی.. اصلان میر کے دل میں انتقام کے جذبات بھڑکا چکی تھی_____

"آپ صحیح کہہ رہی ہے ماں..بیوی وہ میری تھی تو سزا میں اکیلے کیوں بھگتوں..اسے بھی برابر کی ملنی چاہیے بلکہ اس کے ساتھ اس شاہنواز خان کو بھی_"وہ اس بار ایک حتمی فیصلہ کر کے اپنی جگہ سے اٹھا تھا_____

پھر وہ ماں جی کے ساتھ ہی اپنے گارڈز کے ساتھ بندوقیں لئے لئے شاہنواز خان کے بنگلے میں گھسا تھا _شاہنواز خان کے بنگلے میں جب اصلان میر کی مرسیڈیز پوری رفتار سے گیٹ کے اندر گھسی تو وہاں بھگدڑ مچ گئی.... ادھر بڑے زور و شور سے آروشا کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھی_ آج اس کا نکاح تھا شاہنواز خان کے دوست کے ساتھ_____

شاہنواز خان کے گارڈز نے ان لوگوں کو روکنے کی کوشش کی تو چند ہی منٹوں میں اس کے آدمیوں نے انہیں دھول چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا...اصلان کارپیٹ پر بکھر گئے پھولوں کو روندتا ہوا بنگلے کے اندر آیا تھا_____

*******************

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اصلان صاحب_"وہ اندر کی سمت بڑھ ہی رہا تھا کی حشم اس کے راستے میں حائل ہو گیا..اصلان نے اپنی خونی آنکھوں سے اس لڑکے کو گھورا تھا_____

"کہاں ہے وہ شاہنواز خان_"اس نے حشم کا گریبان اپنی مٹھی میں دبوچ لیا_____

For more visit (exponovels.com)

"میں نہیں جانتا...." وہ بنا اس سے ڈرے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈال کر اسے گھور رہا تھا

"بلا اپنے باپ کو... آج اس کی بیٹی کی عزت اسی کے سامنے نا بکھیر دی تو میر انام اصلان میر نہیں_" وہ نفرت میں جیسے سب بھول گیا تھا.. اس کے سر پر بس شاہنواز خان سے بدلہ لینا تھا چاہے جیسے بھی.. وہ یہ بھی بھول گیا تھا کی جس لڑکی کی عزت وہ بکھیر دینا چاہتا ہے اس کی اہمیت اس کے دل میں کیا تھی

"میں تمھارا منھ توڑ دوں گا اگر تم نے میری بہن کا نام بھی اپنی زبان سے لیا تو_" حشم اس کے منھ سے ایسے الفاظ سن کر شیر کی طرح اس پر جھپٹا تھا مگر اصلان کے ایک ہی مکے نے اس کا منھ گھما دیا.. اس کے منھ سے خون نکلا تھا

"فیضان.. اسے اپنی قید میں رکھو ابھی یہ ہمارے بہت کام آئے گا_" وہ اپنے پیچھے کھڑے فیضان کو حکم دے کر آگے بڑھ گیا... اس کے پیچھے فیضان نے ایک ہی منٹ میں بپھرے حشم کو اپنے قابو میں کر لیا تھا .....

ماں جی بڑے ارام سے سب دیکھتی وہی ایک سوفے پر بیٹھ گئی... اب جو کرنا تھا اصلان اچھے سے کر لیں گا... جس کام کے لئے انہوں نے اصلان کو بھڑکایا تھا وہ کام اب ہو کر رہیں گا

بنگلے میں شاہنواز خان کہیں نہیں تھا مگر اس کی بیٹی تو تھی.. اسے شاہنواز خان چاہیے بھی نہیں تھا.. جو چاہیے تھا وہ ڈری ڈری سی اصلان میر کو دیکھ رہی تھی یہ وہ اصلان میر نہیں تھا جس پر وہ دل و جان

سے فدا تھی.. یہ تو کوئی اور تھا اسے وحشیانہ انداز میں دیکھتا اس کی نگاہوں میں آج کوئی پاکیزگی نہیں تھی_____

اصلان نے لہو رنگ وحشت ٹپکاتی آنکھوں سے عروسی جوڑے میں سجی شاہنواز خان کے بے حد حسین بیٹی کو دیکھا... ہری ہری آنکھوں میں بے انتہا خوف ہلورے لے رہا تھا اور کالی آنکھوں میں آج اسے نوچ لینے کی خواہش... وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے سر پر آکر کھڑا ہو گیا_____

"آ.. آ... آپ... ک.. ک.. کیا_" وہ ڈر کر کانپتی اسے دیکھ رہی تھی.. میک اپ سے اور بھی حسین ہو جانے والا چہرہ.. خوف سے پیلا ہو رہا تھا... وہ لرزتے قدموں سے پیچھے ہٹ رہی تھی_____

کیوں تم مجھے یاد نہیں کر رہی تھی.. تم یاد کرو اور ہم نا آئے.. ایسا کیسے ہو سکتا ہے.... مائ بے بی گرل_" مسکراتے ہوئے اس نے آروشا کو آنکھ ماری.. آروشا کی پیشانی عرق آلود ہو گئی وہ لرز سی رہی تھی.. آج وہ اصلان میر نہیں وہی بھیڑیا نظر آیا جس نے اب تک اسے خوفزدہ رکھا ہوا تھا

_____

"تیرا باپ میری بیوی کو لے گیا مگر بدلے میں وہ بیوقوف... ایسی حسین، ہوش ربا چیز میرے لئے چھوڑ گیا ہے_" وہ زہر میں ڈوبی مسکراہٹ سے بولتا اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ رکھ کر پھیرنے لگا... آروشا کو لگا اس کے گالوں پر جیسے انگارے چپک گئے ہو.. وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہٹنے ہی لگی کی اصلان نے اس کی گردن دبوچ کر اپنے قریب کھینچ لیا_____

"آروشا شاہنواز خان.. تیرے باپ نے جو کیا ہے اس کا خراج تمھیں دینا ہو گا.. اس نے میرے اندر کے سوئے وحشی جلاد مرد کو جگا دیا ہے اور اب یہ وحشی مرد تیرے ساتھ کیا کرتا ہے... تو جان

بھی نہیں سکتی_"وہ اس کی گردن دبوچے اس کے ہونٹوں کے پاس جھکا اپنی نفرت اس پر انڈیل رہا تھا.. آروشا کا دم سا نکل رہا تھا وہ اس کے ہاتھ سے اپنی گردن چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی تھی

_____

"لگا اپنے باپ کو کال_"ایک جھٹکے سے اسے بیڈ کی طرف پھینک کر اس نے اس کی گردن چھوڑی تھی.. آروشا بری طرح سے کھانستی بیڈ پر اوندھی ہو کر گری تھی_____

"جلدی لگا اپنے باپ کو فون_"جھک کر روتی بلکتی آروشا کا بازوں دبوچ کر اسے سیدھا کرتے ہوئے وہ دہاڑا تو آروشا سہم کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بیڈ سے ادھر کھسکی تھی جدھر اس کا موبائل رکھا ہوا تھا... پھر کانپتے ہاتھوں سے اس نے موبائل پر شاہنواز خان کا نمبر ملایا تھا_____

"شاہنواز خان_"جیسے ہی ادھر سے ہیلو کہا گیا اصلان نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا اور بہت ہی سرد آواز میں بولا_____

"اصلان میر تم میری بیٹی کے پاس "...

"سن شاہنواز خان... تیرے پاس عانیہ فہد میر ہے نا_"شاہنواز خان کی بات کاٹ کر وہ برفیلے انداز میں بولا_____

"ہاں ہے میری بانہوں میں اور میرے بستر میں کہو تو دکھا دوں_"ادھر سے اسے جلانے کے لئے کہا گیا.. اصلان کے ہونٹوں پر زہر میں بجھی مسکراہٹ آئی_____

"اس دو کوڑی کی عورت کے ساتھ تو ہی اپنا بستر گرم کر.... میں اصلان میر با قائم ہوش و حواس میں عانیہ میر کو طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں_" آروشا منھ پر ہاتھ رکھے اپنے سامنے کھڑے اصلان میر کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی_____

"اف اتنا غصہ_ میں تو سمجھا تم مبارک باد دوں گے_" شاہنواز خان نے قہقہہ لگایا_____

"تجھے ہی مبارک باد دے رہا ہوں مبارک ہو سسر صاحب بیٹی کا نکاح_" اس بار اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے خود کو دیکھتی آروشا کو آنکھ ماری اور پھر سے اس کی گردن پیچھے سے جکڑ کر اپنے چہرے کے قریب اس کا چہرہ کر لیا... آروشا ساری طاقت لگا کر بھی اس سے اپنی گردن نہیں چھڑا پا رہی تھی

_____

"کیا بکواس ہے تم میرے گھر پر ہو_" شاہنواز خان یہ سنتے ہی غصے سے چیخ پڑا_____

"تیرے گھر ہر ہوں اور تیری بیٹی کے قریب بھی ہوں اتنے قریب ہوں کی آرام سے اسے ہونٹوں سے چھو رہا ہوں_" خباثت سے آروشا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے آروشا کے گالوں پر اپنے دانت گاڑے.. وہ بری طرح سے چیخی تو شاہنواز خان دہاڑے_" اصلان میری بیٹی کے ساتھ کچھ بھی تو نے غلط کیا نا تو تجھے اور تیرے خاندان کو چھوڑوں گا نہیں میں "_

اصلان اپنے چہرے کو اٹھاتے ہوئے قہقہہ لگا کر بولا_" موسٹ ویلکم سسر صاحب... آی ایم ویٹنگ.... بس تو گھبرا مت اس سے نکاح کرنے جا رہا ہوں اور کوئی مجھے روک نہیں سکتا..... تیری بیٹی کو لے جاؤں گا رخصت کرا کر اپنی قید میں اور اس کے ساتھ سہاگ رات بھی مناؤں گا اور اگر دیکھنا ہے تو ویڈیو کال کر لینا... اوکے سسر صاحب خدا حافظ_" اس نے شاہنواز خان کے حواس اڑا

کر موبائل ایک طرف پھینک کر بری طرح سے اپنے گالوں پر ہاتھ رکھ کر روتی آروشا کی طرف دیکھا .....

"رونا ہے تو اب نکاح کے بعد رونا_"اس کے بالوں کو جکڑ اور اسی طرح اسے گھسیٹتے ہوئے وہ باہر لایا تھا_____

"ماں..مجھے ابھی اور اسی وقت اس لڑکی سے نکاح کرنا ہے_"ماں جی چونک کر صوفے سے اٹھی اور پھر ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی..اس سے اچھی تو کوئی سزا ہو ہی نہیں سکتی تھی..زمین کے بدلے زمین..جان کے بدلے جان اور عورت کے بدلے عورت..کامیاب ہو گئی وہ_____

"میں نہیں کروں گی آپ سے نکاح چھوڑے مجھے..ذلیل انسان چھوڑو مجھے_"آروشا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے اس سے اپنے بالوں کو چھڑانا چاہا_ماں جی آگے بڑھی تھی اور اس کے پھول سے گال پر ایک تمانچا جڑا تھا وہ تکلیف سے کراہنے لگی انہوں نے مارا بھی وہی جہاں کچھ دیر پہلے جلاد نے دانت گاڑے تھے_____

"چپ چاپ میرے بیٹے کی بیوی بننا قبول کر لو ورنہ.."انہوں نے انگلی اٹھا کر اسے دھمکی دی آروشا اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر بری طرح سے روئی تھی_____

چند ہی منٹوں میں اسے اصلان میر کے ساتھ بٹھا دیا گیا..ہر طرف بندوقیں تھامے اس کے گارڈز سامنے صوفے پر غرور سے گردن اکڑائے بیٹھی ماں جی اور بغل میں بیٹھا جلاد...سامنے نکاح خواں اس سے اب تیسری بار نکاح کے لئے ہاں کروا رہا تھا مگر آروشا ٹھس سے بیٹھی بالکل چپ تھی_

ماں جی پوری جارحیت سے اٹھ کر اس کا منھ کھلوانا ہی چاہتی تھی کی اصلان نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے رکنے کو کہا تھا اور گردن موڑ کر فیضان کو اشارہ کیا... وہ سر ہلا کر ایک طرف چلا گیا

---

"تم ہاں کرتی ہو یا تمھارے بھائی پر آج فاتحہ پڑھوالوں میں..." اصلان نے جھکے سر کے ساتھ بیٹھی آروشا کی تھوڑی پکڑ کر اونچی کر دی آروشا کی نگاہ سیدھے زخمی حشم پر گئی تھی.. اس کا بھائی زخمی سا بیہوشی میں تھا اور اس کے سر پر بندوق رکھے اس کا گارڈز کھڑا تھا

"یہاں سے تم ہلی بھی نا تو تمھارے بھائی کا آخری دن ہو گا" وہ اٹھ کر اس کے پاس جاتی کی اصلان کی سرد آواز کانوں میں گونجی.. آروشا نے گردن موڑ کر ساتھ بیٹھے جلاد کو دیکھا اور روتے ہوئے قبول ہے کہا تھا... اصلان کے ہونٹوں پر تلخ سی مسکراہٹ ابھری اور ماں جی بھی پر سکون ہو گئی

---

"حشم.." وہ مچل کر اس کے پاس جانا ہی چاہتی تھی کی اصلان نے اشارہ کیا اور فیضان زخمی حشم کو لے کر چلا گیا ادھر وہ چیختی رہی فریاد کرتی رہی مگر یہاں کسی کا بھی دل نہیں پگھلا.. اصلان اسے زبردستی اٹھا کر بنگلے سے لے کر اپنی کار تک آیا تھا اسے بیک سیٹ پر پٹخ کر وہ ڈور لاک کر چکا تھا.. پھر جس آندھی طوفان سے وہ آیا تھا اسی طوفانی رفتار سے اس کی کار کے ساتھ باقی گاڑیاں بھی اس کے پیچھے پیچھے رواں دواں تھی

---

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

اصلان میر نے ایک زبردست ٹھوکر دروازے پر مار کر دروازہ کھولا تھا_ آروشا سہم کر دیوار سے لگ گئی ابھی ابھی اصلان کی ماں اسے زبردستی پھر سے دلہن بنا کر چھوڑ کر گئی تھی اور ابھی ہی اصلان میر زخمی شیر کی طرح روم میں داخل ہو گیا_____

وہ ڈری ڈری سی اس کی لہو رنگ آنکھیں دیکھ رہی تھی.... اس کے چہرے پر اتنی سختی اور وحشت تھی کی آروشا کا دل پتے کی طرح کانپنے لگا تھا_ آج اسے اصلان میر اسے درندہ لگ رہا تھا جو اسے نوچ کر کھانے کے لئے بھی تیار تھا_____

اصلان کے دل میں اس وقت اس کی ڈری ڈری شکل اور لرزتے کانپتے وجود نے کوئی بھی انسانیت نہیں جگائی تھی_ اسے اس وقت وہ آروشا نہیں بس شاہنواز خان کی بیٹی نظر آرہی تھی.... جس کے باپ نے اس کے اندر کے درندے کو جگا دیا تھا اور وہ دکھا دینا چاہتا تھا کی اس کی ناموس پر ہاتھ ڈال کر بھری محفل میں اسے ذلیل کر کے شاہنواز خان نے بہت بڑی غلطی کر ڈالی ہے_____

وہ اپنی آستین چھڑاتا دیوار سے چپکی آروشا کی طرف چلا آیا_ آروشا اور بھی دیوار سے چپک گئی _اس نے خون ٹپکاتی آنکھوں کو آروشا کی سہمی آنکھوں میں گاڑا_ "بہت شوق ہے نا تیرے باپ کو دوسروں کی ناموس کے ساتھ بستر کا کھیل کھیلنے کا اور کھیل کر ویڈیو بنانے کا.... آج اس کی بیٹی کی بھی ایسی ایک ویڈیو بنا کر سینڈ کروں گا اور کہوں گا اب تک تو نے اصلی مرد کی ویڈیو نہیں دیکھی ہے اب دیکھ لیں تا کی تیرا شوق ختم ہو جائے_" وہ دیوار سے چپکی آروشا کی ٹھوڑی اپنی انگلیوں میں جکڑ کر

اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھتا بولا تو آروشا نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا وہ اتنا گھٹیا کیسے بول اور کر سکتا ہے وہ ایسے کیسے اس کے ساتھ کر سکتا ہے_____

"اصلان آپ ...

"نو نو مائی بے بی گرل.... آج تم کچھ نہیں بولوں گی آج میں صرف بولوں گا اور تم مجھے چیختی چلاتی فریاد کرتی ہی اچھی لگوں گی_"اس نے ایک دم سے اس کی گردن پر اپنے ہاتھ رکھ کر دباؤ بڑھایا تھا آروشا کا دم گھٹنے لگا ....

وہ دھیرے دھیرے اپنی گرفت اس کی گردن پر کس رہا تھا_"دل تو کہہ رہا ہے تمھاری گردن دبا کر تیری لاش تیرے باپ کو بھیج دوں مگر نہیں اتنی آسانی سے تو تمھیں مرنے نہیں دوں گا_میں دن رات تجھے تڑپاؤں گا تاکی میرے دل میں لگی آگ سرد ہو سکے_"اس نے کہتے ہوئے اس کی گردن چھوڑ دی اور اسے اپنے قریب کھینچ کر اس کا زرتار دوپٹہ اس کے بدن سے کھینچ کر جدا کر دیا.....

آروشا نے کس کر آنکھیں بند کر لی_____

اصلان نے اسے اٹھا کر لے آکر بیڈ پر پٹخا تھا.. وہ خوف سے کانپتی اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی تو اصلان نے اس کی کوشش ناکام کرتے ہوئے.. اس کے گال پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا..."جتنے تم نکھرے کروں گی اتنا ہی میں بے رحمی کا ثبوت دوں گا تمھیں_" وہ بے دردی سے اس کی جیولری اس سے الگ کر رہا تھا.. آروشا روتے ہوئے خوف سے مری جا رہی تھی_____

"روتی رہو تمھارا رونا مجھے کتنا سکون دے رہا ہے میں بیان نہیں کر سکتا_" اسے بیڈ پر دھکا دے کر گرا کر وہ اس پر جھک گیا... آروشا کے ہونٹ فریاد کرنے کے لئے کھلے تھے مگر اصلان نے ان پر اپنے جلتے ہونٹ رکھ کر اس کی ساری فریاد کا گلا گھونٹ دیا .....

اس کے ہونٹوں پر بے رحمی دکھاتے ہوئے وہ اپنے ہاتھوں سے بھی اس کے وجود کو تکلیف دے رہا تھا... وہ اس کے وجود کو اپنے ظلم کا نشانہ بنا کر اپنی آگ سرد کرنا ہی چاہتا تھا کی آروشا کے کی سانسیں بند ہونے لگی... زہن میں وہ سارے منظر لہرانے لگے جب اسی طرح اس کی ماں اور ....

ایسا لگ رہا تھا اب اس کی سانسیں ہی ختم ہو جائے گی.. اس نے بند ہوتی آنکھوں سے اصلان کے چہرے کو دیکھنا چاہا.. اس کی سانسیں رک رک کر چلنے لگی_ وہ چند ہی پلوں میں دنیا سے بے خبر ہوتی سرد سی ہو گئی... اور اس کی حالت نے اصلان کو جیسے ہوش کی دنیا میں لا دیا.....

"آروشا.." اس نے گھبرا کر آروشا کے گال تھپکا وہ ایسی سفید ہو رہی تھی جیسے اس کے جسم میں خون ہی نا ہو.. اصلان نے اس کی کلائی تھامی نبض رک رک کر چل رہی تھی.. اس کا سانس بھی نہیں آ رہا تھا.. اصلان پاگلوں کی طرح بیڈ سے اترا تھا اور اسے تیزی سے ہی اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر وہ بیڈ روم سے نکلا تھا_____

"اصلان..." ماں جی اور اماں جان نے پہلے چونک کر پھر گھبرا کر سیڑھیوں سے اترتے اصلان کو دیکھا.. آروشا اس کے بازوؤں میں مردہ سی جھول رہی تھی_____

"کیا ہوا بچی کو...." اماں جان پریشان ہو کر ان کی طرف بڑھی مگر اس نے کوئی جواب دیے بغیر بازوؤں میں جھولتی آروشا کو لے کر باہر کی سمت بھاگا تھا_____

"آپ بیٹھے اماں جان میں دیکھتی ہوں..." ماں جی ان کے کاندھے تھپک کر جلدی سے ادھر بڑھی جدھر اصلان گیا تھا_____

**********

"سب ٹھیک ہو جائے گا اصلان.." ماں جی نے گردن موڑ کر بیک سیٹ پر گھبرائے سے سہمے سے اصلان کو تسلی دینی چاہی وہ بیک سیٹ پر آروشا کا سر گود میں رکھے سراسیمہ سا تھا .....

"کیسے کر سکتا ہوں میں ایسا ماں... میں اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہوں.." وہ جیسے اپنے آپ میں نہیں تھا.. آروشا کے گال ہولے ہولے تھپکتا وہ عجیب سا دیوانہ ہوا جا رہا تھا...ماں جی نے اس بار غور سے اصلان اور بیہوش پڑی آروشا کو دیکھا_____

"میرے لئے یہ کیا تھی میں جانتا تھا یہ... اپنی زندگی کو اپنے ہی ہاتھوں میں نے تباہ کرنا چاہا... میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں... یہ جان ہے میری اور میں اپنی جان سے کھیل گیا..." وہ پل پل موت کی طرف جاتی آروشا کو دیکھتے ہوئے ہولے ہولے بڑبڑاتے ہوئے دیکھ رہا تھا.... اس نے پھر سے آروشا کی نبض چھوئی وہ ڈوب سی رہی تھی_____

"فیضان اور تیز چلاؤ کار.. اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں سب تباہ کر دوں گا.. خود کے ساتھ سب کو آگ لگا دوں گا_" وہ اس بار چیخ پڑا.. گھبرائے سے مگر سنجیدہ سے فیضان نے کار کی اسپیڈ اور بڑھا دی_ اپنے باس کی حالت پر وہ خود بھی بہت دکھی سا ہو گیا تھا_____-

ماں جی نے گہرا سانس لیا تھا اصلان کے لئے یہ لڑکی کیا تھی ان پر سب آشکار ہو گیا جو راز اصلان نے خود سے بھی چھپایا ہوا تھا وہ راز ماں جی کو بہت پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا مگر وہ اس قدر محبت کرتا ہے یہ راز آج کھلا تھا وہی کیا فیضان پر بھی آشکار ہو گیا تھا_____

کار جیسے ہی ہاسپٹل کے گیٹ میں داخل ہو کر رکی اصلان تیزی سے اترا تھا اور اس نے اسٹریچر کا بھی انتظار نہیں کیا تھا.. پل پل موت کی طرف بڑھتی آروشا کو گود میں اٹھائے اٹھائے اندر بھاگا تھا اس کے پیچھے پیچھے ماں جی اور فیضان بھی تھے_____

*********

"مسٹر اصلان آپ ایک پڑھے لکھے اس سوسائٹی کے ایک جانی مانی شریف اور سمجھدار ہستی ہے..... آپ پر زیب دیتا ہے کیا کی آپ نفرت کے نام پر اپنی بیوی کے ساتھ ایسا سلوک کرے_"

ڈاکٹر ان کی فیملی ڈاکٹر تھی اور اچھا خاصا ماجرا جانتی تھی..... اس لئے اصلان کی کنڈیشن بھی سمجھتی تھی..... اس لئے بہت تحمل سے اسے سمجھایا تھا_ اصلان سے کچھ بولا نہیں گیا بس سر جھکائے وہ میز کی سطح پر انگلی کی پور سے لکیریں کھینچ رہا تھا_____

"اصلان... میں تمھیں کوئی نصیحت نہیں کروں گی مگر برے کے ساتھ برا نہیں بن جاتے ہیں اور تمھاری بیوی تو شکل سے ہی معصوم لگتی ہے.. اس کی معصومیت سے کھیلنا کم سے کم تم پر تو بالکل

نہیں سوٹ کرتا_ "وہ بہت آہستہ آواز میں بولتی اصلان کے چہرے کے اتار چھڑاؤ کو دیکھ رہی تھی

"ڈاکٹر میں نے ایسا کچھ نہیں کیا.. بس.." وہ اپنے ہونٹ بھینچ گیا.. آنکھیں اٹھا کر ڈاکٹر کو دیکھا

"میں جانتی ہوں..... مگر مجھے لگتا ہے پرابلم کچھ اور ہے... جہاں تک میرا خیال ہے آپ کی وائف ساتھ ضرور کوئی ایسا حادثہ گزرا ہے جس کی وجہ سے وہ... آپ سمجھ سکتے ہیں_ " ڈاکٹر نے بات ادھوری چھوڑ دی تو اصلان نے چونک کر ڈاکٹر کا چہرہ دیکھا.. اس کی آنکھوں کا سوال پڑھ کر ڈاکٹر مسکرائی

"ایسا کچھ نہیں ہوا ہے جو آپ سمجھ رہے ہے.... شی از فیزیکلی فائن... ضروری نہیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہی ایسا حادثہ ہوا ہو... ہو سکتا ہے کسی اور کے ساتھ... کسی اپنے کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے جن کا اثر بچپن سے ہمارے ذہن میں پڑ جاتا ہے_ اور مجھے لگتا ہے ایسا ہی کچھ آپ کی وائف کے ساتھ ہوا ہے_ " اصلان پوری سنجیدگی سے ڈاکٹر کی باتیں سن رہا تھا.. ایسا کیا ہو سکتا ہے آروشا کے ساتھ... وہ الجھ گیا.. بہت سارے منظر آنکھوں کے سامنے ناچے تھے

"اگر آپ اپنی بیوی کو چاہتے ہیں اس سے محبت کرتے ہیں تو پلیز ان کے ساتھ پیار سے پیش آئے... انہیں پہلے مینٹلی اور فیزیکلی راضی ہونے دے ورنہ نتیجے کے آپ خود ذمہ دار ہوگے_ "ڈاکٹر نے اس بار انہیں سنجیدگی سے تاکید کی تو اصلان نے گہری سانس لے کر بس تائید میں سر ہلایا تھا

وہ بہت تھکے تھکے قدموں سے ڈاکٹر کے روم سے نکل کر ادھر بڑھا تھا جدھر آروشا کو رکھا گیا تھا...
تبھی اس کے کانوں میں ازآن کی آواز گونجی تو وہ بجائے آروشا کے پاس جانے کے اس سمت بڑھ گیا جدھر اذان کی آواز گونج رہی تھی ...
وہ گناہ گار ہو گیا تھا اپنے خدا کا... اس نے اسے وہ عطا کر دیا تھا جس کی وہ بس دل میں تمنا کر سکتا تھا مگر اس نے اس کے عطا کئے گئے تحفے کی کفران نعمت کر ڈالی.. اور اب اسے معافی مانگنی تھی اپنے رب سے_____

*********

اصلان کے کانوں میں اذان کی آوازیں گئی تو اس آواز نے اسے ماضی سے کھینچ کر حال میں لا دیا_ وہ نجانے کب سے بالکنی میں بیٹھا ماضی کی تلخ یادوں میں کھویا ہوا تھا_ اتنی دیر میں اس نے نجانے کتنی سگریٹ پھونک ڈالی تھی فرش پر جابجا سگریٹ کے ٹکڑوں کو دیکھ کر اس نے سر جھٹکا تھا_ کاوچ پر سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیری تھی_____
اصلان کاوچ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دھیرے دھیرے چلتا ہوا وہ بالکنی سے روم میں آ گیا... آروشا بیڈ پر اپنے انداز میں پھیل کر بے خبر سوئی ہوئی تھی_ اصلان کے ہونٹوں پر اتنی دیر بعد خوشی سے بھرپور مسکراہٹ نے اپنا رنگ دکھایا تھا_ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا ہو مگر اس کے رب کے کرم سے آروشا اسے مل گئی تھی_ آروشا کو اصلان میر کی ہونا ہی تھا وہ اسی کے لئے ہی بنی تھی... نیک مردوں

کے لئے نیک ہی بیویاں ہوتی ہے چاہے بیچ میں اللہ اپنے بندوں کو آزمالیں مگر اس آزمائش کے بعد کا صلہ بہت ہی خوبصورت اور بہترین ہوتا ہے_____

اصلان شکر کے احساس سے لبریز ہوتا ان ہی قدموں سے چلتا ہوا واش روم میں چلا گیا_ وہاں سے وہ واپس وضو کر کے ہی نکلا تھا_ اپنے گیلے ہاتھوں اور چہرے کو خشک کئے بنا وہ بیڈ پر آ گیا_

بہت آہستگی سے اس نے اوندھے منھ سوئی آروشا کو سیدھا کرتے ہوئے اس کا سر تکیہ پر رکھا تھا_ پھر ابھی تک اپنے گیلے ہاتھوں کو اس نے آروشا کے چہرے پر پھیرا تھا.... سرد پانی کے احساس سے وہ زرا سا کسمسایی مگر جاگی نہیں_ اصلان نے اس بار زیر لب مسکراتے ہوئے جھک کر اس کے چہرے پر اپنے گیلے چہرے اور ڈاڑھی کو پھیرنا شروع کر دیا_____

"اصلان مت کرے سونے دے..." نیند میں ہی بڑبڑا کر وہ کروٹ بدل گئی... گویا وہ جان گئی تھی ایسی حرکت اصلان میر کے علاوہ کون کر سکتا ہے_ "مائی کیوٹ گرل اٹھ جائے... اذان ہو گئی ہے نماز پڑھ لیں_ "اصلان اس بار اس کی ناک دبا کر اسے جگانے لگا_____

"ایک تو آپ کے جگانے کے طریقے بس مارنے ہی والے ہوتے ہیں_ "اس کا دم گھٹا تو وہ بری طرح سے خفا ہو کر اس کا ہاتھ جھٹک کر دوبارہ کروٹ بدل گئی_____

"میرے پاس اس سے بھی زیادہ حسین طریقے ہے تمھیں جگانے کے لئے... فل حال اٹھ جاؤ نماز پڑھ لو پھر سو جانا_ "اصلان محبت سے اس کے گال اپنے لبوں سے چھو کر بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا_ پھر جب تک اس نے نماز پڑھی آروشا اسی نیند میں جھومتی جھامتی وضو کر کے آ گئی_____

"آنکھیں صحیح سے کھولو اور اچھے سے نماز پڑھو_" وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے پیار سے ٹوک بھی چکا تھا_ آروشا سر ہلا کر اس کے زرا سے پیچھے ہو کر نماز کے لئے کھڑی ہو گئی_ پھر اس نے پورے خشوع و خضوع سے نماز ادا کی تھی_ نماز تمام کر کے اس نے اصلان کی طرف دیکھا وہ اب بھی جائے نماز پر بیٹھا روزمرہ کی تسبیحات ادا کر رہا تھا____

آروشا کو اپنی قسمت پر فخر ہوا تھا وہ تھا ہی ایسا اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کرتی اتنا کم تھا_ اس پر اتنا پیار پھوٹا کی اپنی جگہ سے کھسک کر وہ اصلان کے بازوں سے سر لگا کر آرام سے بیٹھ گئی_ اصلان نے اسے اسی بازوں کے حلقے میں لے لیا_____

"نیند نہیں آرہی ہے اب_" جھک کر اس کے دوپٹے سے ڈھکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اصلان کی آواز میں پیار ہی پیار گھلا ہوا تھا____

"مجھے بس آپ کے پاس رہنا ہے_" آروشا کسی چھوٹی بچی کی طرح اس کے گلے میں بازوں ڈال کر اس کے سینے سے لگ گئی_ اصلان نے بس جھک کر اس کی پیشانی چھوئی تھی پھر وہ کچھ بولا نہیں

_____

"اصلان آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشا گیا بہترین تحفہ ہے_" آروشا کھوئے کھوئے انداز میں اس کی ڈاڑھی پر اپنے ایک ہاتھ کو پھیرتے ہوئے اس کے پرنور... پرکشش چہرے کو اپنی نگاہوں میں بھر رہی تھی____

اصلان اس کے معصومیت سے بھرے چہرے پر اپنے لئے بے تحاشا محبت دیکھ رہا تھا_ اس کی محبت اس کی وفائیں بس اس کے لئے تھی جس میں کوئی کھوٹ نہیں تھا... کوئی ملاوٹ نہیں تھی.. وہ پاک

تھی پاک... ایک معصوم بچے کی طرح اصلان نے ایک دم سے جذباتی ہو کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا_____

"آج سے ابھی سے یہ قسم کھاتا ہوں کی کبھی اپنی محبت میں کوئی کمی نہیں ہونے دوں گا تمھاری خود سے بڑھ کر بھی حفاظت کروں گا..." آروشا کو اس کی دیوانگی اس کی جنونیت سے بھی محبت تھی ایک سکون تھا جو رگوں پا میں بہہ کر پر سکون کر دیتا تھا_____

اصلان اسے اسی طرح اپنے سینے سے لگائے لگائے بازوؤں میں سمیٹا تھا پھر کھڑے ہو کر وہ اسے متاع حیات کی طرح سمیٹ کر بیڈ کی طرف لایا تھا____

بیڈ پر اسے لٹا کر اس نے کمفرٹر اٹھانے کے لئے آروشا کو چھوڑا ہی تھا کی اس نے تیزی سے اصلان کی شرٹ اپنی مٹھی میں جکڑ لی_____

اصلان نے بس اس کا چہرہ دیکھ کر بھویں اچکا کر اشارے سے کیا ہوا کا پوچھا تھا____

"آج مت جائے یہی رہے میرے پاس_" وہ کہہ کر کھسک کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا کر اس سے لپٹ گئی اپنے مرمری ہاتھ اصلان کی کمر میں ڈال لئے____

اصلان کھل کر مسکراتا اس کے پاس ہی اسے اپنے بازوؤں میں لے کر لیٹ گیا_" سو جاؤ میں یہی ہوں تمھارے پاس_" آروشا کے سر کو چھو کر اس نے اطمینان سے آنکھیں بند کر لی... رات بھر جاگنے کی وجہ سے کچھ ہی پل میں اصلان کو بھی نیند نے آگھیرا_____

******************

"میں کیسے جا سکتا ہوں آپ کے ساتھ_ میں وہاں نہیں رہ سکتا_" وہ ان کے سامنے بیٹھا لگاتار انکار میں گردن ہلاتا منع کر رہا تھا_____

"کیوں کیا پرابلم ہے_ وہاں تمھیں کوئی کاٹ کھائے گا_" اس کے انکار پر اس کے سنجیدہ چہرے پر اور بھی سنجیدگی آ گئی_____

"نہیں وہ بات نہیں... میری کلاسز بھی تو ہے_" وہ سر کھجاتے ہوئے سوچ میں پڑا پھر جلدی سے ایک نیا بہانہ پیش کر دیا_____

"حشم اسفند یار خان بندہ ایسا بہانا تلاش کرے جو سچ لگے_" اصلان نے اس بار اس کی سرمئی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں گاڑی.. تو حشم نے شرمندہ ہو کر بس ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلائے.... وہ بھول کیوں جاتا ہے سامنے بیٹھا شخص اس کا بہنوئی ہی نہیں اصلان میر بھی ہے جو اس سے قطعی غافل نہیں_____

"کلاسز آف ہو گئی ہے اور میرے خیال سے تم اتنے پڑھاکو ٹائپ بندے ہو کی کوئی حرج نہیں ہو گا اگر ایک آدھ ہفتہ میرے ساتھ چل کر گزار لو.... اور تمھیں بس تیاری کرنی ہے تو وہاں تمھیں ایک روم ملیں گا جہاں تم بیٹھ کر پڑھ سکوں گے.. بس تم اپنی بہن کو سمجھا دینا جسے سب کے دماغ چاٹنے کا بہت شوق ہے_" وہ سنجیدگی سے کہتے کہتے آخر میں میں بھی اسی سنجیدگی سے بولا مگر آروشا کے تصور سے اس کی آنکھیں بھی مسکرا دی_____

حشم کو اس کی آخری بات پر ہنسی آگئی_ "میں آشو سے آپ کی شکایت کروں گا.. آپ اس کی برائی کرتے ہیں_ "اس نے اصلان کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے شوخی کی_ مگر اس کی شوخی پر اصلان نے بس مسکرا کر اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا.. کوئی جواب نہیں دیا_____

"یار کیسا بندہ ہے کوئی شوخی کرے تو جواب ہی نہیں دیتا_ "حشم نے بس اتنا سوچ کر پھر سے اصلان میر سے کہا_ "بات بس یہ ہے اصلان بھائی کی میں کیا کروں گا آپ کے ساتھ گاؤں جا کر_ "اس بار بھی وہی انکار.. اصلان نے موبائل رکھ کر دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے اور سنجیدگی سے کہا_____

"وہاں جا کر تم میرے کھیتوں میں مزدوری کرنا.... ویسے تو مزدوروں کی کمی نہیں ہے مگر اتنے ہینڈسم اور خوبصورت مزدور سے کام کرواؤں گا تو کھیت بھی خوش ہو جائیں گے ہمارے_ "اگر وہ یہ بات شوخی میں کہتے تو حشم بھی شوخی سے جواب دیتا مگر وہ اتنا سریسلی بول رہا تھا کی حشم نے بے یقین نگاہوں سے اپنے بہنوئی کو دیکھا، وہ اس کا سالا ہی نہیں ان کی بہن کا شوہر بھی تھا اور وہ اسے مزدوری کروانے لے جائے گے_____

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو... خالی بیٹھا بندہ مجھے بالکل نہیں پسند... وہاں جا کر تم یہی کام کر لینا... ابھی تم نیم حکیم خطرہ جان والے ڈاکٹر ہو اور مجھے گاؤں والوں کی جان خطرے میں نہیں ڈالنی ورنہ تمھیں وہاں کے ہاسپٹل میں رکھ لیتا_ "اصلان اس کے حیران پریشان سے چہرے پر نظریں گاڑے اس بار اپنی چیئر سے پشت لگا کر ادھر ادھر چیئر گھوماتا اسی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا جو اس کی شخصیت کی خاصہ تھی_____

"آپ مذاق کر رہے ہے نا_ "حشم نے ہنس کر ان کی سنجیدگی دور کرنی چاہی_____

"آف کورس ناٹ، تمھیں معلوم ہے مجھے مذاق کرنا بالکل پسند نہیں_" وہ اس بار دل جلانے والے انداز میں مسکرایا اور حشم بھی اپنی بہن سے جدا تھوڑے تھا وہ سر سے پیر تک جل کر خاک ہو گیا

---

"میں کہیں نہیں جا رہا آپ کے ساتھ کوئی اور ڈھونڈ لیں حسین ہینڈسم لڑکا اپنے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے_ اللہ توبہ یہ کوئی بات ہے مجھے کھیتوں میں کام کے لئے لے جائے گے_" وہ ناراضگی سے منہ پھلا کر چیئر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا_ بالکل آروشا والا انداز اصلان اسے بغور دیکھتے ہوئے اپنی چیئر پر بیٹھا اب بھی ادھر ادھر ہل رہا تھا_____

"کوئی اور کیوں ڈھونڈلوں... افٹر ال تم میرے بہن کے شوہر بھی ہو ہمارے گاؤں میں رسم ہے کی بندے کو کھیتوں میں کام کروا کر چیک کیا جاتا ہے کی لڑکا کام کاج کے لائق ہے کی نہیں_" حشم کی آنکھیں اب پھیل گئی ہونٹ کھل گئے.. دونوں بھائی بہن کا حیران ہونے کا یہی اسٹائل ہے_ اصلان نے دل میں سوچ کر اپنا موبائل پھر سے دیکھا وہ فیضان کی کال کاویٹ کر رہا تھا_____

"اصلان بھائی ...

"اب کوئی بحث نہیں تیار رہنا ورنہ فیضان سے کہہ دوں گا اور تم جانتے ہو اس کے لئے تمھیں گود میں اٹھانا بہت آسان ہے_" اصلان نے اس بار ایسی دھمکی دی کی حشم کا منہ بیچارہ سا ہو گیا

---

"آشو صحیح کہتی ہے آپ ایک جلاد اور بے حد کھڑوس انسان ہے_" وہ ایک خفا نظر اس کھڑوس پر ڈال کر مٹھیاں بھینچتا جانے کے لئے مڑا تھا_____

"کہاں چلے... تمھیں میرے ساتھ چلنا ہے_ تمھاری بہن نے خاص طور پر فرمائش کر کے اپنے بھائی کو منگوایا ہے_" فیضان کی کال آچکی تھی اسے پک کرتے ہوئے اصلان نے کہہ کر انگلی کے اشارے سے اسے دوبارہ بیٹھنے کو کہا_____

"میں کیا آلو ٹماٹر ہوں جو منگوایا جاؤں_" وہ منھ ہی منھ میں بڑبڑا کر وہی کرسی پر دھم سے بیٹھ کر ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا_____

**********

آج ماں جی کی مامتا نے ایسا جوش کھایا کی اپنے ہونہار سپوت کے لئے خود ہی ڈنر کا پکانے کا کام سر انجام دینے کے لئے تیار ہو گئی.... اور وہ بھی ملازمہ کی چھٹی کر کے ان دونوں کو لے کر کچن میں گھس آئی_____

رات سے وہ بہت خوش تھی اصلان کو ایک نارمل انسان کی طرح خوش دیکھ کر وہ پھولے نہیں سما رہی تھی_ وہ جو دوبارہ عانیہ کے اصلان کی زندگی میں آنے سے پریشان اور خوفزدہ سی ہوئی تھی اب پوری طرح سے مطمئن ہو چکی تھی_ اصلان آروشا کے لئے جیسا بدلا تھا، انہیں یقین ہو چکا تھا اب کوئی عانیہ ان دونوں کی زندگی میں دخل نہیں دے سکتی_____

آروشا نے بے بسی سے پیاز وغیرہ دیکھ کر اپنی خوشحال نظر آتی ساسو ماں کو دیکھا..... وہ جتنی چاہے مامتا لٹائے مگر یہ ضروری تو نہیں کی ان دونوں کی بھی اس کار خیر میں شامل کیا جائے.... وہ بھی سب سے پہلے انہیں ڈھیر ساری پیاز دے کر_____

"ماں جی ضروری ہے اتنے سارے پیاز ہم ہی کاٹے ملازمہ سے کہہ دے_" آروشا نے ایک ایک پیاز کو اٹھا کر دیکھتے ہوئے بہت ہی بے بسی سے ماں جی کو دیکھا_ جیسے پیاز نہیں انہوں نے گلا کاٹنے کے لئے رکھ دیا ہے_____

"وہ عورت ہی کیا جو پیاز نا کاٹ سکے_" وہ آرام سے چاول چنتی ان دونوں کو نظر انداز کر رہی تھی.... ان کے بنتے بگڑتے چہرے پہلے ہی دیکھ چکی تھی_____

"عورت کی پہچان اگر یہ پیاز ہے تو ہم عورت نہیں فل حال لڑکیاں ہے کیوں آشو_" ہانیہ کی جان جاتی تھی پیاز کاٹنے سے ایک تو آنسو بہاؤ اوپر سے ناگوار سی بو.. یہ نفاست اس میں اور اصلان میر میں ساتھ ساتھ وراثت میں ملی تھی_____

"اور کیا ہم تو ابھی لڑکیاں ہے وہ بھی نازک نازک سی_" آروشا نے بھی جوش و خروش سے ہانیہ کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنے مرمری سفید گلابی ہاتھوں کو دیکھا_ جس ہاتھ کو اصلان دن رات پیار سے چھوتا ہے... وہ اس لائق ہے کی ان سے پیاز کاٹے جائے_____

"تم تو لڑکی ہی بنی رہنے پر تلی ہو... کچھ تو خیال کرو میرے بیٹے کا... زرا سا جو تمھیں یاد ہو کی ایک شادی شدہ لڑکی کا کیا فرض ہوتا ہے_" آروشا پچھتائی تھی خود کو لڑکی کہنے پر اب ان کو کون

روکے.... اس نے بغل میں کھڑی ہانیہ کو دیکھ کر مدد کرنے والی نگاہوں سے دیکھا.. اب تم ہی ان کی بات کاٹ دو شاید تمھارا ہی لہاز کر جائے_____

"ماں پیاز کاٹنا کیا فرض کیا گیا ہے_" ہانیہ نے آنکھیں پٹاپٹا کر کہتے ہوئے معصومیت کا ریکارڈ قائم کیا_____

"اے بی بی یہ معصوم بننے کا ناٹک نا میرے سامنے نا کرنا... اچھے سے جانتی ہوں تم دونوں کو... چپ چاپ سے پیاز کاٹ کر مجھے جلدی سے دو اور پیاز لچھے دار باریک باریک سی کاٹنا پیاز کٹ جائے تو گوشت اور مرغ بھی دھلنا ہے_" انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں دونوں کو لتاڑ کر اکٹھے ان دونوں کی جان نکال دی_____

"آپ ایسا کرے یہ چاول بھی ہمیں دے دیں آپ کیوں محنت کر رہی ہے_" آروشا تو ایسا جلی تھی کی اس نے اپنی کھولن چھپا کر پیار سے ان سے کہا تھا_____

"ٹھیک کہہ رہی ہو یہ زرا سا کام ہی تو ہے پیاز کاٹ کر گوشت دھل کر اور چاول چن کر مجھے بلا لینا... تھکن سی ہو رہی ہے_" وہ بھی ایسی خوش ہوئی کی چاولوں والی ٹرے کھسکا کر سارے کام پھر سے گنوا کر چیئر چھوڑ کر آنچل سے اپنا چہرہ پونچھ کر کچن سے ہی نکل گئی_ ادھر ان دونوں کے منھ ایسے کھل گئے کی مکھی کیا مکھیوں کی فوج آرام سے وہ سے وہاں گزر بسر کر لیں_____

********************

"اتر بھی چکو اب کیا اندر ہی بیٹھے رہنے کا سوچا ہوا ہے_" اصلان کار اپنی جگہ پر کھڑی کر کے پاس بیٹھے حشم سے جھنجھلا کر بولا_اب تک اس کا بگڑا موڈ درست نہیں ہوا تھا_اصلان کو وہ پورا اپنی بہن کی کاپی لگ رہا تھا_روٹھا روٹھا منہ پھلائے ہوئے_____

"آپ بیٹھا رہنے دیں گے مجھے...زبردستی گود میں اٹھالے جانا ہے مجھے_" حشم نے بس زرا سا گردن موڑ کر اپنے بہنوئی کو خفا نظروں سے دیکھا_____

"لاحول ولا قوۃ... تم میری بیوی نہیں اس کے بھائی ہو.... گود میں بس تمھاری بہن کو اٹھاتا ہوں_" اصلان کڑوا سا منہ بنا کر اسے گھور کر اپنی طرف کا ڈور کھول کر نیچے اتر گیا_____

"بیوی کا بھائی ہی سمجھ کر عزت دے لیں... کوئی مزدور بناتا ہے اپنے سالے کو_" حشم کو ابھی تک وہی غم لگا ہوا تھا...کار سے اتر کر گھوم کر اصلان کے پاس آتے ہوئے پھر سے شکوہ کیا_____

"یہ باڈی شاڈی کس لئے ہے...بندے کو کسی کام سے گھبرانا نہیں چاہیے_" اصلان نے اسے جلا کر راکھ کرتے ہوئے اسے گردن سے پکڑ کر اندر کی سمت بڑھ گیا_____

"اصلان بھائی میں جوڈو کراٹے کا ماہر ہوں...بس احترام میں استعمال نہیں کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کی آپ میری شرافت سے فائدے اٹھائے_" حشم اپنی گردن اس کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اپنی گردن چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا_____

"تم ماہر ہو تو... تمھیں استاد بنانے والا میں ہی ہوں سیدھے سے بس چلتے رہو_" اصلان اس کی بات کو خاطر میں نہیں لاتے ہوئے اسی طرح اس کی گردن پکڑے ہوئے اسے اندر لے آیا تھا

_____

"ارے ارے اصلان یہ کیا حرکت ہے_" ماں جی نے ان دونوں کو اس طرح آتے دیکھا تو حیران ہوتی وہ سوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی_____

"یہ آنے کے لئے تیار نہیں تھا تو اسے ایسے پکڑ کر لے آیا_" اصلان نے مسکراہٹ چھپا کر حشم کی گردن کو دو چار جھٹکے دے دئے_____

"آپ نامیری بہن کے سامنے ایسی حرکت کریں گے نا تو وہ بدلے میں آپ کی جان کھا جائے گی_" حشم اتنے برے جھٹکے سے پورا ہل گیا_ اپنی گردن پکڑے اصلان کو سر اٹھا کر دیکھتے ہوئے اس بار دھمکی دی_____

"اصلان کیا بچپنا ہے چھوڑو بیچارے کی گردن توڑوں گے... بہنوئی ہے تمھارا_" ماں جی کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا اصلان کی شوخی پر ہنسے... یا داماد کے بنتے منھ پر بیٹے کو ڈانٹے_____

"یہ نامیرا بہنوئی ہے نامیرا سالا.. یہ بس میرا پیارا سا چھوٹا بھائی ہے_" اصلان نے مسکرا کر حشم کی گردن چھوڑ کر اسے ایک بازوں کے حلقے میں لے کر بھینچ کر خود سے لگا لیا اور ابھی حشم اس کی محبت پر خوش بھی نہیں ہو پایا تھا_" اور اپنے بھائی کے ساتھ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں_" اصلان نے اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لئے لئے دو چار جما جما کر مکے اس کے پیٹ میں مارے تھے_____

"یہ آپ کا پیار ہے تو لالا آپ کی دشمنی کیسی ہو گی_" حشم کے منھ سے بے ساختہ لالا نکلا جو وہ اتنی دیر سے سننا چاہتا تھا_____

"بالکل تمھاری طرح بہت کیوٹ سا_" جو اس کے منھ سے سننا چاہتا تھا وہ سن کر اس نے حشم کے سر کو سہلا کر اس کی جان بخش دی_____

"اصلان ایسا مارتے ہیں چھوٹے بھائی کو_" ماں جی نے مصنوعی خفگی سے اصلان کو ٹوکا مگر وہ نظروں ہی نظروں میں اپنے خوشی سے چمکتے چہرے والے داماد اور بیٹے کی بلائے لے رہی تھی_____

"کچھ نہیں ہوتا سالڈ باڈی ہے_" اصلان نے پھر سے ہاتھ اٹھایا اور اس سے پہلے کی وہ حشم کی پیٹھ کی سکائی کر دیتا وہ کہتا ہوا بھاگا_" میں آشو سے آپ کی شکایت کرنے جا رہا ہوں لالا "_

"رک..." اصلان بھی اسی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا..... آروشا کی حساسیت کے بارے میں جانتا تھا اپنے بھائی کو انگلی لگانے والے کی وہ منہ نوچنے کے لئے بھی تیار ہو جاتی تھی_____

"آروشا کچن میں ہے_" ان دونوں کو سیڑھیوں کی طرف بڑھتے دیکھ کر ماں جی نے ہنس کر ہانک لگائی تھی..... حشم اسی تیزی سے کچن کی طرف بھاگا اور اس کے پیچھے اصلان بھی_ ماں جی نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور پھر ہنستے ہوئے انہوں نے دل سے اپنے گھر کی خوشیوں کی دائمی ہونے کی دعا کی تھی_____

**********************

"اللہ ایسی ساس کسی کو نا دے جو پیاز بہو سے کٹوائے_" آروشا باریک باریک پیاز کے لچھے کاٹنے میں اب تک ڈھیروں آنسو بہا چکی تھی... ناک سکڑ سکڑ بہتے پانی کو روکتی وہ دہائی بھی دے رہی تھی

_____

"میری تو ماں ہے سوچو.... وہ نا کبھی ہم دونوں پر رحم نہیں کرنے والی_ "کچھ یہی حال ہانیہ کا بھی تھا آنکھیں جلن سے بے حال ہو رہی تھی.. ٹشو سے ناک آنکھ رگڑتی پھر چھری سے پیاز کاٹتی

_____

"میرے اتنا پیارے پیارے ہاتھ.. اصلان کا بس چلے تو اسے کھا جائے اور ....

"اور اب الٹیاں کر دیں گے بوسے_ "بات بیچ میں ہی اچک کر ہانیہ نے جیسے اسے تپایا.... "منھ بند رکھو اپنا... میرے اصلان اتنے نفاستی نہیں.. جتنی تو خود ہے_ "آروشا اور ہانیہ کے بیچ بس یہی ایک چیز میں اختلاف تھا.. ہانیہ جتنی نفاست پسند تھی وہ اتنی ہی لاپرواہ .....

"میرے لالا ہے.... اچھے سے جانتی ہوں ان کی نفاست پسند طبیعت کو_ "ہانیہ نے پھر سے ٹشو نکال کر اپنے ہاتھ صاف کئے پھر ٹشو ڈسٹ بن میں ڈالا اور پھر دوسرا ٹشو نکال کر اپنی آنکھیں صاف کی _اتنی دیر وہ اسے بس گھورتی رہی البتہ گھورنے میں آنسوؤں کی وجہ سے کچھ پریشانی سی ہو رہی تھی

_____

"میں آج اندھی ہو جاؤں گی_ "آروشا نے اپنی آستین سے ہی اپنی آنکھیں اور ناک صاف کر لی

_____

"ایک تو تم اور تمھاری یہ گندی عادت پاس پڑا ٹشو نہیں دکھائی دے رہا ہے_ "ہانیہ کو بہت برا لگا تھا اس نے ٹشو کا پورا ڈبا اس کے سامنے پٹخا_____

"زیادہ نفاستی مت بنو پاس کھڑی پہاڑ سی تم تو دکھائی ہی نہیں دے رہی ہو... وہ منحوس ننھا سا ٹشو باکس کیا خاک دکھے گا_ "آروشا کو اس بار اپنے اوپر اس کی نفاست جھاڑنے پر غصہ آ گیا ایک تو

آنکھیں جلی جارہی ہے اس پر سے ٹشو سے صاف کرو، اتنی لمبی لمبی آستین اور دوپٹے کب کام آئے گے_____

"لالا نے تمھیں بہت چھوٹ دے دی ہے_" ہانیہ نے خود ہی ٹشو نکال کر اس کی آنکھیں صاف کر دی البتہ ناک نہیں.. اب اتنی بھی محبت نہیں تھی کی اس کی ناک صاف کر کے الٹیاں کرے

_____

"ناک بھی پونچھ دے نا_" آروشا کو انگلی پکڑا دی تو ہاتھ تھامنا تو بنتا تھا نا_ ہانیہ نے دو چار ٹشو کھینچ کر اس کے منھ پر دے مارا_____

"اپنے ہاتھ مصرف میں لے لو "_

"آشو... آشو... ابھی آروشا جوابی کارروائی کرتی کی حشم کی آشو آشو کی صدا سن کر دونوں نے بے ساختہ پلٹ کر کچن میں داخل ہونے والے راستے کی طرف دیکھا.... پکارتا ہوا حشم اور اس کے پیچھے اصلان_____

"حشم.. آروشا بھائی کو دیکھ کر پورے جوش سے ایک ہاتھ میں چھری اور دوسرے ہاتھ میں پیاز لئے ہوئے آگے بڑھی تھی اور اس سے پہلے وہ حشم کے گلے میں جھول جاتی_ اصلان کمال فرتی سے حشم کا بازوں کھینچ کر اسے کنارے دھکیلتا اپنے راستے سے ہٹا کر ان دونوں کے بیچ میں حائل ہو گیا... آروشا سیدھے اب اسی کے گلے میں جھول گئی_____

اصلان نے اسے خود سے لگاتے ہوئے حشم کو دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا تھا_ وہ منھ بناتا بس انہیں گھور کر رہ گیا_ ادھر ہانیہ بھی بھائی کے اس انداز پر اپنی ہنسی چھپانے لگی_ اس رات دیکھا تھا اپنے لالا کی جیلسی وہ آروشا کے معاملے میں کریزی سے تھے_____

"آپ..." آروشا کو احساس ہو گیا یہ حشم تو نہیں... حشم کی جگہ اصلان کو دیکھ کر وہ اس کی شرارت سمجھ گئی____

"جی میں... یہ آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہے_" اصلان نے اسے خود سے جدا کئے بنا اس کی بے تحاشا سرخ ہوتی گرین آنکھیں دیکھی.. وہ آنکھیں جان تھی اس کی ان کی تکلیف اسے کہاں برداشت تھی_____

"سرخ نہیں ہو گی تو اور کیا ہو گا... دیکھے کیا دیا ہے ساسوں ماں نے_" آروشا کا پیاز کاٹنے والا غم نئے سرے سے تازہ ہو گیا_ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر ہاتھ میں لی ہوئی پیاز چھری کو اصلان کو دکھایا

_____

"کس لئے.. ضرورت کیا تھی_" اصلان کو اس کی سرخ ناک سرخ آنکھیں... اور بے تحاشا گلابی ہوتے لب بیچین کر گئے_ وہ اسے لئے لئے اس طرف بڑھا جہاں ٹشو پیپر رکھا ہوا تھا

_____

"کس لئے... اصلان آپ نہیں جانتے... ان کی مامتا پھوٹی ہے آپ کے لئے.. وہ آج آپ کو ڈنر اپنے ہاتھوں سے بنا کر کھلائیں گی اور پیاز ہمیں دے دی کاٹنے کے لئے.... گوشت مرغ بھی ہم دھلیں

گے اور چاول بھی چننا ہے_" وہ اسی طرح اس کے بازوؤں کے گھیرے میں ساری داستان سنانے لگی _یہ دیکھے بنا کی وہ دونوں ان دونوں کو مسکرا مسکرا کر دیکھ رہے تھے_____

"کوئی ضرورت نہیں ان سب کاموں کی ملازمہ کہاں گئی ہے_" اصلان نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے پیاز اور چھری لے کر ایک طرف اچھال دیا اور ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر بڑے پیار سے اس کے چہرے کو صاف کیا تھا_ دو رومانٹک کپل کو اپنے گم دیکھ کر حشم نے سر جھکا کر اپنی ہنسی دبانی شروع کر دی_____

ادھر ہانیہ حیرت سے منھ کھولے اپنے لالا کو دیکھ رہی تھی جو کیسے نفاستی تھے اور اب کیسے آرام سے بیوی کے چہرے.. یہاں تک اس کی ناک تک کو صاف کر رہے تھے.... محبت کیا انسان کو اتنا بدل دیتی ہے ...

میں تو کبھی حشم کی ناک ناصاف کروں... وہ سوچ کر ایک دم سے ایک طرف کچن کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر کھڑے حشم کو دیکھنے لگی.. اسی وقت حشم نے بھی اسے دیکھا تھا_ حشم کا دیکھنا تھا کی ہانیہ کھل کر مسکرا دی مگر وہ سنجیدہ ہو کر نگاہیں بدل گیا_____

"بے دردی سیاں..." ہانیہ نے دل ہی دل میں کوسا.. ایک بندہ ناک تک صاف کر سکتا ہے اور دوسرا بندہ مسکرا کر بھی دیکھ نہیں سکتا... وہ منھ بنا کر پھر سے رومانٹک کپل کو پیار سے دیکھنے لگی_____

"میں اب کچھ کہوں..." حشم نے گلا کھنکھار کر ان دونوں کو توجہ اپنی طرف بھی کرنی چاہی_ آروشا کو یاد آ گیا حشم کو ہی دیکھ کر وہ اس کی طرف بڑھی تھی_____

"چھوڑیں بھی اب.." واہ رے محبت آرام سے ناک منھ صاف کروا کر وہ اصلان سے خود کو چھڑاتی حشم کی طرف بڑھ گئی... اس بار حشم نے دل جالانے والی مسکراہٹ اصلان کی طرف دیکھا وہ لاکھ محبت کرنے والے شوہر صحیح مگر وہ اس کا پیارا سا عزیز ترین بھائی ہے اس کے پوائنٹس ان سے کم نہیں ہو سکتے_____

"اللہ حاشو میں کتنا تجھے یاد کر رہی تھی آئے کیوں نہیں تھے_" آروشا اب اس کے گلے سے لگی بار بار اس کے کالر چھوتی اس کے گال پر پیار کرتی اپنی بہنوں والی محبت لٹا رہی تھی.... حشم اس کے لئے اب بھی اس کا وہی بھائی تھا جب ڈر کر اس کی چھوٹی سی گود میں سو جاتا تھا اور وہ اسے ایک ماں کی طرح تھپکتی تھی لاڈ کرتی تھی_____

حشم نے ایک بار پھر دل جالانے والی مسکراہٹ سے خود کو کینہ بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اصلان کو دیکھا اور آروشا کو خود سے لگا کر پیار سے بولا_"میں بھی بہت یاد کر رہا تھا اپنی کیوٹی سی گڑیا کو_" وہ اس کی پیشانی پھر ناک چوم کر محبت سے بولا_اصلان نے ٹھنڈی سانس لی اس معاملے میں ساری زندگی سالے اور بہنوئی کی ہمیشہ لڑائی ہی ہونی ہے_____

"لالا پانی دوں آپ کو_" ہانیہ کو اپنا بھائی بہت ہی پیارا لگ رہا تھا، بار بار گھور گھور کر حشم کو دیکھتا وہ اسے ہنسنے پر مجبور کر رہا تھا____

"نہیں... چھوڑو تم یہ کام وام.... ماں کو کیا سوجھی تم دونوں سے کام کروانے کی..." وہ اکر ہانیہ کے ہاتھ سے بھی پیاز لے کر دور پھینک چکا تھا____

"لالا...ماں سے کہے نا ہم سے نہیں کٹتی پیاز ویاز_"ہانیہ خوشی اور جوش سے اس کے بازوں سے لگ گئی____

"تم دونوں چھوڑو میں ماں سے کہہ دوں گا "_

"عجب... ایک زرا سی پیاز کیا کٹوالی بھائی کو بر الگ گیا_"اندر آکر ماں جی اس کے جملے سن کر خفگی سے بولی_وہ دیکھنے آئی تھی ان دونوں نے اپنے اپنے کام ختم کئے یا نہیں اور یہاں الگ ہی داستان چل رہی تھی_بہو اپنے بھائی کو لاڈ دکھا رہی تھی...بیٹی اپنے بھائی سے لاڈ کروا رہی تھی____

آروشا اور ہانیہ نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ماں جی کو_"ماں رہنے دے کوئی کام نہیں کرے گا ملازمہ کس لئے ہے_"اصلان نے کہہ کر بات ہی ختم کر دی_ہانیہ اور آروشا بے انتہا خوش ہو گئی.... ماں جی نے باری باری سب کو دیکھا پھر تاسف سے سر ہلا کر کچن سے باہر نکل گئی_____

**********

شاہنواز خان بیچینی سے ادھر اُدھر گھومتا کسی کا انتظار کر رہا تھا...بیچینی اس کے ہر عمل سے ظاہر ہو رہی تھی....وہ تو کب سے اس سے ملنا چاہتا تھا مگر مشکل دوسرے کی طرف سے تھی_____

ایک طرف کونے میں کھڑا خان آنکھوں پر بلیک گلاسیز لگائے دیوار سے لگا اپنے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے کھڑا اپنے باس کی بے قراری دیکھ رہا تھا...اس ہال میں اور بھی گارڈز تھے جو شاہنواز خان کے خاص آدمی تھے____

تبھی وہاں وہی عورت دروازہ کھول کر داخل ہوئی تھی_خان نے گلاسیز کے پیچھے چھپی آنکھوں سے اس عورت کو دیکھا.... چال ڈھال اور پہنوائے سے وہ عورت بہت ہی خاندانی لگ رہی تھی... ایک الگ ہی شان تھی اس عورت کی... قیمتی لباس. قیمتی جیولری... لگتا تھا یہاں آنے سے پہلے وہ بیوٹی پارلر سے ہو کر آ رہی تھی... چہرے پر تازہ میک اپ کی جھلک تھی... وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ کم نظر آ رہی تھی_اس نے بے اختیار اپنے گلاسیز کو درست کیا تھا_____

"کہاں تھی تم اب تک..." شاہنواز اس عورت کو دیکھتے ہی غصے سے کہتے اس کی طرف بڑھے تھے

_____

" کبھی تو شاہ جی پیار سے بات کر لیا کرو ہم سے_" وہ عورت جتنی اپنی شخصیت سے رکھ رکھاؤ اور خاندانی لگ رہی تھی... انداز بیاں اس کا اتنا ہی بازاروں تھا_خان اب بھی بہت غور سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"اپنی یہ ٹھرڈ کلاس کی چیپ باتیں اپنی تک ہی رکھا کرو... یہ بولو کہاں تھی اب تک_" شاہنواز خان پہلے ہی سے بہت پریشان تھا... اس پر سے اس کی چھچھوری باتیں وہ بری طرح سے بھنّا گیا_____

"خود کے بارے میں کیا خیال ہے... تم سے تو بہتر ہوں.... کم سے کم ایک اچھی خاندانی بہو ہوں_" اس عورت کو شاہنواز کی توہین آمیز بات بالکل اچھی نہیں لگی.. گردن اکڑا کر اس نے شاہنواز کو دیکھا_____

"اچھی اور خاندانی بہو... وہ استہزایہ انداز میں ہنسے..." بس ایک لمحہ لگیں گا وہی اچھا خاندان تمھیں دھکے مار کر باہر پھینک دیں گا_" اس بار ان کی آواز میں اتنی حقارت تھی کی وہ بری طرح سے جل گئی ....

"زبان سنبھال کر شاہنواز خان اپنی اوقات مت بھولو تم ہو کیا_____"_

"میں جو بھی ہوں ڈنکے کی چوٹ پر ہوں تم تینوں کی طرح میں نے شرافت کا چولا نہیں پہنا ہوا ہے... جو کرتا ہوں سب کے سامنے کرتا ہوں کسی کے باپ سے ڈرتا نہیں_" خان ان دونوں کے لڑتے دیکھ کر حیرت کر رہا تھا کون کہہ سکتا ہے یہ لوگ آپس میں ایک ساتھ کام کرتے ہیں... ایک دوسرے کے رازدار ہے یہ_____

"اچھا.. اچھا کول ڈاؤن میں تو یوں ہی مذاق کر رہی تھی... ورنہ تمھاری یہی ادا پر تو فدا ہوں ورنہ وہ ملک امجد تو مجھے اپنی ملکہ بنانے پر تلا ہوا تھا_" وہ عورت پل میں گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی بڑے ناز و ادا سے شاہنواز کا بازوں تھام کر لگاوٹ سے بولی_ شاہنواز خان بھی ٹھنڈے ہو گئے____

"کیوں بلایا ہے وہ بھی اتنی ایمرجینسی میں جانتے ہو نا آج کل گھر سے نکلنا کتنا خطرناک ہوا ہے_" وہ عورت اسی لگاوٹ سے شاہنواز خان کے بازوں سے لگی ہوئی تھی_____

"ملک امجد کا قتل ہو گیا ہے_" شاہنواز خان نے آخر دھماکا کر ہی دیا_____

"وہاٹ ..." وہ عورت پل ہی میں ساری ناز و ادا بھرے جلوے بھول کر شاکڈ ہو کر چیخ پڑی

_____

_

*********************

آروشا دھڑا دھڑ سیڑھیاں چھڑتی ہوئی اوپر اپنے بیڈ روم میں جا رہی تھی... کی وہی بیچ سیڑھیوں پر وہ بری طرح سے ٹھٹک کر رک گئی... اپنی آنکھیں پھاڑے وہ اصلان میر کو سیڑھیوں سے اترتے دیکھ رہی تھی_____

آج اس نے اصلان میر کو کتنے ماہ بعد بلیک شلوار کرتے میں دیکھا تھا.. کرتے کے کف موڑ کر کہنیوں پر چھڑاتے ہوئے وہ بھی آروشا کو اوپر آتے دیکھ چکا تھا... اب اپنی اسی شان سے وہ ایک ایک سیڑھیاں اترتا آروشا تک آ رہا تھا_____

"ایک ہی دل ہے میرا اصلان صاحب کتنی بار لوٹوں گے_" وہ نظروں ہی نظروں میں اس کے بلائے لیتی دل میں سوچ رہی تھی_____

"میں نے کیا کہا تھا_" اصلان خود کو بے خودی سے دیکھتی آروشا کے پاس رکا اور اپنی کالی سحر زدہ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑ دی_

"کیا کہا تھا..." وہ اب بھی اسی بے خودی میں غرق تھی.. ایک ٹک اسے دیکھتے ہوئے وہ غائب دماغی سے بولی_____

"آروشا اصلان میر میرے ضبط کو اتنا مت آزماؤ کی میں دنیا ہی بھلا بیٹھوں اور تم میری شدتوں کو برداشت ہی نہیں کر پاؤ_" ان ہری ہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے لہجے میں ایک آنچ

تھی.. نگاہوں میں ایک مفہوم تھا جسے سمجھ کر آروشا کانوں تک سرخ پڑ گئی.. فوراً ہوش میں آکر پلکیں جھکالی چہرے پر حیا کے سائے نے گلابیاں اور بڑھادی_____

اصلان کی نگاہوں کو وہ نظارہ ایسا حسین لگا کی بے اختیار وہ آروشا کے مقابل میں کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ سیڑھیوں کی ریلنگ پر ٹیک کر جھکا تھا_____

آروشا نے گھبرا کر اپنے اطراف میں اصلان کے بازوں اور سامنے دیوار بن کر جھکے اصلان کو دیکھا _"اب بولو کیا کہا تھا میں نے_" وہ ایک بار اس کی گردن پر جھک کر اس کی خشبو کو سانسوں میں اتار کر پھر چہرہ اٹھا کر اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنی نگاہوں میں بھر رہا تھا_____

"ہاں یاد تھا تبھی تو آرہی تھی روم میں کی آپ خود چلے آئے_" اصلان کے کلون کی مہک آروشا کے حواسوں کو اپنی گرفت میں لے رہی تھی_ نگاہیں ان کچھ کہتی کچھ سناتی معنی خیز آنکھوں گھبرا گھبرا کر جھکی جارہی تھی_____

"یاد تھا پھر آئی کیوں نہیں... میں نے کہا تھا نا کی میرے آفس سے آنے کے بعد مجھے تم اپنے ارد گرد نظر آتی رہو_" ایک بار پھر جھک کر اس نے آروشا کے سرخ ہوتے گالوں پر ناک پھیری_" اصلان ہم کہا ہے کچھ تو خیال کرے_" آروشا نے اس بار اس کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ کر دور کرنے کی کوشش کی_____

"میں اپنے گھر میں موجود سیڑھیوں پر اپنی جائز بیوی کے ساتھ ہوں اور مجھے کسی کا خوف نہیں کی تمھیں چھوڑ دوں_" اصلان میر سے ایسے ہی جواب کی امید تھی آروشا نے جل کر اس کے سینے پر ہاتھ مارا_____

"جھوٹ کہتی تھی ہانو... کی میرے لالا اتنے شریف ہے وہ یہ ہے وہ وہ ہے.. ایک نمبر کے بے شرم انسان ہے آپ_" جل کر بولتی آروشا کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ اور جھکا.. آروشا ریلنگ سے نیچے کی طرف گر جاتی کی اس نے اپنی مٹھی میں اصلان کے کرتے کے کالر جکڑ لئے

"اطلاع کے لئے بتادوں یہاں میری بہن ہے مگر ایک عدد اپنے شوہر کے ساتھ...ماں ہے وہ جب جب مجھے اور تمھیں دیکھے گی تو خوشی سے ہمیں رومانس جاری رکھنے کو ہی کہیں گی... باقی کسی کی مجھے پرواہ نہیں_" وہ اسی طرح اس پر جھکا اپنی بے باک آنکھوں سے اس کے گھبرائے شرمائے چہرے کو مسلسل اپنی نگاہوں میں بھرے ہوئے تھا

"آپ کو نہیں ہے مگر مجھے ہے میں ایک بہت شرمیلی سی شریف سی لڑکی ہوں_" وہ گھبراہٹ میں ادھر اُدھر دیکھتی جلدی سے بولی تو اصلان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی

"اور میرا خیال ہے... اب وہ وقت آگیا ہے جب اس شریف اور شرمیلی لڑکی کو مکمل اپنا بنالیا جائے میرے خیال میں تم اب تیار ہو چکی ہو_ کیا خیال ہے آج مجھے صبر کا دامن چھوڑ دینا چاہیے_" وہ بالکل اس کے ہونٹوں کے پاس اپنے ہونٹ رکھے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں سے الجھا رہا تھا

"اصلان..." آروشا کا چہرہ ایسا تپنے لگا کی اسے خود محسوس ہو رہا تھا کی اس کے چہرے سے آگ نکل رہی ہو اور کان سے دھواں_ آنکھیں بند کرتے ہوئے وہ پیچھے کی طرف جھکنے لگی اور اس سے پہلے وہ نیچے ہی گر جاتی اصلان نے اس کی کمر میں بازوں ڈال کر اسے کھینچ کر سیدھا کر دیا

"مائی لو... ایسا بھی کیا شرمانا کی تم نیچے کی طرف لھڑکنے کی تیاری کرنے لگی_ "وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے اس کی ٹھوڑی اٹھا کر آروشا کا چہرہ اونچا کر کے دیکھنے لگا... سرخ ہوتا اس کا حسین چہرہ جیسے دہک سا رہا تھا_____

"میرے ساتھ لانگ ڈرائو پر چلوں گی روشا_ "اسی طرح اس کی ٹھوڑی پکڑے ہوئے بہت ہی پیار سے پوچھا_ آروشا نے پٹ سے آنکھیں کھول دی.. گرین آنکھوں میں حیرت بھری خوشی اتر آئی

_____

"سچ.. آپ کے ساتھ.. "وہ آنکھوں میں بے انتہا خوشی لئے اب بھی بے یقین سی تھی_____

"مچ.. میرے ساتھ_ "اصلان نے جھک کر اس کی ٹھوڑی چوم لی_____

"ہانو حشم کو بھی لیں لے_ بہت اچھا لگیں گا "خوشی سے فرمائش کی_____

"ان کے ساتھ پھر کبھی.. ابھی بس میں اور تم_ ایک دن تم نے کہا تھا نا کی میرے ساتھ واک پر نکلوں گی تو تمھارے پیر ٹوٹ جائیں گے... اس لئے بجائے واک پر لے جانے کے تمھیں لانگ ڈرائیو پر لے چل رہا ہوں_ "اصلان والہانہ محبت سے اسے دیکھتا نرمی سے اس کے دوپٹے کو شانوں سے اٹھا کر سر پر ڈالنے لگا_____

"مجھے شرمندہ کرنے والی ساری باتیں آپ کو یاد ہے_ "خفا ہوتے ہوئے اس نے بس اصلان کی ناک چٹکی میں دبا کر ہلائی_____

"مجھے سب یاد ہے مائی سوئٹ ہارٹ... یہاں تک وہ کس بھی_" اصلان نے شرارت سے جھک کر اس کی ناک سے ناک رگڑی_____

"بس شروع مت ہو جائے.. اپنی بے شرمی کے قصے سنانے کے لئے... آپ کا بس چلتا تو مجھے مار ہی ڈالتے_" اس دن کی یاد آتے ہی آروشا کو سب یاد آیا تھا_____

"سوچا تو ایسا ہی تھا_" آروشا کی آنکھیں ناراض ہو کر پھیل گئی_
"یعنی آپ مجھے مار ڈالتے_" ناراضگی سے خود سے اصلان کو دور کرنا چاہا_ اصلان نے لاکھ مزاحمت کے باوجود بھی آروشا کے چہرے کو ہتھیلی میں بھر لیا_" تمھیں مار کر کیا اصلان پھر زندہ رہ سکتا تھا.... وہ تو بس اس پاگل لڑکی کو دیکھ کر جینے لگا تھا_" ان کالی آنکھوں میں محبت کا ایک سمندر موجیں مارنے لگا_____

"اصلان آپ سچ میں مجھ سے پہلے سے ہی محبت کرنے لگے تھے نا_" بے انتہا خوشی کے احساسات کے ساتھ وہ اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ رکھ گئی_____

"میں اب تم سے عشق کرتا ہوں_" اپنے چہرے کو تھامے آروشا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس نے اس کی ہتھیلیوں کو چوما_" آؤ اب چلتے ہیں ورنہ پروگرام کینسل کرتے ہوئے بیڈروم میں لے جاؤں گا_" آروشا اس کی شوخی پر شرما کر ہنس دی_____

"پروگرام کینسل کر دوں.." اصلان کا دل بیڈروم میں جانے کو مچلا_____
"جی نہیں... اتنے دن بعد آپ کو مجھے گھمانے کا خیال آیا ہے...ماں جی سے پوچھ لیں اور لے چلیں_" وہ دوپٹہ پیشانی پر برابر کرتی فرمانبردار بہو کی طرح بولی_
اصلان کو ہنسی آگئی_" کہہ چکا ہوں.... آؤ لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں... پھر واپس آکر جشن منائیں گے_" وہ اسی طرح اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر نیچے اترنے لگا اور آروشا اس کے قدم سے قدم ملا کر چلتی بس بار بار اس کے چہرے کو دیکھ کر اپنی خوشبختی پر یقین کر رہی تھی_____

******************

"کہاں جا رہے ہو حشم_" وہ اپنے روم سے نکل کر سیدھا بیک لان کی طرف جا ہی رہا تھا کی ہانیہ نے پیچھے سے اسے آواز دے کر روکا تھا_____
"ہر جگہ تمھیں بتا کر جاؤں_" وہ مڑ کر ناراضگی سے اسے گھور کر بولا_____

"یس...بیوی ہوں تمھاری.. شوہر ہو تم میرے_" ہانیہ پر اس کی ناراضگی کا کوئی اثر نہیں ہوا...خوب اترا کر اسے بتایا کتنا حق تھا اس پر اس کا_____

"بیوی ہو مالک نہیں جو ہر جگہ بتا کر کہیں آؤں جاؤں..." حشم کو اس کا اترانا بالکل بھی اچھا نہیں لگا.. چڑ کر اس کی اتراہٹ دیکھی_____

"بیوی مالک کے ہی برابر ہوتی ہے_" وہ اسی شوخی سے اترا کر کہتی حشم کے قریب آگئی روٹھا روٹھا وہ اسے بہت ہی پیارا لگ رہا تھا...گھریلو لباس میں لاپرواہی سے ادھر اُدھر اسے گھومتے دیکھ کر کب سے اس کا دل بس اس سے باتیں کرنے کا کہہ رہا تھا_____

"کم اترایا کرو ورنہ تم جو اتنی نازک سی ہو اس پر چربی کی مقدار اور بڑھ جائیں گی..پہلے ہی سے اترا اتر کر پہاڑ ہوتی جا رہی ہو_" وہ اسے جلا تپا سکتی ہے تو وہ کیا کم تھا... اس بار اس کے بھرے بھرے سراپے پر آرام سے طنز کیا گیا_____

"تم خود سیکھ سلائی ہونا تو کیا جانو کی میں موٹی بالکل نہیں ہوں_" وہ دل میں لاکھ تپی مگر اسے چڑانے کے لئے اس کی اسمارٹ نیس پر چوٹ کر کے بولی_____

"سیکھ سلائی.... آنکھیں چیک کراؤ لگتا ہے عقل کے ساتھ آنکھوں پر بھی چربی چھڑ گئی ہے _لاکھوں لڑکیاں مرتی ہے مجھ پر ایک اشارہ کر دوں ناسب لٹا دے ہم پر_" حشم نے بہت ہی اکڑ کر کالر کھڑے کرتے ہوئے اسے سر سے پیر تک جلا ڈالا ....

اس کے تمسخر آمیز لہجے پر ہانیہ کو بہت غصہ آیا تھا_آخر تھی تو اصلان ہی کی بہن اسی غصے میں وہ آگے بڑھی کی اس کے پہلے کی ہی طرح بال نوچ ڈالے.... حشم نے اس کے ارادے بھانپ کر اس

کے بڑھتے ہاتھ اپنی گرفت میں لے لئے اور اسے گھما کر ہانیہ کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر باندھ دئے_____

"اللہ حاشو... میرے ہاتھ ٹوٹ جائے گے_" وہ درد سے بلبلا کر گردن موڑ کر اس ظالم کو دیکھنے کی کوشش میں کراہ کر بولی_____

"بال نوچوں گی میرے.... میں تمھارے ہاتھ ہی توڑ دوں گا موٹی_" وہ اس کے ہاتھ پشت پر کستے ہوئے اسے چڑا بھی رہا تھا_____

"تو کیا ہے مریل... سیکھ سلائی.. ڈھیڑ پسلی کا_" ہانیہ کو اس کے موٹی کہنے پر خوب تپن ہوئی تھی _بدلے میں بھی اسے چڑایا جب وہ بہت دبلا پتلا سا ہوا کرتا تھا تب اسے ایسے ہی چڑایا کرتی تھی

_____

"تو ایسے نہیں مانیں گی ابھی بتاتا ہوں_" وہ بھی چڑ کر جیسے اپنے بچپن میں پہنچ گیا..... جب دونوں ایک دوسرے سے خوب لڑتے تھے اور بیچاری آروشا ان دونوں کے بیچ سینڈوچ بنی رہتی تھی

_____

"حاشو تیری جان لے لوں گی میں... اگر تو نے پھر ویسی حرکت کی تو_" حشم نے اس کی چیخ پکار سن کر بھی کانوں میں روئی ڈال کر اسے آرام سے کاندھوں پر ڈالا اور وہاں موجود پول کی طرف چلا آیا

_____

"حشم... حشم میں تمھارا خون کر دوں گی اگر..." اس سے آگے وہ بول ہی نہیں پائی تھی حشم نے اسے وہی پول کے کنارے کھڑا کر دیا_____

"اب بولو میں کیا ہوں ورنہ میں ڈالتا ہوں تمھیں_" وہ اسے بازوؤں سے تھام کر پول کی طرف لٹکاتا ہانیہ کو بری طرح سے ڈرا رہا تھا_____

"میں نے تو کچھ نہیں بولا... تم کتنے ہینڈسم ہو کتنے پیارے ہو یہی تو بول رہی تھی_" وہ معصومیت سے اب بھولی بن کر اس کے بازوں بھی کس کر جکڑے حشم کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی مگر وہ سنجیدہ بنا بس اسے گھور رہا تھا_____

"میں نے تمھیں مریل اور سیکھ سلائی ایک دم نہیں بولا حاشو... پلیز مجھے پانی میں مت ڈالنا_" وہ ڈری ڈری گردن موڑ کر پول کو دیکھتی اس سے بھولے پن سے التجا کر رہی تھی_

"مجھے کیا بیوقوف سمجھا ہے ابھی کیا کہا_" حشم نے اسے زرا سا جھٹکا دیا تو ہانیہ کی چیخ نکل گئی_____

"سوری.. سوری پلیز نہیں گرانا "_

"ہمم... یہ ہوئی بات نا_" حشم نے اسے ایک طرف کرتے ہوئے آخر کار ترس کھا کر چھوڑ دیا

_____

ہانیہ نے دانت پر دانت رکھ کر اسے دیکھا اب اس کا رخ پول کے پانی کی طرف تھا... ہانیہ نے اسے مزا چکھانے کا فیصلہ کیا_____

"مریل.." وہ اسے دھکا دے کر وہاں سے بھاگ ہی جانا چاہتی تھی کی.... اس سے بھی تیزی سے حشم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچ لیا تھا... نتیجے میں وہ اس کے ساتھ ہی سیدھے پول کے صاف پانی میں گری تھی_ہانیہ کے ہونٹوں سے چیخ نکل ہی نہیں پائی پانی میں ڈبکی کھا کر وہ ہونٹوں میں ہی دبی رہ گئی تھی_____

حشم اسے کچھ دیر ایسے ہی کمر سے تھامے وہی پانی میں گہرائی میں ڈوبکی لگاتا رہا تھا... جب یقین ہو گیا کی وہ سانس نہیں لے پائے گی تو اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے ڈالے اسے پانی کی سطح پر لے آیا_ پانی کی سطح پر آتے ہی وہ بری طرح کھانستے ہوئے اس کے شرٹ کو کاندھے سے دبوچے ہوئے تھی

حشم کی نگاہ بے ساختہ اس کے بھیگے بھیگے روپ پر پھسلنے لگی_ اس کے گداز وجود کا احساس حشم کے حواس پر چھانے لگا_ کیسی ناراضگی کیسی بے زرای وہ سب بھولنے لگا_ وہ اس کی تھی... اس پر اس کا پورا حق ہے.... حشم کو اور بھی بے باکی سی اسے دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا

"کمینے انسان... زرا جو تم میں رحم ہو_" اس کی بدلتی کیفیت سے بے خبر ہانیہ نے اسے ایک تھپڑ جڑ دیا_ حشم نے بدلے میں اس کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈال کر ہانیہ کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کر لیا_ ہانیہ کی آنکھیں کھل گئی شانوں پر جکڑی شرٹ کو اور بھی دبوچ لیا_ تھپڑ کے اس کے بدلے پر اس کی دھڑکنیں رکنے لگی وہ حشم کو بے دردی سے اپنے ہونٹوں سے بدلا لیتے محسوس کر رہی تھی_ ادھر وہ آنکھیں بند کئے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں سے جوڑتے ہوئے بے خود تھا

"یہ تمھارے تھپڑ کا جواب_" اس کی سانسیں بھی روک کر وہ اس کے ہونٹوں سے الگ ہو کر ہانیہ کو دیکھنے لگا_ ہانیہ مشکل سے سانس لیتی نگاہیں جھکائے اسے پوری قوت سے جکڑے ہوئے تھی_ وہ اچھے سے اس کی بولتی بند کر چکا تھا....

حشم اس بار خاموشی سے تیر کر اسے کنارے پر لے آیا_ پول سے نکلتے ہی وہ لڑکھڑاتی ادھر لڑھکتی ادھر گرتی اندر کی سمت بھاگی تھی_ وہی حشم وہی پول کے کنارے ان ہی بھیگے کپڑوں میں چت لیٹا آنکھیں بند کئے اس مدہوشی کو محسوس کر رہا تھا جو اس کے ہونٹوں کے جام پی کر اسے ملی تھی _

_____

"کیا وہ سب بھول گیا ہے_" اندر سے کہیں آواز آئی تھی اور حشم نے پٹ سے آنکھیں کھول دی _"اتنی جلدی سب کیسے بھولا جا سکتا ہے ہانیہ حشم اسفندیار خان.. بس بیوی ہو تو اپنا حق تو وصول کر سکتا ہوں_" اس بار سوچ کر وہ بہت طنز سے مسکرایا تھا_____

********************

کار کی ونڈو کے شیشے نیچے کر کے وہ اپنے چہرے پر گزرنے والی ہوا کو پوری خوشی سے محسوس کر رہی تھی_ کتنا خوش کن... کیسا سرشار کرنے والا احساس تھا کی وہ اصلان میر کے ساتھ لانگ ڈرائیو پر نکلی ہے_____

اسے کار کے اندر کے ماحول کے ساتھ باہر گزرتا ہر منظر اپنے ساتھ خوشی سے ناچتا ہوا محسوس ہو رہا تھا... سفر تو پہلے بھی اصلان کے ساتھ کیا تھا مگر تب میں اور اب میں بہت فرق تھا... اب اس کا روڈ ہیرو، رومانٹک ہیرو جو بن چکا ہے_____

"بند کیوں کر دیا اصلان_" وہ اسی طرح کھوئی ہوئی شیشے کے پار کا منظر آنکھوں میں بھر رہی تھی کی اصلان نے ایک دم سے بٹن دبا کر کار کے شیشے اوپر چھڑا دئے آروشا نے گھوم کر فوراً شکوہ تھا

"تم مجھ سے زیادہ باہر کے منظر میں کھوئی رہوں گی تو یہی کروں گا نا_" اصلان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نازک سی ناک چٹکی میں دبائی

"اصلان آپ بہت اچھے ہو... سب سے منفرد_" وہ اس کے وہی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے گالوں کے نیچے رکھ کر محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

اصلان ابھی کچھ کہتا کی ایک دم سے اس کے موبائل پر رینگ ہوئی_ "کال کے بعد تمھاری اس بات کا اچھے سے جواب دیتا ہوں_" وہ اس کے گال چٹکی میں دبا کر اپنے کا تھ اس کی گرفت سے نکال چکا تھا

آروشا کھسک کر اس کے بازوں سے لگ کر اپنا سر اس کے بازوں پر ہی رکھ کر آنکھیں موند گئی_ اصلان نے موبائل کی طرف دیکھا چاچی کالنگ ہو رہی تھی ان کی کال دیکھ کر اس نے تیزی سے کار ایک طرف روک دی_ "کیا ہوا_" کار رکنے پر آروشا نے فوراً سر اٹھا کر حیرت سے پوچھا

"کچھ نہیں بس پانچ منٹ_" دوبارہ اس کا سر اپنے بازوں پر رکھ وہ مسکرایا_ آروشا نے اسی سکون سے پھر سے اپنے سر کو وہی اس کے بازو پر رکھ کر آنکھیں بند کر لی

"ہیلو.." وہ موبائل اٹھا کر اب اپنے کان سے لگا چکا تھا.... اس نے ایسا احتیاط کے طور پر کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا آروشا ادھر سے کہی گئی کوئی بات سنے_ ادھر سے جو کچھ کہا جا رہا تھا وہ بس ہوں ہاں کر رہا تھا_____

"ٹھیک ہے آتا ہوں..." پیشانی پر بل گہرے ہو گئے تھے.... سنجیدگی سے بس اتنا کہہ کر اس نے موبائل ڈیش بورڈ میں ڈال دیا اور دوبارہ کار اسٹارٹ کر دی_____

"اصلان ہم سی ویو پر چلے_" اب باہر نکلے تھے تو اور بھی خواہشات مچلنے لگی.. اس نے شوق سے سر اٹھا کر پوچھا_____

"چلیں گے مگر ابھی نہیں... گھر چلیں دیر ہو گئی ہے_" وہ پھر سے اسی نرمی اور محبت سے اسے ٹال گیا_____

"ہمم.. ہاں گھر چلتے ہیں حشم بھی تو آیا ہے بیچارہ پریشان ہو رہا ہو گا_" وہ آرام سے مان کر اب نئی فکر میں گھری_ اصلان مسکرا دیا وہ ضدی بس خاص وجہ سے ہی ہو جاتی ہے ورنہ عام طور پر آرام سے مان جاتی تھی_ اسے پھر سے اس پر بے ساختہ پیار آیا تھا_____

"حشم سے ہٹ کر اپنے شوہر بیچارے کی بھی پریشانی کو حل کر لیا کرو جان_" دوبارہ سے اسے ایک بازوں کے گرفت میں لیتے ہوئے اس کا دوپٹے سے ڈھکا سر چوما_ آروشا بس اس کی بات پر ہولے سے ہنس کر اپنی آنکھیں موند گئی_____

********************

چاچی ہاسپٹل کے گراؤنڈ میں اس کے انتظار میں بیچینی سے ٹہل رہی تھی_ایک طرف ہاسپٹل بینچ پر بیٹھی عانیہ کوفت سے آس پاس دیکھتی بور ہو رہی تھی_____

"آپ نے بات کی ہے امی...ڈرائیور آکیوں نہیں رہا ہے_"وہ یہاں بیٹھے بیٹھے اب تھک گئی تھی اس لئے پھر سے پوچھا_____

"کہاں تو ہے اصلان سے آتا ہو گا_"وہ بڑی بیچینی سے ٹہل رہی تھی_ان کی بیچنی کو تب قرار مل گیا...جب انہوں نے ہاسپٹل گیٹ میں اصلان کی کار داخل ہوتی دیکھی تھی اور آنکھوں میں چمک آ گئی...جب ڈرائیور کی جگہ خود اصلان کو کار سے اترتے دیکھا تھا_____

عانیہ کا دل ایک دم سے خوش ہو گیا...ساری کوفت اڑن چھو ہو گئی، آنکھوں میں چمک ابھری تھی اور وہ اصلان کو غور سے دیکھنے لگی_بلیک کرتے شلوار میں وہ اسے اتنا اٹریکٹیو اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا کی عانیہ کا دل کہا اسے بس دیکھتی رہے_مگر ادھر جیسے اب عانیہ نظر ہی نہیں آتی تھی وہ چاچی کی طرف بڑھا_____

"معاف کرنا اصلان بیٹا تمھیں زحمت دی_"جیسے ہی وہ قریب آیا....چاچی اب شرمندہ سی ہو کر بولی_____

"کار کیسے خراب ہو گئی_"ان کی بات کا جواب دئے بنا وہ ادھر ادھر کار تلاش کر رہا تھا_____

"پتا نہیں...کسی شرارتی بچے نے پنکچر کر دی اور مجھے تم سے کہنا پڑا ڈرائیور بھیج دیتے بیٹا_"انہوں نے بتاتے ہوئے اسی چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ بھی رہی تھی_____

"کوئی بات نہیں میں ادھر سے ہی گزر رہا تھا آئے چلے_" وہ ہلکے سے مسکرا کر انہیں چلنے کا اشارہ بھی کر چکا_____

"آؤ عانیہ_" چاچی نے مڑ کر بینچ پر بیٹھی عانیہ کو پکڑ کر اٹھایا... اصلان ان لوگوں کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے آکر کار کا بیک ڈور کھول کر ایک طرف کھڑا ہو گیا_ اس بیچ اس نے آروشا کی طرف دیکھنے کی غلطی بھی نہیں کی ورنہ اس کی شعلہ اگلتی نگاہوں کا سامنا کیسے کرتا_____

آروشا غصے سے کھولتی ہوئی کار میں بیٹھتی عانیہ اور چاچی کو دیکھ رہی تھی_ ان کے بیٹھتے ہی اصلان تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا_____

"ارے آروشا بیٹی بھی تمھارے ساتھ میں ہے_" چاچی کو سچ میں بہت تعجب ہوا تھا... آروشا کو اصلان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر... وہی عانیہ ہونٹ بھینچے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی... یہ جگہ تو اس کی تھی... کیسے اس کی ایک بیوقوفی کی وجہ سے اس لڑکی کی جھولی میں جا گری... ورنہ اصلان میر اس جیسی بے عقل لڑکی کو کہاں ڈیزرو کرتا تھا، وہ تو صرف عانیہ میر کا تھا_____

"ہم لانگ ڈرائیو پر نکلے تھے_" اصلان نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے بتایا اس کی آواز میں خود بخود پیار گھل گیا... اپنی طرف خونخوار نگاہوں سے گھورتی آروشا کو دیکھ کر نگاہوں ہی نگاہوں سے معذرت بھی کی_ آروشا نے پوری نارضگی سے اپنا رخ موڑ لیا_____

"اچھا پھنسا ہے تو اصلان میر_" وہ گہری سانس لے کر کار گیٹ سے نکال کر روڈ پر دوڑانے لگا

____

"اچھا کیا جو آروشا بیٹیا کو لانگ ڈرائیو پر لے کر نکل گئے... گھر میں بیٹھے بیٹھے بیچاری بور ہو جاتی ہے... جب سے شادی ہوئی ہے بیچاری قید ہی ہو گئی ہے_" چاچی نے ہی ہنس کر بات کی شروعات کی ورنہ وہ تینوں تو بالکل خاموش تھے_____

"نہیں چاچی بور کہاں ہوتی ہوں... اصلان ہے نا یہ تو میرا دل بہلاتے رہتے ہیں.. اتنا خیال رکھتے ہیں میرا اور ان سے فرصت ہی کہاں ملتی ہے جو باہر نکل سکوں.... آفس سے پہلے اور آفس سے آنے کے بعد ان کا بس چلے تو بس مجھے اپنے پاس سے اٹھنے ہی نا دے_" وہ ساری ناراضگی فل حال پر اٹھا کر اپنی ساسوں ماں کا سبق دہرانے لگی...

جو انہوں نے عانیہ کے آتے ہی اسے اچھے سے پڑھا سیکھا دیا تھا کی لاکھ میاں سے ناراض رہنا مگر دوسروں کو موقع مت دینا کی وہ ان دونوں کے بیچ کیا ہے بھانپ سکے... جو کچھ ہوا اسے بھول کر اب چاچی اور عانیہ کے سامنے یہی ظاہر کرنا تھا کی وہ دونوں اب بہت خوش ہے اور ان کی یہ بات اس نے گرہ باندھ لی تھی_____

اصلان نے سر گھما کر اس کے پورے بیویوں والے انداز دیکھے اور دل ہی میں وہ ہنسا تھا__ ادھر عانیہ نے سلگتے ہوئے اس کی بات سنی تھی_ "اچھی بات ہے_" چاچی چپ ہو گئی دل کہا کہہ دے.. بی بی ہمیں نا بیوقوف بناؤ... ہم نے بھی وہ وقت دیکھا ہے جب اصلان اور ان کے بیچ نفرت کے سوا کچھ نا تھا.. آج اصلان بدلا تو آروشا کے تیور ہی بدل گئے مگر ان کی زبان خاموش ہی رہی... اصلان کے سامنے آروشا کو کچھ کہنا اپنی ہی شامت بلانا تھا_____

"آئسکریم کھاؤں گی روشا_" اصلان کو بھی اب آروشا کو جلانے تپانے والا روپ سوار ہو گیا.. شرارت سے آنکھیں چمکی... ان لوگوں کے سامنے بڑے پیار سے پوچھا جانتا تھا وہ انکار نہیں کرے گی_____

"ہاں کیوں نہیں میرا فیورٹ والا فلور_" وہ دانت پیستی ہوئی زبردستی مسکرا کر لاڈ سے بولی.. مگر آنکھوں سے چنگاری پھوٹ رہی تھی_____

"یس مائی لو_" اصلان کہتے ہوئے کار روک کر باہر نکل گیا_اس کے مائی لو کہنے پر عانیہ تو کیا چاچی کی بھی آنکھیں کھل گئی_ اصلان کبھی ایسا زن مرید نہیں رہا تھا کی بڑوں کی موجودگی ہی بھلا دے

_____

"ماشاءاللہ اصلان بہت بدل گیا ہے_" چاچی زبردستی ہنس کر آروشا سے کہنے لگی__

"جی بہت.. بہت زیادہ.. اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے کیا بتاؤں..." اور وہ شروع ہو گئی.. جب تک اصلان نہیں آیا وہ اصلان کے محبت کے قصے انہیں سناتی رہی تھی اور جلاتی تپاتی رہی تھی _____

____

"لیجیے مائی گرل_" ڈھیروں آئسکریم اس کی گود میں ڈال کر وہ اب بھی اسی موڈ میں تھا_چپکے سے اسے آنکھ مار کر کار اسٹرارٹ کر دی.. آروشا بس بل کھا کر رہ گئی_____

"آپ لیں چاچی_" اس نے مروت میں شاپر چاچی کی طرف بڑھایا_____

"نہیں بیٹا میں آئسکریم نہیں کھاتی_" انہوں نے انکار کر دیا_____

"آپ لیں گی عانیہ باجی_" آروشا نے اخلاقاً ناک بھوں چھڑائے عانیہ سے بھی پوچھ لیا.. اس کے باجی کہنے پر عانیہ کا خون کھول گیا_____

"مجھے نہیں پسند_" بہت نفرت سے کہہ کر رخ موڑ لیا_ وہ آرام سے کاندھے اچکا کر پھر سے سیدھی ہو گئی_____

"کھا لو نا.." اصلان نے نرمی سے کہتے ہوئے زرا سی زرا گردن موڑ کر ناراض بیوی کو منانا چاہا

_____

"گھر جا کر کھاؤں گی ہانو اور حاشو کے ساتھ.. تیز چلائے مجھے گھر جانا ہے اب_" اصلان نے گہری سانس بھر کر ناراض بیوی کے انداز دیکھے... پھر کار کی اسپیڈ بڑھائی تھی_____

کار ٹریفک پر رکی تو ایک بچہ پھول لے کر ان کی کھڑکی پر کھڑا ہو گیا اور اصلان سے پھول خریدنے کی منت کرنے لگا تو اصلان نے ایک نظر آروشا اور پھولوں پر ڈالی... ان سے اچھی چیز کوئی اور نہیں ہو سکتی تھی اسے منانے کے لئے_____

اس نے بچے سے سارے پھول خرید لئے اور پیسے بڑھا دئے.. بچہ پھولوں کی قیمت سے زیادہ پیسے لے کر خوشی خوشی چلا گیا_____

"دس از فار یو..." اصلان نے پھولوں کے گلدستے اس کی طرف بڑھائے... آروشا نے پھول تھام کر اٹھا کر ڈیش بورڈ پر رکھ دیے_____

"پھول اسی کو دینے چاہیے.. جو ان کی قدر کر سکے کیوں امی_" ایک دم سے عانیہ بولی تو چاچی نے جلدی سے اس کا ہاتھ دبا دیا.. بیٹی کی جلد باز فطرت پر وہ ہمیشہ شاکی رہی تھی.. وہ ہمیشہ اس کے دماغ سے زیادہ دل سے کام لینے پر شاکی رہتی تھی_____

"پھول اسی کی خدمت میں ہی دئے جاتے ہیں.. جسے پھولوں کے ساتھ ساتھ انسان کی بھی قدر کرنی آتی ہو..." اصلان نے سنجیدگی سے کہہ کر جبڑے بھینچ کر ایک شکایتی نگاہ آروشا پر ڈالی جو لاتعلق بنی کار ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی.. سگنل کھلا تو اس نے خاموشی سے کار روڈ پر ڈال دی

_____

********************

کار جیسے ہی گیٹ پار کر اپنی مخصوص جگہ رکی تو سب سے پہلے آروشا نے کار کا ڈور کھول کر اترنا چاہا مگر اصلان نے اس کی کلائی جکڑ کر اسے وہی بیٹھنے رہنے پر مجبور کر دیا تھا_____

اصلان کی یہ حرکت عانیہ اور چاچی دونوں سے چھپی نہیں رہی تھی... سب سے پہلے عانیہ اتر کر اندر گئی تھی اور اس کے پیچھے چاچی_____

"کیا بدتمیزی تھی یہ.... کیا دکھانا چاہتی تھی انہیں تم_" ان کے جاتے ہی وہ ناراض ناراض اپنی کلائی چھڑاتی آروشا کی طرف مڑ کر سختی سے بولا_ آروشا کی آنکھوں میں فوراً پانی بھر آیا.. اصلان نے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے خود پر قابو پایا_____

"اچھا سوری... چاچی نے کال کر بلا لیا ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا ان کو گھر تک لانے کا_" اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اس نے آروشا سے نرمی سے معذرت کی_____

"آپ نے ذمہ داری لے رکھی ہے اس کی وہ اب آپ کی کچھ نہیں لگتی... کزن بھی نہیں سمجھے آپ_" وہ اس کے معاملے میں بھی بہت حساس ہو چکی تھی اس لئے بری طرح سے چیخ پڑی

_____

"میں کہاں کوئی رشتہ جوڑ رہا ہوں جان، چاچی نے کہا تھا ورنہ کبھی نہیں جاتا_" اصلان جانتا تھا اس وقت اسے پیار سے ہی سمجھا سکتا ہے ورنہ وہ آؤٹ آف کنٹرول ہو جائے گی_____

"رشتہ جوڑ بھی نہیں سکتے سمجھے آپ... آپ کو وہ کیوں نہیں دکھائی دیتا.... جو میں دیکھ رہی ہوں وہ ہاسپٹل سے لے کر پورے راستے آپ کو ان ہی نگاہوں سے دیکھتی آ رہی تھی وہی گندی نگاہ وہی..." آروشا نے ایک دم سے اس کا ہاتھ جھٹک کر اپنی طرف کا ڈور کھولا تھا.... اصلان اس سے پہلے کی اسے روکتا وہ کار کا ڈور کھول کر اندھا دھند اندر کی طرف بھاگی تھی_" شٹ... اصلان ڈور پر ہاتھ مار کر فرتی سے باہر نکلا تھا اب وہ بھی تیز قدموں سے اسی کے پیچھے تھا_____

لاؤنج میں سبھی موجود تھے... سب نے روتی ہوئی آروشا کو اندر آ کر دوڑتے قدموں سے سیڑھیوں کی طرف بھاگتے دیکھا تھا اور اس کے پیچھے آتے سنجیدہ سے اصلان کو_____

"آشو... آشو..." حشم اس کے رونے پر تڑپ کر آروشا کے پیچھے جانے کے لئے ہی بڑھا تھا کی اصلان نے اسے روک دیا_____

"میں ہینڈل کرلوں گا تم یہی رہو_" وہ اس کے گال تھپک کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا... حشم نے بیچینی سے بس اپنی پیشانی ملی تھی.. وہاں موجود ماں جی اور ہانیہ بھی فکر مند ہو گئی تھی_ بس چاچی کو چھوڑ کر... عانیہ اپنے روم میں چلی گئی تھی_____

***********************

اصلان تیز قدموں سے اپنے بیڈ روم میں آیا تھا.... ایک نگاہ فرش پر بیڈ سے ٹیک لگا بیٹھی آروشا کو دیکھا تھا اور پھر مڑ کر ڈور لاک کرتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھا تھا_ وہ گھٹنے موڑ کر اس میں اپنا چہرہ چھپائے بری طرح سے رو رہی تھی_____

اصلان آہستہ سے اس کے پاس ہی فرش پر بیٹھ گیا_" تمھیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے روشا_" وہ بہت سنجیدہ سا تھا_____

"آپ پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے اصلان_" آروشا نے جھٹکے سے سر گھٹنوں سے اٹھا کر تڑپ کر کہا.... پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا_ اصلان کے دل کو جیسے کچھ ہوا تھا_ ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھوا_____

"اصلان آپ کے کردار سے میں نے عشق کیا ہے تو آپ پر بھروسہ نا کر کے یا شک کر کے میں اپنے عشق کو رسوا کرلوں گی_ مجھے ان لوگوں کی ہوس سے ڈر لگتا ہے اصلان... میں نے دیکھا خود اپنی آنکھوں سے اپنی ہوس کے لئے انسانیت سے بھی گرتے ہوئے لوگ.... وہ شیطان ہوتے ہیں

اصلان... وہ وہ.." کچھ کہنے کی کوشش میں وہ اور بھی بری طرح سے روئی تھی.... اصلان کے دل کو کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا_ اس نے آروشا کو کھینچ کر اپنے سینے میں چھپالیا_____

"تمھارا اصلان کمزور نہیں آروشا... ان شیطانی لوگوں سے نبٹنا اصلان میر کو اچھے سے آتا ہے... یہ تم سے اصلان میر کا وعدہ ہے کبھی بھی ان لوگوں کے چنگل میں تمھارا اصلان نہیں پھنس سکتا.... وہ ویسے ہی اپنی حفاظت کرے گا... جیسے وہ خود سے جڑے لوگوں کی کرتا ہے.. جیسے وہ حشم کی کرتا ہے جیسے اپنی روشا جان کی_" اس کے سر کو آہستہ آہستہ سہلاتا وہ اپنے اٹل ارادے سے آروشا کے دل کو مطمئن کر رہا تھا_ وہ دھیرے دھیرے پر سکون ہونے لگی_____

"وہ کچھ نہیں کر پائے گی نا_" اپنا سر اصلان کے سینے سے اٹھا کر وہ اپنے یقین کو مضبوط کرنے کے لئے بولی_____

"کبھی نہیں..." اصلان نے جھک کر اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے لب بھی رکھ دئے_____

"تو اسے یہاں کیوں رکھا ہے اسے کہیں بھیج دے نا_ وہ مجھے ڈسٹرب کرتی ہے.. دیکھا نہیں میری اتنی اچھی رومانٹک لانگ ڈرائیو کا کباڑا کر دیا_" وہ اب اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھوتی خفا خفا سی اسے دیکھ رہی تھی_ اصلان کے ہونٹوں کو اتنی دیر بعد سچی مسکراہٹ نے چھوا تھا_____

"ہم جا رہے ہے نا حویلی، وہ وہی اب رہیں گی پھر وہ ہمارے کسی بھی رومانٹک پروگرام کو خراب نہیں کرے گی_" اصلان نے اپنے چہرے کو چھوتے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسے یقین دلا کر ان ہی ہاتھوں کے چوما تھا_____

"ہم بھی تو جا رہے ہے_ پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹے گا اس چڑیل سے_" آروشا نے برا سا منھ بنایا

"کچھ کام ہے نپٹا کر واپس آ جائے گے.... پھر صرف ہم دونوں اور کوئی نہیں اور میری محبتیں شدتوں کے ساتھ_" اس نے اس بار مسکرا کر اپنا چہرہ جھکا کر اس کی ناک سے ناک رگڑی

"ٹھیک ہے بٹ یہ کرتا اتارے_" وہ ہامی بھر کر سیدھی ہو کر بیٹھتی اس کے کرتے کے بٹن کھولنے لگی

"وہ کیوں_" اصلان اس کے ہامی بھرنے پر خوش ہوا تھا.. وہی اس کے کرتے کے اتارنے والی بات تعجب سے پوچھ بیٹھا

"اتارے.. کیوں کیا ہوتا ہے بول رہی ہوں اتارے تو اتارے..." تیوری چھڑا کر اس نے اصلان کو آنکھیں دکھائی

"اتار دیتا ہوں... لگتا ہے سیڑھیوں پر کی گئی رومانٹک باتوں کا اور آج میری چاہتوں کا تم پر اثر ہو گیا ہے کی تم رومانٹک موڈ میں ہو_ دیر کس بات کی جشن منا لیتے ہیں_" اصلان اس بار اس کے کرتے کے بٹن کھولتے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر شوخ ہوا

"رومانٹک موڈ میں نہیں آپ کی جان نکالنے والے موڈ میں ہوں... جشن مناؤں گی نا آپ کے پیارے پیارے بال نوچ کر... آپ کی ہمت کیسے ہوئی یہ کرتا پہننے کی..... خبر دار جو اس سے میچنگ کی تو_" آروشا نے اسی چھڑی تیوری سے اس کے کالر کو پوری جارحیت سے اپنی مٹھی میں جکڑ لیا... اصلان کو اس کی باتوں میں سے ایک بات بھی سمجھ میں نہیں آئی

"وہاٹ ڈو یو مین یار.... کیا کہہ رہی ہو کیسی میچنگ_" اصلان کو سچ میں سمجھ نہیں آیا وہ کس بات پر اتنا بھڑک رہی ہے_____

"بلیک کلر اس نے پہنا تھا، آپ کے کرتے کا کلر بھی بلیک.... آپ نے کیوں پہنا اس کے جیسا... میرے جیسے پہنتے نا_" اصلان کا دل کہا اپنے ساتھ اس کا بھی سر دیوار پر دے مارے.. کیسی کیسی فضول باتوں پر یہ لڑکیاں حساس ہو جاتی ہے_

"استغفر اللہ... پاگل لڑکی مجھے کیا معلوم تھا میں نے تو یوں ہی پہن لیا تھا اور تم سے میچنگ کروں پاگل تم نے پینک کلر پہنا ہے_" وہ اس کے بچکانے پن پر برا مانتا آروشا کے ہاتھوں سے اپنے کالر چھوڑا کر خود ہی اپنے کرتے کے بٹن کھولنے لگا_____

"ہاں تو آپ پینک کرتا پہنے_ چلے اٹھے ابھی پہنے میرے جیسے کلر کا_" اس کی فرمائش پر اس بار اصلان نے بھویں سکڑ کر اسے گھورا_____

"تمھیں معلوم ہے... میں ایسے کلر نہیں پہنتا_" سنجیدگی سے کہہ کر اس نے کرتا اتار کر ایک طرف اچھال دیا_____

"لیکن اب کرنا ہو گا میں جس کلر کے ڈریس پہنوں بس وہی کلر پہننا ہے آپ کو_" وہ ضدی لہجے میں بولتی اصلان کو اس بار مسکرانے پر مجبور کر گئی_____

"تمھارے ڈریس کے کلر کیا تمھارے رنگ میں ہی خود کو رنگ لیتا ہوں_" اصلان نے ایک دم سے اس کی ٹانگیں کھینچ کر اسے وہی فرش پر ہلکے سے دھکا دیا تھا.. آروشا سیدھے سیدھے پیچھے کی طرف گر گئی اور اصلان تیزی سے اپنی ہتھیلی فرش پر ٹیک کر اس پر سائے کی طرح چھایا تھا_____

"اصلان دیکھے میں ابھی غصے میں ہوں..." وہ پل پل خود پر جھکتے اصلان کے سینے پر ہتھیلی ٹیک کر گھبرا کر بولی تھی... اس کی آنکھوں میں مچلتے سرکش جذبات کے رنگ آروشا کے چہرے کے رنگ تبدیل ہونے لگیں_____

"میں تو رومانٹک موڈ میں ہوں نا.. اب جشن منانے کا ٹائم ہے اس لئے دیکھنے.. سننے کے علاوہ محسوس بھی کرو مجھے.." اپنے سینے پر رکھے آروشا کے ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ کر اس نے آروشا کے سر کے اوپر وہی فرش پر ٹیک دئے وہ بے بس سی ہو گئی_____

"اصلان سب کیا سوچیں گے وہ لوگ پریشان ہو رہیں ہو گے پلیز جانے دے مجھے_" اپنی آخری کوشش کرتے ہوئے اس نے اس بار پیار سے منت کی_____

"کسی کے کچھ سوچنے کی کبھی مجھے پرواہ نہیں رہی..." وہ کہتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے چہرے پر رکھ کر آروشا کے گالوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا.. آروشا کے گالوں پر اب بھی آنسوؤں کی نمی اصلان کو محسوس ہو رہی تھی.... اپنے ہونٹ وہاں پھیرتا ہوا وہ ان کی نمی کو خود میں جذب کر رہا تھا_____

آروشا کی آنکھیں بند ہو گئی.... اصلان کے ہونٹ اس کے دائیں گال سے آنکھوں تک پھر اسی طرح ان پر پھرتے ہوئے بائیں گال پر پھرے تھے.. پھر ٹھوڑی تک آتے ہوئے اپنا لمس چھوڑ رہے تھے..... اصلان نے اپنی ٹھوڑی اس کی ٹھوڑی پر رکھ کر آروشا کے لرزتے لب دیکھے پھر اس نے اپنے سلگتے ہونٹ وہاں رکھ کر ان کی کپکپاہٹ کو بند کر دیا... آروشا نے مچل کر کھل کر سانس لینے کی کوشش کی مگر اب کھل کر سانس لینا اتنا آسان بھی نہیں تھا... اصلان نے اس کے مزاحمت کرتے

ہاتھوں پر اپنی گرفت اور بھی کس دی اور دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن جکڑ کر وہ اپنی منمانی کر رہا تھا

وہ دھیرے دھیرے ان لبوں کے جام سے خود کو سیر اب کر رہا تھا کی دروازے پر زور دار دستک ہوئی تھی_ بار بار ہونے والی دستک نے اصلان کا موڈ بری طرح سے آف کیا تھا.... ضرور ماں جی نے ملازمہ کو بھیجا ہو گا

"سب کو میر خاندان کے لئے ایک وارث چاہئے اور دو منٹ کے لئے ہمیں اکیلا چھوڑنا گوارا نہیں _"بس آروشا کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے وہ چہرہ اونچا کر کے ڈور کی طرف دیکھتا ہوا آہستہ سے مگر بہت ہی ناراضگی سے بولا تھا

اپنی سانسیں درست کرتی آروشا کو ہنسی آ گئی... اس کے ہنسنے پر اصلان نے اسی طرح اس کے ہاتھ جکڑے اور اس کی گردن پر ہاتھوں کی گرفت رکھے ہوئے اسے گھور کر دیکھا_

آروشا نے اسے تپانے کے لئے ناک چھڑا کر منھ چڑایا تھا_ "افففف.." پھر وہ ہلکے سے چیخ پڑی اصلان نے اس کے چڑانے پر جھک کر اس کی ناک پر کاٹ کھایا تھا بلکہ یہی پر بس نہیں کیا تھا... اس کے دونوں گالو پر بھی دانت گاڑے تھے پھر اس کے نچلے لب کو بھی اپنے ہونٹوں میں دبا کر بری طرح سے کھینچا تھا اس پیچ وہ بس ہائے اللہ اف اللہ کرتی رہ گئی تھی

"اب چڑانے سے پہلے ہزار بار سوچوں گی مائی بے بی گرل..." اس بار وہ اچھے سے اس کے سرخ لبوں کا بھرپور بوسہ لے کر اسے آزاد کر کے اٹھ کر سیدھا ہو گیا... دستک کی آواز بند ہو گئی مگر اب

اس کا موڈ تبدیل ہو چکا تھا_ گردن موڑ کر آروشا کو دیکھا وہ اب لیٹے لیٹے بس اس ظالم جلاد دیو کو خفا نظروں سے دیکھ رہی تھی____ ____

"مشکل سے قابو پایا ہے.... اس طرح مت دیکھو ورنہ باہر والوں کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا_" معنی خیزی سے کہتے ہوئے وہ کھڑا ہو گیا ساتھ ہی جھک کر آروشا کی کلائی پکڑ کر ایک ہی جست میں اسے بھی اپنے مقابل میں سیدھا کھڑا کر دیا_____

" کبھی چھونے کی تمیز نہیں آئے گی آپ کو_" وہ دوپٹے سے اپنا چہرہ رگڑتی بہت جل کر بولی تو اصلان نے ہنس کر اس کے دونوں گالوں پر چٹکی میں بھر کر ہلاتے ہوئے کس کر اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکرا دی_ وہ ایسے لاڈ پر بس کراہ کر ہی رہ گئی_____

*********************

"آشو کیا ہوا تھا تو رو کیوں رہی تھی بتاؤ مجھے_" وہ جیسے ہی بیڈ روم سے نکل کر نیچے آئی بیچینی سے ٹہلتے ہوئے حشم نے تیر کی طرح اس کے پاس آکر پوچھا_ آروشا کے شانوں کو تھام کر وہ فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر اب آنسو نہیں گلابیاں گھلی ہوئی تھی_____

آروشا نے حشم کی آڑ سے اور لوگوں کو بھی دیکھا.. سنجیدہ سی ماں جی، پریشان سی ہانیہ اور کچھ جاننے کی جستجو میں چاچی ...

"میں ٹھیک ہوں حاشو_" آروشا نے مسکرا کر اسے مطمئن کرنا چاہا_____

"ٹھیک ہو تو روتی ہوئی کیوں آئی تھی... بات کیا ہے مجھ سے مت چھپاؤ_" حشم اتنی جلدی مطمئن نہیں ہونے والا تھا..... اسی فکر سے وہ جاننے کا منتظر تھا_ سب نہیں ہوتے تو وہ اصل بات بتا بھی دیتی مگر ابھی اس وقت_____

"وہ اصلان سے بولا کی مجھے ڈنر باہر کرنا ہے مگر وہ مانے نہیں تو میں ناراض ہو گئی اور تمھیں معلوم ہے نا مجھے کتنی جلدی رونا آجاتا ہے بس اتنی سی بات تھی_" آروشا نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا.... حشم نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا... آروشا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں التجا کی اب کچھ نا پوچھے تو وہ سمجھ کر مسکرا دیا_____

ادھر اس کی بات سن کر ماں جی کا دل کہا اسے ایک چپت لگا دے.. اچھے سے پریشان کر دیا تھا اس نے...ہانیہ شکر کا سانس لیتی ہنس دی...وہی چاچی نے منھ بنالیا____

"میں تو سمجھی تھی شاید بہو کو اصلان کو ہمارا ہاسپٹل سے پک کرنا پسند نہیں آیا_" چاچی انداز بے نیازی دکھاتی مگر چھپے طنز سے کہتی سوفے سے اٹھ گئی_____

"ظاہر سی بات ہے...پہلی بار میرے بہو بیٹا کچھ اچھا وقت بتانے باہر نکلے تھے...وہ بھی تم اپنی خدمت میں لگوا کر خراب کر بیٹھی_" آروشا کے کچھ کہنے سے پہلے ماں جی کے کرارے سے جواب نے انہیں جلا کر راکھ کر دیا_____

"مجبوری نا ہوتی تو کبھی تمھارے بہو بیٹے کے رومانس میں خلل نہیں ڈالتی...ویسے تمھیں بتا دوں... ان دونوں نے پھر بھی اچھا ہی وقت بتایا تھا...کار میں تو خوب لاڈ ہو رہے تھے... کبھی آئسکریم تو کبھی پھول..پہلے کبھی اصلان کو تو ایسی بیہودگی کرتے نہیں دیکھا نا جانے کس نے ایسا بدلحاظ کر دیا ہے_"

چاچی نے جواب دینے کے ساتھ بہت ہی طنز سے سر سے پیر تک آروشا کو دیکھا.. آروشا کی آنکھوں میں شعلے سے بھڑکے اور اس سے پہلے وہ لڑ پڑتی ساتھ کھڑے حشم نے اس کا ہاتھ کس کے دبا دیا یہ اشارہ تھا خاموش رہنے کا... وہ دانت پیستی انہیں کچا چبانے کے لئے گھور رہی تھی_____

"ہاں تو کیا ہوا میاں بیوی ہے وہ... جائز رشتہ ہے ان میں... وہ پھول دے آئسکریم دلائے یا کچھ اور کرے... تمھیں کیوں اعتراض ہے... میری بہو یہی سب ڈیزرو کرتی ہے.. اصلان کو جو سچی خوشی اور محبت دی ہے اس کی بیوی نے بدلے میں وہ اس کے پاؤں بھی دھو دھو کر پیئے نا تو بھی کم ہے_"ماں جی ان کی جلی کٹی پر تپ کر جو بولی.. آروشا آنکھیں پھاڑ کر انہیں دیکھ رہی تھی کہیں اس کی ساسوں ماں کسی اور سے بدل تو نہیں گئی_____

"چھی.. پاؤں دھل کر پینا_"ہانیہ نے بیچ میں ہلکے سے بڑبڑائی، اس کی نفاست پسندی پر خاموش کھڑے حشم نے بس اسے گھورا تھا____

"واہ اس بہو کے لئے ایسی محبت اور پہلے والی کے تو ایسے مظاہرے پر تمھیں شرم وحیا کے درس یاد آ جاتے تھے_پہلے بیہودگی تھی اب محبت_"چاچی کو تو پتنگے ہی لگ گئے.. وہ تینوں اب آرام سے کھڑے لائو دیورانی، جیٹھانی کی لڑائی والا شو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے_____

"اہنہ... محبت اور بے شرمی میں بہت فرق ہوتا ہے آسیہ.. اگر تمھاری بیٹی کے عمل میں زرا سی بھی محبت ہوتی نا تو میں اس کے لئے بھی یہی کہتی... ہوس اور محبت کو ایک کہنا محبت کی توہین ہو گی اور ان دونوں کے بیچ کی محبتوں کو بیہودگی کا نام دینے سے پہلے تم زرا اپنے گریبان میں جھانک لو.... اگر بیٹی کی کرتوتیں یاد نہیں تو یاد دلا دوں_"ماں جی نے ان کی طبعیت اچھے سے صاف کر دی تھی... آروشا

اور ہانیہ کو دلچسپی کے ساتھ ساتھ تعجب بھی ہوا دیورانی جیٹھانی کو لڑتے دیکھ کر_ کبھی دو بہنوں کی مثال بنی وہ اب ایک دوسرے کی سچی دیوارنی جیٹھانی بن گئی تھی ...

"اصلی لڑائی تو سریل والو سے زیادہ اچھی لگ رہی ہے ناہانو.." آروشا نے ساتھ کھڑی ہانیہ کے کان میں گھس کر سرگوشی کی_____

"ہاں بس تھوڑا میک اپ کر لیتی یہ لوگ.. جیسا..." ہانیہ بھی آہستگی سے بولتی ہوئی تبصرہ کرتی کی اس کی نگاہ دونوں کو گھورتے حشم پر پڑی... اس کی نگاہوں میں جو تنبیہ تھی دونوں ہی زبان پر ٹیپ لگا کر آگے کا شو دیکھنے لگی_____

"بس کرو شازی کب تک اس بات کا تعنہ دیتی رہوں گی... مانتی ہوں میری بیٹی کی غلطی بہت بڑی ہے مگر اس کی غلطی پر مجھے باتیں سنا کر تم مجھ سے کون سے بدلے لے رہی ہو... مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو معاف کر دو_" وہ اچانک سے ان کے آگے ہاتھ جوڑ کر رونا شروع ہو چکی تھی

_____.

ان کے اچانک سے نیگیٹو رول والی ہیروئین سے لیڈ رول والی ہیروئینوں کی طرح بدل جانے پر ہانیہ اور آروشا دونوں نے منھ کھول لیا... کیا غضب کی ایکٹنگ کر رہی تھی وہ... دونوں کا دل کہا ایک سیٹی تو ضرور مار دے_____

"یہ ڈرامے مجھے مت دکھانا تم ..

For more visit (exponovels.com)

"کیا ہو رہا ہے یہ سب..... میرے منع کرنے کے باوجود بھی آپ لوگ پھر سے شروع ہو گئی_" اصلان کی گونجدار آواز پر ان چاروں نے بے ساختہ گردن موڑ کر سیڑھیوں سے اترتے اصلان کو دیکھا تھا البتہ چاچی نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا_____

"آپ لوگوں کو کوئی خیال ہے کی نہیں... یہ کون سا طریقہ اپنا لیا ہے آپ لوگوں نے..... ماں آپ سے کہا تھا نا کی مجھے اب کوئی جھگڑا کوئی تعنہ نہیں چاہیئے تھا پھر_" وہ باوقار قدموں سے چلتا سنجیدگی سے ان لوگوں کو دیکھتا ان لوگوں کے قریب آیا_ماں جی نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے بیٹے نے پہلی بار انہیں ٹوکا تھا برا تو لگیں گا ہی....

"اچھا بھلا ڈرامہ خراب کرنے آ گئے یہ_" آروشا دل میں سوچ کر منہ بنا چکی تھی_____

وہ آہستہ آہستہ قدموں سے چلتا ماں جی کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا_"کیوں لڑ رہی تھی آپ لوگ... اب اس گھر میں ہر وقت یہی چلتا رہیں گا_" ماں جی نے بیٹے کے تیور دیکھے اور ہونٹ بھینچ لئے

_____

"ضروری ہے بار بار ماضی کو اس گھر میں دہرایا جائے... جو ہو گیا کافی نہیں ہوا ہے... جو اب نئے سرے سے ساری باتیں تازہ کی جا رہی ہے... میں اپنی بیوی کے ساتھ بہت خوش ہوں بہت مطمئن ہوں ماں.. آپ دیکھ رہی ہے سب جان رہی ہے پھر بھی نئے سرے سے جھگڑا کر کے پھر وہی باتیں کرتے ہوئے آپ چاچی کو ہی نہیں مجھے بھی سب یاد دلا دیتی ہے.... اس گھر میں دو پل سکون کے چاہتا ہوں... خوش رہنا چاہتا ہوں... جو کسی کو منظور ہی نہیں ہو رہا_" وہ ماں جی کے سامنے کھڑا اپنی اسی سنجیدگی اور سختی سے کہہ رہا تھا جس نے اس کی شخصیت کو ہی بدل ہی ڈالا تھا_____

ماں جی کے چہرے پر غم کا تاریک سا سایا لہرا گیا.... اس سے پہلے کی ان کی آنکھیں نم ہو جاتی وہ تیزی سے رخ موڑ کر کچن میں چلی گئی_____

"چاچی آپ اپنے روم میں جائے اب آپ کو کوئی تعنے نہیں دیں گا_" اصلان نے زرا سا رخ موڑ کر چاچی سے کہا اور ان تینوں کی طرف بھی دیکھا جو اس سے ناراض ہو چکے تھے_چاچی اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی_____

"آپ ناسچ میں ظالم دیو ہے... اور یہ آپ میری ساسوں ماں کو باتیں سنا کر ثابت کر چکے ہیں_" جیسے ہی اصلان نے آروشا کی طرف دیکھا وہ پوری ناراضگی سے اسے گھورتی تن فن کرتی چلی گئی....

اس کے پیچھے ہانیہ بھی منہ پھلا کر اسی انداز میں گھورتی گئی تو اصلان نے دانت پر دانت رکھ کر حشم کی طرف دیکھ کر کہا_" تمھیں بھی کچھ کہنا ہے_" وہ اسے ایسے گھور رہا تھا کی حشم اب کچھ بول کر اپنی گردن اس کی گرفت میں ڈلوانا تھوڑے ہی چاہیں گا ..

وہ سب تو بھاگ گئی سارا عتاب اسی پر ہی اتر جائے گا... اس لئے زبردستی مسکرا کر مسکا لگایا_"میری یہ مجال جو آپ سے کچھ کہوں آپ تو اچھے والے لالا ہے "_

"ہمم.. بہت سمجھدار ہو... آجاؤ.." پاس آکر اس کے گال تھپک کر وہ حکم دیتا باہر نکل گیا_____

"ڈینجر دیو_" حشم شکر کی سانس لیتا تیزی سے اس کے پیچھے ہو لیا_____

******************

آروشا نے کچن میں جھانکا ماں جی ملازمہ کے ساتھ لگی ڈنر کا انتظام کر رہی تھی_ ہانڈی میں چمچہ چلاتی ان کے چہرہ بالکل سپاٹ تھا_ وہ دھیرے دھیرے چلتی ان سے کچھ دوری پر آکر کھڑی ہو گئی... سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیا بولے انگلیوں کو موروڑتی وہ کچھ کہنے کے لئے بیتاب تھی_____

"کیا ہے... کچھ چاہیے_" ماں جی پوری بے نیازی سے ہانڈی میں چمچا چلاتی اسے بنا دیکھے ہی ڈپٹ کر بولی... کتنی دیر سے پاس کھڑی آروشا کی بیچینی محسوس کر رہی تھی_____

"میں پیاز کاٹ دوں_" بولی بھی تو کیا ماں جی نے ایک گھوری اسے دی تھی... وہ بیچاری سی بن کر مسکرائی_____

"کھانا بالکل تیار ہے پیاز کیا تمھارے سر پر ڈالوں گی_" ماں جی نے بھی پرانے انداز میں اسے اسی طرح سے طنزیہ دیکھا_____

"ہاں کھانا تو بن گیا کچھ اور کام ہے تو وہ بتا دے میں وہ کر دوں_" وہ پہلے مایوسی پھر اپنی معصومیت بھرے انداز میں مسکرا کر پوچھنے لگی_

ماں جی نے کچھ دیر اس کا چہرہ دیکھا پھر گہری سانس لے کر چمچہ وہی پلیٹ میں رکھ دیا اور ہاتھ بڑھا کر اس کا گال تھپک کر نرمی سے کہا_" میں اصلان کی باتوں سے دکھی نہیں ہوں... نا ہی میں نے برا مانا ہے.. تم پریشان مت ہو_" وہ اس کا گال چھوتے ہوئے مسکرائی بھی تھی_____

آروشا ان سے ایک دم سے لپٹ گئی_" ماں جی... میری امی بچپن میں ہی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور مجھے نہیں معلوم ایک ماں کو کیسے خوش کیا جاتا ہے مگر میں کوشش کروں گی اپنی ماں کو خوش رکھ

سکوں_" ماں جی نے حیرت سے خود سے لپٹی آروشا کو دیکھا پھر سکون سے مسکرا کر اس کی پشت تھپکی تھی_____

" آروشا مجھے تم اصلان اور ہانیہ سے کم عزیز نہیں ہو_ مجھے خوش کرنے کے لئے تمھیں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں_ ایک ماں اپنے ہر بچے سے ہمیشہ خوش اور مطمئن رہتی ہے وہ چاہے بیوقوف ہی نا ہو_" انہوں نے اسے اپنے سینے سے الگ کر کے پیار سے اس کی پیشانی چومی____

"میں نا دیکھ لینا اصلان سے اب بالکل نہیں بولوں گی..." آروشا نے جوش میں آکر اعلان کیا ....

"خبر دار جو اصلان سے بات چیت بند کی ایک لگادوں گی کس کر... میرے بیٹے کو ستایا تو اچھے سے خبر لوں گی تمھاری_" وہ پل بھر میں ماں والے رول سے نکل کر کڑک ساس والے رول میں آگئی

_____

آروشا نے منھ بنا کر اپنی ساس اور ماں کو دیکھا .....

"مجھے خوش کرنا ہے نا تو بس میرے لئے جلدی سے ایک پوتا مجھے لا کر دو_" آروشا نے ان کی فرمائش پر کچن سے بھاگنے میں ہی خیر جانی تھی... مان جی کچھ دیر جھٹ سے کچن سے نکل کر بھاگی آروشا کی پشت کو گھورا اور پھر ہولے سے ہنس دی_____

**********

"وہ عورت ادھر آگئی ہے اور اس گھر میں کیا کر رہی ہے اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں_" حشم نے اپنے ساتھ چہل قدمی کرتی آروشا سے بہت سنجیدگی سے ایک ساتھ کئی سوال پوچھا تھا_ اپنی اسٹڈی کی وجہ سے وہ ادھر نہیں آسکا تھا اس لئے وہ عانیہ کی آمد سے بے خبر تھا..... آج جو دیکھا تو اب پوچھنے کا موقع ملا.... دونوں ڈنر کے بعد واک کرنے کے لئے لان کے ایک طرف سب سے الگ تھلگ ہو کر چہل قدمی کر رہے تھے_____

"کون عورت..." آروشا کا سارا دھیان ابھی بس اپنی آئسکریم پر تھا.. جو اصلان نے اسے کار میں دلائی تھی جسے کھانے کا موقع اب اسے ملا تھا_ مزے سے کھاتے ہوئے اس نے ناسمجھی سے حشم کی طرف دیکھا_____

"میں اصلان میر کی پہلی بیوی کی بات کر رہا ہوں_" حشم کے چہرے پر ہی نہیں آنکھوں میں بھی سرد مہری اتر آئی_____

"حشم.... وہ ماضی تھا اب اس عورت سے ان کا کوئی تعلق نہیں... کبھی اس عورت کو اصلان سے مت جوڑنا_" آروشا نے بہت سختی سے پہلی بار اپنے بھائی کو ٹوک دیا تھا_ ہاتھ میں لیا چمچا آئسکریم کے کپ میں پٹخ دیا____

"اچھا سوری... نہیں کہوں گا یہاں آؤ بیٹھو_" حشم کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا... وہ اس بار پیار بھری نرمی سے اس کا بازوں تھام کر ایک طرف بنے فوارے کے حوض کے کناروں پر بنے پتھر پر اسے لے کر بیٹھ گیا_ آروشا نے خفا نظروں سے اپنے جان سے پیارے بھائی کو دیکھا پھر سر جھٹکتی آئسکریم کھانا شروع کر دی_____

"آشو... میں نے جب سے اسے دیکھا ہے تیرے لئے بہت پریشان ہو گیا ہوں_" وہ فکر مندی سے اسے دیکھتا.... ہوا میں اڑتے اس کے بالوں کی لٹو کو اس کے کان کے پیچھے کرنے لگا...اس کے لئے آج بھی وہ وہی چھوٹی سی گڑیا تھی اور اپنی یہ گڑیا سی بہن اسے اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز تھی....اس کے لئے وہ جان دینے سے بھی ہچکچا نہیں سکتا تھا_____

"کچھ نہیں ہو گا مطمئن رہو.... اصلان ہے نا وہ سب ڈیل کر لیں گے_" آروشا نے بڑے مطمئن انداز میں شانے اچکا کر چمچہ بھر کر منھ میں ڈالا.. ساتھ ہی اسی چمچے سے آئسکریم بھر کر حشم کی طرف بڑھایا_____

"ایک تو یہ تمھارے اصلان دیو کی بھی سمجھ میں نہیں آتی مجھے.... یہ بندہ کیا چاہتا ہے اس کے اندر کیا چل رہا ہے کچھ خبر نہیں ہوتی_" حشم نے بولتے ہوئے اپنی طرف بڑھائے گئے چمچے والے اس کے ہاتھ کو بجائے اپنے منھ میں ڈالنے کے دوبارہ اسی کے منھ میں ڈال دیا تھا_____

آروشا جلدی جلدی آئسکریم نگل کر بولی_" ہے نا...مجھے بھی پتہ نہیں چلتا.. کب غصہ ہو جائے.... کب خون جلا دے اور جانے کب رومانٹک ہو جائے...وہ بولتے بولتے مسکرائی تو حشم کو اپنی گڑیا سی بہن بہت ہی پیاری لگی_" بٹ جو بھی ہو ان کے جیسا کوئی نہیں حشم...وہ سب سے الگ ہے سب سے جدا آی لو ہر سو مچ_" اصلان کے لئے اس کی آنکھوں میں ہی نہیں بلکہ وہ سراپا اس کے لئے محبت بن چکی تھی_____

"او اللہ کی بندی...خیالوں سے باہر نکل آؤ...مجھے جیلسی ہو رہی ہے میں تو سمجھتا تھا میری بہن کو سب سے عزیز میں ہوں_" حشم کے منھ بنا کر کہنے پر وہ زور سے ہنس دی پھر ایک ہاتھ میں آئسکریم لئے

دوسرے ہاتھ سے چمچہ تھامے وہ ان ہی ہاتھوں سے اس کے چہرے کو تھام کر لاڈ سے بولی_ "پاگل... تو جو میرے لئے ہے وہ شاید کوئی نہیں ہو سکتا میرا بھائی میری جان ہے_" ساتھ ہی اپنی جگہ سے اچک کر اس کی پیشانی بھی چومی_____

حشم بہن کے اس مظاہرے پر خوشی سے چہک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا_" کاش اصلان میر صاحب ادھر ہوتے تو میں انہیں اچھے سے جلا دیتا_" آروشا نے اس کی شرارت پر اسے چپت لگا دی_____

"تم دونوں میرے لئے لازمی و لزوم ہو.... کسی ایک کے ہی بنا میں ادھوری ہوں... وہ میری محبت میرے شوہر سب کچھ اور تو میرا بھائی میرا جان و جگر.... اب تم دونوں ایک دوسرے سے جلو یا بھون جاؤ میں دونوں سے ہی بے تحاشا محبت کرتی ہوں_" ایک جذب کے عالم میں بولتے بولتے آخری میں پھر سے اپنی اسی ازلی لاپرواہی سے آئسکریم کھاتے ہوئے کہا تھا_ حشم بس سر ہلاتے ہوئے ہنس دیا_____

"اس کا فیصلہ بعد پر چھوڑتے ہیں یہ بتا تجھے اس عورت سے خطرہ محسوس نہیں ہوتا_" وہ ایک بار پھر سے سنجیدہ ہو گیا، دل میں ایک کھٹکا سا تھا جو وہ دور کر لینا چاہتا تھا_____

"کس بات کا_" آروشا نے لاپرواہی سے پوچھا_ اب جلدی جلدی آئسکریم کھاتے ہوئے وہ پورا لارج پیک والا ڈبا ختم کرنا چاہتی تھی.. ہانیہ سے شرط جو لگائی تھی کی پورا کھا کر ہی دکھائے گی

_____

"یہی کی اصلان لالا پھر سے اس کی طرف مائل ہو جائے آخر چھ سال کا تعلق تھا اس عورت سے ...
"

"حاشو پھر سے کہہ دیا مگر یہ آخری بار ہو.. اس سے ان کا چھ صدی کا بھی تعلق رہتا نا پھر بھی وہ میرے اصلان کو مجھ سے چھین نہیں پائے گی.... جو تعلق ہم دونوں نے ایک دوسرے سے جوڑا ہے ناوہ کوئی بھی نہیں توڑ سکتا... ہمارا تعلق عشق کا ہے.. وفا کا ہے... ایک دوسرے پر بھروسے کا ہے.. اصلان پر مجھے خود سے زیادہ بھروسہ ہے_" حشم بس اسے دیکھے جا رہا تھا ان چھ مہینوں نے اسے کتنا بدل دیا ہے.. وہ سمجھ داروں والی باتیں بھی سیکھ گئی_____

"چل اللہ کا شکر ہے تو سمجھدار ہو گئی.." حشم نے کھل کر مسکراتے ہوئے اس کے سر کو پکڑ کر زور زور سے ہلا دیا_____

"اور یہ میری صحبت کا اثر ہے_" ابھی آروشا کچھ بولتی کی اصلان نے اچانک سے دونوں کے سامنے آکر کہا تھا_ دونوں نے ہی سامنے کھڑے اصلان کو دیکھا ہاتھ اپنی پشت پر باندھے وہ مسکراتا ہوا دونوں کو دیکھ رہا تھا_____

"آپ کب آئے اور ابھی..." آروشا بے ساختہ بولی مگر پھر یاد آیا وہ اس سے ناراض ہے اس لئے بات ادھوری چھوڑ کر ہونٹ ٹھیڑا کر کے باقی بچی آئسکریم کی طرف دھیان لگا لیا_____

"میں تب آیا جب تمھارا عزیز بھائی تمھیں بہکانے کے فرائض انجام دے رہا تھا_" کہہ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں حشم کو دھمکی دی.... جس کا مطلب سمجھ کر حشم نے زبردستی ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلائے_____

"بھائی ہے میرا... میری طرف سے فکر ہے اس کو.... وہ بہکا تو نہیں رہا تھا... بس پوچھ رہا تھا جو کارنامے انجام دئے ہے نا فکر تو ہو گی اسے_ "سچ کہا ہے کسی نے ایک لڑکی کے لئے اس کے میکہ والے بہت اہم ہوتے ہیں ان کی دفاع کے لئے وہ ہر وقت تیار رہے گی_ حشم نے فخر سے گردن اکڑائی اور اپنی بہن کے ہاتھ سے چمچہ لے کر آئسکریم کھانی شروع کر دی____

اصلان سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھتا ان کے نزدیک آ گیا اور ایک ہی جھٹکے میں حشم کا کالر پیچھے سے پکڑ کر اسے آروشا کے پاس سے اٹھا کر کھڑا کر دیا اور خود آرام سے آروشا کے پاس بیٹھ کر اسے اپنے دائیں بازوں کے حلقے میں لے لیا_ یہ سب اس نے اتنے اچانک اور تیزی سے کیا تھا کی دونوں کے ہی منھ کھل گئے_____

"آپ..." حشم نے بس اپنے بہنوئی کو گھورا تھا.... وہ بڑے آرام سے اس کی ہونک بنی بہن سے چپک کر بیٹھا اسے مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا_____

"آپ اب اپنے روم میں تشریف لے جائے... جتنی فکر کرنی تھی آپ کو اور جتنا بولنا تھا اتنی سالے صاحب میں آپ کو مہلت دے چکا... اب جایئے آرام کرے... باقی میں اپنی بیوی کو سمجھا لوں گا کیونکہ اب میں رومانٹک موڈ میں آ چکا ہوں_ "وہ بڑے دل جلانے والے انداز میں حشم سے کہہ کر آروشا کے گالوں سے اس کے بالوں کو ہٹاتا وہاں اپنے لب رکھ چکا تھا_____

بہنوئی ساحب اچھے خاصے بے شرم دیو بھی تھے.... حشم بیچارہ فوراً اپنی آنکھیں بند کرتا مڑ کر تیز قدموں سے وہاں سے بھاگا تھا_____

_

*********************

"یا اللہ..." ہانیہ کے منہ سے ایک چیخ نکلی تھی وہ بری طرح سے کسی سے ٹکرائی تھی.... ہاتھ میں لیا خالی آئسکریم کا فل پیک نیچے گر گیا_ ایک نگاہ باکس اور دوسری نگاہ سر اٹھا کر ٹکر مارنے والے کو دیکھا_ سامنے حشم اب کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھور رہا تھا_ "آنکھیں نہیں ہے تمھاری جو دیکھ کر چلا کرو_ "حشم نے خود سے ٹکرائی ہانیہ کو ڈپٹا تھا____

"اندھے بن کر خود چلے آرہے تھے اور مجھے سنا رہے ہو... میں تو صحیح جا رہی تھی_ "اس کے کپڑوں اور پیروں پر بچی ہوئی پگھلی آئسکریم کے چھینٹے پڑ گئے تھے... جو ہانیہ کو بے حد برے لگے اس لئے وہ چڑ کر اسی کے انداز میں کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے بھی گھورتے ہوئے بولی____

" صحیح.... موٹی بھینس کی طرح جھومتی جھامتی چلی آرہی تھی_ "اس کے موٹی بھینس کہنے پر ہانیہ کی آنکھیں ابل پڑی...

" خود موٹے موٹے بیلوں والے دیدے کیا گروی رکھ کر آئے تھے_ "اس کے ہونٹوں سے بھی حشم کے لئے پھول جھڑے تھے_____

"تمھارے بھائی صاحب کی بے شرمی دیکھ کر اچھا خاصا بندہ اندھا بن جائے_ "حشم کو بیل والے دیدے پسند تو نہیں آئے مگر اس بار اپنی زبانی وار بدلا تھا_ لان سے وہ اندھا دھند بھاگا تھا اور نتیجے میں بھائی صاحب کی بہن سے ٹکر ہو گئی.... اب دونوں ایک دوسرے سے لڑ لڑ کر اپنی اپنی ناراضگی نکال رہے تھے_____

"خود کے بارے میں کیا خیال ہے.. تم کیا کم ہو ان سے_" ہانیہ کو اب بھی پول والی اس کی حرکت یاد تھی اس لئے جل کر جواب دیا____

"ان سے تو کم ہی ہوں کم سے کم کوئی اور تو نہیں تھا اس وقت_" وہ اسی ٹیون میں اس کا خون جلا رہا تھا_____

"تو میرے لالا کون سی پلٹن کے سامنے رومانٹک ہو جاتے ہیں.... اور تمھیں کیا اپنی بیوی سے رومانس کرتے ہیں تمھارا کیا جاتا ہے.. تمھیں کیا ضرورت تھی وہاں کھڑے رہنے کی کوئی تو پرائیویسی دے دیا کرو ان دونوں کو... ایک تو اتنی مشکل سے لالا نارمل ہوئے ہے اور " .....

"اے ہیلو.... میں کون سا اپنی ٹائم ان کے پاس گھسا رہتا ہوں جو ان کی پرائیویسی میں خلل پڑ گیا... دو منٹ اپنی بہن سے اپنی باتیں کرنے گیا وہ حاضر ہو گئے اور تم بھی تو وہی جا رہی تھی اپنے بارے میں کیا کہوں گی_" وہ نان سٹاپ بولتی ہانیہ کو ٹوک کر خود بھی مسلسل بولتا آخر میں آنکھیں سکڑ کر اسے گھورتے ہوئے بولا تھا_____

"میں نے تو شرط لگائی تھی آشو سے وہی دیکھنے جا رہی تھی کی بیچ میں تم ٹکر مار کر لڑنے لگے_" ہانیہ کو یاد آ گیا وہ کیوں جا رہی تھی، جھک کر بہت غصے سے باکس دیکھا پھر حشم کو_____

"مت جاؤ تمھیں بھی بھاگنا پڑیں گا میری طرح.... یقین نہیں آتا اپنے بھائی صاحب روڈ ہونے کے علاوہ اتنے رومانٹک بھی ہو سکتے ہیں... پہلے ٹیرس پر اب یہاں..." وہ اس بار کچھ سوچ کر ہلکے سے مسکرا دیا_____

"اپنی اپنی باری میں سب یہی کرتے ہیں.... تم مردوں کو بس موقع چاہیے... لڑکی، وہ بھی اگر حق حلال والی لڑکی اکیلی ملی نہیں کی شروع ہو گئے ساری شرافت دھری رہ جاتی ہے_" ہانیہ ابھی بھی اس سے بری طرح سے تپی ہوئی تھی... اس لئے بنا سوچے سمجھے بڑا تپ کر طنز کیا تھا مگر نتیجہ ایسا بھگتنا پڑے گا تو کبھی اس پر طنز نہیں کرتی____

حشم نے اسے ایک دم سے کھینچ کر دیوار سے لگا دیا اور خود کو اس پر ٹیک کر اس کی ڈری ڈری شکل دیکھی_" مسز حشم.. اکیلی لڑکی اگر اپنی ہی ہو، اس پر پورا حق ہو تو موقع ملنے پر اس کا پورا استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے.. جب ہم بدنام ہے تو بدنام ہی صحیح_" ہانیہ کو اس کی انگلیاں اپنے کمر میں گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھی_ حشم کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت کے سوا سب نظر آ رہا تھا اگر وہ ایسی حرکتیں اس کی محبت میں کرتا تو وہ خوشی خوشی اس کی بانہوں میں قید رہتی مگر یہاں بس اسے ایک طرح کی اذیت دینا ہی مقصد تھا_____

"چھوڑو مجھے.. جب تمھیں مجھ سے محبت نہیں تو یہ سب کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو_" وہ اس کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"یہ ثابت کرنے کے لئے.... کی میں ویسا ہی ہوں جس کا حوالہ دے کر تم نے میری محبت کو ٹھکرایا تھا_" حشم کی آنکھوں میں اب سرخی سی چھانے لگی تھی یہ کانٹا تھا جو دل سے نکل ہی نہیں رہا تھا اور وہ سب بھولنا بھی چاہتا پھر بھی بھول نہیں پا رہا تھا_____

ہانیہ ساکت سی ہو گئی غصے کی جگہ اب دکھ نے لے لی تھی... آنکھوں میں نمی سی آ گئی_"کب تک اس بات پر مجھ سے خفا رہوں گے حشم... سب جانتے ہوئے بھی کیوں مجھے اور خود کو بھی اذیت دے رہے ہو_"ہانیہ نے دکھ سے کہتے ہوئے اس کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے___

"قسم خدا کی اگر تمھارے بھائی سے میری بہن کا رشتہ جڑا نہیں ہوتا تو کبھی تم سے نکاح نہیں کرتا.... تمھاری بھولی بھالی شکل دیکھتا ہوں نا تو سب بھول جانے کا دل کہتا ہے مگر وہ الفاظ یاد آ جاتے ہیں نا تو دل کہتا ہے تمھاری ہستی مٹا ڈالوں...." حشم نے کہتے کہتے اپنے ایک ہاتھ سے اس کی گردن دبوچ لی... ہانیہ کا دم گھٹا تھا مگر زبان پر اف لائے بنا بس وہ اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتی بولی

---

"مٹا ڈالو...مار ڈالو مجھے مگر پلیز ایک بار صرف ایک بار مجھے معاف کر دو اب کبھی تمھاری ہانیہ تمھیں مایوس نہیں کریں گی_" حشم نے اس کی التجا کرتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آنکھیں ایک بار بند کر کے دوبارہ کھولی تھی... پھر اس کی گردن سے ہاتھ ہٹا کر وہ مڑا تھا اور تیز قدموں سے چلتا وہ ہانیہ کی دھندلی ہوتی آنکھوں سے دور ہو گیا_وہ وہی دیوار سے لگی دھیرے دھیرے بیٹھتی چلی گئی

---

********************

اصلان ادھر آروشا کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا..... اسے پوری قوت سے خود میں بھینچے وہ اب آروشا کے ہونٹوں پر اس کے آس پاس لگی آئسکریم کو پوری جنونیت سے صاف کر رہا تھا_ جو الفاظ اس کی محبت میں آروشا کے ہونٹوں سے نکلے تھے ان سارے الفاظوں نے اصلان کی محبت کو دگنی کر دیا تھا_ وہ بیتاب ہو گیا تھا اس پر اپنی محبت لٹانے کو اور اسی بیتابی سے وہ اپنے ہونٹوں سے اس کے ہونٹوں پر بیان کر رہا تھا_ آروشا کے ہاتھوں سے آئسکریم کا پیک کب کا ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے گھاس پر گر گیا تھا_ وہ اپنے ہاتھوں میں اس کی شرٹ کو دبوچے اس کی بیتابیاں جھیل رہی تھی_____

جانے کتنے لمحوں بعد اصلان نے آہستگی سے اس کے لبوں کو آزاد کیا تھا... وہ بے حال سی اس کے شانے پر سر ٹیک گئی ہاتھوں میں اب بھی اس کی شرٹ دبوچی ہوئی تھی.. تنسفس بری طرح سے بگڑا ہوا تھا_____ اصلان نے مسکراتے ہوئے اپنے شانے پر جھکی آروشا کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سنوارا تھا پھر ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر آروشا کا شرم سے گلنار ہوتا چہرہ اونچا کیا تھا_____

"آج تک میں نے اتنی میٹھی آئسکریم نہیں کھائی تھی_" اصلان کی بوجھل آواز اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے آروشا کی پلکیں اٹھنے سے انکاری ہو گئی_ وہ جادو گر تھا اور ہر بار اس پر اپنا جادو چلا کر اس کی ساری ناراضگی پل بھر میں ہوا کر دیتا تھا_ اب بھی اس کا اصلان سے لڑنے کا پروگرام تھا مگر اس کی بے باک حرکتوں سے اس کی زبان گنگ ہو گئی تھی_____

"تم ایک ساحرہ ہو جس نے مجھ پر جادو کر دیا ہے ورنہ میں اتنا بدلحاظ تو نہیں تھا کی کسی کی بھی موجودگی کی کوئی پرواہ نہیں کروں_" اس کی ٹھوڑی پر انگھوٹھا پھیرتے ہوئے وہ بس اسے دیکھتے ہوئے مدہوش سا تھا____

"آپ کا مطلب ہے.... میں نے بدلحاظ بنا دیا ہے آپ کو... شام میں چاچی بھی یہی کہہ رہی تھی اصلان ایسا تو بدلحاظ کبھی نہیں رہا_" آروشا نے پٹ سے آنکھیں کھول کر بڑے دکھ سے اسے دیکھا... اپنی اتنی رومانٹک بات کا آروشا کا ایسا رسپانس... اصلان نے ہونٹ گول کر کے سانس خارج کرتے ہوئے اس کی ٹھوڑی چھوڑ دی اور رخ موڑ لیا.... بس ہاتھ اس کی کمر سے نہیں ہٹائے

_____

"اب بولے چپ کیوں ہو گئے آپ کو بھی یہی لگ رہا ہے..." آروشا نے جلال میں آکر اس کے جبڑے کو اپنے نازک ہاتھ میں جکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف موڑ دیا_"بولے آپ یہی کہنا چاہتے ہیں کی میں نے آپ کو بدتمیز کر دیا ہے.. بے شرم بنا دیا ہے..." وہ آنکھوں میں نارضگی لئے اسے سے بیوقوفانہ سوال جواب کر رہی تھی.....

اصلان نے کچھ دیر خاموشی سے بس اسے گھورا تھا پھر اپنے جبڑے پر رکھے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بہت ہی سنجیدگی سے پوچھا تھا_" ایک بات بتاؤ.. جب بھی میں رومانٹک ہوتا ہوں تم کوئی نا کوئی فضول سی حرکت یا بات ضرور کرتی ہو... سچ بتاؤ مجھے لگتا ہے تم جانبوجھ کر ایسا کرتی ہو "_

"کیا جان بوجھ کر کرتی ہوں_" آروشا کو وہ جو بولا کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا تعجب سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا_____

"میری بات کا مطلب یہ ہے کی تم مجھے چانس نہیں دینا چاہتی ہو_" اصلان اب بھی ویسا ہی سنجیدہ تھا _____

"کس چیز کا چانس..." اس کے تعجب میں اضافہ ہی ہوا تھا_____

"اپنی سہاگ رات منانے کا_" اس بار اصلان نے خفگی سے اس کے گال میں چٹکی کاٹی تھی_" سہاگ رات گئی بھاڑ میں پہلے یہ بتائے کیا سچ میں " ....

"بھاڑ میں یعنی میری سہاگ رات بھاڑ میں... تمھیں نا بھاڑ میں ڈال دوں_" آروشا کو اتنی لاپرواہی سے اس کی بات رد کر کے اپنی ہی سنانے پر وہ ہولے سے چیخ پڑا.... اپنے ہاتھوں میں لئے آروشا کے ہاتھ زور سے دبائے تھے_____

"ڈال دے ساتھ میں آپ کو بھی کھینچ لوں گی پھر منایئے گا سہاگ رات..." اس کے ہاتھ دبانے پر وہ جل کر اپنے ہاتھ چھڑانے کے لئے اس کے ہاتھ جھٹکنے لگی_" بھاڑ میں سہاگ رات..." اصلان کو سوچ کر ہی ہنسی آگئی... ہنستے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچ لیا_____

"ہا..ہا...ہا..." آروشا نے منہ بنا کر اس کی نقل اتاری_ اصلان اپنی ہنسی دبا کر اسے لئے لئے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا_

"چلو روم میں چلتے ہیں... وہاں جی بھر کر بھاڑ جلا کر سہاگ رات منالیں گے...." آروشا کی کمر میں اپنے بازوں ڈالے جھک کر اس کے بالوں پر ایک بوسہ دے کر وہ اندر کی سمت بڑھ گیا... آروشا بھی اس کی کمر میں اپنی مرمری بانہیں ڈالے اس سے لگی اس کے ہم قدم تھی_____

**********************

"اندر آجاؤں ماں_" ماں جی کے روم کے ڈور پر ہلکے سے اپنی انگلیوں کی نوک مار کر اس نے مطالعہ کرتی ماں جی کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا____

"اصلان..... آجاؤ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے_" اصلان کو اپنے روم کے ڈور پر کھڑے دیکھ کر ماں جی کتاب سایڈ ٹیبل پر رکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی_ اصلان مسکراتے ہوئے چند قدم چلتا ان کے بیڈ پر ایک کونے میں ٹک گیا_____

"ڈسٹرب تو نہیں کیا آپ کو_" اپنی سخت طبیعت والی مگر اندر سے نرم اور مہربان ماں کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بہت نرمی سے مسکرا کر بولا____

"نہیں... تم اس وقت آروشا کو روم میں تنہا کیوں چھوڑ آئے... ہر بات میں تو وہ لڑکی ڈرتی ہے_" انہوں نے ایک نظر گھڑی پر ڈال کر آروشا کے لئے فکر مند ہو کر کہا تو اصلان نے ہولے سے ہنس کر آروشا کی ساسوں ماں کو پیار سے دیکھا_

"ڈونٹ وری ماں آپ کی بہو روم میں گئی ہی نہیں ہو گی... ہانیہ کے پاس یا تو حشم کے پاس بھاگی ہو گی بغیر بولے اسے نیند کہاں آنے والی_ "اصلان کو یقین تھا وہ موقع ملتے ہی ان دونوں کے پاس ہی گئی ہو گی اکیلے روم میں رہنا اس کی بس کی بات نہیں تھی... اس لئے اطمینان سے ادھر چلا آیا تھا

"لو یہ کوئی بات ہوئی... دن بھر بک بک کر کے دل نہیں بھرا جو تمھیں چھوڑ کر رات کے اس وقت نند کے پاس یا بھائی کے پاس بک بک کرنے پہنچ گئی.... تم جاؤ اسے لے کر روم میں ابھی جاؤ اور آرام کرو زیادہ سر مت چھڑاؤ_ "دوسرے ہی پل وہ اچھی ساس سے ڈینجر ساس بن کر اصلان کو حکم دے چکی تھی___

"وہ میرے ہی ساتھ تھی ابھی میں یہاں آ گیا تو چلی گئی ہے، جاتے وقت بلا لوں گا_ "اصلان نے زرا سا ان کے پاس کھسک کر ان کا ہاتھ تھام کر سادگی سے کہا_____

"تمھیں کوئی خاص بات کہنی تھی کیا اصلان_ "ماں جی اب آروشا کی فکر چھوڑ کر اپنے بیٹے کو غور سے دیکھنے لگی_____

"ہاں بہت ضروری_ "وہ بولتے ہوئے اچانک سے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا_ "سوری ماں مجھے معاف کر دے جو میں نے آپ سے بد تمیزی کی... یقین کرے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا میں بہت گلٹ فیل کر رہا ہوں_ "ماں جی کے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ کر اصلان کی آواز میں بھی شرمندگی اور ندامت تھی_____

"سوری کی کوئی بات ہی نہیں... میں جانتی ہوں میرا بیٹا کبھی کسی خاص وجہ کے بنا اپنی ماں کو ڈی گریڈ نہیں کر سکتا... میں نے برا مانا ہی نہیں تمھاری بات بھی صحیح تھی اصلان... ماضی کا ذکر بس ہمیں اذیت اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں دیتا اسے بھولا ہی دینا چاہیئے_" وہ اصلان کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکال کر اب بہت ہی پیار سے اس کے سر کو سہلا رہی تھی... اصلان ان سے قطعی نگاہ ملائے بنا بس اپنی سوچوں میں گھرا ہوا تھا_____

"اب میں کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہوں گی جو میرے بیٹے کو تکلیف دے.. بس اب اللہ سے یہی دعا ہے کہ میرے بیٹے کو اللہ دنیا جہان بھر کی خوشیاں دے.. میرے بہو بیٹا ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہیں_" وہ گہری سانس لے کر پھر مسکراتی ہوئی اس کی پیشانی سے بال سنوارتے ہوئے دعا گو تھی_____

"ماں آپ ناراض تو نہیں_" اصلان آسودگی سے مسکرا کر ان کی گود سے سر اٹھا کر اٹھ کر سیدھا بیٹھ گیا____

"اصلان کی ماں کیا اپنے اصلان سے ناراض ہو سکتی ہے_" انہوں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مامتا بھری نظروں سے اپنے بیٹے کی بلائیں لی____

"تھینکس ماں آپ میرا فخر ہے میری بیسٹ ماں_" اصلان نے ان کا وہی ہاتھ تھام کر عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگا لیا____

"اچھا جاؤ اب سو جاؤ صبح چلنا بھی ہے نا_" انہوں نے اس کے شانے تھپک کر کہا_

"جی..." اصلان مسکراتے ہوئے بیڈ سے اتر کر کھڑا ہو گیا اور انہیں شب بخیر کہتے ہوئے جانے کے لئے مڑا ہی تھا کی ماں جی پکارا تھا_____

"اصلان "...

"جی..." ان کے پکارنے پر وہ فوراً مڑا____

"جو کرنا سوچ سمجھ کر کرنا میری بہو کو اس میں نقصان نا پہنچے_" آخر اصلان کی ماں تھی اتنا تو وہ سمجھ ہی گئی تھی کی وہ کچھ نا کچھ سوچے ہوئے ہیں____

" کبھی نہیں آپ کی بہو ساری عمر یوں ہی بک بک کرتی آپ کا سر کھائے گی_" اصلان نے شرارت سے کہہ کر ان کی فکر دور کر دی تھی_____

"بس ایک یہی عادت اچھی نہیں لگتی اس کی... خیر بچے ہو جائے گے تو خود ہی کم بولنا آ جائے گا... اصلان اب مجھے جلد سے جلد اپنا پوتا دیکھنا ہے_" وہ پہلے منہ بنا کر پھر ایک دم سے وہی بات دہرا گئی جس کی وہ دن رات خواہش کرتی تھی_____

"جی.." وہ بس اتنا کہہ کر مسکراتے ہوئے ان کے روم سے باہر نکل آیا_____

*********************

چاچی نے بہت ہی ناگواری سے اندر آتے وجود کو دیکھا... اندر آتے ہی اپنا دوپٹہ گلے سے نکال کر اس نے سوفے پر پھینک دیا_____

"کتنی بار کہا ہے یہ تمھارا گھر نہیں رہا اب زرا سا احتیاط سے کام لیا کرو.... ہر جگہ دھڑلے سے گھومتی پھرتی ہو_" انہوں نے کچھ دور سوفے پر بیٹھ کر آرام کرتی عانیہ کو گھورا تھا_____

"یہ میرا گھر تھا اور ہمیشہ رہیں گا سمجھی آپ_" عانیہ سر سے پیر تک سلگ گئی... بہت ہی زہریلے انداز میں وہ اپنی ماں کو دیکھ کر چیخی_____

"چیخوں مت... خواہ مخواہ کی فضولیات_" اسے غصے سے ٹوک کر انہوں نے طنز سے اپنی بیٹی کو دیکھا... جانتی تھی وہ بس زبان کی تیزی ہی دکھا سکتی ہے کرنا اسے کچھ نہیں آتا_____

"آپ کو کیا لگتا ہے میں اتنی آسانی سے اپنا حق چھوڑ دوں گی... میں جب تک اس سے اپنا حق چھین نہیں لوں گی چین سے نہیں رہنے والی....." عانیہ کا پورا وجود نفرت اور حسد سے جلا جا رہا تھا... جب سے یہاں آئی تھی اصلان کی بیتابیاں وہ بھی آروشا کے لیے دیکھ کر وہ سلگ رہی تھی... کبھی کچن.. کبھی لاونج اور ابھی کچھ دیر پہلے لان میں دیکھ کر وہ ناگن کی طرح بل کھا رہی تھی..... اصلان پر وہ صرف اپنا حق سمجھتی تھی کیسے اسے آروشا کا ہوتے ہوئے دیکھ سکتی تھی_____

"کون سا حق.. کیسا حق... اس حق کو بہت پہلے ہی تم لات مار کر اس بڈھے شاہنواز خان کے پاس چلی گئی تھی... اب وہ حق آروشا کی جھولی میں جا گرا ہے اور تم یہ خام خیالی چھوڑ ہی دو کی تم اس سے اصلان کو چھین لوں گی.. ارے دیکھ نہیں رہی ہو اس کی بیتابیاں... اپنی محبت کھلم کھلا وہ سب پر ظاہر کر چکا ہے، اس کی بیوی اس کے لئے کیا ہے... تمھیں تو وہ منھ بھی لگانا پسند نہیں کرے گا_" چاچی نے لگاتار بولتے ہوئے اسے آئینہ دکھاتے ہوئے یہ بھی جتا دیا کی وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نا رہے

_____

"آپ میری ماں ہے اور سائڈ لے رہی ہے اس کی..." عانیہ کو ان کا سچ سن کر بری طرح سے غصہ آیا.. سچ کتنا کڑوا ہوتا ہے اور اسے سننے کی سب میں طاقت نہیں ہوتی_____

"ماں ہوں اس لئے تو حقیقت بتا رہی ہوں ورنہ میرا خون تو تم سے زیادہ کھول رہا ہے مگر تمھاری بیوقوفی کی وجہ سے بس سب برداشت کرنے پر مجبور ہوں_ مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا... تمھیں اس شاہنواز میں دکھا کیا ایک سوائے حسن کے اور کیا تھا.... اس کی عمر اس کی عیاش فطرت نظر نہیں آئی... اصلان اس کے مقابلے میں لاکھ گنا بہتر تھا... جوان تھا اتنی ساری جائداد کا مالک ہے اور سب سے بڑھ کر بیوقوف شوہر بھی تھا.. تم آرام سے اس پر حکم چلاتی اپنے افیئر بھی چلا کر اپنا شوق بھی پورا کر رہی تھی_" ان کا بس نہیں چل رہا تھا کی اپنی بیٹی کا گلا ہی دبا دے اس لئے اس پر وہ لگاتار اپنی بھڑاس نکال رہی تھی_____

"اس میں میری کیا غلطی اس شاہ کو بدلا لینا تھا... اس نے میرے ویڈیو اصلان کو بھیج دی... ورنہ میرا مقصد بس کچھ دن ٹائم پاس کرنا تھا_" عانیہ کو رہ رہ کر پچھتاوا گھیر لیتا تھا نا وہ اس دن اصلان سے لڑ کر شاہنواز کے پاس جاتی نا اس کے بہکاوے میں آتی نا یہ اصلان اس کے ہاتھ سے نکلتا_____

وہ یہ سب کہتے ہوئے اس ذات الٰہی کو بھولے ہوئے تھی جس کے ہاتھ میں ہم سب کی ڈور ہے وہ سب دیکھ سن رہا ہے... جس نے اپنے نیک بندوں کے لئے تمام آزمائشوں کے بعد ایک دن راحت لکھی ہے اور ظالموں کے لئے سخت عذاب_____

"کتنی بار کہا تھا عانیہ مت کر یہ سب اتنی مشکل سے تو اس کی ماں کو پٹا کر اس کے بیٹے کے ساتھ باندھا تھا.... سوچا تھا تجھ سے یا تیری اولاد سے ساری جائدادیں اپنی اور اپنی بیٹیوں کے نام کروالوں

گی اور تو اس کے بچے کو ہی گرا بیٹھی.. تو نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی قسمت بگاڑی ہے_ "پچھتاوا تو چاچی کو بھی بہت تھا مگر وہ اپنی بیٹی کے ہاتھوں ہی شکست کھا گئی تھی_____

"تو پھر کوئی چکر چلائے ناماں... مجھے اصلان چاہیے کسی بھی قیمت پر... میں جب جب اس آروشا کو اس کے ساتھ دیکھتی ہوں میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے_ "عانیہ اس بار اٹھ کر ان کے پاس بیٹھ گی.. مکاری سے کہتے ہوئے اپنی ماں کے ہاتھ تھام لئے_____

"فل حال کچھ کرنے کی ضرورت نہیں... جو جیسا ہے ویسا چلنے دو اور اصلان کا خیال دل سے فل حال نکال دو_ "چاچی نے اس کا ہاتھ جھٹک کر عانیہ کو مایوس سا کر دیا مگر وہ اتنی جلدی ہار ماننے والی نہیں تھی اس لئے ناگن کی طرح پھنکار کر بولی_ "نہیں ماں اس بار میں کوشش کروں گی اور اس اصلان کو اپنا بناؤ گی اس کی شدتیں اس کی چاہتیں صرف میری ہے صرف میری_ "وہ اب اپنی ہی آگ میں جل رہی تھی اور اصلان اسے چاہیئے ہی تھا_____

"چپ.. کوئی ہے.. "چاچی کو جیسے احساس ہوا ہے کوئی تھا جو وہاں سے گزرا ہے... انہوں نے عانیہ سے سرگوشی کر کے اس طرف بڑھی جدھر کے گلاس ڈور کھول کر لان میں جا سکتے تھے... اتفاق سے انہوں نے وہاں سے ڈور کھسکائے ہوئے تھے.. وہ آہستہ آہستہ چلتی وہاں تک آئی تھی جھٹکے سے پردے کھسکا کر انہوں نے ادھر دیکھا تو ایک بلی میاؤں میاؤں کرتی وہاں سے بھاگی تھی_ چاچی نے سکون کا سانس لے کر پہلے گلاس ڈور بند کیا پھر پردے بھی برابر کر دیے_____

**********************

"لالا... آروشا میرے روم میں ہے_" اصلان ماں جی کے روم سے نکل کر ابھی سیڑھیاں چھڑ کر اوپر آیا ہی تھا.... کی ہانیہ جو اپنے روم کے ڈور پر کھڑی اسی کی منتظر تھی اسے دیکھتے ہی پکار کر بتایا تھا

"تم یہاں یہی اطلاع پہچانے کے لئے ڈیوٹی دینے کے لئے کھڑی ہو_" اصلان نے بس سنجیدگی سے اپنی بہن کے بھولے بھالے چہرے کو دیکھا.. وہ کھسیانی سی ہو کر مسکرائی_" وہ آشو بولی تھی کی اپنے لالا سے کہہ دینا کی میں یہی سو گئی ہوں اسے ڈسٹرب نا کرے.. اس لئے سوچا آپ کو بتا دوں_" بیچاری اپنی انگلیاں مروڑتی شرمندہ سی ہو رہی تھی

"آئندہ سے تمھاری بھابھی صاحبہ جب میری موجودگی میں تمھارے روم میں آئے تو انہیں باہر کی راہ دکھا دینا_" وہ چہرے پر سخت تاثر سجا کر ہانیہ کو دیکھ کر حکم دے گیا

"میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں لالا_" ہانیہ اب بوکھلا سی گئی

"تم ایسا نہیں کروں گی تو میں ماں جی سے تمھاری شکایت کر دوں گا. تب وہ تمھاری خبر لیں گی_" اصلان نے اس کی بوکھلاہٹ میں اور اضافہ کر دیا

"نہیں نہیں میں بھگا دوں گی اسے_" ہانیہ نے جلدی سے ڈر کر اس کا حکم مان لیا تو اصلان دل میں ہنس پڑا مگر چہرہ ویسا ہی سنجیدہ تھا

"گڈ... میری بہن بہت ہی سمجھ دار ہے... اب اپنی بھابھی کی بات مت ماننا_" اصلان نے قریب آکر اس کے گال پر نرمی سے تھپکی دی_" کب سے کھڑی ہو یہاں "_

"زیادہ دیر نہیں بس پانچ منٹ..." ہانیہ نے ہاتھ اٹھا کر پانچ کا ہندسہ دکھایا

"اوکے اب دو منٹ کا ایک کام کرو کچن میں میں پانی کا باٹل رکھ کر بھول آیا ہوں.... وہ لے کر یہی آؤ_" اس کے روم میں اندر آتے ہوئے بیڈ پر پھیل کر سوئی اپنی بیگم صاحبہ کو دیکھ کر اس نے ہانیہ کو ٹرکھایا تھا_____

"جی ابھی لاتی ہوں_" ہانیہ جلدی سے سر ہلاتی پل میں ہی روم سے نکل کر نیچے کی طرف بھاگی_ اس کے جاتے ہی اصلان بیڈ تک آیا تھا اور جھک کر سوئی آروشا کو بازوؤں میں سمیٹ کر وہ سیدھا ہو گیا... وہ گہری نیند میں جا چکی تھی اصلان اسے یوں ہی بازوؤں میں سمیٹ کر ہانیہ سے روم سے اپنے بیڈ روم تک لے آیا_____

بیڈ تک آکر اسے لٹا کر کمفرٹر اس پر ڈالا اور جا کر پہلے ڈور لاک کیا تھا پھر آکر تکیہ درست کر کے وہ بیڈ پر آروشا کے قریب ہی لیٹ گیا_" ایسے محبت میں جلتے ہوئے نجانے کیسے میڈم کو نیند آجاتی ہے کیسی لاپرواہ لڑکی ہے..." آروشا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ سوچ کر ٹھنڈی سانس بھر کر خود بھی آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا.... دل ہمک ہمک کر محبوب کے ساتھ کی خواہش کر رہا تھا مگر وہ خود کو سمجھا کر کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا_____

ابھی وہ اسی کوشش میں ہی لگا ہوا تھا کی روز کی عادت کے مطابق وہ سوتے میں ہی اس کی پشت سے آلگی.. بڑے ہی حق سے اصلان کی کمر میں اپنے نازک ہاتھ ڈال دیے اور ایک پیر اس پر چھڑا لیا... اصلان آنکھیں بند کئے ہوئے ہی مسکرا دیا اپنی کمر میں پڑے آروشا کے ہاتھ پر اپنے ہاتھوں میں لے کر اس نے سکون کی سانس لے کر وہ اب سکون سے سو گیا تھا_____

********************

ان کی گاڑیاں آگے پیچھے حویلی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو شام کے سائے ہر طرف پھیلنے شروع ہو چکے تھے.... اماں جان بے صبری سے ندا.. صدا.. اور ملازمہ کے ساتھ ان لوگوں کی منتظر وہی حویلی کے پورچ میں کھڑی تھی..... ماں جی نے انہیں کال کر کے اپنے آنے اور عانیہ کے یہاں آنے کا بتا دیا تھا... وہ نگران سی تھی اب.. اپنی یہ خود سر پوتی انہیں کبھی پسند نہیں رہی تھی.. اب تو بات ہی جدا تھی_____

پہلی کار سے اصلان اور آروشا کو باہر آتے دیکھ کر ان کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ آ گئی... کتنے پیارے لگ رہے تھے دونوں ایک ساتھ وہ مامتا بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی

_____

"السلام علیکم اماں جان.. کیسی ہے آپ_" اصلان نے ان کے پاس آ کر انہیں خود سے لگا کر محبت سے پوچھا____

"جیتے رہو ہمیشہ خوش رہو..." اماں جان کے آگے جوان... فرمانبردار پوتے کا سر جھکا تو انہوں نے اس کی پیشانی چومی_____

"اب ہٹے بھی اور لوگ بھی باری میں ہے_" آروشا نے ابھی تک اماں جان سے لپٹے اصلان کا بازوں کھینچا... اصلان اس کی حرکت پر بس گھور کر اماں جان سے الگ ہو گیا_پاس کھڑی ندا صدا کے سر تھپک کر ان کے حال بھی پوچھتے ہوئے وہ اندر داخل ہو گیا_ اتنے لمبے سفر کے بعد اب وہ سیدھے بیڈ روم میں جا کر باتھ لینا چاہتا تھا_____

ابھی وہ بیڈروم میں آیا ہی تھا کی اس کے موبائل پر رینگ ہوئی تھی... فیضان کی کال تھی.. "بولو فیضان_" موبائل کان سے لگا کر اس نے سیدھے یہی پوچھا تھا... پھر اس نے جو کچھ بتایا وہ سب سنجیدگی سے سنتا ادھر اُدھر ٹہل بھی رہا تھا_____

"فیضان میں ادھر آگیا ہوں... اور اب ادھر سب سنبھال لوں گا بس تم اپنا خیال رکھنا ٹھیک ہے_" وہ اسے تسلی دے کر اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر موبائل دراز میں ڈال کر وہ اپنے کپڑے لینے ڈریسنگ روم میں چلا گیا پھر وہاں سے واش روم_____

" تم کب آئی..." آروشا کو بیڈ پر آرام فرماتے دیکھ کر اصلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی... گیلے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ چلتا بیڈ پر اسی کے پاس ٹک گیا وہ تکیہ میں چہرہ چھپا کر اوندھی لیٹی ہوئی تھی_____

"میں آپ کو چائے کے لئے بلانے آئی تھی.. آپ جائے چائے پر... مجھے سونا ہے_" اتنے لمبے سفر سے وہ تھک گئی تھی اوپر سے اصلان نے سارے راستے اسے سونے نہیں دیا تھا.. اس کی فرمائش تھی وہ سارا راستہ اس سے باتیں کرتی رہے اور وہ پورا راستہ بول بول کر اب تھک گئی تھی... ابھی بھی تکیہ میں چہرہ چھپائے وہ غنودگی میں جا رہی تھی_____

"تمھیں بھی میرے ساتھ چلنا ہے... نیند آ رہی ہے تو جا کر باتھ لے لو نیند دور ہو جائے گی_" اصلان نے زرا سا جھک کر اس کے سر کو چھوتے ہوئے پیار بھرا حکم دیا_____

"مجھے نہیں نہانا وہاں سے اچھے سے نہا دھو کر ہی نکلی تھی_" تکیہ میں چھپے منہ سے وہ ضدی لہجے میں بولی_____

"پھر نہالو مگر اٹھو میرے ساتھ نیچے چلو کیا کہا تھا میں نے کی ....

"ہاں معلوم ہے میرے کہیں آنے جانے سے پہلے اور...." وہ جو بہت جھنجھلا کر اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر پورے جوش میں اٹھ کر اسے سنانے ہی لگی تھی.. اصلان کو صرف ٹاول میں دیکھ کر اس کی بولتی بند ہو گئی.. فوراً رخ موڑ کر اسی پوزیشن میں لیٹ گئی جیسے پہلے تھی_

اصلان کے ہونٹوں پر اس کی جھجک سے دلنشین سی مسکراہٹ ابھری تھی... اتنے ماہ سے وہ آروشا کے ساتھ تھا مگر وہ اسے شرٹ لیس دیکھ کر اب بھی بوکھلا جاتی تھی.... وہ اس کی معصومیت اس کے خوبصورت دل کے علاوہ اس کی ان اداؤں کا بھی دیوانہ ہو گیا تھا_____

"وہاٹ ہیپنڈ مائی بے بی گرل..." اس نے آروشا پر جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی_" اصلان جائے پہلے کپڑے پہنے پھر مجھ سے بات کیجئے گا_" وہ شرمائی.. گھبرائی تکیہ میں اور بھی چھپی تھی ساتھ ہی تکیے کو دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنا کر جکڑ لیا_____

"میرا ارادہ تمھیں بھی بے لباس کرنا ہے_" اصلان نے بھاری آواز میں کہہ کر اس کی ڈھلکتی ہوئی چوٹی کو ایک طرف کیا تھا پھر اس کی پشت پر بندھی ڈیپ گلے کی ڈوری میں انگلی پھنسا کر اسے کھولا تھا.... آروشا لرز کر تیزی سے سیدھی ہو گئی_____

"م.. م.. میں چل رہی ہو نیچے.." سیدھی ہو کر بھی آنکھیں میچے ہوئے وہ کپکپاتی ہوئی بولی تھی_ آنکھیں میچے... گھبرایا سا گلابی چہرہ اور ہونٹوں کی تھرتھراہٹ... اصلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہو گئی... اس پر جھکا وہ ایک ہاتھ اس کے پیشانی پر رکھ کر وہاں اپنی انگلیوں کو پھیرتے ہوئے...

دوسرے ہاتھ کو اس کے گلابیاں بکھیرتے گالوں پر رکھ کر وہ انگوٹھے سے اس کے ہونٹوں کی تھرتھراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے وہ بس اسے دیکھے جارہا تھا_____

"وہ لوگ انتظار کر رہیں ہوں گے..." کتنی دیر وہ بس دم سادھے بس اصلان کی انگلیوں کی چھوؤن اور اس کی نگاہوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتی آخر میں زرا سی پلکیں کھول کر کر گھبرا کر بولتے ہوئے وہ اصلان کو بے خودی سے باہر نکالنا چاہتی تھی_____

"اب نیند نہیں آرہی ہے_" وہ لگاتار اسے دیکھتا اسی طرح اپنا انگوٹھا اس کے نیچلے ہونٹوں پر رگڑ رہا تھا_____

"آرہی ہے نا بہت آرہی ہے... میں سو جاؤں_" پوری آنکھیں کھول کر اپنے چہرے پر جھکے اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ جلدی سے بولی تاکی ہر بار کی طرح اصلان اس پر رحم کھا کر چھوڑ دے.... اپنے ہونٹوں پر لگاتار پھرتے اس کے انگوٹھے کو اپنی انگلیوں میں جکڑ لیا.... اصلان کی اس حرکت سے عجیب سا احساس ہو رہا تھا_

کچھ دیر وہ پر تپش نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا تھا پھر اصلان نے نرمی سے اپنا انگوٹھا اس کی انگلی سے چھڑا کر اسے کھینچ کر اٹھایا تھا اور دوسرے ہی لمحے اسے کاندھوں پر ڈال لیا_____

"اصلان کیا کر رہے ہے_" وہ بری طرح سے گھبرا گئی ہاتھ پیر چلاتے ہوئے اترنے کی کوشش کی مگر وہ اسے اسی طرح لادے ہوئے واش روم تک لے آیا_____

"یہ رہا تمھاری نیند کا علاج شاور لے کر ساری نیند بھاگ جائے گی_" آروشا کو کاندھے سے اتار کر ٹائلس والے فرش پر کھڑا کر کے اس کی کمر جکڑ لی اور کہنے کے ساتھ ہی سارے ٹیپ دبا دئے ایک

ساتھ سارے شاور کھل گئے.... اور لمحے میں ہی دونوں کو ایک ساتھ پانی کی بوچھار نے بھگانا شروع کر دیا_____

"اللہ سمجھے آپ کو اصلان... ایک کام جو آپ مجھے ستائے بنا کر دے_" وہ خود پر پڑتی پانی کی بوچھاروں سے چلا اٹھی... اپنی کمر میں پڑے اس کے مضبوط بازوؤں کو ہٹانے کی کوشش کرتی وہ اس کی بانہوں میں مچل رہی تھی_____

"جو مزا تمھیں ستانے میں ہے وہ کہیں اور کہاں_" اصلان اس کی کمر میں پڑے اپنے ہاتھوں کی گرفت اور مضبوط کرتا اسے کھینچ کر خود سے لگا چکا تھا..... وہ پوری شدت سے اس کے کھلے سینے سے آ لگی.... آروشا کے ہونٹ اس کے کھلے سینے سے آ ٹکرائے_

اصلان ایسا بیچین ہوا کی اسے پھر کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا آروشا کی گردن میں ہاتھ ڈال کر پیچھے سے اس کے بالوں کو جکڑے ہوئے اس کے چہرے کو اٹھا کر پوری شدت سے اس کے لبوں کو جکڑ لیا تھا..... وہ اپنے لبوں پر اس کی شدت برداشت کرتے ہوئے اس کے شانوں کو تھامے ہوئے تھی.... پاؤ ہوا میں اٹھ گئے تھے اور اصلان کی آہنی گرفت میں اس کی کمر جکڑی ہوئی تھی_____

آروشا کو لگنے لگا اب اس کا دم ضرور نکل جائے گا اس نے خود کو چھڑانے کے لئے اصلان کے شانوں پر ہتھیلی ٹیک کر اسے دور کرنے کی کوشش کی تھی..... اصلان اسی طرح اسے جکڑے جکڑے اسے اٹھا کر شیلف پر بیٹھا چکا تھا آروشا کے لبوں کو آزاد کر کے اس کے ہونٹ پہلے ٹھوڑی پھر پھسلتے ہوئے سفید شفاف گردن کی نس نس کو چھو رہے تھے... پھر اس کی شہہ رگ پر شدت سے چپکے تھے_____

آروشا کی آنکھیں بند تھی اور سانسیں بترتیب ایک مدہوشی تھی جو رگوں جاں میں بہی جارہی تھی کیسی عجیب سی کیفیت تھی جو وہ کچھ کہہ نہیں پارہی تھی_____

اصلان نے آہستہ سے اپنا چہرہ اٹھا کر محبوب کو سرخ ڈورے تیرتی آنکھوں سے دیکھا.... آروشا کی آنکھیں کھلنے سے انکاری ہو چکی تھی بس اپنے سینے پر مٹھی بنا کر رکھے وہ شرم سے دوہری ہوئی جا رہی تھی_____

"مسز اصلان میرا ادھر دیکھو میری طرف_"اس کی دونوں مٹھیوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر اپنے اغل بغل سے گزار کر کمر میں باندھ کر اس آروشا کو بالکل بے بس کر دیا..... اصلان نے اپنی ایک انگلی اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا جھکا چہرہ اونچا کر دیا تھا_ آروشا کے ہونٹ اور پلکیں ہی نہیں پورا وجود ہی کپکپا رہا تھا چہرے پر جیسے کسی نے گلابی رنگ انڈیل دیا ہو_ اصلان اس منظر کو ایک ٹک دیکھے جارہا تھا_____

"میں نے کہا مسز آنکھیں کھولو...."اس بار اس کی ٹھوڑی اور اونچی کی تھی اور اس کے لہجے میں حکم تھا.... آروشا جانتی تھی آنکھیں کھولے بنا خلاصی نہیں ہونے والی تھی..... بہت آہستہ آہستہ اس کی پلکیں اٹھی تھی.. ہری آنکھیں پیار کی مستی سے گلابی ہو کر اور بھی حسین ہو گئی تھی... اصلان کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی آنکھوں میں چمک دوگنی ہو گئی.. آروشا نے ایک دم سے اپنا چہرہ اس کے شانوں میں چھپا لیا_ ایک مدہوش ہنسی نے اصلان کے ہونٹوں سے نکلی تھی... خود میں اسے سمیٹ کر وہ جھک کر اس کے کان میں پیار کا رس گھولنے لگا_____

"آج جو میں ان آنکھوں میں دیکھنا چاہتا وہ سب پا گیا ہوں میں.... اور اب تمھاری مہلت ختم ہو گئی.... اب مجھے تمھاری کوئی التجا کوئی منت نہیں روک سکتی... بس ان لمحوں کو لیے اب تیار ہو جاؤ جب اصلان میر تمھیں شدت سے پورا اپنا بنالیں گا.. بس تھوڑا سا اور انتظار آروشا اصلان میر دل تو تمھارا راضی ہو گیا ہے اب نا نکر کرتی اپنی زبان کو بھی راضی کر لو...." وہ ہولے ہولے اس کی گردن پر انگلی پھیرتے ہوئے اس کے کانوں مدہوشی میں ڈوبی آواز میں سرگوشی کر رہا تھا_ آروشا کا دل جو پہلے ہی بری طرح سے دھڑک رہا تھا وہ تو نارمل اسپیڈ ہی بھول گیا. .....

"فل حال آج اور کل کا بس تمھارے پاس وقت ہے جتنا چاہو اتنا آرام کر لو....." وہ اس کی کان میں کہہ کر وہاں شدت سے اپنے لب رکھ کر چومتا پھر اسے اٹھا کر واش روم سے ڈریسنگ روم تک لے آیا تھا_

"نیند تو بھاگ گئی ہو گی مگر ڈریس چینج کر لو ساتھ چلتے ہیں_" آروشا کو نرمی سے فرش پر ٹیک کر وہ مڑ کر اپنی الماریوں کی طرف چلا آیا پھر جب تک اپنے کپڑے پہنے آروشا نے اپنی آنکھیں کھولنی کی ہمت نہیں کی... .....

" کپڑے چینج کر لو.." وہ شرٹ کے بٹن بند کرتا باہر نکل گیا تو آروشا نے کب کا رکا ہوا سانس باہر نکالا تھا_" اللہ ایسا بے شرم ہیرو صرف ناولوں تک ہی اچھا لگتا ہے.... خود کے ساتھ تو جان ہی نکلتی ہے .... " وہ جھر جھری لے کر جلدی سے اپنے کپڑے لینے الماری کی طرف بڑھ گئی

---

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

"سنے... اصلان..." جیسے ہی اس آواز نے اسے پکارا تھا.. کار کا فرنٹ ڈور کھولتا اس کا ہاتھ کار کے لاک پر جم گیا ہاتھوں کی پکڑ اس لاک پر سخت ہو گئ... کتنا اذیت ناک تھا اس عورت کو اپنے گھر میں برداشت کرنا کجا کی اسے دیکھنا یا اس کی بات سننا مگر وہ مجبور تھا اور اسی مجبوری کے تحت برداشت کی انتہا پر کھڑے ہو کر اس نے سر پر ٹکے بلیک گلاسیز کو آنکھوں پر فٹ کر کے وہ پلٹا تھا_____

عانیہ اس کے پلٹنے پر بس اسے دیکھتی رہ گئ دن بدن اسے لگ رہا تھا کی اصلان کو پانے کی چاہت جنونی بنتی جا رہی ہے... اسے چھونے کی حسرت اس کے دل میں شدت اختیار کرتی جا رہی تھی.... اب بھی بلیک جینز پر ڈارک بلو پلین شرٹ پہنے اس کی شخصیت سب سے منفرد لگ رہی تھی... اس کا دل کہا وہ اس سینے سے لپٹ کر اپنی تمام حسرتوں کو پوری کر لیں_____

"تمھیں کوئی کام ہے_" خود کو دیکھتی عانیہ سے سے اس نے سرد مہری سے پوچھا... ابھی اس کی آنکھوں میں اسے اپنے لئے بھی وہی چمک نظر آئی تھی جو ہمیشہ غیر مردوں کے لئے عانیہ کی آنکھوں میں وہ دیکھتا تھا مگر سمجھا کب تھا یا سمجھ کر انجان بن جاتا تھا کیونکہ اسے اپنے گھر کی عزت کا بہت خیال تھا.... مگر... گالسیز کے پیچھے چھپی ان کالی آنکھوں میں سرخی بڑھی تھی مگر اصلان کے چہرے کے تاثرات بالکل نارمل ہی رہے تھے_____

عانیہ اس کے پوچھنے پر ہوش میں آگئ... جلدی سے خود کو سنبھال کر وہ مسکرا کر بولی_"وہ ملازم نے میرا بیگ شاید تمھاری کار میں رکھ دیا تھا میں وہی لینے آئی تھی_" سر پر دوپٹہ جماتے ہوئے وہ مسکین سی بنی اب وہ ویسی بننے کی کوشش کر رہی تھی جیسی اصلان کی خواہش تھی_فراک سوٹ اور بڑا سا دوپٹہ سر پر سلیقے سے لئے چہرے پر خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ_____

"ڈھونڈ لو..." وہ کار کا ڈور بند کر کے دور ہٹ کر فاصلے پر کھڑا ہو گیا تو عانیہ تیزی سے کار تک آئی تھی_____

"اصلان..." اصلان رخ موڑ کر حویلی کے لان کو دیکھ رہا تھا کی آروشا کی پکار وہ فوراً پلٹا.... پورچ سے ہی آروشا ہاتھ میں لیا موبائل اسے دکھاتی ویسے ہی چیختی تیزی سے بولی_"آپ کا موبائل روم میں ہی رہ گیا تھا..." آروشا بمشکل دوپٹہ سنبھالے دوڑتے ہوئے اس کی طرف آئی تھی ...

اصلان کو اب یاد آیا وہ موبائل روم میں ہی چھوڑ آیا تھا اور میڈم اسے موبائل دینے بھاگی آ رہی تھی.... ماں جی کی ہدایت پر آج کل خوب عمل کیا جا رہا ہے..... اسے دیکھتے ہی اس کے تنے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی_____

"آہستہ مائی بے بی گرل... نارمل چل کر بھی آ سکتی تھی تم_میں بھاگا تو نہیں جا رہا تھا_" جیسے ہی وہ دوڑ کر پاس آئی..... آروشا کی کمر میں اس نے ہاتھ ڈال دئے.... اتنی ہی دیر میں وہ عانیہ کی موجودگی بھول گیا تھا... آروشا کی موجودگی اسے دنیا بھلا رہی تھی تو یہ تو عانیہ تھی... اصلان کی بیتاب نگاہیں اس کا چھلکتا پیار... عانیہ ان دونوں کو دیکھ کر سراپا خاک ہوتی کار کے دوسری طرف بیک ڈور کھول کر اب بس ان دونوں کو دیکھ رہی تھی_____

"لیں پکڑے اپنا موبائل... آپ چلے نا جائے اسی لئے دوڑ کر آنا پڑا... ملازمہ کو بھیجنا چاہا تو ساسوں ماں بولی خود دے کر آؤ..." وہ اس کے شرٹ کے پاکیٹ میں موبائل ڈال کر پھولی پھولی سانسوں سے ناز سے اسے دیکھ رہی تھی_____

"تھینکس مائی لائف__" اصلان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالیں جھک کر اس کی چھوٹی سی ناک اپنے ہونٹوں سے چھوئی پھر اپنے ہونٹوں سے اس کی سانسیں قید کرنی ہی چاہی کی آروشا نے تیزی سے اپنی ہتھیلی اس کے لبوں پر رکھ دی_____

"اصلان بس کرے... صبح سے تنگ کر ڈالا ہے آپ نے میرا دم ہی نکال دیں گے... ویسے ہی میرا سانس پھولا ہوا ہے ابھی آپ مار ہی ڈالیں اور یہ بھی تو دیکھے ہم ہے کہاں آپ تو...." وہ بولتے بولتے ایک دم چپ ہو گئی... عانیہ چہرے پر نفرت اور غصے کے تاثر لئے بیک ڈور بند کر کے کار کے اطراف میں گھوم کر اب ان دونوں کے سامنے آ گئی تھی_____

آروشا نے آنکھیں پھاڑ کر پہلے اسے پھر اصلان کو دیکھا... اس کی نگاہوں کے مفہوم کو سمجھ کر اس نے آروشا کو یوں ہی بانہوں کے گھیرے میں لئے ہوئے بس گردن موڑ کر سنجیدگی سے عانیہ سے پوچھا_"مل گیا تمھارا بیگ_؟" عانیہ نے بے بسی سے اپنے نچلے ہونٹ چبائے وہ کتنے حق سے آروشا کو اس کے سامنے ہی بانہوں میں لے کر کھڑا تھا_____

ایسی محبت ایسی چاہت تو کبھی اس نے اسے نہیں دی_وہ حسد کی آگ میں جل کر یہ بھول گئی کی ایسی محبتیں اور چاہتیں وہاں بنتی ہے جب ساتھ میں بندھے تعلق میں محبت کے ساتھ اعتبار بھی ہو بھروسہ ہو اور سب سے بڑھ کر خالص وفائیں شامل ہو_____

"ان کا کیسا بیگ آپ کی کار میں_" آروشا اب اصلان کو گھور کر خفا سی ہو کر پوچھنے لگی_

"ان کا بیگ ڈرائیور نے شاید غلطی سے ہماری کار میں رکھ دیا تھا_" اصلان نے مسکرا کر توضیح دی ساتھ ہی میری کار کے بجائے ہماری کا استعمال کیا تا کی عانیہ کو جتا سکے اب اس پر ہی کیا اس کی ہر چیز پر آروشا کا حق ہے_____

"اچھا... مل گیا بیگ عانیہ باجی..." آروشا نے سر ہلا کر خاموش کھڑی عانیہ سے پوچھتے ہوئے اصلان کی کمر میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر اس کے سینے سے اور چپک گئی_____

"نہیں... مگر میں ڈھونڈ لوں گی جو میرا تھا وہ ایک دن وہ مجھے ہی مل جائے گا_" اس بار عانیہ چپ نہیں رہی تھی اصلان کو سراپا دیکھتے ہوئے مسکرا کر آروشا کو جتایا کی اصلان اس کا تھا_____

"آپ غلط جگہ ڈھونڈ رہی تھی جو کبھی آپ کا تھا ہی نہیں وہ کیسے مل جائے گا... بیگ اس کار میں تو ہونے سے ہی رہا... ہمارے ملازم اتنے لاپرواہ نہیں کی ہماری کار میں کسی اور کا سامان رکھ دے_" اس کے کچھ جتانے والا لب ولہجا اور سب سے بڑھ کر اصلان کو دیکھنا، آروشا دل ہی دل میں کھول گئی مگر اپنی کھولن چھپا کر اصلان کے سینے سے لگ کر اسے بہت ہی جلانے والی نگاہوں سے دیکھا

_____

"تمھارے ملازم کبھی میرے ملازم تھے.. وہ مجھے بھی پہچانتے ہیں انہیں لگا ہو گا کی پھر سے سارے سامان وہی رکھ دیا جائے جس کا پہلے ہی سے حق تھا_" عانیہ نے سینے پر ہاتھ باندھ کر آروشا کو جلانے کی کوشش کی_____

"اول تو ملازم ایسی حرکت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے اور غلطی سے کر بھی دے تو اصلان میر اس ملازم کو اپنی زندگی سے ہے نہیں اس دنیا سے بھی اٹھا دے گا تا کی وہ سمجھ جائے کی آروشا کے علاوہ

کسی کا بھی حق نہیں اس کار میں کیا اصلان میر کی زندگی میں بھی.... جس کو غلط فہمی ہے وہ دور کر لیں _" اس سے پہلے آروشا سلگ کر اس کا منھ نوچ لیتی.. اس بار اصلان بیچ میں بول اٹھا اور جس انداز میں بولا تھا وہ عانیہ کو مایوس کرنے پر مجبور کر رہا تھا_____

"اندر جا سکتی ہو تم_" اصلان نے سرد مہری سے کہہ کر جیسے آروشا کے دل میں ٹھنڈک اتار دی.... عانیہ کو دیکھتے ہوئے گردن اکڑا کر وہ اصلان کے سینے سے لگ گئی اور آروشا کی آنکھوں میں جو تھا عانیہ زخمی ناگن کی طرح اسے دیکھتے ہوئے اندر کی سمت پلٹ گئی_____

"اف کتنی چیپ عورت ہے... اصلان آپ نے اسے کیسے برداشت کیا تھا چھ سال....." عانیہ کے جاتے ہی آروشا نے غصے سے ادھر کی طرف دیکھتے ہوئے پھر اصلان کو دیکھا_ وہ بس تلخی سے مسکرا دیا... کیسے برداشت کیا اور اب کیوں برداشت کر رہا ہے کیسے بتا سکتا ہے_____

"روشا میں جلد سے جلد اپنا کام ختم کر کے یہاں سے تمھیں لے جاؤں گا... تب تک تم میری غیر موجودگی میں اس سے بچ کر رہنا_" اصلان کو عانیہ کی آنکھوں میں کچھ تو نظر آیا تھا جو وہ آروشا کو اپنے سینے سے جدا کر کے اس کے شانے تھام کر سمجھانے لگا_____

"کچھ نہیں ہوتا... آپ ہے نا.. اچھا چھوڑے اسے... میں آ گئی نا آپ کی زندگی میں اب سب ہیپی ہیپی ہی ہو گا_" آروشا نے اپنی ازلی بے فکری سے کہہ کر اصلان کو خوش کرنے کے لئے اترا کر کہا

_____

"تمھیں آنا ہی تھا میری جان.. بس راستہ آزمائش بھرا تھا_" اصلان نے دل سے مسکرا کر جھک کر اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹیک کر وہ آسودگی دل میں اتاری... جو بس آروشا کے وجود سے اس کی زندگی میں تھی_____

"ہاں آپ مجھ سے دس سال پہلے پیدا ہو گئے نا... زرا لیٹ پیدا ہوئے ہوتے یا شادی لیٹ کرتے تو میں مل ہی جاتی آپ کو_" وہ اصلان کے کالر کو چھوتی ناز سے بولی_____

"جیسے بھی ملی ہو میں ہمیشہ اپنے اللہ کا شکر گزار رہوں گا_" وہ شکر گزاری کے احساس سے بوجھل ہو کر اس کے دونوں شانے عقیدت سے چوم کر سیدھا ہو گیا_____

"دیکھ لیں اللہ نے کتنا اچھا گفٹ دیا ہے آپ کو اتنی حسین بیوی کی صورت میں_" اس کے پھر سے اترا کر کہنے پر اصلان اس بار شوخی سے بولا_

"ہاں دی ہے نا ظالم حسینہ "_

"میں اور ظالم حسینہ" آروشا نے فوراً منھ بنایا_

"اور کیا اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا گفٹ ہو مگر شوہر کی فیلنگ کی کوئی پرواہ نہیں پہلے ڈر کر اب پتا نہیں کس وجہ سے مجھے تڑپا رہی ہو_" وہ جھوٹ موٹ کی ناراضگی سے اس سے شکایت کر رہا تھا____

آروشا نے کچھ دیر بس اسے دیکھا تھا پھر اس سے اپنا آپ چھڑا کر دور ہٹ کر بولی_" پہلے میرے لئے منھ دکھائی تو خرید لیں_ آپ کی فیلنگز کی پوری پرواہ ہو گی_" وہ کہتے ہی دوڑتی اندر بھاگ گئی

_____

" یعنی ایک گفٹ کے بدلے اتنی بڑی خوشی... ویٹ کیجئے گا مسز گفٹ بھی آپ کی شان کے مطابق ہو گا _ " اپنی آنکھوں میں گلاسیز فٹ کرتے ہوئے وہ سرشار سا کار میں بیٹھ چکا تھا

***********************

حشم بے زاری سے چاروں طرف دیکھتا جماہی پر جماہی لے رہا تھا..... صبح صبح ہی ظالم بہنوئی اسے بستر سے گھسیٹ کر اٹھا کر اپنے باغوں میں لے آیا تھا.... ایک تو رات بھر جاگ کر اسٹڈی کی اور سوئے ہوئے ایک گھنٹہ بھی نا گزرا تھا کی بہنوئی صاحب دھڑلے سے روم میں آکر اسے زبردستی میٹھی نیند سے اٹھا کر اپنا باغ دکھانے لے آئے.... اچھا خاصہ سہانا موسم بھی حشم کو زہر ہی لگ رہا تھا... کچھ دوری پر اپنے آدمیوں کے ساتھ ٹہلتے فریش سے اصلان میر کو دیکھ کر وہ منہ ہی منہ کچھ بدبدایا تھا

" تمھیں یہاں میں بس پورا پورا منہ کھول کر جمائیاں لینے نہیں لایا ہوں...." حشم نے قریب آچکے اصلان کو بے زاری سے دیکھا

"تو اور کیا کروں آپ کے اس باغ میں...." حشم نے منہ کھول کر ایک بار پھر جمائی لی تھی

"ہمم... ایسا کرو وہ جو سامنے درخت نظر آرہا ہے اس پر چھڑ کر مجھے دکھاؤ_" اصلان نے کہتے ہوئے ساتھ ہی انگلی کا اشارے سے درخت کی طرف دکھایا تھا_ حشم نے حیرانی سے پہلے درخت پھر اپنے کھڑوس بہنوئی کو دیکھا_" لالا.... میں آپ کو بندر نظر آرہا ہوں آج تک میں درخت پر نہیں چھڑا "_

"زندگی میں بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جو انسان پہلے کبھی نہیں کرتا مگر باز اوقات کرنا پڑتا ہے.... ابھی میں کہہ رہا ہوں تو جاؤ شاباش درخت پر چڑھ جاؤ_" اس کی بیچاری سی شکل پر بھی اس نے ترس نہیں کھایا تھا اسی سنجیدگی سے اس کے شانے کو تھپک کر جانے کا بولا تھا_____

"میں ناقسم سے... اپنی بہن سے آپ کی شکایت کروں گا اور کہوں گا کی آپ مجھ پر کتنا ظلم کرتے ہیں_" اس بار حشم نے انگلی اٹھا کر دھمکی دیتے ہوئے شکایتی نظروں سے دیکھا_____

"وہ بھی کم نہیں ہے ظلم ڈھانے میں..." وہ مسکرایا اور پھر سر جھٹک کر بولا "بک بک مت کرو شاباش جاؤ پہلے_" اصلان نے اپنی انگلی سے حشم کی اٹھی انگلی نیچے کرتے ہوئے لاپرواہی سے کہتے ہوئے اپنی مخصوص شاہانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا.... جیسے اس کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہیں ہو

_____

"میں کہیں نہیں جارہا_" حشم نے ناراض ہو کر رخ ہی بدل لیا اصلان نے بچوں کی طرح روٹھے روٹھے سالے پلس بہنوئی کو دیکھا_____

"آی سے گو... ایٹس مائی آرڈر..." اصلان نے اس بار اس کا شانہ تھپک کر کوئی اور بات سننے سے انکار کر دیا_____

"لگتا ہے آپ کے اجداد فوج میں تھے_" حشم بے بسی سے درخت کو دیکھتے ہوئے پھر سے دیو صاحب کو خفا نظروں سے دیکھ رہا تھا_____

"میری ماں فوجی کی بیٹی ہے_" اصلان کی آواز میں فخر اتر آیا_____

"نانا کی روح آپ میں ہی آگئی ہے_" جل کر جواب دیا_____

"الحمدللہ میرے نانا حیات ہے_" اصلان نے مسکراہٹ دبائی تو حشم کھسیانہ سا ہو گیا_ اس بار کچھ کہے بنا اپنی آستینوں کے کف کھول کر کہنیوں پر چڑھانے لگا_____

"چھوڑو درخت پر چڑھائی ایسا کرو ابھی میں کھیتوں کی طرف چل رہا ہوں وہاں تم آج کھیتوں میں فصل کٹائی کر لینا_" حشم نے دانت پیس لئے... اصلان نے سادگی سے کہہ کر اس کی جان اور جلائی تھی_" ایک بات بتائے_" حشم ان کے نئے آرڈر پر سینے پر ہاتھ باندھ کر ڈائریکٹ اصلان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے لفظ چبا کر بولا_____

"یس..یو کین سے..." شاہانہ انداز میں اسے بولنے کی اجازت دی گئی_____

"ضروری ہے آپ مجھے ہر جگہ اپنا اسسٹنٹ بنا کر لئے لئے پھرتے رہے..." جب سے گاؤں میں آئے تھے اصلان اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتا تھا... بس بیوی کو دیکھتے ہی بے مروت بن جاتا پھر میں کون تو کون... وہ آدھا گھنٹہ سکون سے اپنی بہن کے ساتھ بات نہیں کر سکتا تھا_____

"تم نے وہ کہانی سنی ہے نا کی دیو کی جان اس کے طوطے میں بند تھی تو تم سمجھ لو تم وہی طوطے ہو_" اصلان نے پراسرار طریقے سے مسکرا کر حشم کے سر پر ایک چپت بھی لگائی_____

"استغفر اللہ... اب طوطا ہی بننے کی کمی رہ گئی ہے.... آپ کو آشو نے دیو کیا کہا آپ تو سچ میں دیو پری والی کہانی پر یقین کرنے لگے... خود دیو... آشو پری اور میں طوطا توبہ توبہ..." حشم کو اس کی بات کیا سمجھ میں آنی تھی بس تاسف سے سر ہلایا۔ اصلان نے بے ساختہ ایک قہقہہ لگایا تو حشم اپنی تمام خفگی کے باوجود بھی ہنس دیا۔

"تمھاری پری بہن سے وعدہ کیا ہے ان کے طوطے بھائی کی حفاظت کروں گا سمجھ لو یہ ضروری ہے کہ تم ہر وقت میرے ساتھ رہو.... باقی سب تو مذاق تھا میں اپنے چھوٹے بھائی سے کام کرواؤں گا کیا۔" اصلان نے اب سنجیدہ ہو کر پیار اور نرمی سے اس کے گال تھپکا۔

" تو پھر اپنے اس چھوٹے بھائی کو سونے کے لئے حویلی جانے دے نا۔" جیسے ہی وہ نرم ہوا حشم نے فوراً اس کا بازوں تھام کر خوشامد کی تھی۔

"تم بھائی بہن سے نرمی سے بات کروں نا تو فوراً سونے کی ہی فرمائش ہوتی ہے۔" اصلان نے آنکھ سکڑ کر اپنے بازوں تھامے حشم کو گھورا۔

"توبہ کرے مجھے اپنی بیوی سے تو مت ملائے..... میں نے قسم سے رات بھر اسٹڈی کی ہے اب بڑی زور کی نیند آ رہی ہے۔" منھ بنا کر وہ اس کے بازوں سے لگ کر اپنا سارا بوجھ اصلان کے بازوں پر ڈال گیا۔

"چلتے ہیں... تم چلو کار میں بیٹھو میں آ رہا ہوں۔" اصلان کو اس کے حال پر رحم آ ہی گیا اپنا بازوں چھڑا کر حشم کو سیدھا کرتے ہوئے وہ مڑ گیا تو حشم خوشی خوشی اس طرف بڑھ گیا جدھر اس کی کار کھڑی تھی۔

_

**********************

"کیا مطلب ہے تم لوگوں کا کی سارا کام خراب ہو گیا_" وہ بری طرح سے اپنے ملازمین پر برس رہی تھی_____

"میڈم.... اچانک اصلان میر نے وہاں پہنچ کر سارے کام رکوا دئے_" ایک ملازم نے سر اٹھا کر ہمت کرتے ہوئے اصل بات بتائی_____

"اصلان...." اس عورت کا منہ تعجب سے کھل گیا وہ شاکڈ سی اپنے ملازمین کو دیکھ رہی تھی_" اصلان.... اسے کسی نے بتایا تو نہیں کی یہاں کون کرتا ہے یہ کام_" صدمے سے وہ بری طرح گھبرائی ہوئی ڈری ڈری نظروں سے اپنے ملازمین کی طرف دیکھ رہی تھی_ان کی چمکتی پیشانی پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی... چہرہ سفید پڑنے لگا ....

"نہیں میڈم... اصلان میر نے کچھ پوچھا ہی نہیں... بس ایک دم سے آئے اور سب چیک کرنے لگے اور...." ملازمین انہیں سب بتاتا چلا گیا وہ آنکھیں پھاڑے شاکڈ سی سب سن رہی تھی_پھر اس عورت نے سارے ملازمین کو جانے کا کہہ کر اپنے موبائل پر تیزی سے نمبر ڈائل کیا تھا_____

"شاہ... ادھر اصلان کو سب پتا چل گیا..." ادھر سے جیسے ہی کال پک کی گئی ویسے ہی وہ بولنا شروع ہو گئی_____

"کیا پتا چل گیا "_

"یہی کی گاؤں سے ہم جو غیر قانونی سامان شہر بھجواتے تھے وہ سب اصلان نے پکڑ لیا ہے اور..." وہ دھیرے دھیرے ساری ڈٹیل شاہنواز خان کو بتا رہی تھی_____

"مجھے معلوم تھا تم سے اب کوئی کام نہیں ہو سکتا.... یہ اصلان میر کو ضرور شک ہو گیا ہے اور مجھے یقین ہے ضرور تم دونوں نے کوئی بے احتیاطی کی ہے... اگر میری بیٹی مجھ تک نہیں پہنچی نا دیکھ لینا تم کو میں چھوڑوں گا نہیں__" ساری باتیں سن کر شاہنواز خان کا دل کہہ رہا کی وہاں پہنچ کر سب تباہ و برباد کر دے.... غصے سے وہ فون پر ہی دہاڑ اٹھے_____

"تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے.... پہلے اپنا دماغ درست کر لو پھر بات کرنا مجھ سے_" اس عورت کا دماغ پہلے ہی سے خراب تھا اس پر سے شاہنواز کا اسی کو باتیں سنانا وہ بھی ان ہی کے انداز میں دہاڑ کر کال ہی کٹ کر دی____

"بیٹی....." موبائل ایک طرف پھینک کر وہ بس ایک لفظ کہہ کر پھنکاری تھی_"شاہ تمھاری اس بیٹی کی وجہ سے بہت خسارے اٹھائے ہیں.... سارے بدلے لوں گی میں اس سے اور تم بھی کچھ نہیں کر سکتے.... جس دن یہ پتا چل گیا نا کی اصلان میر کی کمزوری بن گئی ہے تمھاری بیٹی... اسی دن اپنا مقصد حاصل کرنا ہی میرا مقصد ہو گا اور میری شکار وہی ہو گی_" سرگوشی میں وہ خیالوں ہی خیالوں میں شاہنواز خان سے مخاطب تھی.. اس کی بھوری آنکھوں میں اس وقت ناگن سی چمک تھی

_____

********************

آروشا بار بار اپنی ہتھیلیوں میں آیا پسینہ اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی تھی_ صبح جو اصلان سے کہہ دیا تھا اب اس کے بارے میں سوچ سوچ کر گھبراہٹ ہو رہی تھی_ اس دن کی اصلان کی بات بھی یاد آرہی تھی کی اس نے بس دو دن کا وقت اور دیا تھا اور آج مہلت ختم ہو گئی تھی_ وہ اپنے دل میں آج عجیب سا احساس جاگتے محسوس کر کے اور بھی گھبرائی جا رہی تھی_ جب سے اصلان گھر آیا تھا وہ اس سے چھپتی پھر رہی تھی_ اب بھی حویلی کے پچھلے پورچ میں وہ سیڑھیوں پر بیٹھی تھی_____

"یہاں کیا کر رہی ہو آشو...." پیچھے سے ہانیہ کہتی ہوئی اس کے پاس ہی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی_ "کچھ نہیں ایسے ہی...." زبردستی مسکرا کر اس نے سر بھی ہلایا_____

"ایسے ہی... لالا نے اجازت دے دی کیا کی تم انھیں چھوڑ کر آج ادھر اُدھر بھاگتی پھرو_ "ہانیہ نے شرارت سے اس کی چوٹی کھینچ کر اسے چھیڑا____

"ان ہی سے تو بھاگتی پھر رہی ہوں_ " آروشا نے اس بار آہستہ سے کہہ کر ٹھوڑی گھٹنے پر رکھ کر پورچ کی ماربل والی سیڑھیوں پر اپنی انگلی پھیری تھی_____

ہانیہ نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا کچھ گھبرائی کچھ شرمائی سی اور بھی حسین ہوتی اس کی صورت_ مسٹرڈ کلر کے فراک سوٹ میں وہائٹ اور مسٹرڈ کلر کے دوپٹے میں وہ پریوں سی لگ رہی تھی... سنہرے بالوں کی لٹے اس کے گلابی گالوں کو چوم رہی تھی.. کانوں میں پڑی سلور کلر کی نگوں والی جھمکیاں اسے اور بھی حسین بنا رہی تھی... بنا کسی بھی مصنوعی چیزوں کے باوجود بھی پلکوں کا خم.... کمان سی بھویں... کھڑی نازک سی ناک اور اس کے بے حد گلابی کٹاؤ دار ہونٹ... صاف شفاف

سراہی دار گردن اور تراشا ہوا سنگمر مر سا سراپا..... دودھیا پاؤں میں پینک سینڈل ہانیہ اسے سر سے پیر تک نہار رہی تھی_____

"آشو تو کتنی حسین ہے اگر میں لڑکا ہوتی نا تو تجھے اپنے لالا سے چھین لیتی_" اسے دیکھتے دیکھتے وہ عاشقوں والے انداز میں سینے پر ہاتھ رکھ کر بولی_____

"اور اپنے لالا کے ہاتھوں شہید ہو جاتی..." ہانیہ کی فضول بات سن کر اس نے بنا سر اٹھائے جل کر کہا تھا____

"تیرے لئے تو شہید بھی ہو جاتی_" ہانیہ کی عاشقی میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا_ آروشا نے بس گھٹنے سے سر اٹھا کر اسے گھوری دی اور پھر سے دوبارہ سر گھٹنوں پر رکھ کر اپنے کام میں مشغول ہو گئی _ماربل کی سیڑھیوں پر وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اصلان کا نام لکھ رہی تھی_____

"اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کوئی بات ضرور ہے جو تو ایسی خطرناک والی انیس سو ساٹھ والی ہیروئین بنی ہے_" ہانیہ نے اس بار زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کر دیا... آروشا نے کچھ لمحہ بس اپنی بیسٹی کو دیکھا پھر بڑی آس سے پوچھا_"ہانو آج میں ترے روم میں سو جاؤں "_

"نا بابا نا... اس دن لالا نے صاف دھمکی دی تھی ماں جی سے کہنے کی اور لالا کا کوئی بھروسہ آدھی رات میں رومانٹک ہو کر تجھے آ کر لے جائے_" ہانیہ نے فوراً انکار کرتے ہوئے اس کے ہاتھ چھوڑ دئے...، .....

"ہم روم لاک کر کے سوئیں گے.. تب وہ کچھ نہیں کر سکیں گے ہے نا... دیکھ تو میری بیسٹی ہے نا آج مجھے اپنے پاس سونے دے نا_" آروشا نے تیزی سے ترکیب لڑا کر بڑی آس سے التجا کی... ہانیہ سوچ میں پڑ گئی ایک طرف اصلان اور ماں جی کا ڈر دوسری طرف جان سے پیاری بیسٹی_____

"پلیز ہانو.. ہم ساری رات باتیں کرے گے.. مووی دیکھے گے... دیکھ نا جب سے میں تیری بھابھی بنی ہوں ہم ایک ساتھ رہ ہی نہیں پاتے...." آروشا کی باتوں سے ہانیہ نے جھٹ سے ہامی بھر لی_

"ہاں ٹھیک... آج تو اسپیشل بات بھی ہے...." ہانیہ کچھ سوچ کر جوش میں اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہو گئی_ آروشا کی ساری فکر دور ہو گئی وہ خوشی خوشی ہانیہ کے ساتھ کھڑی ہو گئی_____

************************

"کہاں جا رہی ہو تم دونوں؟_" وہ دونوں ابھی روم کی طرف بڑھی ہی تھی کی کچن سے نکلتی ماں جی نے دونوں کو روک دیا_ دونوں نے پہلے ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر کچھ نہیں بتانے کا اشارہ کیا پھر مسکرا کر ماں جی کی طرف دیکھا_" کہیں نہیں ہم کچھ دیر لاؤنج میں بیٹھنے جا رہے ہیں_" دونوں ایک ہی کورس میں بولی_ ماں جی نے باری باری دونوں کی شکل دیکھی_____

"باتیں بعد میں کر لینا... ہانیہ تم آج اماں جان کے پاس سو جاؤ ان کی طبیعت کچھ ناساز ہے... ملازمہ کے بجائے تم ان کے ساتھ ان کے روم میں رہو_" ماں جی نے ایک ہی بار میں ان دونوں کے پلان پر بری طرح سے جھاڑو پھیر دیا_ دونوں نے صدمے سے ایک دوسرے کی شکل دیکھی_____

"ماں جی میں بھی اماں جان کے ساتھ سو جاتی ہوں_" آروشا نے بڑی لاچاری سے اپنی ساسوں ماں کو دیکھا____

"جس طرح سے تم سوتی ہو نا صبح اماں جان مجھے بیڈ کے نیچے ہی نظر آئیں گی... وہ اصلان ہی کا دم ہے جو بیڈ پر ٹکا رہتا ہے_" ماں جی اتنی سنجیدگی سے اسے دیکھ کر بولی کی ہانیہ کو ہنسی آگئی اور آروشا کا چہرہ دیکھنے والا بن گیا____

"اتنا برا سوتی ہوں میں_" صدمہ سا لگا تھا اسے_____

"اتنا ہی برا سوتی ہو تم" ان کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا_____

"اپنے بیٹے کو کبھی سوتے دیکھا ہے آپ نے وہ لمبی لمبی لاتیں مارتے ہیں کی اللہ توبہ_" آروشا کو برا لگ گیا تھا اس کی بات پر وہاں سے گزر کر کچن تک جاتے حشم کو ہنسی آگئی_ وہ ہنستے ہوئے ان لوگوں کی طرف چلا آیا_____

"اسے پال کر بڑا کیا ہے جانتی ہوں وہ کیسے سوتا ہے... اور.... حشم تمھیں کچھ چاہئے کیا؟_" ماں جی اچھے سے اس کی طبیعت صاف کرنے ہی لگی تھی کی حشم کو پاس آتے دیکھ کر آروشا کو چھوڑ کر اس سے پوچھا_ ہانیہ اور آروشا نے مڑ کر پیچھے آکر کھڑے ہو گئے حشم کو دیکھا____

"جی.. میں کافی بنانے جا رہا تھا اپنے لئے..... آپ لوگوں کے لئے بھی بنا دوں..." حشم نے مسکرا کر اپنے روم سے باہر نکلنے کی وجہ بتائی ساتھ ہی ان لوگوں سے بھی پوچھ لیا_____

"ہائے میرا اچھا والا بھیا... جلدی سے بنا لاؤ آپ کو معلوم ہے ماں جی حشم کافی بہت اچھی بناتا ہے... آپ پی کر داد دئے بنا نہیں رہ پائے گی_" آروشا جھٹ سے حشم کے شانے سے لٹک کر خوشی خوشی بولنا شروع ہو گئی___

"میں کافی نہیں پیتی... حشم تم اپنے روم میں جاؤ اور ہانیہ تم کافی بنا کر حشم کو دے دینا... اور آروشا تم میرے ساتھ آؤ... مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے_" انہوں نے ایک ساتھ تینوں کو حکم دیا تھا اور دیا بھی اتنی سخت آواز میں تھا کی ہانیہ ایک ہی لمحے میں کچن کی طرف اور حشم اپنی بہن کو ترحم بھری نظروں سے دیکھتا اپنے روم میں بھاگا..... آروشا بے بسی سے مسکرا کر ان کے پیچھے ہو لی

_____

******* *** ** ******

ماں جی سیدھے اسے اپنے روم میں لے کر چلی آئی... آروشا ان کے پیچھے پیچھے ان کے روم میں داخل ہوئی تھی.... ماں جی پہلے الماریوں کی طرف بڑھی تھی پھر ایک بھاری بھر کم پیکٹ لے کر چلی آئی اور پیکٹ اس کے ہاتھ میں دے کر بولی_" اسے پہن کر ابھی کے ابھی آؤ...." آروشا نے تعجب سے ان کا چہرہ دیکھا رات کے اس وقت یہ کون سا ماڈلنگ کروانے والا فرمان تھا_____

"جاؤ پہن کر آؤ پھر بتاتی ہوں_" ماں جی نے اس کا رخ واش روم کی طرف کر دیا___

"ماں جی ابھی بہت نیند آرہی ہے آپ جو ڈریس لائی ہے وہ کل صبح پہن کر دکھادوں گی... ابھی پلیز رہنے دے_" وہ چہرے پر بیچارگی والے تاثر سجا کر منت بھرے انداز میں کہتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی_____

"ایک کام تم بنا کسی بحث کے نہیں کرتی ہو جاؤ ابھی چینج کر کے آؤ_" انہوں نے دانت پیس کر اپنی نادن بہو کو ڈپٹا وہ ایک نظر انہیں دیکھ کر چپ چاپ واش روم کی طرف بڑھ گئی_____

ایک نگاہ واش روم کی طرف جاتی آروشا کی پشت دیکھ کر ماں جی مسکراتی ہوئی پھر سے الماریوں کی طرف بڑھی تھی... وہاں سے زیورات کے ڈبے نکالتے ہوئے ان کا وہ آج بہت پر سکون سی تھی_____

"ماں جی اتنی رات میں ایسا بھاری ڈریس پہنا کر آپ کو مجھ سے کیٹ واک کروانا ہے_" تھوڑی ہی دیر میں وہ بمشکل بھاری دوپٹہ سنبھال کر بولتے ہوئے نکلی تھی_ماں جی نے مڑ کر جیسے ہی اسے دیکھا ویسے ہی ان کے منہ سے ماشاء اللہ نکلا تھا.... میرون کلر کے قیمتی لہنگے میں وہ چاند کی طرح دمک رہی تھی اس کی دودھیا گلابی رنگت جیسے اس کلر میں دہک اٹھی تھی_____

"ماں جی کس لئے لائی ہے یہ ڈریس کسی فنکشن میں جانا ہے کیا_" آروشا کو بہت زیادہ پریشانی ہو رہی تھی اس بھاری بھر کم ڈریس میں وہ پریشان سی تھی____

"یہی سمجھ لو ادھر آؤ.." اس کا ہاتھ تھام کر انہوں نے اسے بیڈ پر لا کر بیٹھا دیا_____

"خاموشی سے اب بس چپ چاپ میری باتوں کو غور سے سنو_" منہ کھول کر کچھ کہنے کی کوشش کرتی آروشا کو انہوں نے بول کر چپ کرا دیا_____

_

وہ ماں جی اس کے پاس ہی بیٹھ گئی انہوں نے بنا کچھ کہے اس کے بالوں کو کھول کر سنوارنا شروع کیا تھا... آروشا خاموش سی بس انہیں خود کو سنوارتے دیکھ رہی تھی_ اس کے بالوں کو کھول کر انہوں نے اس کا لائٹ سا میک اپ بھی کر دیا اور پھر جیولری پہنائی تھی... کانوں میں بھاری گولڈ کے ائیر رنگز.. گلے میں نکلیس.... ہاتھوں میں بھر بھر کر طلائی چوڑیاں... آروشا بس انہیں دیکھے جا رہی تھی وہ کیا کر رہی تھی کیوں کر رہی تھی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا_____

"اصلان تمھارا ٹیرس پر انتظار کر رہا ہے_" اس کی پوری تیاری مکمل کر کے وہ آروشا کے حسین چہرے کو دیکھ کر مسکرا کر بولی_ آروشا کو اب سمجھ میں آیا وہ کس لئے اسے تیار کر رہی تھی_ اس بار آروشا کی آنکھیں جھک گئی گلابی سائے چہرے پر دوڑ گئے_____

ماں جی نے آگے بڑھ کر اس کی صبیح پیشانی کو چوما تھا پھر اس کے ایک دم سے بھیگ گئے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا____

"میں جانتی ہوں میری بیٹی کو ڈر سا لگتا ہے مگر یہ ایسا لمحہ ہے جو ہر لڑکی کی زندگی میں ضرور آتا ہے... مگر آروشا... اصلان تم سے بہت محبت کرتا ہے_" وہ بہت نرمی سے اس کے ہاتھوں کو سہلا رہی تھی... وہ جو اتنا بولنے والی تھی اس وقت بس ساکت سی پلکیں جھکائے گھبرائی گھبرائی سی تھی جس پر ماں جی کو اس پر ڈھیروں پیار آیا تھا انہوں نے بے ساختہ اسے اپنے سینے سے لگا لیا_

"آروشا میں تمھیں اپنی بہو نہیں بیٹی سمجھتی ہوں اور ایک ماں کی طرح ہی تمھیں نصیحت کروں گی... میری باتیں غور سے سننا_" وہ اس کی پشت کو تھپکتی ہولے ہولے سے سمجھا رہی تھی_ آروشا کے دل سے ڈر دھیرے دھیرے کم ہونے لگا_____

"اصلان تمھارا شوہر ہے اور شوہر کے بیوی پر کچھ حق ہوتے ہیں اور ان حقوق کو ادا کرنا بیوی پر واجب ہوتا ہے... مجھے معلوم ہے میری بیٹی بہت معصوم ہے اس لئے اب تک خوفزدہ تھی مگر آروشا میں نے اصلان کی آنکھوں میں تمھارے لئے بس محبت ہی محبت دیکھی ہے ایسی محبت جو کبھی کسی کے لئے نہیں تھی_" آروشا کو خود سے الگ کرکے انہوں نے اس کے گال پیار سے چھوئے_ آروشا کی پلکیں جھکی ہی ہوئی تھی وہ ان سے بہت زیادہ شرم سی محسوس کر رہی تھی_____

"میری بیٹی انشاءاللہ مجھے مایوس نہیں کرے گی_" اس بار انہوں نے اس کے ہاتھوں میں اپنے خاندانی کنگن بھی ڈال دئے_____

"یہ تمھاری منھ دکھائی ہے میری طرف سے... میں نے اسی دن کے لئے رکھے تھے... جانتی ہو یہ میں نے عانیہ کو بھی نہیں دئے تھے.. پوچھو کیوں..؟_" آروشا نے پلکیں اٹھا کر ماں جی کا خوشی سے چمکتا چہرہ دیکھا_ ہونٹوں سے کچھ نہیں پوچھا مگر آنکھوں میں یہی سوال تھا انہوں نے اسے یہ کنگن کیوں نہیں دئے حالانکہ وہ ان کی پہلی بہو تھی_ ماں جی مسکراتی ہوئی اس کی کلائی میں پہنے بیش قیمتی کنگن پر انگلی پھیرتی بولی_____

"اصلان کی عانیہ سے شادی صرف اور صرف آسیہ کی خواہش پر ہوئی تھی... مجھے اور اماں جان کو وہ پہلے سے ہی اصلان کے لئے پسند نہیں تھی مگر یہ سوچ کر کی اپنی ہے اس گھر کا خون ہے... میں نے اصلان کو راضی تو کر لیا تھا مگر یہ نہیں جانتی تھی اپنے بچے کو کس عذاب میں دھکیل رہی ہوں میں_" وہ بولتے بولتے افسردہ ہو گئی تو آروشا نے اپنے ہاتھ ان کے ہاتھوں پر رکھ دیے... ماں جی کے ہونٹوں پر افسردہ سی مسکراہٹ رینگی پھر انہوں نے سرد آہ بھر کر کہا_" چھ سال پورے چھ سال

وہ اس عذاب کو اپنے دل میں ہزار غم چھپائے جھیلتا رہا تھا_ کوئی شکوہ نہیں کیا، کبھی منہ سے اف بھی نہیں کی مگر دیکھو وہ کیسی بے وفا نکلی_" آروشا بہت غور سے ان کی باتیں سن رہی تھی

"خیر سب ایسے ہی ہونا تھا.. میں بس اتنا کہنا چاہتی تھی یہ کنگن میں نے سنبھال کر رکھ لئے کی تب اسے دوں گی... جب وہ میرے اصلان کے چہرے پر محبت کے رنگ بکھرا دے گی لیکن اس کی نوبت ہی نہیں آئی.... سوچا پوتا یا پوتی کی خوشی ملیں گی تب دوں گی... وہ خوشی بھی ہمیں نہیں دی ایک بار نہیں پورے دو دفعہ اس نے ہماری خوشیوں کا گلا گھونٹ دیا_"اس بار ان کی آنکھوں میں نمی سی آئی.. آروشا نے دل سے ان کا دکھ محسوس کیا تھا

"اور اب جب میں نے دیکھ لیا کی میرے اصلان کے چہرے پر سچی خوشیاں بس تمھارے دم سے ہے تم نے اسے محبت سکھا دی تو اس پر بس تمھارے حق ہے_" وہ اپنی آنکھوں کی نمی پونچھ کر سرشاری سے مسکرا کر اسے اپنے گلے سے لگا چکی تھی

"اب تم اس کی مالک ہو.... میری دعائیں ہمیشہ تم دونوں کے ساتھ ہے.. غم کا کوئی سایہ بھی تم دونوں پر کبھی نہیں پڑے_"انہوں نے آروشا کی پیشانی چوم کر دل سے اسے دعا دی تھی... آروشا کے دل سے سارے ڈر اور خدشات ان کی ماتا بھری باتوں نے دور کر دئے تھے

**********************

اپنے دوپٹے اور بھاری لباس سے الجھتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ سے ادھر بڑھ رہی تھی... جہاں اصلان اپنا دل ہتھیلیوں پر لئے اس کا منتظر تھا_ ٹیرس پر جانے والی سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہوئے ایک پل کو آروشا کے قدم لڑکھڑایے تھے... دل بری طرح سے دھڑکا تھا... ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی مگر پھر خود کو سنبھال کر وہ ماں جی کی ساری بات سوچ کر اپنے اندر ہمت اور اعتماد پیدا کرتے ہوئے سیڑھیاں چھڑ کر وہ ٹیرس پر آگئی_____

"ویلکم مائی لائف_" جیسے ہی اس نے ٹیرس پر پہلا قدم رکھا اصلان اس کے سامنے کھڑا اس سے مخاطب ہوا تھا.... آروشا نروس سی ہوتی نگاہ اٹھا کر سامنے کھڑے اصلان کو دیکھا پھر اسے حیرت بھری خوشی ہوئی تھی... وہ بھی میرون کرتے وہائٹ شلوار میں ملبوس اپنے مخصوص شاہانہ انداز میں اس کے سامنے کھڑا اسے والہانہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا.... اس کے لباس کا رنگ بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے اس وقت زیب تن کیا ہوا تھا_____

"میچنگ ہے نا_" اپنی طرف خوشی سے دیکھتی آروشا کو اصلان نے سینے کے پاس سے کرتے کو پکڑ کر مسکرا کر اسے دیکھایا_____

"پرفیکٹ.." وہ ہولے سے ہنس کر اس کے سینے سے آلگی.. اصلان کو اس کا یوں اپنے سینے سے آلگنا مکمل مطمئین کر گیا..... وہ اس کے سارے اندیشے سارے خدشات دور کر چکی تھی ورنہ وہ سوچ رہا تھا کہیں ماں جی کے ڈر سے بس وہ اس تک تو نہیں آئی تھی_ آروشا کا سینے سے آلگنا محبت کی جیت تھی دونوں ہی نے اپنی اپنی محبت سے ایک دوسرے کو ہمیشہ کے لئے جیت لیا تھا.... اس کو خود میں بھینچ کر اس نے جھک کر اس کے کھلے بالوں والے سر کو چوما تھا_____

"تھینکس... فار یور کمنگ ان مائی لائف مائی لو..." اس کے سر کو چومتے ہوئے وہ اپنی بے تحاشا محبت کا اس کے دل پر نقش چھوڑ رہا تھا_ آروشا نے اصلان کی کمر میں ہاتھ ڈالے ڈالے بس سر اٹھا کر اس کا چمکتا چہرہ دیکھ کر کہا_ "شکریہ آپ کا اصلان مجھے اپنا بنا کر اپنی زندگی میں لانے کا_ میری ساری بیوقوفیوں کے باوجود مجھ سے محبت کرنے کا_" وہ اپنی ہری ہری آنکھوں میں نے پناہ محبت لئے اسے دیکھ رہی تھی اصلان نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ کر وہاں اپنا بھرپور لمس چھوڑ کر بولا_____

"اور میں شکر گزار ہوں تمھارا جو میرے ہر ظلم کے باوجود بھی تم نے مجھ سے محبت کرنا نہیں چھوڑی_" اصلان کی آنکھوں میں محبتوں کا ایک جہان آباد تھا آروشا اندر تک شانت ہو گئی اب زندگی میں اس کے علاوہ اب کوئی خواہش نہیں بچی تھی_____

اصلان آروشا کو سینے سے لگائے لگائے ٹیرس کے ایک طرف چلا آیا_ جہاں اس نے اپنے محبوب کے لئے سرپرائز رکھا تھا____

"اصلان یہ سب _" جیسے ہی وہ اسے ایک طرف لایا تھا وہاں رکھے ڈھیروں پھولوں ،کینڈلز.،لائٹس اور ریڈ بیلونس نے آروشا کی ساری توجہ کھینچی تھی_ ہر طرف جیسے اس نے محبت کی سرخی بکھرا دی تھی.. ٹیرس کو اس نے سرخ رنگوں سے بھر دیا تھا_____

"یس یہ سب صرف آپ کے لئے_" اصلان اسے لے کر وہاں چلا آیا اور ٹیبل پر رکھے پھولوں میں سے ایک سرخ گلابوں والا بوکے اس کی طرف بڑھایا_ "یہ بوکے میری محبت کے نام_" آروشا نے چمکتے چہرے کے ساتھ اس کے ہاتھ سے بوکے تھام لیا_

"یہ اس لئے کی تم نے اس دیو کی ساری جلادی حرکتوں کو برداشت کیا_" وہ دوسرا بوکے بڑھا کر شرارت سے بولا.... آروشا نے بس اسے آنکھیں دکھائی تھی ساتھ ہی بوکے تھام لیا_

"یہ اس لئے کی آپ آرام سے ماں جی کی بات مان کر یہاں چلی آئی ورنہ آپ کا ارادہ ہانی کے روم کو لاک کر کے سونے کا ارادہ تھا_" سرخ گلابوں کا گلدستہ اس کے چہرے پر ہلکے سے مار کر وہ شوخ ہوا

---

"اصلان واقعی آپ دیو ہے کیا.... ساری باتیں سن لیتے ہیں_" وہ شرمندہ کیا ہوتی البتہ تپ کر اس کے ہاتھ سے پھولوں کو چھین کر اس کے بازوں پر اسی بکے سے مارا تھا_____

"کیا کرے اپنی ننھی سی پری کا پورا پورا خیال جو رکھنا ہے... وہ کیا کرتی ہے کیا کہتی ہے کیا سنتی ہے سب کا دھیان رکھنا پڑتا ہے_" وہ اس کے ہاتھوں سے پھولوں کے بوکے لے کر ٹیبل پر رکھ کر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دبوچ چکا تھا_" واؤ... ماں نے اپنے خاندانی کنگن تمھیں سونپ دیے_" اس کی کلائیوں میں سجے کنگن کو دیکھ کر اصلان نے خوشی سے چمکتا آروشا کا چہرہ دیکھا

---

"جی..... انہوں نے کنگن مجھے دے دیے ہیں اپنے بیٹے سمیت_" وہ زرا سا اس سے نزدیک ہوتی اس کے کرتے کے کالر کو چھوتے ہوئے ناز سے بولی... اصلان کے کلون کی مسحور کن خوشبو گہری سانس لے کر اپنی سانسوں میں اتاری تھی____

"بیٹا تو کب سے آپ کا ہو چکا ہے... بس تم آزماتی رہی ہو_" وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ کر اپنے سے لگا چکا تھا... آنکھوں میں وارفتگی سی اتر آئی_ آروشا نے پلکوں کی چلمن اٹھا کر اپنے محبوب کو دیکھا_

"آج مجھ سے میری بے بی گرل اتنی دور دور کیوں بھاگ رہی تھی... جانتی ہو نا اب ایک منٹ بھی اپنی جان کے بغیر میرا گزارا نہیں_" اس کے چہرے کے اطراف میں ہوا کے زور سے بکھرتے بالوں کو اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے پیچھے کرتے ہوئے اصلان کی آواز بھاری ہوئی تھی... نگاہیں اس کے چہرے کی دیوانہ وار بلائیں لے رہی تھی_____

"مجھے عجیب سا فیل ہو رہا تھا اصلان.. ایک الگ طرح کی جھجک_" آروشا کو پھر سے اسی گھبراہٹ نے آگھیرا لیا نگاہیں جھک کر اس کے کرتے کی بٹن پر جا ٹکی_____

"کیسا عجیب سا کچھ ایسا_" بے باکی سے کہتے ہوئے اس نے گستاخی کی تھی آروشا کو کرنٹ سا لگا تھا وہ دور ہٹنے لگی مگر اب دور جانا ممکن کہاں تھا_ وہ اپنی گرفت اور بھی مضبوط کرتا اس پر جھکا_" اصلان میر کی قید سے آزاد ہونا آپ کا تو بالکل ناممکن ہے کیونکہ اصلان میر نے آپ کو عشق کی بیڑیوں میں جکڑ کر اپنے دل میں بند کر لیا ہے_" اس کے کانوں میں جھک کر کہتے ہوئے وہاں اپنے لب بھی رکھ دئے.. اپنے ہونٹوں کو اس کے جھمکوں پر رکھ کر وہ بیتاب سا ہو رہا تھا.. آروشا کی سانسیں رکی تھی

_____

"اصلان... وہ سمٹ کر اس کے سینے میں چھپنے لگی____

"جانِ اصلان...وہ بہک سا رہا تھا آروشا کے بالوں سے آتی مسحور کن خشبو اپنی سانسوں میں اتارتے ہوئے اس کے ہاتھ آروشا کی کمر میں رینگ رہے تھے_کچھ دیر ایسے ہی اس کے بالوں میں چہرہ رگڑتے رہنے کے بعد وہ آروشا کو شانوں سے تھام کر زبردستی اپنے سامنے کر کے بولا_"ہیپی برتھ ڈے مائی لائف..."جیسے ہی اس کے منھ سے نکلا تھا آروشا نے تیزی سے پلکیں اٹھا کر اصلان کو دیکھا

"میرا برتھ ڈے_"وہ ہر بار کی طرح بھول چکی تھی اب خوشی سے وہ چیخی__

"جی آپ آج ہی کے دن مجھے عطا کرنے کے لئے اس دنیا میں آئی تھی_"اصلان نے اس کی چھوٹی سی ناک پکڑ کر دبا دی___

"آپ کو یاد تھا_"آروشا کی آنکھوں میں جیسے بجلیاں سی بھر گئی وہ بے انتہا خوشی کے ساتھ اصلان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"کیسے یاد نہیں رکھتا اپنی سہاگ رات منانے کا یہی دن چنا تھا نا_"اس کی شوخیاں عروج پر تھی..آروشا کی پلکیں لرزی مگر خود کو سنبھال کر وہ پھر سے کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی_"بس کرے ابھی...برتھ ڈے ہے نا میرا تو پہلے لائے میرا کیک اور میرا گفٹ..ساتھ ہی میری منھ دکھائی_"ہتھیلی پھیلا کر اتراتے ہوئے اس سے گفٹ مانگا_____

"گفٹ میں خود....کیک بعد میں اور منھ دکھائی روم میں ملیں گی ابھی ادھر آؤ مجھے پہلے اپنا گفٹ وصولنا ہے_"اصلان نے اسے کھینچ کر پھر سے اپنے سینے سے لگا لیا_____

"تو چلے روم میں چلتے ہے دے میری منھ دکھائی... دیکھوں کیا لائے ہیں آپ.." آروشا کے شوق جستجو پر اصلان کو ہنسی آئی_____

"اسپیشل گفٹ ہے بٹ میرا ابھی روم میں جانے کا موڈ نہیں... آؤ یہاں بیٹھتے ہیں کھلے آسمان کے نیچے.... یہاں ایک دوسرے سے کچھ وعدے کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے دل کا حال سناتے ہیں _"وہ مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر پھولوں سے سجے بستر پر لے کر بیٹھ گیا....

" اصلان آپ نے یہ سب کب کیا.. ہمیں تو خبر ہی نہیں ہوئی.. کتنے رومانٹک انداز میں آپ نے مجھے وش کیا ہے.." وہ خوشی خوشی چاروں طرف دیکھتی بچوں سی خوشی سے دیکھتی بول رہی تھی

_____

"کیسے کیا کب کیا یہ سب چھوڑو... بس ہماری باتیں کرو اور...." اصلان ایک ہاتھ سے اس کے ہاتھوں کو پیار سے سہلاتے ہوئے اپنے کرتے کے جیب سے ایک مخملی کیس نکالا تھا... اور پھر آروشا کے ایک ہاتھ سے ساری چوڑیاں اور ماں جی کے دیے گئے کنگن بھی اتارے تھے... پھر ماں جی کے دیے گئے کنگن ایک ہی ہاتھ میں ڈال کر اس نے کیس کھولا تھا ....

آروشا خوشی سے نم ہوتی آنکھوں سے اسے اپنے ہاتھوں میں بریسلیٹ پہناتی دیکھ رہی تھی... وہ بہت ہی پیار سے اپنا کام انجام دے کر اب اس کی کلائی پکڑ کر بولا_"یہ تمھارے برتھ ڈے پر میرے پیار کی بیڑیاں.. اب اسے کبھی اپنے ہاتھوں سے جدا مت کرنا_" دوسرے ہاتھ سے اس کی بار بار بکھرتی لٹوں کو سنوارتے ہوئے وہ مسکرا بھی رہا تھا_____

" کبھی نہیں .." وہ بریسلیٹ کے ڈائمنڈز پر انگلی پھیرتی خوشی سے بولنے لگی_" آپ کو پتا ہے اصلان..میری کتنی حسرت تھی کی میں اپنا برتھ ڈے آپ کے ساتھ سلیبریٹ کروں مگر کیسے ممکن تھا لیکن دیکھے اللہ پاک نے کیسے میری خواہش کو پورا کر دیا.. اور...." وہ بولی تو بولتی چلی گئی.. کبھی ہنستی کبھی مسکراتی وہ لگاتار بولتی رہی تھی اور اصلان بس ہوں ہاں کرتا یا چھوٹا سا جملہ بولتا بس دیوانوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا_وہ آروشا کے ہر انداز کا عاشق تھا..اس کا بے تحاشا بولنا..اس کا ہنسنا..بات بات پر رونا..ہر وقت کھاتے رہنا...اور بیوقوفی بھری حرکتیں کرنا..اسے لگ رہا تھا وہ اس کی کمزوری بنتی جا رہی ہے_____

اب بھی سامنے بیٹھی بولتی ہوئی آروشا کو نثار ہوتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ کبھی اس کے گال چھوتا کبھی بال اور بیچ بیچ میں اپنے ہاتھوں میں جکڑے اس کے ہاتھوں کو بھی چوم لیتا اس کے ہر انداز سے بس دیوانگی چھلک رہی تھی_____

"اصلان آپ نے ساری ارینجمینٹ بہت اچھی کی ہے مگر ایک کمی ہے_" بے تحاشا بولتے بولتے وہ تھک سی گئی تو ایک دم سے منھ بنا کر کہا..." کیسی کمی_" اصلان نے تعجب سے پوچھ کر ہر طرف دیکھا..اتنی محنت کے باوجود کیا کمی رہ گئی_____

"اصلان..آپ نے کھانے کے لئے کچھ نہیں رکھا..میں اتنا بول چکی ہوں کی اب مجھے بھوک لگ گئی_" اف اس کی یہ معصوم باتیں..اصلان بے ساختہ چہرے پر دونوں ہتھیلیوں کو رکھ کر ہنستا چلا گیا

_____

"اصلان ہنسے مت.. مجھے سچ میں بھوک لگ گئی ہے_" وہ اس کی ہتھیلی چہرے پر سے ہٹا کر روٹھی تھی_____

"سوری یار رئیلی مجھے یاد نہیں رہا ورنہ میں یہاں تمھارے لئے کھانے کا بھی رکھ دیتا.." مشکل سے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے اس نے آروشا کا روٹھا روٹھا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں بھرا_" تو پھر منگوائے نا کچھ.." جھٹ سے فرمائش کی_____

"یہاں انے کا مقصد بس اتنا تھا کی کھلے آسمان کے نیچے میں آج تمھیں اس چاند کے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا_" اس نے انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا_____

"دیکھ لیا نا اب چلے_" بھوک کے آگے اسے کچھ نہیں اچھا لگ سکتا تھا.. اصلان سر جھٹک کر ہنس دیا_" آؤ روم میں چلتے ہیں.. وہاں ہے آپ کے پیٹ کا بھی انتظام.." اس نے کہتے کہتے شرارت سے اس کے پیٹ پر انگلی رکھ کر گدگدی کی____

"اللہ نہیں.. اصلان مجھے بہت گدگدی ہوتی ہے_" وہ مچلی تو اصلان نے ایک بار پھر سے وہی حرکت کر دی.. وہ بے تحاشا ہنستے ہوئے اسی پر لوٹ پوٹ ہونے لگی تھی..... اصلان ہنستے ہوئے اسے اپنے بازوؤں میں بھر کر بستر سے اٹھ کھڑا ہوا_____

"آپ مجھے ایسے ہی لے جائیں گے_" آروشا نے گھبرا کر اس کے گلے میں بازوں ڈالے_____

"یس.. اسی طرح.. پیار سے دیکھتے.." اصلان محبت کا دریا آنکھوں میں بسائے اسے گڑیا کی طرح گود میں اٹھائے سیڑھیوں کی طرف چلا آیا_____

_

*********************

"تم یہاں کیا کر رہی ہو.." ہانیہ جو ان دونوں کو دیکھ کر ایک طرف چھپ گئی تھی اپنے پیچھے آواز سن کر چیخنے ہی لگی تھی کی کسی نے مضبوطی سے اس کے منھ پر اپنا پورا ہاتھ جما دیا_____

"میں ہوں.... اسٹوپڈ چلانا مت_" حشم کی آواز سن کر ہانیہ کے سہمے گئے دل کو سکون ملا تھا.. حشم نے اس کے ہونٹوں پر سے اپنے ہاتھ ہٹا لئے_____

"تم یہاں کیا کر رہی تھی.." حشم نے اب نیم اندھیرے میں اس ٹارزن کی اولاد کو گھورا____

"میں کچھ نہیں.. بس ایسے ہی گھوم رہی تھی_" ہانیہ اسے سچائی کیا بتاتی بس انجان بنتے ہوئے لاپرواہی سے شانے اچکائے_____

"شرم نہیں آتی اپنے بھائی بھابھی کی پرائیویسی میں جھانکتے ہوئے_" وہ حشم تھا ان دونوں کی رگ رگ سے واقف.. ہانیہ پہلے تو کھسائی پھر ساری شرمندگی پرے کر کے اس پر ہی الٹ پڑی_

"میں بے شرم ہوں.. تو تم کیا ہو تمھیں شرم نہیں آئی.. بہن بہنوئی کی پرائیویسی کو چھپ کر دیکھتے_" حشم نے آنکھیں سکڑ کر اس کی چپڑ چپڑ چلتی زبان کی تیزی دیکھی_____

"اول کی میں بالکل یہاں چھپا نہیں تھا اپنے لئے کافی بنانے جا رہا تھا.... دوسرے میں تمھاری طرح آشو کو برتھ ڈے وش کرنے کے لئے اپنے بہن بہنوئی کو ڈسٹرب کرنے کا سوچوں بھی نہیں... تیسری بات یہ ہے کہ سیدھے سے اپنے روم میں جاؤ صبح اسے وش کر لینا_" حشم نے لگاتار بول کر ہانیہ کو شرمندہ اور خفا دونوں ایک ساتھ کیا تھا_____

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے زیادہ ایٹیٹیوڈ دکھانے کی ضرورت نہیں... میں تو بس لالا کے روم میں جا کر یہ گفٹ رکھ کر بھاگ جانا چاہتی تھی.. مجھے کیا معلوم تھا کی لالا اسی وقت اپنی بیوی صاحبہ کو گود میں اٹھا کر سیڑھیاں اتر کر آ ہی جائے گے_" وہ اپنی صفائی دیتے ہوئے ایک سانس میں بول کر خاموش ہو گئی... حشم نے اس کے ہاتھ میں پکڑا گفٹ دیکھا.. وہ دونوں ہمیشہ اس دوڑ میں لگے رہتے تھے کی کون سب سے پہلے آروشا کو وش کرتا ہے.. آج بھی وہ بیوقوف لڑکی اسی چکر میں تھی_____

"گھٹنوں کی چربی ہٹا کر اس میں موجود عقل شریف کا بھی استعمال کر لیا کرو... اب تمھاری بیسٹی اصلان میر کی ملکیت ہو چکی ہے.. اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں تمھارے لالا صاحب کی طرف سے یقین ہے کہ اب ہمیں وہ کبھی خود سے پہلے آروشا کو وش کرنے دیں گے_" وہ مسکراتا ہوا اسے آنکھ مار کر آرام سے جینز کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنے روم کی طرف مڑ گیا_____

"لوفر...." ہانیہ بڑبڑائی.. "ویسے کہہ تو صحیح رہا تھا.. دوست تو اب پرائی ہو گئی_" گفٹ کو دیکھ کر منھ ٹھیڑا کر کے وہ بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی_____

.

**********************

اپنے روم میں آتے ہی اصلان نے پیر کی مدد سے ڈور لاک کیا تھا آروشا اس کے سینے میں چہرہ چھپائے اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی_ اس کے پاؤں دھیرے سے فرش پر رکھتے ہوئے اصلان نے چہرہ چھپائے کھڑی آروشا کو دیکھا_" آنکھیں کھول کر زرا سا اپنے اطراف میں دیکھ تو لیجیے...."

آروشا نے آہستہ سے پلکوں کو اٹھایا پھر وہ چاروں طرف منھ کھولے دیکھے جا رہی تھی... ہر طرف کینڈلز.. بیلون اور پھول ہی پھول اصلان نے پورا برائڈل روم بنا ڈالا تھا_ اور ٹیبل پر رکھا اس کا فیورٹ کیک_____

"ہماری زندگی کی نئی شروعات ہے اور تمھارا برتھ ڈے بھی تو میٹھا تو بنتا ہے تم اپنے طریقے سے منھ میٹھا کر لو میں اپنے طریقے سے کر لوں گا_" آروشا کا ہاتھ تھام کر وہ اسے ٹیبل تک لے آیا... کیک دیکھتے ہی آروشا کی بھوک اور چمک گئی_____

"لیں کاٹے اپنے نازک ہاتھوں سے..." اس نے اس کی پشت پر کھڑے ہو کر اسے بانہوں کے گھیرے میں لے کر چھری تھمائی... آروشا نے اسی طرح کیک کاٹا تھا پھر ایک پیس اصلان کے منھ میں ڈال اور اس نے بڑا سا پیس کاٹ کر اپنے منھ میں ڈالا تھا_____

"تو آروشا اصلان میر اب تک سب آپ کی مرضی سے ہوا ہے..... اب آگے تمھیں میرا کہنا ماننا ہو گا میری مرضی کا کرنا ہو گا_" وہ آرام سے پیٹ بھر کر کیک کھا کر اپنے ہاتھ اور چہرے کو ٹشو سے صاف کر رہی تھی کی اصلان ہاتھوں میں ایک پیکٹ لئے اس کے پاس آ گیا_____

"ہمم..." اف اس کی نگاہوں میں جو تھا... اس کی منمناتی ہوئی ہی آواز نکلی... اصلان نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی_" یہ لیں اور اب اسے پہن کر آئے_" پیکٹ اس کے ہاتھ میں دے کر وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا_____

"کیا ہے یہ ایک اور گفٹ_" شوق پیکٹ چاروں طرف سے دیکھتے ہوئے اسے کھولنا چاہا_____

" یہاں نہیں جو بھی ہے ڈریسنگ روم میں جاؤ اور پہن کر آؤ اور صرف یہ ڈریس اور کچھ نہیں... کچھ نہیں تو کچھ نہیں_" آروشا کے زہن میں ناولوں کے سارے سینز ایک ساتھ ناچے... کیا اب اس کا ہیرو بھی، اس نے تھوک نگلا_____

" اصلان میں اب تھک گئی ہوں یہ ڈریس پھر کبھی پہن لوں گی اور مجھے بہت نیند بھی آرہی ہے_" جلدی سے پیکٹ دوبارہ اس کے ہاتھ میں دے کر وہ جانے کے لئے مڑی ہی تھی کی اصلان نے اس کے بال اپنی مٹھی میں جکڑ لئے مگر نرمی سے... آروشا نے آنکھیں میچ لی_____

"کہانا اب صرف میری مرضی.... تمھاری مہلت ختم ہو چکی ہے مائی لائف... اس لئے کوئی بہانا نہیں_" وہ اس کے کانوں میں جھکا سرگوشی کرتا آروشا پر گھبراہٹ طاری کر رہا تھا_____

"جائے چینج کر کے آئے مسز..." وہ کوئی چارہ نا پا کر دھیرے دھیرے چلتی ڈریسنگ روم میں آکر بند ہو گئی پھر پہلے ساری جیولری اتار کر دراز میں ڈالی پھر گہری سانس لے کر پیکٹ کھولا تھا

_____

"اللہ اکبر.... یہ اتنا بے شرم ہیرو میرے سپرد کیا ہے آپ نے اللہ تعالیٰ_" پیکٹ کھولتے ہی وہ منھ بنا کر آسمان کی طرف دیکھ کر دہائی دینے لگی_____

" چل آروشا پہن لیں ورنہ اصلان میر سے کون بچ سکتا ہے_" اپنے دل کو سمجھا بجھا کر اس نے بڑی دقت سے وہ نایٹی زیب تن کی تھی_____

"یہ سریل والی کیسے نائٹی پہن کر ہیرو کے پاس چلی جاتی ہے... میرا دل تو کہہ رہا ہے یہی سو جاؤں اب_ "پہن تو لیا اب باہر کیسے نکلے آروشا کا چہرہ اب شرم سے رونے والا ہو گیا_____

وہ سوچ رہی تھی کیا کرے اب تبھی اس کے دماغ میں ایک آئڈیا آیا اور اس نے جلدی جلدی الماری کھول کر اپنی مطلوبہ چیز نکالی تھی_____

جیسے ہی وہ باہر نکلی اصلان ڈریسنگ روم سے باہر آتی آروشا کو دیکھا تھا... پھر اس کا دل کہا تھا اپنا سر پیٹ ڈالے وہ منہ بناتا سوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا_ وہ ڈریس کے اوپر ایک بڑی سی بیڈ شیٹ خود پر ڈال کر چلی آئی تھی_____

"اصلان میرے پاس مت آئیں گا_ پہلے ساری لائٹس آف کرے_ "اپنے قریب آتے اصلان کو گھبرا کر انگلی دکھائی_____

"پہلے یہ ٹینٹ ہٹاؤ جو تم پہن کر نکلی ہو_ "وہ اب مسکراتا اس کی طرف بڑھ رہا تھا_____

"آپ اتنے بے شرم ہیرو بن گئے ہیں کی اللہ توبہ.... یہ کوئی ڈریس تھی جو آپ لے کر آئے ہیں_ " وہ چادر مٹھی میں جکڑے پیچھے کھسکتی اس سے خفا سی بھی ہو رہی تھی_____

"تمھارے معاملے میں ہمیشہ سے بے شرم ہیرو تھا اور ہوں..." آنکھ مار کر اس نے فرتی سے اس کی چادر پکڑ کر کھینچ لی تھی.... آروشا نے چیخ سی ماری_ اصلان نے اسے کھینچ کر اپنی بانہوں میں بھر لیا

_____

اس بیلو ڈریس میں اس کا دودھیا بدن جیسے اپنی ساری پوری آب تاب سے چمک رہا تھا_ اصلان کے صبر کا باندھ جیسے ٹوٹا تھا.... ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پر گرا کر اس پر چھاتا چلا گیا_ کچھ ہی دیر میں میں

روم میں بس تیز تیز سانسوں کی آواز تھی... مدہوشیاں تھی گستاخانہ حرکتیں تھی.... آروشا... اصلان کی چاہتوں کی بارش میں شدت سے بھیگتی جارہی تھی... ہر طرف پھولوں کی خوشبو کے ساتھ محبت کی خوشبو بھی بکھر چکی تھی_____

********************

اپنے گیلے بالوں کو سکھاتے ہوئے آروشا ایک ٹک اپنے آپ کو آئینے میں دیکھے جارہی تھی_ پوری رات اصلان کی محبتوں کی بارش میں بھیگ کر وہ ایسی حسین ہو رہی تھی جیسے کائنات کی ساری خوبصورتی اس کے وجود میں سمٹ آئی ہو_ اپنا آپ اسے خود اتنا حسین لگ رہا تھا کی اس کی نگاہ اپنے آپ سے ہٹ نہیں رہی تھی_____

"چاہے جانے کا احساس... کسی کے لئے بہت خاص ہونا کیسا روح بخش احساس ہوتا ہے_" وہ کھوئی کھوئی سی بس اصلان کے بارے میں سوچے جارہی تھی.... اس کی باتیں.... اس کی جسارتیں.. آروشا کے گال شرم سے سرخ سے ہونے لگیں_____

اس وقت وہ روم میں تنہا تھی.. رات بھر اصلان کی بیتابیوں اس کی شدتوں نے اسے سونے نہیں دیا تھا اس لئے وہ صبح اٹھ ہی نہیں پائی... اصلان بھی اسے ڈسٹرب کئے بنا نجانے کب اٹھ کر روم سے چلا گیا تھا_____

"ملکہ عالیہ اب ہمیں بھی اپنے دیدار کا شرف بخش دے_" وہ کھوئی کھوئی بیٹھی ہوئی تھی کی ہانیہ دھاڑ سے دروازہ کھولتی شرارت سے بولتی اندر آگئی_ آروشا اپنے خیالات سے باہر نکل کر گیلے بالوں کو پشت پر جھٹک کر کھڑی ہو گئی_____

"واؤ... لالا نے پورے ہیروز والے انداز میں برتھ ڈے سلیبریٹ کیا تھا_" ہانیہ چاروں طرف کی سجاوٹ توصیفی نگاہوں سے دیکھتی اس تک آئی_____

"کہو بنو رانی کیا حال ہے_" ہانیہ نے جھوٹی سنجیدگی سے.... شرارت سے چمکتی آنکھوں سے آروشا کی ٹھوڑی پکڑ کر پوچھنے لگی_____

"مجھے پریشان کیا نا تو سوچ لینا تمھارا بھی دن آئے گا.... بہت ہی ستاؤں گی....." آروشا نے جھوٹی خفگی سے اس کے ہاتھ جھٹک کر دھمکی دی_____

"واؤ لالا نے گفٹ تو زبردست دیا ہے_" اس کے ہاتھوں کو تھام کر ہانیہ نے توصیفی نگاہوں سے بریسلیٹ دیکھا..." پیارا ہے نا_" آروشا کی آنکھوں میں جیسے ہیرے بھر گئے تھے_" بہت ہی پیارا ہے_ ہیپی برتھ ڈے مائی سوئٹی_" ہانیہ ہنستی ہوئی اس کے گلے لگ گئی_____

"تم کو یاد تھا اور میں سمجھی تم لوگ بھول گئے.... حشم نے تو ہمیشہ کی طرح مجھے رات وش ہی نہیں کیا_" آروشا نے حیرت بھری خوشی سے اس سے الگ ہو کر پوچھا_____

"اس میں ہم دونوں کا کوئی قصور نہیں... میں نے تو پوری پلاننگ کی تھی تمھیں وش کرنے کی... بٹ لالا نے جو سارا...." ہانیہ نے بولتے بولتے معنی خیزی سے آنکھیں نچائی____

"آگے کچھ مت بولنا ورنہ..." وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر انگلی اٹھا کر دھمکی دیتی بولی... چہرے پر شرم کی سرخی اور بڑھ گئی_____

"ہائے آشو اتنی پیاری تو.. تو کبھی نا لگی_" ہانیہ نے اس کے شرمیلے انداز پر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر پٹ پٹ کئی بوسے دے ڈالے_____

"ہٹ بد تمیز_" آروشا نے اسے خفگی سے دھکا دے دیا_ وہ ہنستی کھلکھلاتی پھر سے اس سے آ لپٹی

_____

"اندر آ سکتا ہوں_" دونوں ایک دوسرے سے فرط محبت سے لپٹی خوشی سے جھوم رہی تھی کی حشم کی آواز پر ہانیہ جھٹ سے اس سے الگ ہو گئی_____

"آؤ نا حاشو.. پوچھنے کی کیا ضرورت ہے_" آروشا اپنے بھائی کو دیکھتے ہی محبت بھری مسکراہٹ سے بول کر تیزی سے اس کی طرف بڑھی... حشم نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ تھام لئے....

"ہیپی برتھ ڈے.... میری گڑیا کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی خوش رکھے_" آروشا کی پیشانی چومتے ہوئے حشم کی آنکھیں خوشی کے احساس سے نم سی ہوئی تھی.... ہانیہ مسکراتی نظروں سے دونوں بھائی بہن کو ایک دوسرے سے پیار جتلاتے دیکھ رہی تھی_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

For more visit (exponovels.com)

آروشا کی سالگرہ کی خوشی میں ماں جی نے بھرپور انتظام کیا تھا_ صدقے دئے... دیگیں پکاوائی اور گاؤں میں ہر گھر میں کھانا بھیجنے کا انتظام کیا گیا_____

ہانیہ، حشم، ندا صدا کے ساتھ مل کر اس کے برتھ ڈے کے لئے پارٹی کا انتظام کر رہے تھے... بجائے ہال روم یا لان میں ارینج کرنے کے ان لوگوں نے ٹیرس پر سب ارینج کیا تھا.... بقول حشم کے ٹیرس پر سے گاؤں کا ویو بڑا ہی شاندار دکھائی دیتا ہے_____

" آروشانا ہو گئی ملکہ عالیہ ہو گئی ہے, جن کے لئے اتنا انتظام کیا جا رہا ہے_ کہاں اس سے اتنی دشمنی تھی کہاں اب بہو کے لئے سارے چونچلے کئے جا رہی ہے شازیہ.. خاندانی کنگن تک دے ڈالے اسے_ "صوفے پر بیٹھی چاچی نے منہ بنا کر بہت ہی غصے سے گھر میں مچی افراتفری کا مشاہدہ کر رہی تھی_ صبح سے جیٹھانی کی خوشی سے وہ جلی جا رہی تھی یہ جلن تو تب اور بڑھ گئی جب آروشا کے ہاتھ میں ان کے دئے گئے کنگن دیکھے جس پر ان کی نظر بہت پہلے سے تھی_____

گھر کے فرد سے لے کر ملازمین تک سب کام میں لگے ہوئے تھے اور وہ دونوں ہال روم میں بیٹھی بس جلن سے سب دیکھ سن رہی تھی

"اصلان میر کی بیوی بن گئی ہے تو خاص بن گئی ورنہ اس کی اوقات نہیں تھی اس سب کی_ ایسا لاڈ ایسا پیار.... اور تائی کو دیکھو کبھی ایسا پیار تو مجھے نہیں دیا.. وہ کنگن بھی میرے حق تھے_" دوسرے سوفے پر بیٹھی عانیہ کا بس نہیں چل رہا تھا ساری تیاریوں میں آروشا سمیت آگ لگا دے_ نفرت اور حسد کی آگ میں وہ جلی جا رہی تھی

"اوقات کم تو نہیں تھی اس لڑکی کی... مگر اصلان کی بیوی بننا تو یہ ڈزرو نہیں کرتی تھی لیکن دیکھو قسمت کا پھیر کیسے حالات میں شادی ہوئی تھی... سوچا تھا ساری عمر شاہنواز خان کی بیٹی اس گھر کی غلامی کرے گی... شوہر کی محبت کو ترس ترس کر اس کی نفرت سہے گی مگر کیا معلوم تھا کی وہ ایسی قسمت کی دھنی نکلیں گی سارا گھر اسے بہو کا مقام دے گیا اور تو اور اصلان ایسا اس کے حسن کے سحر میں گرفتار ہو جائے گا...." چاچی آہستہ آواز میں بولتی اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی

"آپ تو یہاں تھی ایسا ممکن کیوں ہونے دیا_" عانیہ نے اس بار اپنی ماں کو غصے سے دیکھا.. اسے اپنی ماں پر بہت غصہ تھا جو ان کے جاتے ہی ایک اصلان کو سنبھال نہیں پائی

"جو کارنامہ تم کر کے گئی تھی نا.... میرا جتنا بس چلا بس وہی کیا... بس ہر بار اصلان کو یاد دلاتی رہی تھی.... تاکی وہ اپنی نفرت سے شاہنواز خان کی بیٹی کو زندگی بھر نفرت سے جلاتا رہے_ اسے ہر حق سے محروم رکھے مگر مجھے کیا معلوم تھا وہ پہلے ہی دن مات کھا جائے گا... اس رات کے بعد تو وہ ایسا بدلا

کی مجھے کبھی نہیں لگا کی وہ اس لڑکی سے نفرت کرتا ہے..." وہ عانیہ کی بات پر بھڑکی تھی مگر احتیاط کے طور پر آواز دھیمی ہی رکھتے ہوئے آگے بھی بول رہی تھی_

" کبھی کبھی تو سب ٹھیک ہی لگتا تھا جب ہر بار اس آروشا کا زخمی چہرہ دیکھتی تو دل میں ٹھنڈک پڑ جاتی تھی... اصلان نے اسے اتنا خوفزدہ کر کے رکھا تھا... دونوں کے بیچ کبھی زرہ برابر بھی محبت کا احساس نہیں ہوا تھا مجھے مگر پھر جانے کیا ہوا کی سب بدلنے لگا پھر میرا شک یقین میں بدلنے لگا.. مجھے اصلان کے رویے میں تبدیلی دکھائی دینے لگی اور میں نے اصلان کو سب یاد دلانے کے لئے بڑی مشکل سے دو آدمیوں کو راضی کیا اس کے پیٹھ پیچھے تمھارے بارے میں بات کرے مگر سب وقتی ہی رہا...." چاچی دھیرے دھیرے بولتی اپنے ہاتھ بھی احساسِ شکست سے مل رہی تھی_ عانیہ کا بھی حال ان سے کچھ الگ نہیں تھا_____

" اور اب دیکھو وہ کیسے سب کے دلوں پر راج کر رہی ہے اصلان سمیت... وہ تو سب بھول کر اس کا دیوانہ بن گیا ہے، ان کے بیچ سارے فاصلے ختم ہو گئے... دیکھنا تم اب وہ اس گھر کو وارث بھی دیں گی اور ساری جائداد سب اپنے بچوں کے نام کروالیں گی_" چاچی نے نفرت سے کہتے ہوئے اپنی بیوقوف بیٹی کو دیکھا جس کی وجہ سے آج انہیں آج یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے_____

" آپ کو کیسے پتا ان کے بیچ فاصلے ختم ہو گئے ہیں.... آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے..." عانیہ ساری باتوں کو نظر انداز کر کے بس اسی بات پر اٹک گئی .....

" دنیا دیکھی ہے میں نے سب سمجھتی ہوں... آج آروشا کے رنگ ہی نرالے ہیں... تم بھی تو خوب سمجھتی ہو ان رنگوں کو... خود کو بہلاوے دینا بند کرو اور کوئی اور طریقہ سوچوں اصلان کو پھنسانے کا

کیونکہ اصلان جیسے مرد غیر عورت کی طرف دیکھنا بھی نہیں پسند کرتے.... کہاں کی...." انہوں نے استہزایہ انداز میں کہتے ہوئے.. عانیہ کو سر سے پیر تک دیکھا اور اپنی بات ادھوری چھوڑ کر صوفے سے اٹھ کر ہال روم سے ہی نکل گئی_____

"ٹھیک ہے اب آپ کچھ نہیں کر سکتی مگر وہ تو کر سکتا ہے..... بس اسے خبر ہو جانی چاہئے کی اس کی جان آروشا اصلان میر اب اس کی نا رہی_" عانیہ جاتی ہوئی اپنی امی کو دیکھ کر آنکھوں ناگن سی خطر ناک چمک لئے اپنے موبائل پر اس انسان کا نمبر ڈھونڈنے لگی.. اب وہی اسے اصلان میر سے آروشا کو چھین سکتا ہے تا کی وہ اس کا دوبارہ ہو جائے_____

**********

"سر یہ پارسل اور بوکے آیا ہوا ہے_" اصلان جیسے ہی داخلی دروازے سے اندر جانے ہی والا تھا کی ایک گارڈ جلدی سے ایک بڑا سا پارسل اس کے سامنے لئے ہوئے آکر کھڑا ہو گیا_____

"کیا ہے یہ؟ کس نے بھیجا ہے؟ تم نے چیک تو کیا ہے نا کہیں کوئی...." وہ ایک نظر گارڈ اور دوسری نگاہ پارسل اور پھولوں کو دیکھنے لگا_____

"یس سر پورا چیک کیا ہے خطرے والی کوئی چیز نہیں... بٹ نام نہیں لکھا ہے سر شاید اندر ہو_" گارڈز نے سنجیدگی سے کہہ کر اسے اطمینان دلا کر باقی سوال کا جواب دیا____

"اوکے... میں دیکھ لیتا ہوں..." اصلان مسکرا کر اس کے ہاتھوں سے پارسل اور بوکے لے کر اندر چلا آیا_____

"شکر ہے آپ کی شاہی سواری تشریف لے آئی ورنہ ہمیں تو لگ رہا تھا بہنوئی صاحب کے انتظار میں اگلے سال کے برتھ ڈے کا انتظام کرنا ہو گا_" وہ اندر آ کر سیدھے اپنے روم کی طرف بڑھا تھا... اور ابھی وہ پہلی ہی سیڑھی پر تھا کی اوپر سے نیچے آتا حشم نان اسٹاپ بولتا سیڑھیاں پھلانگتا اس تک پہنچ گیا.. اس کے پیچھے ملازم بھی تھا_____

"تم کچھ زیادہ ہی نہیں بولتے ہو_" جیسے ہی وہ پاس آیا اصلان نے حشم کے سر پر ہاتھ میں لیا ہوا بوکے اس کے سر پر دے مارا اور ملازم کے ہاتھ میں پارسل دے کر حکم دیا_" اسے میرے روم میں رکھ آؤ_" ملازم سر ہلاتا تیزی سے پارسل لے کر پھر سے سیڑھیاں چھڑنے لگا_____

"لالا آپ کے لئے عرض ہے_" ملازم کے جاتے ہی حشم بولا_" زیادہ آپ کی بیگم اور میری بیگم صاحبہ بولتی ہے... میں تو بس زرا سا کبھی کبھی زبان کو ہوا پانی دکھا لیتا ہوں_" اس کے ہاتھ سے بوکے لے کر وہ معصوم بن کر اسے دیکھ رہا تھا...

اصلان نے بے ساختہ امڈتی مسکراہٹ کو ہونٹوں میں دبا کر اسے گھورتے ہوئے سنجیدگی سے کہا_" ہوا پانی کا انتظام میرے سامنے کم کیا کرو ورنہ میں اسے ہوا پانی دینے کے لئے باہر لان میں لٹکوا دوں گا_" اس کے ہاتھ دوبارہ سے بوکے لیتے ہوئے وہ سنجیدہ ہی تھا_____

"اتنا بڑا ظلم.... مت بھولے آپ نے مجھے اپنا بھائی کہا ہے_" حشم نے خفگی دکھائی_____

"ہاں تو کیا ہوا... بک بک مجھے پسند نہیں_" بڑی بے نیازی سے اسے جلایا گیا_____

"آپ کی بیگم صاحبہ تو راگ سناتی ہے نا_" جل کر تڑ سے جواب دیا_____

"ان کا منھ بند کرنا مجھے آتا ہے.. اس لئے نو پرابلم_" اصلان نے معنی خیز انداز میں بول کر اس کے شانے پر اپنا ہاتھ تھپکا____

"کافی شریف سے ہے آپ_" وہ اپنے شریف سے بہنوئی کو دیکھتے ہوئے مسکرایا_____

"کوئی شک_" گردن اکڑا کر اسے آنکھ بھی ماری_____

"نہیں کوئی شک نہیں بس شرافت کا مظاہرہ روم تک رکھئے_ ہر جگہ گود میں لے کر گھومتے رہتے ہیں_" وہ مسکراہٹ دباتا اب اصلان کو چھیڑ رہا تھا_____

"میری بیوی ہے وہ.... تمھاری بھی موجود ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اگر تمھیں بھی شوق ہو رہا ہے_" وہ اصلان ہی کیا جو شرمندہ ہو جائے.. اسی شان سے گردن اکڑا کر مفت کا مشورہ بھی دے دیا_____

"بس کرے... میں آپ سے جیت نہیں سکتا جائے جلدی سے چینج کر لے ہم نے زبردست پروگرام بنایا ہے_" حشم نے ہار مان کر اس کے ہاتھ سے بوکے لینا چاہا_____

"یہ تمھارے لئے نہیں... اور کیسا پروگرام؟" بوکے حشم کے ہاتھ کی پہنچ سے دور کرتے ہوئے پوچھا بھی_____

"سرپرایز ہے_" وہ مسکرا کر رازداری سے بولا_____

"اچھا... ٹیرس پر سب ارینجمینٹ ہو گئی برتھ ڈے پارٹی کی... کوئی چیز چاہئے تو گارڈز سے منگوالو... ویسے سرپرایز کیا ہے_" اف اصلان میر صاحب آپ کو کتنے اچھے سے دوسروں کا دل جلانے آتا

ہے..."میرا سر... جائے تیار ہو جائے_" حشم جل کر خاک ہی ہو گیا وہ کیسے بھول گیا کی یہ اصلان میر کی حویلی ہے یہاں کے ملازم اس کے وفادار پل پل کی خبر دینے والے_ اصلان اس بار ہنستے ہوئے اس کے سر پر چپت لگا کر اوپر کی طرف بڑھ گیا_____

******************

آروشا کے وجود سے عاری روم دیکھ کر اصلان نے گہری سانس لی... وہ اس کی موجودگی کا سوچ کر روم میں آیا تھا مگر میڈم جانے کہاں چھپی ہوئی تھی_ روم میں اب بھی رات میں ہوئے اس حسین واقعے کے اثرات موجود تھے_ بو کے بیڈ پر پھینک کر گریبان کے بٹن کھولتے ہوئے اصلان کے ہونٹوں کو بڑی دلنشین سی مسکراہٹ نے گھیرا تھا_____

کیسا دلکش سا سرور بخش احساس تھا اس کے بارے میں سب سوچنا_ اصلان کا دل شدت سے آروشا کی چاہ کر رہا تھا_ صبح جب وہ گیا تھا تو وہ اتنی گہری نیند سو رہی تھی کی اصلان کو اسے اتنی میٹھی نیند سے بیدار کرنا گوارا نہیں ہوا__ وہ کس دل سے اپنے محبوب کو چھوڑ کر گیا تھا وہ خود ہی جانتا تھا_ اور ابھی اس وقت وہ موجود نہیں تھی ضرور سب کے ساتھ ٹیرس پر ہو گی_____

"بس میڈم کچھ دیر اور صحیح پھر بتاتا ہوں تمھیں کی اصلان کی بے قراری کو بڑھانا کیسا ہوتا ہے_" آستین کے کف کھولتے ہوئے اس نے ہولے سے بڑبڑا کر شرٹ اتار کر سوفے پر اچھالی.... تبھی

اس کی نگاہ اس پارسل پر پڑی تھی جو گارڈ نے اسے دیا تھا اور ملازم اس کے بیڈ روم میں رکھ کر گیا تھا_____

"کس نے بھیجا ہے_" وہ سوچتے ہوئے سوفے کے پاس آ گیا گھٹنے سے پینٹ اوپر کر کے وہ آرام سے سوفے پر بیٹھ گیا... گفٹ اٹھا کر ٹیبل پر رکھا اور ابھی وہ کھولنے ہی لگا تھا کی دھاڑ سے ڈور کھلا تھا.....

اصلان نے فوراً گردن موڑ کر ڈور کھول کر اندر آتے وجود کو دیکھا_ دروازہ کھلنے کی اسٹائل پر وہ سمجھا آروشا ہو گی مگر اس کی جگہ عانیہ کو دیکھ کر اصلان پورے غصے سے پارسل ٹیبل پر کھسکا کر سوفے سے کھڑا ہو گیا.... عانیہ بڑی جرأت سے چلتی ہوئی اس کے روم میں آ گئی تھی... ہاتھوں میں اس کے کافی کا مگ تھا_____

"تم یہاں کس لئے_" اپنے اشتعال پر قابو پاتے ہوئے وہ سرد نظروں سے اپنے سامنے کھڑی اس عورت کو دیکھ رہا تھا... جس نے ہر حدیں پار کی اور اب بھی بے شرموں کی طرح اس کے سامنے اسی اعتماد سے آ کھڑی ہوتی ہے_____

"میں کافی لائی تھی..." عانیہ کی نگاہیں اس کے شرٹ سے بے نیاز مسلز اور چوڑے سینے پر ٹھہر ٹھہر جا رہی تھی... وہ اپنے اندر بہت سی بیچینی ایک ساتھ اترتی محسوس کر رہی تھی.. بڑے حق سے وہ ٹیبل تک آئی اور اسے بے باکی سے دیکھنے لگی_____

"نو تھینکس... مجھے تمھاری کافی کی ضرورت نہیں تھی_" وہ اپنے وجود پر عانیہ کی غلیظ نظریں اچھے سے محسوس کر رہا تھا جس سے اسے گھن سی آئی تھی_ اس نے اپنی شرٹ ڈھونڈھنے کے لئے روم میں نگاہ دوڑائی.. شرٹ نا جانے کہاں اڑ گئی تھی_____

"اصلان تم مجھ سے ناراض ہو_" عانیہ ایک دم سے کہتے ہوئے اس کے قریب آنے ہی لگی تھی کی وہ ہاتھ اٹھا کر بہت ہی سرد مہری سے بولا_"میرے قریب بھی مت آنا.... جو کہنا ہے دور رہ کر کہو_"وہ اتنے برفیلے لہجے میں بولا کی عانیہ جہاں تھی وہی ٹھہر گئی____

"اصلان مجھے معاف کر دو... میں مانتی ہوں کی میں نے غلطی کی اور اس کی بہت بڑی سزا بھی جھیلی ہے مگر مجھے معاف کر دو... میں بہت شرمندہ ہوں تم سے اصلان مجھے معاف کر دو_" عانیہ اپنی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو بھرے اس سے لجاجت سے معافی مانگ رہی تھی_____

"معاف کر دیا اور کچھ_"وہ اسی سرد مہری سے اسے دیکھ رہا تھا____

"اصلان معاف کر دیا ہے تو اس طرح تو مت کرو میرے ساتھ.."عانیہ آنکھوں میں آنسو بھرے معصوم بننے کی کوشش میں اسے اور بھی بدصورت لگی_____

"شکر کرو تم کی میں نے تمھارے ساتھ کچھ بدتر نہیں کیا اور اس سے پہلے کی میں تمھیں دھکے مار کر اپنے روم سے کیا گھر سے بھی نکال دوں.. میری نظروں سے دور ہو جاؤ_"وہ خود پر ضبط کرتا اسے انگلی کے اشارے سے باہر جانے کو بول رہا تھا...عانیہ کو اس کی آنکھوں سے خوف سا محسوس ہو رہا تھا مگر جنونیت تھی کی اسے اپنا ہوتا دیکھنا چاہ رہی تھی_____

"کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا اصلان.... میں تمھاری بیوی رہ چکی ہوں.. ایک بار مجھے موقع تو دو دیکھنا تمھاری آروشا سے زیادہ تمھیں خوش رکھوں گی_" وہ بہت گری ہوئی باتیں ہی نہیں

حرکت بھی کر چکی تھی اپنا دوپٹہ کھینچ کر فرش پر پھینک کر وہ تن کر کھڑی ہو گئی اصلان کا خون کھول گیا_____

"نکل جاؤ میرے روم سے_" وہ غرایا ...

"مجھے نہیں جانا اور تم... وہ آگے بڑھی اور اس پہلے کی وہ چلا کر ملازم کو آواز دیتا کی اس غلیظ عورت کو باہر لے جائے جسے وہ چھونا کیا دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا ....

"اصلان آپ..." آروشا چہکتی ہوئی روم میں آئی تھی مگر باقی کے لفظ اس کے ہونٹوں میں ہی رہ گئے تھے... وہ بے یقینی سے اصلان اور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی عانیہ کو روم میں موجود دیکھ رہی تھی.. دوپٹے سے بے نیاز... بیہودہ لباس_____

"میں بس اصلان کو کافی دینے آئی تھی_ وہ کپڑے چینج کر رہا تھا اور میں چلی آئی اور ہم دونوں....." عانیہ نے بلاوجہ کی صفائی دے کر جیسے اور بھی شک کی گنجائش پیدا کرنی چاہی_ مڑ کر ساکت آروشا کو بہت کچھ جتانا چاہا اصلان خاموشی سے کھڑا بس آروشا کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو سپاٹ سا ہو گیا تھا

_____

"میں نے آپ سے پوچھا نہیں آپ کس لئے آئی ہے یقیناً کسی کام سے ہی آئی ہو گی..." وہ دھیرے دھیرے چلتی عانیہ تک آئی تھی ...

جھک کر دوپٹہ اٹھایا اور عانیہ کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں دبوچ کر دوپٹہ اسے تھمایا_ "دوپٹے کی عزت تم جیسی عورتیں کبھی نہیں کر سکتی مگر مجھے اپنے شوہر کی عزت بہت پیاری ہے.. آئندہ تو اس روم میں آنا بھی مت اور آئی بھی تو ایسی حرکت کی سوچنا بھی مت ورنہ تمھاری یہ گندی نگاہیں ہے نا نوچ لوں گی_ "وہ عانیہ کو شعلہ اگلتی نگاہوں سے دیکھتی اصلان کی طرف مڑی_

"اصلان ہم لوگ آپ کا اوپر ٹیرس پر ویٹ کر رہے ہے.. چینج کر کے آجائے_ "بے تاثر سے انداز میں وہ عانیہ کو دیکھتی اسی انداز سے اصلان سے کہتی تیزی سے جانے کے لئے مڑی_____

"آروشا رک جاؤ اور ادھر آؤ..." ابھی وہ روم سے باہر ہی نکل جاتی کی اصلان نے سختی سے کہہ کر اس کے قدموں میں بیڑی ڈال دی وہ رک گئی مگر پلٹی نہیں_____

"آی سے... کم ہیر آروشا_ "اسی سختی سے اصلان نے دوبارہ کہا... تو آروشا کو پلٹنا ہی پڑا بڑی مشکل سے قدم اٹھاتی وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی_ عانیہ خاموشی سے بس کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی

_____

اصلان نے پاس آتی آروشا کے ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچا تھا وہ سیدھے اس کے سینے سے آ لگی اصلان کے ہاتھ سختی سے اس کے کمر کے ارد گرد جکڑے تھے_____

"تمھیں اس نے جو دکھلانا تھا اس نے دکھلا دیا.. تم نے جو میری محبت کا مان رکھنا تھا وہ رکھ دیا مگر اب میں جو اسے دکھاؤں گا.... اس سے تمھاری اہمیت اور اسے اس کی اوقات یاد دلا دیں گی_"

اصلان نے کہہ کر ایک دم سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں جکڑا تھا اور دوسرے ہی لمحے میں وہ اس کے کھل گئے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں پوری شدت سے قید کر چکا تھا_____

آروشا کی پوری آنکھیں کھل گئی وہ کیا ہے... کب کیا کر دے وہ کبھی نہیں سمجھ سکتی تھی_اب بھی عانیہ کی موجودگی بھلائے وہ پوری جنونیت سے اس کے لبوں کے جام پی کر خود کو سیراب کر رہا تھا

_____

ادھر عانیہ کی آنکھوں میں نفرت کی آگ دہک گئی وہ کیا پلان کر کے آئی تھی اور کیا ہو گیا.. وہ ان دونوں کے بیچ شک ڈال کر ان میں دراڑ ڈلوانا چاہتی تھی... اصلان کو عام مرد سمجھ کر بہکا کر آروشا کو جلانا چاہتی تھی.. اور یہاں خود اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی_

وہ اسے اس کے سامنے ہی اتنے نزدیک کر چکا تھا اصلان نے اسے جتا دیا کی سچ میں آروشا اس کے لئے کتنی اہم ہے_یہ سب برداشت کرنا عانیہ کے ناممکن تھا وہ دانت پستی.. کھولتی ہوئی مڑ کر روم سے ہی نکل گئی_جاتے جاتے پوری قوت سے دروازے کو بند کیا تھا_____

اصلان نے آہستگی سے اپنے ہونٹوں کی قید سے آروشا کے لبوں کو آزاد کیا تھا_وہ اپنے چہرے کو جکڑے اصلان کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے مشکل سے سانس لے رہی تھی_آنکھیں بند تھی اور تنفس بگڑا ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک وہ اپنے ہونٹوں میں جذب کر چکا تھا_____

"آئی لو یو مائی لائف لو یو ویری مچ..." بے تحاشا امڈتی محبت سے مجبور ہو کر ایک بار پھر اس کے لبوں کو جکڑ گیا اس بار اس کے عمل میں اور بھی جنونیت سمائی تھی_____

آروشا اس کی شدتوں سے گھبرا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے لگی اصلان نے اس کے ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اپنے گرفت میں جکڑ لئے... اس شدتوں سے دونوں کے قدم ایک جگہ رک ہی نہیں رہے تھے یہاں تک وہ بیڈ سے ٹکرائے تھے... اصلان اس کے ہونٹوں کو آزاد کئے بنا وہی بیڈ پر گرا تھا_ آروشا اس کی شدتوں سے گھبرا کر مچل رہی تھی... مگر اس کی مزاحمت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا... اصلان کا ارادہ اب اس کے جسم میں ڈوب کر سب بھول جانے کا تھا

اس کی شدتیں... محبت بھری دیوانگی آخر کار وہ بے بس ہو گئی... ساری مزاحمت ترک کر کے اپنا آپ اصلان کے سپرد کر دیا... اور اس خود سپردگی نے اصلان کی جنونیت کو اور بڑھاوا دیا تھا_ وہ اپنے ہوش بھی بھلائے بس اپنی محبت کی چھاپ اس کے وجود پر چھوڑ رہا تھا_____

**********

"میرا دماغ خراب تھا جو میں ان کو بلانے روم میں آگئی... اچھا بھلا وہاں بیٹھی سب کے ساتھ انجوائے کر رہی تھی مگر نہیں... ماں جی کے حکم پر چلی آئی بیٹے صاحب کو بلانے دعوت دینے... دے دی نا دعوت اور بگاڑ لیا اپنا حشر_" آروشا نئے سرے سے اپنا ہیئر سٹائل اور میک اپ درست کرتی ہوئی روہانسی سی ہو رہی تھی_ آئینہ کے سامنے کھڑی وہ چہرے پر بلش آن بھی پھیر رہی تھی_ وہ لوگ

ٹیرس پر ان دونوں کے منتظر جانے کیا سوچ رہیں ہو گے یہ سوچ سوچ کر وہ شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی_____

اس کی ساری بڑبڑاہٹ اصلان نے صاف صاف سنی تھی وہ شرٹ کے بٹن بند کرتا ڈریسنگ روم سے باہر نکل آیا... اصلان کو دیکھتے ہی آروشا منہ پھلا کر اور بھی تیزی سے اپنا کام کرنے لگی.... اسے پوری طرح سے نظر انداز کیا ہوا تھا_____

اصلان دھیرے دھیرے چلتا ہوا آکر اس کے سامنے ہی ڈریسنگ ٹیبل کے ایک طرف ٹیک لگا کر کھڑا ہو کر گہری نظروں سے اس کے ناراض چہرے کو دیکھنے لگا_باٹل گرین کلر کے فراک سوٹ میں اس کی رنگت دمک رہی تھی... سوٹ کے ہمرنگ جیولری اور اس کی جسارتوں سے اور بھی سرخ ہوتا اس کا چہرہ_____

"کیا ہے اب گھورتے ہی رہیں گے_" کتنی دیر برداشت کرتی.. اس کی نگاہوں کی گرم تپش سے وہ بلش سی ہو رہی تھی... نگاہیں چرائے ہوئے ہی جھنجھلا کر کہا_____

"اپنی بیوی کو گھور رہا ہوں_" اس پر کیا اثر ہونا تھا اسی طرح سے دیکھتے ہوئے وہ مسکرایا

_____

"جائے اسے گھورے جو بڑے پیار سے کافی دینے آئی تھی اور دعوت عام دے رہی تھی_" آروشا ہاتھوں میں پکڑا برش اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ کر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ گئی... جس تیزی سے وہ اٹھی تھی اس سے بھی تیزی سے اصلان نے اس کی کلائی جکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر اپنے سینے میں جکڑ لیا_____

"ناراض ہو_" ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر آ گئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے شہد میں ڈوبے لہجے سے پوچھا_____

"نہیں بہت خوش ہوں_" وہ اس کے محبت جھلکاتے چہرے کو دیکھتے ہوئے منہ بنا کر بولی_____

"ہونا بھی چاہئے... تمھاری محبت نے اور میرے بھرپور انداز نے اسے بتا دیا ہو گا کی اصلان میر کے لئے تم کیا ہو... آئندہ وہ کبھی ہمت نہیں کریں گی ہمارے روم میں آنے کی_" وہ اسی مسکراہٹ سے کہتے ہوئے اس کے کانوں میں پہنے ہوئے ٹاپس کو اپنی انگلیوں سے چھو رہا تھا_____

"اف اصلان.... آپ نے اسے سمجھانے کے لئے کیا کر ڈالا اب میں ٹیرس پر کیسے جاؤں... سب کیا سوچ رہیں ہو گے_" اسے پھر سے وہی شرمندگی یاد آئی جو ابھی ٹیرس پر جا کر اٹھانی ہے اسی کا برتھ ڈے ہے اور وہ اتنی دیر سے غائب ہے_ اصلان نے بہت ہی دلچسپی سے اس کا خجل سا ہوتا انداز دیکھا____

"کیا سوچ رہیں ہو گے یہی سوچ رہیں ہو گے کی اصلان اپنی بے بی گرل کو برتھ ڈے گفٹ دے رہا ہو گا_" شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے وہ جھکا تھا اور اس سے پہلے وہ پھر سے کوئی شوخ جسارت کرتا آروشا نے اپنی ہتھیلی اس کے ہونٹوں پر جما دی_____

"پہلے بھی میری تیاری بگاڑ دی تھی اب نہیں_" آنکھوں میں التجا لئے وہ منت بھرے لہجے میں بولی تو اس نے بھی آرام سے بس اس کی ہتھیلی اپنے لبوں سے چوم کر اپنے ہونٹوں سے ہٹا دی

_____

"تیاری کہاں بگاڑی تھی وہ تو بس چھوٹی سی جسارت تھی... لیکن ابھی اتنا ہی آؤ ساتھ چلتے ہیں آپ کے برتھ ڈے سیلیبریشن پر... رات تو اپنی ہی ہے_" آروشا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے روم سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کی اس کے ہمراہ چلتی آروشا کی نگاہ ٹیبل پر رکھے اس پارسل پر پڑی جس پر بڑا خوبصورت سا گفٹ ریپر لپٹا ہوا تھا_ اصلان اس کے لئے گفٹ لائے ہیں وہ سوچ کر مسکرائی تھی.... کھول کر دیکھنے کی خواہش کے باوجود بھی وہ بعد میں دیکھنے کا سوچ کر اس کے ساتھ روم سے نکلی تھی_____

********************

موبائل پر آہستہ آہستہ بجتی رینگ پر اس دھیان اب گیا تھا... سب کے درمیان وہ خوشی خوشی ان لمحوں کو انجوائے کر رہا تھا... ٹیرس پر اچھا خاصہ شور مچا ہوا تھا..... تبھی اسے موبایل پر بجتی رینگ نہیں سنائی دی تھی.... ابھی ان لوگوں کا شور کچھ کم ہوا تو اصلان کو ٹیبل پر رکھے اپنے موبائل کی طرف دھیان گیا تھا..... اسکرین پر فیضان کالنگ ہو رہی تھی_____

اصلان نے پہلے ہر طرف دیکھا..... گھر کی ملازمہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ سارے گھر والے بھی اس وقت ٹیرس پر موجود تھے..... کوئی ضروری ہی بات تھی جو فیضان نے اسے اس وقت کال کی تھی.... اپنا موبائل اٹھا کر وہ سب کے درمیان سے اٹھ کر ایک طرف چلا آیا... جدھر کوئی اور نہیں تھا

_____

"بولو فیضان..." اس نے موبائل اپنے کان سے ہی لگایا اور ادھر سے جو کہا گیا وہ پورا سنے بغیر وہ تیر کی طرح ٹیرس کے دروازے سے نکلا تھا.... اسے ایک دم سے بوکھلا کر نکلتے ہوئے فل حال کسی نے نہیں دیکھا تھا_ وہاں سے نکل کر وہ فل اسپیڈ میں سیڑھیاں اترتا اسی اسپیڈ سے اپنے روم تک آیا تھا

اصلان نے دھاڑ سے پورا دروازہ کھولا اور سیدھے ٹیبل کی طرف دیکھا مگر اس کے حواس اور بھی اڑے تھے وہاں پارسل موجود نا دیکھ کر_ "کہاں گیا پارسل..." وہ پورے روم میں پاگلوں کی طرح اس پارسل کو ڈھونڈ رہا تھا

"کون لے گیا.... وہ بے حد پریشان سا اپنی پیشانی مسل رہا تھا تبھی اس کے ذہن میں کچھ دیر کا منظر لہرایا_ "اوہ میرے خدا.... وہ اپنی ہتھیلی پر مکا مار کر اور بھی بدحواس سا اس طرف بھاگا تھا جدھر سے وہ کال سنتے ہی بھاگا آیا تھا

اس بار تیزی سے بھاگ کر آتے اصلان پر سب کی نگاہ پڑی تھی.... اس کا پریشان سا بوکھلایا ہوا انداز... سب کی توجہ اس کی طرف ہو گئی.. اصلان اس طرف بھاگا آیا جدھر ٹیبل پر ساری چیزیں رکھی ہوئی تھی، وہ تیزی سے سارے سامان بکھراتے ہوئے اس پارسل کو ڈھونڈ رہا تھا

سب حیران پریشان سے اصلان کی دیوانگی دیکھ رہے تھے_ "کیا ہوا اصلان..." ماں جی ہی کو ہوش آیا تو وہ قریب آکر اس سے پوچھنے لگی_

"کوئی ادھر نزدیک نہیں آئے گا دور ہٹے آپ لوگ_" وہ بری طرح سے چیخ کر سب سے بولا تو سب ہی ایک دم سے پیچھے کھسکے تھے_ آروشا کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کی ایک دم سے اصلان کو کیا ہو

گیا وہ کیوں ساری ٹیبل کی چیزیں پھینک رہا تھا_ حشم نے ساکت سی اصلان کو دیکھتی آروشا کو اپنے سے لگا کر جیسے تسلی دی_____

"وہ پارسل کہاں ہے... جو ملازمہ لائی تھی وہ پارسل کہاں ہے؟_" ایک ایک گفٹ.. پھولوں کی بوکے یہاں تک کیک بھی وہ زمین بوس کر چکا تھا جب وہ نا ملا وہ سب کی طرف دیکھ کر چیخا_____

"کیسا پارسل اصلان کیا ہوا ہے کچھ بولوں گے بھی یوں ہی ....

"اماں جان میرے پاس وقت نہیں کچھ بتا سکوں... وہ پارسل کہاں ہے_" اماں جان کو اسی طرح بدحواسی میں جواب دے کر وہ پھر سے ساری ٹیبل کے اطراف میں دیکھ رہا تھا____

آروشا حشم سے اپنا آپ چھڑا کر تیزی سے سوفے کے پیچھے جا کر اس نے پارسل سے نکلا بڑا خوبصورت سا باکس اٹھا لیا.. جسے ابھی تک اسے کھولنے کا موقع نہیں ملا تھا جیسے ہی کھولنا چاہا تھا کی اصلان کو اس انداز میں دیکھ کر وہ جلدی سے سوفے کے پاس چھپا کر سب دیکھ رہی تھی_ وہ باکس بنا کھولے اپنے ہاتھوں میں لے کر اصلان کے پاس چلی آئی_____

"آپ پارسل سے نکلے اس باکس کو ڈھونڈ رہے ہیں_" اصلان نے جھٹکے سے گردن موڑ کر آروشا پھر ہاتھوں میں تھمے اس گولڈن باکس کو شاکڈ ہو کر دیکھ رہا تھا_____

" اس پارسل سے یہ باکس نکلا ہے.. آپ کو اس کی تلاش ہے_" وہ بجھی بجھی سی اسے دکھ سے دیکھتی باکس بڑھا چکی تھی ....

اصلان کے جبڑے بھینچ گئے... ٹائم پورا ہو گیا تھا جھٹکے سے ہی وہ آروشا کے ہاتھ سے باکس لے کر اسے دور اچھال دیا..... باکس دور اچھالتے اچھالتے بھی وہ باکس اپنے ٹائم پر پھٹ چکا تھا... اصلان نے

برق کی تیزی سے آروشا کو کھینچ کر اپنی پناہ میں چھپا لیا پھر آروشا کو اپنی پناہوں میں لئے لئے ایک طرف ہٹا تھا... زوردار دھماکا اور آگ کا ایک شعلہ پورے ٹیرس پر بھڑکا تھا... سب نے اپنے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے... سب کے حواس اڑ گئے اور وہ اصلان کے سینے میں چھپی پوری جان سے کانپ گئی_____

اصلان نے دھماکے کے بعد آروشا کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہی پلٹ کر دیکھا_ شعلے اب بھی اٹھ رہے تھے... پھولوں کے ساتھ وہاں کی سجاوٹوں کے بھی چیتھڑے بکھر گئے تھے_ اس کی آنکھوں میں خون سا اتر آیا اگر تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی تو اصلان نے آروشا کو اور بھی خود میں بھینچ لیا... وہ اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپائے اس سے لپٹی خوف سے لرز رہی تھی_____

اصلان نے اس بار پلٹ کر اپنی فیملی کو دیکھا سب کے چہرے پر وہی شاک اور خوف موجود تھا جو اس وقت کسی کے بھی ساتھ ہو سکتا تھا____

خوف سے لرزتی چاچی سے لپٹی ندا صدا... پریشان اماں جان سے لپٹی ہانیہ... بت بنی ماں جی اور بالکل ساکت کھڑا حشم____

دھماکہ سن کر سارے گارڈز ٹیرس پر آ چکے تھے اور اب اس میں سے کچھ آگ خاموش کر رہے تھے اور کچھ اصلان میر کے حکم کے منتظر تھے_____

"پتا کرو میرے گھر میں میرا گارڈ بن کر کون گھسا تھا_ مجھے وہ آدمی زندہ اپنے سامنے چاہئے_"

آروشا کے سر اور پشت کو سہلاتے ہوئے وہ گارڈز کو اپنی لہو رنگ آنکھوں سے گھورتا آگ برساتے لہجے میں حکم دے چکا تھا ....

اس کے کچھ وفادار گارڈز سر جھکا کر حکم کی پیروی کرنے کے لئے فوری طور پر مڑ کر چلے گئے... باقی اس دھماکے کے اثرات صاف کرنے میں جٹے ہوئے تھے_____

"سب لوگ اپنے اپنے روم میں جائے میں صبح بات کروں گا سب سے_" وہ سب کو سختی سے حکم دے کر شاکڈ سی آروشا کو اسی طرح سے اپنے سینے میں سمیٹے نیچے جانے کے لئے بڑھ گیا.... سب بس ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر اپنی اپنی آنکھوں میں خوف لئے دھیرے دھیرے ٹیرس سے اپنے اپنے روم کی طرف بڑھ گئے_____

********************

وہ چہرے پر سنجیدگی لئے اپنے پاس سوئی آروشا کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا_ شام میں ہوئے حادثے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ اس کی شرٹ کو دبوچے اس سے لپٹ کر سو رہی تھی_ آج جو کچھ ہوا اس سے وہ اس طرح سہمی تھی کی اس کی نیند بھی اڑ چکی تھی.. اصلان نے بڑی مشکل سے اسے سمجھا بجھا کر سلایا تھا....

جب تک وہ سو نہیں گئی تھی وہ اسے اپنے سینے سے لگائے اپنے ہونے کا بھرپور تحفظ دیتے ہوئے تھپکتا رہا تھا.... اس کے سونے کے باوجود بھی اپنے بازوؤں میں بھرے اس کے بالوں میں محبت سے انگلیاں چلا رہا تھا_____

اصلان آروشا کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے بہت زیادہ سنجیدہ تھا...وہ پاکٹ کیسے آروشا کے ہاتھ میں پہنچا اور اگر اسے وقت پر معلوم نہیں پڑتا تو.... اس سے آگے وہ کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتا تھا ....

وہ بس اس شخص کے بارے میں سوچ رہا تھا جس نے اصلان میر کی جان سے کھیلنے کی کوشش کی تھی...وہ جو کوئی بھی تھا اس نے اب اسے اپنا دشمن چن لیا تھا اور دشمنوں کو کھلا چھوڑ کر خود سے کھیلنے کی وہ کبھی اجازت نہیں دے سکتا تھا_____

جب اسے پوری طرح سے یقین ہو گیا.... اب آروشا گہری نیند میں جا چکی ہے اور وہ اب اٹھیں گی نہیں تبھی وہ آہستہ سے اسے اپنے بازوؤں سے نرمی اور احتیاط سے اس کا سر تکیے پر رکھ کر وہ سیدھا ہو گیا..... جھک کر اس کے سر کو چوم کر وہ کمفرٹر اس پر درست کرتا بیڈ سے نیچے اتر گیا_

اپنا موبائل سائڈ ٹیبل سے اٹھا کر وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا آکر سوفے پر بیٹھ گیا اور ابھی وہ فیضان کو کال ملانے ہی والا تھا کی موبائل پر کسی انجان نمبر سے کال ہوتی دیکھ کر اس کی پیشانی کے بل گہرے ہو گئے_____

"ہیلو..."موبائل کان سے لگا کر وہ سرد مہری سے بولا_____

"گفٹ پسند آیا اصلان میر صاحب_" ادھر سے چھوٹتے ہی مسکراتی آواز میں پوچھا گیا... اصلان کی آنکھیں سکڑ گئی..... رگیں اور بھی کنپٹی پر ابھر آئی... موبائل پر ہاتھ کی پکڑ سخت ہو گئی

_____

"چپ کیوں ہے اصلان صاحب... ہماری طرف سے دیا گیا چھوٹا سا تحفہ پسند نہیں آیا کیا آپ کو_ بڑی مشکل سے آپ کی پسند کا تحفہ بھیجا تھا خادم نے...." ادھر سے بڑی خباثت سے ہنستے ہوئے اسے بھڑکانے کی کوشش کی گئی مگر وہ اتنی آسانی سے اپنا اعصاب نہیں کھوتا تھا... اب بھی سوفے سے ٹیک لگا کر پاؤں پر پاؤں رکھ کر وہ سرد مہری مگر پورے سکون سے بولا_____

"تمھارا دیا گیا گفٹ بہت پسند آیا مگر گفٹ اور پسند آتا اگر تم اسے اپنے کتے کے ہاتھ سے بھیجنے کے بجائے خود آکر دیتے... تا کی مجھے پتا تو چل جاتا کوئی بڑی بیچینی سے مجھ سے دوستی کرنے کے لئے تڑپ رہا ہے_" ایک ہی نقطے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اتنے سکون سے بول رہا تھا کی دوسری طرف موجود شخص کو مرچیں ضرور لگی ہو گی_____

"ماننا پڑے گا اصلان میر تم کو.. دم تو ہے تیرے میں... اسی لئے تو شاہنواز اب تک تیرا کچھ نہیں بگاڑ پایا.... مجھے بھی ایسے ہی ایک دوست کی تلاش تھی... دوستی نبھانے میں مزہ تو آنا چاہیئے_" ادھر سے

توصیفی انداز میں وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا گیا تھا اور ادھر اصلان کو وہ طنز سے مسکرانے پر مجبور کر گیا_____

"تو پھر تیار رہنا میں جلد ہی تجھ سے مل کر تیری یہ حسرت پوری کر دوں گا مگر یاد رکھنا اگر اس بار ایسا کوئی گفٹ میری فیملی کے پاس پہنچا تو.... تیری فیملی کے پاس بھی تیرے ٹکڑے گفٹ کی صورت میں پہنچے گے_" اصلان نے اس بار پاؤں سے پاؤں ہٹا کر سیدھے بیٹھتے ہوئے برفیلی آواز میں دوسری طرف موجود شخص کو دھمکی دی_____

"میرا ارادہ تمھاری فیملی کو کوئی نقصان پہچانے کا نہیں تھا... اگر ہوتا تو میں وہ معمولی سا بمب تھوڑے ہی تمھارے پاس بھیجتا... میں جانتا تھا تجھے خبر ہو ہی جائے گی اور تو ڈھونڈ لیں گا اور اگر وہ پھٹ بھی جاتا تو اس سے کچھ زیادہ نہیں بس چھوٹی موٹی سے خراش پڑ جاتی کسی کو..... " اصلان نے اپنے جبڑے بھینچ کر بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا تھا... موبائل اتنی سختی سے جکڑا ہوا تھا کی ہاتھوں کی رگیں ابھر آئی تھی_____

"تم جو کوئی بھی ہو بس مجھے مل جاؤ اور میں تب بتاتا ہوں کی اصلان میر چیز کیا ہے_" وہ بمشکل خود پر قابو پاتا ہلکے سے غرایا_____

"یس آف کورس.... ملنا ہے مجھے تم سے مگر وہ جو ایک امانت تیرے پاس ہے اس کے ساتھ ملنا ہے.... کیا ہے نا میری چیز تو غلط جگہ لے گیا اور مجھے وہی واپس چاہیئے... تیری جان سمیت_" موبائل

کے دوسری طرف موجود شخص نے اس بار اصلان کو چونکایا تھا_ اس کے چہرے پر شکن پڑی تھی وہ کس کے بارے میں بات کر رہا ہے_____

"سوچ میں پڑ گئے نا...." وہ زرو سے اسی خباثت سے ہنسا اصلان نے دانت پر دانت رکھ لئے_ "چلو بتا دیتا ہوں آخر ایسا دم والا دوست ملا ہے... اس کا جاننا تو بنتا ہے... تو سن لے میں آروشا شاہنواز خان کی بات کر رہا ہوں.... وہ میری تھی اور تو غلطی سے اسے میری شادی والے دن اپنے ساتھ لے گیا تھا... اب مجھے وہی میری جان واپس چاہیئے_" سرگوشی میں بولی گئی بات سے اصلان کی مٹھیاں بھینچ گئی چہرے پر زلزلے کے اثرات پیدا ہو گئے.... مگر یہ وقت بھڑکنے کا نہیں تھا اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو پر سکون کیا وہ نہیں چاہتا تھا کی اس کی کمزوری کا اسے پتا چلے_____

"کیوں چونک گئے نا.... آروشا شاہنواز خان کا نام سن کر_" ادھر سے اس نے قہقہہ لگایا_ اصلان کی غیرت جوش کھانے لگی، خون میں ابال پیدا ہونے لگا، وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کی اس کی جان سے عزیز بیوی کا وہ شخص نام بھی لیں_____

"آروشا اصلان میر ہے وہ.... تجھے کیا معلوم نہیں آروشا اصلان میر ہے وہ اور جو چیز میری ہو جائے اسے میری مرضی کے بغیر کوئی چھو تو کیا دیکھ بھی نہیں سکتا_" لہو رنگ آنکھوں سے بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ غراتی آواز میں بولا_ جبڑے تن رہے تھے اور آنکھوں میں شیر سی چمک تھی کی کیسے موقع ملے اور اپنے شکار کو وہ چیر پھاڑ دے_____

"اصلان میر بہت جلد اس نام کے ٹیگ کو اس کی زندگی سے نکال کر پھینک دوں گا... ہمیشہ کے لئے یاد رکھنا اصلان میر_ وہ صرف میری ہے صرف میری تجھ سے پہلے میں نے اسے دیکھا تھا.... تجھ

سے پہلے میں نے اس کی چاہت کی تھی تو تو کیسے اتنے آرام سے اسے اپنے پاس لے گیا_" وہ جو کچھ چیختے ہوئے بول رہا تھا اور ادھر وہ جو کوئی بھی تھا اتنا تو طے تھا کی اس کی بیوی پر نگاہ ڈال کر اس نے اپنی موت چن لی تھی_____

"تو جو کوئی بھی ہے.... غور سے سن..... میرے نام کا ٹیگ اب ہمیشہ کے لئے آروشا اصلان میر پر لگ چکا.... تو کیا تیرا باپ بھی نہیں اخاڑ سکتا.... اور اب تو الٹی گنتی شروع کر دے کیونکہ میری بیوی پر غلط نگاہ ڈال کر تو اپنی زندگی کم کر چکا ہے.... جسٹ ویٹ آی ول میٹ یو...." اصلان سرد آواز میں کہتا موبائل کان سے ہٹا کر بند کرتا سوفے سے کھڑا ہو گیا_ اس کا خون اب بری طرح سے کھول رہا تھا... کون تھا یہ شخص جس کی اتنی ہمت کی وہ اس کی آروشا کو اپنا بول رہا تھا_ کون تھا جس کی شادی آروشا سے ہو رہی تھی_ پہلے تو اس نے اہمیت نہیں دی تھی مگر اب اس شخص کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہو چکا تھا .....

کچھ ہی دیر میں وہ سگریٹ بیڈ کی دراز سے نکال کر بالکنی کی طرف بڑھ گیا... اب اسے نیند کہاں آنی تھی وہ سکون سے اب سب سوچنا چاہتا تھا اور آگے کیا کرنا تھا اسے سارا پلان پھر سے ترتیب دینا تھا

_____

**********

کار پوری رفتار سے اس محل نما گھر کے گیٹ میں داخل ہوئی تھی_ گیٹ پر موجود سارے گارڈز نے چونک کر کار سے اترے بگڑے ہوئے مزاج والے شاہنواز خان کو دیکھا_ وہ پوری جارحیت سے کار کا ڈور بند کرتے ہوئے تیز قدموں سے اندر کی جانب گئے تھے_____

شاہنواز خان اندر آ کر سیدھے دندناتے ہوئے اس شخص کے روم تک پہنچ گئے تھے جو رات کے اس وقت اپنی رنگین آوارگی میں مشغول تھا_____

جیسے ہی اس شخص نے شاہنواز خان کو ایسے بھڑکے ہوئے انداز میں اپنے بیڈ روم میں داخل ہوتا دیکھا تھا... اس نے فوراً انگلی کے اشارے سے عریاں لباس میں موجود لڑکی کو باہر جانے کا حکم دیا

_____

"تم اور اس وقت...." لڑکی کے جاتے ہی اس شخص نے سوفے پر سیدھے بیٹھتے ہوئے.... ٹیبل پر موجود مشروب کی باٹل اٹھا کر گلاس میں ڈالتے ہوئے سکون سے پوچھا_____

"میں اس وقت یہاں کیوں ہوں... تمھیں اچھے سے معلوم ہے_" شاہنواز خان روم کے بیچو بیچ کھڑے ہوئے سوفے پر بیٹھے شخص کو گھور رہے تھے_____

"بلیو می.... مجھے نہیں معلوم کی تم کیوں یہاں ہو_" سرخ رنگ کے سیال سے بھرا گلاس ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے اس کے سکون میں کوئی کمی نہیں آئی تھی_____

"میری بیٹی کو کچھ ہو جاتا نا تو میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑتا_" وہ دانت پیستے اس کی انجان بننے کی ایکٹنگ پر کھول گئے_____

"شاہ مت بھولو کی تمھاری بیٹی کیا ہے میرے لئے... اسے تو ایک خراش بھی میں نہیں پہنچا سکتا_"
گھونٹ گھونٹ مشروب اپنے حلق میں اتارتے ہوئے اس کی آنکھیں اب بس آروشا کے خیال سے ہی بہکی تھی_____

"جانتے ہو وہ پارسل میری بیٹی کے ہاتھ میں تھا.... وہ اس کے ہاتھ میں ہی پھٹ جاتا.... اسے نقصان پہنچ جاتا اگر اصلان میر کو پتا نہیں چلتا... میں نے پہلے ہی کہا تھا ایسا کوئی گیم نہیں کھیلوں گے تم اور ....
"وہ عورت وہاں کیا کر رہی تھی.... اسے معلوم تھا سب پھر بھی اس نے وہ پارسل کسی بہانے سے میری جان کے ہاتھ سے لیا نہیں_" وہ ساری بات نظر انداز کر کے گلاس فرش پر پھینک کر بھڑک کر کھڑا ہو گیا_ گلاس فرش پر گرتے ہی کئی ٹکڑے میں بٹ گیا اور سرخ مشروب کے چھینٹے فرش پر بکھر گئے_____

"تمھیں بھروسہ ہے اس عورت پر...." شاہنواز خان نے اس بار طنز سے کہہ کر اس شخص کے غصے کو اور ہوا دی_____

"بھروسہ تو میں اپنے سگے باپ پر بھی نہیں کرتا... وہ عورت تو ناگن ہے مگر پھر بھی کچھ دن اور اس کا بھی کام کرتا ہوں_" وہ مکاری سے مسکراتا بولا.. شاہنواز خان نے خود پر قابو پاتے ہوئے سرد مہری سے کہا_ "تم جو بھی کرو بس مجھے اپنی بیٹی صحیح سلامت چاہیے اور چاہے جتنا دن بھی لگیں میری بیٹی جب تک اس کے پاس ہے تم ایسی حرکت دوبارہ مت کرنا "_

"میں نے ایسا بس اصلان میر کو یہ بتانے کے لئے کیا تھا کی وہ لاکھ پاور فل صحیح مگر میری پہنچ کہاں تک اسے اب اندازہ ہو گیا ہو گا_" دوسرے گلاس میں ڈرنک انڈیلتے ہوئے وہ پھر سے صوفے پر بیٹھ گیا...اس کی باتوں میں غرور جھلک رہا تھا_____

"اصلان میر کو کم سمجھنے کی غلطی مت کرنا تم.... وہ بہت چالاک ہے اور شیر کی طرح چوکنا کب شکار پر حملہ کر دے تم سمجھ بھی نہیں پاؤں گے اور اسے کم سمجھا تو تم بھی میری طرح پچھتاؤ گے_" شاہنواز خان اسے نصیحت کرتا جس طرح آیا تھا اسی طرح سے واپس پلٹ گیا_____

"پچھتائے گا اب وہ اصلان میر... بس صحیح وقت آنے دے شاہنواز خان.. اصلان میر کو تو برباد کروں گا ہی.... تیری بیٹی کو بھی اپنی بنا کر رہوں گا_" وہ اپنی آنکھوں میں چمک لئے شیطانی ہنسی ہنسا

_____

**********

"اماں جان... میں نے ایک فیصلہ کیا ہے.. آپ سب لوگ میرے ساتھ شہر چل رہی ہے اور اس فیصلے پر میں کوئی بحث نہیں سنوں گا_" اصلان اماں جان کے پاس بیٹھا ان کے ہاتھ تھامے ہوئے انہیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر رہا تھا...اماں جان نے اپنے پوتے کو دیکھا چہرے پر سنجیدگی اور لہجے میں قطعیت_____

"اصلان اب اس عمر میں کیوں مجھے میری مٹی سے جدا کر رہا ہے_" وہ بہت تھکی تھکی سی نظر آ رہی تھی.. سب راضی تھے ایک سوائے ان کو چھوڑ کر_____

"اماں جان میں جدا نہیں کر رہا ہوں بس آپ سب لوگوں کو اپنے ساتھ رکھ کر سب کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں... اب میں کسی کے بھی بھروسے آپ سب کو یہاں نہیں چھوڑ سکتا_" وہ فکر مندی سے انہیں دیکھتے ہوئے بولا_____

"بیٹا موت تو برحق ہے اس سے کہاں تک بھاگ سکتے ہیں.. وہاں بھی میرا پیچھا کر لیا تو_" اماں جان نے اسے لاجواب کرنا چاہا_____

"اللہ آپ کو سلامت رکھے اماں جان... آپ درست بھی ہے موت برحق ہے مگر جان بوجھ کر خطرے میں بھی کودا نہیں جا سکتا نا، جان بچانا تو واجب ہے نا_" وہ بھی ان کا پوتا تھا بدلے میں انہیں ہی لاجواب کر چکا تھا_____

"اصلان میرا دل نہیں مانتا میرے اپنے سب یہی ہے_ زندگی کے کتنے دن بچے ہے مجھے یہی رہنے دے_" اپنے وطن اپنی مٹی سے انہیں بہت محبت تھی.. یہی تو ان کے اپنے دفن تھے.. یہی تو ان کے دو جگر کے ٹکڑے دفن تھے.. حویلی سے ان کی یادیں وابستہ تھی_____

"اماں جان... آپ کا سایہ ہمیشہ ہم پر سلامت رہیں... میں کیسے اپنی پیاری اماں جان سے غافل رہ سکتا ہوں... مجھ پر بھروسہ کرے اماں جان بس کچھ دن کی بات ہے پھر آپ کی مرضی ہو گی میں کچھ نہیں کہوں گا... پلیز میری مشکل سمجھے اماں جان... آپ تو میری پیاری اماں جان ہے_" اس بار اصلان نے لاڈ پیار سے انہیں منانے کی کوشش شروع کر دی... انہوں نے پوتے کی طرف دیکھا پھر ہار مان کر ہاں میں سر ہلا دیا تو اصلان ہلکا پھلکا سا ہو کر ان سے لپٹ گیا.... محبت کے اس مظاہرے پر اماں جان نہال سی ہو کر اسے خود سے لپٹا چکی تھی_____

********************

وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے بڑے شوق سے پورے ویلا کے ایک ایک کونے کو گھوم گھوم کر دیکھ کر خوش ہو رہی تھی_ اصلان ان سب کو ایک ساتھ رکھنے لئے پرانے بنگلے سے اس ویلا میں شفٹ ہو گیا تھا_ جب سے یہاں آئی تھی وہ دونوں روز ایک ہی کام کر رہی تھی.. یعنی گھوم پھر کر سارے ویلا کی خوبصورتی کا ذکر کرنا..... اس دن کے بعد سے اصلان اتنا بزی ہو گیا تھا کی وہ گھر پر

بہت کم ہی ٹک رہا تھا... البتہ سیکورٹی اب اور بھی سخت ہو گئی تھی.... کسی کو بھی کہیں آنے جانے کی بالکل اجازت نہیں تھی_____

جب سے نئے گھر میں کیا شفٹ ہوئے تھے.. ہانیہ اور آروشا ساری پریشانی اور خوف بھلا کر اپنے رنگ میں لوٹ آئی تھی... اور ان دونوں کی خوشی اور کھلا کھلا ہٹیں دیکھ کر چاچی اور عانیہ سلگ رہی تھی_____

"تم دونوں کو اور کوئی کام ہے کی نہیں.... یہ نہیں کی بجائے کوئی کام کرتی بس پاگلوں کی طرح سارے گھر میں کد کڑے لگائے جا رہیں ہیں_" ماں جی نے لان کے بیچو بیچ کھیلتی ہوئی ہانیہ اور آروشا کو ڈانٹا تھا... اس وقت سب لوگ لان میں جما تھے اور ان دونوں کو سارے لان میں ندا صدا کے ساتھ ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے دیکھ کر ماں جی نے کوفت سے بیٹی اور بہو کو دیکھا یہ دونوں کبھی سدھریں گی یا نہیں_____

ان کی ڈانٹ سن کر وہ چاروں شرافت سے ادھر ہی آ گئی جدھر چاچی.. اماں جان اور ماں جی تھی..." ہمیں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے یہاں تو سب فٹ فاٹ ہے اتنی ساری ملازمائں ہے_" ہانیہ بولتی ہوئی آرام سے لان چیئر پر دھم سے گر گئی_____

"اور کیا ہم تو بس آرام سے کھائے گے اور سو جائے گے_" آروشا بھی مزے سے ہاتھ جھاڑ کر ہانیہ کی بغل میں بیٹھ گئی... ساتھ ہی ٹیبل سے کھانے پینے کی چیزوں سے انصاف کرنا شروع کیا_ اماں جان نے بہت پیار سے ہانیہ اور آروشا کو دیکھا_ ماں جی نے بس سر ہلا کر کچھ کہنے کا ارادہ چھوڑ دیا ویسے بھی آج کل وہ دوسری پریشانی میں مبتلا تھی_____

"بہو رانی کو بس دنیا میں دو ہی کام ہے.... بس کھانا اور سونا.... ارے بھئی کوئی ذمہ داری بھی تو اٹھائے آخر اس گھر کی بہو ہے_" چاچی نے اچھے بھلے ماحول کو خراب کرنے کے لئے پھوالجھڑی چھوڑی.... ان کی طنزیہ انداز میں بولی گئی بات پر.. سب کے چہرے تن گئے_____

"ذمہ داری اٹھانے کے لئے اس کے بڑے موجود ہے تم فکر مت کرو_" اماں جان نے سنجیدگی سے کہہ کر انہیں چپ کرنا چاہا..... آروشا کھاتے ہوئے بس چاچی کو غصے سے دیکھ رہی تھی... بولنے کو وہ بھی بول سکتی تھی مگر بس ان کے بڑے پن کا لحاظ کر رہی تھی____

"اماں جان میں کون سا گھر کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے کہہ رہی ہوں... کم سے کم ایک ہی ذمہ داری اٹھالیں... کب اس گھر کو وارث دیں گی اتنے مہینے تو ہو گئے ہیں شادی کو مگر کوئی اثرات تو نظر نہیں آرہے ہیں کوئی خوشی کے...." اس بار ان کے طنز پر سب کے خون کھول گئے.. وہ کیسے جان کر

انجان بن رہی تھی، سب جانتے ہوئے بھی آروشا پر تعنے کس رہی تھی_ آروشا کے گلے میں چیزیں پھنسی تھی_____

"آسیہ... ابھی میری بہو خود بچی ہے... اتنی جلدی اس پر بچوں کی ذمہ داری ڈالنا میں خود نہیں چاہتی... میں نے خود منع کیا ہوا ہے دونوں کو.... تمھیں فضول میں میری بیٹی پر تعنے کسنے کی ضرورت نہیں... الحمدللہ دونوں سالم ہے بچے بھی ہو ہی جائے گے..." ماں جی نے بڑے تحمل سے انہیں منھ توڑ جواب دیا تھا... آروشا نے ہر وقت پوتے کی خواہش کرنے والی اپنی ماں جیسی ساس کو دیکھا... اس کی آنکھیں تیزی بھیگی تھی وہ کیسے اس کے لئے دیوار کی طرح چاچی اور عانیہ کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے_____

"ہمم... یہی تو غم ہے چھوٹی بچی ہی بنا کر رکھا ہے تم لوگوں نے اور بچی کو تو کوئی فکر ہی نہیں یہاں ہم سب کی جان پر بنی ہوئی ہے... یہ سوچ سوچ کر نجانے کون سا دشمن ہے جو ہمیں جان سے مارنے پر تلا ہوا ہے اور نند کے ساتھ بس ہنسی مذاق لگا ہوا ہے_" چاچی نے آروشا کی خوشی کو خاک کرنے کی جیسے قسم کھالی تھی.... وہ اب اکثر اصلان کی غیر موجودگی میں اس پر طنز کستی رہتی ہے مگر آج تو حد ہی کر دی تھی ایسے ایسے تعنے.... آروشا بھڑک جاتی کی ماں جی نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تھپکا تھا وہ بس چاچی کو گھور کر رہ گئی..... کچھ یہی حال ہانیہ کا بھی تھا وہ بھی بس انہیں برداشت کر رہی تھی

_____

"کیسی بات کر رہی ہو بہو اس میں بچی کا کیا قصور.. جو ہوا تو بچی کیا کرے، ہنسنا بولنا چھوڑ دے.. اصلان نے بتایا تو تھا کی کوئی کسی اور کی دشمنی میں دے گیا تھا.... تم کیوں میری بیٹی کے پیچھے پڑی ہو "اماں جان نے سختی سے اپنی چھوٹی بہو کو اس بار لتاڑا تھا

"پہلے تو ایسے کوئی دشمن نہیں تھے ہمارے... جب سے اصلان نے شادی کی ہے کوئی نا کوئی مصیبت ہمارے سر پر پڑی جا رہی ہے" وہ منہ بنا کر آروشا کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

"غلط.... جب سے میری بہو نہیں جب سے تمھاری اس گناہ گار زانی بیٹی نے میرے گھر میں قدم رکھا ہے ناتب سے گھر میں یہی سب چل رہا ہے" کب تک چپ چاپ بیٹھتی آخر کار ماں جی نے بڑا کرارا سا نفرت سے جواب دیا تھا..... ہانیہ اور آروشا کے دل میں ٹھنڈک سی پڑ گئی

"زبان سنبھال کر بات کرو شازیہ..." وہی چاچی بھڑک کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی
"کیوں برا لگ گیا میں خوب سمجھتی ہوں تم ماں بیٹی کا مقصد... جب دیکھو تمھاری بیٹی کے چکر اصلان کے آس پاس ہی رہتے ہیں... شرم نہیں ہے آتی اسے ....

"تائی امی میرے چکر تو آپ کو بہت نظر آتے ہیں.... دن رات مجھ پر نظر رکھنے کے بجائے آپ زرا اپنی بیٹی پر نظر تو رکھے، وہ کیا کرتی پھر رہی ہے اس کی تو آپ کو خبر نہیں_" اچانک سے نجانے کدھر سے سب سنتی عانیہ نے وہاں آکر طنز سے اپنی تائی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ...
ہانیہ نے گھبرا کر عانیہ کو دیکھا_ ایک بار وہ اسے سب کی نظروں میں گرا چکی تھی پھر سے وہی کام کرنے کی کوشش... اس کی آنکھوں میں ڈر سا دیکھ کر عانیہ کے ہونٹوں پر مکاری بھری مسکراہٹ ابھری_____

"میری بیٹی کیسی ہے مجھے معلوم ہے..... اس لئے کبھی اس پر نگاہ رکھنے کی مجھے ضرورت نہیں محسوس ہوئی_ تم اپنے اوپر ہی کنٹرول رکھو.. اچھے سے سمجھتی ہوں تمھارا مقصد_" انہوں نے جیسے یہ کہہ کر ہانیہ کو معتبر کر دیا وہی عانیہ جل کر راکھ ہو گئی_____

"اوہ ایسا کیا.... کاش آپ ضرورت محسوس کر لیتی تو پہلے ہی بار جو شرمندگی اٹھانی پڑی وہ آپ کو نہیں اٹھانی پڑتی_" عانیہ نے ایک بار پھر ان پر وار کیا_ اس بار کی بات نے آروشا کو بھڑکا دیا... وہ اس کے بھائی پر اٹیک کر رہی تھی وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی_____

"پہلے اپنے کارنامے دیکھ لو تم جو سراپا باعث شرمندگی ہو.... وہ کیسے ایسے الفاظ بول سکتا ہے.. خبردار جو میرے معصوم اور پاک بھائی یا میری دوست کے بارے میں کچھ کہا نا تو تمھارا منھ نوچ لوں

گی، شرم نہیں آتی تمھیں_" وہ جنگلی بلی کی طرح بس اس پر جھپٹنے کے لئے تیار تھی... عانیہ نے نفرت بھری نگاہ اس حسین بلا کو دیکھا جس نے اس سے اصلان کو چھین لیا اور ایسا چھینا کی وہ اس کا ہو ہی نہیں سکتا_____

"شرم تو تم کرو مکار لڑکی.... کیسے میرے شوہر پر ڈورے ڈالتے ہوئے ہر بار اس کے سامنے آ ہی جاتی تھی..... پہلے ہی دن سے میں سمجھ گئی تھی کی تمھاری نظر میرے اصلان پر ہے... تو نے اس سے مجھے چھین لیا_ مجھے زرا سی خبر ہوتی ناترے ارادے کی میں اصلان کو کبھی بھی اس رات چھوڑ کر نہیں جاتی.... بلکہ تیرا خون کر دیتی_" اتنے دنوں سے اپنی ہی لگائی ہوئی نفرت اور حسد کی آگ میں جلتے جلتے وہ آج پھٹ پڑی..... سب کے چہرے عجیب سے ہو گئے وہ کتنی مطلب پرست کیسی خود غرض ہے اور بے شرمی کی تو حد ہی کر دی ہے اس نے_____

"خبر دار جو تم نے اپنی گندی زبان سے اصلان کا نام بھی لیا اور تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کو اپنا کہتے ہوئے_" آروشا کو بس اس کے میرے اصلان کہنے پر جیسے آگ ہی لگ گئی وہ خونخوار بلی کی طرح عانیہ پر جھپٹ پڑتی کی ماں جی نے سختی سے اس کا بازوں تھام لیا_____

"ماں جی مجھے چھوڑ دے آج میں اس کا خون پی جاؤں گی، یہ میرے اصلان کو جس گندی نگاہوں سے دیکھتی ہے نا میں وہ آنکھیں ہی نوچ لوں گی_" آروشا خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی عانیہ کو خونی نگاہوں سے گھور رہی تھی_____

"دیکھوں گی ہزار بار دیکھوں گی وہ میرا اصلان ہے صرف میرا_" عانیہ جیسے اپنے ہوش میں نہیں تھی...اس کی بے شرمی اور دیدہ دلیری پر سب کے منہ کھل گئے_____

"عانیہ اپنے روم میں چلو_" چاچی کو معاملہ کچھ خراب ہوتا نظر آیا تھا.... اصلان کے آنے کا وقت ہو رہا تھا... اگر وہ آجاتا ہے تو عانیہ کی دیدہ دلیری پر ضرور ان دونوں کو گھر سے ہی نکال دیتا اوپر سے عانیہ کے خطرناک تیور... اتنا تو وہ جان چکی تھی اصلان بیوی کی بے عزتی برداشت نہیں کرے گا.... عانیہ نے جوش جوش میں ایک بھی خراش اس کی بیوی پر ڈال دی تو وہ نجانے کیا کرے ہو سکتا ہے انہیں اس گھر ہی سے نکال کر حویلی بھیج دے اور وہ یہ خطرہ نہیں اٹھا سکتی تھی_____

"نہیں جاؤں گی میں سمجھی آپ_" وہ پاگل سی ہو رہی تھی اور چاچی بری طرح سے گھبرا گئی

_____

"اسے لے جاؤ آسیہ یہ نا ہو کی آج میری برداشت کی حد ختم ہو جائے... اور تم اچھے سے جانتی ہو میری برداشت ختم ہوئی تو اصلان بھی کچھ نہیں کر سکتا_"ماں جی نے بہت ہی سرد لہجے میں چاچی کو اپنی بات سمجھا دی تھی... وہ بس ان سب کو دیکھتے ہوئے پاگل سی ہوئی عانیہ کو کھینچ کھانچ کر اندر کی جانب لے گئی تھی... ادھر سب خاموش تھے مگر سب کے صبر کا پیمانہ اب بھر چکا تھا

_____

**********************

اصلان کو اندر آتے ہی محسوس ہو چکا تھا آج کچھ خاص ہوا ہے کی اتنا سناٹا چھایا ہوا ہے... ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی سب اپنے اپنے روم میں تھے شاید... بس ملازمائں اپنے اپنے کاموں میں لگی ہوئی تھی_____

"لالا... اس گھر میں آتے ہی سب سدھر گئے خاص طور پر آپ کی اور میری بیوی_ کوئی ہنگامہ کوئی شور نہیں..."ساتھ ہی اندر آیا حشم مسکراتے ہوئے ان سے شوخی سے بولا... دو دن سے وہ دیکھ رہا تھا دونوں ادھم مچاتی ہوئی ادھر ادھر گھومتی ہی پھر رہی تھی_____

"ہو سکتا ہے... تم روم میں جاؤ فریش ہو جاؤ..." اصلان سنجیدگی سے کہتا اس کے شانے تھپک کر نرمی سے بولا... حشم نے محسوس کیا تھا اس حادثے کے بعد سے اصلان پہلے سا تو نہیں مگر پھر بھی بہت سنجیدہ ہو گیا ہے_____

"جی..." وہ ادب سے کہہ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا_ اصلان اپنے روم کی طرف بڑھا ہی تھا کی پیچھے سے ماں جی نے اسے پکارا تھا_____

"اصلان ٹھہرو مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہے_" اصلان نے کوٹ بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر منتقل کرتے ہوئے مڑ کر انہیں دیکھا... ماں جی کے چہرے پر اتنی سختی تھی کی وہ سمجھ گیا بات زیادہ بڑی ہوئی ہے_____

"جی کہے_" نرمی سے مسکرا کر وہ ان کے ساتھ ہو لیا.... وہ لوگ وہی لاؤنج کے سوفے پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے... اصلان نے ہاتھ میں لیا کوٹ سوفے کی بیک پر ڈال دیا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے ان کے بولنے کا منتظر تھا_____

"اصلان میں نہیں جانتی عانیہ اور اپنی چاچی کو اپنے ساتھ رکھنے کا تمھارا کیا مقصد ہے مگر اصلان تمھاری رحم دلی اور نرمی سے وہ غلط فائدہ اٹھا رہی ہے_" انہوں نے آخر کار بات شروع کی مگر وہ الجھا وہ کہنا کیا چاہتی ہے_____

"کیا مطلب ماں..." آنکھیں سکڑ کر انہیں دیکھا_____

"میں عانیہ کی بات کر رہی ہوں_ وہ تمھاری طرف سے لگتا ہے شدید غلط فہمی میں مبتلا ہو گئی ہے.... اور ایسی غلط فہمیاں بہت خطرناک رخ لے لیتی ہے_" انہوں نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے کچھ دیر پہلے کا سارا واقعہ آہستہ آہستہ اسے پورا بتا دیا... اصلان جیسے جیسے سنتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر سختی چھا رہی تھی_____

"آپ چاچی کو بلوائے_" سب سن کر سیدھے ان سے یہی کہا تھا.. ماں جی نے بیٹے کے تاثرات دیکھے اور پھر ملازمہ کو ان کو بلانے بھیجا تھا_____

پھر صرف چاچی نہیں آئی تھی ان کے پیچھے پیچھے عانیہ بھی تھی.. ماں جی ایک بار پھر اس کی بے شرمی پر کھول گئی... اصلان نے ایک نگاہ بھی عانیہ پر نہیں ڈالی بس چاچی کو دیکھتا رہا... چاچی نے

سنجیدہ بیٹھے اصلان اور ماں جی کی طرف دیکھا دونوں کے چہرے پر کچھ تو ایسا تھا جو انہیں غلط لگا_ بیٹی کی جلد بازی پر پھر سے غصہ آگیا_____

"چاچی لگتا ہے میری طرف سے آپ کی بیٹی کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے_" وہ کوئی بات کئے بنا سیدھے سیدھے اسی موضوع پر آگیا..... چاچی گھبرا گئی اور عانیہ نے اپنے لئے پتھر سے بن چکے اصلان کو حسرت سے دیکھا_____

"نہیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں بس وہ آروشا بہو کچھ زیادہ بھڑک گئی تھی.... تمھیں معلوم تو ہے اصلان عانیہ کا مزاج وہ بیوقوف سی ہے_" چاچی نے ماں جی کو گھور کر میٹھی سی بن کر اصلان کو دیکھتے ہوئے مکاری سے کہا .....

"چاچی... آروشا کو میں جتنا جانتا ہوں اور کوئی نہیں... وہ شرارتی ہے بیوقوف بھی ہے مگر بدتمیز بالکل نہیں..... تو آئندہ آپ اپنی بیٹی اور آپ خود بھی سمجھ لیں... میری بیوی سارا دن بولتی رہے.. سوتی رہے یا کھاتی رہے... کوئی کام کرے یا نا کرے... ابھی بچہ ہو یا نا ہو...." وہ ایک لمحے کے لئے رکا...
"ان ساری چیزوں پر جب مجھے اعتراض نہیں تو میں کسی بھی دوسرے فرد کو کیسے اجازت دے سکتا ہوں کی وہ میری بیوی پر ایسے اعتراض کرے..... میں اس کا شوہر ہوں.. مجھ پر صرف آروشا اصلان میر کا حق ہے اور یہ حق اب کوئی مر کر بھی اس سے چھین نہیں سکتا.. اس لئے آئندہ میرے

گھر میں.. میری بیوی کے ساتھ ایسی باتیں نا کی جائے ورنہ سب کو اپنی اپنی جگہ پر پہچانا مجھے آتا ہے.... " لاؤنج میں جیسے سناٹا سا چھایا ہوا تھا.....بس اصلان کی آواز گونج رہی تھی...لگاتار اپنی آنکھوں میں سرد سی کاٹ لئے انہیں ایسے دیکھ رہا تھا کی چاچی کو اس کی آنکھوں میں دیکھنا مشکل سا لگا_زبان ایسے تالو سے چپکی کی صفائی دینا بھی یاد نہیں رہا_____

"امید کرتا ہوں اب آپ ضرور سمجھ گئی ہو گی_"وہ اسی سختی سے چاچی سے کہہ کر سوفے سے اٹھ گیا... سوفے کی بیک سے اپنا کوٹ اٹھایا اور ٹیبل سے موبائل اور مڑ کر اپنی اسی مخصوص شاہانا چال سے چلتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا_____

جاتے ہوئے اصلان کی پشت کو عانیہ اب بھی اسی حسرت سے دیکھ رہی تھی جو دن بدن اس کے دل میں بڑھتی جا رہی تھی_____

********************

For more visit (exponovels.com)

اپنے روم میں آتے ہی اصلان کی پہلی نظر بیڈ پر تکیہ منھ پر رکھے اوندھی پڑی آروشا پر پڑی تھی_ اسے دیکھتے ہی اصلان کو اپنی ساری ٹینشن... ساری فکریں ختم ہوتی لگی تھی.... تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے.... دل و جاں میں سکون سا اترا تھا.... وہ قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا تھا_____

"السلام علیکم" مسکراتے ہوئے اپنی خوبصورت آواز میں اس نے سلام کیا اور کوٹ وہی ایک طرف تکیہ پر ڈال کر اور موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ وہی آروشا کے پہلو کے پاس بیٹھ گیا... ایک ہاتھ بستر پر ٹیک کر اس نے آروشا کو اپنے گھیرے میں لے لیا_____

"آج سلام کا جواب بھی نہیں دینا کیا آپ کو..." پیار میں گندھے لفظ اور ویسی ہی پیار چھلکاتی آنکھیں... ایک ہاتھ سے اس کا سر ہولے سے چھوا_____

"وعلیکم السلام..." تکیہ کے اندر سے جواب دے کر وہ سیدھی ہو کر چت لیٹ گئی... خفا آنکھیں اصلان کے چہرے پر گاڑ دی.... اصلان کی نگاہیں وارفتگی سے اس کے چہرے کے ہر نقش پر طواف کرنے لگی... روٹھی روٹھی سی وہ اسے سب بھلا کر اپنی طرف کھینچ رہی تھی_____

"اصلان کے لئے تم کیا ہو وہ خود نہیں بتا پائے گا...." اسی طرح سے ایک ہاتھ بستر پر ٹیکے وہ اس کی گردن پر جھکا تھا... آروشا کی مسحور کن خشبو اپنی سانسوں میں اتارتا وہ اس کی شہہ رگ کو شدت سے

چوم کر پھر سے سیدھا ہو گیا... این پلوں میں وہ بس سانسیں روکے اس کی محبت کی شدت محسوس کرتی رہی تھی_____

"اب بتاؤ میری پیاری سی بیوی ناراض کیوں ہے_" ایک ہاتھ سے اس کے بالوں کو چھوتے ہوئے اس نے مسکرا کر پوچھا_ آروشا کوئی جواب دئے بغیر بس کچھ دیر ایسے ہی لیٹی روٹھی روٹھی اسے دیکھتی رہی مگر اصلان اس سے دوبارہ اس کی ناراضگی کی وجہ پوچھنے کے بجائے اب کھویا کھویا بس اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے کبھی اس کے بالوں کو چھوتا کبھی اس کے گالوں کی نرمی محسوس کرتا اسے چھو رہا تھا.... آروشا اس بار ناراضگی جتانے کے لئے اس کا ہاتھ جھٹک کر اٹھ کر بیٹھ گئی_____

"مل گئی آپ کو فرصت... آج میرے سونے سے پہلے ہی آپ تشریف لے آئے_" بھرپور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے وہ اصلان کے مسکراتے چہرے کو خفگی سے دیکھ رہی تھی_____

"کام کا لوڈ زیادہ تھا... اس لئے لیٹ ہو جاتا تھا اور جب تک گھر آتا تھا تو تم سو جاتی تھی..... اور تمھیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا تو اس لئے دو چار دن سے فرصت نہیں ملی بے بی گرل کی ناراضگی کی وجہ پوچھنے کی_" اپنے سے کچھ دوری پر بیٹھی آروشا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر وہ باری باری اپنی آنکھوں سے لگاتا اتنی محبت سے بولا کی آروشا کی ساری نارضگی دھواں بن کر اڑ گئی_____

"دو چار دن پورے ایک ہفتے سے آپ کو فرصت نہیں...ڈھنگ سے بات بھی نہیں کی مجھ سے_" ناراضگی دور ہو گئی تو وہ خود اس کے قریب کھسک آئی اور اس کے گلے میں ڈھیلی ہو گئی ٹائی کی ناٹ کھولنے لگی_ محبوب کی تو ہر ادا جان لیوا ہے .....

اصلان سوچ کر مسکراتے ہوئے اپنے قریب ہو گئی آروشا کے چہرے پر انگلیاں پھیرتا بولا_" صحیح.... ڈھنگ سے بات کیا... رومانس بھی نہیں کر پایا بس سونے میں بے بی گرل کے ساتھ کچھ جسارتیں کی تھی اور کچھ نہیں..." اصلان اب آرام سے اس کے شانے پر رکھے دوپٹے کو اس کے وجود سے الگ کر کے وارفتگی سے اسے دیکھ رہا تھا_ دوپٹہ اس نے تکیہ پر گولا بنا کر پھینک دیا

_____

"سوتے میں ڈسٹرب نہیں کرتے مگر حق وصولنا خوب آتا ہے آپ کو_" اصلان کی نگاہوں کی بے باکی سے گھبرا کر وہ ٹائی نکال کر وہ دور ہٹنے لگی کی اصلان نے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنی طرف کھینچ لیا_____

"حق... کیا بات کرتی ہو بس چھوٹی چھوٹی گستاخیاں کی تھی... حق وصلونے کا تو تم موقع ہی نہیں دیتی... شوہر کے بنا نیند کی آغوش میں جانا اچھی بات ہے کیا میری جان_" اپنی نگاہوں میں آروشا کے حیا آلود ہوتے چہرے کو بھرے ہوئے اس کی خوبصورت آواز میں محبت کی مدہوشی گھلی تھی_____

"آپ کہنا چاہتے ہیں میں اچھی بیوی نہیں ہوں_" اس کی بات کا اس نے الٹا ہی مطلب سمجھا تھا... شرم وحیا گئی بھاڑ میں وہ اصلان کے کالر کو مٹھی میں جکڑ کر ناک پھلا کر اسے گھورنے لگی___

"استغفر اللہ..." اصلان کا منہ بن گیا_" کیا یار میں رومانٹک بات کر رہا ہوں اور تم سیریس ہو گئی بیوقوف لڑکی_" اپنی پیشانی سے اس کی پیشانی پر اس نے ہلکے سے ٹکر ماری___

"اف... آروشا نے جیسے ہی اپنی پیشانی سہلانی چاہی اصلان نے اس سے پہلے ہی وہاں اپنے لب رکھ کر اس کی چوٹ کے اثرات کو زائل کر دیا____

"مارتے کیوں ہے.." غصہ فوراً اتر گیا اور مٹھی میں جکڑے کالر کو چھوڑ کر وہ اس کے کالر کو پیار سے درست کرنے لگی____

"بہت اچھا لگتا ہے... تمھارے معاملے میں کچھ جنونی سا جو ہوں..." اصلان نے شوخی سے اس بار اس کے گال پر جھک کر ہلکے سے دانت گاڑے تھے____

"اصلان ایسا کرے مجھے کھا ہی جائے_" اس کے تپ کر کہنے پر اصلان کو ہنسی آئی تھی.. وہ غصہ ہو کر اس کے ہنستے چہرے کو دیکھ رہی تھی_" برداشت کرنے کی عادت ڈال لو... میرا پیار جتانے کا انداز

ایسا ہی ہے_ "اپنی بات کہہ کر اس نے باری باری آروشا کے پھولے گالوں کو چوما تھا_ "اچھی بیویاں ایسے شوہر کو کچا چبانے کے لئے گھورتی نہیں ہے_" وہ ہنستے ہوئے اس کی ناک چٹکی میں دبا کر شرارت سے بولا_____

"پھر وہی بات آپ بھی مانتے ہیں نا کی میں اچھی بیوی نہیں ہوں نا_" اصلان کا دل کہا اپنا سر پیٹ لیں... حد ہو گئی بیوقوفی کی ....

"آروشا میں ایک لگا دوں گا_" ہونٹ بھینچ کر اس نے پیار والی ناراضگی دکھائی مگر ادھر الٹا ہی اثر ہوا تھا_____

"ہاں کیوں نہیں لگا دے بلکہ ایک نہیں دو چار لگا دے..." کہنے کے ساتھ ہی فوراً آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے_ اصلان بول کر پچھتایا تھا وہ کتنی حساس تھی اچھے سے جانتا تھا_ "پاگل میں نے ایسے ہی بول دیا ورنہ اپنی جان کو مار سکتا ہوں... میں تو بس پیار سے ماروں گا تمھیں..." اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پیار سے بول کر وہ شوخ ہوا____

"دیکھ لیں دیکھ لیں... خود ہی کہہ رہے ہیں مارنے کی بات... ایک بار کہتے ہیں تم میری زندگی ہو، میرا سکون ہو اور اسی زندگی کو مار پیٹ کر اس کا سکون غارت کریں گے_" وہ اس سے اپنا آپ چھڑا کر

دور ہٹتی روتی ہوئی بڑبڑ کر رہی تھی_ اصلان بس نچلا لب دانتوں سے دباتا اپنی بیوقوف ترین بیوی کو گھور رہا تھا_ جس نے رومانٹک سین کو پوری طرح سے بگاڑ کر ٹریجڈی سین میں تبدیل کرتے ہوئے رونے کا شغل چالو کیا ہوا تھا____

" آج چاچی نے بھی میری اتنی انسلٹ کی اتنا کچھ کہا مجھے سے... پوری بے عزتی کر ڈالی... بولی.. بچی بنی رہتی ہوں.. کوئی ذمہ داری نہیں اٹھاتی_ جب سے آئی ہوں بس اس گھر میں حادثے ہی ہو رہے ہیں... اور اس عانیہ باجی نے بھی میرا موڈ غارت کیا ہوا تھا اوپر سے آپ بھی..." وہ روتی ہوئی شکوہ کر رہی تھی... اصلان کو اب سمجھ میں آیا وہ کس بات سے اتنی حساس ہو گئی ہے... بیوقوف سی بہت زیادہ معصومیت سے بھری اس کی زندگی اتنی حساس بھی تھی____

"اچھا رو مت... ایٹس مائی مسٹیک.." وہ محبت سے اس کا بازوں کھینچ کر اپنی بازوؤں میں اسے لینے کی کوشش کرنے لگا.. آروشا لگاتار اپنے آپ کو چھڑاتی ہوئی دور ہٹ رہی تھی_ "چاچی جو کہتی ہے کہنے دو.... تم میرا بچہ ہی تو ہو.. تمھیں کوئی ذمہ داری اٹھانے کی کیا ضرورت ہے میں ہونا اپنے بچے کی پوری ذمہ داری میں اٹھاؤں گا.... بس وہ مجھے رومانس سے نا روکے_" وہ اسے زبردستی اپنے بازوؤں میں بھرتا پیار سے اسے چمکار رہا تھا____

"میں بچی نہیں ہوں سمجھے اور مجھے نہیں کرنا رومانس_" وہ کسی صورت میں بھی اپنی ناراضگی ختم نہیں کرنا چاہتی تھی خود کو چھڑانے کی کوشش اب بھی جاری تھی____

"روشا میری جان... مجھے معلوم ہے تمھیں بہت برا لگا ہے ماں جی نے بتایا مجھے.. میں سمجھا کر آیا ہوں چاچی کو وہ کبھی بھی کچھ نہیں کہیں گی اب تمھیں_" اصلان اس کے سر کو چومتے ہوئے نرمی اور پیار سے کہہ رہا تھا_اپنے ہر عمل سے وہ آروشا کے دل پر چاچی کی باتوں سے لگی چوٹ کو دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا_____

"اصلان مجھ سے نہیں برداشت ہوتا اب... وہ جب دیکھو کچھ بھی کہہ دیتی ہے... آپ کے سامنے تو میٹھی بنی رہتی ہے اور ایسے ہر وقت_" اس بار وہ اصلان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے نم آواز میں کہہ رہی تھی بچہ والا تعنہ اسے زیادہ لگ گیا تھا____

"آئی نو... کچھ دن برداشت کر لو_" اصلان کو اس کی بات پر یقین تھا مگر کچھ مجبوری تھی اس لئے وہ اسے پیار سے منانے کی کوشش کر رہا تھا_____

"نہیں برداشت کروں گی بس آپ ...

"کیا آپ دیکھو آروشا کوئی فضول کی ضد مت کرنا_ میں فل حال تمھاری کوئی ضد نہیں مانوں گا..."
اس بار اصلان نے اسے سختی سے ٹوک دیا_____

"فضول سی ضد... میری ضد تو آپ کو فضول ہی لگیں گی... پہلی بیوی کی ساری ضد بڑے پیار سے مانتے تھے.... وہ زیادہ پیاری تھی نا آپ کو بلکہ اب بھی ہے... اسی سے محبت کرتے ہیں نا.. تبھی تو سینے سے لگا کر گھر میں لے آئے اور مجھے لگتا ہے بہت جلد آپ اسے اسی روم میں بھی لے آئیں گے_ پیاری ہے جو وہ بلکہ میں کہہ رہی ہوں لے آئے اسے ابھی اسی روم میں اور پھر کرے اس سے رومانس اور... " آروشا غصے سے بولی تو بولتی چلی گئی مگر کیا بول دیا جو اسے کبھی نہیں بولنا چاہئے تھا .....
اصلان کے جبڑے تن گئے.. آنکھوں میں خون سا اتر آیا.... اتنی محبت کے باوجود بھی ایسا شک.....
اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے بازوؤں سے آزاد کرتے ہوئے آروشا کو دور دھکیلا تھا_ وہ اتنے زور دار دھکے سے وہی بستر پر الٹ گئی_____

آروشا کو فوراً احساس ہو گیا انجانے میں وہ کیا کر بیٹھی ہے.. بلا سوچے سمجھے اس کی زبان چل گئی تھی اور نتیجے میں اب اصلان کی ناراضگی اس کی جان نکال گئی_ تیزی سے سیدھے ہوتے ہوئے اس نے اصلان کی خون اترتی سرخ آنکھیں دیکھی_____

"تم سب عورتیں ایک جیسی ہوتی ہو... شکی اور محبتوں کو نا سمجھنے والی.... بس اپنی فیلنگز.... اپنی ذات.... ان کے لئے اہم ہوتی ہے_ تم لوگوں کو شوہر نہیں کتا چاہیے ہوتا ہے... جو دم ہلاتا بس تم لوگوں کے آگے پیچھے پھرے... ہر غلط صحیح بات پر لبیک کرے.... ہے نا_" وہ غصے سے کھولتا ہوا بیڈ پر ساکت سی بیٹھی آروشا کو دیکھتے ہوئے اپنے دل میں لگے زخموں کی وجہ سے ایسے سنگین باتیں بولا تھا_ آروشا کی آنکھوں میں خوف سا اتر آیا وہ پہلے جیسا اصلان لگ رہا تھا... سفاک... بے رحم چوٹ کھایا ہوا مرد.... آروشا بیڈ سے چپکی اسے اپنے اوپر چلاتے ہوئے دیکھ رہی تھی_____

"میں اصلان میر ہوں، تم لوگوں کا خریدا ہوا غلام نہیں.. میرے بھی کچھ جذبات ہے.. میری بھی کچھ خواہشات ہے.. مجھے بھی درد ہوتا ہے.. ہر کوئی میرے جذبات میری ذات سے کھیلے اب میں بالکل برداشت نہیں کروں گا... اور تم..." اس نے اسے انگلی دکھائی_

"تم بھی وہی کام کرو یہ تو بالکل برداشت نہیں کروں گا..... آئندہ سے زبان سنبھال کر مجھ سے بات کرنا اور اب اگر اس عورت کا نام بھی میرے سامنے لیا تو زبان کاٹ کر پھینک دوں گا.... مجھے گونگی بیوی منظور ہو گی مگر زبان چلانے والی نہیں_" وہ انگلی اٹھائے لہو رنگ آنکھوں سے آروشا کو ایسی برفیلی اواز میں بولا کی آروشا نے خوف سے فوراً جلدی جلدی تائید میں سر ہلا دیا ....

اصلان نے دانت پر دانت جما کر پہلے آنکھیں بند کر کے اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائی پھر چند گہری سانس لے کر خود پر کنٹرول کرتا وہ فرش جوتوں تلے روندتا ڈریسنگ روم میں گھس گیا.....

اور وہ جو ڈر کر ساکت بیٹھی تھی.. گھٹنوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی

_____

*********************

"آشو.... کوئی بات ہے کیا اتنی چپ سی کیوں ہے تو_" ابھی مغرب میں وقت تھا اور وہ ہانیہ کے ساتھ لان میں نکل کر ٹہل رہی تھی کی اس کی خاموشی محسوس کر کے ہانیہ پوچھ بیٹھی_____

"اب سے میں کم ہی بولوں گی.... میری زبان بہت بڑھ گئی ہے..." وہ منھ لٹکا کر اتنی سنجیدگی سے بولی کی بجائے پریشان ہونے کے ہانیہ کو ہنسی آگئی.. اپنی اتنی سیریس بات پر ہانیہ کو ہنستے دیکھ کر وہ غصے سے تیز تیز چلنے لگی_ہانیہ نے جلدی سے سریس ہو کر تیز تیز چلتی آروشا کے بازوں پکڑ کر اپنی طرف موڑ لیا_ "سوری..." کان پکڑ کر وہ آروشا سے معافی والے انداز میں منھ بنا کر بولی_____

آروشا سرد آہ بھر کر پھر سے آہستہ آہستہ چلنے لگی_" بات کیا ہے اتنی سرد آہیں کیوں بھر رہی ہو _"ہانیہ نے سادگی سے پوچھا_____

"سرد آہیں نا بھروں تو اور کیا کروں...ہانو ہم دونوں کو عقل کب آئے گی یا ہم ایسی ہی رہ جائے گی بڑ بڑ کرنے والی... کوئی بات سوچ سمجھ کر بولتے ہی نہیں ہم_"وہ پوری طرح سے ٹریجڈی ہیروئین کی کاپی بنی ہوئی ویسے ہی بیچ بیچ میں سرد آہ بھرتی معصومیت سے بول رہی تھی_____

"عقل جیسی نعمت سے بس مجھے فیضیاب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے.. تم دونوں کو تو دکھایا بھی نہیں کی عقل کس چڑیا کا نام ہے_"ہانیہ کوئی جواب دیتی کی اپنے پیچھے شوخ سی آواز پر ان دونوں نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے حشم کو گھور کر دیکھا...اس نے دونوں کو اپنے دانت دکھائے_____

"اپنے آپ کو بڑا عالم فاضل سمجھتا ہے... مینڈک کہیں کا_"ہانیہ اس کی باچھیں چیرنے پر جل کر بڑبڑائی اور آروشا کی طرف دیکھا وہ اس کی بڑبڑاہٹ سن کر اسے گھور رہی تھی... ہانیہ نے زبان دانتوں تلے دبائی بھول گئی تھی پیاری بہن پاس ہے.. مجال ہے جو اس کے سامنے کوئی حشم کو الٹے سیدھے خطاب بھی دے دیں.... ساری دوستی پرے رکھ کر وہ خونخوار بن جاتی ہے_ہانیہ نے ہونٹ پھیلا کر بیچاری والی شکل بنائی تو آروشا نے بعد پر اٹھا کر رکھتے ہوئے پھر سے سرد آہ بھری

_____

"کیا ہو گیا میری ڈولوں شولوں کو... اتنی ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں... تیری موٹی بھابھی پر تو کوئی اثر نہیں ہونا بٹ میرا تو سوچ.... میں جم جاؤں گا_" حشم اس کے پاس آکر اپنے بازوؤں میں لیتا جو بولا وہ ہانیہ کو جلانے کے لئے کافی تھا_____

"خود کی ڈھیڑ پسلی پر اتنا غرور مت کر... ایک ہی ہاتھ میں ٹوٹ کر گر جائے گی_" وہ اتنا پی کی مکا بنا کر اس کے بازوں پر مارنا شروع ہو گئ_" ہانو کتنی بار کہاں ہے حاشو کو مارا مت کرا کرو.." بہن کی محبت پھر جوش میں آگئی.... آروشا نے اس کے ہاتھ تھام کر دور کر دئے تو حشم نے ہانیہ کو منہ چڑا کر اسے اور جلایا_____

" کبھی اپنے بھائی کو بھی تو کچھ کہہ دیا کرو_" تپ کر شکوہ کرتی وہ وہی نرم گھاس پر بیٹھ گئ_" حشم کیوں ستاتے ہو میری جان کو_" آروشا نے اس بار بھائی کو ڈپٹا تو وہ مسکرا کر اسے لے کر وہی نرم گھاس پر بیٹھ گیا.. اب تینوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے_____

"کیا بات ہے... میں دیکھ رہا ہوں تو بہت چپ چپ ہے_" حشم سنجیدہ ہو کر اب آروشا سے پوچھ رہا تھا_____

"تمھیں کیا..... اب اپنی پرائیویٹ باتیں بھی تمھیں بتائے..." ہانیہ اب بھی تپی ہوئی تھی اس لئے اب بھی تپ کر ہی کہا_____

"مت بھولو میں وہی حشم ہوں... جو تم دونوں کی سہیلی بھی ہے... ساری پرائیویٹ سے لے کر پرنسل پرابلم سب سالو کی ہے..." وہ بھی کہاں چپ رہنے والا تھا...ہانیہ نے بس اس کے خوبصورت چہرے کو گھورا_____

"کوئی بات نہیں...بس میں اب چپ رہنے کی پریکٹس کر رہی ہوں...اصلان کو گونگی بیوی منظور ہے مگر زبان چلانے والی نہیں_" اس سے پہلے وہ لڑنا شروع ہو جاتے آروشا نے تیزی سے بول کر دونوں کی توجہ اپنی طرف کروالی _____

"تم نے لالا سے جھگڑا کیا_" حشم نے اندازہ لگاتے ہوئے اسے کریدا____

"نہیں جھگڑا تو نہیں کیا بس زرا سا زبان پھسل گئی تھی_" وہ پھیکا سا مسکرا کر بیچارگی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی____

"اور زبان نے پھسل پھسل کر کون سے گل کھلائے_" حشم نے اس بار سنجیدگی سے پوچھا اس کی زبان کی تیزی سے واقف جو تھا...بلا سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتی ہے..."بس زرا سی پھسلی تھی..." آروشا نے رومانس والا حصہ شارٹ کٹ کرتے ہوئے ساری داستان سنادی_____

"پاگل...کچھ دن پہلے مجھ سے کہہ رہی تھی کی اس عورت کو اصلان کے ساتھ مت جوڑو...مجھے ان پر پورا بھروسہ ہے..وہ میرے ہے وغیرہ وغیرہ.... اور اب.." حشم نے اس کی بیوقوفی پر اس کے سر پر ہلکے سے چپت لگائی... آروشا نے شرمندہ ہو کر سر جھکالیا_چہرے پر اداسی کے رنگ اور گہرے ہو گئے_____

"اچھا اب اتنی اداس تو مت ہو... کچھ نہیں ہوتا لالا بہت سمجھدار ہیں... اب تک ان کا غصہ اتر گیا ہو گا_" حشم نے اسے خود سے لگا کر تھپکتے ہوئے تسلی دی____

"پکا اب ناراض نہیں ہو گے_" آروشا نے سر اٹھا کر خوش ہو کر پوچھا تو حشم ہی کیا ہانیہ بھی ہنس دی

_____

"مرو تم دونوں یہاں میں پریشان ہوں اور تم دونوں کو ہنسی سوجھ رہی ہے_" اس نے ایک ایک ایک ہاتھ دونوں کو مارا تھا_____

"اچھا نہیں ہنستا.. تم دونوں کو ایک مزے دار سا قصہ سناتا ہوں..." پھر وہ دونوں کو نجانے کون کون سے جھوٹے سچے قصے سنا سنا کر ہنسا ہنسا کر لوٹ پوٹ کرنے لگا_____

تینوں وہاں بیٹھے ایک دوسرے کے ہنسی مذاق کرتے ہنستے بولتے رہے تھے کہ کئی دن سے گھر گھر کر آتے بادلوں نے آخر کار ان کی دعائیں سن ہی لی اور چھما چھم برسنا شروع کر دیا ....

بارش دیکھ کر آروشا اور ہانیہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہ گیا_ ان دونوں کے ساتھ حشم بھی بارش کا پورا لطف لیتا وہی ان دونوں کے ساتھ بھیگ رہا تھا_ ایک ادھم تھا جو ان تینوں نے مچایا تھا اور اس میں اور بھی اضافہ ہوا تھا جب بارش کی وجہ سے ندا صدا بھی لان میں پہنچ گئی پھر وہ شور ہنگامہ مچا کی الامان_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

"یہ اتنا شور کیوں مچایا ہوا ہے ان لوگوں نے... کوئی خیال ہے کی نہیں_" ماں جی نے لان سے آتی آوازوں پر سنجیدگی سے کہا.... لڑنے جھگڑنے اور قہقہوں کی آواز پر لاؤنج میں بیٹھے ہوئے سب کی توجہ اس شور پر چلی گئی_ اصلان بھی سب کے درمیان بیٹھا محو گفتگو تھا، شور کی آواز سے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دھیرے دھیرے چلتا لان کی طرف والی گلاس وال کے پاس آ گیا_____

پردے ہٹے ہوئے تھے اور صاف و شفاف وال سے لان کا نظارہ بخوبی نظر آ رہا تھا_ ہنستا ہوا حشم.. ساتھ ہی ہانیہ اور ندا صدا.... اور اس کی نگاہ بے تحاشا ہنستی ہوئی آروشا پر جم سی گئی.... بارش میں بھیگتی وہ کوئی کھلا ہوا ان چھوا پھول لگ رہی تھی.. چوٹی سے نکل کر بالوں کی لٹیں اس کی گردن اور گالوں پر چپک گئی تھی.... بھیگے ہوئے کپڑوں سے اس کے جسم کی دلکشی اور بھی ظاہر ہو رہی تھی

_____

اصلان نے اپنے اندر بیچینی سی اترتی محسوس کی تھی... وہ ایک ٹک اس ساحرہ کو دیکھ رہا تھا جو بھیگ ہوئی اس کا قرار لوٹ رہی تھی_____

"دیکھ لو اصلان.. بچی ہی بنی رہتی ہے_" اپنے پیچھے چاچی کی طنزیہ آواز سن کر اصلان چونک کر مڑا... پیشانی پر بل ڈال کر اس نے چاچی کو گھورا ابھی کچھ دیر پہلے سمجھایا اور...." میرا مطلب ہے بیٹا... ایسے کھلے لان میں کون بارش میں بھیگتا ہے.. خیر وہ تو نا سمجھ ہے.. بچی جیسی ہے مگر جوان لڑکے کو دیکھو کیسے بے شرمی سے لڑکیوں" ...

"چاچی..." اصلان نے انہیں بیچ میں ٹوک دیا_" یہ ان لوگوں کے اپنے گھر کا لان ہے وہ جو چاہے کرے اور جو ان لڑکا سگا بھائی ہے اس کا ساتھ ہی میرا بھی بھائی ہے... اور میرا بھائی بے شرم کبھی

نہیں ہو سکتا_ "اصلان ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہتا وہاں سے ہٹ کر باہر کی طرف کھلنے والے ڈور کی طرف چلا آیا.... ابھی وہ باہر نکلا ہی تھا کی اس کے موبائل پر رینگ ہوئی.. وہی نمبر تھا جو کچھ دن پہلے اسے ڈسٹرب کر چکا تھا_____

"بول_ "موبائل کان سے لگاتے ہی وہ غرایا_

"واؤ میر انمبر دیکھتے ہی پہچان لیا_ "وہ شخص اصلان کو جلانے کے لئے ہنسا_____

"تم جیسے دوستوں کے نمبر بھولے نہیں جاتے_ "وہ تیز قدموں سے چلتا اس طرف نکل آیا جدھر سے وہ سب کو دیکھ سکتا تھا مگر اسے کوئی دیکھ اور سن نہیں سکتا تھا_____

"بہت خوب..."وہ پھر سے خباثت سے ہنسا_

"کال کیوں کی ہے_ "آنکھیں لان کے منظر پر تھی اور آواز میں برف سی کاٹ_____

"اپنی جان بہت یاد آرہی تھی یہ برستی بارش اور اس کا بھیگا بھیگا سا روپ_ "وہ جو کوئی بھی تھا اپنے انجام سے بے خبر ہو کر شیطانوں جیسی ہنسی سے مدہوش سا بولا_ اصلان کا دل کہا ابھی اور اسی وقت جا کر اس کی گندی زبان کھینچ لیں اور اس کی آنکھیں نکال دے...اس کی رگیں تن گئی آنکھوں میں لہو سا اترا تھا_____

"مجھ سے اب برداشت نہیں ہو رہا ہے اصلان میر اپنی جان سے دوری... کم سے اس بارش میں تو ملنے دے مجھے میں اسے دیکھ دیکھ کر پاگل ہو رہا ہوں...."وہ آگے بھی بولتا اصلان کو بھڑکانے کی کوشش میں تھا_____

"ملک سنان.... میں جانتا ہوں تو کہاں سے میری بیوی کو دیکھ رہا ہے... یاد رکھنا جس دن ہماری ملاقات ہوئی سب سے پہلے تیری آنکھیں اور گندی زبان تیرے جسم سے الگ کروں گا_"بجائے بھڑکنے کے اصلان نے جیسے ادھر موجود شخص کو شاکڈ کر دیا... آگے کچھ کہے بغیر اصلان نے موبائل بند کر کے جینز میں ڈالا اور تیز تیز قدموں سے وہ لان کی طرف بڑھا تھا_____

"تم لوگوں کی میں اچھے سے خبر لوں گی یہ وقت دیکھو اور بارش میں بھیگنا دیکھو.."ماں جی دور کھڑی دونوں پر چلا رہی تھی... حشم تو ایک طرف چپ چاپ جا کر بیٹھ گیا تھا مگر وہ دونوں اب بھی ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے گول گول گھوم رہی تھی_____

اصلان لان پار کرتا بھیگتا ہوا ان دونوں تک پہنچ گیا تھا... اصلان کے چہرے پر اتنی سنجیدگی تھی کی سب ساکت سے اسے دیکھنے لگے.... جبڑے تنے اور پیشانی پر بل آنکھوں کی سرخی..... ماں جی ساکت.... حشم اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا.. ندا صدا دور ہٹ گئی اور ہانیہ اور آروشا نے ڈر کر گول گول گھومنا بند کر دیا_____

اصلان نے ایک جھٹکے سے ہانیہ کے ہاتھ سے آروشا کا ہاتھ کھینچا تھا_ہانیہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئی...ماں جی، حشم اور ندا صدا سب کے سب اپنی جگہ پر کھڑے تھے_ اصلان کے چہرے پر اس وقت اتنی سختی تھی کی کسی کی کچھ بولنے کی ہمت نہیں ہوئی____

"آئندہ سے میں تمھیں لان میں بھیگتا نا دیکھوں..." اپنی طرف خوف سے دیکھتی آروشا سے سختی سے کہہ کر وہ مڑ کر اندر کی سمت بڑھا.... اس طرح کی آروشا کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑے وہ

اسے گھسیٹتا اندر لے جا رہا تھا_اس کے پیچھے پیچھے ماں جی بھی کچھ نا سمجھتے ہوئے گھبرائی سی بڑھ گئی

"لالا کو کیا ہو گیا حشم..." ہانیہ مشکل سے سب برداشت کرتے حشم کے پاس آکر پوچھ بیٹھی

" تمھارے لالا کو کوئی نہیں سمجھ سکتا... کب رومانٹک ہیرو سے روڈ ہیروں میں تبدیل ہو جائے_" وہ غصے سے کہہ کر بال جھاڑتا خود بھی اندر کی طرف بڑھ گیا_____

"خود تو جیسے دن رات رومانٹک ہیرو بنا رہتا ہے... کھڑوس کہیں کا..." ہانیہ اس کی پشت کو گھورتی بڑبڑائی... چاروں طرف جھما جھم برستی بارش کو دیکھ کر وہ سرد آہ بھر کر مرے مرے قدموں سے اندر جانے کے لئے بڑھی تھی_____

**********

اصلان بنار کے تیز تیز قدموں سے اپنے روم کی طرف رواں تھا اور اس کے ہمراہ گھسیٹتی ہوئی آروشا ڈری سہمی مدد طلب نظروں سے مڑ مڑ کر اپنے پیچھے آتی ماں جی کو دیکھ رہی تھی..... اماں جان نے حیرت سے اصلان کے جارحانہ انداز اور خوفزدہ سی آروشا کو دیکھا.... یہ ایک دم سے اصلان پھر کیسے پہلے جیسا ہو گیا_____

"اصلان کیا بات ہے... اس طرح سے کیوں لے جا رہے ہو آروشا کو..." اماں جان نے اپنے پوتے کے سامنے آکر اسے ٹوکا... اصلان نے زرا سا رک کر اپنی اماں جان پھر کچھ دوری پر کھڑی چاچی اور چاچی کے ہمراہ کھڑی عانیہ کو دیکھ کر سرد لہجے میں بولا_ "یہ میری بیوی ہے... اسے روم میں لے کر جا رہا ہوں.. کوئی پرابلم ہے اماں جان..." پوتے کے جواب پر اب اماں جان کیا بولے انہوں نے ڈری سہمی آروشا کو دیکھا... جس کے چہرے پر یہی لکھا تھا اماں جان بچا لیں_____

"بیوی ہے تو طریقے سے لے جاؤ.. یہ کوئی طریقہ ہوا گھسیٹ گھسیٹ کر بیچاری کو خوفزدہ کر رہے ہو_ "ماں جی اب قریب آگئی تھی انہوں نے رعب سے اصلان کے ہاتھوں سے آروشا کی کلائی چھڑا دی.. آروشا تیزی سے ان کے پشت کے پیچھے چھپ کر پناہ لے چکی تھی... ظالم جلاد دیو سے بس ساسوں ماں بچا سکتی ہے____

"اوکے... میں صحیح طریقے سے لے جاتا ہوں تب آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا_ "اصلان ایک نگاہ میں ہی سب کو دیکھتا... ایک ہی جھٹکے میں ماں جی کے پیچھے چھپی آروشا کو کھینچ کر اپنے قریب کر لیا اور دوسرے ہی لمحے میں زرا سا جھک کر اسے وہ اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا_____

"اب میرے پیچھے اسے بچانے اور مجھے کیا ہوا ہے پوچھنے کے لئے کوئی نا آئے.. مجھے اب کوئی ڈسٹرب نا کرے_ "اسی سخت انداز میں کہہ کر وہ سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا_ ادھر سب کے منھ کھلے کے کھلے رہ گئے_____

"اللہ... کیا ہیرو گیری ہے کاش سب کے پاس اتنا ہی دل جگر ہوتا..." حشم نے داد بھری نگاہوں سے اصلان ملک کی پشت کو دیکھتے ہوئے دل میں سوچا_ اماں جان مسکراہٹ چھپاتی اپنے روم کی طرف

بڑھ گئی... ماں جی نے گردن اکڑا کر بڑی جتاتی ہوئی نظروں سے چاچی اور عانیہ کی طرف دیکھا اور ایک نظر سیڑھیوں کی طرف جاتے اصلان کو_ وہ مسکراتی ہوئی وہاں سے ہٹ گئی.. چاچی اور عانیہ ایک دوسرے کو دیکھ کر جلتی کھڑتی اپنے روم کی طرف چلی گئ_____

وہاں بس حشم رہ گیا جو آرام سے اپنے بالوں سے پانی جھاڑ رہا تھا.. اب وہ فکر مند نہیں تھا اصلان کے چہرہ کچھ اور آنکھیں کچھ اور بیان کر رہی تھی_____

"کیا ہوا حشم... لالا بیچاری آشو کو کہاں لے گئے_" ہانیہ ہانپتی ہوئی ابھی وہاں پہنچی وہاں بس حشم کو کھڑے دیکھ کر تعجب سے پوچھا_ "ہمت ہے تو جاؤ... جانِ عزیز لالا سے جا کر پوچھ لو.. لیکن یہ سوچ کر جانا وہ ڈونٹ ڈسٹرب می کا بورڈ سب کو دکھا کر گئے ہیں_" وہ قریب کھڑی ہانیہ کی طرف پلٹ کر دل جلانے والی مسکراہٹ سے بولا_____

"جان عزیز شوہر کی بتانے میں زبان دکھتی ہے کیا... بتا نہیں سکتے کیا ہوا اور مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے جو لالا کے روم میں پوچھنے کے لئے جاؤں_" ہانیہ نے اسی کے انداز میں اپنے بالوں کی بھیگی لٹے چہرے سے ہٹاتے ہوئے تپ کر کہا_ حشم کی نگاہیں اس کے بھولے بھالے پیارے چہرے پر پھسل کر اس کے بھیگے بھیگے سراپے پر پھرنے لگی_____

حشم کی بدلی نگاہ پر ہانیہ نے اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے ڈپٹا_ "لوفروں کی طرح گھورنا بند کرو... آنکھ ہے یا ایکسرے مشین.." اس کی نگاہوں کی بے باکی سے وہ خائف سی ہوئی_____

"تمھارے بھائی کی ہیرو گیری نے دل کو مچلنے پر مجبور کر دیا ہے... میرا بھی دل کہہ رہا ہے بیوی اٹھاؤں اور روم میں لے چلوں مگر اپنے بازوؤں پر رحم بھی آرہا ہے ٹوٹ ووٹ گیا تو.. اب تم آشو کی

طرح ہلکی پھلکی تو نہیں_" وہ بولتے بولتے ہانیہ کا دل پوری طرح سے جلا کر خاک کر چکا تھا

"حشم کے بچے..." اپنے ہاتھوں کا مکا بنا کر وہ اس کی طرف لپکی تھی مگر وہ فرتی سے کنارے ہٹ گیا

"موٹی..." مڑ کر اسے منہ چڑاتا وہ اپنے روم کی طرف بھاگا_____

"اب تو ہر گز نہیں چھوڑوں گی_" ہانیہ تیزی سے اس کے پیچھے دوڑی اب وہ آگے تھا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے.... جیسے ہی اپنے روم کے ڈور تک وہ پہنچا مڑ کر اس نے ہانیہ کی طرف دیکھا وہ ادھر ہی آ رہی تھی...

حشم کی آنکھیں چمکی.... آرام سے روم کا ڈور کھول کر اس نے ہانیہ کے اندر آنے کا انتظار کیا.... اور جیسے ہی وہ روم میں آئی اس نے فرتی سے ڈور لاک کر دیا_____

*******************

اصلان نے اپنے روم کا ڈور زبردست ٹھوکر سے کھولا تھا اور واپس اسی زوردار ٹھوکر سے بند بھی کر دیا_ آروشا بس اس کے بازوؤں میں خوف سے آنکھیں میچے اس کی گردن میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی_ اصلان نے آہستگی سے اس کے پاؤں فرش پر رکھے .....

آروشا نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھول کر اصلان کو دیکھا_ اسی وقت اصلان نے اسے پوری قوت سے اپنے سینے میں جکڑ لیا_ "تم صرف میری ہو، صرف میری... تم پر صرف میرا حق ہے... کوئی تمھیں مجھ سے چھین نہیں سکتا... تم میری ہو، میری بس میری_" وہ جنونی سا ہوتا اسے بازوؤں میں بھینچتا بار بار ایک ہی بات دہرا رہا تھا_____

آروشا کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کی اسے کیا ہو گیا ہے.. وہ ناراض تھا اور اگر ناراض تھا تو ایسی محبت جتلانا..." اصلان کیا ہو گیا ہے آپ کو_" وہ اس کی جنونیت سے گھبرا سی رہی تھی.... اس پکڑ بہت سخت تھی آروشا کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا_ اس کے سینے پر ہاتھ ٹیک کر خود کو چھڑانے کی کوشش کی_____

"خبر دار جو مجھ سے دور ہونے کی کوشش کی... میں کہیں نہیں جانے دوں گا تمھیں تم میری ہو میری جان میری کمزوری... کوئی تمھیں مجھ سے چھین نہیں سکتا، اگر تم بھی چاہو تب بھی نہیں_" وہ اس کے شانے اپنے مضبوط ہاتھوں میں دبوچ کر اسے اپنی سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے دیکھتا بولا، عجیب وحشی سا انداز تھا_____

"اصلان میں صرف آپ کی ہی ہوں.... آپ کی حفاظت کے دائرے میں مجھے کوئی آپ سے چھین نہیں سکتا... آپ سے دور جا کر تو مجھے موت آجائے گی_" نجانے کیا بات اسے ڈسٹرب کر گئی تھی.. جو وہ ایسا جنونی سا ہو رہا تھا.... آروشا نے اس کے چہرے کو تھام کر یقین دلانا چاہا کی وہ صرف اس کی ہے.. اسے چھوڑ کر جا ہی نہیں سکتی ہے_____

"تمھیں کچھ ہو گیا تو اصلان بے موت مر جائے گا..... تمھارے بنا میرا کوئی وجود نہیں کبھی ایسی بات مت کرنا_" اس کے منھ سے لفظ موت سن کر وہ تڑپ کر اس کے چہرے کو تھام کر دیوانہ وار چوم رہا تھا_ اتنی محبت ایسی دیوانگی.... آروشا کی آنکھیں بھر آئی وہ اب بھی اس کے چہرے کو دیوانوں کی طرح چوم رہا تھا اور وہ آنکھیں بند کئے اس کی بے تحاشا محبت محسوس کر رہی تھی

_____

"آئی لو یو... آئی لو یو... لو یو سو مچ.." اصلان ان تین لفظوں کو دہراتا اسے سینے سے لگاتا کبھی چومتا اپنے حوش سے بیگانہ سا تھا... آج ملک سنان کی باتوں نے اس پر وحشت سی سوار کر دی تھی.... وہ جان تھی اس کی... اس کی کمزوری... کوئی اسے دیکھے یا اس کے بارے میں بات بھی کرے اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا_____

آروشا کچھ نہیں بولی بس اس کی بانہوں کے سہارے کھڑی اس کی دیوانگی میں کھوئی ہوئی تھی_اس کے دوپٹے کو اس کے وجود سے کھینچ کر وہی فرش پر پھینکتا اب اپنی دیوانگی کا ثبوت اس کے چہرے سے گردن اور گردن سے کاندھوں تک میں چھوڑ رہا تھا_____

آروشا کی آنکھیں بند تھی اور سانسیں تیز ہوئی.. دل کی دھڑکنیں منتشر سی ہو رہی تھی_اصلان کے ہاتھ رینگتے ہوئے اس کی پشت پر فراک کی زپ کو نیچے کرنے لگے تھے... ہونٹ بیتابی سے کاندھوں پر پھر رہے تھے_زپ کے نیچے ہوتے ہی اس کے ہاتھ کھلی پشت پر اپنا حق مانگتے ہوئے رینگے تو آروشا کا کھڑا ہونا محال ہونے لگا وہ گر جاتی کی اصلان نے اسے تیزی سے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا

_____

پھر اس کے گلنار ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ بیڈ تک آیا تھا... پھولوں کی طرح اسے بستر پر لیٹا کر اس نے تیزی سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے تھے اور شرٹ اتار کر ایک طرف اچھالتے ہوئے وہ اپنا چہرہ ہتھیلیوں میں چھپا کر لیٹی آروشا کے پاس کہنی کے بل لیٹا تھا_____

"آج میں تمھیں بتا دینا چاہتا ہوں کی اصلان میر تمھارے لئے کتنا جنونی ہے_" بوجھل ہوتی آواز میں کہہ کر اس نے اپنے سلگتے لب آروشا کے ہاتھوں کی پشت پر رکھ دئے اور زبردستی اس کی کلائیوں کو جکڑ کر وہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا_____

پھر اپنے ہر ایک عمل سے اس نے آروشا کو احساس دلا دیا کی وہ اس سے کتنی شدت سے محبت کرتا ہے.... اس کی محبت میں دیوانگی بھی تھی.. جنونیت بھی تھی... اور بے تحاشا چاہت بھی.... وہ دیوانہ وار اسے اپنی محبت بخش رہا تھا اور وہ سراپا اس محبت کے سمندر میں غرق ہو رہی تھی_____

*********************

"حشم کیا کر رہے ہو...ڈور کھولو مجھے باہر جانا ہے_" ہانیہ کو اسے ڈور بند کرتے دیکھتے ہی اپنی بیوقوفی کا احساس ہو گیا وہ آرام سے اسے بیوقوف بنا چکا تھا_____

"تمھیں اٹھا کر لانے میں زحمت کیا کرتا آرام سے لے آیا..." وہ ڈور سے ٹیک لگا کر اسے آنکھ مار چکا تھا_____

"دماغ خراب ہے تمھارا... جانے دو مجھے کیا سوچیں گے سب.." وہ اپنے دوپٹے کو اچھے سے خود میں لپیٹتی گھبرائی گھبرائی سی بولی_____

"میری نیت خراب ہو رہی ہے_" اب وہ آرام سے کہہ کر اپنی ٹی شرٹ کو گلے سے پکڑ کر اتار چکا تھا_ہانیہ نے آنکھیں پھیلا کر اس بے شرم انسان کو دیکھا_____

"حشم... آرام سے ڈور کھول دو ورنہ میں چلاؤں گی_" دھیرے دھیرے پیچھے کھسکتے ہوئے انگلی اٹھا کر دھمکی دی____

"شوق سے...." اس نے پلکوں کو خم کر کے بے پرواہی سے کہہ کر ہانیہ کا خون خشک کیا_____

" یہ اچھی بات نہیں حشم... کوئی دیکھ لیں گا تو کیسا آکورڈ لگیں گا سوچو... چاچی اور عانیہ تو اور بھی ہمیں بدنام کر دے گی_ "وہ اب اسے بڑے پیار سے منانے کی کوشش کر رہی تھی_____

"نکاح نامہ دکھا دوں گا اپنی ہی بیوی ہے_ "حشم نے شانے اچکا کر اس کا ہاتھ تھام کر اپنی طرف کھینچ لیا_ہانیہ اس کے کھلے سینے سے آ ٹکرائی_____

"بہت بد تمیز انسان ہو تم... مجھ سے محبت نا ہونے کا دعویٰ بھی ہے اور ہر وقت یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو_ "ہانیہ اس کے سینے پر ہتھیلی ٹیک کر خود کو چھڑانے کا زور لگاتی اس بار سنجیدہ تھی_____

"ثابت کیا کرنا ہے.. تمھارا شوہر ہوں میرے بھی کچھ جذبات ہے جنہیں تم ہی سے تو پورا کروں گا نا... محبوبہ نا صحیح بیوی تو ہو نا_ "وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکرایا.. اس کی گرے آنکھیں ہانیہ کو اپنا تمسخر اڑاتے ہوئے محسوس ہوئی تھی_ غصے سے اس نے اس کے بازوں پر اپنے ناخن بری طرح سے گاڑ دئے.. وہ آرام سے کھڑا ہانیہ کے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھتا رہا تھا پھر کچھ دیر بعد اس نے اپنے بازوں کو دیکھا.... اس کے ناخنوں نے وہاں کی کھال ادھیڑ دی تھی اور خون رس رہا تھا_____

ہانیہ نے ایک دم سے اپنے ناخن وہاں سے ہٹا لئے.. وہاں خون نکلتے دیکھ کر وہ سارا غصہ بھول گئی_ "حشم سوری ایی ایم سوری پتا نہیں کیسے میں نے ایسا کر دیا... "وہ بری طرح سے شرمندہ ہوتی اس کے بازوں کو دیکھ رہی تھی_____

"عادت ہے تمھاری کبھی بازوں پر تو کبھی دل پر زخم دیتی ہو_" سرد مہری سے کہہ کر اس نے جھٹکا دے کر ہانیہ کو خود سے دور کیا تھا_ہانیہ کے دل پر اس کے الفاظ لگے تھے وہ ایک دم سے اس کا وہی بازوں تھام کر بولی_____

" تمھیں میں زخم دینے کا سوچ بھی نہیں سکتی حشم... جو ہوا انجانے میں ہوا نادانی میں کیا میں نے_" اپنے دوپٹے سے اس کے بازوں پر لگے زخم کو صاف کرتی اس کی آواز میں نمی گھلی ہوئی تھی_____

"مجھے نہیں چاہیئے تمھاری مسیحائی.. جاؤ یہاں سے تم_" اس کے ہاتھ جھٹک کر وہ رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا_____

"نہیں جاؤں گی، تم لائے اپنی مرضی سے تھے، جاؤں گی اپنی مرضی سے_" آخر بہن تو اصلان میر کی تھی ضد میں کم تو نہیں ہو سکتی تھی... حشم نے ہونٹ بھینچ کر اس کے اٹل ارادے دیکھے_" اب کوئی کچھ نہیں کہیں گا_" طنزیہ مسکراہٹ سے ہانیہ کو جتایا_____

"نکاح نامہ دکھادوں گی_" اس کی بات اسی کو لوٹا کر اس نے گردن اکڑائی ...

حشم کچھ دیر اسے آنکھیں سکڑ کر گھورتا رہا پھر گہری سانس لے کر نرمی سے بولا_" جاؤ چینج کر لو.. بیمار پڑ جاؤں گی_" اتنا نرم لہجا_____

"تمھارا غصہ ختم ہو گیا_" ہانیہ بے پناہ خوش ہو گئی_اسی خوشی میں اس کے پاس بھی آ گئی_____

"معلوم نہیں.. میں دو ٹکڑوں میں بٹ گیا ہوں ہانیہ... جانے کب میرا دل تمھاری طرف سے صاف ہو... چاہتا ہوں سب بھول جاؤں لیکن پھر بھی کہیں نا کہیں رہ رہ کر سب یاد آتا ہے اور محبت کہتی ہے

تم نے اعتبار نہیں دیا_ "وہ پوری سچائی سے اپنے دل کی بات اس سے بیان کر تا خود کو بے بس سا بھی محسوس کر رہا تھا_____

ہانیہ کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی مگر غلطی اسی کی تھی اس لئے اپنے دل میں اٹھتی ٹیس کو دبا کر مسکرائی _" حشم محبت تو مجھ سے ہی کرتے ہو نا.... اور ایک دن یہ محبت مجھے معاف بھی کر دیں گی.. تب تک ہم اچھے دوست کی طرح تو رہ سکتے ہیں نا_ "اپنے ہاتھ کو اس کے آگے پھیلا کر بڑی امید سے اس نے حشم کی طرف دیکھا.. حشم نے ہاں میں سر ہلا کر اس کی ہتھیلی پر اپنے ہاتھ رکھ دیے.. ہانیہ پورے دل سے مسکرا دی_____

"جاؤ چینج کر لو موٹی_ "شرارت سے اس کی ناک دبا کر اس نے خوشدلی سے کہا__

ہانیہ کچھ نہیں بولی بس اسے دیکھا اور اپنے پنجوں کے بل ہو کر اچک کر اس نے حشم کے گلابی ہونٹوں کا بوسہ لیا اور پھر وہ رکی نہیں تھی پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی ڈور کھول کر روم سے نکل گئی

_____

"محبت جگانے کی اچھی کوشش تھی_ " حشم اپنے ہونٹوں کو چھو کر سرشاری سے بڑبڑاتا واش روم کی طرف بڑھ گیا_____

**********

For more visit (exponovels.com)

آروشا نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر اصلان کا پر سکون چہرہ دیکھا_ اپنی شدتیں اس کے وجود پر درج کر کے وہ اب سکون سے اسے اپنے بازوؤں میں بھرے آنکھیں بند کئے سیدھا لیٹا ہوا تھا.. مگر ہاتھوں کی انگلیاں لگاتار آروشا کے نم کھلے بالوں میں پھر رہی تھی_____

" کیا دیکھ رہی ہو_" آنکھیں بند کئے کئے ہوئے ہی اصلان نے آروشا کی نگاہیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے مسکرا کر پوچھا.. انگلیاں اب بھی اس کے بالوں سے کھیل رہی تھی_____

" آپ مجھ سے ناراض نہیں ہے نا اب اصلان_" دونوں ہتھیلی اس کے سینے پر رکھ کر اور اس پر اپنی ٹھوڑی ٹیک کر وہ اصلان کے چہرے پر بھی نگاہ جمائے ہوئے تھی_____

"ناراض.. مگر کس بات پر_" اب بھی آنکھیں بند تھی... اور چہرہ مطمئن_____

"وہ جو میں نے آپ کے آفس سے آنے کے بعد الٹا سیدھا کہا تھا... یقین کرے اصلان بس میری زبان سے یوں ہی نکل گیا.. ورنہ میں آپ پر کبھی شک نہیں کر سکتی_" اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے آروشا نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو اس کی ڈاڑھی اور چہرے پر بھی پھیرنا شروع کر دیا_____

"میں نے تمھاری بات کا برا نہیں مانا... اس وقت میں کسی اور بات پر ڈسٹرب تھا... بس کہیں کا غصہ کہیں پر نکل گیا_" اصلان نے آنکھیں کھول کر اپنے چہرے پر پھرتے آروشا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس نے لبوں سے لگایا_____

"یعنی آپ نے مجھے فضول میں سب سنا ڈالا... کسی کا بھی غصہ آپ ایسے کیسے مجھ پر نکال سکتے ہیں... اصلان میں کتنی دکھی ہو گئی تھی... کتنی شرمندہ... آپ نے کیا کیا نہیں سنایا مجھ کو_" اس کے منھ سے سچائی سنتے ہی آروشا کی ساری محبت بھک سے اڑ گئی..... وہ صدمے سے اپنے محبوب شوہر کو دیکھ رہی

تھی_ اصلان نے آنکھیں سکڑ کر اپنی زندگی کے صدمے میں ڈوبے چہرے کو دیکھا_ اس کی معصوم ناراضگی پر اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی_____

"ہنسے مت... میں کتنا پریشان تھی... جانتے ہیں کم بولنے کا بھی سوچ چکی تھی_" آروشا اسی ناراضگی سے اصلان کو دیکھتی اس کے سینے سے ہٹنے لگی_" کم کیوں بولے گی میری بے بی..." اصلان نے اسے سینے میں جکڑ کر اس کی دور ہٹنے کی ساری کوشش ناکام کر دی_____

"بے بی کی زبان کاٹ نہیں دیں گے آپ... گونگی بیوی منظور ہو گی نا آپ کو_" بہت چمک کر کہنے پر اصلان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا.... اسے لیے لئے اس نے ایک پلٹی کھائی تھی.. اور اب آروشا اس کے نیچے تھی اور وہ اسے والہانہ پن سے دیکھتا بار بار جھک کر اس کے چہرے کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے اپنے دل کو تسکین دے رہا تھا_____

"میں اس عورت کا نام بھی کم سے کم تمھارے منھ سے خود سے جڑتے نہیں سن سکتا.... کیونکہ تم میرا دل ہو میری روح... بھلا تمھاری بدگمانی مجھے سکون دے سکتی ہے_" محبت میں ڈوبے الفاظ بول کر ایک بار پھر اس نے فرط محبت سے آروشا کی پیشانی پر بوسہ دیا... آروشا کی آنکھیں اتنی محبت پر بھر سی آئی_____

"تمھیں معلوم ہے مجھے کتنی اذیت ہوتی ہے جب کوئی اسے میرے ماضی کے حوالے سے یاد کرتا ہے.... میں اس چھ سال کے تعلق کی تکلیف کو بھولنا چاہتا ہوں... اپنے ذہن سے کھرچ دینا چاہتا ہوں... مگر ہر بار کوئی نہ کوئی میرے زخموں کو چھیڑ دیتا ہے... سب کی تو برداشت کر بھی لوں مگر آروشا تمھارے منھ سے نہیں سن سکتا_" آروشا بہت شرمندگی سے اسے دکھ سے بولتے سن رہی

تھی_ "آروشا پلیز پھر کبھی اپنے ہونٹوں سے ایسے الفاظ مت نکالنا... تمھارے دل میں اگر کوئی بھی خدشہ ہے ابھی اور اسی وقت ہمیشہ کے لئے دور کر لو... اتنا جان لو اصلان کی اولین اور آخرین چاہت بس تم ہو... جو تم میرے لئے ہو وہ کوئی نہیں...." وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے چہرے کو چھو بھی رہا تھا_____

"اب کبھی بھی نہیں... اب کبھی بھی اگر بیوقوفانہ حرکت کروں نا تو کس کے لگا دیجئے گا_" اصلان نے ہنس کر اس کی پیشانی پر ہلکے سے اپنی پیشانی ماری_____

اصلان_ "اس کے گلے میں اپنے بازو ڈال کر اس بار ناز سے آروشا نے پکارا_____

"جانِ اصلان_" وہ اس کی پیشانی پر پیشانی ٹیکے اس کی سانسوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار رہا تھا_____

"مجھے بچہ چاہیے وہ بھی ڈھیر سارے_" آروشا نے اس کے چہرے کو اپنی ہتھیلیوں میں بھر کر اونچا کرتے ہوئے فرمائش کی_____

"اوکے... انشاءاللہ ڈھیر سارے بچے ہو گے پہلے تم میرے ساتھ تعاون تو کرو_" اس کی فرمائش پر اصلان مسکراہٹ دباتا آروشا کے چہرے پر جھکنے لگا_____

"مذاق نہیں کر رہی میں.... مجھے ابھی کا ابھی پریگنکٹ ہونا ہے_" اصلان کے چہرے کو سختی سے جکڑ کر اپنے چہرے سے دور کرنے کی کوشش میں وہ ضدی لہجے میں بولی_____

"اچھا کوشش تو کرنے دو_" اصلان کی مسکراہٹ گہری ہونے لگی اپنے ہاتھوں میں آروشا کے ہاتھ جکڑ کر اپنے چہرے کو آزاد کر کے وہ اس کی گردن پر جھک کر بیتاب سا ہوا_____

"ان کی ہمت کیسے ہوئی مجھے تعنے دینے کی_" آروشا تو کہیں اور ہی کھوئی تھی_____

"کس نے تعنے دئے_" گردن پر لب رکھے ہوئے ہی بوجھل لہجے میں پوچھا_____

"آپ کی ایکس ساسوں ماں نے_" جل کر پھر سے غلط بولا مگر اصلان نے چہرہ اٹھا کر تنبیہ کی_" وہ چاچی ہے بس "_

"سوری..." جھٹ سے بیچاری بن کر زرا سا اٹھ کر اصلان کی اٹھی مغرور ناک چوم کر اس نے اصلان کو پھر سے مسکرانے پر مجبور کر دیا_____

"کیا کہا انہوں نے_" ایک بار پھر اسے بانہوں میں جکڑتے ہوئے وہ اس کے وجود میں کھونے لگا.... ہاتھوں کی انگلیوں نے آروشا کے تن پر موجود اپنی ہی شرٹ کے بٹن کھولنے چاہے_____

"انہوں نے کہا اتنے دن شادی کو ہو گئے ہیں اور کوئی اثرات نظر نہیں آرہے ہے بچی ہی بنی رہے گی_" اصلان کی انگلیوں کی کارگردی روکتے ہوئے وہ جلدی سے بولی_____

"میں نے سمجھا دیا ہے انہیں.... وہ آئندہ اب ایسی بکواس نہیں کرے گی_" اپنے ہاتھوں پر رکھے آروشا کے ہاتھوں کو ہٹا کر وہ اپنی ہی کر رہا تھا_____

"اصلان بس کرے....." اصلان کے ہاتھوں سے شرٹ چھڑا کر دور کھسک کر وہ خفا ہوئی..." میں اتنی سریس بات کر رہی ہوں آپ کو رومانس سوجھا ہے... بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کی انہیں ماں بن کر دکھاؤں گی اور بچہ لے جا کر ان کے منہ پر ماروں گی_" جوش سے کہتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھ بھی گئی ...

"روشا جان وہ ہمارا بچہ ہو گا کوئی چیز نہیں_" اصلان بس اتنا ہی بول کر دوبارہ اسے اپنے قریب لٹا چکا تھا_____

"ہاں... اللہ توبہ میں بھی کتنی پاگل ہوں... پیار سے اپنی گود میں لے کر انہیں دکھاد کھا کر جلاؤں گی... اصلان کتنا اچھا ہو گا نا آپ بچہ لادے نا مجھے_" وہ جلدی سے کہتی پھر خوش ہوتی اسے دیکھنے لگی _____

"جو حکم.... بس اب چپ چاپ مجھ میں کھو جاؤ_ بے بی بھی چاہیے اور رومانس بھی نا کروں_" اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کرنا چاہا_____

"کہاں آ جاؤں... جائے فریش ہو لے ڈنر کا وقت ہو رہا ہے اب.. مجھے زبردست سی بھوک لگ رہی ہے... بچہ بعد میں پہلے کھانا_" ساری باتیں ایک طرف اور بھوک ایک طرف.. اصلان ہو لے سے ہنسا_____

"میں کھانا روم میں منگوالوں گا.. اس کی فکر مت کرو..... ہم اب صبح ہی اس روم سے نکلیں گے_" اس کے ہاتھوں کی زبردستی نے آروشا کو سمٹنے پر مجبور کیا_____

"دماغ تو صحیح ہے نا آپ کا.. کیا سوچیں گے سب_ جانے دے اصلان_" بری طرح سے مچلتے ہوئے وہ خود کو چھڑانے کی کوشش میں لگی_____

"کوئی کچھ نہیں سوچیں گا اور اگر سوچیں گا بھی تو مجھے پرواہ نہیں.... بس اب ہم اور کوئی نہیں_" اصلان نے اپنی طاقت آزماتے ہوئے اسے بے بس کر دیا_____

"اصلان... آروشا نے لب کھولے .....

"بس کچھ نہیں... وہ جھک کر اس کے ہونٹوں کو بند کر چکا تھا اور ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر دی

---

********************

بلیک مرسیڈیز بڑی شان سے اس محل نما کے گیٹ کے اندر داخل ہوئی تھی.... گیٹ پر تعینات سیکورٹی گارڈز اپنی اپنی بندوقیں سنبھالے پوری مستعدی سے اپنی اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے تھے.....پورے محل میں شہر کی جانی مانی ہستیاں سفید لباس میں وہاں موجود تھی

جیسے ہی وہ بلیک مرسیڈیز رکی.. ایک گارڈ تیزی سے فرنٹ ڈور کھول کر اترا تھا اور اس سے بھی تیزی سے اس نے بیک ڈور کھولا اور ادب سے ایک طرف ہو گیا ....

بلیک مرسیڈیز سے پہلے دو چمکتے کالے شوز میں قید پیر باہر نکلے پھر وہ اپنے پورے قد سمیت کار سے نکل کر باہر آیا تھا.... قیمتی بلیک سوٹ اور آنکھوں پر بلیک ہی سن گلاسیز میں اس کی اٹریکٹیو پرسنیلٹی سب کو اپنی جانب کھینچ رہی تھی.... وہ دو انگلیوں سے سینے پر سے اپنا کوٹ درست کرتا شاندار چال چلتا محل نما گھر کے اندر کی طرف بڑھا... اس کے پیچھے پیچھے اس کے دو گارڈز بھی تھے

---

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا.. کئیوں کی گردنیں ایک ساتھ مڑی تھی اور سب کی نگاہوں کا وہ مرکز بنا تھا... "اصلان میر یہاں..." لوگ آپس میں کانا پھوسی کرنا شروع ہو گئے مگر وہ سب کی نگاہوں سے

بے نیاز اسی شان سے چلتا اس شخص کے پاس آیا جسے لوگ اس کے بھائی کا پرسا دے رہے تھے

---

ایک طرف بیٹھے شاہنواز خان بھی تعجب سے اصلان میر کو دیکھے جا رہے تھے.. اس کی آمد سے زیادہ اس کی جرأت نے انہیں حیران کیا تھا

"تمھارے بڑے بھائی کی موت کا مجھے بہت افسوس ہوا ملک سنان...." وہ سن گلاسیز آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کوٹ کے جیب میں رکھتا اسی کے سامنے والے سوفے پر ٹک گیا... بیٹھتے ہی پیر اٹھا کر دوسرے پیر پر رکھا تھا

ملک سنان لہو رنگ ہوتی آنکھوں سے اپنے سامنے شان سے بیٹھے اصلان میر کو گھور رہا تھا.. منھ سے وہ ایک لفظ نہیں بولا تھا.. بس جبڑے بھینچے وہ اصلان میر کی جرآت پر حیران بھی تھا اور غصہ بھی

---

"میرے بہت اچھے دوست تھے ملک امجد صاحب بالکل تمھاری طرح... ہم آپس میں بزنس ڈیل کرنے والے تھے.. کیا تم وہ ڈیل پوری کرنا چاہوں گے_" وہ افسوس سے کہتا اپنی آنکھوں میں شیر سی چمک لئے ملک سنان کو شکاریوں کی طرح دیکھ رہا تھا... اس کی کالی آنکھوں کی چمک سے ملک سنان کی آنکھوں میں خطرناک چمک اور بڑھی تھی

"مجھے بھی بہت شوق ہے تجھ سے دوستی نبھانے کا اصلان میر اور وہ میں تاعمر نبھاؤں گا.. بس اپنے اپنوں سے کہنا تیری حیات کے لئے دعا کرنا شروع کر دے_" وہ بھی کم نہیں تھا بہت ہی ٹھنڈے لہجے میں اس نے اصلان کو کھلا چیلنج دیا

"وائے ناٹ... میرے اپنوں کی دعاؤں کا ہی کمال ہے کی میں ہمیشہ کامیاب رہا ہوں اور رہوں گا... بٹ میں تو تم سے ایسا کہہ بھی نہیں سکتا کیونکہ تیرے آگے پیچھے تو کوئی اب ہے ہی نہیں..." افسوس سے سر ہلاتے ہوئے اس نے ملک سنان کو انگاروں پر لوٹنے پر مجبور کیا مگر وہ بھی اپنی فیلڈ کا ماہر کھلاڑی تھا ایسے ہی بھڑکتا رہتا تو آج اس کا کام ہی ختم ہو جاتا_

ادھر شاہنواز خان بس دونوں کو باری باری دیکھ رہے تھے کون بہتر کھلاڑی ہے اور کون ایک دوسرے سے بازی لے جائے گا، یہ صرف وقت ہی بتا سکتا ہے_____

"اپنوں کی... ان کی دعاؤں کی ان انسانوں کو ضرورت ہوتی ہے جو کمزور ہوتے ہیں... ملک سنان آج تک ایسا کمزور ہی نہیں ہوا کی وہ دعاؤں کی ضرورت محسوس کرے..." غرور سے گردن تان کر اس نے ذات الٰہی کی بھی توہین کی تھی_ اصلان کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری.. اپنی ذات پر غرور تو فرعون کو بھی بہت تھا_____

" صحیح...." وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا..." کوئی تمھارے لئے دعا کر بھی کیسے سکتا ہے... تمھارے لئے تو بس ایک ہی بد دعا ہوتی ہے وہ ہے موت کی بد دعا... بس انتظار کر تو بھی وہی پہنچے گا جہاں تیرا بھائی گیا ہے_" وہ ملک سنان سے سرگوشی میں کہتا مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا... اور پھر وہ جس شان سے آیا تھا اسی شان سے وہاں سے نکلتا چلا گیا اپنے پیچھے ملک سنان کے پورے وجود کے ارد گرد آگ لگا کر_____

********************

"اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں پیر بھی رکھنے کی... میرے ہی گھر میں آکر مجھے دھمکی دے کر وہ چلا گیا اور میں کچھ نہیں کر سکا، لعنت ہے مجھ پر_" اصلان کے جاتے ہی وہ کچھ دیر بعد اپنے مخصوص روم میں آیا تھا اور تب سے ایسے ہی چیختے چلاتے ہوئے وہ چیزیں توڑ پھوڑ رہا تھا

---

"خود پر کنٹرول کرو.. ملک سنان.. یہی تو وہ چاہتا تھا کی تم اس کے بعد ایسے ہی بھڑکو اور جلتے رہو..." کچھ دوری پر سوفے پر بیٹھے شاہنواز خان نے تحمل سے اسے سمجھانے کی کوشش کی_____

"یہ سب تیرا کیا ہوا ہے شاہ... تیری وجہ سے میرے بھائی کے راز اس نے پائے اور اس نے میرے بھائی یعنی میرے بھائی کو مار ڈالا..." وہ بری طرح سے ان پر چلاتا ہوا اب شیشے کے بار میں لگی بوٹلوں کو توڑتے ہوئے ان پر برس رہا تھا... شاہنواز خان کے چہرے کا رنگ بدلا مگر وہ پھر بھی تحمل سے بولے_____

"اس میں میرا کیا قصور ہے.. مجھے کیا معلوم تھا اس کے ہاتھ ملک امجد تک پہنچ جائے گے_" ملک سنان نے مڑ کر سکون سے بیٹھے شاہنواز خان کو دیکھا_ پھر تیز قدموں سے آکر ایک ہی جھٹکے میں اس کا گریبان تھام کر اسے سوفے سے اٹھا کر اپنے مقابل میں کھڑا کر دیا_____

"میرا بھائی اس ذلیل انسان کے ہاتھوں مارا گیا اور تو کہہ رہا ہے... اس میں تیرا کیا قصور_" سنان کی آنکھوں میں خون سا اترا ہوا تھا... بھائی کی موت اور اصلان کی آمد نے اسے دیوانہ سا کیا ہوا تھا

---

"تیرا بھائی خود مرا جا رہا تھا اس کے ساتھ بزنس ڈیل کرنے کو.. میں نے سمجھایا تھا کی یہ اصلان میر کی چال بھی ہو سکتی ہے مگر نہیں مانا بہت ناز تھا اسے اپنی دکھاوے کی شرافت پر.. تو وہی شرافت اسے لے ڈوبی.. میں اصلان میر کو اچھے سے جانتا ہوں وہ ہم لوگوں کی سمجھ سے بھی زیادہ چالاک ہے_" شاہنواز خان نے اپنے گریبان تھامے ملک سنان کے ہاتھوں پر رکھ کر غصے سے کہا اور پھر جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑا لیا_____

"وہ مجھے ملک امجد سمجھنے کی غلطی نا کرے.. بہت پچھتائے گا وہ بہت پچھتائے گا_" اس بار اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے زہریلی آواز میں کہا_____

"اب کیا کروں گے_" شاہنواز خان نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا_____

"تیرا سوتیلا بیٹا کدھر ہے آج کل_" اس بار وہ بری طرح سے چونکے... ملک سنان کے ہونٹوں پر خباثت سی مسکراہٹ ابھر آئی_ "بتاؤ کہاں ہے تیرا وہ سوتیلا بیٹا"_

"اس کا کیا کرنا ہے_" شاہنواز خان کے چہرے پر سختی سی چھا گئی.. ہونٹ بھینچ کر ملک سنان کو دیکھا.. اتنے بیوقوف وہ نا تھے کی اس کا ارادہ نا سمجھ سکے_____

"تیری بیٹی کی کمزوری ہے ناوہ..." اس بار اس کی آنکھوں میں بھیڑیے سی چمک ابھری_____

"بھول جاؤ کی تم حشم تک پہنچ سکتے ہو_" انہوں نے ایک دم سے نفی میں سر ہلایا_____

"مجھے اصلان میر کی موت ہی نہیں اپنی جان بھی واپس چاہیئے اور یہ صرف تب ہی ممکن ہے جب تیرا سوتیلا بیٹا میری پکڑ میں ہو_" ملک سنان دو قدم چل کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غرایا_____

"تو کچھ دن اور صبر کرو... کچھ دن بعد حشم کو اصلان اس ملک سے باہر بھیجنے والا ہے، ہم تب ہی اسے اپنی گرفت میں کر سکتے ہیں_" انہوں نے گہری سانس لے کر بتایا_____

"کتنے دن بعد_" وہ اب بھی انہیں ویسے ہی گھور رہا تھا_____

"یہ نہیں بتا سکتا.. خان نے اطلاع دی ہے... اصلان اسے کسی اور ملک میں بھیجنے والا ہے مگر کب یہ نہیں معلوم... لیکن تم فکر مت کرو یہ بھی پتا چل جائے گا_" وہ مسکراتے ہوئے پھر سے اسی سوفے پر آرام سے بیٹھ گئے اور سامنے رکھی ٹیبل سے باٹل اٹھا کر اپنے گلاس میں ڈرنک بھرنے لگے تھے..... کچھ سوچنے کے لئے انہیں فل حال شراب کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی

_____

"یہ خان کون ہے جس پر تجھے اتنا اعتبار ہے_" ملک سنان بھی اب نارمل ہو گیا تھا.... تجسس سے پوچھتے ہوئے وہ ان کے سامنے ہی بیٹھ گیا، ساتھ ہی انہیں اپنے نے لئے بھی پیگ بنانے کا اشارہ کیا

_____

"خان کیا ہے بس پوچھو مت....." وہ مسکرائے اور اس کے لئے بھی گلاس میں ڈرنک انڈیلنے لگے _"ملک امجد کا پتہ بھی اسی نے دیا، اس کے قتل کی خبر اور اب اس کی بچی کھچی لاش کے ٹکڑے وہی لایا تھا، ورنہ ہم تو یہی سمجھ رہے تھے وہ ملک سے باہر چلا گیا ہے... خان بہت کام کی چیز ہے اور وفاداری تو بس.. ایسے آدمی قسمت سے ہی ملتے ہیں_" اس کی طرف گلاس بڑھاتے ہوئے وہ اب اطمینان سے مسکراتے ہوئے اپنے وفادار کی تعریف بھی کر رہے تھے_____

"مجھے بھی ملواؤں اس سے دیکھوں ہے کیا چیز_ "سنان گھونٹ گھونٹ بھرتا کہتے ہوئے آرام سے سوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا.... شاہنواز خان نے بس ہاں میں سر ہلایا تھا اور وہ دونوں ڈرنک کرتے.. آئندہ کیا کرنا ہے ایک دوسرے سے ڈسکس کرتے ہوئے یہ بھی سوچ رہے تھے.. نجانے کتنے دن لگنے ہے مگر کامیابی تو انہیں ہی ملیں گی_

یہ سوچے سمجھے بغیر کی جو ظالم کو کامیابیاں عطا کرتا ہے وہ رسی ڈھیلی رکھے ہوئے ہوتا ہے اور جب کستا ہے تو روئے زمین پر کہیں چھپنے کی جگہ بھی نہیں ملتی_____

********************

اصلان نے اپنے ویلا میں آتے ہی ایک الگ طرح کی چہل پہل مچی محسوس کر لی تھی.... ہر طرف بکھرے پھول ڈھیروں مٹھائیاں.. کیکس.. کئی طرح کے ڈھیروں کے حساب سے فروٹس اور ان کے بیچ گھری مصرف سی ماں جی اور اماں جان.. وہ لوگ ملازمہ کے ساتھ مل کر سب چیزیں کہیں بھجوانے کی بات کر رہی تھی..... وہ تعجب کرتا ان لوگوں کے درمیان آکر ایک سوفے پر بیٹھ گیا

_____

"کوئی فنکشن ہے کیا جو اتنا سامان_" وہ آفس سے آ بھی گیا ان لوگوں کے پاس آکر بیٹھ بھی گیا اور کوئی متوجہ بھی نہیں ہوا تو اس نے خود بول کر سب کی توجہ اپنی جانب کرنی پڑی_____

"ارے.. تم کب آئے اصلان.." ماں جی خوشی سے چمکتے چہرے کے ساتھ مڑی وہی حال اماں جان کا بھی تھا_ آج سے پہلے اس نے اپنی ماں اور دادی کو اتنا خوش نہیں دیکھا تھا_____

"جی... مگر آپ لوگ بتائے گی یہ سب کیا ہے_" وہ ان کے چمکتے چہرے اور سارا پھیلا ہوا سامان دیکھتا ان لوگوں سے پوچھ رہا تھا.. نگاہیں بیچینی سے آروشا کو بھی ڈھونڈ رہی تھی جو کہیں نظر نہیں آ رہی تھی_____

"وہ..." ماں جی کہتے کہتے چپ ہو گئی انہوں نے اپنے شانے اچکا دئے_ اصلان نے بھویں سکڑی.." وہ کیا ماں... کچھ چھپا رہی ہے آپ_" اب اسے تجسس سا ہوا_____

"وہ یہ کی ہمیں سختی سے حشم اور ہانی نے منع کیا ہے کی وہ تمھیں سرپرایز دیں گے کیونکہ تم ان کے ہر سرپرایز کا کباڑا کر دیتے ہو_ اس لئے اس بار سب چپ رہیں گے کیونکہ اس راز کو تمھیں ہی کھوجنا ہے_" ماں جی کی جگہ پر اماں جان نے خوشی سے چہکتے ہوئے اصلان کے شوق کو ہوا دی

"کہاں ہے یہ حشم کا بچہ، جسے دن رات فالتو آئیڈیے سوجھا کرتے ہیں_" اصلان نے مصنوعی خفگی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حشم کی تلاش کی

"ہمیں نہیں معلوم_" دونوں بزرگ خواتین ایک ساتھ بول کر کاندھے اچکا کر پھر سے مصروف ہو گئی تو اصلان کو یقین ہو گیا کی کوئی بہت بڑا راز ہے

"ماں یہ روشا کہاں ہے_" اس بار اس کی نگاہوں کی بیچینی زبان پر آگئی...وہ ہمیشہ اس کی منتظر رہتی تھی مگر آج نجانے کہاں ہے

"یہ بھی سرپرایز ہے تم اپنے روم میں جاؤ وہاں تمھیں سب پتہ چل جائے گا_" ماں جی بیٹے کی بیتاب نگاہوں کو سمجھتی پیار سے بولی

"یہ حشم مجھے ملانا تو اس کی گردن آج ضرور دباؤں گا_" وہ سمجھ گیا سب حشم کی شرارت ہے آروشا کو بھی اسی نے چھپایا ہو گا اور وہ بھائی کی دیوانی مجال ہے جو بھائی کا کوئی کہا ٹال دے.....وہ تیزی سے سوفے سے اٹھ کر تیز قدموں سے اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھا تو ماں جی اور اماں جان نے ایک دوسرے کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا

اصلان تیز قدموں سے چلتا بیڈ روم میں آیا اس نے سوچا تھا کی شاید آروشا روم میں ہے مگر وہ روم میں نہیں تھی...." آج تمھیں اچھے سے بتاؤں گا مسز اصلان میر کی اپنے شوہر کی تڑپ بڑھانے کی کیا سزا ہوتی ہے_" وہ اس کے تصور سے بولتا اپنا کوٹ اتارنے لگا.. کوٹ اتارتے اتارتے وہ جیسے ہی مڑا... اصلان کی نگاہ سامنے والی دیوار پر لگے بگ سائز پوسٹر پر پڑی تھی_ اس نے غور سے پوسٹر کو دیکھا_____

ننگ دھڑنگ سے بچے کا پوسٹر تھا اور اس کے نیچے بھی کلر فل پینسلز سے بڑے بڑے لفظوں میں کچھ لکھا ہوا تھا..... اصلان آنکھوں پر لگے گلاسیز کو درست کرتا دیوار کے نزدیک چلا آیا

_____

"ہیلو پاپا آئی ول بی کم ان یور لائف.... اب جلاد دیو کو پری کے ساتھ ساتھ ایک اچھا سا طوطا یا مینا جو بھی ہو ملنے والا ہے... اس لئے میرے طوطے ماموں کو ستانا چھوڑ دیں.... طوطے ماموں کی طرف سے ڈھیر ساری مبارک باد... اور ساتھ میں یہ کی اب میرا عہدہ بڑا ہو گیا ہے... اب بہن کے ساتھ ساتھ بھانجے کی محبت کا مقابلہ چلے گا_____

اصلان پیار اور خوشی سے لکھی گئی ساری عبارت پڑھتے پڑھتے جیسے سب سمجھ گیا... پہلے تو اسے جیسے یقین نہیں ہوا اور جب یقین ہوا تو خوشی سے پاگل ہونے لگا_ "یعنی میں پاپا بننے والا ہوں... یعنی میرا اور روشا کا بچہ_" وہ دونوں ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھتا خوشی سے بچے کا پوسٹر دیکھ رہا تھا_____

"اوہ میرے خدا... میں پاپا بننے والا ہوں_" مارے تشکر کے اس کی آنکھوں میں نمی سی اترنے لگی.. جو اصلان میر بڑے سے بڑے غم ناک حادثات پڑنے پر بھی نارویا اس کی آنکھیں اس خوشی کے موقع پر بھیگ رہی تھی_____

"جی آپ پاپا اور میں ماموں بن گیا ہوں_" اصلان نے شوخ آواز پر جیسے ہی تیزی سے مڑ کر پیچھے دیکھا حشم نے فوراً اپنے پورے دانت پھاڑے... اس کے پیچھے ہانیہ اور اس کے پیچھے سر جھکائے اس کی زندگی... اس کا سب کچھ..... اتنی دیر سے وہ تینوں ڈریسنگ روم میں چھپے تھے_____

"اور میں پھوپھو بن گئی ہوں_" ہانیہ کی بھی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، وہ حشم کے بازوں سے لٹکی

_____

"تو مامی ہے.. وہ بھی نک چھڑی.. موٹی تازی مامی..." وہ حشم ہی کیا جو اسے خوش ہونے دے..." اور تو نک چھڑا پھوپھا... مریل سا.." ہانیہ جل کر اس سے لڑنے کو تیار ہو گئی_____

اصلان ان دونوں کو ہی موجودگی کو نظر انداز کرتے ہوئے تیزی سے آروشا کی طرف بڑھا تھا.. آروشا نے گھبرا کر اور شرما کر اپنی طرف آتے اصلان میر کو دیکھا_____

"اوہ مائی لو.. مائی لائف..." اصلان نے اسے سیدھے اپنی بانہوں میں بھر لیا اور خوشی سے دیوانے ہوتے ہوئے وہ کبھی اسے بازوؤں میں بھینچتا اور کبھی اس کے چہرے کو بے تحاشا چومنے لگتا

_____

آروشا کی تو کیا ادھر ہانیہ اور حشم کی بھی آنکھیں کھل گئی... روڈ ہیرو سے رومانٹک ہیرو تک کے سفر پر گامزن اصلان میر کو دیکھ کر... وہ دونوں آنکھیں پھاڑے.. منھ کھولے لائیو رومانٹک سین دیکھ رہے تھے_____

ادھر اصلان کو دونوں کیا تینوں کی پرواہ نہیں تھی_ وہ بس اپنی بے تحاشا امڈتی محبت سے مجبور ہو کر اسے اپنے سینے سے لگاتا.. اس کے چہرے کو چومتا خراج عقیدت پیش کر رہا تھا_____

"اصلان... پلیز کچھ تو خیال کرے..." آروشا شرم سے سرخ ہوتی اس بار ہاتھ چھڑانے کی اپنی کوشش میں کامیاب ہو ہی گئی تو اس نے جھٹ سے اصلان کے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ کر خود پر جھکے اصلان سے کہنے کے ساتھ ساتھ آنکھ کے اشارے سے احساس دلایا وہ دونوں بھی موجود ہے

_____

اصلان نے پہلے اپنے ہونٹوں سے اس کی ہتھیلی ہٹائی پھر اسے ایک بانہوں کے گھیرے میں لے کر وہ ان دونوں کی طرف مڑا دونوں منھ کھولے، آنکھیں پھاڑے.... سامنے کھڑے اس کے رومانس میں رکاوٹ ڈال رہے تھے_____

"تم دونوں یہی ہو.. اتنی بھی شرم نہیں کی میاں بیوی کو تنہا چھوڑ دو_" وہ مسکراہٹ چھپاتا.. سنجیدگی سے دونوں کو پیشانی پر بل ڈال کر گھورتے ہوئے بولا_____

واللہ کیا دیدہ دلیری ہے... حشم دل میں تپ کر سوچتا جل کر ہی بولا_" نہیں ہم پہلی بار رومانٹک ہیرو ہیروئین کی لائیو شوٹنگ دیکھ کر خوشی سے جم گئے تھے... پاؤں چلنے سے انکاری ہو گئے تھے "_

ہانیہ نے اس کی بکواس پر ایک ہاتھ اس کے بازو پر مارا وہ بیچاری شرمندہ ہو رہی تھی کی بجائے بھاگنے کے کیا حیران ہو کر جم گئی.. اب لالا سے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی_____

"تمھاری اپنی ہیروئین تمھارے پاس ہے جب چاہو لائیو شوٹنگ دیکھ سکتے ہو.. بلکہ محسوس بھی کر سکتے ہو.. میں نے روکا ہے_" اسی سنجیدگی سے وہ حشم کو دیکھتا بولا تو.. بھائی کی شوخی پر ہانیہ کا دل چاہا دانت چیر کر کھڑے حشم کا گلا ہی دبا دے.. اسے شرم آ رہی ہے اور وہ اب بھی بے شرموں کی طرح کھڑا اس کا ہاتھ بھی زبردستی پکڑے ہوئے ہے نا خود جا رہا ہے نا اسے جانے دے رہا ہے_____

"بیچ میں رخصتی والا کھڑاک جو کھڑا کیا ہوا ہے بس اسی سے مجبور ہوں_" آروشا کو ہنسی آ گئی.. وہ بے ساختہ کھکھلائی.... حشم کی چلتی زبان اور ہانیہ کی خجل ہوتی صورت_____

"پہلے نیم حکیم سے پورے حکیم تو بن جاؤ_" اس بار اصلان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی، آروشا کو اور بھی اپنے قریب کرتے ہوئے وہ حشم کو ہی دیکھ رہا تھا_____

"نیم ہی صحیح.. الحمدللہ حکیم ہوں.. پڑیا بنا بنا کر ہی خرچہ پانی اٹھالوں گا..... اب آپ کو دیکھ دیکھ کر میرا ابھی پورا موڈ ہو گیا ہے ایسی ہی ہیروگیری کرنے کا_" اف اس کی چلتی زبان... بے ساختہ اصلان نے قہقہہ لگایا_____

"تمھاری ہیروگیری جھاڑنے پر میں تمھیں جوتا ہی ماروں گی_" بس ہو چکا.. ہانیہ نے ایک زوردار سینڈل پہنی لات اس کے پیر و پر ماری اور یہ جا وہ جا_____

"بالکل اپنے لالا پر گئی ہے_" حشم جل کر کہتا روم سے ہی نکل گیا_____

اصلان نے ہنستے ہوئے گردن موڑ کر ہنستی ہوئی آروشا کو دیکھا... اصلان کے دیکھتے ہی آروشا کی ہنسی رک گئی... وہ پھر سے شرما سی گئی جانے کیوں اس سے اتنی شرم سی محسوس ہو رہی تھی_____

"میرے بچے کی پیاری سی ممی_" ایک بار پھر اس پر اسے ٹوٹ کر پیار آیا اور اسی پیار سے لبریز ہو کر اپنے سینے میں جکڑ لیا... آروشا نے سکون سے اس کے سینے پر سر رکھ دیا... اصلان کی خوشی اسے جو خوشی اور سکون بخش رہی تھی وہ لفظوں میں بیان کرنا آروشا کے بس میں نہیں تھا

---

********************

For more visit (exponovels.com)

whatsapp _ 0335 7500595

"اس وقت تمھیں مجھے کال کرنے کی کیوں ضرورت پڑ گئی ہے_ "شاہنواز خان نے موبائل اسپیکر پر چلاتے ہوئے بڑی حیرت سے پوچھا... عام طور پر اس وقت وہ انہیں کال نہیں کرتی تھی_ آج ایسی کیا خاص بات ہو گئی ہے_____

"بڑی اہم خبر دینی تھی تمھیں... سوچا تم باپ ہو اطلاع تو کر دوں_ "موبائل سے طنزیہ جملے سن کر شاہنواز خان کا سارا دھیان آروشا کی طرف گیا تھا_____

"آروشا تو ٹھیک ہے نا_ "انہوں نے بیچینی سے پوچھا... دل گھبرایا ان کا_____

"جب تک اصلان میر اس کے ہمراہ ہے کچھ کو بھی نہیں سکتا_ "نفرت سے ہی صحیح مگر اس کی کہی گئی بات نے شاہنواز خان کے چہرے پر سکون لا دیا... گھبراہٹ بھی دور ہو گئی_____

"پھر کیا وجہ ہے.. میں کلب جا رہا ہوں_ "اطمینان ہوا تو غصہ بھی آ گیا... اس عورت کا بے وجہ ڈسٹرب کرنا برا لگتا تھا انہیں_____

"بس تمھیں مبارک باد دینے کا دل کہہ رہا تھا_ "ادھر اب بھی وہ اسی رنگ میں تھی... ان کی پیشانی پر بل پڑ گئے_____

"کس چیز کی مبارک باد_ "بے پرواہی سے پوچھتے ہوئے انہوں نے مہارت سے موڑ کاٹا

_____

"مبارک باد اس لئے کی تم نانا بننے والے ہو_ "وہ ہنسی_____

"مطلب_" اگے بہت ٹریفک تھا اس لئے ان کا دھیان بھٹکا انہیں بات سمجھ میں نہیں آئی

"اف شاہ اتنی لڑکیوں کو اب تک پرینگنٹ کر چکے ہو اور نانا بننے کا مطلب نہیں سمجھتے.... ہاں یہ اور بات ہے تم باپ تو لگتے نہیں.... نانا کیا خاک لگوں گے_" شاہنواز خان کے ہاتھ اسٹیرنگ پر ٹھہر گئے

"آروشاماں بننے والی ہے_" آواز ان کے ہونٹوں سے سرسرا کر نکلی تھی... کچھ سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا رسپانس دے

"ہاں... اصلان میر کے بچے کی ماں.. سوچو اگر ملک سنان کو پتا لگ گیا تو_" عورت نے ان کی دکھتی رگ چھیڑی

"اسے بتانے کی ضرورت نہیں اور خبردار جو تم نے منہ کھولا تو مجھے اپنی کوئی پرواہ نہیں مگر خود کے بارے میں سوچ لینا_" شاہنواز خان نے غراتے ہوئے انہیں دھمکی دی

"میں بتانا بھی نہیں چاہتی.. اس پاگل ملک سنان کو خواہ مخواہ کا پیچھے پڑ جائے گا_ بس سوچا تمھیں خبر کر دوں_" وہ لاکھ مکار صحیح مگر ملک سنان کے لفڑے میں پڑ کر وہ اپنی امیج نہیں خراب کرنا چاہتی تھی

"یہی تمھارے حق میں اچھا ہے_" کھردرے لہجے میں کہہ کر انہوں نے کال آف کر دی... "آروشا کا بچہ_" وہ بدبدایے اور ایک ٹھنڈی سانس لے کر وہ کار کی اسپیڈ بڑھا چکے تھے

*********************

وہ بیچینی سے ہاسپٹل کے کوریڈور میں ٹہل رہا تھا... نگاہیں بار بار بند ڈور پر ٹک جاتی بار بار اپنی پیشانی ملتا وہ کچھ دوری پر بیٹھی ماں جی کو ہنسنے پر مجبور کر رہا تھا_____

"اصلان بیٹھ جاؤ.. اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے.. ہم بس نارمل چیک اپ کے لئے آئے ہیں.. ابھی ڈلیوری نہیں ہو رہی ہے_" وہ مسکراہٹ دباتی نرمی سے اپنے بیٹے سے بولی تو وہ اپنی بیتابی ظاہر ہونے جانے پر زرا سا خجل ہو گیا... ہلکے سے مسکرا کر وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گیا_____

"تم اتنا مت گھبرایا کرو.. ماشاءاللہ سے سب کچھ بالکل نارمل چل رہا ہے..." انہوں نے پیار سے اس کا بازوں سہلایا_____

"آپ دعا کیا کرے ماں... ایسے ہی سب خیر رہے_" اصلان نے ان کا ہاتھ تھام لیا تو انہوں نے مسکرا کر آگے بڑھ کر اس کی پیشانی چومی_"میرا بیٹا_" اصلان کے دل کو ماں کے پیار نے تقویت بخشی تھی وہ اب پر سکون ہو کر سیٹ سے ٹیک لگا کر آروشا کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا

_____

"مسٹر اصلان آپ کو ڈاکٹر اپنے کیبن میں بلایا ہے_" نرس نے باہر آکر جیسے ہی انہیں اطلاع دی ماں جی اور اصلان ایک ساتھ اٹھے تھے_____

وہ لوگ آگے پیچھے ڈاکٹر کے کیبن میں داخل ہوئے تھے... اصلان نے فوراً بیڈ کی طرف دیکھا.. آروشا اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی اور ڈاکٹر اسے سنبھالے اسے اٹھنے میں مدد دے رہی تھی.... وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اور کانچ کی گڑیا کی طرح اسے تھام کر بیٹھا دیا... ڈاکٹر مسکراتے ہوئے پیچھے ہٹ گئی_____

"یو فیل بیٹر.... درد تو نہیں ہو رہا ہے_" بے حد فکر مندی سے وہ آروشا کو تھامے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا، اس کے ہر انداز سے اس کی بے انتہا محبت چھلک رہی تھی.... ڈاکٹر مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی.. یہ وہی مرد تھا جو ایک دن اپنی بیوی پر ظلم ڈھا کر اسے بیہوشی کی حالت میں اس کے پاس لایا تھا اور آج... انہیں آروشا کی قسمت پر رشک ہوا_____

"اصلان میں ٹھیک ہوں... بس مجھے لے چلے اور آپ نے وعدہ کیا تھا نا مجھے باہر لے جا کر میری پسند کی ساری چیزیں کھلائے گے تو چلے اب..." وہ اصلان کے سہارے سے اترتی ہوئی اسے اس کا وعدہ یاد دلا رہی تھی اور اصلان تو اس کی اسی معصومیت پر دل و جان سے مرتا تھا_____

"بس چلتے ہیں.. جو تم کہوں گی وہ سب.." اسے بازوؤں میں سنبھال کر اپنے سہارے سے کھڑا کر چکا تھا_____

ماں جی نے تاسف سے بہو کو دیکھا جب سے وہ زچگی کے دور سے گزر رہی ہے ساری فالتو چیزوں کا اسے کھانے کا دل کرتا ہے... گھر پر تو وہ سر پر سوار ہو کر اسے صحت مند غذائیت بھری چیزیں کھلاتی تھی مگر جہاں اصلان کو دیکھا وہ الٹی سیدھی فرمائش شروع کر دیتی.... وہ لاکھ سمجھاتی مگر چپکے چپکے اصلان نہیں تو حشم یا ہانیہ اس کی ہر خواہش پوری کر دیتے_____

"مسٹر اصلان... میں آپ کا پانچ منٹ لے سکتی ہوں... اس کے بعد آپ جو چاہے آروشا کی فرمائش پوری کر سکتے ہیں_ "ڈاکٹر نے ہنس کر سب کی توجہ اپنی طرف کروائی تو اصلان نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا_____

"ڈاکٹر آپ کا مطلب یہ ہے نا میں وہ سب کھا سکتی ہوں نا جو میرا دل کہتا ہے_ "آروشا ڈاکٹر کی بات پر خوش ہو کر چہکی_____

"جو تمھارا دل کہے... سب کھا سکتی ہو تم_ "ڈاکٹر نے ہنس کر کہا_____

" دیکھے ماں.. اب تو پلیز مجھے کھانے کی چھوٹ دے دیں_ "وہ خوش ہو کر کچھ دوری پر کھڑی ماں جی سے منت آمیز لہجے میں بولی.. اصلان اپنی مسکراہٹ چھپاتا ساس بہو کو دیکھ رہا تھا_____

"بالکل نہیں آپ بتائے ڈاکٹر... بھلا دن بھر پیتزا.. برگر.. مو موز... گول گپے اور نجانے کیا الا بلا بتائے یہ صحت بخش چیزیں ہے_ "مان جی نے اس کی منت پر کان نا دھرتے ہوئے ڈاکٹر سے اس کی من پسند چیزوں کی لسٹ گنوا دی_____

"آروشا تم اپنی ڈائٹ کا خیال رکھو... تم سب کھاؤ مگر ایک لمٹ میں ابھی فل حال تمھارے لئے ہیلتھی چیزیں ہی اچھی ہو گی_ "ڈاکٹر نے نرم لہجے میں سمجھایا... آروشا کی شکل بیچاری ہوئی اور ماں جی خوش_____

"سن لیا اب گھر چلو تمھیں ڈھیر سارا باداموں والا حلوا بنا کر کھلاتی ہوں خوب دیسی گھی ڈال کر_ " آروشا کو ابھی سے متلی آنے لگی_____

"اصلان_" آروشا نے رونی صورت کے ساتھ سر گھما کر کے اپنے محبوب شوہر کو دیکھا اس نے آنکھ کے اشارے سے تسلی دے دی_____

"چلو میرے ساتھ میں بتاتی ہوں تمھیں... اسے ڈاکٹر سے بات کرنے دو_" ماں جی بولتی ہوئی اس کا بازوں نرمی سے تھام کر بہت سنبھال کر باہر لے گئی تھی_____

********************

"آپ کو مجھ سے کیا کہنا تھا ڈاکٹر... سب خیریت ہے نا.. آروشا یا میرا بچہ_" ان کے جاتے ہی وہ ڈاکٹر کے سامنے چیئر کھینچ کر بیٹھتے ہی فکر مندی سے پوچھ رہا تھا_____

"ایوری تھینک از فائن مسٹر اصلان... آپ کی وائف اور بچے بھی_" ڈاکٹر نے ہنس کر اسے حیران کر دیا_____

"بچے... آپ کا مطلب_" اصلان کا دل بڑی زور سے دھڑکا_____

"یس آپ کی بیوی دو بچوں کو اپنے رحم میں پرورش دے رہی ہے.. آپ دو بچوں کے پاپا بننے والے ہے_" ڈاکٹر نے یہ نیوز کیا دی.. اصلان کی خوشی دوگنی ہو گئی_____

"اوہ مائی گاڈ_" وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کیسے اپنی خوشی کا اظہار کرے_____

"بٹ ایک چھوٹی سی پرابلم ہے مسٹر اصلان_" ڈاکٹر اب بھی مسکراتی اسے دیکھ رہی تھی_____

"کیسی پرابلم_" اصلان نے جلدی سے پوچھا اس بار ڈر سا لگا....

"آپ کا ایک بے بی تو اسٹرانگ ہے بٹ دوسرا کمزور ہے.. اس کی ہارٹ بیٹ اس کی گروتھ ویک ہے... آپ کو بہت زیادہ خیال رکھنا پڑے گا_"ڈاکٹر نے ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بتایا تھا_____

"اس کی وجہ_"اصلان اب سنجیدہ ہو گیا_____

"ہوتا ہے مسٹر اصلان.. جیسا کی میں نے پہلے ہی کہا تھا.. آپ کی وائف ویک ہے ان کی پریگنسی میں کچھ کامپلیکیشن ہے... انہیں مینٹلی کوئی ٹینشن نہیں دی جائے وہ ابھی ایک بچے کے لئے تیار نہیں تو دو دو کافی بڑی بات ہے ان کے لئے_بٹ آپ ان کا ہر طرح سے خیال رکھے انشاءاللہ دونوں بچے اور آپ کی وائف سب کچھ ٹھیک رہیں گا_"ڈاکٹر اسے سمجھاتی ہوئی آخر میں مسکرائی_____

"کیا آروشا کو خطرہ ہے_"اصلان کے چہرے پر فکر سی تھی.. ڈاکٹر سنجیدہ ہو گئی_____

"دیکھے اصلان میر صاحب میں جھوٹی تسلی نہیں دوں گی مگر یہ بھی نہیں کہوں گی کی کافی مشکلات ہے... آپ انہیں کبھی بھی ذہنی دباؤ میں نہیں پڑنے دے، اس سے آپ کے بچے ہی نہیں خود مس آروشا کی جان کے بھی خطرے ہو سکتے ہیں_" اصلان نے گہری سانس لے کر خود کو سنبھالا

_____

"میں سمجھ رہا ہوں.."وہ اپنی پیشانی مسل کر پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"ویسے ایسے گھبرانے کی ضرورت نہیں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے_میں نے میڈیسنز دی ہے وہ پابندی سے کھلاتے رہے_انشاء اللہ آپ کے دونوں بچے صحت مند اس دنیا میں آئے گے_بس انہیں ٹینشن اور پریشانی سے دور رکھے_"ڈاکٹر نے اس بار بھرپور تسلی بخشی_____

"جی میں پورا خیال رکھوں گا_ "تائید میں سر ہلا کر وہ ہلکے سے مسکرایا_____

"مجھے یقین ہے... آروشا جیسی بچوں جیسی ہے اس کے لئے اپ جیسا ہی مرد پرفیکٹ ہے_ بہت اچھا لگتا ہے جب آپ کو دیکھتی ہوں کی آپ نے سب بھلا کر اس سے اتنی محبت دی_ "اس بار اصلان ساری ٹینشن بھلا کر دل سے مسکرایا_____

"وہ اس سے بھی زیادہ محبت ڈزرو کرتی ہے ڈاکٹر... اوکے ڈاکٹر تھینکس_ "اپنی بات کہہ کر وہ شکریہ کرتا چیئر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا_____

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جاتے ہوئے اصلان میر کو دیکھا اور پھر گہری سانس لے کر اپنی سامنے رکھی فائیل کو دیکھنے لگی_____

*********************

اصلان نے لیپ ٹاپ سے نگاہ ہٹا کر بیڈ پر آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھی آروشا کو دیکھا... ڈھیلی ڈھالے پیچ کلر کے کرتے اور پینٹ میں وہ پیر پھیلا کر موبائل ہاتھوں میں لے کر اپنا پسندیدہ شو دیکھ رہی تھی... ان تین مہینوں میں اس کے جسم میں بدلاؤ آنا شروع ہو چکا تھا.... جو اس کے حسن میں اضافہ ہی کر رہا تھا... چہرے پر چھایا نور اور آنکھوں کی چمک.. اصلان دن بدن اپنے آپ کو بے بس سا پا رہا تھا.. وہ اس کے لئے جیسے سانسیں بھی بن چکی تھی.... اس کا سارا غصہ ساری پریشانی بس ایک آروشا کو دیکھ کر ختم ہو جاتی تھی_____

اپنے اوپر اصلان کی نگاہوں کا ارتکاز محسوس کر کے آروشا نے موبائل سے نگاہیں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا... گود میں لیپ ٹاپ اور صاحب کھوئے کھوئے اسے دیکھ رہے تھے... آروشا نے منہ بنا کر پھر سے موبائل پر نگاہ جمالی ویسے بھی وہ اس سے خفا تھی_____

اس کے خفگی سے نگاہیں پھیر لینے سے اصلان مسکرا دیا اب اس کا کام میں کہاں دل لگنا تھا.. لیپ ٹاپ آف کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے گلاسیز اتار کر ٹیبل پر رکھا اور گود میں رکھا لیپ ٹاپ بھی ٹیبل پر رکھ کر اس نے ٹانگیں پھیلا کر ان کی اکڑن دور کی اور بھرپور انگڑائی لے کر وہ سوفے سے اٹھ گیا_____

"میرے پاس آنے کی کوشش بھی مت کیجئے گا... میں ناراض ہوں آپ سے_" اسے اٹھ کر اپنے پاس آتے دیکھ کر وہ بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہی چلائی_____

"آپ ناراض ہے مگر میں نہیں.. مجھے میری جان کے پاس آنے سے کوئی نہیں روک سکتا_" وہ مسکراتا ہوا ان ہی قدموں سے چلتا ہوا بیڈ تک آیا اور بڑے آرام سے اس کی ہی بغل میں بیٹھ کر اسے ایک بازوں کے گھیرے میں لے لیا_ آروشا نے بس چہرہ گھما کر اصلان کو دیکھا تھا دور جانے کی کوئی کوشش نہیں کی جانتی تھی وہ کہاں دور جانے دے سکتا ہے_____

"تمھاری پسند کی ساری چیزوں کا آرڈر دے دیا... بس کچھ منٹوں میں پہنچنے والا ہے..." اصلان نے اس کا سر چومتے ہوئے پیار سے کہا تو_ "سچ اصلان.." وہ اچھل ہی پڑی اور مڑ کر اس سے لپٹ گئی

_____

"آرام سے ہمارے بچے ڈر جائے گے.." وہ اس کے خوشی سے لپٹ جانے پر جلدی سے بولا اور احتیاط سے اسے سیدھا کیا_____

"سوری... بھول جاتی ہوں_" آروشا نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اپنے پیٹ کی طرف دیکھا پھر آرام سے اس کے شانے سے لگی_" احتیاط کیا کرو جان..." وہ خوشی سے اس کے پیٹ پر اپنے ہاتھ رکھ کر بولا_____

"اصلان... آپ جب میرے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہیں نا تو مجھے بہت سکون ملتا ہے... ہمارے دونوں بچے بھی آپ کے تحفظ ملنے سے پر سکون رہتے ہیں_" وہ بچوں جیسی خوشی سے اسے دیکھتی بتا رہی تھی

_____

"ان کا پاپا جو ہوں... اور ان کی ممی میری جان_" اس نے جھک کر اس کی ناک چومی اور پھر سیدھا ہو گیا_ آروشا ابھی کچھ کہتی کی ڈور پر زبردست دستک ہوئی... جانی پہچانی دستک_____

"آ گیا سالا..." اصلان کا منہ بن گیا... جب سے حشم نے خبر سنی تھی وہ ضرور بیچینی سے بہن کے پاس آنے کی ترکیبیں ہی سوچ رہا ہو گا اور جو اسے مل گئی تھی_____

"اصلان آپ گالی بھی دینے لگے_" آروشا نے فوراً برا مانا_____

"استغفر اللہ..... سالا ہے تو سالا کہہ رہا ہوں_" وہ سر تاسف سے ہلاتا اسے آہستہ سے الگ کرتا بیڈ سے اتر گیا_____

"دن رات حاشو کو میرا بھائی میرا بھائی کہتے رہتے ہیں اور جہاں وہ میرے پاس آیا فٹ سے سالا ہو جاتا ہے_" آروشا آرام سے دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر درست کرتی اصلان کو چھیڑنے لگی_____

"میری بیوی صرف میری ہے.... سالا میرے ٹائم میں آکر گھسے گا تو سالا ہی کہوں گا_" وہ اسے چڑاتے ہوئے ڈور کی طرف بڑھ رہا تھا... اب تک کئی بار دستک دی جا چکی تھی_____

"تمھیں کس نے بولا تھا یہ سب لانے کو..." ڈور کھولتے ہی اس نے دانت نکال کر کھڑے حشم کو ڈپٹا.. جس کے ہاتھوں میں شاپر تھے تو یہ ترکیب آزمائی تھی اس نے_____

"وہ کیا ہے نا لالا مجھے اپنی بہن سے ملنا ہے.. اور اپنے بھانجوں کے آنے کی خوشی میں مبارک باد بھی دینی ہے_" حشم آنکھوں ہی آنکھوں میں بہنوئی کو ناراضگی سے دیکھتا مگر ہونٹوں پر مکھن لگائے اسے راضی کر رہا تھا_____

"پورا دن مل کر سکون نہیں ملا_" اصلان دیوار کی طرح اس کے سامنے کھڑا اسے گھور رہا تھا

_____

"پورا دن..." حشم کو صدمہ لگا_" آپ نے مجھ سے میری بہن چھین لی ہے.... دو منٹ میں اپنی بہن سے دل کی باتیں کرنے کو ترس گیا ہوں_" حشم کے ڈرامے پر اصلان دل ہی دل میں ہنسا

_____

"بیوی کس لئے دی ہے... دل کی باتیں اس سے کیا کرو_ "راہ حل بتا کر اصلان نے اس کے ہاتھ سے سارے شاپرز لینے چاہے_____

" آدھی ادھوری بیوی دے کر... رخصتی نا کر کے آپ مشورے تو نا دے.." اس کے شکوے پر اصلان نے اس بار اس کے سر پر چپت لگائی_____

"جب تک طوطے سے اپنی جان نا نکال لوں تب تک آدھی ادھوری پر صبر و شکر کر لو_ "اصلان نے اس بار کنارے ہو کر اسے اندر آنے کی جگہ دی.. جانتا تھا اب بغیر اپنی بہن سے فالتو باتیں کئے بنا وہ ٹلنے والا نہیں_____

" آشو.. تو ہی اب انہیں اس داستان دیو سے باہر نکال سکتی ہے ورنہ یہ سچ مچ کے دیو بن جائے گے_" حشم اصلان کو چھیڑتا ہوا وہی آروشا کے پاس پھیل کر بیٹھ گیا_____

"ہانو کو بھی بلا لیں.._" آروشا نے فرمائش کی_____

"اب گئی تمھاری رات اصلان صاحب_" اصلان سر ہلاتا خود بھی ان دونوں کے پاس آکر بیٹھ گیا _کچھ ہی دیر میں ہانیہ بی بی بھی روم میں موجود تھی اور چاروں کی باتوں اور قہقہے سے روم گونج رہا تھا

_____

********************

"آؤ فیضان بیٹھو... کہاں تھے تم_" جیسے ہی ڈور ناک کرکے وہ اندر آیا.... اصلان نے خوشگوار حیرت سے کہتے ہوئے اسے بیٹھنے کا بھی اشارہ کیا..... وہ اپنے آفس میں بیٹھا آفس ورک انجام دے رہا تھا... فیضان کو اس نے بہت خاص کام پر تعینات کیا ہوا تھا.. اس لئے اس سے ملاقات کم ہی ہوتی تھی... بس وہ موبائل پر ساری خبریں اصلان کو دے دیتا تھا_____

فیضان مسکراتے ہوئے اصلان کے سامنے والی چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا... ویسے وہ بیٹھتا نہیں تھا مگر آج اصلان نے پیار سے حکم دیا تو وہ اس کے احترام میں بیٹھ گیا_____

"تم ٹھیک ہو نا... تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہے نا_" اصلان اس کے لئے فکر مند رہتا تھا... وہ اسے اپنے دوست کی طرح عزیز تھا_____

"نو سر... کوئی پرابلم نہیں میں اپنا کام بہت احتیاط سے کر رہا ہوں_" فیضان عقیدت سے اپنے باس کو دیکھتے ہوئے ادب سے بولا_____

"ہاں احتیاط سے کام کرو اور اپنا خیال بھی رکھو.. تمھاری جان میرے لئے بہت قیمتی ہے_" وہ مسکرا بھی رہا تھا اور اس کے لئے بہت فکر مند بھی تھا_ تبھی اصلان کے موبائل پر میسج نوٹیفکیشن بجی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا .....

فیضان نے غور سے اپنے مالک کو دیکھا.. کل کے اصلان میر اور آج کے اصلان. میر میں کتنا فرق آ چکا تھا_ ہر وقت چہرے پر چھائی رہنے والی سختی اب غائب ہو چکی تھی.. کالی آنکھوں کی چمک اسے اور بھی جذابیت بخش رہی تھی.... سچ کہا ہے کسی نے سچی محبتیں انسان کی زندگی بدل دیتی ہے جیسے اصلان میر کی بدلی_____

"مجھے دیکھنا چھوڑو اور جو کہنا ہے وہ کہو_" موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنے کو لگاتار دیکھتے فیضان سے جیسے ہی اس نے کہا وہ جھینپ سا گیا_____

"سوری سر بس...." خجل سا ہو کر وہ سر جھکا گیا_____

"کوئی بات نہیں... بقول میری وائف کے میری پرسنیلٹی ایسی ہے کی لوگ سب بھول کر مجھے دیکھنے لگتے ہیں_" اصلان میر اور ایسا مذاق فیضان مسکرائے بنا نا رہ سکا_____

"اوکے...اب کام کی بات پر آجاؤ_"بہت ہو چکا مزاق اصلان اب سنجیدہ ہوا تو فیضان بھی سنجیدہ ہو کر بولنے لگا_"سر جیسا کی آپ کو معلوم ہے.. کی ہم نے کس طرح ملک سنان کی کمپنی کو نقصان پہنچایا اور اس کا غیر ملکی دھندے کا نقصان کیا اس کی وجہ سے اسے کچھ مہینوں کے لئے یہاں سے جانا پڑا ....

"ہمم.. آگے آگے دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے فیضان_"وہ اسے ٹوک کر چیئر سے ٹیک لگا کر ملک سنان کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھری_____

"اس بار پرابلم ہے سر_"فیضان کچھ پریشان سا تھا_____

"کیسی پرابلم..."اصلان سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"سر ملک سنان کو کم مت سمجھے وہ برسوں سے اس دھندے میں ہے... لڑکیوں اور لڑکوں کی سپلائی.. غیر قانونی اصلاحات کی لین دین... اور ڈرگز ان سب کاموں میں وہ چاروں ہی ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں.. اور اب.."وہ بولتے بولتے رکا_____

"کیا کہنا چاہتے ہو_"اصلان کے تاثر سخت ہوئے_____

"سر ہم نے بس اس کا ایک دھندا بند کروایا ہے وہ ڈرگز اور چیزوں کی اسمگلنگ کا جو آپ سے چھپ کر آپ کے گاؤں میں انجام دیا جاتا تھا ابھی بھی بہت سے غیر قانونی دھندے ہے ان کے_" فیضان نے اصلان کے سنجیدہ ہو چکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا_____

"اب بھی وہ لوگ ایسے بہت سے کام آرام سے کر رہے ہے.... ملک سنان ملک سے باہر ہے مگر اس کے سارے کام ہو رہے ہے... نقصان تو ہوا ہے مگر ویسا نہیں کی ملک سنان پکڑ میں آ جائے... سر وہ فائل بہت اہم ہے بس ایک بار وہ مل جائے_" فیضان نے جوش سے ٹیبل پر ہلکے سے ہاتھ مارا... اس کی بڑی خواہش تھی کی وہ ملک سنان کو جیل کی سلاخوں میں دیکھے_____

"فائیل سمجھو اب ہمارے پاس ہی ہے_" اصلان نے بتا کر دھماکا کیا_____

"سچ میں یہ تو بہت اچھا ہے.. وہ فائل سب کام کر سکتی ہے_" وہ بے انتہا خوش ہو گیا_____

"نہیں فیضان صرف وہی فائیل نہیں ایک فائل اور ہے اور اس بار رنگے ہاتھوں ان کو پکڑنا ہے کچھ مہینوں بعد وہ ایک بہت بڑی سپلائی کرنے والے ہے اور..." اصلان دھیرے دھیرے اسے اپنا پلان سمجھانے لگا... جسے غور سے سنتے ہوئے وہ سر ہلا رہا تھا_____

"اوکے سر جیسا آپ کہے_" فیضان اطاعت سے سر ہلا کر اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا_____

"ایک بات اور سر_" وہ جانے ہی لگا تھا کی اسے کچھ یاد آیا اور وہ جھجک کر اصلان سے بولا

_____

"ہاں کہو_" اس کی آواز بہت نرم تھی_____

"آپ کو پاپا بننے کی مبارک باد ادھار تھی بہت بہت مبارک ہو آپ کو سر_" فیضان دل سے اس کے لئے خوش تھا_____

"تھینکس..." اصلان کی ساری ٹینشن پل میں دور ہو گئی... چہرے پر چمک آ گئی_____

"آپ کے بچے سے ملنے تو آ سکتا ہوں_" فیضان نے جھجھکتے ہوئے فرمائش کی تو اصلان ہنس دیا

_____

"آف کورس.. بچے سے نہیں بچوں سے میں دو بچوں کا پاپا بننے والا ہوں_" اس کی خوشی سے خبر دینے پر فیضان بے انتہا خوش ہو گیا_

"ڈیٹس گریٹ.... اللہ ان کو اپنے حفاظت میں رکھے_" وہ دعا دیتا اسے سلام کرتا چلا گیا تو اصلان مسکراتے ہوئے اپنے سامنے رکھی فائل کھول کر دیکھنے لگا_____

**********

"یہ کیا ہے اصلان... تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ہمارے ساتھ_" چاچی اپنے ہاتھ میں پکڑے کاغذات لئے اس کے سر پر کھڑی تھی_ انہوں نے اس کے گھر آنے کا بھی انتظار نہیں کیا.... ایک طنزیہ مسکراہٹ اصلان کے ہونٹوں کو چھو کر معدوم ہو گئی_____

چاچی ہاتھ میں لئے پراپرٹی کے پیپرز اس کی ٹیبل پر پھینک کر اسے شعلے ور نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دانت پیس رہی تھی..... اصلان نے آرام سے بیٹھے ہوئے ان کے ضبط کرتے چہرے کو دیکھا... پھر اسی پر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ انہیں دیکھتے ہوئے بولا تھا_ "یہ ندا صدا کا حق ہے چاچی.. جو میں نے انہیں دیا ہے_" بے نیازہ سے کہتے ہوئے.. اپنی چیئر کو ادھر اُدھر گھماتے ہوئے اس نے ٹیبل سے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور موبائل پر نگاہ ڈالی_____

"مجھے بیوقوف مت سمجھو اصلان_ تم نے یہ کام کس لئے کیا ہے اچھے سے جانتی ہوں_" وہ بہت ضبط کر رہی تھی... دانت پر دانت رکھ کر وہ اسے جیسے کچا چبانے کے لئے گھور رہی تھی_ دل تو یہی کہہ رہا تھا کی پر سکون سے بیٹھے اصلان میر کا منہ نوچ لیں_____

"میں نے آپ کو کبھی بیوقوف سمجھا بھی نہیں چاچی_" وہی دوسروں کو جلا کر راکھ کر دینے والا لب ولہجہ.... اس وقت وہ بھی سر سے پیر تک جل کر راکھ ہو گئی_____

"اصلان میں صرف یہی جاننا چاہتی ہوں.... تم نے ہمارے حصے کی ساری پراپرٹی صرف ندا صدا کے نام کیوں کر دی اور اس پر سے ندا صدا کی ذمہ داری بھی تم نے لے لی ہے... کیا میں ان دونوں کی کچھ نہیں ہوں_" وہ آگ اگلتی آنکھوں سے اسے دیکھتے اس بار زرا تحمل سے بولی تھی_ وہ غصے

میں اپنا کام خراب نہیں کرنا چاہتی تھی.... اصلان نے سیدھے ہوتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر پڑے کاغذات میں سے ایک الگ سے رکھا ہوا پیپر اٹھایا_____

"یہ دیکھ لیں... میں نے وہی کیا جو مجھے بہت پہلے ہی کر لینا چاہئے تھا..... آپ کو بھی تسلی ہو جائے گی _"اس نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کاغذ ان کی طرف بڑھا دیا.. انہوں نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے کاغذ لیا تھا اور تیزی سے ان کی نگاہ کاغذ پر پھسلنا شروع ہوئی..... "یہ.. یہ..." وہ آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے بیٹھے مطمئن سے اصلان کو دیکھ رہی تھی_____

"اب تو آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے چاچی..."اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری.. کالی آنکھوں کی وہ چمک... چاچی منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی.... وہ اسے کبھی بہت سیدھا سادہ اور بیوقوف سا سمجھتی تھی مگر کچھ دنوں سے انہیں سمجھ آ گیا تھا کی اصلان میر کو انہوں نے ہمیشہ غلط سمجھا اور آج وہ ساکت سی پھر سے چیئر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اصلان کو دیکھ رہی تھی

_____

"چچا نے مرنے سے پہلے اپنے حصے کی ساری پراپرٹی میرے نام کر دی تھی... اور صاف صاف لکھا تھا میں جو چاہوں اس پراپرٹی کا کر سکتا ہوں... اب تک میں خاموش رہا.. ہمیشہ آپ نے اور آپ کی بیٹی نے جس طرح سے چاہا جیسا چاہا میرے باپ چچا اور میری محنت کا پیسا اڑایا مگر اب نہیں..."

سیدھے ہو کر ٹیبل پر کہنی رکھی اور دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو آپس میں پھنسا کر ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھے انہیں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا... ان کے چہرے کا رنگ اڑنے لگا اس کی آنکھوں سے انہیں پہلی بار خوف سا محسوس ہوا تھا_____

"اب وہی ہو گا جو میں چاہوں گا... ندا صدا ہی اس جائداد کی حقدار ہے اور جب تک ان کی شادیاں نہیں ہو جاتی وہ میری ذمہ داری.. اس کے بعد میں ان کا حصہ پوری خوشی سے انہیں دے دوں گا_" وہ سنجیدگی سے بول کر سائڈ دراز سے سگریٹ اور لائٹر نکال کر اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا

_____

"میرا اور عانیہ کا حق... اس کا کیا میں تمھارے چچا کی بیوی ہوں اور وہ ان کی بیٹی اس حق کا کیا_" وہ بھڑک کر اسے بس گھور رہی تھی_____

اصلان آفس کے پردے کھسکا کر گلاس وال سے باہر دیکھتے ہوئے منھ میں سگریٹ دبا کر لائٹر جلا کر سگریٹ سلگانے لگا... پھر لائٹر ٹیبل پر پھینک کر کش لیتے ہوئے ان کی طرف مڑا_____

"آپ یہاں آرام سے ہے.. وہ بھی ہے.. رہنا... کھانا.. پہننا سب کی فراوانی ہے اس سے زیادہ آپ کو کس چیز کی خواہش ہے_" اپنے حق مانگنے پر ایسا ٹھنڈا جواب انہوں نے اصلان کو غصے سے دیکھا

اور پھر جھٹکے سے چیئر پیچھے کھسکا کر کھڑی ہو گئی_ اصلان اطمینان سے سگریٹ کے کش لیتا رہا تھا

"اصلان تم اچھا نہیں کر رہے ہو.. مجھے نہیں چاہیے یہ بھیک.. مجھے میرا حق چاہیے_" ان کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے اصلان کے ساتھ ساتھ اس کے آفس میں بھی آگ لگا دے

"آپ اپنا اکاؤنٹ چیک کر لیں میں نے اتنی رقم ڈال دی ہے جتنا آپ کا حق بنتا ہے_ باقی اب آپ کا کوئی حصہ نہیں_" وہ سکون سے ساری سگریٹ ختم کر کے فرش پر پھینک کر اپنے جوتوں تلے مسل رہا تھا..... چاچی نے اس کے جوتوں تلے دیکھا وہ انہیں بھی شاید ایسے جوتوں تلے مسلنے کی خواہش رکھتا تھا مگر وہ کیا کر سکتی ہے ابھی اسے اندازہ نہیں تھا_____

"تمھیں میں دیکھ لوں گی اصلان میر... مجھے تم نے ابھی تک بہت کمزور سمجھا ہے.. تمھیں میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے_" وہ زخمی ناگن کی طرح اسے دیکھتے ہوئے پھنکاری_ دوسری سگریٹ سلگاتے ہوئے اصلان کے ہونٹوں پر زہر بھری سی مسکراہٹ ابھری_____

"آپ نے شاید مجھے صحیح سے سمجھا نہیں ہے چاچی... جب تک میں نے چاہا تب تک آپ نے جو چاہا کیا مگر اب آپ کچھ نہیں کر سکتی... آپ کی بھلائی اسی میں ہے کی بس خاموشی سے سارے تماشے دیکھے جو اب ہونے والا ہے_" وہ انہیں دیکھتے ہوئے سرد آواز میں انہیں بالکل ساکت کر دیا.... پھر اور کچھ کہے بغیر وہ پیپرز اپنی مٹھی میں دبا کر مسلتے ہوئے مڑی تھی اور جس تیزی سے اس کے آفس میں آئی تھی.... اسی تیزی سے آفس سے نکلتی چلی گئی_____

ان کے پیچھے اس کے ہونٹوں پر سگریٹ کے دھواں چھوڑتے ہوئے زہر خند مسکراہٹ ابھری.... آنکھوں میں سرخی سی اتری تھی... کتنا سخت تھا اصلان کا اس وقت یہ قبول کرنا اپنے جن چار دشمنوں کو وہ کھوج لگا رہا تھا.... ان میں سے ایک اس کی چاچی بھی ہے یعنی آسیہ بیگم.... جس دن ان کی حقیقت اس پر کھلی تھی، اس دن اصلان بری طرح سے ٹوٹا تھا... وہ کیا سمجھا تھا انہیں... ماں کا مرتبہ دیا تھا انہیں اور انہوں نے ہمیشہ اس سے اس کی ماں کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھا.... صرف اسے ہی کیا انہوں نے تو ہمیشہ ان کے پورے خاندان سے نفرت کی اپنا دشمن سمجھا .....

شاید چچا کو بھی ان پر شک ہو گیا تھا تبھی تو انہوں نے ایسی وصیت تیار کروائی تھی... کتنے سالوں تک انہوں نے اپنے ناگن روپ پر ایک محبت بھری عورت کا کھول چھڑا کر ان سب کو دھوکا دیا.... اسی دشمنی اور جائداد کے لالچ میں انہوں نے اپنی بدکردار بیٹی اصلان جیسے شریف انسان سے باندھ دی .....

اور اب جب وہ سب کچھ جان چکا تھا تو اب تک صرف اس لئے اس نے ڈرامہ پلے کیا تھا تاکی وہ انہیں اپنے ساتھ رکھ ان تینوں کے گلے تک پہنچ سکے... اس میں سے ملک امجد تو اس دنیا سے جا چکا.. اب ان تینوں پر اسے اپنا شکنجہ کسنا تھا اور بہت جلد اسے کامیابی ملیں گی یہ اسے یقین تھا

********************

"بس بہت ہو گیا شاہنواز اب اور نہیں.... اس اصلان میر کو سبق سکھانے کا وقت آ گیا ہے... کیسے بھی مجھے اب اس کی موت چاہیے_" شاہنواز خان نے اپنے سامنے بیٹھی بھڑکی ہوئی عورت کو دیکھا..... جب سے وہ ان سے ملنے آئی تھی لگاتار یہی بات رٹ رہی تھی اور انہیں اب کوفت سی ہونے لگی

"بس کرو آسیہ... کیا فضول سی بات لے کر بیٹھ گئی ہو... وہ کیا کوئی راہ چلتا عام انسان ہے جو اسے مار کر تمھارے قدموں میں ڈال دوں_" بے زرای سے کہتے ہوئے انہوں نے ہاتھ میں لیا ہوا ڈرنک ہونٹوں سے لگالیا_____

"ہاں تم کیوں اس کی موت چاہوں گے.. تمھارا داماد جو ہے... اپنی بیٹی کا بیوہ ہونا کہاں برداشت ہو گا _وہ دن رات تمھاری بیٹی کے تلوے چاٹتا ہے... ایسا داماد تمھیں کہاں ملیں گا_" شاہنواز نے تاسف سے نفرت سے بولتی آسیہ کو دیکھا... آج بھی ان کی طرح ان کی سوچ اور بات بھی ایسی ہی بیوقوفی بھری سطحی ہوتی ہے.... وہ اسکول کے زمانے سے ان کو جانتے تھے وہ جتنی سطحی تھی ان کے مقابلے میں شازیہ ہمیشہ رکھ رکھاؤ والی اور ہمیشہ معاملہ فہم رہی تھی_ انہوں نے ہمیشہ یہ خواہش کی تھی کہ بجائے آسیہ کے شازیہ ان کی عاشق ہوتی مگر اس نے تو کبھی انہیں گھاس ہی نہیں ڈالی

_____

"تم بھی تو اس کی چاچی ہو اور ایک رشتے سے خالہ بھی..." انہوں نے ڈرنک کا خالی گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے طنزیہ نظروں سے اپنے سامنے بیٹھی آسیہ بیگم کو دیکھا_____

"ہمیشہ کی طرح ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں اس کی چاچی بننے پر... زبردستی شادی ہوئی تھی میری اس کے چاچا سے اور یہ سب تمھاری وجہ سے تھا شاہ اگر تم اس وقت مجھ سے شادی کو راضی ہو جاتے تو

میں بھاگ کر تم سے شادی کر لیتی مگر اس فہد میر سے نہیں_" وہ انہیں دیکھتے ہوئے زہر خند آواز میں کہتی انہیں مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی.... شاہنواز خان دوبارہ گلاس بھرتے ہوئے اس بار ان کے لئے بھی گلاس بھرا تھا_____

"آسیہ جان تمھیں معلوم ہے.. مجھے شادی وادی جیسے رشتے سے سخت نفرت ہے..." ان کی طرف گلاس بڑھاتے ہوئے وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے ان کے غصے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ بھی رہے تھے.... آسیہ نے گلاس لیتے ہوئے خاموشی سے انہیں دیکھا_____

"کیا دیتے ہیں یہ رشتے صرف دھوکہ اور دکھاوے کی محبت... اگر ہماری شادی ہو جاتی نا تو تم اس وقت میرے سامنے بیٹھی یہ بات نا کہتی بلکہ مجھ سے چھٹکارا پانے کی کوشش میں لگی ہوتی اور جس محبت میں تم اب تک آہیں بھرتی ہو وہ محبت اب تک نفرت میں تبدیل ہو چکی ہوتی... ویسے ایک بات کہوں آسیہ..." اپنی بات کہتے کہتے وہ راز داری سے ان کی طرف جھکے... انہوں نے بس سوالیہ نگاہوں سے شاہنواز خان کے خوبرو چہرے کو دیکھا_____

"مجھے لگتا ہے تم بس مجھ سے محبت کا ناٹک کرتی ہو... پیٹھ پیچھے تم صرف میری بربادی چاہتی ہو_" اپنی بات کہہ کر انہوں نے ایک قہقہہ لگایا.. ہر جذبات سے عاری ایک کھوکھلا قہقہہ

_____

"تمھاری یہی حرکتوں کی وجہ سے ایسا ہی چاہتی ہوں_" وہ بری طرح سے جل کر اپنا گلاس منھ سے لگا کر گھونٹ گھونٹ مشروب حلق سے اتارنے لگی.. ادھر وہ اسی طرح ہنستے ہوئے سوفے سے ٹیک لگا چکے تھے_____

"شاہنواز... بہت ہو چکا میں اب تمھاری بات نہیں مانوں گی.. میں ملک سنان کو سب بتادوں گی.. جو ہم نے اس سے چھپا کر رکھا ہے_" انہوں نے ہنستے ہوئے شاہنواز خان کو خاموش کر دیا.... ان کے جبڑے تن گئے.. پیشانی پر بل پڑے تھے_____

"ٹھیک ہے بتادو.... بٹ یہ مت بھولنا کی وہ یہ خبر چھپانے پر تمھارا بھی برا حال کر دیں گا... میں یہ بھی بتادوں گا کی تم آروشا کی جان لینا چاہتی ہو تو سوچ لو وہ تمھاری کھال بھی ادھیڑ دیں گا_" ان کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی آسیہ بیگم کا سارا جوش دھواں بن کر اڑ گیا_____

"دیکھو آسیہ جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو، کچھ دنوں بعد وہ خود آرہا ہے... تب سب سنبھال لیں گے... تب تک میری سنگت کا انجوائے کر لو کیا پتا کل رہوں یا نا رہوں_" وہ اسی طرح مسکراتے انہیں آنکھ مار کر دیکھتے ہوئے ڈرنک کرنے لگے تو آسیہ بھی بے بس سی بس شراب کے گھونٹ بھرتی

آگے کے بارے میں سوچنے لگی... اصلان سے بدلا تو انہیں لینا ہی تھا مگر کیسے وہ یہی سوچ رہی تھی

_____

**********

روز کی طرح اس نے جیسے ہی ویلا کے اندر قدم رکھا ہنگاموں نے اسے خوش آمدید کہا تھا... حشم کی چھٹیاں چل رہی تھی تو وہ ہانیہ اور ندا صدا کے ساتھ مل کر ہر وقت ایک ادھم مچائے رکھتا تھا..... بقول ہانیہ کے.. ماموں بننے کی خوشی میں وہ جو پہلے آدھا پاگل تھا اب پورا ہو گیا ہے..... سب سوچتے ہوئے اصلان مسکراتے ہوئے اندر چلا آیا_____

امید کے مطابق سب لیونگ روم میں ہی جمع تھے..... سب کے درمیان وہ بھی موجود تھی روز کی بحث چھڑی ہوئی تھی.... ماں جی اور اماں جان اپنے بیچ آروشا کو پکڑ کر بیٹھی تھی.... جب سے وہ پریگینسی کے دور سے گزر رہی تھی تب تک جب تک اصلان نہیں ہوتا ماں جی ہر وقت اس کی نگرانی کرتی رہتی تھی..... انہیں ڈر تھا جانے کب وہ بیوقوف لڑکی ان لوگوں کے ساتھ اچھل کود شروع کر دے_____

"لالا.. آ گئے... لالا آ گئے...." ندا صدا چلاتی ہوئی دوڑ کر اصلان کے ارد گرد اس سے لپٹ گئی... اصلان ان دونوں کی پرورش بھائی سے زیادہ باپ کی طرح کر رہا تھا.... وہ نہیں چاہتا تھا ایک زرا سی اس کی لاپرواہی سے اس کے چچا کی دو معصوم بیٹیوں پر اس کی ماں اور بہن کی کرتوتوں سے گہرا اثر پڑے_____

"لالا دیکھے یہ حشم بھائی گیم میں کتنی چیٹنگ کر رہے ہے_" ان دونوں نے ہی سر اٹھا کر اصلان سے حشم کی شکایت کی... اصلان نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ تیزی سے نگاہیں پھیر کر انجان بن گیا

_____

"میں اس کے کان کھینچوں گا... آج کے بعد یہ میری گڑیا بہنوں کے ساتھ کھیل ہی نہیں کھیلے گا..." اس نے پیار سے دونوں کے سر سہلا کر تسلی دی_____

"نہیں نہیں... اس لئے تھوڑے ہی بولا ہے... ہمیں تو بس حشم بھائی کے ساتھ کھیلنا ہے_" یہ بھی منظور نہیں تھا ایک کورس میں وہ جلدی سے چلائی تو اصلان کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب کو ہنسی آ گئی_____

"دیکھا.... یہ حال ہے میری فینس کا کتنا پسند کرتی ہے اپنے ہیرو بھائی کو_" اپنے پاس بیٹھی ہانیہ کو کالر اونچا کر کے چڑاتے ہوئے حشم نے منھ چڑایا_

"ہیرو... منھ دھو کر آجاؤ اپنا پہلے... ایسا مریل ہیرو ہو گا کہیں جیسے تم ہو..." وہ اسے جلائے تو وہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی.. جواب دے کر کشنز گود میں رکھ کر آرام سے بیٹھ گئی_____

"موٹی چھپکلی..." ہانیہ نے سرگوشی پر بہت ہی تپ کر رخ موڑ کر ابھی کچھ کہنے کے لئے منھ کھولا تھا کی ماں جی نے ٹوک دیا_"ہانی.. کیا بچوں کی طرح لڑنے بیٹھ جاتی ہو.. کچھ تمیز ہے کی نہیں_" ماں جی کے ڈانٹنے پر حشم کے ہونٹوں پر جلانے تپانے والی مسکراہٹ آئی اور ہانیہ جل کر راکھ ہی ہو گئی

_____

"جاؤ... ملازمہ سے اصلان کے لئے چائے کا کہہ آؤ..." اس سے پہلے وہ حشم پر جھپٹ پڑتی ماں جی نے رعب سے کہہ کر اسے وہاں سے اٹھا دیا.. وہ پورے جلال سے گود میں رکھا کشنز حشم کے منھ پر پھینک کر اٹھی تھی_____

"ہانو... کشن لگ جاتا تو..." اب تک چپ چاپ ہاتھ میں لیا ہوا فروٹس کا باؤل صاف کرتی آروشا سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا باقی کچھ بھی.. اصلان گہری سانس لے کر ان کے ہی پاس دوسرے سوفے پر بیٹھا تھا_____

"کشن تھا... پتھر نہیں.. تمھارے بھائی کے تھوبڑے کی خوبصورتی میں کمی نہیں ہو جاتی.." ہانیہ کا خون ہی کھول گیا تھا آروشا کے ٹوکنے پر اور حشم کے قہقہے پر اوپر سے اس کے لالا بھی ہنس رہے تھے...وہ پیر پٹختی وہاں سے گئی تھی_____

"غصہ ہو گئی کیا ہانو... اماں جان میں نے تو بس حاشو کے خیال سے کہا تھا..." آروشا کی معصومیت پر اماں جان نے بس مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا... سب ہی مسکرائے تھے

_____

"تو نے کچھ غلط نہیں کہا وہی جلتی سڑتی رہتی ہے میرے حسن سے_" حشم نے ہاتھ اٹھا کر منہ بناتے ہوئے آروشا کو تسلی دی.... اس بار سب کی بے ساختہ ہنسی وہاں گونجی تھی_____

"آج آپ اتنے کول کول کیوں نظر آرہے ہیں... کوئی جلتی پھڑکتی سلگتی بات نہیں کی آپ نے_" حشم اب اس کی طرف رخ موڑ کر خاموشی سے ہنستے اصلان کے کان میں تقریباً گھس کر شرارت سے بولا تھا_____

"اپنا منھ تم ایک فٹ کی دوری پر بھی رکھ کر یہ بات کہہ سکتے تھے_" اصلان نے بھی سرگوشی میں ہی کہتے ہوئے اس کا جبڑا پکڑ کر دو فٹ دور کر دیا_____

"تو یہ سرگوشی کہاں ہوتی..." اس نے بڑی مشکل سے اپنا جبڑا اس کے ہاتھ سے آزاد کروایا اور پھر سے جسارت کرتے ہوئے اس کے کان میں گھسا.. "اسلان جی یہ کہہ رہا تھا آج آپ بڑی شرافت کے موڈ میں ہے... آج بس آنکھوں سے ہی محبوب کے دیدار ہو رہے ہے_" اس کی شوخی پر اصلان نے گردن موڑ کر حشم کو گھورا.. وہ بے شرموں کی طرح دانت پھاڑ کر آنکھ مار چکا تھا

_____

"ماں آج اس نے آروشا کو چپکے سے ڈھیر ساری کھٹی میٹھی کینڈیز دینی ہے.... اس کی الماری میں ہے چیک کر لے_" اصلان نے سنجیدگی سے اس کا راز فاش کر دیا اور حشم بوکھلا گیا_____

"حشم... یہ کیا ہے.. مجھے معلوم ہے تمھاری بہن ہے تو میری بیٹی بہو دونوں ہے... اٹھو آج تمھیں بتاتی ہوں چلو مجھے چیک کرنے دو تمھاری الماری... آج میں تمھاری اچھے سے خبر لوں گی_" وہ فوجیوں والے روپ میں آجائے تو کوئی ان کے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا تھا..... حشم نے بے زاری سے کھاتی ہوئی بہن کی طرف دیکھا مگر ایک ماں جی ہی تھی جو اگر حشم کو مار بھی دے آروشا کچھ نہیں کہہ سکتی تھی _____

حشم نے ماں جی کے ساتھ جاتے جاتے کینہ والی نگاہوں سے اصلان کی طرف دیکھا پیر پر پیر رکھ وہ آرام سے آنکھ مار کر اسے جلا چکا تھا_____

"اصلان بہت ستاتے ہو تم اسے.." اماں جان نے پیار سے پوتے کی شرارت پر اسے ٹوکا... آروشا بھی منہ بنا کر اسے گھور رہی تھی...اس کی وجہ سے اس کی چیزیں بھی گئی ہاتھ سے_____

"میرا پیارا بھائی جو ہے_" وہ کہتے ہوئے سوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور خود کو خفا نظروں سے دیکھتی آروشا کے قریب آیا_"بہت دیر سے بیٹھی ہو.. آؤ چلو بیڈ روم میں آرام کر لو_اماں جان اجازت _"اماں جان سے جھک کر اجازت لیتا وہ آرام سے اسے باؤل سمیت ہی اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اپنے بیڈ روم کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا .....
اماں جان مسکراہٹ چھپاتی ان دونوں کو ہی خوشیوں کی دعا کرتے ہوئے خود بھی اٹھ گئی

_____

"لالا لے گئے آشو کو..." ہانیہ ان دونوں کو سیڑھیاں چھڑتے جاتے دیکھ چکی تھی پھر بھی دادی سے پوچھ لیا..."ہاں.. اللہ اصلان کی خوشیاں ہمیشہ سلامت رکھے_"وہ پیار سے پوتی کے گالوں کو چھوتی بولی .....

"اماں جان.. کتنا اچھا لگتا ہے نا لالا کی ساری شوخیوں پر... وہ آشو سے کتنی محبت کرتے ہیں نا... اللہ کرے ان دونوں کی محبت کو کبھی کسی کی نظر نا لگیں_" وہ خوشی سے ان کے شانے سے لپٹتی بہت خوشی خوشی بول رہی تھی_____

"آمین... کبھی کسی کی نظر نا لگیں.. ناپوتے کی خوشی پر نا میری پیاری پوتی کی خوشی پر.. بس اب جلد سے جلد تمھاری بھی رخصتی ہو جائے اور میں اپنی پوتی کو بھی حشم کے ساتھ ایسا ہی خوش و خرم دیکھوں_" انہوں نے ہانیہ کو خود سے لپٹا جر پیار کرتے ہوئے دل سے دعا کی_____

"آپ کے منھ میں خوب بڑا سا کیک وہ بھی آپ کی پسند کا_" ہانیہ کے خوش ہو کر کہنے پر انہوں نے اس کے سر پر چپت لگا کر اسے پھر سے خود سے لپٹا لیا_ وہ بھی دادی کے گلے سے لپٹ کر پیار جتانے لگی_____

*******************

"ہو گیا نا پیار جتانا آپ کا.... اب اتار دے مجھے_" جیسے ہی وہ اسے لئے لئے بیڈ روم کے اندر داخل ہوا تھا... روٹھی ہوئی آروشا نے بگڑے موڈ سے کہا تھا... وہ اصلان کے بے ٹائم کے محبت پھوٹ جانے پر خفا ہو جاتی تھی مگر اس پر اب تک کوئی اثر نہیں ہوا تھا_____

"دل نہیں کہہ رہا ہے_" وہ اسے یو ہی بازوؤں میں بھرے بھرے پورے روم میں ٹہل رہا تھا ساتھ ہی محبت سے جھک کر بار بار اس کے چہرے کو چوم بھی لیتا_____

"اصلان اتنی موٹی ہو رہی ہوں میں..... آپ تھک جائیں گے_ اب اتارے مجھے...." وہ جتنی جلدی خفا ہوتی تھی.... آروشا اس کی محبت میں اتنی پاگل بھی تھی اب بھی اس کی فکر ہوئی... آفس سے تھک کر آیا تھا اور اب اسے فضول میں لے کر ٹہل رہا ہے_____

"میں اور تھک جاؤں وہ بھی تمھیں گود میں لے کر ایسا بالکل نہیں ہو سکتا... مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے اتنا کی دل کرتا ہے ہر وقت تمھیں گود میں اٹھا کر گھوما کروں اور تم موٹی بالکل نہیں ہو.... تم تو میرا بچہ ہو_" وہ محبت سے اس کی بات کی نفی کرتا بڑے ہی آرام سے اسے لئے ہوئے اپنے بازوؤں میں ٹہل رہا تھا_____

"ریس میں حصہ لے لیں... گود میں لینے والی ریس میں_" ایسی بھی کیا محبت کی بچوں جیسا ٹریٹ کرے.. ناراضگی سے کہہ کر اب تک ہاتھ میں لئے ہوئے باؤل سے کانٹے کی مدد سے سیب کا ٹکڑا پھنسایا اور بجائے اپنے منھ میں ڈالنے کے اصلان کی طرف بڑھا دیا_____

"انجری دینا چاہتی ہو.." سیب کا ٹکڑا منھ میں لیتے ہوئے شوخی بھی دکھائی_____

"جی نہیں... بس آپ ختم کرے یہ مجھے نہیں کھانا اب... سارے میری ناپسند فروٹس ہے_" اپنی چھوٹی سی ناک سکڑ کر وہ منھ بنا کر بولی تو اصلان نے ایک قہقہہ لگایا... آروشا نے غصے سے اس بار مٹھی بھر کر فروٹس کے ٹکڑے اس کے کھلے منھ میں ڈال دئے_ وہ ہنسنا بھول کر بمشکل اپنا منھ بند کرتا اسے لے کر بیڈ تک آیا اور اسے احتیاط سے بستر پر بیٹھا دیا_____

"اب ہنسے..." وہ اصلان کو دیکھتی کھکھلائی تھی.. اس نے پیار بھری ناراضگی سے اسے دیکھتے ہوئے بڑی مشکل سے سارے فروٹس چبا کر حلق تک پہنچائے تھے_____

"مارنے کا ارادہ ہے کیا اگر حلق میں پھنس جاتا تو اللہ کو پیارا ہو جاتا..." چند گہری سانس لے کر اس نے اپنی بات کہی_ آروشا نے تڑپ کر اسے دیکھا اور اٹھ کر اس کے سینے سے لگ کر اسی تڑپ

بھری آواز میں کہا_ "اصلان... کیوں بولی یہ بات... اللہ نہ کرے آپ کو زرہ برابر بھی کوئی نقصان ہو..." وہ بھیگی ہوئی آواز میں اس کے سینے سے لپٹی ڈری ڈری سی بولی_____

"تمھارا اثر ہو گیا ہے... بس زبان پھسل گئی_ "اپنی بات کا اثر زائل کرنے کے لئے اس نے آروشا کو اپنے سینے سے الگ کر اس کے شانوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شوخی سے دیکھا... آروشا نے کچھ نہیں کہا بس اپنے ہاتھوں میں اصلان کا چہرہ جکڑ کر اس کی چوڑی پیشانی پر اپنے سرخ لب رکھے... کیسی آسودگی بخشتی تھی اس کی محبت... اصلان نے آنکھیں بند کر کے مسکرا کر اس لمس کو اپنے دل میں اتارا_____

"بس اتنا سا پیار.." اسے اپنا چہرہ چھوڑ کر دور ہٹتے دیکھ کر اصلان نے آروشا کا ہاتھ تھام کر اپنے قریب کر لیا_____

"جی اتنا ہی... یہ سزا ہے آپ کی میرے کھانے پینے کی چیزوں والا راز کیوں بتایا اب ماں جی مجھے کھانے نہیں دیں گی.... اصلان آپ کو معلوم ہے نا دن بھر وہ بادام پستہ والا حلوا.. وہ دیسی گھی کے بنے لڈو.... یہ سارے فروٹس.... اور وہ ڈھیر سارے ڈرائی فروٹس والا دودھ اور نجانے کیا کیا... مجھے کھا کھا کر متلی سی آنے لگتی ہے_ "اصلان آرام سے بیڈ پر کہنی کے بل سیدھا لیٹ کر اس کے لگاتار چلتے منھ کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دبا رہا تھا_____

"آپ کو ہنسی آرہی ہے_" آروشا نے غور سے اسے دیکھا اور پھر ناک پھلا کر آنکھیں سکڑ کر دانت پیسے_____

"توبہ کرو..." ہو بہو اس کے انداز میں بول کر بیڈ پر چت ہو کر لیٹا_"تم پر میں ہنسوں.... ایسا کیسے ہو سکتا ہے... مجھے تو بس تم پر پیار آتا ہے وہ بھی ڈھیرو کے حساب سے.. مائی کیوٹ پای..." اصلان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گال چٹکی میں دبا کر چھوڑ دئے_____

"سچ میں اصلان آپ کو مجھ پر پیار آتا ہے نا... آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا_"لو اب ایک نئ فکر اصلان نے سوچ کر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور اٹھ کر بیٹھ گیا وہ سراپا اس کے جواب کی منتظر تھی

_____

"محبت نہیں عشق کرتا ہوں.. پیار تو اتنا آتا ہے کی جی کرتا ہوں کھا جاؤں تمھیں..." وہ بولتے بولتے اس کے چہرے کو تھام کر جھکا اور باری باری اس کے دونوں گال پر اپنے دانت گاڑے.. ناک پر کاٹا اور ہونٹوں کا بھرپور بوسہ لے کر پھر سے بستر پر سیدھا ہو کر لیٹ گیا_____

"اصلان آپ کتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے...تب وہ عانیہ باجی جھوٹی مکار مجھے جلا رہی تھی_" آروشا اس کی بے تحاشا محبت پر خوش ہو کر ناک سکڑ کر بولی_____

"کیا کہا اس نے_" اصلان کی پیشانی پر بل پڑ گئے...یہ عورت اس کی زندگی میں دخل دینا بند نہیں کر رہی تھی...اب اسے ہی کچھ کرنا پڑیں گا_____

"بولی کی میں بھدی موٹی ہو گئی ہوں اور ایسی ہی رہ جاؤں گی....تب دیکھنا اصلان تمھیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا_اصلان ایسا ہو سکتا ہے_" آروشا ہر طرف سے اپنے آپ کو دیکھتی پریشان سی ہونے لگی_____

"تمھیں کیا لگتا ہے..." وہ سنجیدگی سے پوچھتا اٹھ کر سیدھا بیٹھ گیا_____

"مجھے یہی لگتا ہے اصلان کی آپ کی محبت ایک سمندر ہے اور سمندر کبھی ختم نہیں ہوتا نا اس کی موجیں نا اس کی گہرائی_" اس کے جواب نے اصلان کی روح تک کو سرشار کر ڈالا_____

"پھر کس بات کا ڈر جانم...اصلان کی محبت کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتی یہ بڑھتی ہی جائے گی بڑھتی ہی جائے گی_" وہ اسے اپنے سینے میں جکڑ کر خوشی سے سرشار ہو رہا تھا_____

"پریشانی یہ ہے اصلان کی میں موٹی ہو رہی ہوں اور اگر میں موٹی ہی رہ گئی تو اصلان میں آپ کی وجہ سے پریشان ہوں.... سب کہیں گے دیکھو اصلان میر کی بیوی چھوٹی موٹی سی_"اس کی نرالی فکر پر اصلان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا_____

"کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا میری روشا کو.... موٹی چھوٹی سی بھی میری جان ہی رہیں گی جس کا میں دیوانہ بن چکا ہوں... بس اب پاگل ہو کر کہیں سڑکوں پر نا نکل جاؤں_"وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر والہانہ محبت لٹا رہا تھا_____

"ایسے ہی مجھے چاہتے رہیں گے نا_"وہ مطمئن ہونے کے باوجود بھی پھر سے بولی... گرین آنکھوں میں معصومیت ایسی تھی کی وہ پھر سے اسے سینے میں جکڑ کر بولا_"ساری زندگی... اسی عشق کے ساتھ اسی جنون سمیت_"آروشا اب کچھ نہیں بولی بس آنکھیں بند کئے اس کے سینے پر سر رکھے اس کی توانا دھڑکنوں کو سنتی سارے خدشے بھلا چکی تھی_____

********************

For more visit (exponovels.com)

ڈنر کے بعد وہ آج اکیلا ہی لان میں واک کرنے کے ارادے سے نکل آیا تھا.... وہ آہستہ آہستہ چلتا ایک طرف آکر ٹہلنے لگا... فل حال ادھر کسی کے آنے کا کوئی امکان نہیں تھا.... اپنی پینٹ کے پاکٹ سے سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبا کر لائٹر سے سلگا کر کش لینے لگا_____

آروشا کی وجہ سے وہ گھر کے اندر یا بیڈ روم میں سگریٹ نوشی کرنے سے پرہیز ہی کرتا تھا.... اب بھی سگریٹ کی طلب ہوئی تو سب کے درمیان اسے چھوڑ کر وہ باہر آگیا تھا_ سگریٹ نوشی کرتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ان گنت سوچوں میں بھی گھرا ہوا تھا_____

جیسے ہی اس نے اپنے روم کی ونڈوز سے پردے کھسکائے اس کی پہلی نگاہ کچھ دوری پر ٹہلتے اصلان پر گئی تھی.... اصلان کو اکیلے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک سی اتر آئی.... پھر اپنے آپ کو روکنا اس کی بس کی بات نہیں تھی مگر اس کی طرف جانے سے پہلے وہ پہلے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی... کپڑے نئے تھے... بال بھی بنے ہوئے تھے... شام میں کیا ہوا میک اپ اب بھی تازہ تھا بس ہونٹوں پر لپسٹک کا رنگ کم ہو گیا تھا.... اس نے جلدی سے لپسٹک اٹھائی اور اپنے ہونٹوں پر پھیری... آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے وہ ادھر ادھر گھومی اور پرفیکٹ کا سگنل دے کر وہ تیزی سے لان کی طرف کھلنے والا ڈور کھولتی.... تیز تیز قدموں سے ادھر ہی آئی تھی جدھر اصلان سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتا ٹہل رہا تھا_____

"کیسے ہو اصلان... آج اکیلے... تم سے تو ملاقات ہی نہیں ہوتی_" اصلان نے چونک کر اپنے سامنے کھڑی جلدی جلدی بولتی عانیہ کو دیکھا.... میک اپ سے سجا چہرہ اور اسٹائلش سوٹ... چہرے پر اشتیاق اور چمک.... آج اس کی ہمت اس سے ملنے اور بات کرنے کی ہوئی تھی تو اس کی وجہ بھی وہ خود تھا_____

"تم یہاں کیا کر رہی ہو_" اپنے خاص لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب کے لئے چہرے پر ہمیشہ رہنے والی سنجیدگی اور بھی بڑھ گئی... زرا سختی سے پوچھ کر اس نے سگریٹ کا آخری کش لیا اور ہری گھاس پر پھینک کر اپنے سلیپر پہنے پیر اس پر رکھ دئے... عانیہ کو احساس ہوا جیسے وہ اسی طرح اس کے دل کو بھی جوتوں تلے مسل رہا ہے_____

"تم سے باتیں کرنے کا دل کہہ رہا تھا... تم ملتے ہی نہیں ہو_" اتنی لگاوٹ... اتنے پیار سے تو وہ تب بھی اس سے نہیں بولی تھی جب وہ اس کی محرم تھی.... اب کس لئے وہ اس سے لگاوٹ اور پیار جتا رہی تھی_____

"اچھا کس رشتے سے تمھیں ملوں_" وہ طنزیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا_____

"ہم آپس میں کزنز تو ہے ہی.. اسی رشتے سے مجھ سے بات کر لیا کرو_" عانیہ ناز و ادا دکھاتی اسے دیکھے جا رہی تھی... اس کا بس نہیں چلتا تو وہ اصلان سے لپٹ ہی جاتی_____

"تم مجھے کزنز کی بھی حیثیت سے قبول نہیں ہو_" ہائے اس کے زہر میں ڈوبے الفاظ... عانیہ کے چہرے پر مایوسی سی اتری_____

"ایسا تو مت بولو اصلان... مانا میری غلطی بہت بڑی تھی... مگر پلیز اصلان مجھے ایک موقع تو دو میں اس بار تمھیں مایوس نہیں کروں گی_" وہ جو چاہتی تھی مرتے دم تک اس کوشش میں لگی رہیں گی وہ ایسا سوچ چکی تھی... تبھی گڑگڑاتے ہوئے وہ التجا کر رہی تھی_____

"کس چیز کا موقع دوں اور کس لئے_" اصلان اپنی بھویں سکڑ کر ہلکے سے غرایا_____

"اصلان آئی لو یو.. لو یو ویری مچ پلیز مجھے اپنا لو.. میں تم سے بے انتہا محبت کرنے لگی ہوں.. میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی_" عانیہ اس کے قدموں میں بیٹھ گئی اور اپنے ہاتھ جوڑ کر وہ جیسے اس کے آگے گڑگڑا رہی تھی... اصلان نے جبڑے بھینچ کر کچھ دیر اسے دیکھا اور پھر وہ بے تحاشا ہنستا چلا گیا... وہ ہنس نہیں رہا تھا جیسے عانیہ کا مذاق اڑا رہا تھا_____

"عانیہ تم اور محبت..." ہنستے ہنستے وہ اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا اور پھر سے ہنسنے لگا بے تحاشا بہت زیادہ اتنا کی اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا_____

"اس سال کا سب سے بڑا جوک سنایا ہے تم نے... دل کہہ رہا ہے چیخ چیخ کر سب کو بتاؤں سب سے کہوں کی دیکھو عانیہ میڈم کو محبت ہوئی ہے وہ بھی اصلان میر سے... یعنی اصلان میر سے یعنی مجھ سے _" وہ اپنے سینے پر انگلی رکھ کر ہنستا ہوا عانیہ کو بری طرح سے شرمندہ کر رہا تھا... اس کے قدموں سے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے عانیہ کے چہرے پر پچھتاوے کی سیاہی پھیل گئی_____

"مجھے غور سے دیکھو عانیہ فہد میر.. میں وہی اصلان میر ہوں جسے تم آئینے میں اپنی شکل دیکھنے کے لئے بول گئی تھی... جس اصلان میر کو تم اپنے قابل نہیں سمجھتی تھی جس کی شکل.. جس کی سوچ.. جس کے پہناوے تمھیں تھرڈ کلاس لگتے تھے... میں اب بھی وہی ہوں اب بھی میں نہیں بدلا... تو کیسے تمھیں مجھ سے محبت ہو گئی _" اپنے ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولتا وہ عانیہ کے پچھتاوے میں اضافہ ہی کر رہا تھا_____

"اصلان میں غلط تھی... میں نے تمھیں نہیں سمجھا... میں بہت شرمندہ ہوں تم سے _" وہ پھر سے اس کے آگے ہاتھ جوڑ چکی تھی_____

"اوہ... تو اب تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے مگر سوری عانیہ ڈارلنگ اب میری زندگی میں تمھارے لئے کوئی جگہ نہیں.. بلکہ میں اب تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا ہوں.... بس بہت برداشت کر لیا تمھاری جیسی عورت کو اب اور نہیں_" وہ نفرت سے اسے دیکھتا اس کی اوقات یاد دلا چکا تھا_____

"نہیں اصلان تم ایسا نہیں کر سکتے میرے ساتھ_ تمھیں میری محبت.. مجھے قبول کرنا ہو گا_" بہت بار وہ اس کی بے شرمی کے مظاہرے دیکھ چکا تھا لیکن آج اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

_____

"میں کر سکتا ہوں اور کروں گا... تم جانتی ہو میں نے تمھیں اتنے دن کیوں برداشت کیا... بس تمھیں یہ دکھا سکوں کی تم نے کہا تھا نا کی کوئی بھی لڑکی میرے جیسے شخص سے محبت نہیں کر سکتی مگر دیکھ لو... تم سے بھی زیادہ حسین میری بیوی مجھ پر جان دینے کی حد تک محبت کرتی ہے_" وہ عانیہ کے دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھ کر مسکرایا_" مجھے پتھر کہہ کر... مجھے جذبات سے خالی انسان بول کر.. میری شخصیت پر ہزار کیڑے نکال کر گئی تھی نا تم... تو آج تمھیں میں کیسے اتنا پسند ہو گیا_" عانیہ کو اس کی زہر میں ڈوبی باتوں نے بھڑکایا تھا_____

"اصلان میر.... تم نے صرف مجھے جلانے, تڑپانے کے لئے اتنے دن سے میرے ساتھ دھوکا کیا.... مجھے اس گھر میں رکھ کر تم اپنی بیوی سے رومانس لڑا کر مجھے یہ سب جتانا چاہتے تھے_" وہ چوٹ کھائی ناگن کی طرح پھنکار رہی تھی_____

"شٹ یور ماؤتھ.... کون سا دھوکا کیا ہے میں نے تمھارے ساتھ... تم کو میں نے اس گھر میں پہلا قدم رکھتے ہی یہ جتلا دیا تھا کی اس گھر میں صرف اپنے خاندان کی مجبوری کے تحت برداشت کر رہا ہوں ورنہ تم اس قابل بھی نہیں تھی کی اصلان میر تمھارا سایہ بھی خود پر برداشت کرتا_" وہ شیر کی طرح غراتے ہوئے اپنی سرخ آنکھوں سے گھور رہا تھا_____

"میں تمھارے قابل نہیں ہوں.. میں عانیہ فہد میر..." ایسی بے عزتی پر وہ جیسے پاگل سی ہو گئی... اپنی ذات کا غرور جو ٹوٹا تھا... وہ چیخنے لگی_ "جس پر ایک زمانہ فدا ہے.. ایک دو ٹکے کی لڑکی لے لئے تم اس".....

اس سے پہلے وہ زہر پھونکتی اصلان نے اس کا جبڑا اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا_ "خبر دار جو اپنی زبان سے تم نے میری روشا کے لئے ایک حرف بھی نکالا... تمھیں یہی زندہ گاڑ دوں گا اور" .....

"اصلان.... آپ کیا کر رہے ہے؟...." وہ اس کا قتل ہی کر دیتا کی پیچھے سے آنے والی آواز نے اس پر بجلی گرائی تھی_____

_

**********

"آپ دونوں...." اصلان نے جھٹکے سے عانیہ کا جبڑا جھٹک کر اسے دور دھکیلا اور وہ مڑا... اس کے پیچھے آروشا ہی نہیں اس کی اپنی فیملی کے سارے فرد موجود تھے.... ساتھ مسکراتی چاچی.. ایک سیکنڈ ہی لگا تھا اسے سارا ماجرا سمجھتے... چاچی ہی موقع اچھا جان کر ان سب کو وہاں لے آئی تھی

_____

"ہم دونوں روز یہاں ملتے ہیں ہر رات کو.... اصلان مجھ سے روز ملاقات کرنے کے لئے یہی آتا ہے _" عانیہ نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا... قدرت نے جو موقع دیا تھا، وہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا تھا _ وہ مسکراتی اصلان کے پاس آکر اس کا بازوں تھام چکی تھی_____

"کیا بکواس کر رہی ہو تم_" وہ اپنا بازوں جھٹک کر ایسے ہٹا، جیسے کسی بچھو نے ڈنک مارا ہو ....

"کیوں اصلان ڈارلنگ، جھوٹ کیوں بول رہے ہو جو سچ ہے سب کو بتاؤ_ تم مجھ سے ملنے آتے رہتے ہو، اس میں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے_ ہم دونوں کو ہی ایک دوسرے کی ضرورت ہے، یہ سب کو بتا دو نا آج_" عانیہ بے خوفی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتی مکاری کے ریکارڈ قائم کر رہی

تھی.... سب کے چہرے کچھ نا سمجھتے ہوئے عجیب سے ہو رہے تھے... آروشا دانت پر دانت جمائے عانیہ کو گھور رہی تھی_____

"عانیہ کیا بکواس کر رہی ہو.. میرا بیٹا کبھی بھی اس طرح سب سے چھپ کر تم سے کبھی نہیں مل سکتا_"ماں جی کے یقین پر اصلان کو کوئی شک نہیں تھا.... وہ تو بس آروشا کو دیکھ رہا تھا جو بس عانیہ کو دیکھ رہی تھی.. چہرے پر کوئی بھی تاثر نہیں تھا... اصلان کو اس کی خاموشی سے ڈر لگا

_____

"آروشا میں سچ کہہ رہی ہوں..." عانیہ آروشا کے پاس آکر مکاری سے بولنے لگی_"بھلے یہ تمھارا شوہر ہے مگر یہ مت بھولوں کی میں اصلان کی چھ سال بیوی رہ چکی ہوں.... میری محبت یہ بھول نہیں سکتا ہم دونوں روز رات کو یہی ملتے ہیں_اگر تمھیں جھوٹ لگ رہا ہے تو کبھی نا کبھی تم نے اصلان کو بیڈ روم میں نہیں دیکھا ہو گا... بولو وہ کیوں تمھارے سونے کے بعد تمھیں اکیلا بیڈ روم میں چھوڑ کر چلا جاتا تھا.... یہ میرے پاس آتا تھا_"اس بار اصلان نے اپنی پیشانی ملی... جو عانیہ کہہ رہی تھی سچ تھا مگر بیڈ روم سے نکل کر باہر آنے کی وجہ عانیہ ہر گز نہیں تھی وجہ کچھ اور تھی_____

"عانیہ سچ کہہ رہی ہے.. میں نے خود کئی بار اصلان کو عانیہ کے ساتھ دیکھا ہے... میرا یقین کرو آروشا میں اپنی بیٹیوں کی قسم کھا کر کہتی ہو.. میں نے خود دیکھا ہے عانیہ اور اصلان کو ساتھ ساتھ _"چاچی کے جھوٹی قسم کھانے پر اصلان کے اعصاب اور تن گئے .....

"آروشا تم یقین کرو ایسا نہیں... میں اس کی وجہ سے کبھی نہیں باہر نکلا، میرا یقین کرو... یہ سب جھوٹ ہے _" اصلان کو پہلی بار اپنی صفائی دینا بہت ہی عجیب سا لگ رہا تھا... سب کو اسی پر یقین تھا عانیہ کی مکاری سے کون نہیں واقف تھا مگر آروشا وہ کیوں نہیں کچھ کہہ رہی ہے... کیوں خاموش ہے_____

"لالا سچ کہہ رہے ہیں آشو... بھلا اس عورت کی مکاری سے کون نہیں واقف ہے... یاد کر اس نے کیسے مجھ پر بھی الزام لگایا تھا اور ان کی ماں ان سے زیادہ مکار _"اس بار حشم نے اصلان کے کردار پر لگتے داغ کو دور کر دیا اور ماں بیٹی کو نفرت سے دیکھا مگر آروشا اب بھی خاموش رہی تھی

_____

"عانیہ سچ کہہ رہی ہے آروشا تم یقین کرو.... میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے _یہ دیکھو آروشا یہ ثبوت ہے _"اس بار چاچی نے نیا تیر چھوڑا... سب لاکھ صفائی دے مگر آروشا کے تیور ان کا

حوصلہ بڑھا چکے تھے.. انہوں نے اپنے موبائل سے کچھ پیکس نکال کر آروشا کو دکھائی... جانے انجانے میں عانیہ کے ساتھ ہوئے ٹکراؤ کی انہوں نے بڑی مہارت سے فوٹوز لے لی تھی_____

آروشا نے فوٹوز سے نگاہ ہٹا کر اصلان کی طرف دیکھا_"اصلان آپ "...
"بلیو می روشا میں قسم کھا کر کہتا ہوں... میں اس رات بھی اتفاق سے یہاں آیا تھا اور یہ آگئی تھی_"
وہ ناچاہ کر بھی صفائی پیش کر رہا تھا... عانیہ اور چاچی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائی... آج کیسے پھانسا ہے اس اصلان میر کو بہت اکڑتا تھا خود پر_____

"اصلان مجھے کچھ نہیں سننا.. مجھے کوئی صفائی نہیں چاہیے آپ سے.. خاموش آجائے آپ_"اس کی ہر جذبات سے خالی آواز.. اصلان کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا... کیا اعتبار اتنا نازک تھا، وہ چپ سا اسے دیکھتا دو قدم پیچھے ہٹا تھا_____
"آشو...." حشم کو دکھ ہوا اس کے اس طرح سے بولنے پر.. اصلان کا سپاٹ چہرہ مگر آنکھوں میں چھلکتا اعتبار ٹوٹنے کا غم اسے برداشت نہیں ہوا____
"تم بیچ میں مت بولو حاشو... میں سب سمجھ گئی ہوں... سب جانتی ہوں آپ مجھ سے چھپ چھپ کر سارے کارنامے انجام دیتے رہیے گا اور یہ سمجھے گے کی میں بیوقوف ہوں جو کچھ نہیں سمجھو گی_ مجھے نہیں معلوم آپ پیٹھ پیچھے مجھ سے چھپ کر کون سے کارنامے انجام دے رہے ہے_"وہ جیسے

سے جیسے بولتی جا رہی تھی... اصلان میر کے دل میں چبھن بڑھتی جا رہی تھی... سب کے سب چپ رہ گئے، کسی کو امید نہیں تھی آروشا اتنی جلدی ان مکاروں پر یقین کر لیں گی_____

"آروشا تم اصلان پر شک کر رہی ہو_" ماں جی بیٹے کی آنکھوں میں اترے دکھ سے تڑپ اٹھی.. غصے سے پاگل سی لڑکی کو جھڑکا_____

"ہاں تو کیا شک نا کروں... مجھ سے چھپ چھپ کر..." وہ زرا دیر رکی تو اصلان کی سانسیں بھی رکی _"مجھ سے چھپ چھپ کر.... راتوں کو اٹھ کر سگریٹ پینے کے لئے... مجھے تنہا بیڈ روم میں چھوڑ دیں گے اور مجھے پتا بھی نہیں چلیں گا..... یعنی بیوی سے پیاری آپ کو سگریٹ ہے_" کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر وہ اصلان کو ڈپٹ رہی تھی.... اس بار سب نے چونک کر اس کی بدلتی ٹیون سنی.. خود اصلان بھی دم بخود سا ہوا تھا_____

"آپ کیا سمجھتے ہیں... مجھے اور ہمارے بچوں کو پتا نہیں چلیں گا...." وہ اس کے سامنے اسی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے بری طرح سے گھورنے لگی_"ادھر آپ گئے ادھر ان کو پریشانی شروع ہو جاتی ہے... لاتے مار مار کر مجھے اٹھا دیتے ہے.. اور میں جو شکایت کرنے کے لئے ان کے بابا کو ڈھونڈتی ہوں تو بابا حضرت ایک چھوٹی سی سگریٹ کے لئے میدان چھوڑ کر لان میں جنات کی طرح ٹہلنے پہنچ چکے ہوتے ہیں.... لیکن بابا صاحب کو یہ نہیں معلوم ہماری بالکنی سے سارا لان دکھتا ہے.. تو مجھے پتا

نہیں چلے گا کی کیوں مجھے تنہا چھوڑ کر سرکار بھاگے ہے_"اس کی فر فر چلتی زبان سب ہی کے چہرے نارمل ہو گئے بلکہ اب سب کو ہنسی آنے لگی ...

عانیہ اور چاچی کو صدمہ لگ گیا وہ اس کی خاموشی کو کیا سمجھی تھی اور وہ مکار کیا نکلی .. بس ایک اصلان تھا جو ساکت سا اسے دیکھ رہا تھا_____

"خبر دار جو آج کے بعد آپ روم سے نکلے تو... دیکھ لیں روم سے نکلے تو ٹکے ٹکے کے لوگ اوقات بھول جاتے ہیں.... اور کتنی بار آپ سے کہا ہے کی کیا ضرورت ہے اتنا تیار شیار ہو کر گھر میں رہنے کی لوگ خواہ مخواہ لار ٹپکاتے پیچھے پڑ جاتے ہیں_میرے اصلان کو نظر ہی لگا دیں گے_"ہاے یہ محبت کے مظاہرے... عانیہ نے شعلے اگلتی نگاہوں سے اسے اصلان کے گلے کا ہار بنتے دیکھا تھا... سب کے ہونٹوں پر دبی دبی ہنسی نے عانیہ اور چاچی کے چہرے دھواں دھواں کر دئے تھے_____

حشم کو اپنی پیاری سی بہن پر ڈھیروں پیار آیا مگر کیا کرے بہن ابھی بہنوئی سے پیار جتا رہی تھی اور بہنوئی صاحب جیسے اپنا آپا کھو کر اسے بانہوں میں بھینچ چکے تھے____

"ایک منٹ کے لئے چھوڑے ان کی طبیعت بھی صاف کر دوں اس کے بعد لپٹا لیجیو_"اصلان کو اتنی دیر بعد اس کے انداز پر ہنسی آئی... ہر فکر ہر پریشانی ہر دکھ سے بے نیاز ہنسی_____

وہ اب ان دونوں کی طرف مڑی_ "عانیہ باجی اور چاچی صاحبہ.... میں وہ لڑکی ہوں جس نے لاکھوں نہیں تو ایسے ہزاروں ڈرامے اور ناولوں کو رٹا ہوا ہے جس میں یہ گھٹیا طریقے سے ہیرو کو پھنسایا جاتا ہے.... اس لئے کبھی یہ حربہ میرے اصلان پر یر گز مت آزمانا.... وہ تم جیسی عورت پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا اور میرا وزن بڑھ گیا ہے ورنہ تمھارے اس جھوٹ پر اب تک میں اچھل کر تمھارا منھ نوچ لیتی... تم نے جرأت کیسے کی میرے اصلان کو چھونے کی_ "شاید وہ سچ میں ہی اپنی حالت کی پرواہ کئے بغیر عانیہ کا منھ ہی نوچ لیتی اصلان نے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لے لیا_

" آرام سے جان... ان کے منھ لگنے کے لئے میرے گارڈز موجود ہے_ "وہ خونخوار نگاہوں سے ماں بیٹی کو دیکھتا اسے بانہوں میں بھر چکا تھا_____

" وہ تو بعد میں منھ لگیں گے پہلے میں تو نپٹ لوں.. سن لیجیے ڈرامے والی کمینی چاچی..." سب کو اس کے انداز پر بس ہنسی آرہی تھی.. ہانیہ اپنے منھ پر ہاتھ رکھے مشکل سے اپنا قہقہہ دبا رہی تھی_" اصلان اگر سچ کا اس ویڈیو میں اس سے ملنے آتے نا تو بھی میں اپنے اصلان پر شک نہیں کرتی... سمجھی ناگن چاچی_ "اصلان سکون سا دل میں اترتے محسوس کرتا آروشا کو تھام کر اپنے قریب کر چکا تھا

_____

" دیکھ لیانا اصلان بس اسی چیز سے ڈرتی تھی میں...." اب ماں جی اپنے غصے کو نکالنے کے لئے آگے بڑھی... انہوں نے جیسے ہی اصلان سے یہ بات کہی وہ انہیں دیکھ کر بس زبردستی مسکرایا تھا

_____

وہ دونوں ماں بیٹی کو دیکھ کر بولتی رہی_ "ان کی ان ہی مکاری کی وجہ سے پہلے بھی تمھاری زندگی برباد کی تھی... آج پھر وہی کام کر رہی ہے... یہ دونا گنیوں کی وجہ سے ہم نے کیا کیا نہیں جھیلا.... میری بیٹی پر الزام لگایا حشم جیسے معصوم کو جس کی وجہ سے اتنے دکھ جھیلنے پڑے_ "اس بار ہانیہ اور حشم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اداسی سے مسکرا دئے_

"اور اب تو حد ہو گئی... میرے بیٹے نے اتنے احسان کئے باوجود اس کی مشکور ہونے کے یہ میرے بیٹے بہو کا گھر ہی اجاڑنا چاہتی تھی_ "وہ آگ اگلتی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھتی زہر خند لہجے میں بول رہی تھی_____

"تمھارے بیٹے نے کون سا ہم پر احسان کر دیا... میں سب سمجھ گئی ہوں تمھارے بیٹے کی چال، ہمیں اس گھر میں صرف اپنے مطلب کے لئے رکھا تھا اس نے... ارے جس بیٹے کی تم گن گا رہی ہو نا وہ غاصب ہے غاصب.. کیسے اس نے ہماری آنکھ میں دھول جھونک کر ہماری ساری جائداد ہتھیالی_" بہت ہو چکا اچھائی کا ناٹک.. آسیہ بیگم اپنا اچھائی کا چولہ اتار پھینک ناگن کی طرح پھنکاری.... اصلان کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھری... اسی کا تو انتظار تھا اسے_____

"کیا بکواس کر رہی ہو تم آسیہ.. شرم نہیں آتی میرے فرشتوں جیسے پوتے پر ایسا الزام رکھتے... یہ بدلا دے رہی ہو تم اور تمھاری بیٹی_ "ان کی نفرت زدہ باتوں سے ماں جی سے پہلے اماں جان اپنے

پورے جلال سے بول پڑی، بہت دیر سے سارے تماشے دیکھ رہی تھی اب برداشت جواب دے گئی_____

"تم چپ رہو بڑھیا... سب تیری وجہ سے ہے... اپنا خوبرو زیادہ اچھا بیٹا تو نے اس عورت کے لئے چن لیا اور اپنے بدصورت اور کسی کام کا نہیں بے کار بیٹا تو نے میرے سر پر تھوپ دیا.. جس کی کم عقلی کی وجہ سے میں یہ سب جھیل رہی ہوں_" چاچی جیسے اپنے ہوش میں نہیں تھی... اماں جان کی پکڑ اپنی چھڑی پر سخت ہو گئی.. چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا... ہانیہ اور آروشا نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا ماں جی کا خون کھول اٹھا_____

"بہت سن لی آپ کی بکواس سیدھے سے اس وقت اپنے روم میں جائے ورنہ میں بھول جاؤں گا کی آپ مجھ سے بڑی ہے_" اصلان اماں جان کی متغیر ہوتی رنگت دیکھ کر سیدھا ان تک آیا اور بس سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ غرایا_____

"میں چپ نہیں رہوں گی اصلان میر... تم نے ایک عورت کو نہیں ناگن کے پھن پر پیر رکھا ہے.... یاد رکھنا تمھارے ساتھ ساتھ.. تمھاری بیوی اور اس کے بھائی کو بھی نہیں چھوڑوں گی_" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھیمی آواز میں بولی_____

"بہت دیکھا کیڑوں کو رینگتے ہوئے... دھمکیاں دیتے ہوئے... آپ پہلے اپنی خود کی جان بچانے کا سوچے.... اس کے بعد میری بیوی اور اس کے بھائی تک پہنچ سکے گی.... بہت جلد سارے گناہوں کا خراج دینا ہے آسیہ بیگم_" ان کالی آنکھوں کی دہکتی ہوئی آگ سے... سنہری آنکھیں جلنے لگی یہاں تک جیسے خوف زدہ ہو گئی_ بس اپنے دانت پیسے ہوئے وہ پیچھے ہٹی تھی_____

"جانے سے پہلے ایک بات اور سن لیں..." اصلان جا کر حشم کے پاس کھڑا ہو گیا_ "یہ میرا بھی بھائی ہے اور میری بہن کا شوہر بھی.. اتنا سمجھ لیں کی اس سے میرے کتنے رشتے ہے تو جو اصلان کسی کا کچھ

ہوتے ہوئے بھی نہیں اس کی پوری حفاظت کر سکتا ہے تو اس سے میرا کتنا گہرا رشتہ ہے اس کی حفاظت کے لئے یہ اصلان کیا کیا نہیں کر سکتا_" عانیہ اور چاچی کو سچ مچ کا شاک لگا.. ہانیہ اور حشم نے گردن اٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھا_چاچی نے اس وقت کچھ کہنا اب مناسب نہیں سمجھا بس عانیہ کو اشارہ کیا تھا اور وہ دونوں سب کو دیکھتے ہوئے اپنے اپنے روم کی طرف گئی تھی_____

"اصلان ان کا انتظام کہیں اور کرو اب میں ان دونوں کو بالکل یہاں اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتی_" ماں جی اپنا حکم سنا کر اماں جان کے بازوں تھام کر ان چاروں کو چھوڑ کر وہاں سے غصے سے چلی گئی_____

"سن لیا آپ نے... اب ساسوں ماں کی مان لیں ورنہ آپ کو ڈانٹ ضرور پڑ جائے گی_" آروشا نے خاموش کھڑے اصلان کو جتایا تو وہ بس ہلکے سے مسکرایا تھا_____

"اندر چلے اب_" اصلان نے ان دونوں کو بھی دیکھا اور آروشا کا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب بڑھ گیا... ان کے پیچھے حشم اور ہانیہ بھی تھے_____

******************

"ہم اپنے اپنے بیڈروم میں جانے کے بجائے کچھ پل ایک ساتھ بتا سکتے ہیں_" ہانیہ آہستہ آہستہ قدموں سے ان لوگوں کے پیچھے چل رہی تھی کی جب حشم نے آہستہ آواز میں ہانیہ کے کان میں جھک کر کہا تھا.....

ہانیہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا، پہلے مسکراتے حشم کو دیکھا پھر ان دونوں کے آگے آگے آروشا کو لے جاتے اصلان کو_____

"ہم وہاں چلتے ہیں_" حشم نے وہی کھڑی ہو گئی ہانیہ کو انگلی کے اشارے سے اس طرف دکھایا جہاں پانی بہاتا ہوا فوارا چل رہا تھا.... ہانیہ نے بس ایک نگاہ ان چمکتی گرے آنکھوں میں دیکھا پھر مسکرا کر سر ہلا دیا_____

حشم نے اپنا استحقاق جتاتے ہوئے اس کی کمر میں اپنے بازو ڈال دئے... وہ بھی کسی اعتراض کے بغیر اس کے ہمراہی میں قدم سے قدم ملا کر آہستہ آہستہ قدموں سے چلتی اس طرف آگئی جدھر چلتے ہوئے فوارے کا شور کانوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا_____

"آؤ بیٹھتے ہیں_" کچھ دیر ایسے ہی ایک دوسرے کے قدم سے قدم ملا کر چلتے رہے تھے کی حشم بول کر اسے لے کر وہی نرم گھاس کے بچھے سبز فرش پر بیٹھ گیا ...

ہانیہ بھی اس کی تقلید کرتی اس کے قریب ہی بیٹھی تھی، آسمان ہر چمکتا چاند ہر سوں روشنی بکھیر تا اتنا پیارا لگ رہا تھا کی ہانیہ اس چاند کو دیکھتے ہوئے کہیں کھو سی گئی_____

"ہانو.. آج ایسا نہیں لگ رہا ہے... ہم پھر سے معتبر کر دیے گئے..." حشم کے اچانک بولنے پر ہانیہ نے چاند سے نگاہ ہٹا کر اپنے قریب بیٹھے حشم کو دیکھا... اس کے دیکھتے ہی وہ مسکرایا....

" ایسا احساس تو تجھ سے نکاح کر کے بھی نہیں ہوا تھا مجھے... جیسا آج لالا کا ان دونوں کے سامنے ہم دونوں کے رشتے کے اعلان سے ہوا ہے.. ان لوگوں کے اعتبار سے جو سکون ملا ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا_" وہ گھٹنوں کو موڑ کر اس پر دونوں ہاتھوں کو باندھ کر رکھتا ہر طرف پھیلی خاموشی اور چاندنی میں ڈوبے اس حصے کو دیکھتا ہوا اپنے ساتھ بیٹھی گھاس پر ہاتھ پھیرتی ہانیہ سے خوشی سے بولا تھا_____

"میں تو تب معتبر ہو سکتی ہوں حاشو.. سکون تو تب نصیب ہو گا، جب تم مجھے دل سے معاف کر دوں گے اور مجھے اپنے دل میں وہی مقام دے دوں گے... جو پہلی بار تم نے میرے لئے اپنے جذبات بدلتے محسوس کرتے ہوئے مجھے دیا تھا_" وہ دھیرے دھیرے گھاس پر ہاتھ پھیرتی سر جھکائے اداس مسکراہٹ سے بولی تھی .....

حشم نے اسی پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے ہی بس گردن موڑ کر اس پیاری سی ہر نفرت اور کدورت سے پاک لڑکی کو دیکھا.... جس کا دل اس سے بھی پیارا تھا_____

اس نے گھٹنوں سے ہاتھ ہٹا کر اپنا رخ موڑ کر ہاتھ بڑھایا، ایک انگلی ہانیہ کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا جھکا سر اٹھایا_

"کیا تم مجھے دل سے معاف نہیں کر سکتے_" اس کی گرے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ اب بھی اداسی سے مسکرا رہی تھی، آنکھوں میں بس التجا تھی_____

"تمھارے لئے میرا دل ہمیشہ مجھ سے دغا کر جاتا ہے ہانیہ حشم اسفندیار خان..." وہ اس کی ٹھوڑی پر انگلی رکھے رکھے جھکا تھا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ اس نے اپنی محبت بیان کر دی تھی.... اس کی محبت سے بھرا یہ لمس ہانیہ کے ہاتھ خود بخود اس کے گلے میں جا پڑے_____

"اب خوش ہونا مجھے ہرا کر اور اپنی جیت پر_" چند لمحوں کے بعد اپنا چہرہ اٹھا کر اس نے ہانیہ کی چمکتی آنکھوں میں اپنی مسکراتی گرے آنکھوں سے دیکھا_____

"کیا یہ تمھاری ہار ہے..." وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ خفگی سے رہی تھی..... پر وہ سرشاری سے ہنس دیا_

"یہ میری زندگی کی سب سے بڑی جیت ہے کی میں نے پھر سے تمھیں پالیا ہے_" حشم اسے اپنے سینے میں سمیٹتے ہوئے وہی گھاس کے فرش پر لیٹ گیا_

ہانیہ اطمینان سے اس کے سینے پر سر رکھ کر اس کی دھڑکنوں کو خوشی کے بھرپور احساس کے ساتھ سن رہی تھی_____

******************

"سکون مل گیا آپ کو... اسی لئے بولا تھا مت رکھے اپنے ساتھ، مت لائے اس گھر میں.. ان کا کہیں اور ٹھکانا کرے مگر نہیں تو نہیں..." وہ جب سے بیڈ روم میں آئی تھی.... ساری محبت سائڈ پر رکھ کر اب اپنا غصہ نکال رہی تھی.... اسی طرح سے بھڑکی ہوئی اس پر بھی برس رہی تھی... غصے سے لال انگارے چباتی... ہاتھ نچا نچا کر بولتی ....

گرین آنکھوں میں شعلے لئے وہ مسلسل اصلان کو دیکھتے ہوئے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی اور اصلان میر کو آج کچھ بھی برا نہیں لگ رہا تھا..... آروشا کے اعتبار نے اسے خرید لیا تھا..... بیڈ پر اس کے پاس ہی بیٹھا اور اس کے ہاتھوں کو تھامے وہ ٹک ٹکی باندھے پوجنے کی حد تک والی نگاہوں سے اپنی روشا کو دیکھ رہا تھا_____

"اب بھگتے... دیکھ لیا نا کتنی کمینی فطرت ہے اس عورت کی.... وہ آپ کی رحم دلی اور نرمی کے قابل ہی نہیں تھی..... کمینی کہیں کی اچھا بھلا میرا اکلوتا میاں ہے... ہر وقت ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑی رہتی ہے... ارے جائے نا اتنے عاشق چھوڑے ہے اس سے لپٹ جائے اس سے اپنی محبت پالیں مگر نہیں... " وہ جیسے عانیہ کو کچا چبا جانے کے لئے دانت پیستی بول رہی تھی_ "لے دے کر میرے اکلوتے میاں پر لار ٹپکا ئیے جا رہی ہے... کہہ دے رہی ہوں اصلان اب آپ بھڑکے یا پھڑکے.... یا سچ میں گونگی بیوی منظور ہو جائے آپ کو مگر میں اب اسے اپنے گھر میں نہیں رہنے دوں گی سمجھے آپ_ "انگلی اٹھا کر خود کو ایک ٹک دیکھتے اصلان کے کاندھے کو اپنے دوسرے ہاتھ سے پوری قوت سے ہلاتے ہوئے اس نے جیسے بتا کر وارن بھی کیا .....

وہ اب بھی خاموش تھا، اصلان کو پہلی بار سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ اس سے کیا کہے.... کس زبان سے اپنے دل میں امڈتی محبت کا اس سے اظہار کرے... وہ کیا کہہ رہی تھی.. اسے کیا دھمکیاں دے رہی تھی... عانیہ کو کیا کوس رہی تھی... وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا... اصلان تو بس اس چہرے کو دیکھتے ہوئے آج اس کی عبادت کر لینا چاہتا تھا_____

"اصلان آپ کچھ سن رہے ہے یا میں یوہی بکواس کئے جا رہی ہوں_ "اس بار اس نے تیوری چڑھا کر.. ناک پھلا کر اصلان کو گھورا.... ساتھ ہی اپنے دوسرے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے چھڑا کر اس کی

شرٹ کے کالر اپنی مٹھیوں میں دبوچے اور جتنی طاقت تھی اتنی زور سے اس کے کالر کو ہلا ڈالا_"
سن رہے ہے میں کیا کہہ رہی ہوں"_

اس بار بھی اصلان نے کچھ نہیں کہا بس شدت جذبات سے مجبور ہو کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں جکڑا تھا اور اس کے ہونٹوں پر پورا فوکس رکھتے ہوئے جھکا تھا .....
آروشا کی آنکھیں کھل گئی... جن ہاتھوں سے اس کا کالر پکڑا تھا ان ہی ہاتھوں سے اس کے کالر کو مٹھی میں بھر لیا.... وہ اپنے ہونٹوں پر اصلان کی محبت کی شدت پوری حس سے محسوس کر رہی تھی..... اس شدت میں محبت بھی تھی... جنونیت بھی تھی اور عبادت بھی... اس کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئی_____

اصلان نے بس ہونٹوں تک بس نہیں کیا تھا وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے وجود پر ابر محبت کی چھاتا چلا گیا..... وہ ٹوٹ کر اس پر برس رہا تھا.... آروشا کی زبان گنگ ہو چکی تھی اور آنکھیں بند... وہ اصلان کی محبت کی بارشوں سے سراپا بھیگتی چلی گئی تھی_____

چوڑیوں کے ہلکے سے بجتے ساز نے اصلان کی نیند میں خلل پیدا کیا تھا... اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھول کر سر گھما کر اپنے بازو پر سوئی آروشا کو دیکھا.... وہ آج کل سوتے میں تھوڑا بیچین سی

رہتی تھی... اب بھی شاید بیچین تھی جو اس کی ہر حرکت سے بار بار اس کی کلائیوں میں پہنی گئی چوڑیاں بج جاتی_____

اصلان نے بہت آہستہ سے کروٹ بدلی اور اسے سنبھال کر تکیہ پر لٹایا تھا... اس کی محبتوں کے دریا میں ڈوب کر سکون پا جانے والی آروشا اب مطمئین سی سو رہی تھی.... کچھ دیر پہلے جو غم و غصہ اس کے چہرے پر تھا اب اس کے چہرے پر اس کا نام و نشان بھی نہیں تھا_____

"میں پہلے ہی تمھارا ہو چکا تھا لیکن آج تو تم نے مجھے جیسے خرید ہی لیا... اصلان تمھارا غلام بن چکا ہے... تمھاری محبت میں بخشے ہوئے اعتبار نے اصلان میر کو معتبر کر دیا ہے_" ہولے ہولے کہتے ہوئے وہ کہنی کے بل لیٹا، اس کے سر کو سہلاتے ہوئے والہانہ محبت سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"تو اب میں آپ کی ملکہ ہوئی.... پھر میری بات مانیں گے نا...." پٹ سے آنکھ کھول کر فرمائشی لہجے میں وہ آہستہ سے ہی بولی.... اصلان کو ہنسی کے ساتھ ساتھ اس پر پھر سے ٹوٹ کر پیار آیا... جھک کر اس کی نیند سے گلابی ہوتی آنکھوں کو باری باری چوما_ آروشا کے ہونٹوں پر آسودگی بھری مسکراہٹ کھلی_____

"تم جاگ رہی تھی.... " پھر سے کہنی کے بل ہوتے ہوئے پیار سے اس کے گالوں پر انگلی بھی پھیری_____

"جی جاگ رہی ہوں اور اب اپنی بات منوا کر بھی رہوں گی... اس وقت تو آپ نے کچھ کہنے بھی نہیں دیا_ " اصلان کی طرف کروٹ بدلتے ہوئے وہ ضدی لہجے میں بولی اور ایک ہاتھ سے اس کے چہرے کو چھوا بھی_____

"تمھارے کہنے سے پہلے ہی مان چکا ہوں... کل ہی ان دونوں کا انتظام کہیں اور ہو جائے گا... بس بہت کر لیا برداشت اب اور نہیں... آج کے بعد اب ان کی کوئی جگہ نہیں نا اس گھر میں نا ہماری زندگی میں_ تم مطمئن ہو جاؤ_ " اصلان قطعیت سے کہتا اپنے چہرے کو چھوتے آروشا کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے بھی لگا رہا تھا_____

"سچ اصلان... آپ نے میری فکر دور کر دی... میں بتا نہیں سکتی کتنا مشکل تھا اس عورت کو اپنے گھر میں دیکھنا.... کمینی کیسے میرے میاں کو کھا جانے والی گندی نظروں سے دیکھتی تھی_ "اصلان کو اس کی معصوم ناراضگی پر بس ہنسی آئی تھی_____

"تمھارا میاں تو صرف تمھارا ہی ہے ہمیشہ سے_" آروشا نے اس بار ان کالی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے آہستہ سے پوچھا_"ہمیشہ سے یعنی کتنے ہمیشہ سے... اصلان بتائے آپ کو مجھ سے کب سے محبت ہوئی_" اس کے دل میں آج پہلی بار یہ جاننے کی جستجو ہوئی... اصلان کے دل کو اس کی محبت نے کب چھوا تھا_____

"تب سے.. جب پہلی بار تمھاری ہنسی کی آواز سنی تھی... تب سے جب پہلی بار تم میرے سینے سے ٹکرائی... تب سے جب پہلی بار تم نے میری تعریف کی... تب سے جب پہلی بار تمھیں آئینے کے سامنے اپنی زپ بند کرتے دیکھا تھا... تب سے جب تم ریسٹورنٹ میں میری فوٹو لے رہی تھی_" وہ جو کچھ بھی اظہار کر رہا تھا... آروشا کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئ_____

"اصلان.. مجھے یقین نہیں ہو رہا نہیں آپ مجھے بنا رہے ہے_" وہ حیران سی تھی اور اصلان مسکراتا ہوا سراپا عشق_____

"نہیں روشا میں پہلی نگاہ کی محبت کا شکار ہو گیا تھا... میں اتنا میچور ہو کر بھی حقیقت پسند ہو کر بھی تم سے محبت کرنے سے خود کو روک نہیں پایا... آج اظہار کرتا ہوں کی تم نے مجھ سے بعد میں محبت کی ہو گی مگر میں نے ایک نظر میں اپنا دل کھو دیا تھا_" وہ اسے اپنے سینے میں چھپا کر بے قرار سا ہو رہا

تھا.... آروشا کے دل میں یہاں سے وہاں تک سکون ہی سکون پھیلتا چلا گیا... کیسا روح بخش احساس تھا کی اصلان کی پہلی محبت بس وہ ہے_____

"تم سے محبت کر بیٹھا مگر مجبور تھا... رشتوں کی زنجیروں سے بندھا تھا.. انا تھی، خودداری تھی.... لیکن اس دل سے مجبور ہو کر تمھیں دیکھنے کے لئے تڑپتا تھا_" آروشا بس اس کے سینے سے لگی آنکھیں بند کیے مسکرا رہی تھی.... وہ بولتا رہا اپنے دل میں چھپی ہر ایک وہ بات جو اس نے کسی سے بھی نہیں کی تھی اور وہ کبھی اس کے سینے سے سر اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھتی اور کبھی اس سے لپٹ جاتی.... پوری رات ان دونوں نے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے حال دل سناتے ہوئے گزاری تھی_____

******************

"بہت برا کیا ہے تم نے اصلان بہت برا..... میں اتنی آسانی سے تمھیں نہیں چھوڑوں گی...." وہ اپنی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے انگارہ ہوتی آنکھوں سے دیوار کی طرف دیکھتی زخمی ناگن کی طرح پھنکار رہی تھی .....

کچھ دوری پر آسیہ بھی سوفے پر بیٹھی سر پکڑے ہوئے تھی..... اصلان سے انہیں یہ امید نہیں تھی کی وہ انہیں صبح ہوتے ہی اپنے گارڈز کے ساتھ اسے اس گھر سے ہی نکال کر انہیں ادھر پھینک جائے گا.... نجانے یہ کون سی جگہ تھی... کون سا شہر تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا_____

"نہیں چھوڑوں گی میں اس آروشا کو میں اسے جان سے مار ڈالوں گی.... اس جاہل کے لئے اس نے مجھے دھتکارا مجھے یعنی عانیہ میر کو جس کے آگے پیچھے سیکڑوں مرد گھومتے ہیں..... اس نے مجھے ٹھکرا کر اسے اپنا لیا_" آسیہ نے سر اٹھا کر نفرت سے اپنی بیوقوف بیٹی کو دیکھا... آج جو کچھ بھی ان کے ساتھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے، وہ سارا قصور عانیہ کا مان رہی تھی، جس کی جلد بازی نے انہیں آج یہ دن دکھا دیا_____

"سب تمھارے ہی کارنامے ہے.... ساری تمھاری غلطی ہے... تمھاری وجہ سے اصلان نے ہمیں چائے میں پڑی مکھی کی طرح اپنی زندگی سے نکال دیا_" وہ خونخوار نگاہوں سے عانیہ کو دیکھتی اپنے دانت بھی پیس رہی تھی... عانیہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے انہیں گھورا .....

"میری وجہ سے... یہ سب میری وجہ سے نہیں تمھاری عیاشیوں کی وجہ سے ہوا ہے آسیہ نور علی...." وہ جیسے اپنے آپ میں نہیں تھی... چوٹ کھائی ناگن کی طرح زہر اگلتی انہیں سراپا بھڑکا چکی تھی_____

"میری عیاشیاں.... اپنے گریبان میں جھانک عانیہ... تیری ہوس بھری فطرت نے آج مجھے عرش سے فرش پر لا دیا ہے_" وہ سوفے سے کھڑی ہوئی... جبڑے بھینچے ہوئے تھے اور آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں .....

"ہاں... ہاں... میں ہوں ہوس پرست.... میں ہوں عیاش مگر یہ مت بھولو آسیہ نور علی...." وہ زرا سا رکی..."میری رگوں میں تمھارا ہی گندا خون ہے... تمھاری ہی تربیت یافتہ ہوں.... مجھے غور سے دیکھو آسیہ بیگم میں تمھاری ہی پرچھائی ہوں...." وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زہر زہر ہوتی ان کی رگوں میں بھی زہر اتار رہی تھی .....

"چٹاخ....." تھپڑ کی گونج پورے گھر میں گونجی تھی... عانیہ کا داہنا گال سرخ ہو کر جلنے لگا مگر وہ ہنوز انہیں لہو رنگ آنکھوں سے گھور رہی تھی_____

"بے حیا... بے غیرت... تو نے آج اپنی اوقات دکھا ہی دی..... آج دکھا ہی دیا کی تو کس کا گندا خون ہے...." آئینہ دیکھ لینا کتنا سخت ہوتا ہے.... سچ سن کر آسیہ اپنے اوپر سے قابو کھو کر چیخی

_____

"یہ تو تمھیں ہی معلوم ہو گا کی میں کس گندگی کا ڈھیر ہوں کیونکہ مجھے پیدا تو تم نے ہی کیا ہے...." وہ تلخی سے مسکراتے ہوئے اب بھی ان ہی نگاہوں سے آسیہ بیگم کا جلالی روپ دیکھ رہی تھی

---

"غلط کیا میں نے جو تجھے پیدا کیا... آج پچھتا رہی ہوں... کتنا کہا تھا اس ملک امجد نے معاملے کو صاف کرنے کو مگر مجھ پر تو بھوت سوار تھا اپنی اولاد دنیا میں لانے کا.... آج دیکھ لیا اس کا نتیجہ جو مجھے ہی کھڑی مجھے ہی غلط ٹھہرا رہی ہے_" ان کے منھ سے سچائی سن کی عانیہ کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری... آج پہلی بار اپنی ماں سے بے انتہا نفرت محسوس ہوئی... اس نے ایک دم سے زمین پر تھوکا تھا اور جھٹکے سے مڑ کر وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی_____

"سانپ کی اولاد ناگن ہی ہوتی ہے... ڈس لیا مجھے آج، برباد ہو گئی میں اس منحوس کی وجہ سے...." دانت کچکچاتی وہ پھر سے سوفے پر ڈھ گئی.... چاروں طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنا موبائل اٹھایا پھر بہت تیزی سے وہ ایک نمبر ڈائل کر رہی تھی .....

اصلان میر نے ان کے ساتھ جو کیا وہ اب اسے معاف نہیں کرنے والی تھی... انتقام کی آگ میں وہ بری طرح سے جل رہی تھی اور اس آگ میں وہ اصلان میر کے پورے خاندان کو جلانے کے لئے

تیار ہو چکی تھی.... " ہیلو ملک سنان.... " جیسے ہی کال پک ہوئی وہ بولنا شروع ہو گئی.... جیسے جیسے وہ بولتی جا رہی تھی ان کی آنکھوں میں وہ مکاری کی چمک بڑھتی ہی جا رہی تھی_____

*********************

کئی دن سے برستی بارش کے بعد سورج کی کرنیں چاروں طرف لان کے خوبصورت پھولوں.. پودوں اور درختوں پر پھیلی بڑی ہی دلکش سی لگ رہی تھی.... ہر چیز نکھری نکھری سی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی..... ایسے میں آروشا اور ہانیہ آرام سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی بڑی فرصت سے گپ شپ کر رہی تھی_____

"اتنا اچھا موسم ہو رہا ہے.... میرا دل کہہ رہا ہے بارش ہو تو اس بارش میں بھیگ کر مٹی کی طرح گھل جاؤں اور پھر گھل کر بہتی ہوئی سمندر میں مل جاؤں تا کی کوئی میرے نشان بھی نا پا سکے_" آروشا بولتے ہوئے آرام سے سوفے کے ہتھے پر ٹیک لگا کر نیم دراز ہوتی حسرت سے شیشے کے پار نظر آتے منظر کو دیکھ بھی رہی تھی.... پردے ہٹے ہوئے تھے اور شیشے کے پار بڑا ہی خوبصورت نظارہ دِکھ رہا تھا_____

"دل تو میرا ابھی کہہ رہا ہے بارش میں بھیگنے کا مگر گھلنے کا بالکل بھی نہیں اور تجھے بھی گھلنے نہیں دوں گی..... اس لئے یہی بیٹھ کر بس لان تک کو گھورتی رہو_" ہانیہ نے پیار سے کہتے ہوئے فورک میں اسٹرابیری کو پھنسا کر اس کے منہ کی طرف بڑھایا_____

"دل نہیں کہہ رہا ہے_" ہاتھ آگے کرتے ہوئے فورک کو کنارے کر دیا.... آج کل اس کی بھوک جیسے ختم ہی ہو گئی تھی... کچھ کھانے پینے کا دل نہیں کہتا_____

"آشو... کتنی سست ہو رہی ہے تو.... کھانے پینے میں بھی نکھرے شروع کر دئے ہیں... مجھے اپنے بھتیجے خوب گولوں مولوں سے چاہئے... اس لئے چپ چاپ منہ کھولو_" ہانیہ پیار بھری خفگی سے اسے دیکھتی ایک بار پھر اسٹرابیری پھنسا ہوا فورک پھر اس کے منہ کی طرف بڑھا چکی تھی

_____

"سچی دل نہیں کہہ رہا ہے_" اس کا واقعی میں دل نہیں کہہ رہا تھا... عجیب طرح سے دل گھبرا رہا تھا _چہرے کا رنگ بھی پھیکا سا ہو رہا تھا_____

"طبیعت خراب ہو رہی ہے...ماں کو بلاؤں یا اماں جان کو... نہیں بلکہ لالا کو بلاتی ہوں آفس سے_"
ہانیہ کو اس کی بدلتی رنگت دیکھ کر گھبراہٹ سی ہوئی تو وہ باؤل رکھ کر جلدی جلدی بولتی اٹھنے لگی

---

"کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں..." آروشا نے اس کی کلائی پکڑ کر روکا تھا_"میں ٹھیک ہوں...بس زرا سی طبیعت گھبرا رہی ہے اور کچھ نہیں.... کسی کو کچھ مت کہنا اور اصلان کو تو بالکل نہیں، وہ تو مجھے پھر پاؤ بھی زمین پر نہیں رکھنے دیں گے اور کھلا کھلا کر اور ڈبل کر دیں گے_"اسے تسلی دیتے ہوئے وہ آخر میں اتنی بیچارگی سے بولی کی ہانیہ کو ہنسی آگئی.....
اپنی معصوم سی دوست پلس بھابھی پلس نند پر ٹوٹ کر پیار آیا مگر وہ اس حالت میں تھی کی اسے گلے سے لگا کر لپٹ نہیں سکتی تھی اس لئے بس اس کے گلابی گالوں کو چٹا چٹ بوسے دئے تھے

---

"کنارے ہٹو.... تمھارا دلار دکھانے والا یہ روپ اچھا نہیں لگتا_"اپنے گال کو دوپٹے سے رگڑتے ہوئے اس نے ہانیہ کو خفگی سے گھورا

---

"اب تجھے بازوؤں میں بھر کر بھینچ تو نہیں سکتی اس لئے اتنا ہی دلار کر لیا_"وہ اس کی شکل دیکھتے ہوئے ہنس بھی رہی تھی

---

"ہانو... میں بہت موٹی ہو گئی ہوں نا..... بہت بری لگ رہی ہوں نا میں...." آج کل آروشا کو دن رات یہی فکر ستاتی رہتی تھی... جب بھی آئینے میں خود کو دیکھتی اسے اپنا جسم پھیلا ہوا اچھا بھی لگتا اور فکر بھی ہو جاتی_____

"سب ہی ہوتے ہیں.. کون نئی بات ہے تیرے سیون منتھ کے لاسٹ ویک چل رہے ہے.. اتنی موٹی تو سب ہو جاتی ہیں... اور بری تو تم کبھی لگ ہی نہیں سکتی بلکہ حسن میں اضافہ ہی ہوا جا رہا ہے _" اس کی فضول کی فکر پر ہانیہ نے لاپرواہی سے بولی اور پیر پھیلا کر ٹیبل پر رکھ لئے.... ہاتھ میں پکڑے باؤل سے اب وہ فروٹس صاف کر رہی تھی_____

ماں جی نے وہاں سے گزرتے ہوئے ایک بار سوفوں کی طرف بھی دیکھنا ضروری سمجھا.... ان کی بہو ایک سوفے پر نیم دراز آنکھیں بند کئے نجانے کیا بڑبڑ کر رہی تھی اور بیٹی صاحبہ دوسرے پر آرام سے باؤل خالی کرنے کی ذمہ داری اٹھائے لگاتار بولتے ہوئے کھائے جا رہی تھی.... وہ اپنے دانت پیس کر پیشانی پر ہاتھ مارتی ان دونوں کی طرف آگئی_____

"یہ میں نے تم کو دئے تھے خالی کرنے کے لئے...." وہ ہانیہ کے سر پر آکر کھڑی ہو گئی... ہانیہ ہڑبڑا کر پیر ٹیبل سے سمیٹ کر اچھل کر کھڑی ہو گئی... ماں جی کی غصے سے گھبرا کر ہاتھ میں پکڑا باؤل جھک

کر ٹیبل پر رکھا اور ایک نگاہ آرام سے لیٹی آروشا پر بھی ڈالی... آنکھیں بند کئے کئے بس وہ سوتی سی بن گئی... جب سے ماں بننے کے مراحل سے گزر رہی تھی، ماں جی کم ہی اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتی تھی، وہ بھی بس کھانے پینے کے معاملے میں ورنہ باقی وقت میں تو وہ ان کی فیورٹ بہو تھی اب .....

"کب عقل آئے گی تمھیں... یہ نہیں کی زبردستی اپنی بھابھی کو کھلاؤ خود ہی ٹھونسے جا رہی ہو... یہ نہیں کی اسے یہ دے کر اپنے لئے دوسرا لے لیتی_" انہوں نے اچھے سے ہانیہ کی خبر لی ...

"ماں میں دے رہی تھی مگر اس کا دل نہیں کہہ رہا تھا اور میں نے زبردستی نہیں کی... آپ کو تو معلوم ہے زبردستی کرو تو یہ الٹنے کو تیار ہو جاتی ہے.... اور یہ دیکھ کر میری اپنی طبیعت خراب ہو جاتی ہے_" ہانیہ نے بتاتے ہوئے بعد میں برا سا منھ بنا کر جھرجھری لی... انہوں نے بس تاسف سے سر ہلایا_____

"ایسا ہی ہوتا ہے... کیا بات ہے آروشا تم نے آج لنچ بھی ٹھیک سے نہیں کیا پھر بیچ میں بھی کچھ نہیں کھایا اور اب یہ بھی_" ہانیہ سے کہہ کر وہ آروشا سے پوچھتی اسی کے ہی پاس ہی بیٹھ گئی... ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی پر رکھا .....

"کچھ نہیں ماں... بس دل گھبرا رہا ہے_" وہ پھیکا سا مسکرا کر دھیرے سے اٹھ کر بیٹھ گئی.... انہوں نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا وہ آج کل بہت سست ہو رہی تھی... ہر وقت جو بولنے کی عادت تھی وہ بھی کم ہو گئی تھی زیادہ تر سوتی رہتی یا چپ رہتی.... حشم اور ہانیہ کے ساتھ رہتے ہوئے بھی کم ہی بولتی تھی ....

سب ہی اس کی کیئر کر رہے تھے، سب سے بڑھ کر اصلان تھا جو اپنی تمام مصروفیات کے باوجود بھی اس سے غافل نہیں تھا پھر کیا بات تھی کی کچھ دنوں سے وہ مرجھائی مرجھائی سی لگ رہی تھی

---

"آروشا اٹھو چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں... تم مجھے پریشان کر رہی ہو_" انہوں نے پریشان ہو کر اٹھتے ہوئے اسے بھی اٹھانا چاہا_____

"نہیں نہیں ماں.... مجھے نہیں جانا ابھی گئے تھے تو سب نارمل ہے... میں بالکل ٹھیک ہوں..." وہ گھبرا کر تیزی سے بولی_ "ہانو مجھے باؤل دو میں سب کھاؤں گی مگر ڈاکٹر کے یہاں نہیں جانا ہے... مجھے باہر نہیں جانا ہے_" وہ گھبرا کر ہانیہ سے ہاتھ کے اشارے سے باؤل مانگنے لگی... ہانیہ نے مسکرا کر باؤل ٹیبل سے اٹھا کر اس کی طرف بڑھا دیا_ آروشا نے تھام کر فروٹس کھانے شروع کر دیے

---

"رہنے دو... کوئی زبردستی نہیں ہے..... میں تمھارے لئے فرائز بنوا دیتی ہوں..." اسے کھاتے ہوئے کتنا برا لگ رہا تھا اس کی شکل سب پتا دے رہی تھی.... ماں جی نے خود ہی اس کے ہاتھ سے باؤل لے لئے_____

"نہیں کچھ نہیں.. پلیز ماں ابھی کچھ نہیں_" وہ زبردستی مسکراتی انکار کر گئی_____

"آروشا تم مجھے پریشان کر رہی ہو_" وہ اب سچ میں فکر مند ہو گئی... کچھ یہی حال ہانیہ کا بھی تھا.. اس کی شکل ایسی ہو رہی تھی جیسے ابھی رو پڑے گی_____

"میں ٹھیک ہوں.. بس وہ مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا ہے_" آروشا نے سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا_____

"درد تو نہیں ہو رہا ہے... تم چھپا تو نہیں رہی ہو_" ابھی ایک ماہ پہلے اسے درد ہوا تھا اور سب اتنے فکر مند ہو گئے تھے.... ہو سکتا تھا وہ ان لوگوں کو فکر سے بچانے کے لئے بس ٹال رہی تھی..... انہوں نے مشکوک لہجے سے اس کے جھکے سر کو اٹھا کر پوچھا_____

"نہیں بالکل نہیں... مجھے بس نیند آ رہی ہے... میں سو جاؤں ماں_" وہ نفی میں سر ہلا کر معصومیت سے بولی تو انہوں نے گہری سانس لے کر بس ہاں میں سر ہلا دیا_

"ہانی... بھابھی کو روم تک لے جاؤ.." انہوں نے ساکت بیٹھی ہانیہ کو حکم دیا تو وہ جلدی سے کھڑی ہو گئی .....

"اصلان سے بات کرتی ہوں... آروشا کو کہیں گھمانے کے لئے لے جائے.. گھر میں بیٹھے بیٹھے بھی طبیعت خراب ہو جاتی ہے_" وہ ہانیہ کے ساتھ جاتی آروشا کی پشت دیکھتے ہوئے بولی تھی پھر ہاتھ میں لیا ہوا باؤل لے کر کچن کی طرف چلی آئی تا کی ملازمہ سے آروشا کی پسند کے چٹ پٹی چیزیں بنانے کا کہہ سکے_____

**********

دروازے پر کھٹکا سا ہوا تو آروشا نے آنکھوں پر اسی طرح بازوں رکھے ہوئے بس پلکوں کی جھری سے آنے والے کو دیکھا..... اصلان آفس سے واپس آ چکا تھا... ایک ہاتھ میں کوٹ دوسرے میں بریفکیس... فریش سا..... چہرے پر وہی نرمی اور بے انتہا محبت.... نجانے کیوں آروشا کی آنکھیں نم سی ہوئی.... آنکھوں پر بازوں رکھے وہ ویسے ہی سوتی بنی رہی تھی_____

اصلان کی نگاہیں بیڈ پر سوئی ہوئی آروشا کے وجود پر ہی جمی ہوئی تھی.... کالی آنکھوں میں محبت کی چمک اور ہونٹوں پر آسودگی بھری مسکراہٹ.... کوٹ اور بریفکیس ایک طرف سوفے پر رکھ کر وہ قدم قدم چلتا بیڈ کے پاس آگیا_____

آروشا سانس بھی روکے ہوئے اسی طرح لیٹی رہی تھی.... اصلان نے پہلے کلائی سے گھڑی اتار کر سائڈ ٹیبل پر رکھی... موبائل اور کار کی کیز دراز کھول کر ڈالی اور ٹائی ڈھیلی کر کے اپنے کف لنکس کھولتا وہ وہی بیڈ پر ایک گھٹنا موڑ کر اس کے پہلو میں ہی بیٹھا تھا_____

"ناراض ہو کیا_" ہاتھ بڑھا کر آروشا کی آنکھوں سے بازو ہٹا کر پیار سے پوچھا.... آروشا نے گہری سانس بھری وہ بھلا اس سے کیسے غافل رہ سکتا ہے لیکن غافل نہیں رہ سکتا تو کیسے اسے خبر نہیں ہو رہی ہے کی .....

اس سے آگے اس سے سوچا نہیں گیا اصلان نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے تھے.... آروشا کا دل بھر آیا... دل کہا اس سے سب کہہ دے لیکن اگر وہ سب جان گیا تو اور اگر غصے میں ایسا نا کر بیٹھے جو اسے اصلان کی جدائی کا غم دے دیں_____

"نہیں... نہیں_" وہ وحشت سے سوچتے ہوئے خود پر جھکے اصلان کی گردن میں بانہیں ڈال کر اس سے لپٹ گئی.... اصلان کی گردن میں اس کی پکڑ سخت تھی_____

"اتنی ناراض ہو کی میرا گلا دبانا چاہتی ہو_" وہ مسکراتے ہوئے یوں ہی اس پر جھکا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے لگا چکا تھا_____

"نہیں اصلان... میں آپ کو تکلیف کیسے دے سکتی ہوں..... میں آپ کا گلا کیسے دبا سکتی ہوں..." ایک دم سے نم ہوتی آنکھوں سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے مذاق پر آروشا کی آنکھوں میں ہی نہیں چہرے پر بھی تکلیف کے اثر جھلکے تھے... گردن پر بازوؤں کی گرفت بھی ڈھیلی ہو گئی _اصلان نے آنکھیں بند کر ہونٹ گول کر کے گہری سانس بھری اور آنکھیں کھول کر سر جھکا دیا

_____

"لیجیے سر قلم کر دیجئے.. غلام کی اس گستاخی پر... جس نے بولنے کا سنگین جرم ادا کیا ہے_" سر اس کی گردن پر جھکائے ہوئے وہ شرارتی ہوا_____

"اصلان... آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں... بھلا میں آپ کا سر قلم کر سکتی ہوں... آپ میری زندگی ہے_" اب تو اور حد ہو گئی یعنی بندہ بشر مزاق بھی نہیں کر سکتا_ اصلان نے سر اٹھا کر نم آنکھیں اور خفا چہرہ دیکھا پھر جھک کر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا_____

"اب خوش... یہ ٹھیک تھا یا اور کچھ حضور کی خدمت میں خادم اپنی خدمت پیش کرے_ "اچھے سے اپنی سانسوں میں اس کی سانسوں کو اتار کر اس نے ان لبوں کو اپنی قید سے آزاد کرتے ہوئے شرارت سے پوچھا_ آروشا نے بس ان چمکتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے گالوں پر اپنے ہاتھ رکھے_ اس کے گالوں اور ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بس پیار بھری نگاہوں سے اسے اپنی نگاہوں میں بھر رہی تھی_____

"کیا ارادے ہیں جانم.... آج مجھے محنت کئے بنا ہی پیار کی اجازت دے رہی ہو_ "اس کے سر کے پاس ایک ہاتھ کی کہنی بستر پر ٹیک کر دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے وہ آروشا کے گال سہلاتا اب بھی شرارت والے موڈ میں تھا_____

آروشا کچھ نہیں بولی بس اسی طرح اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ایک ٹک اس کے پرکشش چہرے کو دیکھے جا رہی تھی...."میں سوچ رہا ہوں... ہم دونوں کہیں آؤٹنگ پر چلتے ہیں... ایک زبردست سا پروگرام بناتا ہوں... بالکل اسی طرح جیسے تم ڈرامے وغیرہ میں دیکھتی ہو.. لائٹس.. فلاورز...اور ..

"نہیں مجھے کہیں نہیں جانا... مجھے گھر پر ہی رہنا ہے... آپ جائے چینج کر لے_" آروشا نے ایک دم سے اس کے چہرے پر سے اپنے ہاتھ ہٹا لئے اور اس کے ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر کروٹ بدل لی

_____

"کیوں نہیں جانا ہے... بعد میں میرے بچے شکایت کریں گے نا اپنے پاپا سے کی ہمیں کہیں گھمانے بھی نہیں لے گئے_" وہ اسی طرح پیار سے کہتا نرمی سے اس کا شانہ تھام کر اسے پھر سے سیدھا کر چکا تھا_____

"اصلان کہہ دیا نا کہیں نہیں جانا... جائے چینج کرے مجھے سونے دے_" اس بار وہ روکھائی سے بول کر اس کا ہاتھ جھٹک چکی تھی... وہ زرا سا بھی بدمزا نہیں ہوا بلکہ اس کے چہرے کو تھام کر بولا_" ادھر دیکھو روشا_" وہی والہانہ محبت سے پکارتی آنکھیں وہی شیرینی میں ڈوبا لب و لہجہ... آروشا کی پلکیں بھیگی تھی... گلے میں آنسو سے پھنسے_____

"میری طرف دیکھو روشا_" اس بار پیار کے ساتھ حکم بھی تھا، آروشا نے مشکل سے آنکھیں نم ہونے سے روکی اور کالی آنکھوں میں دیکھا_____

For more visit (exponovels.com)

"تمھیں اگر کوئی بات پریشان کر رہی ہے تو مجھے بتاؤ... میں نے وعدہ کیا ہے تم سے اور وہ وعدہ آخری سانس تک نبھاؤں گا.... ہماری زندگی میں اب کچھ غلط نہیں ہو سکتا مجھ پر بھروسا کر سکتی ہو تم_" وہ اس کے چہرے کو مضبوطی سے جکڑے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مضبوط آواز میں بول رہا تھا.... آروشا کا دل کہا اسے سب بتا دے... ساری سچائی اپنے سارے ڈر مگر بس اس کے ہونٹ کپکپا گئے_____

"کیا بات ہے روشا.. ٹیل می.. کیا پریشانی ہے کون سا ڈر ہے تمھیں_" آروشا بس ان آنکھوں میں دیکھتی رہی دیکھتی رہی پھر خود کو سنبھال کر بس اتنا بولی_"سچ میں اصلان کوئی پریشانی نہیں کوئی ڈر نہیں... بس میری طبیعت گھبراتی رہتی ہے.. کچھ اچھا نہیں لگتا شاید اب دن قریب ہو رہے ہیں اس کی وجہ سے..." وہ مسکرا کر کہتی اس کی فکر دور کر چکی تھی... اصلان اس کا چہرہ چھوڑ کر اٹھ بیٹھا اور ہاتھ بڑھا کر اسے بھی احتیاط سے اٹھا کر بیٹھا دیا_____

"میرا خیال ہے میں کچھ دن آفس جانا چھوڑ دوں... بس ہم دونوں ہو اور میں دھیرے دھیرے تمھاری طبیعت ٹھیک کر دوں_" اسے خود سے لگاتے ہوئے وہ اس کے بازوں کو سہلاتے ہوئے پیار سے بولا_____

"سچ میں اصلان لے لیں نا چھٹی... آپ میرے ساتھ رہتے ہیں نا تو مجھے ریئلی کوئی ڈر نہیں رہتا_ آپ کچھ دن کے لئے ہی صحیح آفس مت جائے_" آروشا اس کی چھٹی کا سن کر ہی خوش ہو گئی... اصلان ہنس کر اس کے گال میں چٹکی بھر کر بولا_"سوچ لو دن رات تمھارے پاس رہوں گا... میری ساری خدمتوں کو برداشت کرنا پڑے گا"_

"سوچ لیا... آپ اب کل سے آفس نہیں جائے گے_"وہ ضدی انداز میں کہتی اس کے بازوں سے لگ کر وہاں سر رکھ چکی تھی_____

"اوکے... بٹ ابھی میں چینج کر لوں تو چلو نیچے چلتے ہیں ماں نے خاص تمھارے لئے بہت سی کھانے پینے کی چیزیں بنوائی ہے_"وہ اس کی کمر میں بازوں ڈال کر اس کے سر کو چوم چکا تھا_____

"ہاں.. مجھے اب بھوک بھی لگ رہی ہے...؟ اصلان میں نے پیٹ بھر کر کچھ نہیں کھایا اب مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے_"وہ جیسے ہی اس سے الگ ہو کر تیزی سے بولی اصلان ہنس پڑا اور یوں ہی ہنستے ہوئے اس کے گالوں پر پیار کرتا وہ بیڈ سے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا_____

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں سب کے ساتھ اکٹھے ہو کر بارش کا مزا لیتے ہوئے پورچ میں بیٹھے چائے کے ساتھ دوسرے لوازمات کا مزا لے رہے تھے_____

ماں جی بے تحاشا کھاتی اور ہنستی مسکراتی اسی طرح بے تحاشا بولتی آروشا کو اطمینان سے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی کی کچھ دیر پہلے والی آروشا اور ابھی والی آروشا میں کتنا فرق تھا... آروشا سے ہوتے ہوئے ان کی نگاہ اصلان پر ٹھہر گئی.... کبھی ہنستا... کبھی حشم کی بات میں ٹکڑا دیتا ان کا بیٹا .....

ایک دن ایک شخص نے ان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کی تھی کی وہ آروشا کا نکاح اصلان سے کرا دے... اس شخص کا کہنا تھا کی آروشا کو بس اصلان سنبھال سکتا ہے... وہ بس اصلان پر اعتبار کر سکتی ہے... وہ اصلان سے محبت کرتی تھی اور تب اس شخص کی بات مان کر اپنی تمام تر نفرت کے باوجود بھی اسے معاف کر کے انہوں نے جو فیصلہ لیا تھا، آج اس کی کرامت سے ہی ان کا بیٹا سچی محبت سے اپنا دل آباد کر چکا تھا ....

یہ الگ بات تھی ایک طرف یہ ان کی خواہش تھی کی اصلان آروشا سے نکاح کر لیں..... اصلان کے فرشتوں کو بھی خبر نا ہوئی کی جو راز اس نے دل میں چھپایا ہوا تھا وہ راز اس کی ماں کی نگاہوں سے نہیں چھپا رہا تھا... وہ جان گئی تھی کی اصلان آروشا سے محبت کرنے لگا تھا_ اس لئے انہوں نے اس شخص کی بات مان لی اور آج.... انہوں نے مسکراتے ہوئے اصلان کی خوشیوں کی دائمی ہونے کی دعا مانگی تھی_____

**********

For more visit (exponovels.com)

"اکیلے اکیلے کیا کر رہی ہو تم یہاں..." حشم اس کے پاس والی ہی چیئر کھینچ کر بیٹھتے ہوئے خوشدلی سے پوچھ رہا تھا_____

"اصلان تھے میرے ساتھ.... ان کی کوئی ضروری کال آگئی تھی... اسی لئے ابھی اکلیلی ہوئی ہوں_" آروشا نے مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کاندھوں پر ڈالی ہوئی شال درست کی... موسم اتنا سرد نہیں تھا مگر یہاں کھلے لان میں اسے سردی سی لگ رہی تھی_____

حشم بہت محبت سے اپنی پیاری سی گڑیا بہن کو دیکھ رہا تھا... "کیا دیکھ رہے ہو حاشو_" وہ اسے لگاتار مسکراتے ہوئے دیکھے جا رہا تھا تو وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی_____

"یہی کی میری گڑیا کتنی پیاری سی ٹیڈی لگ رہی ہے_" اس نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے پھولے پھولے گال چٹکی میں بھر کر نوچے تھے_____

"سچ میں نا... میں بہت موٹی لگتی ہوں نا... بالکل ٹیڈی جیسی_" وہ فوراً منہ بسور کر اس سے پوچھنے لگی_ حشم نے اس کے گال چھوڑ کر ہنستے ہوئے اس کے سر پر چپت لگائی_

"کوئی موٹی ووٹی نہیں ہے تو.... اتنی حساس مت ہو... بہت پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا_" پیار سے اس کے گال چھو کر وہ چیئر سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا_____

"تھک گئے ہو حشم_" آروشا کو اپنی فکر چھوڑ چھاڑ کر اب اس کی فکر ہو گئی وہ آنکھیں موندے گردن لڑھکا کر پڑا تھا...ہاتھ بڑھا کر اس کے گھنے ڈراک براؤن بال کو پیار سے سنوارا_____

"نہیں بس اپنی موٹی چھپکلی کو یاد کر رہا ہوں... آج وہ جلدی سو گئی_" آروشا جس ہاتھ سے اس کے سر کو سہلا رہی تھی اسی ہاتھ سے اس نے اس کے سر پر چپت لگا دی_"بہت بولتے ہو تم "_

"لو اب میں بہت بولنے لگا.." وہ منھ بنا کر سیدھا بیٹھ گیا اور پاس بیٹھی آروشا کا ہاتھ تھام کر بولا_" آشو تیرا دل نہیں کہتا؟"

"کیا نہیں کہتا_" اس نے حیرانی سے بھویں اچکائی_____

"یہی کی اب تیرے بھائی کی رخصتی ہو جانی چاہیے_" وہ اس انداز میں بولا کی آروشا کو ہنسی آ گئی_" ہنس مت میں سیریس ہوں_" حشم کا منھ بنا_____

"اوہ میرا راجہ بھائی_" آروشا نے ہونٹ گول کر کے اس کے گال پر پیار سے چٹکی لی_____

"مزاق نہیں کر رہا سچ میں میرا دل بھی کہہ رہا ہے... بہنوئی صاحب کی طرح میں بھی آفس سے چھٹی لے لوں.... پھر دن رات بیوی کو گود میں اٹھا کر اس کی کیئر کروں... اسے گھمانے لے جاؤں... اس کے ساتھ ٹیرس پر راتیں گزاروں رومانٹک ڈنر ارینج کروں.... اور صبح شام چیزیں ٹھونساؤں... بٹ یار یہاں گڑبڑ ہو جائے گی وہ تو موٹی بھینس ہو جائے گی.." وہ سنجیدگی سے بولتے بولتے پریشان ہوا پھر سر جھٹک کر بولا_ " چلو کھانے پینے والا پروگرام کم بلکہ ابلے کھانے دوں گا یہ ٹھیک رہیں گا...." وہ جس سنجیدگی سے بول رہا تھا، آروشا کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا_____

"مجھے پہلے بھی تم پر شک تھا، تم چھپ چھپ کر ہمیں دیکھا کرتے ہو_" ابھی وہ کچھ اور بھی پھلجھڑی چھوڑتا کی اصلان نے پیچھے سے اس کی گردن پکڑ کر اسے ایک ہی جھٹکے میں اپنی جگہ سے اٹھا دیا.... حشم اچانک اس افتاد پر گھبرا کر آروشا کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا... اصلان نے اسے دوسری چیئر پر بیٹھا دیا اور خود آروشا کے پاس والی جگہ سنبھال لی.... آروشا اب بھی ہولے ہولے ہنستے ہوئے حشم کے بگڑے منہ کو دیکھ رہی تھی_____

"ایک تو آپ کو ایک منٹ بھی دینا گوارا نہیں... میں اپنی بہن سے اپنے دل کی بات بھی نہیں کہہ سکتا... سچ میں آپ دیو بن گئے ہیں_" حشم کی وہی پرانی شکایت پر وہ مسکرائی اور اصلان نے پاؤں پر پاؤں رکھ کر کلائی میں پہنی گھڑی دیکھی_" ایک منٹ.... پچھلے پندرہ منٹ سے تم اپنی بہن سے راز کی

باتیں کر رہے تھے... میں نے کچھ کہا_ "وہ آرام سے پاؤں پر رکھے پاؤں کو ہلاتا ہوا حشم کا خون جلانے کے لئے تیار تھا_____

"آپ کے چوبیس گھنٹے میں سے یہ ناچیز ہمیشہ پندرہ منٹ لے کر خطاکار ہو جاتا ہے... اسے بخش دے _"وہ جھوٹی ناراضگی سے اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر سر خم کر کے جھکا_____

"ناچیز کی خطا تب بخشی جائے گی... جب وہ یہاں سے کھسکے گا_ "بادشاہ سلامت نے ہاتھ اٹھا کر اسے اٹھنے کا اشارہ کیا_____

"جی نہیں.... میں آپ کا وزیر اعظم ہوں... آپ کو میرے مشوروں کی ضرورت پڑ سکتی ہے_ "وہ اور بھی وہاں پھیل کر بیٹھ گیا تو چپ بیٹھی آرو شا ہنس پڑی... اصلان نے دانت پر دانت جما کر اپنے وزیر اعظم کو گھورا_____

"اور بتا آشو کیا حال ہے... میاں صاحب ٹھیک ٹھاک ہے.. سسرال والے تجھے تنگ تو نہیں کرتے _"وہ ایسے بولا جیسے پہلی بار اس کے سسرال آیا ہوا ہے... اصلان نے اس خوبصورت فتنے کو دیکھا... اسے اپنی محبت کی کہانی میں وہ اچھا خاصا ولن لگ رہا تھا..... دونوں بھائی بہن کو ایک دوسرے سے

باتیں کرنے کا کچھ زیادہ ہی شوق تھا اور یہی وہ حشم کو اپنا سب سے بڑا رقیب سمجھتا تھا

اصلان نے بھویں سکڑ کر اور ہونٹوں کو ٹھیڑا کرتے ہوئے تیکھی نگاہ لگاتار بولتے حشم پر رکھتے ہوئے کچھ دیر برداشت کیا پھر ایک جھٹکے سے وہ چیئر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا..... "ہیر و صاحب اپنی ہیر و گیری دکھانے کے لئے اٹھ گئے_" حشم دل میں سوچتا اب بھی اصلان کو نظر انداز کرتے ہوئے آروشا سے لگاتار باتیں کئے جارہا تھا

"آؤ روشا... تمھیں سردی لگ جائے گی_" اور پھر وہی ہوا جیسا حشم نے سوچا تھا وہ جھکا اور ہنستی، بولتی آروشا کو چیئر سے گڑیا کی طرح اپنے بازوؤں میں سمیٹا اور ایک زبردست گھوری سالے کو دے کر... آروشا کے لالھ ارے ارے کی پرواہ کئے بغیر وہ اسے اٹھالے گیا

"اصلان میر صاحب.... آپ کی بہادری کو لاکھوں سلام_" پیچھے وہ ہنستا ہوا سوچتا آرام سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا.... دونوں ٹانگیں اٹھا کر ابھی ٹیبل پر رکھنے ہی لگا تھا کی اس کی نگاہ ٹیبل پر رکھے آروشا کے موبائل پر پڑی..... "واؤ...." اس کے ہونٹ خوشی سے گول ہوئے.. بہنوئی صاحب کو ستانے کا ایک اور موقع .....

حشم نے جھٹ سے موبائل اٹھایا... ابھی اٹھا ہی تھا کی موبائل پر ایک دم سے رینگ ہوئی_ "آشو کو کون کال کر سکتا ہے... وہ بھی اس وقت_ "اسے تعجب ہوا، ان دونوں کا اصلان کی فیملی کے علاوہ کسی بھی دوسرے سے کوئی رابطہ نہیں تھا.... آروشا کا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا، اس کا نمبر بس اس کے پاس یا اصلان کے پاس ہی تھا یا صرف اصلان کی فیملی کے پاس..... یہی سب سوچتے ہوئے اس نے نمبر دیکھا... نمبر انجان تھا_____

"ہیلو_ "جستجو ایسی تھی کی اس نے کال پک کرتے ہوئے سپیکر ٹچ کیا اور پھر ادھر سے جو آواز اس نے سنی تھی اس نے حشم کو ساکت کر دیا... آس پاس دھماکے سے ہونے لگے تھے.. ادھر سے جو گھٹیا باتیں کی جا رہی تھی... حشم کے جبڑے تنے اور آنکھیں سرخ ہونے لگی_____

کچھ ہی منٹ میں کال ختم ہو گئی مگر اس کی باتیں حشم کے کان میں اب بھی گونج رہی تھی..... اس کا خون کھول رہا تھا اور آنکھیں سرخ ہو چکی تھی.... آروشا نے اتنی بڑی بات اس سے چھپائی وہ اسی لئے کچھ دنوں سے پریشان تھی... اسی کے ڈر سے اس نے اصلان کو گھر پر روکا ہوا تھا.... وہ کیوں سب چھپا کر اسے ہی نہیں اصلان کو بھی دھوکے میں رکھے ہوئے تھی_____

وہ موبائل لے کر مڑا تو اس کی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ ساتھ دکھ اور افسوس بھی اتر آیا.... شکوہ بھری نگاہوں سے بت سی بنی آروشا کو دیکھا اور آروشا... اسے تو جیسے سکتہ ہو گیا تھا.. روم میں

جاتے ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا کی وہ موبائل چھوڑ آئی ہے اور حشم وہی ہے... اصلان اسے چھوڑ کر واش روم گیا تو وہ تیزی سے ادھر آئی اور پھر بھی اپنی غلطی کی سزا دیکھ لی... حشم سب جان چکا تھا_____

"کب سے کال کر رہا ہے یہ خبیث انسان تمھیں_" وہ اس کے سر پر کھڑا موبائل دکھاتے ہوئے سختی سے پوچھ رہا تھا_ آروشا سے بولا نہیں گیا بس آنکھوں میں تیزی سے پانی بھرنے لگا

_____

"آشو.... تجھ سے کچھ پوچھ رہا ہوں... کب سے اس انسان کی بات مان رہی ہے تو.... تم نے کیسے سب سنا..... تو کیسے سب ہم سے چھپا سکتی ہے_" آہستہ آہستہ اس پر غصے سے برستے ہوئے وہ جیسے آروشا کو شرمندگی کے دل دل میں دھکیل رہا تھا...

اس کا رنگ سفید پڑنے لگا... رسوائی اور شرمندگی کے احساس نے اسے ہوش کھونے پر مجبور کر دیا.... اگر اصلان کو سب پتا چلے گا تو.... بس اتنا ہی اس نے سوچا تھا اور پھر اس کا ذہن تاریکی میں کھوتا چلا گیا اور وہ وہی فرش پر ڈھ کر گر جاتی اس سے پہلے ہی دو ہاتھوں نے اسے اپنے بازوؤں میں سنبھال لیا.... حشم شاکڈ سا بیہوش ہو چکی آروشا اور خود کو غصے سے گھورتے اصلان کو دیکھ رہا تھا

_____

_

*********************

ہاسپٹل کے کوریڈور میں وہ سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا... ایک طرف دیوار سے ٹیک لگا کر خاموش کھڑے اصلان سے وہ نگاہیں ملانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہا تھا.... اسے خود پر بے تحاشا غصہ تھا.... بلکہ غصہ ہی نہیں اسے خود سے نفرت سی محسوس ہو رہی تھی... وہ جانتا تھا اسے سب معلوم تھا پھر بھی وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پایا... اسے آروشا سے اس طرح بات کرنے کا احساس جرم کاٹے جا رہا تھا_____

"ہزار بار کہا تھا اس لڑکی سے اتنی سیڑھیاں چھڑا، اترا نا کرے مگر ایک نہیں سنتی... جب اتنے چکر آ رہے تھے تو کیا ضرورت تھی ایک موبائل کے لئے نیچے آنے کی... اصلان تم نے بھی نہیں روکا... ایسے ہوتی ہی کیئر... اس سے بہتر تم اسے میرے ساتھ روم میں رہنے دو... ملنے نہیں دوں گی میں اسے_" ماں جی فکر مندی سے بولتے بولتے اصلان کو بھی سنا گئی_ اصلان نے کچھ نہیں کہا، بس خاموش نگاہ سر جھکا کر بیٹھے حشم پر ڈالی پھر شیشے کے دروازے پر جس کے اس پار آروشا کو ڈاکٹر لے گئی تھی_____

ماں جی بیٹے کی خاموشی پر خود بھی چپ ہو گئی... اصلان نا کچھ کہہ رہا تھا نا اس کے چہرے سے کچھ ظاہر ہو رہا تھا... عجیب سا بے تاثر سپاٹ چہرہ تھا... انہیں لگا بات وہ نہیں ہے جو انہیں بتائی گئی ہے دونوں ہی ان سے کچھ چھپا رہے ہے_____

"حشم کیا بات ہوئی ہے؟... ڈنر کے بعد تک تو آروشا بالکل ٹھیک ٹھاک تھی اچانک سے کیا ہوا_" انہوں نے باری باری دونوں کو دیکھتے ہوئے حشم سے زرا سختی سے پوچھا... حشم نے چونک کر سر اٹھایا.. اس کی بھیگی سرخ آنکھیں اور ضبط کرتا چہرہ... اصلان نے ہونٹ بھینچ کر گہری سانس بھری اور سیدھا ہو کر ماں جی کی طرف دیکھا_____

"ماں... بعد میں بات کرتے ہیں نا..... ابھی بس آروشا اور بچوں کے لئے دعا کرے سب بہتر ہو_" اس کے قطعی انداز پر وہ کچھ پوچھنے کا ارادہ چھوڑ کر دل ہی دل میں دعا گو ہو چکی تھی... حشم نے پھر سے سر جھکا لیا اور اصلان اب بیچینی سے بند دروازے کے پاس ٹہل رہا تھا_____

"ڈاکٹر... مائ وائف.." جیسے ہی شیشے کا دروازہ کھلا اصلان تیزی سے باہر آتی ڈاکٹر کے پاس آیا تھا... ماں جی بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور حشم کی آنکھوں میں خوف کی جھلکیاں ابھری... دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا_____

"شکر کرے کی اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہوا ہے..... اتنی ٹینشن کے باوجود بھی ماں اور بچے دونوں ہی سالم ہے..." ڈاکٹر کے الفاظ تھے یا طمانیت کا احساس... اصلان نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی

"میں مل سکتا ہوں ڈاکٹر_" وہ بیچین سا ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا

"شیوُر... بٹ ابھی وہ دواؤں کے اثر سے سو رہی ہے... آپ اسے سکون سے سونے دے، نیند آروشا کے لئے اس وقت سب سے زیادہ ضروری ہے_" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اصلان کے چہرے کو دیکھا

"جی..." وہ بس اتنا بولا تو ڈاکٹر اسے دو چار اور ہدایتیں دے کر وہاں سے چلی گئی سب کے دلوں کو سکون بخش کر، حشم اب خود کو کافی آرام دہ سا محسوس کر رہا تھا اگر اس کی بہن یا اس کے بچوں کو زرا سا بھی نقصان پہنچتا وہ ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر سکتا تھا

********************

"آرام سے ہاں... بہت احتیاط سے_" جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولی اور اپنے ہاتھوں کو ہلایا... اصلان تیزی سے اٹھ کر اس کے پاس ہی ٹک گیا.... آروشا نے بھاری ہوتے سر اور بوجھل آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا پھر اصلان کو... سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ اس وقت کہاں ہے_____

"ہاسپٹل ہے یہ... تم بیہوش ہو گئی تھی نا... اب کیسا محسوس ہو رہا ہے میری جان_" اس کے چہرے کی الجھن پڑھ کر اصلان نے بتا کر محبت سے اس کے ہاتھ کو تھاما تھا نا صرف تھاما تھا بلکہ اپنے لبوں سے بھی لگا رہا تھا_____

"میں بیہوش ہو گئی تھی کیسے؟.." یاد کرنے پر بھی اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا وہ بیہوش کیسے ہو گئی تھی... الجھتے ہوئے اصلان کو دیکھے جا رہی تھی_____

"کمزوری کی وجہ سے... اسی لئے تو ہاسپٹل لے آیا ہوں... بس جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ میرے لئے اپنے اصلان کے لئے_" اپنی طرف الجھن سے دیکھتی آروشا کو والہانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ اب بھی اس کے ہاتھوں کو سہلاتا کبھی چوم لیتا..... جس طرح وہ بیہوشی کی حالت میں چلی گئی تھی... اصلان اس کی حالت سے زندگی میں پہلی بار خوفزدہ سا ہوا تھا... آروشا کو کھونے کا ڈر.. اسے کچھ ہو جانے کا ڈر..... اپنے بچوں کی زندگی کا ڈر_____

آروشا پر اب بھی نیم غنودگی سی طاری تھی... کچھ گھنٹے پہلے کیا حادثہ ہوا تھا کچھ بھی یاد نہیں آرہا تھا.... وہ بس آنکھوں کو بمشکل کھولے بس اصلان کو لگاتار دیکھے جارہی تھی.... اس محبت کو محسوس کررہی تھی جو اصلان کے ہر انداز سے، ہر حرکت سے ظاہر ہورہی تھی..... نجانے کیوں آروشا کی آنکھیں بھیگی سی تھی.... کئی آنسو ٹوٹ کر بالوں میں جذب ہوئے تھے_____

"کیا ہوا جان... درد ہورہا ہے.. چکر آرہے ہے... میں ڈاکٹر کو بلاؤں_" اصلان کی نگاہ ان آنسوؤں پر گئی تو وہ بیچین سا ہو گیا... اس کے سر کو سہلاتا وہ جھکا ہوا فکر سے پوچھ رہا تھا_____

"اصلان.... آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نا_" اسے جو بات پریشان کررہی تھی اصلان سمجھ سکتا تھا اس نے آروشا کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں بھرا_" عشق کرتا ہوں تم سے... وہ بھی بہت، بے پناہ، اتنا کی کبھی کم بھی نہیں ہو سکتا..... عاشق ہوں تمھارا... مجھے میری آروشا سے کبھی کوئی جدا نہیں کر سکتا_" وہ ہولے ہولے بولتا اس کے یقین کی ڈور مضبوط کررہا تھا_____

"کوئی بھی نہیں نا... آپ مجھے کبھی خود سے الگ تو نہیں کر دیں گے_" محبت جھلکاتی کالی آنکھوں میں دیکھتی ان ہری آنکھوں میں خوف کی ہلکی سی جھلک اب بھی تھی ....

"الگ..... بھلا اپنی سانسوں کو کوئی خود سے جدا کر سکتا ہے... اپنی دھڑکن کے بنا کوئی زندہ رہ پایا ہے..... اصلان میر کو آروشا کے عشق کی عادت ہے، ایسی عادت کی جس کے بغیر وہ مر جائے_" اس بار اس نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے تھے پھر کتنی ہی دیر وہاں اس نے اپنے لبوں کو پیشانی پر چسپاں ہی رکھا..... آروشا اس طمانیت اس آسودگی کو اپنے دل میں اتارتی پر سکون ہونے لگی_____

"پھر کبھی ایسے طبیعت مت خراب کرنا_" سیدھے ہوتے ہوئے وہ اٹھ کر اس کے پاس والی چیئر پر بیٹھنے ہی لگا تھا کی آروشا نے اس کی آستین مٹھی میں دبوچی_" میرے پاس رہے اصلان.. مت جائے_" آروشا کی طرف دیکھتے ہوئے اصلان مسکرا دیا_____

"کہیں نہیں جا رہا یہی ہوں تمھارے پاس ہی_" دوبارہ اس کے پہلو میں ٹکتے پھر سے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا..... وہ اب بھی اس کی طرف ایک ٹک دیکھ رہی تھی حالانکہ نیند آنکھوں میں بھری تھی

_____

"سو جاؤ... میں ہوں تمھارے پاس_" اصلان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی پلکوں پر ہتھیلی رکھ کر بند کر دی تو وہ بھی اسی کی طرف کروٹ بدل کر پھر سے نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی... البتہ اصلان کے ہاتھوں پر گرفت سخت تھی ...

اصلان اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اب اس بارے میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے آروشا کا یہ حال ہوا تھا... جیسے جیسے وہ سب سوچتا جا رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہوتے جا رہے تھے.... لگ ہی نہیں رہا تھا کچھ دیر پہلے اس کے چہرے پر بس محبت کے رنگ بکھرے ہوئے تھے... جہاں اب پیار اور محبت کے کوئی رنگ نہیں تھے... بس سختی تھی اور آنکھوں میں اپنے دشمن کو نابود کرنے کی آگ_____

**********

آروشا کو لے کر وہ جیسے ہی ویلا میں داخل ہوا تھا... سب نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا.... رات اس نے حشم اور ماں جی کو زبردستی بھیج دیا تھا اور صبح ہوتے ہی وہ ڈاکٹر کی پرمیشن سے اسے لے کر ویلا آ گیا_____

اب وہ ماں جی کے بیڈ روم میں تھی، فل حال ماں جی نے اسے اپنے بیڈ روم میں نہیں جانے دیا تھا_ اماں جان، ہانیہ، ندا صدا اور ماں جی سب ہی اس کے ارد گرد جما تھے... سوائے حشم کو چھوڑ کر.... اصلان اس کی حالت سمجھ رہا تھا_____

"میں شاور لے لوں پہلے_" وہ کہتا ہوا اماں جی کے بیڈ روم سے نکل آیا... حشم کی تلاش میں وہ پہلے اس کے روم میں گیا مگر روم خالی پڑا ہوا تھا... اصلان اسے ڈھونڈتے ہوئے اس طرف نکل آیا جدھر اس کے ہونے کا زیادہ امکان تھا_____

پورچ کے آخری سرے پر حشم سیڑھیوں پر سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا.... اصلان آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آکر رکا، حشم نے تب بھی سر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا تو وہ بھی اسی سے کچھ فاصلے پر سیڑھیوں پر بیٹھا تھا.... سر جھکائے، ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے وہ بس ایک نقطے پر آنکھیں ٹکائے ہوئے تھا_____

"ابھی تھوڑی دیر میں تمھاری بہن کو تمھاری یاد ستائے گی تو پھر بھی اس سے ملنے نہیں جاؤں گے_" پاس ہی سنجیدہ آواز ابھری تو حشم نے گردن موڑ کر قریب بیٹھے اصلان کو دیکھا... وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اس کی نگاہیں سامنے دیوار پر گرتے پانی کے آبشار پر تھی_____

"نہیں آئے گی... مجھے معلوم ہے وہ مجھ سے نہیں ملنا چاہیں گی_" پھر سے اسی پوزیشن میں سر جھکاتے ہوئے اس کی آواز ہر جذبات سے خالی تھی_____

"رئیلی...." اس بار اصلان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا_"تب تو مجھے آج جشن منانا چاہیے کی بھائی بہن کی بیچ دوریاں تو آئی... اب مجھے تم اپنے رقیب نہیں لگوں گے_" حشم نے جھٹکے سے سر اٹھا کر گردن موڑ کر مسکراتے اصلان کو دیکھا یہ وقت مزاق کرنے کا تھا_____

"میں اس وقت مزاق کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں لالا_"غصے سے کہتے ہوئے گرے آنکھیں... کالی آنکھوں کو گھور بھی رہی تھی_____

"میں مزاق کر بھی نہیں رہا... مجھے تو دل سے خوشی ہو رہی ہے کی بھائی بہن ایک دوسرے سے دور ہو گئے_"وہ اب بھی اسی دل جلانے والی مسکراہٹ سے حشم کو جلا رہا تھا_____

"دیو کہیں کا.... بہنوئی نا ہوتا تو..."وہ صرف سوچ کر رہ گیا_"آپ کو غلط فہمی ہو گئی ہے.. میری بہن مجھے بہت عزیز ہے اور میں اسے.. ہمارے بیچ کبھی دوریاں آ ہی نہیں سکتی... چاہے آپ ہی کیوں نا کوشش کر لیں_"سنجیدگی سے بولتے ہوئے اس نے پھر سے گردن موڑ کر اب کی بار سامنے دیکھنا شروع کر دیا_____

"میں اگر چاہوں تو بہت کچھ کر سکتا ہوں بٹ ایسا کرنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے اپنی بیوی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اس لئے اسے کوئی پریشان کرے یا اونچی آواز میں ڈانٹے... اس سے کسی طرح کا بھی

کوئی سوال کرے بالکل نہیں پسند کروں گا_" اس بار اصلان میر کی آواز میں اتنی سختی تھی کی حشم نے بس ایک نگاہ اسے دیکھا تھا اور اپنی آنکھیں شرمندگی سے جھکا دی_____

"جس بات کے لئے میں نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا... تم میری بیوی سے کیسے اس بات کے لئے اونچی آواز میں بات کر سکتے ہو_" حشم کو جھٹکا سا لگا تھا بے یقین نظروں سے اصلان کو دیکھا کیا وہ سب جانتا ہے اور اگر جانتا ہے تو پھر .....

"حشم مجھ سے کچھ چھپا نہیں ہے... تم مت بھولوں یہاں میری نگاہوں سے بچ کر کوئی راز نہیں رہ سکتا.... کون کب کیا کر رہا ہے.. کس سے مل رہا ہے.. کس سے باتیں کر رہا ہے... میں سب جانتا ہوں_" وہ اب حشم کو دیکھے بغیر بولتا ہوا حشم کو جانے کیوں بہت ہی پر اسرار سا لگا... آرو شا سچ کہتی ہے.. اصلان میر کو کوئی نہیں سمجھ سکتا وہ کب کیا دھماکا کر دے کوئی نہیں جانتا_____

"جب آپ سب جانتے ہیں تو پھر اسے روکا کیوں نہیں.... اس سے پوچھا کیوں نہیں یا اس شخص کو سزا کیوں نہیں دے رہے ہے_ جس طرح آپ نے ملک امجد کو ختم کیا اسی طرح اسے بھی کیوں نہیں ختم کر دیتے.... میں چاہتا ہوں میں اسی طرح اس کے سینے میں بھی گولیاں اتاروں جس طرح اس ملک امجد کے سینے میں اتاری تھی_" اس کی ساری نفرت سارا غصہ اس کی آنکھوں میں جھلکنے لگا... اس شخص کی بربادی کا خواب وہ کب سے دیکھتا چلا آ رہا تھا...

اصلان کے کرم سے ملک امجد سے اس نے انتقام لیا تھا اور اب اس کی خواہش اس شخص سے بھی اسی طرح بدلہ لینے کی خواہش تھی_____

"کہتے ہیں ناسزا دینے کا مزا تب آتا ہے جب دشمن یہ سمجھے کی سامنے والے کو اس نے ہرا دیا ہے... وہ جتنا اپنی طاقت کے نشے میں گم رہیں گا مجھے اسے شکار کرنے میں اتنا ہی مزا آئے گا_" وہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ حشم کو اپنی کالی چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا.... حشم کو ان آنکھوں کی چمک سے جانے کیوں خوف سا محسوس ہوا.... ویسی ہی چمک تھی جیسے اس دن ملک امجد کو مارتے وقت تھی.... اصلان کا یہ روپ بس حشم پر کھلا تھا اور ہمیشہ بس اسی تک رہ جانا تھا_____

"اور آشو اس کا کیا_" گہری سانس لے کر اس نے نگاہیں پھیر لی... اب چہرے پر سکون تھا مگر ایک بیچینی اب بھی تھی اور وہ بیچینی بس اپنی بہن کے لئے تھی_____

اصلان نے اسے غور سے اس کے چہرے کو جانچتے ہوئے پھر سے نگاہیں پھیر لی اور سامنے صاف اور شفاف پانی کو دیکھتے ہوئے بہت آہستہ آواز میں بولنا شروع کیا تھا_" اس پانی کو دیکھ رہے ہو حشم... کتنا صاف و شفاف ہے... آروشا کا دل بھی اتنا ہی صاف و شفاف ہے... کسی بھی ملاوٹ سے بالکل پاک تو ایسے ساف و پاک دل پر میں کیسے کچھ پوچھ کر ڈریا ندامت کی دھول برداشت کر سکتا ہوں.. کبھی نہیں_" بولتے بولتے اس نے نفی میں سر ہلایا... حشم اب گردن موڑ کر ایک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا_____

"میں نہیں چاہتا وہ میرے آگے شرم سار ہو جو جرم اس نے کبھی کیا ہی نہیں وہ اس پر نادم ہو یا خوفزدہ ہو... میں چاہتا ہوں وہ مجھ پر کامل یقین کر لیں کی اس کا اصلان کبھی اس کی معصومیت پر شک کر ہی نہیں سکتا_ "خود کو دیکھتے حشم کو اس نے گردن موڑ کر دیکھا اور مسکرا دیا... حشم نے اب ان آنکھوں میں بس محبت ہی محبت دیکھی تھی_____

"لالا... وہ پریشان کر رہا ہے آشو کو_ "اس کے ہونٹوں سے بس اتنا ہی نکلا تھا_____

"اب نہیں کر سکیں گا یقین رکھو_ "اصلان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کاندھے پر تھپکی دے کر تسلی دی اور وہ مطمئن بھی ہو گیا_ ہر فکر سے آزاد ہر پریشانی سے پاک بس اب ایک ہلکی سی ندامت تھی_____

" سوری میں نے آشو کو کل... اس کی بات ادھوری ہی رہ گئی اصلان جس ہاتھ سے اس کا کاندھا تھپک رہا تھا اسی ہاتھ سے اس نے اس کا گلا پکڑ لیا_ " آئندہ ایسا کیا نا تو اپنے بھائی ہونے کا لہاز نہیں کروں گا.. مجھے میری بیوی بہت عزیز ہے... اگر اس کے بھائی نہیں ہوتے تو..." حشم نے بس خاموشی سے دھمکی دیتے اصلان کی طرف دیکھتا رہا تھا، اصلان کچھ اور کہتا کی حشم اس کے شانے سے لگ گیا_ "لالا.. آئی لو یو... آپ سچ میں بہت اچھے ہیں.. آپ نا ہوتے تو ہم دونوں کا کیا ہوتا... آئی ایم سوری

کی میں نے اتنا غلط آپ کو سمجھا تھا.. لو یو لا لا لو یو" اس کے شانے سے لگا وہ بھرائی ہوئی آواز میں اس سے لگا تار بول رہا تھا_____

"اچھا بس کرو... اتنا لو یو لو یو مت کرو مجھے اپنی بیوی کے علاوہ کسی کے منہ سے یہ لفظ اچھے نہیں لگتے..... اور تمھارے منہ سے تو اس وقت بالکل نہیں_" اسلان نے اسے دور جھٹک دیا اور اب وہ غصے سے پینٹ پر نا گردہ گرد جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا_ صرف خود ہی نہیں کھڑا ہوا اسے بھی کالر سے پکڑ کر کھڑا کر دیا_ ادھر حشم اپنی جذباتیت میں کی گئی بات کا یہ رسپانس دیکھ کر حیران پریشان تھا

_____

"تمھاری ایک جذباتیت نے کل سے مجھے کتنی ٹینشن دے رکھی تھی... میری بیوی یا میرے بچوں کو کچھ بھی ہوتا نا تو میں تمھارا یہ خوبصورت تھوبڑا ہے نا بگاڑ دیتا_" اپنا کل کا غصہ اب وہ اچھے سے حشم پر نکال رہا تھا.. اس نے حشم کے کالر کو کئی جھٹکے دیے تھے.... وہ بس ساکت سا اس کے غصے کو سہہ رہا تھا_____

"تم جانتے تھے نا... ڈاکٹر نے اسے ٹینشن لینے کے لیے منع کیا ہے کیا تمھاری غیرت میری غیرت سے زیادہ بھڑک رہی ہے.... جب میں برداشت کر سکتا ہوں تو تم کیوں نہیں_" اس بار اس نے

دانت پیستے ہوئے اس کے چہرے پر ایک مکا ہی جڑ دیا... مکا تو ہلکا ہی تھا مگر بھائی بہن کی نازک پن کا ایک ہی حال تھا حشم کی ناک سے فوراً خون نکل آیا .....

"لعنت ہے تم پر.... ایک مکا نہیں سہہ سکتے تم..." وہ غرا کر اسے ہی سناتا اس کا سر پکڑ کر اونچا کر چکا تھا تا کی خون رک جائے... حشم اس دیو کے پیار، غصے، رحم، ہر جذبات کی ایک الگ ہی اسٹائل پر بس اسے گھور کر اپنا سر چھڑا کر آستین سے ناک کا خون پونچھتے ہوئے دور ہٹ گیا، کہیں پھر سے اسے جوش نا آجائے اور ایک اور مکا اس کے چہرے کی زینت بن جائے_____

"روم میں جاؤ اور اچھے سے اپنا تھوبڑا دھل کر آنا... اپنی بہن سے کچھ کہنے کی ضرورت بھی نہیں_" وہ اب زرا سا نرم ہو کر حشم کو آنکھوں ہی آنکھوں میں دھمکی دے رہا تھا جس کا مطلب وہ اچھے سے سمجھتا تھا_____

"پہلے ناک توڑ دو پھر دھمکی بھی دو، آپ ناسچ مچ کے دیو ہی ہے نجانے کس نے انسان بنا دیا_" ساری محبت گئی بھاڑ میں وہ بار بار اپنی سرخ ناک ہلکے ہلکے سہلاتا اصلان کو ناراضگی سے دیکھ رہا تھا

_____

"ناٹک مت کرو.. کچھ نہیں ہوا ہے.." وہ ناک پر سے مکھی اڑاتا حشم کو اور جلاتا مڑ گیا مگر جیسے کچھ یاد آیا تو رک کر پھر سے حشم کی طرف رخ موڑا_" یہ ناک جب نارمل رنگ میں آجائے تو ملنا اپنی بہن سے سمجھے تم_" انگلی اٹھا کر کہتا وہ اپنی اسی شان سے مڑ کر اندر کی سمت بڑھ گیا_____

"دل تو کہہ رہا ہے کی اسی حال میں چلا جاؤں مگر دیو کا مکا بہت بھاری ہے_" حشم نے دانت پیس کر کہا اور پھر ہولے سے ناک سہلائی... درد بہت زیادہ ہو رہا تھا اور دوبارہ مکا کھانے کی پوزیشن میں نہیں تھا اس لئے، انتقام لینا اچھی بات نہیں معاف کر دینے والا زیادہ بڑا ہوتا ہے... ایسا درس اپنے تپتے جلتے دل کو سمجھا کر وہ بھی اسی سمت بڑھ گیا جدھر کچھ دیر پہلے اصلان گیا تھا_____

**********

"کہاں تھے تم اتنی دیر سے... آشو کب سے آئی ہے اور تمھیں بہن کا حال پوچھنے کی فرصت نہیں_" وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے روم سے نکل کر نیچے آیا تھا کی ہانیہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھورا_ حشم نے دیو کی بہن اور سوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے ہوئے دیو کو دیکھا... وہ اس سے بے نیاز ساماں جی اور اماں جان کے درمیان بیٹھا تھا_____

ہانیہ کے ساتھ ساتھ ماں جی اور اماں جان بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئی... ویسے یہ سوائے اصلان کو چھوڑ کر سب کے لئے حیرانی کی بات تھی کی حشم ابھی تک آروشا کا حال پوچھنے نہیں آیا

_____

"بولو کیا ہو گیا... چپ کیوں ہو_" ہانیہ اب بھی اسی طرح کمر پر ہاتھ رکھے حوالدارنی بنی اسے گھورنے کا کام انجام دیتے ہوئے تشویش کر رہی تھی_____

"زیادہ ہٹلر کی بہن بننے والا رول پلے کیا نا تو تمھاری بولتی بند کر دوں گا_" وہ دانت پیستا سرگوشی میں بول کر ہانیہ کو دھمکا چکا تھا... ہانیہ جھٹ سے کمر پر سے ہاتھ ہٹا کر معصوم بن گئی_(رنگ بدلنے میں تو ان دونوں بھائی بہن کا جواب نہیں)وہ دل میں سوچتا ناک سہلا کر آگے بڑھا_____

"کیا بات ہے حشم... طبیعت تو ٹھیک ہے نا.. آروشا تمھیں پوچھتے پوچھتے سو گئی_" اس بار اماں جان نے نرمی سے پوچھا تو حشم زرا سا گڑبڑایا_
"جی ٹھیک ہوں بس وہ ناک..." اصلان کی آنکھوں سے آنکھیں ٹکرائی تو حشم نے جھرجھری لے کر بات بنائی_" سوری غلطی سے ناک نکل آیا.. لاک کہنا چاہتا تھا روم لاک کر کے میں سو رہا تھا خبر نہیں ہوئی کی آشو آگئی ہے_" اصلان کی مسکراتی آنکھوں میں کینہ بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس نے بہانا گڑا_____

"ہمم... رات بھر جاگ بھی تو گئے تھے... اللہ کا کرم ہوا کی کوئی نقصان نہیں ہوا_" اماں جان نے ہاتھ اٹھا کر شکر کیا_____

"جی بس ناک کو نقصان ہوا_" وہ حشم ہی کیا جو چپ رہ جائے اس بار اصلان پیر سے پیر ہٹا کر سیدھا بیٹھا تو وہ گڑبڑا کر جلدی سے بولا...."جی میر امطلب.. کی اللہ کا کرم ہوا آشو بالکل ٹھیک ہے_" حشم زبردستی مسکرا کر سب کا دھیان پھر سے اپنی ناک سے ہٹا چکا تھا_____

"ہاں یہ تو ہے، اللہ نے ہمیشہ کی طرح بڑا کرم کیا ہے... اماں جان میں نے ملازمین کو بول دیا ہے صدقے وغیرہ نکالنے کو چل کر دیکھ لیجیے سب ٹھیک ٹھاک ہے نا...."ماں جی کو دوسری فکر نے ستایا تو وہ اماں جان سے بولتی انہیں اپنے ساتھ لے کر چلی گئی_____

"میں آشو سے مل آؤں_" اصلان کی تیز نظروں سے بچنے کے لئے حشم فوراً اٹھنے لگا .....
"وہ سو رہی ہے.... تم بعد میں مل لینا_" اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اصلان نے اس کے شانے کو زبردست سا تھپک کر اسے وہی پھر سے بٹھا دیا اور حشم کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہاں سے گیا تھا_____

"اب ہیر وصاحب اپنی بیوی کے پاس جائے گے اور بھائی بیچارہ بہن کا حال پوچھنے کے لئے تڑپتا رہے_" وہ ان مسکراتی نظروں سے تپ کر بڑبڑا کر وہی سوفے پر نیم دراز ہو گیا_____

"بہن جب آئی تھی بھائی صاحب کہاں تھے، تب حال پوچھ لینا چاہیے تھا_" اتنی دیر سے خاموش ہانیہ اس کے پاس والے سوفے پر آکر آرام سے ٹک گئی_____

"سب تمھارے بھائی صاحب کا کارنامہ ہے.." وہ پھر سے ناک سہلاتا خفگی سے بولا_____

"یہ تم بار بار ناک کیوں پکڑ رہے ہو_" ہانیہ نے اس کا ہاتھ ہٹا کر اس کی ناک کا جائزہ لیا جو اب بھی ہلکی ہلکی سرخ اور سوجی ہوئی تھی_____

"خاطر داری کی ہے دیو نے... بنا کسی جھنجھٹ کے ناک کا آپریشن کر دیا ہے_" وہ جل کر اس کا ہاتھ جھٹک کر اٹھ کر بیٹھ گیا_____

"تم نے ہی کچھ کیا ہو گا... لالا ایسے تھوڑے ہی کچھ کریں گے_" حشم تو جل کر راکھ ہی ہو گیا_" تمھیں مجھ پر یقین نہیں.. میرے جیسے معصوم پر_" ہانیہ کو اس کے تڑپ کر کہنے پر ہنسی آ گئی

_____

"بھاڑ میں جاؤ تم... دونوں بھائی بہن کو جلے پر بس نمک چھڑکنا ہی آتا ہے_" دانت کچکچاتے ہوئے اپنی نصف بہتر کو گھورا_____

"وہ بھی لیموں مرچ لگا کر_" ہانیہ کو اسے اور جلانے میں مزا آیا... آنکھ مٹکا کر اسکا پھولا منہ دیکھا

_____

"آج تیری موٹی گردن نا مروڑ دیا نا حشم میر انام نہیں_" حشم خطرناک ارادے سے اس کی طرف بڑھا تو وہ پھرتی سے سوفے سے اٹھ کر بھاگی ساتھ ہی بھاگتے ہوئے مڑ کر اسے چڑایا_"ہاں بدل کر رنگیلا بابو رکھ لینا_"زبان نکال کر حشم کو غصے کو اور بڑھایا_____

"اور تو اپنا موٹی چھمیا_"بجائے اس کے پیچھے بھاگنے کے وہ جل کر بولتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا.... پیچھے سے ہانیہ نے رک کر بس اس کی پشت کو منہ چڑایا تھا_____

*******************

دروازے پر دستک ہوئی تو آروشا نے آنکھیں کھول کر دستک دینے والے کو دیکھا_"دیو صاحب تو نہیں ہے نا... اندر آسکتا ہوں_"دروازے سے صرف سر نکال کر ایسی بیچارگی سے پوچھا گیا کی اداس ہونے کے باوجود آروشا کو ہنسی آگئی_____

"آ جاؤ... اصلان نہیں ہے_" آہستہ سے اٹھتے ہوئے وہ دوپٹہ درست کر کے کھلے بال جوڑے کی شکل میں لپیٹتے ہوئے حشم کو اندر آتے دیکھ بھی رہی تھی_____

"تمھیں چھوڑنے کا ان کو خیال کیسے آ گیا_" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولتا اس کے پاس ہی بیڈ کے کنارے پر ٹک گیا_____

"کوئی کام ہو گا مجھے تو معلوم ہی نہیں وہ یہی تھے سو رہی تھی میں اور..... اسے بتاتے ہوئے وہ ایک دم سے رکی_" ارے یہ تمھاری ناک کو کیا ہوا سوجی ہوئی لگ رہی ہے اور سرخ بھی فلو ہو گیا ہے کیا_" ساری باتیں بھلا کر وہ ایک دم سے فکر مند ہوئی.... کسی کو دکھائی دے یا نا دے مگر آروشا..... حشم کا دل بھر آیا وہ ایسی ہی تھی اس کے لئے... ایک ماں کی طرح مہربان... ایک دوست کی طرح رازدار.... اور جاں لٹانے والی بہن... بڑی مشکل سے حشم نے خود کو سنبھالا_____

"کچھ نہیں زرا سی چوٹ لگ گئی ہے درد ورد نہیں ہے بس یوں ہی سرخ ہے_" اس کی تسلی کے لئے اس نے زبردستی مسکرا کر اسے بتایا اور بیڈ سے ٹیک لگا کر اطمینان سے ایک گھٹنے کو بیڈ پر رکھ کر بیٹھ گیا_____

"چوٹ لگ گئی مگر کیسے... ضرور وہی جوڈو کراٹے والا کھیل کھیل رہے ہوں گے... چلو اٹھو میں کچھ لگا دوں_" وہ اتنی آسانی سے تو مطمئین نہیں ہو سکتی تھی... اس کے پاس کھسک کر ناک کا معائنہ کرتے ہوئے اٹھنے لگی_____

"اچھا چل بیٹھ... کچھ نہیں ہوا ہے..." حشم نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے زبردستی پھر سے بیٹھا دیا مگر احتیاط سے...."اچھا جاؤ کچھ لگالو_" وہ پھر بھی مطمئن نہیں تھی_____

"آشو میں چھوٹا بچہ نہیں ہوں... مرد بن چکا ہوں اتنی چوٹ سے کچھ نہیں ہوتا.. تو نے نہیں سنا مرد کو درد نہیں ہوتا_" اس کے مزاحیہ انداز پر آروشا کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر ہولے سے ہنس دی

_____

"طبیعت کیسی ہے اب..." اس بار حشم نے پیار سے اس کا ہاتھ سہلا کر اس کا پر سکون چہرہ دیکھا_ آروشا کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ندامت کے رنگ اترنے لگے_____

"آشو .....

"سوری ووری مت کرنا... مجھے تم سے کچھ چھپانا نہیں چاہئے تھا_ میں نے غلط کیا تھا مجھے تم پر بالکل غصہ نہیں_ "اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی آروشا نے سر جھکا کر کہتے ہوئے اسے اس بارے میں کچھ بولنے سے روک دیا_____

"معلوم ہے... پھر بھی اپنی ندامت کا کیا کروں.... سب جانتے ہوئے بھی کیوں میں ہائپر ہو گیا... تجھے کچھ ہو جاتا تو میں زندگی بھر خود کو معاف نہیں کر پاتا_ "حشم نے ایک ہاتھ بڑھا کر پیار سے اس کا چہرہ چھوا_____

"کچھ نہیں ہو سکتا مجھے.. تم سب کی دعائیں ہے... میرا بھائی میرے ساتھ ہے اور سب سے بڑھ کر اصلان کی محبت بھرا اعتبار ان کا عشق_ "اپنے چہرے کو چھوتے ہوئے حشم کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر وہ حشم کے دل کو کاملاً سکون دے چکی تھی_____

"اور یہ عشق ہمیشہ میری گڑیا کے پاس رہے یہی میری دعا ہے_ "اس کے سر کو جھکا کر اس نے بوسہ دیا.... آروشا بھائی کی محبت پر سرشار ہو گئی_____

"آیندہ کبھی مجھ سے کچھ چھپانا مت_ "وہ اب بھی اس کا ہاتھ تھامے بیٹھا پیار سے کہہ رہا تھا.... آروشا کچھ نہیں بولی بس ہلکے سے مسکرائی تھی_____

"کیابات ہے آشو.... تو بہت کم نہیں بولنے لگی ہے... اب بھی کوئی بات ہے تو تم مجھے بتاؤ آشو_" اب اسے نئی فکر لاحق ہوئی کچھ دنوں سے وہ آروشا کی خاموشی محسوس کر رہا تھا لیکن اس کی کنڈیشن کی وجہ سمجھا تھا اور جب راز کھلا تو وہ غصے کے ساتھ ساتھ حیرت زدہ بھی ہو گیا تھا_____

"نہیں کوئی بات نہیں.... بس یوں ہی بولنے کا اتنا دل نہیں کرتا_" حشم نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کچھ کھوجنا چاہا_" آشو... پھر سے فون آیا تھا... اس کمینے نے کچھ کہا تم سے_" وہ اتنی جلدی تو مطمئن نہیں ہو سکتا تھا... سرگوشی میں پوچھ کر جاننا چاہا_____

"نہیں..." آروشا نے سر جھکا کر نفی میں سر ہلایا... یہ راز ایسا تھا کی وہ خود کو کسی سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی_____

"وہ کچھ نہیں کر سکتا آشو... تمھیں یہ بات چھپانی نہیں چاہیئے تھی.. کم سے کم مجھ سے تو بالکل نہیں_" آروشا نے سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے بھائی کو دیکھا، حشم اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ گیا، جھٹ سے اسے اپنے سے لگا لیا_____

"حاشو.... مجھے ایسا لگ رہا ہے میں اصلان کو دھوکہ دے رہی ہوں... میں نے انہیں ماضی کی سچائی نا بتا کر بے ایمانی کی ہے... اصلان سے نکاح کے بعد میں سب بھول گئی تھی حاشو... سب کچھ اپنا ماضی بھی "_ حشم بس ہولے ہولے اس کا سر سہلا رہا تھا... آروشا اس کے شانے سے لگی بولتی جا رہی تھی _" اور اصلان کی محبت پا لینے کے بعد تو جیسے ساری دنیا بھلا بیٹھی تھی.... مگر اس انسان نے مجھے پھر سے یاد دلا دیا ہے حاشو... میں ان کے قابل نہیں... میں اصلان کو ڈزرو نہیں کرتی وہ .....

"چپ.. کیا بکواس کیے جا رہی ہے تو_" حشم نے ایک دم سے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے زور سے ڈانٹا... آروشا بس اس کے ضبط کرتے چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"کس نے کہا تو اصلان میر کے قابل نہیں... کس نے تمھارے دماغ میں یہ فتور بیٹھایا_ دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا_" وہ اس کے ہاتھ کو تھامے اسے ڈپٹ رہا تھا... اس شخص نے پھر سے اس کے دماغ میں یہ فتور بٹھا دیا تھا جسے اس نے بڑی کوششوں سے اس کے دل و دماغ سے نکالا تھا _____

"ہاں میرا دماغ خراب ہو گیا ہے.. میں یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی ہوں کی ہمیشہ میرے اصلان کے نصیب میں ایسی عورتیں ہی کیوں لکھی جاتی ہے جن کے دامن داغ دار ہوتے ہیں.... وہ پاک تھے تو پھر پاک عورتیں کیوں نہیں ملی_" حشم کے ڈانٹنے پر آروشا اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ کر بری طرح سے روئی تھی... حشم اس کی بات پر دنگ رہ گیا_____

"آروشا...." کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہ گیا کیسی پاگل سی ہو رہی تھی وہ خود کو اس عورت سے ملا رہی تھی... جو عورت کے نام پر دھبہ تھی_____

"حشم... ہم لاکھ سب چھپائے پھرے مگر ہمارا ماضی ایک دن ہمیں ضرور خوار کر دے گا... ایک دن اصلان کو سب پتا چل جائے گا کی غلط حشم کے ساتھ نہیں آروشا کے ساتھ ہوا تھا... اس نے قربانی دی تھی صرف اپنی بہن کو بچانے کے لئے_ اس نے خود کو رسوا کر لیا صرف اپنی بہن کو رسوائی سے بچانے کے لئے_" وہ جذبات میں بہہ کر آج وہ راز کھول گئی جو راز اس نے اپنی قسم دے کر اپنے سینے میں دفن کر لیا تھا_____

"آروشا... آروشا میری بہن تو پاک بالکل پاک... کچھ بھی غلط نہیں ہوا تھا اس دن اور بس چپ ہو جا اس کے آگے کچھ مت کہنا_" حشم نے تکلیف سے کہتے ہوئے بڑھ کر اس کے ہونٹوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے_____

"حشم... ضروری تو نہیں غلط ہو تو ہی لڑکی ناپاک ہوتی ہو.... اس کے گندے ہاتھوں نے مجھے چھوا تھا... میں اب بھی ان ہاتھوں کی گندگی خود پر محسوس کرتی ہوں... میں بس اس کے ہاتھ لگنے سے ہی ناپاک ہو گئی تھی... میں کیسے سب بھول کر اصلان کو دھوکہ دیتی آئی تھی..... میرا دل کہتا ہے میں مر

جاؤں_" وہ روتی ہوئی اس کی آنکھوں میں بھی آنسو لا چکی تھی مگر وہ جس حالت میں تھی حشم نے خود کو سنبھال کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا_____

"آشو... ہوش میں آؤ.. پلیز کیا بچپنا ہے اپنا نہیں تو اپنے بچوں کا خیال کرو.... بس کرو ایسا مت سوچو_" وہ اس کا سر تھپکتے وہ اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا_____

"حشم میں کیا کروں حشم میں کیا کروں.... مجھے ڈر لگتا ہے اس شخص سے... اصلان کے بدل جانے سے_" آروشا اس کے سینے سے لگی اور بھی بے قراری سے رونے لگی تھی_ حشم نے ہونٹ بھینچے اسے اب خانوشی سے رونے دیا_____

"اچھا بس... اب رونا بند کرو تم... کچھ نہیں ہو گا... اس شخص کو میں دیکھ لوں گا_" وہ کچھ دیر بعد سسکتی آروشا کو خود سے الگ کرتے ہوئے بہلانے لگا_____

"نہیں بالکل نہیں... تم کبھی اس کے پاس نہیں جاؤں گے... کبھی نہیں وہ مار ڈالیں گا تمھیں.. وعدہ کرو حشم تم اس کے پاس نہیں جاؤں گے وعدہ کرو_" آروشا خوفزدہ ہو کر اس کا ہاتھ تھام چکی تھی

_____

"ٹھیک ہے مگر تم بھی وعدہ کرو.... رونا بند کروں گی اور اب ایسا الٹا سیدھا پھر کبھی نہیں بولوں گی.... تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا نا کی کبھی اس بارے میں نہیں سوچوں گی وعدہ توڑ دیا تم نے_" حشم نے ضبط کرتے ہوئے اس کے آنسوؤں کو گالوں سے صاف کیا تھا_ آروشا بس بچوں کی طرح ڈری سہمی عزیز بھائی کو دیکھ رہی تھی_____

"ایک بات اور..." وہ اس کا چہرہ تھام کر مسکرایا_ "تب ہم تنہا تھے آشو.. ہمارا کوئی نہیں تھا مگر اب سب میرے اور تمھارے ساتھ ہے اور سب سے بڑھ کر اصلان لالا وہ ہمارے ساتھ ہے.... وہ کبھی تمھیں نہیں چھوڑے گے.. ان کی محبت پر یقین ہے نا تمھیں_" حشم کی بات پر آروشا نے بس سر ہلایا تو وہ مسکرا دیا_____

"پھر کیوں ایسا سوچا تم نے... خود سے زیادہ ان کی محبت پر یقین رکھتی ہو اور ایسی بدگمانیاں بھی پالتی ہو_" حشم نے اب ہلکے پھلکے انداز میں بول کر اس کے گال پر ہلکے سے چپت لگائی.. وہ پھیکا سا مسکرا دی_____

"خبردار جو کبھی خود کو عانیہ جیسی عورتوں سے ملایا...." حشم نے پھر سے اسے اپنے سے لگا لیا.... آروشا خاموشی سے اس کی پیار بھری ڈانٹ ڈپٹ سن رہی تھی_ "میری بہن تو فرشتوں جیسی

معصوم ہے.... اصلان میر اگر پوری دنیا میں موم بتی.. دیا.. ٹارچ یا ٹیوب بھی لے کر ڈھونڈنے نکلتا نا تو بھی ایسی معصوم گڑیا سی بیوی نا ملتی اس کو... جو بیٹھے بٹھائے اسے مفت میں مل گئی ہے .....

"ہاں اور ساتھ میں مفت کا بھائی بھی جہیز میں_" حشم اسے ہنسانے کے لئے کچھ اور بھی پھلجھڑی چھوڑتا کی اس کی سنجیدہ سی آواز پر دونوں ہی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تھا.... پینٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے جانے کب سے اصلان وہاں کھڑا تھا_____

**********

"تم نے پھر سے وہی کام کیا..... جس کی وجہ سے میری بیٹی کی جان خطرے میں پہنچ گئی تھی_" بڑی ناگواری سے ملک سنان نے غصے سے چلاتے شاہنواز خان کو اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھا تھا..... وہ لوگ اس وقت ایک بار میں موجود تھے اور بہت زیادہ نشہ کرنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں عجیب سی سرخ ہو رہی تھی_____

"آواز نیچی رکھو شاہنواز خان_" دھیمی مگر غراتی آواز میں اس نے جیسے شاہنواز خان کو خبر دار کرنا چاہا کی اس سے اونچی آواز میں بات کرنے والے لوگوں سے سخت نفرت تھی_____

"تم نے میری بیٹی کو ٹارچر کرنے کی کوشش کیوں کی اگر اسے کچھ ہو جاتا تو_" ان کی آواز دھیمی ہو گئی مگر اب بھی وہ غصے سے ملک سنان کو دیکھ رہے تھے_____

"کچھ ہوا تو نہیں نا... اور تم اطمینان رکھو میں اسے کچھ ہونے بھی نہیں دوں گا...." ڈرنک کرتے ہوئے وہ خباثت سے ہنسا_____

"سنان تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہو.... وہ ایسی کنڈیشن میں ہے_" شاہنواز خان نے اس سر پھرے شخص کو دھیما ہو کر سمجھانا چاہا_____

"کیسی کنڈیشن میں شاہ... اس کمینے اصلان کے سنپولوں کو اپنے پیٹ میں لئے پھر رہی ہے_یاد رکھنا اس سنپولوں کو بھی زمین میں گاڑ دوں گا_" وہ ایک دم سے تیش میں آ گیا... ایک ہاتھ مار کر اس نے بوٹل کو نیچے پھینکا تھا... باٹل لڑھک کر شیشے کی ٹیبل سے نیچے گر گئی_____

"تم کیا چاہتے ہو.... تم ایسا کروں گے تو میری بیٹی تمھارے ساتھ خوشی خوشی آ جائے گی... وہ تم سے کبھی محبت نہیں کر سکتی_" شاہنواز نے ایک نگاہ فرش پر بکھرے شیشوں کے ٹکڑے دیکھے پھر ملک سنان کے سرخ چہرے کو ....

"اسے کرنا ہو گا مجھ سے محبت.... مجھ سے یعنی ملک سنان سے... اتنے سالوں سے اس کا انتظار کیا اور بیچ میں وہ کمینہ اصلان میر میری محبت کو لے گیا_" وہ پھر سے پاگل ہونے لگا اور اس نے اس بار ٹیبل پر ہاتھ مارا ...

"تم نے جو کچھ اس کے ساتھ کرنا چاہا نا اگر اصلان بیچ میں نہیں بھی آتا... تو بھی وہ تم سے محبت نہیں کرتی بس نفرت ہی کرتی_" شاہنواز خان نے بھڑکے ہوئے ملک سنان کو حقیقت بتانی چاہی

---

"تو نا کرتی... میں پھر بھی اسے اپنے ساتھ رکھتا اور تم کیا کہنا چاہتے ہو.... کیا کیا تھا میں نے کچھ بھی نہیں... وہ بچی تھی بس اسے دیکھ دیکھ کر میں پاگل ہو رہا تھا اور زرا سا چھونا ہی چاہا تھا... اس پر اس کا بھائی اتنا بھڑک گیا کی اس نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی... سالے نے میرے چہرے پر کیسے چھری ماری تھی_" سنان نے کہتے کہتے اپنے کانوں کے پاس اس بڑے سے نشان کو چھوا جو حشم کے ہاتھوں سے اسے پہنچا تھا .....

یہ بھی عجیب تھا کی دونوں بھائیوں کو حشم نے چوٹ پہنچائی تھی بس وقت الگ الگ تھا... ایک بار بہن کو بچانے میں اور ایک بار اپنی ماں کی خاطر.. بہن کو تو اس نے بچا لیا تھا کیونکہ وہ شاہنواز خان کی بیٹی تھی اور شاہنواز نے یہاں اس کا ساتھ دیا مگر وہ اپنی ماں کو نہیں بچا پایا تھا کیونکہ وہ تب شاہنواز خان نے کی بیوی کا معاملہ تھا جسے اس نے خود اپنے دوست کے آگے پھینک دیا تھا_____

"ملک سنان تم نے میری بیٹی کے ساتھ بدکاری کرنی چاہی تھی_"شاہنواز خان کی اعصاب بھی تنے تھے ان کی نظروں میں کچھ سال پہلے کا منظر لہرایا جب ملک سنان کی بری نگاہ ان کی معصوم بیٹی پر پڑی تھی...وہ تب بھی مجبور تھے اور اب بھی تھے مگر بھولے کچھ نہیں تھے_____

"ہاں تو مانتا ہوں..اس وقت میں بہک گیا تھا پھر تو کچھ نہیں کیا تھا_ اتنے سال اس کے جوان ہونے کا انتظار کیا اور جب اس سے شادی ہونے والی تھی تو وہ اصلان میر میری چڑیا کو لے کر اڑ گیا_"وہ اسی طرح نفرت سے چلا رہا تھا..اس بار جانے کیوں شاہنواز خان نے نگاہیں چرائی_____

"سنان ایسا نہیں ہو سکتا تم آروشا کو بھول جاؤ دیکھ ....

"میں بھول جاؤں_"ان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ زور سے چیخا..شاہنواز خان چپ ہو گئے..وہ خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ الٹے دماغ کا بھی تھا...آروشا پر اس کا دل آ گیا تھا اور وہ... انہوں نے گہری سانس بھری_____

"شاہنواز خان میں تیری آروشا کو کبھی نہیں بھول سکتا.... ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کی میں اس سے دستبردار ہو جاؤں..وہ میری ہے اور میری ہی رہیں گی_اسے حاصل کرنا اور اصلان میر کی موت بس یہی دو مقصد اب میرے ہے_"قطعی طور پر اس کے دماغ میں جو بھر چکا تھا اس سے اسے ہار

ملیں گی یا جیت... یہ تو اسے اب وقت ہی بتائے گا.... وہ سگریٹ کو سلگا کر بس ڈرنک کرتے ملک سنان کو دیکھتے ہوئے سوچ میں ڈوب گئے تھے_____

*******************

آروشا بت سی بنی دروازے پر کھڑے اصلان کو دیکھ رہی تھی... کیا اس نے آج سب سن لیا... اگر سن لیا تو ایک دم سے اس کی طبیعت گھبرانے لگی... چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگا_____

"آپ کب آئے_" حشم خود کو سنبھال کر پھیکی سی مسکراہٹ سے اصلان سے پوچھ رہا تھا... آروشا کی ہتھیلیوں میں پسینہ سا اتر آیا_____

"ابھی جب اصلان ٹارچ لے کر ڈھونڈنے جاتا تو بھی تمھاری بہن جیسی نہیں ملتی_ مفت میں تو نہیں ملی ہے تمھاری بہن... انہیں رام کرنے کے لئے بہت پاپڑ بیلے ہے میں نے_" وہ سادگی سے کہتا ان دونوں کے پاس چلا آیا.. آتے ہی پہلے آروشا کو بھائی سے جدا کیا... حشم کو پرے دھکیلا اور خود اپنی جان سے پیاری بیوی کو اپنے حصار میں لے کر آرام سے بیٹھ گیا_____

حشم کے دل میں سکون اتر گیا اور آروشا کی بھی رکی سانس پھر سے رواں ہو گئی... " اصلان... میرا بھائی مفت کا جہیز نہیں اور اسے دھکیلا کیوں_ "مطمئن ہوئی تو بھائی کو مفت کا جہیز اور یوں دھکیلنا پسند نہیں آیا یہ اسے بتانا ضروری سمجھا_____

"سچ بتا رہا ہوں آنکھیں کیوں دکھا رہی ہو... اتنی آسانی سے تو نہیں ملی تم مجھے... خواہ مخواہ میں گنڈوں کی طرح تمھیں اپنی بنایا میں نے_" وہ اس کی شوخی پر بس اس کے شانے پر ہاتھ مار کر رہ گئی

_____

For more visit (exponovels.com)

"آپ مجھے مفت کا جہیز کس لئے کہہ رہے ہے، مجھے ہی گنڈوں کی طرح ٹارگٹ بنا کر آپ نے اسے رام کیا تھا_" حشم اب وہی سکون سے جم کر بیٹھ گیا اور دو دو ہاتھ کرنے کی تیاری میں اصلان سے لڑا

"تو کیا کہوں مفت کا بہنوئی_" اصلان نے حشم کو جلانے کے لئے منہ بنا کر کہا

"دیکھ لے آشو... تیرے میاں جی کو اپنے بھائی کی زرا پرواہ نہیں... ناک تک پھوڑ دیتے ہیں_" جل کر حشم کے منہ سے سچ نکل آیا... اصلان نے آنکھیں دکھائی مگر زبان سے نکل گیا تھا

"ناک.... اصلان آپ نے میرے حاشو کی ناک پر مارا تھا آپ نے اس کی ناک پھوڑی_" ایسے تو اسے جلدی کوئی بات نہیں سمجھ میں آتی ہے مگر بھائی کی ساری باتیں وہ خوب سمجھ لیتی ہے... اصلان نے حشم کو گھورا اس نے بھویں اچکا کر دانت دکھایا

"جھوٹ بولنے میں تمھارا بھائی نمبر ون ہے میں تو بس اس کی ناک سہلا رہا تھا_" اصلان نے غصے سے جنگلی بننے کی تیاری کرتی بیوی کو رام کرنا چاہا... احتیاط کے طور پر چپکے سے اس کے شانے سے اپنے بازوں ہٹائے_____

"ہاں مکا بنا کر_" حشم نے آگ میں گھی ڈالی_____

"اصلان آپ کیسے حاشو کو مار سکتے ہیں_ کتنے ظالم ہے آپ_" آروشا کو سمجھ نہیں آرہا تھا کی وہ کیسے اپنے غصے کا اظہار کرے.. سامنے موجود انسان اس کی جان بھی تو ہے وہ منھ نوچ لیتی مگر دل نے اسے جکڑا ہوا تھا_____

"ایسے مارا مکا_" اصلان نے ایک مکا پھر سے بنا کر حشم کی ناک میں جڑ دیا... جتنا ہاتھ تیز نہیں لگا تھا اتنی دردناک چیخ حشم کے حلق سے نکلی تھی_____

"اصلان..." وہ چیخ پڑی_ "ہائے اللہ اف کتنے ظالم ہے آپ، حاشو... حشم... کیا ہوا تجھے_" آروشا بستر پر اوندھے منھ گرے حشم کا کاندھا ہلاتے ہوئے پریشان سی ہوتی اور رونے کی تیاری کر رہی تھی کی

_____

""تم بیٹھو آرام سے اس کے ڈرامے میں مت پڑو.. دیکھتا ہوں سالے کو..." اصلان نے اسے آرام سے تھام کر بیڈ سے ٹیک لگا دی اور ایک ہی جھٹکے میں حشم کا کالر پکڑ کر سیدھا کر دیا... وہ سیدھا ہوتے ہوئے ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا_____

"بہت ہو چکا تمھارا ناٹک_" حشم کو جکڑ کر اس نے زبردستی اٹھایا اور اسے اپنے روم سے باہر پھینک کر اس نے دم لیا تھا_____

"کباب میں ہڈی والا سالا_" وہ ڈور لاک کر کے ہاتھ جھاڑتا بیڈ کی طرف مڑا مگر پھر گڑبڑا گیا، سامنے جان سے عزیز بیوی اس کا خون پینے کی چاہت میں اگ اگلتی آنکھوں سے گھور رہی تھی

_____

"تمھارے آرام کا وقت ہے نا... ڈاکٹر نے تمھیں آرام کا بولا ہے... سو جاؤ مائی بے بی گرل_" وہ زبردستی مسکراتا اس کی خونخوار نظروں سے بچتا واش روم کی طرف تیزی سے گیا تھا_____

"باہر نکلے آپ... آج اگر اس حالت میں نا ہوتی تو بتاتی آپ کو میں...." وہ اونچی آواز میں واش روم کے بند دروازے کو دیکھ کر چلائی تو واش روم میں بند اصلان نے اپنے کان بند کرتے ہوئے... شاور آن کر لیا_____

_

**********

"اب وقت آگیا ہے کی تم یہ فائل اصلان کو دے دو... باقی کام وہ خود کر لیں گا_" اپنی ہاتھوں میں پکڑی فائل سامنے بیٹھی عورت کو دیتے ہوئے وہ شخص بہت مطمئن نظر آرہا تھا_____

"کیسی فائل ہے یہ؟_" فائل اٹھاتے ہوئے وہ بغور ان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی_ آج بھی اس شخص کی وجاہت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی... جیسے وہ کل تھا آج بھی ویسا تھا وقت نے جیسے اسے چھوا ہی نہیں تھا_____

"اس میں وہ سارے گناہوں کی سزا ہے جو ہم نے انجام دئے ہیں_" فائل کے پیج الٹتے ہوئے انہوں نے چونک کر سامنے دیکھا وہ بس ہولے سے مسکرائے تھے_____

"یہ بھی نہیں سوچا کی تمھارا کیا ہو گا شاہنواز خان_" انہوں نے بغور ان کے پھیکے پڑتے رنگ کو دیکھا تھا_____

For more visit (exponovels.com)

"میں تھک چکا ہوں اب..." انہوں نے سوفے سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی... ان کے چہرے پر اتنا کرب تھا کی انہوں نے ان کا دکھ دل سے محسوس کیا تھا_____

"کاش تم نے پہلے ہی یہ سب سوچ لیا ہوتا تو_" وہ افسوس سے بولی تو شاہنواز خان نے آنکھیں کھول دی اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے_____

"تو.." انہوں نے سامنے بیٹھی عورت کو دیکھتے ہوئے مسکراتی آواز میں کہا_" اگر پہلے سدھر جاتا تو کیا تم مجھ سے محبت کر لیتی"_

"محبت کے لائق تم تو کبھی نہیں لگے مگر دوستی تو کر ہی لیتی_" عورت کی حاضر جوابی پر وہ بس ہنستے چلے گئے... کھوکھلی سی ہنسی ..

"آج بھی تم میرے معاملے میں ویسی ہی مغرور ہو_ تمھارے بیٹے اصلان نے یہ غرور تم سے ہی وراثت میں پائی ہے_" ان کے مزاحیہ انداز پر ماں جی کچھ بھی نہیں بولی بس ہلکے سے مسکرا دی

_____

"ایک آخری خواہش کر سکتا ہوں_" وہ اپنی بچپن کی دوست کو دیکھتے ہوئے التجائی آواز میں بولے

"اگر مجبور نہیں ہوئی تو پوری کرنے کی کوشش کروں گی_" انہوں نے انکار کرنا مناسب نہیں سمجھا

"مجھے آخری بار اپنی بیٹی سے ملنے دے سکتی ہو_" ان کی خواہش پر ماں جی نے پہلوں بدلا... پہلی بار مانگا بھی تو کیا مانگا.. انہوں نے بے بسی سے شاہنواز خان کو دیکھا

"مشکل ہے... اصلان نہیں مانے گا اور شاید وہ خود بھی_" ان کی آواز بہت آہستہ تھی

"میں بھی کتنا بیوقوف ہوں.. چھوڑو_" شاہنواز خان زخمی سا مسکرا کر سر جھٹک چکے تھے

"میں کوشش کروں گی_" ان کی مایوس شکل پر انہیں ترس آگیا

"بے فایدہ ہے_" انہوں نے پھر سے سر جھٹکا

"سچ جان کر مجھے یقین ہے وہ ناراض نہیں رہیں گی مگر بس اصلان سے ڈرتی ہوں_" ماں جی کو یہی ڈر تھا کی اگر اصلان کو پتا چل گیا کی وہ شاہنواز خان سے ملتی ہے اور اس کی اور آروشا کی شادی شاہنواز خان کی ہی پلاننگ تھی وہ ان سے ہی کہیں بد گمان نا ہو جائے_____

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو شازیہ.. تم نے پہلے ہی مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے میری التجا مان کر اپنے بیٹے سے میری بیٹی کی شادی کروا کر تم نے اسے ملک سنان سے بچا لیا ہے... اس سے زیادہ اب میں کیا تم سے مانگ سکتا ہوں_" شاہنواز خان تشکر سے انہیں دیکھ رہے تھے... ماں جی نے بس ایک سرد آہ بھری انہوں نے ان کا دکھ دل سے محسوس کیا تھا.... ساری دنیا کے لئے وہ شخص برا صحیح مگر ان کی نگاہ وہ اب بھی ان کے اندر وہ اچھائی دیکھ سکتی تھی جو ان کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم تھی

_____

"میں چلتی ہوں شاہ.. بہت دیر ہو گئی ہے_" وہ سوفے سے اٹھ کر جانے کے لئے مڑ گئی تو شاہنواز خان بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے_____

"باس آپ کو خبر دینی تھی کی..." وہ دروازے سے نکل ہی جانا چاہتی تھی کی خان بولتے ہوئے اندر آیا تھا اور شاہنواز خان کے ساتھ چلتی عورت کو دیکھ کر بری طرح سے ٹھٹکا_____

"میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں خان.. آؤ شازیہ تمھیں باہر تک چھوڑ آوں_" شاہنواز خان اس سے بول کر اس عورت کے ساتھ نکل گئے مگر خان اپنی جگہ جہاں تھا وہی کھڑا رہ گیا

_____

"کیا ماں جی بھی شاہنواز خان سے ملی ہوئی ہے نہیں.. نہیں یی نہیں ہو سکتا.... میرے باس سے کم سے کم ان کی ماں دھوکا نہیں کر سکتی_" وہ بے یقینی سے اب بھی اسی دروازے کی طرف دیکھتا جا رہا تھا جدھر سے شاہنواز خان کے ساتھ اپنے باس اصلان میر کی ماں کو نکلتے دیکھا تھا_____

" نہیں فیضان خان.. پہلے معاملہ کیا ہے پھر تو اپنے رہبر اپنے آقا کو سب بتانے کی کوشش کرنا... وہ اس بار کا دھوکا برداشت نہیں کر پائے گا.. مجھے پتہ ہی کرنا پڑے گا کی میرے باس کی ماں کس لئے شاہنواز خان سے ملتی ہے_" وہ پکا ارادہ کرتے ہوئے خود ہی باہر نکل گیا... اپنے باس کے لئے ہی وہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر شاہنواز خان کے ساتھ خان بن کر کام کر رہا تھا، اب تک وہ کامیاب تھا، مطمئن تھا مگر اب پہلی بار وہ پریشان ہو چکا تھا، وہ بجی بس اصلان میر کی ماں کو شاہنواز خان کے ساتھ دیکھ کر_____

_

********************

اصلان لیپ ٹاپ پر اپنا آفس ورک انجام دیتے ہوئے بھی محسوس کر رہا تھا کی وہ کچھ بیچین سی تھی.... مگر یہ بیچینی طبیعت کی خرابی یا کوئی ٹینشن کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ وہ خوشی تھی جو اسے اپنے بھائی کو دینی تھی.... وہ کب سے روم سے نکلنے کے لئے بیچین نظر آرہی تھی... بار بار گھڑی کی طرف دیکھتی وہ بے صبری سے جس وقت کا انتظار کر رہی تھی... اصلان اس سے بے خبر نہیں تھا مگر انجان بنا اپنے کام میں دل لگانے کی کوشش کر رہا تھا_____

"اف یہ وقت بیت کیوں نہیں رہا ہے_" آروشا ہاتھوں کو بار بار آپس میں مسلتی گھڑی بھی دیکھ لیتی اور ایک نگاہ اصلان کو بھی... جس کے انجان بن کر اپنے لیپ ٹاپ پر نگاہ جمائے رکھنے پر اسے غصہ سا آرہا تھا_____

"اصلان... یہ کام وام بند کر کے میری ہیلپ کرنے نا_" جب صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو وہ جھنجھلا کر بیڈ سے اٹھ کر اس کی طرف آگئی_____

"کیسی ہیلپ کروں میڈم کی_" اصلان نے گلاسیز آنکھوں سے ہٹا کر سر پر ٹکراتے ہوئے... اس کے حسن کی بجلیاں گراتے چہرے پھر بھرے بھرے سراپے کو دیکھا_____

"میری جگہ آپ اٹھ کر روم سے باہر جائے اور دیکھے حشم اپنے روم میں ہی ہے نا... اسے عادت ہے اسٹڈی کرتے کرتے روم سے نکل کر پورے گھر میں گھومنے کی کافی پینے کی_" ایسی مدد کرنی ہوتی تو وہ کیوں اس وقت اپنے کام لے کر بیٹھتا... اس نے منھ بنا کر سر جھٹکا_____

"میں پہلے کام مکمل کرلوں اپنا.. زرا سارہ گیا ہے_" آروشا نے غصے سے خود کی بات کو نظر انداز کر کے دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف دیکھتے اصلان کو گھورا_____

"کچھ نہیں رہ گیا ہے بس اٹھے اب_" ناراضگی سے کہتے ہوئے بڑے حق سے اس نے اصلان کے لیپ ٹاپ بند کو کر کے اٹھا کر ٹیبل پر پٹخا تھا اور ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھوں سے گلاسیز نکال کر ٹیبل پر رکھ دیے ...

"اب کیا کریں گی آپ.." اس کی ساری کاروائی دیکھتے اصلان نے کہنی ٹیبل پر ٹیک کر معنی خیزی سے اسے سراپا دیکھا... دن بدن اس کے حسن میں جو اضافہ ہو رہا تھا وہ اور بھی دیوانہ ہو رہا تھا

_____

"اب یہ کی میرے ساتھ حشم کے روم تک چلے کیونکہ اسے برتھ ڈے وش کرنا ہے_" اصلان کے دونوں ہاتھ تھام کر اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی_____

"استغفر اللہ... میں سمجھا اتنا تیار ویار ہو کر تم مجھے خوش کرنا چاہتی ہو_" اپنے ہاتھ تھامے آروشا کے وہی ہاتھ جکڑ کر وہ اسے اپنی گود میں بٹھا چکا تھا_____

"آپ کے لئے تو ساسوں ماں ہر وقت مجھے سجا سنوار کر رکھتی ہے مگر آج اسپیشلی میں حاشو کے لئے تیار ہوئی ہوں اس کا برتھ ڈے ہے نا اچھے سے سلیبریٹ کرے گے.. چلے نا اب_" وہ پیار سے اصلان کے پیشانی پر بکھر آئے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سنوار کر بڑے ہی پیار سے بولی_____

"چھوڑو یار.. صبح کر دینا.. آؤ ابھی بس میرے لئے اسپیشل والی محبت مجھے دو_" وہ کس لئے اتنے پیار سے اسے منا رہی تھی وہ اچھے سے اس کی چالاکی سمجھ رہا تھا_ اس نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنے گلے میں ڈال دی اور اپنے چہرے کو آروشا کے بالوں میں چھپا لیا_____

"اصلان... آروشا نے دانت پر دانت جما کر اسے خود سے دور کرنا چاہا.. دل تو کہہ رہا تھا اس کے بالوں کو نوچ لیں مگر ابھی یہ ناممکن تھا اسے منا کر نیچے جو لے جانا تھا ورنہ وہ رومانس کے موڈ میں آ گیا تو وہ حشم کو برتھ ڈے وش کرنے سے بھی جائے گی_____

"جان اصلان... اس کی بے خودی کچھ اور بڑھی تھی_____

"اصلان کتنے فضول ہو رہے ہے آپ چھوڑے مجھے... چلے نا میرے ساتھ کیوں ستا رہے ہے_" آروشا نے مچل کر دور ہونے کی کوشش کی_____

"اچھا آرام سے_" اس کی حالت کے پیش نظر اس نے اسے احتیاط سے چھوڑ دیا_____

"حد ہے میرے اتنی محنت سے سنوارے بال بگاڑ دیے_" کھڑے ہوتے ہوئے اپنے بالوں کی بن گئی گت سے وہ ناراض ہوئی_____

"لاؤ سنوار دوں_" وہ اب بھی اسی موڈ میں تھا... اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر آروشا کے بالوں میں انگلیاں پھیری_____

"میں کر لوں گی... بس اپنا رومانس کچھ منٹ کے لئے سائڈ کرے اور میرے ساتھ چلے_" آروشا جھٹ سے کنارے ہٹ کر ڈریسنگ کی طرف بڑھ گئی_____

"قسم سے مسئلے سلجھے نا تو سب سے پہلے اس طوطے کی گردن مروڑ کر اپنی جان نکال کر اپنی جان بناؤں گا_" بالوں کو سنوارتی آروشا کو دیکھتے ہوئے وہ تصور میں حشم سے بولا_____

"پاگل ہو گئے ہیں کیا... یہ طوطا مینا کیا سوجھ رہا ہے آپ کو_" وہ جلدی جلدی بالوں کو سلجھاتے ہوئے مڑی_ اصلان نے نفی میں سر ہلایا_" کچھ نہیں چلو... لیکن بس دس منٹ نا اس سے کم نا اس سے زیادہ_" اس بار وہ آروشا کو دیکھتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر رعب سے بولا تو وہ مسکرا کر مڑ گئی_____

"پوری رات ہنگامہ کریں گے آپ کے رومانس کی ایسی کی تیسی_" وہ بس دل میں بولی کہا نہیں جانتی تھی اگر اس کے ارادے کا اسے پتا چلا تو اسے اصلان بیڈ روم سے ہی نہیں نکلنے دیں گا_____

*******************

" کبھی کبھی میرا دل کہتا ہے... اس کی اچھی بھلی شکل مکے مار مار کر سوجا دوں_ " وہ تپی تپی نظروں سے سامنے کا منظر دیکھتا اندر ہی اندر جلا بھنا جا رہا تھا... کچھ دوری پر اپنی محبوب بیوی کے پاس بیٹھے وہ اچھے خاصے خوبصورت طوطے کو بس گردن مروڑنے والی فیلنگز کے ساتھ گھورے جا رہا تھا... جس کے دانت خوشی کے مارے اندر ہی نہیں جا رہے تھے... بہن کے سر پر ایزی پر وہ اکڑ کر اس سے لگ کر بیٹھا تھا_____

"روشا اب روم میں چلے.... تم تھک گئی ہو بہت_ " اپنی ساری کھولن ساری جلن بس حشم کے لئے رکھ کر وہ شہد جیسے لہجے میں آروشا سے بولتا اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا... اصلان کے بولتے ہی باتوں میں مگن ان تینوں نے ہی ایک ساتھ گردن موڑ کر کھڑے ہو گئے اصلان کو دیکھا

_____

"نہیں اصلان میں بالکل ٹھیک ہوں... آپ فکر نہ کریں... ابھی ہم کہیں نہیں جا رہے ہے... آپ بھی بیٹھے ہم ساری رات حشم کا برتھ ڈے سلیبریٹ کریں گے_ " آرام سے اسے اپنا ارادہ بتا کر وہ چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کر کے ٹیبل پر رکھے کیک پر کینڈل سیٹ کرنے لگی .....
اصلان نے بیوی کے اطمینان سے بیٹھے رہنے پر ساتھ بیٹھے سالے کو گھورا..... وہ اصلان کی جلتی سڑتی شکل پر دانتوں کی نمائش کرتا اسے اور جلاتا پھر سے اپنی بہن سے محو گفتگو ہو گیا بلکہ بس گفتگو ہی نہیں کر رہا تھا سکون سے آروشا کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے حلقے میں میں بھی لے لیا.....

آج تو ماں جی کی دھمکی بھی وہ نہیں دے سکتا تھا انہوں نے آروشا کو اجازت دی ہوئی تھی اور خود اور وہ اماں جان سونے جا چکی تھی.. اماں جان اپنی طبیعت کی وجہ سے جلدی سو گئی اور ماں جی ان کی وجہ سے آج ان ہی کے روم میں تھی ....

اصلان ماتھے پر بل لئے اور سامنے والے سوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھا بس حشم کے ناز نکھرے دیکھ رہا تھا_____

"لالا... آپ بس پانچ منٹ ویٹ کر لیں... کیک کٹنے دے پھر اٹھاتی ہوں ان دونوں کو یہاں سے_" اپنے بھائی کے پیارے پیارے بنتے بگڑتے منھ کو دیکھ کر ہانیہ کو کچھ زیادہ ہی پیار آیا اس لئے بڑے جوش میں کیک پر لگی کینڈلز کو جلانے کے لئے لائٹر اٹھا کر اصلان کو تسلی دی_ اصلان بہن کی محبت پر مسکرا دیا وہی دونوں بھائی بہن نے ہانیہ کی غداری پر اسے گھورا_____

"گھور کیوں رہے ہو ہانی کو... کیک کاٹو اور جاؤ سو جاؤ_ کوئی ہنگامہ نہیں ہو گا اماں جان کی طبیعت گڑبڑ ہے وہ ڈسٹرب ہو گی_" اصلان نے پاس ہی بیٹھ کر ہانیہ کو بازوں کے حصار میں لیتے ہوئے حشم کو رعب سے ڈانٹا... حشم نے بہنوئی کو اس طرح دیکھا جیسے یہ کہنا چاہتا ہو کی بڑے مہذبانہ انداز میں کہہ دیا کی جاؤ سو جاؤ مگر وہ بالکل دفع ہو جاؤ والی شبیہ تھا_____

"میری بہن کو تو دن رات گھورتے رہتے ہیں آج تک میں نے کچھ کہا... اپنی بہن کی باری میں بھائی بن جاتے ہیں اور میں نہیں دفع ہو رہا میرا مطلب نہیں سونے جا رہا اور اماں جان نے بہت پیار سے ہنگامہ کرنے کی اجازت دی ہے_" حشم برا مان کر اور بھی بے شرمی سے لوفروں والے انداز میں ہانیہ کو دیکھتے ہوئے پھیل کر بیٹھ گیا_ کینڈلز جلاتے ہوئے آروشا کو سالے بہنوئی کی فضول سی جلن تپن اور بچوں والی لڑائی پر ہنسی آئی تھی_____

"تمھاری بہن کو گھورنے کا سرٹیفکیٹ میرے پاس ہے_" اصلان ایک دم سے اٹھ کر ہانیہ کو چھوڑ کر آروشا کے برابر میں آرام سے ٹک گیا... بیٹھتے ہی حشم کے ہاتھ کو اس کے شانے پر سے جھٹک دیا

_____

آروشا کو اس کے بیٹھتے ہی خطرے کی بو آئی تھی دانستہ طور پر وہ اٹھنے کی تیاری کرنے ہی لگی تھی کی اصلان نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑ لی_" آرام سے بیٹھی رہو ورنہ تم جانتی ہو میں کس قسم کا بندہ ہوں_" وہ اس کے جملے کی معنی خیزی پر اسے آنکھیں دکھانے لگی_____

"دیکھئے ہیرو صاحب.... ہم آپ کے ہیرو پنتی سے اچھے سے واقف ہیں لیکن پلیز اس وقت میرا برتھ ڈے کیک کٹ جانے دے_" حشم نے کہنیوں تک ہاتھ جوڑ کر جس بے بسی اور مسخرے پن سے کہا تھا... ہانیہ زور سے ہنس دی اور آروشا کا چہرہ بلش کرنے لگا .....

ادھر اصلان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آگئی مگر کمال مہارت سے اسے لبوں میں دبا کر بولا_"تم کیک کاٹو تمھیں کس نے منع کیا ہے مگر میری بیوی سے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں... جلدی سے کیک کاٹو اور ہم اپنے بیڈ روم میں جائے_"وہ آرام سے حشم کو تپاتا آروشا کے شانے سے بازوں گزار کر اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا_____

"اصلان..." وہ بس خود کو چھڑانے کے لئے اس کے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی.... اصلان کی محبت کے مظاہرے سے وہ خجل سی ہو جاتی تھی_____

"آرام سے مائی بے بی گرل، تھک جاؤں گی_"پیار سے بولتے ہوئے اس کے سرخ ہوتے گالوں سے الجھتی ایک لٹ کو وہاں سے ہٹاتے ہوئے جھک کر اس کے گال پر اپنے لب بھی رکھ دیے_اف یہ اصلان میر اور اس کی ہیرو گیری..... وہ ہمیشہ کی طرح شرم سے سرخ ہو گئی ...
ہانیہ ٹیبل پر رکھے گفٹ اُدھر کرتے ہوئے انجان بنی اور حشم نے بس نگاہیں پھیر کر چھری اٹھالی، اب کیک کاٹ کر بہنوئی صاحب کو بھگانا ہی صحیح لگا تھا_____

"میں کیک کاٹ رہا ہوں...." با آواز بلند صدا دے کر اس نے جیسے چھری کیک پر پھیری تھی... اصلان آروشا کو چھوڑ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا_____

"ہیپی برتھ ڈے حشم.... اوکے.... اب رات بہت ہو گئی سو اب چاہے تم اپنی منکوحہ کے ساتھ اپنا برتھ ڈے سلیبریٹ کرو یا نہیں کرو... آئی ڈونٹ مائنڈ.. ہم جا رہے ہے_" وہ کسی کو کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر ہی آروشا کو جھک کر اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا_ ادھر حشم کا ہی کیا خود ہانیہ کا بھی منہ کھلا کا کھلا رہ گیا_____

"لالا.. کتنے شرارتی ہو گئے ہیں نا_" ہانیہ کی حیرت ختم ہوئی تو وہ ابھی تک سیڑھیوں کی طرف دیکھتے صدمے میں ڈوبے حشم سے ہنس کر کہنے لگی_____

"شرارتی...." وہ جل کر گردن موڑ کر لالا کی بہن کو گھڑک کر بولا_ "شرارتی نہیں جلن کے مارے شوہر ہو گئے ہیں.... ایک منٹ وہ میری بہن کو مجھ سے پیار جتاتے برداشت نہیں کر سکتے اور اسے شرارتی نہیں بے شرموں کے سردار کہتے ہیں..... بہن صاحبہ کو دیکھو لالا کتنے شرارتی ہو گئے ہیں نا_" وہ صدمے سے نکل کر اپنی تپن اس پر ہی نکالتے ہوئے اس کی نقل بھی اتار چکا تھا

_____

"کتنے چیپ ہو گئے ہو تم... شرم نہیں آتی لالا کے بارے میں ایسی بکواس کرتے ہوئے_" ہانیہ نے برا مان کر اسے کشن کھینچ کر دے مارا.... وہ کشن کو کیچ کر کے بغل میں رکھ کر اب آرام سے اس سے لڑنے کے لئے تیار ہو چکا تھا_____

"اچھا جی.... بے شرم بنے وہ اور شرم کروں میں... ایسی کوئی حرکت میں کرتا ہوں تو تم مجھے ہزار گالی دینے کا کورس کر ڈالتی ہو_ "کیک پر دوبارہ سے چھری پھیرتے ہوئے وہ اب ہانیہ کو بھی دیکھ رہا تھا_ اورنج کلر کے شرٹ اور تنگ ٹاؤزر میں بڑا سا دوپٹہ کاندھوں پر رکھے وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی... حشم کی سارا دھیان اب وہ اپنی طرف کھینچ رہی تھی_____

"لالا کی بات جدا ہے آشو بیوی ہے ان کی_ "ہانیہ اس کی بدلتی نگاہوں سے انجان کیک کی طرف متوجہ ہو گئی... چھری اٹھا کر اس نے کیک کے پیس کرنے شروع کئے_____

"تم تو جیسے سوتیلی بیوی ہو میری_ "اس کی منطق پر حشم جل ہی گیا_____

"میں بیوی نہیں ہوں منکوحہ ہوں تمھاری_ "ہانیہ کو اس کی بات پر ہنسی آگئی... کیک پیس کو نفاست سے پلیٹ میں رکھتے ہوئے اس نے ساتھ ہی فورک بھی اٹھایا اور سوفے سے ٹیک لگا کر کھانا شروع کر دیا_____

"نکاح کے بعد بیوی ہی ہوتی ہے اور کچھ نہیں.... اور میری بیوی کو دیکھو جسے اتنا بھی شوق نہیں کی میاں کو ہی کھلا دے... بھائی کیک پر چھری پھرتے ہی بہن کو لے کر چلا گیا اور بہن بس اپنی ہی پیٹ

پوجا میں لگ گئی.... برتھ ڈے میرا ہے یاد ہے کسی کو_" ہانیہ نے اطمینان سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے منھ میں ڈالتے ہوئے لاپرواہی سے اس کی داد و فریاد سنی تھی_____

"برتھ ڈے ہے تو کیا خود کھالو اور خود سلیبریٹ کرو.. اٹھاؤ پلیٹ اور پیس کرو اور منھ میں ڈال لو_" کھاتے ہوئے مشورہ دیتے ہوئے وہ مزے سے اپنا پیس ختم کر رہی تھی_____

"سلیبریٹ سے یاد آیا تمھارے وہ دیولالا تمھارے ساتھ برتھ ڈے سلیبریٹ کرنے کا آپشن دے کر گئے ہیں چلو سیدھے سے اٹھ کر میرے پاس بیٹھو_" سارے لڑائی جھگڑے کو کل پر اٹھا کر اس نے ہانیہ کو رعب سے حکم دیا اور ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بیٹھنے کے لئے بولا_____

"دماغ ٹھکانے ہے نا تمھارا زیادہ شوخے نا بنو_ یہی کیک اٹھا کر تمھارے سر پر دے ماروں گی_" اس کی بات کا مطلب سمجھ کر ہانیہ نے خفگی سے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ ٹیبل پر پٹخ دی اور اسے گھوری دے کر اپنی جگہ سے اٹھ گی_____

"آؤ نا یار موقع بھی ہے دستور بھی ہے... ایک برتھ ڈے کس ہی دے دو_" حشم اسے بھاگنے پر آمادہ دیکھ کر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے راستے میں حائل ہو گیا.... ہانیہ نے دانت پیس کر اس کی خوبرو شکل دیکھی_____

"جو تا نا مار دوں تمھارے تھوبڑے پر_" ہاتھ اٹھا کر اس نے اپنے آگے جم کر کھڑے حشم کو دھیکلنا چاہا... حشم نے فوراً اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے اغل بغل میں باندھ لئے اور اس کی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال کر ہانیہ کو بے بس کر دیا_____

"میں تمھارا منھ نوچ لوں گی_" ہانیہ گھبرا کر اسے دھکلیل رہی تھی مگر اس کی گرفت بہت سخت تھی_____

"اس سے اچھی تو تم میری گرل فرینڈ ہی تھی، کم سے کم ڈیٹ کا ڈیٹ ایک فری کس مل ہی جاتی تھی_" اف کتنا کمینہ ہے یہ حشم.. ہانیہ گلابی ہوتی بس اور بھی خود کو چھڑانے میں طاقت لگا رہی تھی ....

"شرماتی ہوئی تم بیوی بیوی سی لگنے لگتی ہو_" اس کی نگاہوں کی شوخیاں ہانیہ نے دانت پیسے

_"حشم.... مرو تم... تم اس قابل ہی نہیں میں یہاں بیٹھی رہتی_" وہ اب نروس سی رہی تھی اس کی گرے آنکھوں کی جسارتوں سے .....

"تم تو میرے دل میں میرے جگر میں بیٹھنے کے قابل ہو_" حشم کی آواز میں مدہوشی سی گھلی تھی وہ ہانیہ کے چہرے پر جھکا اور ابھی وہ کچھ اور گستاخ ہوتا کی کسی کے کھنکھارنے پر اس کی گرفت ڈھیلی

ہو گئی اور دونوں ہی اچھل کر ایک دوسرے سے الگ ہوئے_ ہانیہ شرم سے پانی سی ہو رہی تھی اور حشم نے چور نگاہوں سے سامنے دیکھتے ہوئے اپنے کانوں کی لو مسلنی شروع کر دی .....

سامنے سے اصلان ایک دم نارمل چال چلتا ٹیبل تک آیا تھا اس کے چہرے پر کوئی رنگ نہیں تھے نا خفگی نا ہی کوئی شرارت بالکل نارمل سا_____

"تمھاری بہن کو کیک اور سارے لوازمات سے پورے حصہ چاہیے_" وہ نارملی ہی دونوں سے کہتا پلیٹ میں نفاست سے کیک کا ٹکڑا کاٹ کر رکھنے لگا_ ساتھ ہی ٹرے میں اور بھی بہت کچھ وہ دونوں ایسے کھڑے تھے جیسے مجسمہ ہو گئے ہو ہانیہ تو شرم سے جیسے زمین میں ہی دھنس گئی تھی

---

"ویسے مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر رومانس کے لئے جگہ بالکل مناسب نہیں تھی_" جاتے جاتے وہ حشم کے کان کے پاس جھکا اور پھر اس کے دیکھنے پر مسکراہٹ اچھالتا اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا

---

"خود تو جیسے ہمیشہ اس بات پر عمل کیا ہے... ہر جگہ شروع ہو جاتے ہیں اور مجھے نصیحت_" اس کے دور جاتے ہی حشم بہت جل کر بڑبڑایا تھا گردن موڑ کر کچھ دوری پر کھڑی ہانیہ کو دیکھنا چاہا مگر وہ نجانے کب بھاگ گئی تھی....

حشم ٹھنڈی سانس بھرتا وہی سوفے پر بیٹھ گیا اور اب اسے ہی ساری چیزوں سے انصاف کرنا تھا جو وہ خوشی خوشی کرنے کے لئے تیار تھا.... سوفے پر نیم دراز سامنے اسکرین کی طرف دیکھتا وہ لگاتار کھانے پینے کی چیزیں صاف کر رہا تھا اور اپنا موبائل بھی دیکھ لیتا تھا_____

*******************

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر وہ آرام سے نیم دراز روم میں ٹہل ٹہل کر موبائل پر کچھ لکھتے اصلان کو دیکھے جا رہی تھی اور اپنی ٹانگوں پر رکھی ٹرے میں سے کھانے پینے کی چیزوں سے انصاف بھی کر رہی تھی جو اصلان اس کے لئے نیچے سے لے کر آیا تھا_____

"یہ آپ لگاتار مُسکرا کس خوشی میں رہے ہیں_" یوتو وہ اپنے زبردستی اٹھا کر لے آنے پر اصلان سے ناراض تھی جس نے اس کے سارے پلان پر پانی پھیر دیا تھا مگر اب بیوی تھی تو جستجو کرنا تو حق بنتا تھا اس کا .....

اس لئے تیکھی چتون سے ٹہلتے اصلان سے پوچھا_ آروشا کے تشویشی انداز پر اصلان نے چونک کر سر اٹھایا اور اس کی خالص بیویوں والے مشکوک انداز پر اس کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی

_____

"مجھے تو زبردستی اٹھا کر لے آئے کی رات بہت ہو گئی ہے اور خود موبائل سے چپک کر جانے کس سے مسکرا مسکرا کر چیٹ کی جا رہی ہے_" وہ ناک بھوں چڑھاتی ہوئی اسے اور بھی مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی_____

"کسی لڑکی سے تو نہیں کر رہا یہ تمھیں بھی یقین ہے_" موبائل کو ہاتھوں کی دو انگلیوں میں دبا کر اسے نچاتا وہ گہری نگاہوں سے سجی سنوری کچھ خفا خفا سی اپنی جان کو دیکھ رہا تھا_____

"اتنی حسین جمیل ایسی حور پری جیسی لڑکی کے ہوتے ہوئے آپ کو پھر بھی کوئی لڑکی کی ضرورت ہے_" وہ جس طرح سے اپنے حسن کی تعریف میں گردن اکڑا کر مگر اس کی بات نا سمجھ کر پوری ناراضگی سے بولی اصلان نے بے بسی سے شانے اچکا کر زیر لب کہا تھا_"استغفر اللہ "....

"استغفر اللہ.... آپ نے میری بات پر استغفار کیا اصلان یعنی میں حسین نہیں.. یعنی میں شیخی بگھارتی ہوں_" ایسے بھلے وہ اس کی اونچی آواز میں بولی گئی بات بھی نا سنے مگر اس وقت اس کی سماعت کی تیزی پر اور اس کی بچکانی بات پر اصلان کا منھ بن گیا پھر سے وہ بڑبڑایا_" لاحول ولا قوۃ ....

"اصلان اب لاحول بھی.... اس کا مطلب میں اتنی بدصورت ہو گئی ہوں اب.... بس موٹی ہوئی ہوں شکل تو میری اب بھی پریوں جیسی ہے اور آپ مجھ پر لاحول پڑھنے لگے_" اصلان نے اس بار بس بیچارگی سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی اور ہونٹوں سے سانس خارج کر کے بیڈ کی طرف بڑھا... اللہ نے آزمایش کے بعد بہترین سے نوازا تھا مگر اس بیوقوفیوں کا وہ کیا کرے

"اصلان... میں آپ کو بالکل ان عام مردوں جیسا نہیں سمجھتی تھی... آپ زرا سی موٹی بیوی ہونے پر استغفار اور لاحول پڑھنے لگے_" کھانا پینا چھوڑ کر اب وہ فرصت سے رونے کی پریکٹس کرنے والی تھی.... اور اس سے پہلے کی اس کا باجا بجنے لگتا

"یا اللہ میں کیا کروں اس عورت کا_" وہ بیڈ پر سر تھام کر بیٹھ گیا

"عورت...." وہ تو جیسے صدمے سے چیخ پڑی اور اصلان نے سر چھوڑ کر کان بند کر لئے_" یہ عورت کسے کہا آپ نے اور یہ کان کیوں بند کئے سنے مجھے_" وہ خفا ہو کر پھر سے چیخی تو اصلان نے جلدی سے کان پر سے ہاتھ ہٹا لئے

"مسٹر اصلان.... میں اب انیس سال کی ہونے والی ہوں اور بالکل لڑکی ہوں... پورے دس سال چھوٹی ہوتی ہوں آپ سے.... کہاں سے میں عورت لگ رہی ہوں جو آپ نے مجھے عورت کہا_"

بھویں سکڑے، ہری آنکھوں میں غصے کی چنگاری... اصلان کو اپنی ساری بیچارگی سمیت جانے کیوں ہنسی آئی مگر ہنس کر اپنا فاتحہ نہیں پڑھوانا تھا اس لئے ایک گھٹنے کو موڑ کر بیڈ پر رکھا اور اس کے بالکل قریب ہو کر بیٹھتے ہوئے آروشا کے ہاتھ تھام لئے_"جی آپ میری بے بی گرل... میں بھرپور مرد.. اب خوش_" آنکھوں میں شرارت لئے وہ آروشا کی ناک سے ناک لڑا کر سیدھا ہو گیا

"آپ طنز کر رہے ہے_"وہ پھر بھی مشکوک تھی.. پیشانی کے بل کم نہیں ہوئے

"میری ایسی مجال کہاں_"وہ زرا بھی اس موڈ سے باہر آنے کو تیار نہیں ہوئی تھی اور وہ اس کی ناراضگی دور کرنا چاہتا تھا پیار سے اس کے گال نوچے

"ہاں تو کر لیں مجال... طعنے دے.. طنز کرے... مجھے خود موٹی سمجھ کر استغفار کی لاحول کہا اور اب عورت کہہ کہہ کر مجھے رلائے_"کہتے کہتے آنکھوں میں آنسو بھی بھر بھی لئے

"نو نو..."وہ رونے کو تیار ہو جاتی کی اصلان نے گھبرا کر اس کے آگے ہاتھ جوڑے_"دیکھو رونا بالکل مت... ورنہ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا ..

"تو کیا کرے گے میری شکایت لگائے گے... جائے لگا دے... کتنی حسرت سے اتنا تیار ہو کر نیچے گئی... حاشو کا برتھ ڈے سلیبریٹ کرنا تھا مگر نہیں اصلان صاحب کو زرا سا جو برداشت ہو اپنے آگے کسی کی اہمیت_" اصلان ہونٹوں پر انگلی رکھے اس کے شکوے شکایت سن رہا تھا_____

"بھائی ہے وہ میرا ایک برتھ ڈے نہیں سلیبریٹ کر سکتی اس کا کیک تک کھلانے نہیں دیا اسے.. بہت ہی بری حرکت کی آپ نے_" بولتے بولتے ایک ہاتھ اس کے شانے پر جڑ بھی دیا

_____

"چھوٹا بچہ ہے کیا وہ جو تم اسے کیک کھلاؤں گی.... تم بس مجھے اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے کیک کھلاؤ..." آروشا اس پر کوئی اثر نا دیکھ کر بس پہلو بدل کر رہ گئی...."اصلان کیا کر رہے ہیں_" زبردستی وہ اس کے ہاتھ میں کیک پیس دے کر اپنے منھ کی طرف بڑھا چکا تھا_" تمھارے بھائی کا برتھ ڈے سلیبریٹ کر رہا ہوں اور کیا_" بڑے سکون سے اس نے کیک پیس آروشا کی انگلیوں سمیت اپنے منھ میں ڈال لیا_____

"بس شروع ہو جائے... چھوڑے میری انگلیوں کو_" وہ اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش میں لگی_" کیک سے زیادہ تو تمھاری انگلیاں مزے دار ہے_" اس نے شوخی سے ان انگلیوں پر دانت گاڑے

_"کھا جائے تو پھر_" آروشا کے جل کر کہنے پر وہ ہنس پڑا... آروشا نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا_____

" تمھارے بھائی کا برتھ ڈے ہے مجھے گفٹ نہیں دوں گی_" اصلان کی کالی آنکھوں میں چمک اور بڑھی تھی... " آپ کو کس خوشی میں گفٹ دوں..." آروشا نے بھویں اٹھا کر ہری آنکھیں اس پر گاڑی_____

"میرے سالے کے بایس سال کمپلیٹ ہو جانے پر_" اصلان نے اس کے آگے سے ٹرے اٹھا کر سائڈ ٹیبل پر رکھ دی اور اس کے پاس اور کھسک کر آروشا کی راہ فرار بند کر دی_____

"پہلے تو یہ گفٹ بس حاشو کے لئے بنتا تھا اور دوسرے مجھے اب چینج کرنا ہے اور تیسرے مجھ سے فری ہونے کی ضرورت نہیں میں آپ سے ناراض ہوں_" اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر وہ اسے دور دھکیلنے کی کوشش بھی کر رہی تھی جو بار بار جھک کر کوئی نا کوئی گستاخی کر ہی دیتا تھا_____

"تمھارے چینج کرنے میں ہیلپ کر دوں_" آروشا نے دانت پر دانت رکھ کر اسے گھورا ساری باتوں میں بس یہی سنا تھا..... " ہٹے میں خود کر لوں گی_" نرمی سے اپنا دوپٹہ الگ کرتے اصلان کے

ہاتھوں کو جھٹکا..."میں کس لئے ہوں... میرے بچوں کی ممی آئی مین لڑکی ٹائپ ممی_" آروشا کچھ دیر اسے گھورتی رہی تھی مگر پھر اسے بھی ہنسی آگئ_____

"ناراضگی ختم نا_" اس کے کانوں سے ایئر رنگز اتارتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی_____

"جی نہیں میں اب بھی ناراض ہوں_" اصلان نے سایڈ دراز کھول کر اس میں رینگز رکھتے ہوئے آروشا کی بات سنی.....

" کوئی بات نہیں... میں اتنی کوشش کروں گا کی تم ناراض رہنے کی وجہ بھی بھول جاؤں گی_" اس کے ہاتھ سرسراتے ہوئے آروشا کے بندھے جوڑے تک گئے تھے اور پھر حرکت میں آتے ہی بالوں کو پشت پر بکھرا چکے تھے...وہ احتیاط سے اسے تکیہ پر لٹا کر خود اس پر جھکا تھا...ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیبل لیمپ آف کیا اور دونوں پر کمفرٹر کا سایا کیا تھا_____

"میں نہیں بھولوں گی اپنی ناراضگی... اب جب تک آپ مجھے کل حاشو کے برتھ ڈے پر..... وہ کچھ اور بھی بولتی رہتی کی اصلان نے سارا دھیان ان گلاب کی پنکھڑی سے لبوں پر رکھتے ہوئے اپنے ہونٹ وہاں رکھ دئے ..... آروشا کی زبان کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی بند ہو گئ تھی

_____

_

*********************

"تم کرنا کیا چاہتے ہو ملک سنان..." وہ اس کے سامنے بیٹھی حیرت سے اس کے آگے کے پلان سن رہی تھی_____

"چوہوں کو بل سے باہر نکالنے کے لئے.... شیر کو ماند میں بند کرنا پڑے گا_" اس وقت اس کی آنکھوں میں ایک گھناؤنی سی چمک تھی..... آسیہ کے ساتھ بیٹھی عانیہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا

_____

"یہ چوہا تم نے کسے کہا.... خود کو شیر سمجھنے کی تم نے اس لئے غلطی کر لی ہے شاید تم اس سے کبھی ملے نہیں ہو_" آسیہ نے ساتھ بیٹھی عانیہ کو ایک کہنی ماری... ہزار بار دھتکاری جا چکی تھی وہ مگر اصلان کی محبت اب بھی اس کے دل سے نہیں گئی تھی_____

"ملا بھی ہوں اور دیکھا بھی ہے مگر تم شاید مجھے اچھے سے ابھی جان نہیں پائی ہو ورنہ میرے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی ہمت نہیں کرتی_" ملک سنان اپنی ہر وقت سرخ رہنے والی عجیب سی نگاہیں اس پر گاڑ کر غرایا.... کیسی گھناؤنی سی.. کیسی غلیظ سی نگاہیں تھی وہ... پہلی بار عانیہ کو ایسی نظروں سے خوف سا محسوس ہوا_____

"اس کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے ملک سنان.... تم دھیان مت دو_" آسیہ نے بیٹی کو گھور کر چاپلوسی بھرے انداز میں ملک سنان کو منایا_____

"ہمم...وہ سر جھٹک کر ڈرنک کرنے لگا_____

"یہ تمھارے لئے خطرناک نہیں ہے سنان تمھارا ہی نقصان ہو گیا تو_" آسیہ بیگم کو پھر بھی کچھ خطرے محسوس ہو رہے تھے... اگر ملک سنان سے واقف تھی تو اصلان کی شخصیت میں چھپے وہ خطرناک ارادے دیکھ چکی تھی_____

"کچھ نہیں ہو سکتا.. بس مجھے اس کمینے پر اپنی گرفت مضبوط کرنی ہے اسے اپنے جال میں پھنسانا ہے_"وہ کچھ زیادہ ہی خود پر بھروسہ رکھتا تھا.. آسیہ بیگم بھی اس بھروسے پر مطمئین ہو گئی

_____

"صرف اس کمینے کو نہیں اس کی بہن کو بھی.. بہت تعنے دئے ہے اس کی ماں نے.. اس کی بیٹی کو طوائف کے کوٹھے پر بیٹھا کر ہی چین ملے گا مجھے_" وہ بدلے کی آگ میں کب سے جل رہی تھی اور اب انہیں یہ موقع ملک سنان ہی فراہم کر سکتا تھا_____

"سنا ہے بڑی خوبصورت ہے وہ.. اپنا شاہنواز بھی فدا تھا اس پر_" ملک سنان کی آنکھوں کی گھناؤنی سی چمک میں اور بھی اضافہ ہو گیا... عانیہ نے اسے دیکھا تھا... شکل وصورت میں وہ اتنا برا نہیں تھا بلکہ پیسوں اور طاقت نے اس کی شخصیت کو سنوارا ہی ہوا تھا.... عمر میں وہ چالس کے اوپر ہی تھا مگر فٹ تھا.... لیکن اس میں کچھ ایسی بات تھی کی آج تک عانیہ نے اس کے ساتھ افیئر چلانے کا سوچا بھی نہیں_" جانے کیسے آروشا جیسی لڑکی اس خبیث کو برداشت کر سکتی ہے.. وہ تو بہت معصوم ہے_" انجانے میں ہی عانیہ نے سوچا مگر شیطان اتنا حاوی تھا اس نے نفرت سے سر جھٹک دیا .....

"ہمم.. خوبصورت تو ہے وہ... کچھ دن تم بھی رکھ لینا_" آسیہ بیگم ہنس کر اپنا ڈرنک ہونٹوں سے لگا چکی تھی_____

"یہ تو دیکھ کر ہی بتاؤں گا.... بیوی تو بننے سے رہی وہ... بیوی تو بس میری جان میری رہے گی اسے اپنی جان کی نوکرانی بنا کر رکھ لوں گا_" عانیہ کو اس کی گفتگو سے کوئی سروکار نہیں تھا بس وہ اس کا پلان جاننا چاہتی تھی جس سے اس کا اصلان اس کا ہو جائے_____

"ہمم... کہیں خود نوکر بننے کے بھی قابل نا رہ جائے_" عانیہ دل میں سوچتی طنزیہ مسکرائی_
"ایک کام کر سکتی ہوں میں اس سے اچھا موقع مجھے نہیں ملے گا اسے اپنے کام کرنے دو پھر اپنے اصلان کے اچھے بننے کے لئے اس کے پاس سے ہانیہ کو چھڑوالوں گی... آروشا سے تو یہ جان چھڑوا ہی دیں گا_" عانیہ دل ہی دل میں سوچتی آگے کی پلاننگ کر رہی تھی اور خوش ہوئی جا رہی تھی

---

********************

وہ اپنی روزمرہ کی ایکسر سائز انجام دے رہا تھا کی کچھ دوری پر رکھا موبائل رینگ کرنا شروع کر چکا تھا..... اصلان نے ناگواری سے بجتے موبائل کی طرف دیکھا... اپنی ایکسر سائز ٹائم میں اسے یہ مزاحمت پسند نہیں آئی تھی.... سر جھٹک کر وہ ٹاول اٹھا کر اپنے پسینے سے تر بتر چہرے اور گردن کو پوچھتا ہوا موبائل کی سمت بڑھا تھا_ موبائل پر جو نام تھا اسے دیکھتے ہی اس نے فوراً کال پک کر کے کانوں سے لگایا..... ادھر سے جو خبر ملی اصلان شاکڈ ہوا_____

"یہ کیسے ہو سکتا ہے.... کس نے کیا ہو گا_"کال بند ہو چکی تھی مگر وہ اب بھی اسی شاکڈ میں ڈوبا.... بار بار ایک ہی جہت پر سوچ رہا تھا.... کیا یہ سچ تھا یا اس کی کوئی چال.... اس نے فوراً موبائل میں ویڈیو کھولی جو فیضان نے بھیجی تھی.... وہ وہی تھا جو اس کا سب سے بڑا دشمن تھا_____

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے ملک سنان تم میرے ہاتھوں سے صرف مرنے والے تھے... تمھیں کسی اور نے کیسے مار دیا_"ایک دم سے اصلان نے بھڑک کر موبائل زمین پر دے مارا ....

"تم اتنی آسانی سے کیسے مر سکتے ہو...ابھی تو تمھیں تمھارے گناہوں کی سزا ملی بھی نہیں اور تم اتنی آسانی سے دنیا چھوڑ کر چلے گئے_"اصلان نے نفرت سے سے شیشے پر زور سے ہاتھ مارا تھا...."تم نے میری زندگی.. میری جان.. میری غیرت.. میرے عشق پر اپنا گندا ہاتھ ڈالا تھا... ابھی تو مجھے تمھارے ہاتھ کاٹ دینے تھے.. تمھاری آنکھیں نکال دینی تھی مگر تم نے اتنی آسان موت چن لی _"وہ بار بار شیشے پر ہاتھ مارتا پوری نفرت اور غصے سے چلا رہا تھا اور ہاتھ شیشے پر مارے جا رہا تھا

_____

اس کے ہاتھ شیشے کی دیوار سے زخمی سے ہو رہے تھے مگر اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی_"ایسا نہیں ہو سکتا... کبھی نہیں ہو سکتا_"اصلان کی رگیں تنی جا رہی تھی... اسے خود پر جیسے کوئی کنٹرول

ہی نہیں رہ گیا تھا... کچھ ہی دیر میں ہر طرف چیزیں ٹوٹ پھوٹ کر بکھرتی ہی جا رہی تھی

---

" کیا کر رہے ہو تم اصلان_ "اپنے پیچھے ماں جی کی حیران پریشان آواز سن کر اصلان کی نفرت اور غصے پر جیسے کسی نے برف والا پانی ڈال دیا ہو... وہ اپنی جگہ ساکت سا ہو گیا... یہ خبر سنتے ہی وہ یہ بھول ہی گیا تھا وہ کہیں اور نہیں اپنے ویلا کے اپنے پرسنل جم میں تھا اور اس کی آوازیں باہر بھی جا سکتی ہے_____

"اصلان... کیا بات ہو گئی ہے... ادھر آروشا کی طبیعت خراب ہو رہی ہے ادھر تم_ "وہ منہ پر ہاتھ رکھے جم کا حال دیکھ رہی تھی... ایسا لگ رہا تھا یہاں جیسے بھونچال آیا ہوا ہو_____

"روشا کی طبیعت...."وہ بری طرح سے ٹھٹکا_ "وہاں نیوز چینل لگا ہوا تھا_ "اصلان ایک پل میں ہی سارا ماجرا سمجھ گیا.... گھبرا کر وہ ان کی طرف مڑا تھا.... ماں جی نے حیرت سے اس کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھا زخمی سا.. سرخ ہوتا..... " اصلان تمھیں کیا ...." وہ پیچین ہو کر آگے بڑھی

---

"ماں... میں ٹھیک ہوں.. آپ بتائے وہاں آروشا نیوز دیکھ رہی تھی_" بوکھلائے ہوئے انداز میں اس نے اپنے زخمی ہاتھوں سے ان کے کاندھے تھام لئے_____

"ہاں مگر..... وہ ماجرا سمجھنے کی کوشش میں پریشان سی ہوئی_____

"اوہ شٹ...." اصلان نے ان کا شانہ چھوڑ کر اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ بنا شرٹ پہنے ہی اسی طرح بنیان میں پسینے میں ڈوبا دروازے کی طرف بھاگا تھا... ماں جی بس اسے جاتے ہوئے دیکھتی ہی رہ گئی انہیں کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا_____

**********

"روشا کیا ہوا ہے میری جان.... اٹھو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو_" وہ تیر کی طرح ان لوگوں کے پاس آیا تھا... جہاں سب آروشا کو گھیرے ہوئے تھے اور وہ بری طرح روتی ہوئی حشم کے سینے سے لگی لرز رہی تھی.... حشم خود بہت شاکڈ تھا مگر اس وقت خود پر ضبط کرتا اسے سنبھال رہا تھا

_____

"اصلان..." جیسے ہی آروشا کے کانوں میں اصلان کی آواز گونجی وہ حشم سے الگ ہو کر اسے خوفزدہ نگاہوں سے دیکھنے لگی اس کی رنگت زرد ہو رہی تھی اور وہ خوف سے کانپ رہی تھی..... اصلان تیزی سے اس کے قریب بیٹھا تھا... حشم خود بخود کنارے کھسک گیا اس وقت آروشا کو سب سے زیادہ اصلان کی ضرورت تھی، اس کی محبت کی اس کے اعتبار کی_____

"کیا ہوا ہے میری روشا کو.... میں ہوں نا اس کے پاس.. اس کا اصلان اس کا محافظ_" وہاں موجود سب کی پرواہ کئے بغیر وہ اسے اپنے سینے میں بھینچ کر اس کے سر کو چوم بھی رہا تھا_ سب کی پریشان نگاہیں ان دونوں پر ہی جما تھی ....

آروشا کی غیر ہوتی حالت اور خود اصلان کے زخمی ہاتھ اور بکھرا حلیہ... آخر وجہ کیا تھی مگر پوچھنے کی ہمت کسی کے پاس نہیں تھی..... بس ایک حشم تھا جو سب سمجھ رہا تھا جب سے اس نے خود اس خبر کو دیکھا اور سنا تھا خود اس کے دل و دماغ تو فانوں کے زد میں تھے_____

"اصلان... وہ انسان...." آروشا روتی ہوئی اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا رہی تھی جو کچھ اس کی آنکھوں نے اسکرین پر دیکھا تھا وہ ماضی میں ہوئے اس دردناک حادثے میں چلی گئی تھی ....

"آروشا کیا بات ہے بیٹا... حادثے تو ہوتے ہی رہتے ہیں.... موت تو کسی کو بھی آسکتی ہے... ٹی وی والے تو اسے دکھائے گے ہی... تم کیوں اتنا ذہن پر سوار کر رہی ہو بیٹا... اپنی حالت تو دیکھو... اپنے بچوں کا تو خیال کرو_" اماں جان نے بڑے پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی... انہوں نے یہی سمجھا شاید نیوز چینل پر دکھائے جانے والے اس حول ناک حادثے کی وجہ سے وہ خوفزدہ ہو گی ہے_____

"وہ.. وہ وہی ہے اصلان وہ وہی ہے...." آروشا اپنے آپ میں نہیں تھی... جو راز ان تینوں کے سینے میں دفن تھے وہ سب پر کھول دینا چاہتی تھی... حشم نے اصلان کا چہرہ دیکھا_____

"آروشا بس کرو... سنبھالو خود کو کسی کے مرنے پر یوں گھبرا کر اپنی طبیعت مت خراب کرو_" ابھی وہ کچھ کہتا کی وہاں ماں جی نے آکر اسے ڈپٹا.. ایسا بھی کیا خوف کی وہ اپنی حالت بھی بھول گئی ہے

_____

"ماں وہ...." آروشا نے ڈرتے ہوئے انگلی کے اشارے سے کچھ بتانا چاہا .....

"کیا بات ہے اصلان... کون ہے یہ آدمی.. آروشا اتنا ڈر کیوں رہی ہے اس سے_" وہ اتنی ناسمجھ نہیں تھی کی اصلان اور حشم کے چہرے پر چھائے سرد احساسات اور آروشا کا یوڈر جانا محسوس نہیں کرتی.. وہ مشکوک ہوئی_____

"ایک سیاست داں ہے بس اور کچھ نہیں... روشا کو خون سے ڈر لگتا ہے وہ بس ڈر گئی ہے.... آؤ چلو میں تمھیں کچھ دیر کے لئے باہر لے چلتا ہوں_" اصلان نے سختی سے کہہ کر بات ہی ختم کر دی... پھر اس نے زبردستی آروشا کو سینے سے لگا کر سوفے سے اٹھایا تھا_____

"اس وقت کہاں لے جا رہے ہو خود کا حال بھی تو دیکھو_" ماں جی نے تیزی سے ٹوکا وہ خاموش تو ہو گئی تھی مگر پریشان تھی کچھ یہی حال اماں جان کا بھی تھا_____

"آی ایم فائن ماں...روشا کو میں لے جا رہا ہوں...ہانی میری شرٹ لے کر تم آؤ میں کار میں ہوں_"
وہ ہانیہ سے کہتا روشا کو لے کر باہر کی سمت نکل آیا... آروشا سسکتی ہوئی اس کے سینے میں چھپی ہوئی تھی_____

*********

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی... حشم نے بس زرا کا زرا گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر سے سر جھکا لیا_____

For more visit (exponovels.com)

"ٹینشن مت لو... لالا سنبھال لیں گے آشو کو... وہ ٹھیک ہو جائے گی اور سنبھل بھی جائے گی_" اتنا سنجیدہ ایسا غمگین وہ اسے کبھی بھی نہیں لگا تھا... اس نے بے ساختہ اس کے شانے پر اپنا سر رکھ کر اس کے چہرے کو چھوا_____

"ہمیشہ ہم دونوں کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے ہانو... جب جب ہم سب بھول کر خوش ہونے لگتے ہیں ہماری زندگی میں کوئی نا کوئی طوفان آجاتا ہے_" حشم نے اپنے چہرے پر رکھے ہانیہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور اس کے گلابی ہاتھوں پر اپنا چہرہ رکھ کر وہ اپنے دل کا درد بیان کرنے لگا

_____

"یہ تو طوفان نہیں تھا حشم... یہ تو اس کی سزا تھی.. یہ کیوں نہیں سوچ رہے ہو حشم کی وہ مر گیا_ اب سب ٹھیک ہو جائے گا_" وہ اس کے دکھ کو دل میں اترتا محسوس کر رہی تھی_____

"اتنی آسانی سے_" حشم نے سر اٹھایا بے تحاشا سرخ ہوتی آنکھیں اور درد میں ڈوبی آواز.. ہانیہ نے اس کے سر کو تھام کر اپنی بانہوں میں بھر لیا... حشم اس کے شانے پر سر رکھ کر بے آواز رویا تھا... ہانیہ اپنی کمزور مگر محبت کی طاقت سے بھرپور بازوؤں میں اسے سنبھالے بس اس کے بالوں انگلیوں کو پھیر رہی تھی_____

"آسانی سے ہی صحیح مگر مشکلات تو اب اس پر پڑیں گی، حشم موت کے بعد والی ابدی زندگی میں بس اس کے لئے وہ سزا ہے جو ہم انسان نہیں خدا اسے دیں گا.." وہ اسے سمجھاتے ہوئے اس کے درد کو کم کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی_____

"نہیں ہانو نہیں.... میں اسے اپنے اسی ہاتھوں سے مار ڈالنا چاہتا تھا ہانو... جیسے اس کے بھائی کو مارا تھا _" حشم ایک دم سے سیدھا ہوتے ہوئے جو بولا تھا ہانیہ دم بخود رہ گئی_____

"حشم.... اس کی آنکھیں بے یقین تھی_____

"ہاں ہانو میں نے اس کی آخری سانسیں لی تھی... اصلان لالا کا مجھ پر یہ احسان ہے انہوں نے مجھے یہ موقع دیا تھا_" وہ جو کبھی یہ راز نہیں کھولنا چاہتا تھا آج اس سے سب کہہ بیٹھا_____

"لالا نے ملک امجد...." ہانیہ کو جھٹکا لگا_____

"خاموش ہو جاؤ ہانو... اب بس کچھ نا پوچھنا_" حشم نے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے.. ہانیہ نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اور کچھ نہیں کہا تو وہ بھی رخ موڑ کر بیٹھ گیا

---

"جانے کیا کیا کرتے پھرتے ہو تم اور لالا... ڈاکٹر سے تم گینگسٹر بھی بن گئے_" وہ منھ بنا کر جس انداز میں بولی اتنی ٹینشن کے باوجود بھی حشم ہولے سے مسکرا دیا_____

"اب چاہے گینگسٹر بنوں یا ڈاکٹر... ہوں تو صد در صد تمھارا ہی_" ہانیہ سے نگاہیں ملا کر وہ سنجیدہ ہی تھا مگر اس کی بات نے ہانیہ کے چہرے کو کھلا دیا_____

"اس میں کوئی شک ہے کیا_" وہ کھسک کر اس کے بازوں سے لگ کر بیٹھی تھی حشم نے اسے اپنے حصار میں لے لیا_____

For more visit (exponovels.com)

_

*********************

"اصلان... مجھے ہاسپٹل نہیں جانا_" کار کو ہاسپٹل کے راستے پر گامزن دیکھ کر نڈھال سی آروشا نے اس کے بازوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر روکا تھا_____

"نہیں ہم پہلے ہاسپٹل جا رہے ہے.. تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے_" وہ اس کی زرد ہوتی رنگت سے بہت گھبرایا ہوا تھا... سختی سے کہہ کر اس نے اسپیڈ اور بڑھائی_____

"نہیں اصلان میرا یقین کرے مجھے اس وقت ڈاکٹر کی نہیں بس ایک پر سکون جگہ چاہیئے.. جہاں انسان نا بستے ہو_" سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر وہ اپنی آنکھیں بند کر گئی... دو آنسو لڑھک کر دائیں بائیں بہے تھے_____

"روشا ضد مت کرو_" اس کی حالت سے اصلان کا دل کٹنے لگا... ایک طرف کار روک کر اس نے اس کے سر کو چھوا تھا... آروشا نے سرخ آنکھیں کھولی_____

"اصلان مجھے ڈاکٹر نہیں بس آپ کی ضرورت ہے.... مجھے اپنے ساتھ کہیں لے چلے کہیں بہت دور..._" وہ سیدھی ہو کر اس کے بازوں سے لگی اتنی بیچارگی سے بولی تھی کی اصلان کو فل حال اس کی بات ماننا ہی پڑی_____

کار ایک طرف روک کر اس نے اپنی طرف کا ڈور کھولا اور تیزی سے گھوم کر آروشا کی طرف کا ڈور کھول کر بولا_"آو اترو_" آروشا نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا... کار سے نیچے اترتے ہوئے اس نے اپنے اطراف میں دیکھا... واقعی وہ اس کی خواہش کے مطابق ایسی ہی جگہ لے آیا تھا جہاں کوئی ایک پرندہ بھی نظر نہیں آرہا تھا_____

"ناؤ یو فیل بیٹر_" وہ اسے لے کر ایک طرف رکھے پتھر پر بیٹھا تھا_____

"ہمم_" آروشا نے گردن ہلا کر بس چاروں طرف دیکھا... یہاں سے وہاں تک نظر آتا سمندر وہ خالی خالی نظروں سے سارے منظر دیکھ رہی تھی_____

"اتنی طبیعت خراب کر لی... تمھیں معلوم ہے نا اصلان میر کی تم جان ہو_" اصلان اس کے بکھرے بالوں کو سنوارتا محبت میں ڈوبا اسے دیکھ رہا تھا_____

"آپ سب جانتے ہیں نا اصلان.." آروشا نے گردن گھما کر اچانک ہی پوچھا اور اصلان نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ دی_"ہشت... اب آگے کچھ مت کہنا میں کیا جانتا ہوں کیا نہیں یہ تمھارا مسئلہ بالکل نہیں_"آروشا بس اس کے محبت چھلکاتے چہرے اور آنکھوں کو دیکھ رہی تھی

"تمھارا بس اتنا جاننا ضروری ہے کی اصلان میر عبادت کرتا ہے تمھاری... وہ ایسا عاشق ہے اپنی معصوم بیوی کا جس کے لئے وہ جان بھی دے سکتا ہے_"وہ ان گرین آنکھوں میں دیکھتا اس کے دل میں سکون اتار رہا تھا .....

"تم کل بھی میرے لئے معصوم تھی اور ہمیشہ رہوں گی... تمھاری پاکیزگی پر میں آنکھیں بند کر قسم کھا سکتا ہوں.... مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے کی تم پاک ہو_"وہ ہلکے سے مسکرایا_"تم کبھی اب اپنے دل و دماغ یہ خیال بھی مت لانا کی تم اصلان کے قابل نہیں یا اسے تم دھوکا دے رہی ہو اور نا ہی وہ تمھیں کبھی خود سے جدا کر سکتا ہے_"آروشا کی آنکھوں سے ٹوٹ کر آنسو بہہ کر اس کے ہاتھوں پر گرے... اس دن اس نے سب سنا تھا مگر صرف اس کے لئے خاموش تھا

"اصلان_" وہ اس سے لپٹ کر پھر سے رو پڑی... اصلان کچھ دیر اس کے سر کو سہلاتا رہا لیکن کچھ دیر صبر کر لینے کے بعد بھی اس کا رونا بند نہیں ہوا تھا بول اٹھا_" تم کیا چاہتی ہو میں بیوی تو خوشی خوشی رونے دھونے والی برداشت کر رہا ہوں.. بچے بھی میرے روتے دھوتے پیدا ہو_" آروشا نے روتے روتے اس کے سینے پر ہاتھ مارا تو وہ کھل کر ہنس دیا_

*******************

آہستہ سے کروٹ بدلتے ہوئے اس نے ڈریسنگ کی طرف دیکھا... پھر اس کے لبوں پر محبت سے پر مسکراہٹ نے آہاتہ کیا تھا.... تکیہ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھاتے ہوئے وہ سنبھل کر اٹھ کر بیٹھی تھی

"نیند نہیں آ رہی ہے اب_" اسے اٹھتے دیکھ کر اصلان اپنی کف لنکس بند کرتے ہوئے بیڈ کی طرف آ گیا... آروشا نے فوراً دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دئے... اس کی بچوں جیسی یہ حرکتیں اصلان کی کالی آنکھوں کی چمک دوگنی ہو گئی.. آروشا کے اٹھے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر وہ وہی اس کے پاس بیٹھ گیا_____

"آپ مجھے جگائے بنا جانا چاہ رہے تھے_" وہ لاڈ سے اس کے گلے میں اپنے بازو ڈال کر روٹھی سی بولی_____

"نہیں... مگر تب تک ویٹ کرتا جب تک میری بے بی گرل کی آنکھیں خود نہیں کھل جاتی_" اس کے چہرے کے اطراف میں ڈھیلی ڈھالی چوٹی سے نکل کر آتی سنہری لٹو کو پیار سے کانوں کے پیچھے کر رہا تھا_____

"آج آفس مت جائے_" اور بھی اس سے قریب ہوتے ہوئے لاڈ سے فرمائش کی_" جلدی آ جاؤں گا... اتنی دیر تم آرام سے میرے ہونے والے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا_" وہ اس کے بھرے بھرے سراپے پر والہانہ نگاہ ڈالتا جھک کر اس کی پیشانی چوم چکا تھا_____

"بچوں کو ان کے بابا کے بنا چین نہیں_" آروشا محبت پاش نظروں سے اصلان کی نظر اتارتی ایک ہاتھ سے اس کے چہرے کو چھونے لگی_

"بس کچھ گھنٹے پھر بچوں کے بابا... ان کے اور ان کی ممی کے پاس ہو گے.. تب تک ممی سے میری التجا ہے... اچھے سے رہنا.. خوب کھانا پینا اور روم سے نکلنے کی ہر گز کوشش نہیں کرنا_" اپنے چہرے کو چھوتے آروشا کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر وہ پیار سے اسے ہدایت کر رہا تھا

_____

"اصلان میں روم میں بور ہو جاتی ہوں_" آروشا نے بیچارہ سا منھ بنایا_____

"ایک عدد جو کر بھائی کے ہوتے ہوئے بھی_" اس کی نازک سی ناک چٹکی میں دبا کر ہلائی_____

"اصلان پھر آپ نے حاشو کو جو کر کہا_" برا مان کر اس کے ہاتھ ہر ہاتھ مارا_____

"جی جو کر بھی اور درد سر بھی_" وہ پھر بھی باز نہیں آیا_____

"اصلان... وہ میرا بھائی ہے آپ کے ہونے والے بچوں کا ماما اور آپ کی اطلاع کے لئے آپ کا بہنوئی بھی_" آروشا اچھے سے روٹھ گئی اور منہ بھی پھیر لیا_____

"بہنوئی سے یاد آیا... میرا خیال ہے اب اسے اپنی پیاری بہن کے ساتھ رخصت نا کر دوں_" وہ روٹھے اور اسے منانے کے طریقے نہیں آئے... اب بھی آروشا ساری ناراضگی بھول کر خوشی سے چہک اٹھی_____"ہانی اور حاشو کی رخصتی "_

"سوچ رہا ہوں کم سے کم وہ جائے تو میری محبت میں بٹوارا تو ختم ہو جائے_" وہ پھر سے اس کی ناک ہلا کر بیڈ سے اٹھ گیا_____

"جی نہیں وہ اسی گھر میں رہیں گا اور پورے حق سے رہیں گا خبر دار جو آپ نے اسے گھر داماد ہونے کا تانا دیا_" اصلان نے کلائی میں گھڑی پہنتے ہوئے بہن صاحبہ کے چہرے کو دیکھا_____

"یعنی یہ طوطا میری جان کبھی نہیں چھوڑے گا_" وہ موبائل چیک کرتے ہوئے بڑبڑایا_____

"کیا بڑبڑائے آپ_" آنکھ سکڑ کر ناک پھولایی اور اصلان کو گھورا_____

"کچھ نہیں... تم فریش ہو لو تو میں بریک فاسٹ منگوالوں_" موبائل سائڈ پر رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما تا کی اسے بیڈ سے اترنے میں مدد دے.. وہ کانچ کی گڑیا کی طرح اس کا خیال رکھ رہا تھا_____

"اصلان مجھے نیچے جانا ہے_" آروشا اس کے سہارے سے کھڑے ہوتے ہوئے مچلی_____

"بالکل نہیں... ڈاکٹر نے تمھیں بیڈ ریسٹ بولا ہے_" سختی سے منع کیا گیا تو آروشا نے لاڈ سے اس کے گلے میں بانہیں ڈالی_"میں خود سے تھوڑے ہی جاؤں گی آپ اٹھا کر لے چلے نا "_

"اچھا اب بیہودگی نہیں لگیں گی.... یو تو میری مرضی سے اٹھانے پر تم بہت برا مانتی ہو_" وہ مسکراہٹ زیر لب دباتا جھکا... آروشا نے اس کے ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی رکھ دی_____

"ڈرامے مت کرے مجھے لے چلے اور سن لے اب میں ماں کے ساتھ ان کے روم میں سونے والی ہوں.. سیڑھیوں کا جھنجھٹ ہی ختم ہو جائے گا_" اس کے شرارت سے کہنے پر اصلان نے منھ بنا لیا_____

"یہ ظلم کس لئے... تمھیں معلوم ہے تمھارے بنا مجھے چین نہیں اور اپنے روم کے علاوہ کہیں نیند نہیں_" آروشا نے ایسے ہی اس کے گلے میں بانہیں ڈالے ہوئے اسے چھیڑا_"ہاں تو کیا ہوا کچھ دن کے لئے برداشت کر لیں... کچھ دنوں کی تو بات ہے "_

"ایک لمحہ بھی نہیں.." خفا ہو کر اس نے آروشا کی بانہوں کو گلے سے نکالا اور مڑ کر اپنا موبائل اور کار کی کیز پاکٹ میں رکھتے ہوئے بولتا رہا تھا_"چپ چاپ نیچے چلو میرے ساتھ میں آفس سے آنے کے بعد خود لے آؤں گا... ماں کے پاس سونا ہے اور یہاں میں تڑپ تڑپ کر رات گزاروں_" آروشا شرارت سے اس کے خفا چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"اتنی بھی محبت نا کرے پتا چلے میں اگر ڈلیوری کے وقت چل بسوں تو_"وہ لاسوچے سمجھے بغیر بول کر اصلان کی جان نکال گئی تھی_____

"آروشا.... وہ ایک دم سے مڑ کر دہاڑا تو آروشا سہم ہی گئی_____

"دماغ خراب ہو گیا تمھارا... آئندہ سے اتنا فضول بولی نا تم... تو حقیقت میں تمھاری زبان کاٹ دوں گا_"اس کے قریب آکر اس نے اس کے شانے دبوچ لئے اور غرا کر کہا_____

"اصلان میں بس مزاق کر رہی تھی_"وہ سہم کر صفائی دینے لگی_____

"مزاق... تم میری روح کھینچ لو اور تمھیں یہ مزاق لگے... مجھے ایسے بیہودہ مزاق ہر گز نہیں پسند.. کبھی خواب میں بھی یہ مت سوچنا اصلان میر تمھیں کچھ نہیں ہونے دیں گا_"غصہ بھی تھا اور اسے بار بار سینے میں جکڑ بھی لیتا تھا_ آروشا کا سارا خوف دور ہو گیا_____

"اچھا سوری... میں تو ہوں ہی بیوقوف معاف کر دے نا_"اس بار سوری کرتے ہوئے اپنے کان کے بجائے اس کے ہی کان پکڑے_____

"اس وقت بس اپنی زبان بند رکھو..." اس کے ہاتھ جھٹک کر وہ اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر روم سے نکلنے لگا_" اصلان بولا نا سوری_" اس کی سنجیدگی آروشا اپنے مزاق پر شرمندہ ہونے لگی_____

"مجھے تمھارا سوری نہیں چاہئے... اس وقت منہ بند رکھو اپنا بس تم_" وہ اسی سنجیدگی سے اسے اٹھائے ہوئے نیچے لایا تھا... ڈائینگ روم میں سب ہی ان دونوں کے منتظر تھے_____

"اصلان کہاں جارہے ہو... ناشتہ تو کرتے جاؤ_" وہ آروشا کو اس کی چیئر پر بیٹھا کر جانے کے لئے مڑ گیا تو ماں جی جلدی سے بولی_____

"میرا موڈ نہیں ہے_" وہ سختی سے جواب دے کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا سب حیران تھے اور آروشا روہانسی_____

"یہ ایک دم سے اصلان کو کیا ہوا_" ماں جی حیران سی کھڑی رہ گئی_____

"تم نے کچھ کہا لالا سے_" ہانیہ نے آروشا کے کان میں کھسر پسر کی_____

"کچھ نہیں کہا... ایک چھوٹا سا مزاق کیا اور اتنا منہ پھول گیا_" وہ بس اب رو دینے کو تھی _____

"چھوٹا سا مزاق کیا تھا میری گول مول سی بہنا کا_" حشم نے اس کی رونی شکل پر پیار سے پوچھا پتہ تو چلے بہنوئی صاحب کو کیا برا لگ گیا_____

"بس اتنا ہی تو بولا تھا کی اگر ڈلیوری کے وقت اللہ حافظ ہو گیا تو_" وہ جھٹ سے بولی اور حشم چیخ پڑا_"آشو... دماغ خراب ہو گیا ہے تیرا_" آروشا کی آنکھوں میں تیزی سے پانی بھر آیا حشم کے چلانے پر_____

"بہت ہی بری بات کی ہے تم نے آروشا... خبر دار جو پھر ایسا اول فول بکا.. تم انوکھی ماں نہیں بن رہی ہو سب ہی بنتی ہے.. میں نے پیدا کئے.. اماں جان نے کئے تھے... انشاء اللہ تمھارے بھی خیریت سے ہوں گے... آئندہ یہ بکواس کی نا تو دو لگا دوں گی.. حد ہے.. میرے بیٹے کے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں_" ماں جی روایتی ساس کی طرح اسے اچھے سے سنا کر کچن کی طرف چلی گئی

_____

"میں مزاق بھی نہیں کر سکتی_" وہ ان کے جاتے ہی منھ پھاڑ کر رونا شروع ہو چکی تھی... اور اس کا باجا بجا کی حشم کے ساتھ ساتھ سب اسے منانے کی کوشش میں لگ گئے تھے_____

**********

"یہ تمھاری کافی..." ماں جی نے مگ اس کے سامنے رکھا اور خود بھی اس کے پاس اطمینان سے بیٹھ گئی_____

" تھینکس ماں..." کافی کا بھرا ہوا مگ اٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے پہلے ان کا شکریہ ادا کیا تھا بعد میں گھونٹ بھرا_____

"سب کچھ کتنا پر سکون ہو چکا ہے نا اصلان..." وہ خوشی کا سانس بھرتی بہت مطمئن سی تھی

_____

"جی.. بس دعا کرے سب ایسے ہی رہے_" وہ بھی اسی اطمینان سے مسکرایا_____

"آمین... انشاء اللہ سب کچھ ایسا ہی رہے گا.. اب بس یہ لڑکی خیر و عافیت سے یہ مرحلہ بھی گزار لے تو میں اور بھی مطمئن ہو جاؤں_" ماں جی بیٹے کے مسکراتے مگر سنجیدہ نظر آتے چہرے کو پیار سے دیکھ رہی تھی_____

"جی بس ماں دعا کرے سب خیریت سے ہو جائے..."کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ ان بھی سنجیدہ سا تھا_____

"سب خیریت سے ہی ہو گا دن ہی کتنے بچے ہے بس...بچے دنیا میں آ جائے گے تو گھر کتنا بھرا بھرا سا ہو جائے گا_"وہ تو آنے والے پلوں کو سوچ کر ہی خوشی سے نہال ہو جاتی تھی_____

"ہمم_"وہ بھی مسکرایا____

"تھک گئے ہو اصلان_"انہوں نے اس کے بازوں پر ہاتھ رکھا_____

"نہیں ماں بس ایسے ہی_"اصلان نے ان کے ہاتھ کو تھپک کر مطمئن کرنا چاہا_____

"صبح آروشا کی بیوقوفی بھری باتوں کو دل سے نا لگاؤ...بہت ہی نادان ہے میری بہو...بس زبان ہی چلتی ہے دماغ تو کبھی نہیں چلتا اس کا_"انہوں نے پیار سے اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے اس کی سنجیدگی دور کرنی چاہی_____

"جی معلوم ہے مجھے_" اصلان سر جھٹک کر ہولے سے ہنسا_محبت کی چمک نے اسے اور بھی پر کشش کر دیا تھا..وہ نظر بھر کر اسے دیکھنے سے ڈری کہیں ان کی ہی نظر نالگ جائے_____

"اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے_اب یہ سنجیدگی چھوڑو اور ہنسو مسکراؤ جیسے میں روز اپنے بچے کو دیکھتی ہوں_" دعا کر کے انہوں نے پیار سے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا_____

"آی لو یو ماں_" اصلان نے ان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگائے

_____

"لو یو ٹو...جاؤ سو جاؤ اور اس پاگل لڑکی کو بھی لے جاؤ....کب سے پریشان بیٹھی بس تمھیں منانے کی ترکیب سوچ رہی ہے_تھک جائے گی وہ_" وہ اس کا شانہ تھپک کر بولی تو اصلان سر جھکا کر ہنس دیا

_____

*******************

آروشا پریشان سی اپنے ناخون چباتی بار بار ادھر دیکھ لیتی جدھر اصلان ماں جی کے پاس بیٹھا محو گفتگو تھا.... وہ جب سے آفس سے آیا تھا اسے مکمل نظر انداز کر رہا تھا اور اسے موقع ہی نہیں دے رہا تھا کی وہ اسے منانے کی کوشش ہی کر لیں_____

ابھی تک اس نے ایک غلط نگاہ بھی اس پر نہیں ڈالی تھی اور آروشا کا دل بیٹھا جا رہا تھا اصلان کی ناراضگی وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی....
" ایک زرا سا زبان پھسل گئی تو موصوف اتنے ناراض ہو گئے.... کچھ کر آروشا کی بچی... روڈ ہیرو کی ناراضگی ختم کرنے کی کچھ سوچ_" وہ ناخن چباتی پریشان پریشان سی ترکیب لڑا رہی تھی_____

"ہانی تیری مدد چاہیے_" آخر ایک آئڈیا آ ہی گیا اس نے کچھ دوری پر بیٹھی مووی میں مست ہانیہ کو آہستہ سے پکارا... پاپ کارن اور چپس ایک ساتھ چباتے ہوئے ہانیہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

_____

"کیسی مدد..." مووی بہت اچھی تھی اس لئے پوچھ کر پھر سے سر گھما لیا_____

"پہلے یہ مووی کی جان چھوڑ تو..." آروشا نے اس کا دوپٹہ پکڑ کر کھینچ لیا.. ہانیہ نے ہاتھ میں پکڑے پیکٹس ٹیبل پر پٹخے اور جل کر کہا_ "بکو کیا بکنا ہے .....

"میری اچھی والی بہن ایک کام کر..." جلدی جلدی اس کے کان میں اپنا آئڈیا بتا کر وہ اتنی مسکین بن کر اسے دیکھ رہی تھی کی ہانیہ کو اس کی بات ماننی پڑی_____

"آشو... آشو.... تو اتنی پیلی پیلی کیسی ہو رہی ہے_ لالا.. ماں... آشو کو کچھ ہو گیا ہے_ جلدی آئے اسے درد ہو رہا ہے_" کچھ ہی دیر میں وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں سوفے سے کھڑی ہو کر چلانا شروع ہو گئی تو اصلان سب کچھ پھینک پھانک کر دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا تھا.. اس کے پیچھے ماں جی اور اپنے کمرے میں اسٹڈی کرتا حشم بھی_____

"کیا ہوا روشا..." اصلان تیزی سے پیٹ پکڑ کر بیٹھی آروشا کے پاس وہی فرش پر ہی بیٹھ گیا... چہرے پر گھبراہٹ بھی تھی_____

"آشو کیا ہوا_" ایک طرف سے حشم بھی اس پر جھکا فکر مندی سے پوچنے لگا_____

"درد ہے حاشو.... اصلان بہت درد ہو رہا ہے.. بہت درد ہو رہا ہے_" وہ تکلیف سے آنکھیں میچے بس چلا رہی تھی_ اصلان اور حشم کی صورت دیکھنے والی تھی ہانیہ چپکے چپکے ان دونوں کو دیکھتی ہنس رہی تھی.. ایک کا باپ بننا اور دوسرے کا ماموں بننے کا پہلا تجربہ جو تھا_____

"کہاں درد ہو رہا ہے کمر میں یا_" ماں جی سوفے پر جھک کر اس سے سرگوشی میں پوچھنے لگی

_____

"نہیں نہیں وہاں نہیں.." آروشا نے ایک منٹ کے لئے اپنی چیخ و پکار بند کی..." صحیح بتاؤ آروشا آخری ہفتے چل رہے ہے_" انہوں نے کچھ پریشانی کچھ نرمی سے پوچھا_____

"بس درد ہو رہا ہے ماں اور کچھ نہیں... اصلان مجھے لے چلے اپنے ساتھ... اصلان اٹھے پلیز مجھے لے چلے_" وہ پریشان سے اصلان کے بازوں پر ہاتھ مار کر اور زور سے چلائی وہ گھبرا کر اٹھ گیا..." میں بھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ_" ہانیہ نے پیشانی پر ہاتھ مارا ماموں صاحب کی بات پر_____

"اصلان اسے اٹھاؤ اور ہاسپٹل لے چلو... میں آ رہی ہوں تمھارے ساتھ_" ماں جی نے فیصلہ کرتے ہوئے آروشا اور ہانیہ دونوں کو بوکھلایا تھا... باپ کو بس لے جانا تھا.. یہاں ماموں اور دادی بھی تیار ہو گئی_ ڈراما گلے پڑ رہا تھا ان دونوں کے_____

"نہیں ماں اسے ویسا درد نہیں ہو رہا بس لالا کو جانے دے_" ہانیہ کی زبان پھسلی تو اس بار حشم نے مشکوک نظروں سے ہانیہ کو دیکھا... اصلان کو بھی کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا تھا..... اس نے درد چلاتی آروشا کو غور سے دیکھنا شروع کیا_____

"ہاں ماں مجھے ویسا درد نہیں ہو رہا ہے بس اصلان مجھے لے چلے... حاشو تم جاؤ پڑھو میرے بھیا_" حشم نا سمجھی سے اور اصلان بھویں سکڑ کر اسے گھورنے لگا_ "اب دیکھ کیا رہے ہے ایسے تو ہر وقت گود میں اٹھائے پھرتے ہیں ابھی خود آفر دے رہی ہوں تو بس اپنی اتنی پیاری آنکھوں سے گھورے جا رہے ہے_" ماں جی منھ کھولے اس آفت کی پڑیا کو دیکھ رہی تھی.. حشم سر جھٹک کر اپنے روم کی طرف چلا گیا... سمجھ گیا کی سارا ڈرامہ اصلان صاحب کو منانے کے لئے کیا جا رہا ہے_____

"ریئلی تمھیں درد ہو رہا ہے_" اصلان نے جھک کر اسے بازوؤں میں بھرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا_____

"تو کیا مزاق کر رہی ہوں... سچ والا درد ہو رہا ہے اٹھائے لے چلے نا_ہائے اللہ کتنا درد ہو رہا ہے_" اس کے پھر سے ہائے ہائے کرنے پر وہ سر ہلاتا اسے لے کر لیونگ روم سے نکل گیا_____

"کیا ڈرامے کرتی پھرتی ہو تم دونوں_" ماں جی ان کے جاتے ہی ہانیہ کے کان پکڑ کر کھینچے_" وہ ماں وہ آشو پریشان تھی نا لالا کو منانے کے لئے اس لئے_" ہانیہ اپنے کان چھڑانے کی کوشش کرتی سچ بتا چکی تھی_____

" آنے دو بتاتی ہوں اسے بھی یہ وقت ان سب مزاق کا ہے، ڈرا کر رکھ دیا تھا مجھے اور تم کب عقل آئے گی تمھیں_" وہ اس کے کان چھوڑ کر آدھا گھنٹہ لیکچر دے کر بڑبڑاتی چلی گئی تو... ہانیہ نے اپنے کان چھوئے ماں جی بڑی تیز سے پکڑے ہوئے تھے_____

"چہ... چہ.. ڈرامہ کوئن کے کان درد کر رہے ہے_" ہانیہ نے سر اٹھا کر بھوت کی طرح آ گئے حشم کو گھورا وہ کب سے چھپ کر مزے سے اسے ڈانٹ کھاتا دیکھ رہا تھا_____

"تمھیں تو میں بتاتی ہوں_" وہ اس کے دیکھ لینے پر کھیسیا کر اس کے پیچھے دوڑی تو وہ جھٹ سے اپنے روم میں گھس گیا_____

"کمینہ کہیں کا ابھی بتاتی ہوں اسے..." ہانیہ اسے مزا چھکانے کا پلان بناتی اس کے روم کی طرف آئی اور اس نے ایک زوردار ہاتھ مار کر دروازہ کھولا تھا_____

"تم یہاں..." اور اس سے پہلے کی وہ چیخ مارتی بھاگتی کی حشم نے اس کے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ دی...وہ ڈری ڈری سی سامنے موجود شخص کو دیکھ رہی تھی...وہ انجان نہیں تھا مگر اس وقت حشم کے روم میں اسے دیکھ کر وہ ڈرنے کے ساتھ ساتھ حیران بھی تھی_____

******************

اصلان نے کار روڈ پر دوڑاتے ہوئے ایک نگاہ ہائے ہائے کرتی آروشا پر بھی ڈالی_____

"اچھا بس کرو یہ ڈرامے..... کتنی فضول ایکٹنگ کرتی ہو تم..." کار جیسے ہی روڈ پر دوڑنے لگی اس نے خفا نگاہوں سے اسے ٹوک دیا_____

" ہے نا.. سچ کہہ رہے ہیں آپ مجھ سے ایکٹنگ نہیں ہوتی_" آروشا جتنی تیزی سے ہائے ہائے بند کر کے سیدھے ہو کر بیٹھی اصلان کو ہنسی آئی مگر اسے اپنے ہونٹوں میں ہی دبا کر وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا_____

"کیا بھوت سوار ہو گیا تھا تم پر ڈرا کر رکھ دیا تھا_" مصنوعی ناراضگی سے گردن موڑ کر شرارت سے خود کو دیکھتی آروشا کو دیکھ کر اس نے پھر سے روڈ پر نگاہ جما دی_____

"اور جو آپ مجھے نظر انداز کر رہے تھے اس کا کیا..." بولنے کے ساتھ اصلان کے بازوں پر ایک ہاتھ بھی مارا... اصلان نے اسے مڑ کر نہیں دیکھا_" جب دن رات آپ کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے والا شوہر ایک نگاہ بھی پیار بھری نہیں ڈالیں گا تو سوچے مجھے کتنا برا لگیں گا_ ایسے ہی ڈرامے کرنے پڑیں گے نا_" وہ مشکل سے کھسک کر اس کے بازوں سے لگی... روٹھے ہوئے اصلان کو چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی_____

"اور وہ جو شوہر صاحب کے جذبات کا کوئی پرواہ نا کرے زبان اس کی قیامت ڈھائے اس کا کیا_"
اصلان نے کار ڈرائیو کرتے ہی ہوئے اس بار مڑ کر خفگی سے کہا_____

"اف... وہ تو بس مزاق تھا ورنہ یہ آپ کی بھول ہے جو میں آپ کو چھوڑ کر کہیں جاؤں... زندگی بھر آپ کے سر پر رہوں گی ایسے ہی آپ کی محبت وصول کرتی رہوں گی_"اب اس کے گال بھی چٹکی میں دبا کر نوچ لئے_____

"آئندہ ایسی فضول حرکت نا ہو_"اصلان نے اس کے ہاتھ جھٹکے_____

"کون والی_"وہ بھولی بنی____

"دونوں_"اصلان نے زرا سختی سے کہا... اس کے مزاق سے وہ سچ مچ پریشان ہو گیا تھا_____

"اچھا بابا لے کان پکڑا معاف کر دے نا_" دونوں کان پکڑ کر بڑی معصومیت سے جھک کر اس کا چہرہ دیکھا_____

"نو... آرام سے بیٹھو_" سختی سے انکار کر کے اس نے ایک ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر اسے سیدھا بیٹھا دیا_____

"اصلان_" آروشا کا منہ بنا_____

"تم مجھے اچھے سے مناؤ پہلے_" مسکراہٹ دبا کر وہ سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا_____

"کیا کروں آپ کے سامنے ڈانس کروں.. مگر سوچے ایسی حالت میں ڈانس کرتی میں کیسی لگوں گی_" اس کی بیچارگی پر اصلان نے بمشکل اپنا قہقہہ دبایا_____

"ڈانس والا آپشن پھر کبھی ابھی کچھ اور_" وہ ہونٹ گول کرتا اسے ایک نظر دیکھ کر گردن سیدھی کر چکا تھا_____

"اچھا تو میں آپ کو ایک سو ایک بار سوری لکھ کر دوں گی_" اصلان نے اس بار جل کر کار ایک طرف روک دی_____

"تمھیں مجھے منانا بھی نہیں آتا_" وہ اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھ کر پوری طرح سے اس کی طرف مڑ گیا _____

"سب سمجھتی ہوں آپ کی فرمائش کیا ہے بٹ میں وہ نہیں کروں گی_" آروشا نے نچلا لب ہونٹوں میں دبا کر نفی میں گردن ہلائی... اصلان کی کالی آنکھوں نے اسے گھورا_____

"سوچ لو میری ناراضگی جھیل لوں گی تم.." بھویں سکڑ کر وہ ہونٹ گول کرتا اسے بلش کر گیا_____

"مجھ سے آپ کی محبت کی شدت ہی برداشت نہیں ہوتی... آپ کی ناراضگی تو مجھے مار ہی ڈالیں گی_" گلابی گالوں پر پلکوں کی کپکپاہٹ بڑی ہی قاتلانہ تھی... لبوں پر شرمگین مسکراہٹ... اصلان کی جھوٹ موٹ کی ناراضگی پانی کی طرح بہہ گئی_____

"ایسی بات ہے تو... اس نے بے ساختہ کھسک کر اس کے چہرے کو چھونا ہی چاہا تھا کی بلیک شیشوں پر ہونے والی ٹھک ٹھک نے اسے ہوش میں لا دیا_____

"اصلان " ...

"میں دیکھتا ہوں_" وہ اس کے گال تھپک کر اپنی طرف کا فرنٹ ڈور کھول کر کار سے باہر نکل آیا... سامنے پلیس کے اہلکاروں کو دیکھ کر اس کی پیشانی پر بل پڑے تھے_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * *

وہ آہستہ آہستہ چلتی اپنے روم سے باہر نکل آئی.... ان کا دل بہت گھبرا رہا تھا... اصلان، آروشا کو لے کر جب سے گیا تھا گھنٹوں بیت گئے تھے... اس کا موبائل سوئیچڈ آف بتا رہا تھا... آروشا اپنا موبائل چھوڑ کر گئی تھی_____

"میں ایسے ہی گھبرا رہی ہوں... ہو سکتا ہے دونوں نے ڈنر اور باہر ہی رہنے کا پروگرام بنالیا ہو... وہ اپنے دل کو سمجھاتی ہوئی بڑبڑائی مگر دل تھا کی قابو میں آ ہی نہیں رہا تھا_____

"اصلان اتنا لاپرواہی تو نہیں کرتا کی ایک کال کر کے بتائے بھی نہیں... کہیں کوئی مشکل نا ہو..." وہ اور بھی بری طرح سے گھبرا گئی تھی_____

"میں گارڈز میں سے کسی سے کہتی ہوں کی وہ ڈھونڈنے جائے_" یہ سوچ کر ہی انہوں نے گہری سانس لے کر قدم باہر بڑھادئے_____

ہر طرف سناٹا تھا... ان دونوں کے نا ہونے سے ہانیہ اور حشم بھی اپنے اپنے روم میں جا چکے تھے... ندا صدا کو اصلان نے بورڈنگ میں بھیج دیا تھا.. کیوں بھیجا... کہاں بھیجا.. اصلان کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم تھا_____

ہر سوں آج انہیں عجیب سی وحشت ٹپکتی لگ رہی تھی وہ باہر کا ڈور کھول کر لان میں نکل آئی... رات کے وقت بس دو چار ہی گارڈز اب رہتے تھے وہ بھی نجانے کہاں گم ہے جو کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا_____

انہیں کچھ غلط ہونے کا احساس ہونے لگا تھا لان کی لائٹس بھی بند تھی... اندھیرے میں ان کا پیر کسی کے جسم سے ٹکرایا تو انہوں نے خوف سے نیچے دیکھا... ان کے قدموں میں گارڈ کی لاش تھی..... ان کے منہ سے چیخ نکلی اور اس سے پہلے کی دوسری چیخ نکلتی... انہیں لگا کوئی دہکتی ہوئی نوکیلی چیز ان کے پیٹ کو چیرتی چلی گئی ہے_____

انہوں نے پیٹ پر رکھا ہاتھ اٹھایا ان کا ہاتھ خون سے بھر گیا تھا... پھر سیدھے سیدھے فرش پر گرتے ہوئے ان کی بے نور ہوتی آنکھوں نے کئی لوگوں کو اندر جاتے دیکھا تھا_____

**********

For more visit (exponovels.com)

"سوری سر ہمیں آپ کی طرف سے کچھ غلط فہمی ہو گئی تھی_" گھنٹے سے اس سے بحث کرتے انسپکٹر سے جیسے ہی سب انسپکٹر نے کچھ آکر کان میں کہا تھا... وہ تیزی سے اس سے معذرت کرتا کنارے ہٹ گیا_____

"تمھیں شاید اپنی جوب پیاری نہیں تھی_" کافی دیر سے وہ اس کی فضول کی پوچھ تاچھ برداشت کر رہا تھا... اس کے معافی مانگتے ہی اصلان نے اسے بہت ہی سخت نظروں سے گھورا تھا_____

"سوری سر... میں اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا... یہاں کچھ دوری پر گولیاں چلی تھی تو پوچھ تاچھ کرنا میرا حق بنتا ہے_" انسپکٹر بڑے ادب سے اب اپنی غلطی تسلیم کر رہا تھا_____

"اگر یہی ڈیوٹی تم لوگ صحیح وقت اور صحیح آدمی پر دو تو گولیاں چلنے کی نوبت ہی نہیں آئے.... گیو می مای موبائل_" وہ اسی طرح سخت نگاہوں سے گھورتا اپنا ہاتھ بڑھا چکا تھا_____

"اگین سوری... صاقب سر کا موبائل دے دو_" انسپکٹر شرمندگی کا اظہار کرتا اپنے اہلکار سے بولا... اس نے تیزی سے موبائل لا کر انسپکٹر کو دے دیا_____

"ہم شرمندہ ہے سر... آپ جاسکتے ہیں_" انسپکٹر نے موبائل اصلان کی طرف بڑھایا_____

"اگر میں اپنے ملک کے قانون عزت نہیں کرتا تو تمھیں دکھا دیتا کی مجھے فضول میں روک کر اور بلا وجہ میرا موبائل ضبط کر کے تم نے کیا غلطی کی ہے... تمھاری ہڈیوں کو توڑنے کے ساتھ یہ وردی بھی اتروا دیتا_" ان کالی آنکھوں میں ایسی جلانے والی آگ تھی کی انسپکٹر نے اپنی پیشانی پر پسینہ پھوٹتا محسوس کیا تھا_____

اصلان دانت پر دانت جما کر فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھا تھا... انسپکٹر نے تیزی سے جاتی کار کو دیکھ کر اپنا پسینہ رومال سے پوچھا_____

"سر.. یہ اصلان میر کم پاور نہیں رکھتا.. اسے اگر پتہ چل گیا کی ہم نے جان بوجھ کر اسے روکے رکھا تھا وہ ہماری نوکری کے ساتھ ساتھ جان بھی نا لیں لے_" جاتی ہوئی کار کو دیکھتے ہوئے ساتھ کھڑے سب انسپکٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا_____

"وہ تو بعد میں لیتا مگر جو اس کام کا بول کر دھمکی دے گیا تھا اس کا کیا کروں گے...." انسپکٹر نے ساتھ کھڑے سب انسپکٹر کو جھڑک دیا اور اپنے قدم اپنی جیپ کی طرف بڑھا دئے_____

********************

"کیا فضول کے پلیس والے ہے... مجرموں کو تو خود ہی بھگا دیتے ہیں اور شریف لوگوں کو پکڑ پکڑ کر تشویش کرنے لگتے ہے_" سیٹ سے سر لگائے آروشا بیٹھے بیٹھے تھک گئی تھی... وہ لوگ بلا کی طرح نازل ہو گئے تھے اب جوان کو نجات دی.. آروشا جل کر بولی_____

"یہی تو افسوس ہے اپنے ملک پر.." اصلان سنجیدگی سے کار چلاتے ہوئے کہا تھا... ان پلیس والوں کی وجہ سے اس کا موڈ بری طرح سے خراب ہو گیا تھا_____

"بدتمیز کہیں کے ہمارے رومانٹک سفر کو ٹریجڈی میں بدل دیا_" اس نے برا سا منھ بنا کر کہا تو اصلان نے زرا سا گردن موڑ کر اسے دیکھا_____

"تم تھک گئی ہو گی روشا اور .....

"اور بھوک بھی لگ گئی ہے... اصلان ہم لوگ کسی اچھے سے ریسٹورنٹ چلے___"اصلان کے بیچ میں ہی بول کر منھ لٹکا کر اور پھر پورے جوش میں اس کا بازوں تھام کر فرمائش کی_____

"ہمم.. ٹھیک_"اصلان کا موڈ تو نہیں تھا مگر وہ اتنے پیار سے بازوں تھام کر اسے شوق سے دیکھ رہی تھی کی اس کا دل نہیں کہا کی وہ انکار کر دے_____

"اللہ... اصلان آپ کتنے اچھے ہے.. ڈنر کے بعد جب ہم گھر جائے گے نا تو اچھے سے آپ کو منالوں گی_" وہ خوشی سے جو بولی تھی اتنی دیر بعد اصلان کے ہونٹوں پر سچی مسکراہٹ تیر گئی _____

"زبان سے پھرنا مت_"اس کا موڈ بھی خوشگوار ہو گیا ہاتھ اسٹیرنگ سے ہٹا کر اس کے لبوں کو چٹکی میں دبایا تھا_____

"ہم زبان سے پھرنے والے نہیں_"وہ اس طرح بولی کی بس سینا ٹھوکنے کی کمی تھی اصلان ہنس کر سیدھا بیٹھ کر سامنے دیکھنا لگا_____

یہ سفر جلدی سے تمام ہو اس لئے آروشا نے دل بہلانے کے لئے اصلان کا موبائل اٹھا لیا.... " اصلان آپ نے موبائل آف کیا تھا ...

"نہیں... ان ہی لوگوں نے کیا ہو گا_" ایک بار پھر اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے... جیسے ہی آروشا نے موبائل آن کیا اسی وقت رینگ ہوئی تھی... موبائل پر نام دیکھ کر آروشا نے بے یقینی سے اصلان کو دیکھا_____

"آپ کے پاس ان کی کال... وہ شاکڈ تھی اصلان نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹا... شاہنواز خان کا نام دیکھ کر اس کے جبڑے تن گئے_____

"اس کا نمبر رکھنا پڑا مجھے... تم ٹینشن مت لو..." وہ شاکڈ سی آروشا کے گال تھپک کر کار ایک طرف روکتا ڈور کھول کر کار سے باہر نکل آیا_____

"تمھاری مجھے کال کرنے کی ہمت کیسے ہوئی_" شاہنواز خان کے کال پک کرتے ہی وہ آہستہ آواز میں غرایا تھا_____

"اصلان... پہلے میری بات سن لو... تم جہاں بھی ہو پلیز آروشا کو لے کر اپنے ویلا میں مت جانا_"
اس کی بات کا کوئی چبھتا ہوا جواب دینے کے بجائے ایسی گڑگڑاتی التجا .....

"کیا مطلب ہے تمھارا...." کچھ تو غلط تھا وہ تیزی سے بولا اور پھر ادھر سے جو کچھ اسے بتایا گیا تھا....
اصلان کی آنکھوں میں خون اترتا چلا گیا_____

**********

اس کی مرسیڈیز پوری رفتار سے کھلے گیٹ میں داخل ہوئی تھی.... ہر طرف اس کے اپنے گارڈز اور پلیس کی ٹیم.... وہ تیزی سے کار سے اترا اور پوری طاقت سے ڈور بند کیا .....

پلیس اسے دیکھتے ہی اسے سارے حادثے کے بارے میں بتا رہی تھی مگر اصلان کے کانوں میں کوئی آواز نہیں جا رہی تھی.... کانوں میں جیسے اس کے سائں سائں ہو رہی تھی .....

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اندر کی سمت بڑھا... اس کا اپنا گھر محبت سے سجا ہوا گھر اس وقت ہر جگہ سے برباد نظر آ رہا تھا... جگہ جگہ گولیاں چلائی گئی تھی... سب کچھ بکھرا ہوا تھا_____

اور اس کے اپنے جو اس کی جان تھے... وہاں کوئی نہیں تھا... بس سفید چادر میں ڈھکا ایک وجود بے جان ہو کر پڑا تھا_____

اصلان کا دل ڈر کر سکڑنے لگا، وہ آہستہ آہستہ چلتا اس سفید چادر سے ڈھکے وجود تک آیا تھا.... پھر لڑکھڑا کر گھٹنوں کے بل زمین پر گرا تھا اور کانپتے ہاتھوں سے اس نے سفید چادر کھسکائی .....

"اصلان موت تو برحق ہے... تم حفاظت کے لئے مجھے لے جا رہے ہو میں وہی مر گئی تو..... بہت پہلے کہے گئے یہ جملے اس کے کانوں میں گونجے تو آنسوؤں کا سیلاب اس کی آنکھوں سے پھوٹ پڑا

_____

"اماں جان.... اس کے ہونٹوں سے نکلا اور وہ چہرہ ہتھیلیوں میں بھر کر بری طرح سے رویا تھا.... بڑا کرارا وار کیا تھا اس کے دشمن نے..... اس کی ایک دن کی غفلت نے کیا کیا دکھا دیا اسے

---

"باس..." ایک گارڈ اس کے پاس آ گیا.... اصلان نے دانت پر دانت جمائے اور آنسوؤں کو پوچھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا

---

"اور لوگ کہاں ہیں صہیب..." وہ آنکھوں میں خون لئے گارڈ کو دیکھتے ہوئے سختی سے بولا

---

"باس... گیٹ پر تعینات سبھی گارڈز کو بری طرح سے گولیاں مار کر وہ لوگ اندر آئے تھے.... اور گھر میں بڑی مالکن کا قتل کیا... جب تک ہم پہنچے ہمیں گھر میں اور کوئی نہیں ملا.... ہمیں صرف...." گارڈ سنجیدگی سے بتاتے بتاتے ٹھہرا

---

"صرف کیا صہیب جلدی بولو... اصلان کا دل دھڑکا_____

"آپ کی ماں جی کو بھی گولی لگی ہے وہ ہاسپٹل میں ہے...." گارڈ نے سر جھکا لیا اور اصلان نے اپنے بال مٹھی میں جکڑ لئے .....

"حشم اور اور ہانیہ_" وہ اب پاگل سا ہو رہا تھا_____

"وہ لوگ نہیں تھے باس ...

"میں اب اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا..." اصلان پاگل سا ہوا تھا اور اس بار اس نے پتھر سی آواز میں کہہ کر قدم تیزی سے باہر کی طرف بڑھائے....

پلیس کچھ کہہ رہی تھی کچھ جاننا چاہتی تھی مگر کوئی جواب دئے بغیر وہ تیزی سے اپنی کار تک آیا تھا اور جس طرح کار گیٹ میں داخل ہوئی تھی اسی تیزی سے گیٹ سے باہر نکل گئی_____

******************

سیاہ مرسیڈیز رات کی اس تاریکی میں بھی جگ مگ کرتے اس ویلا کے لان میں بڑی تیزی سے رکی تھی..... کار رکتے ہی ایک شخص اس کار سے نیچے اترا تھا.... چہرے پر پتھروں سی بھی سخت سختی لئے وہ اندر کی سمت بڑھا_____

ویلا کی سیکورٹی پر تعینات گارڈز نے تعجب سے اندر جانے والے کو دیکھا.... وہ شخص پہلی بار ویلا کے مالک سے ملنے آیا تھا مگر سب ہی اسے پہچانتے تھے.... اس وقت اسے اندر جاتے دیکھ کر سب کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گیی تھی... کسی کی بھی اتنی جرأت نا ہو سکی کی اس سے پوچھ سکے وہ اس وقت یہاں کیوں آیا ہے_____

شاہنواز خان بڑے آرام دہ حالت میں اپنے شاہانہ لیونگ روم میں نیم دراز تھے.. جب انہوں نے اندر آتے شخص کو دیکھا اور ان کی آنکھیں کھلتی چلی گئی... وہ اتنے تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے جیسے کوئی روبوٹ ہو_____

"ت..ت... تم... یہاں..." ان کی بھی آنکھیں پھٹ گئی وہ منہ کھولے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہے تھے... اس شخص کا یہاں آنا اس کا مطلب ان کی جان کو خطرہ_____

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا_" وہ شخص اپنی آنکھوں میں خون لئے انہیں گھورا تھا.... اس وقت اس کی آنکھوں میں سب کچھ تباہ و برباد کر دینے والی سی چمک تھی_____

"تم..." اب بھی وہ کچھ نہیں بول پا رہے تھے بس اس شخص کو دیکھتے ہوئے ان کی پیشانی پر پسینے کی بوند آگئی تھی_____

"تم نے مجھے خبر پہنچائی تو میرے کچھ حساب رہ گئے تھے تم سے، وہ پورے کئے بنا میں تمھاری جان نہیں چھوڑ سکتا_" وہ کہتے ہوئے آرام سے ان کے سامنے والے سوفے پر بیٹھ چکا تھا.... "بیٹھ جاؤ شاہنواز خان.... پرانے حساب کتاب کر لے_" انگلی کے اشارے سے اس نے انہیں اپنے سوفے پر

بیٹھنے کو بولا تھا... وہ آٹومیٹک انداز میں ان کے حکم کے غلام کی طرح سوفے پر بیٹھ گئے

_____

"تمھارا خاص آدمی خان نظر نہیں آرہا ہے_" چاروں طرف اپنی کالی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے وہ سوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا_____

For more visit (exponovels.com)

"بلاتا ہوں_" انہوں نے تیزی سے کہہ کر اپنا موبائل اٹھانا چاہا مگر اس سے پہلے ہی اس شخص نے ان کا موبائل اپنے قبضے میں لے لیا_" میں خود بلا لوں گا_" شاہنواز خان نے تھوک نگلا

_____

"پاسورڈ کیا ہے تمھارے موبائل کا_" موبائل پر اس کی انگلیاں ٹھہری اور سر اٹھا کر ان کے پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھا_____

"میں بلا لیتا ہوں_" شاہنواز خان نے موبائل لینا چاہا کی .....

"ہمم یاد آیا تجھے اپنی بیٹی سے بڑی محبت ہے..." اس نے دھڑا دھڑ وہ نام ٹائپ کیا تھا موبائل سے پاسورڈ ہٹ گیا...اس کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری تھی_____

"بیٹی سے اتنی محبت کیوں ہے تجھے شاہنواز خان_" اس کے ہونٹوں پر زہر خند مسکراہٹ ابھری

_____

"کیونکہ وہ میری بیٹی ہے_"اب وہ کچھ سنبھل سے گئے تھے..اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا_____

"اپنی بیٹی سے محبت ہے مگر دوسروں کی بیٹیاں بہنیں تجھے کھلونا لگتی ہے اور تو سرے عام ان سے کھیلنے کی کوشش کر رہا ہے_"وہ موبائل اس کے اوپر پھینکتا غرایا...اسے جو کرنا تھا وہ اس نے موبائل میں کر دیا تھا...اب آرام سے وہ کہاں ہے سب پتہ چل جائے گا_____

"تم کیا کہنا چاہتے ہو..م..م.میں کچھ سمجھ نہیں سکا_"وہ ایک لحظہ کو گھبرا سے گئے_____

"میری بہن اور میرا بہنوئی کہاں ہے شاہنواز_تو کیا سمجھتا ہے..مجھے یہ خبر دے کر کی میرے گھر پر ملک سنان نے حملہ کیا ہے اور حشم کو اغوا کر لیا ہے اور میں آرو شا کو نا لے جاؤں...اسے کہیں اور بھیج دوں...تو تم یہ سمجھتے تھے کی اصلان میر گدھا ہے جو تیری بات پر یقین کر لیں گا_"اپنی ہر ایک بات سے اصلان سامنے بیٹھے شاہنواز خان کا خون خشک کر رہا تھا اس کا رنگ تبدیل ہونے لگا

_____

******************

"اب تم کیا کروں گے ملک سنان.... تمھارے سارے دعوے دھرے رہ گئے وہ اصلان میر تمھاری سوچ سے زیادہ چالاک نکلا_" ملک سنان نے دانت پیستے ہوئے اپنے سامنے بیٹھی آسیہ بیگم کو گھورا، جو لگاتار ان پر طنز کر رہی تھی_____

"اپنا منھ بند رکھ ورنہ منھ توڑ دوں گا تیرا_" ملک سنان ویسے ہی انگاروں پر لوٹ رہا تھا اس پر سے اس عورت کی بکواس وہ غصے سے بھنا سا گیا_____

"میرا منھ بند کرنے سے کیا تم اپنی ہار مان جاؤں گے... کہا تھا میں نے کی تم سے زیادہ چالاک ہے وہ اصلان میر مگر تمھیں کچھ زیادہ ہی اپنی عقل پر ناز تھا... اس کی دادی اور ماں کو مار کر تم نے اپنی موت کو دعوت دے دی ہے_" آسیہ بیگم اس کا لگاتار دماغ خراب کر رہی تھی، ملک سنان اپنی جگہ سے ایک جھٹکے سے اٹھا تھا اور اس نے ریوالور نکال کر کئی گولیاں ایک ساتھ ان کے سینے میں اتار دی تھی.... وہ تڑپی اور ٹھنڈی ہو گئی_____

"سالی کب سے بس دماغ خراب کئے جا رہی تھی... بھگت لے اب_" اس نے ٹھنڈی ہوتی لاش پر ایک زبردست لات ماری...." ویسے اب تیری ضرورت رہ بھی نہیں گئی تھی... اب تک وہ خود جال میں پھنس گیا ہو گا_" وہ ریوالور دوبارہ اپنے پینٹ کے پاکٹ میں رکھتا پھر سے بیٹھ گیا_____

اس کا سارا پلان اسی طرح سے انجام پا گیا تھا جیسا اس نے سوچا تھا... خود کو جھوٹا مرا ہوا دکھایا... اتنے دن سے گھات لگائے بیٹھا تھا کی کب وہ اصلان میر اس کی طرف سکون سے ہو اور اس کے گارڈز چھٹی لیں.. کب وہ گھر سے باہر نکلے ...

پلان کے مطابق پلیس اصلان کی راہ پر رکاوٹ بنی... اس نے اس کے گھر پر حملہ کیا... اس کی ماں اور دادی کو مارا... اور پھر شاہنواز خان کے مطابق سب ہوتا چلا گیا..... مگر اب بھی آروشا کہاں تھی یہ نہیں معلوم ہوا.....

"ضرور کسی نے اسے خبر دے دی تھی مگر اب بھی گیم میرے ہاتھ سے نکلا نہیں ہے اصلان میر_" وہ مٹھیاں بھینچتا اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور اس روم سے نکل گیا... ایک طرف پڑی آسیہ بیگم کی لاش خود پر ہی ماتم کناں تھی....

ایک عمر گزار دی تھی گناہ کے دل دل میں دھنسے ہوئے... آج ان ہی گناہوں اور گناہگاروں کا ساتھ دینے کا ان کو صلہ مل گیا تھا..... جن کا ساتھ دیا کتنی آسانی سے اس نے ہی انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا .....

سچ ہے کی ظالموں کا ساتھ دینے والا اور خود دوسروں پر ظلم کرنے والا کا انجام ظالموں کے ہی ہاتھ لکھا گیا ہے_____

******************

"تمھیں غلط فہمی ہو گئی ہے اصلان میں نے انہیں کڈنیپ نہیں کیا ہے_" شاہنواز خان خود کو سنبھالتے ہوئے اصلان کو اپنی بے گناہی کا یقین دلانا چاہا_____

"مجھے معلوم ہے تو نے انہیں کڈنیپ نہیں کیا ہے... تو نے بیچ میں ملک سنان کو لا کر اپنا کام کروایا ہے_" اصلان لگاتار اب بھی انہیں گھور رہا تھا_____

"میں نہیں جانتا_"وہ پھر بھی انکاری تھے_____

"تم سب جانتے ہو شاہنواز خان_"وہ اپنی جگہ سے دہاڑ کر کھڑا ہو گیا اور ان کے پاس آکر پوری جارحیت سے اس گریبان جکڑ لیا_____

"مجھے اپنی بہن کے ساتھ حشم اور اپنا آدمی فیضان خان بھی چاہیے.. ورنہ میں تیرا خون کر دوں گا _"وہ آنکھوں میں خون بھرے شاہنواز خان کو گھور رہا تھا_____

"تم.....ان کی آنکھیں پھٹ گئی_____

"مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا شاہنواز خان.... تم میری ماں کو بیوقوف بنا سکتے ہو مگر مجھے نہیں... ویسے تم نے پلاننگ تو خوب کی مگر افسوس کی اس پلاننگ میں تم فیل ہو گئے_"اس نے اس کا گریبان جھٹکا اور شاہنواز خان سوفے پر گر گئے_____

"میں نے کوئی پلاننگ نہیں کی اصلان میر... میں نے بس اپنی بیٹی کا بھلا سوچا تھا_"ان کی ساری کوشش یہی تھی کی اصلان کو یقین دلا دے کی وہ جھوٹے نہیں_____

"نہیں شاہنواز خان تم نے صرف اپنا بھلا سوچا صرف اپنا_ تم چاہتے تھے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی ناٹوٹے_" وہ سختی سے بولنا شروع ہوا_ "تم آروشا کو ملک سنان سے بچانا چاہتے تھے اور مجھ سے بدلہ بھی لینا چاہتے تھے مگر تمھیں سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیسے یہ دونوں کام کروں اور پھر اس دن ملک امجد کی بیٹی کی شادی کے والے حادثے کی رات تم نے سب پلان کر لیا_ "شاہنواز خان کی آنکھیں کھلتی جارہی تھی_____

"ملک سنان جیسے عیاش آدمی کو تو بہر حال اپنی بیٹی نہیں دینا چاہتا تھا پھر تو نے میری ماں کو پھنسایا وہی مظلومیت کا ڈرامہ کر کے... تم نے میری ماں سے بھلے یہ کہا کی وہ مجھ سے آروشا کی شادی کرا دے مگر تو یہ سمجھتا تھا تجھے یقین تھا کی اصلان میر کبھی آروشا شاہنواز خان سے نکاح نہیں کرے گا... تمھیں لگا میں صرف بدلے کی آگ میں جلتے ہوئے بس کچھ دن ہی آروشا کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور جو شرافت میری رگوں میں ہے اس کے بدلے میں تیری بیٹی محفوظ بھی رہیں گی مگر تمھارا سارا پلان اس وقت خراب ہو گیا جب میں نے اس سے نکاح کر کے اسے اپنے ساتھ لے گیا_" اصلان اسے مسکراتے ہوئے طنزیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا_____

"آروشا تمھارے ہاتھ سے نکل گئی، ساتھ نکل گئی اس کی جائداد بھی اور اسے میرے پاس سے اپنے پاس بلانا تیرے لئے ناممکن تھا کیونکہ حشم والا مہرا بھی تیرے پاس نہیں تھا..... اب تمھارے لئے پرابلم بنا تھا حشم جس کے پاس پہنچنا تمھارے لئے ناممکن تھا اور پھر تم نے اگلی چال چلی... میری ماں کو اپنی مجبوری کے جال میں پھنسا کر ان کی ہمدردی حاصل کر کے تم دھیرے دھیرے اپنے راستے صاف کرتے رہے.... پہلے تم نے عانیہ کو اور چاچی کو اپنے راستے سے نکالا.... اور اب تیرا ارادہ میری نظر میں اچھے بن کر اپنا راستہ بھی صاف کرنا تھا_" اصلان نے دھیرے دھیرے ان کی ساری اصلیت سامنے لا دی_____

"تو تمھیں سب پتا چل ہی گیا اصلان میر_" وہ سنجیدگی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے_ ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ تھی... اصلان انہیں دیکھتا ہوا آگے بڑھا کی تبھی پیچھے سے اصلان کے سر پر ایک بھاری چیز پڑی تھی اس کی آنکھوں میں اندھیرا سا چھا گیا..... اصلان نے اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے پلٹ کر مارنے والے کو دیکھا .....

"تو صحیح کہتا تھا شاہ... تو ہی اصلان میر کو بس اپنے جال میں پھنسا سکتا ہے_" ملک سنان نے مسکرا کر آنکھ ماری تو شاہنواز خان نے پلکوں کو خم دے کر آنر قبول کیا..... اصلان بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ ہمت سے ملک سنان کی طرف بڑھا... ملک سنان نے ایک بار پھر اصلان کے سر اس بار سامنے سے

اس کے سر پر راڈ دے ماری.... خون کا پھوارا پھوٹا اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے وہی فرش پر گرا تھا اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئی_____

**********

دھیرے دھیرے آنکھیں کھولتے ہی اس نے خود کو بندھا ہوا محسوس کر کے خود کو چھڑانے کی پوری کوشش کی تھی... سر میں درد کی ٹیسوں کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھی_____

"تمھاری کوشش بیکار ہے اصلان میر... شیر کا شکار کیا جا چکا ہے_" اصلان نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا اس کے کچھ فاصلے پر ایک دوسری چیئر پر شاہنواز خان پاؤں پر پاؤں رکھے بیٹھے ہوئے تھے... غرور سے گردن اکڑائے.. اصلان لہو رنگ ہوتی آنکھوں سے انہیں گھور رہا تھا... یہ ایک

چاروں طرف سے بند روم تھا... اس کے گارڈز چاروں طرف اسے گھیرے کھڑے تھے

"بہت ناز تھا نا تمھیں اپنی عقل پر... اپنی طاقت پر.... لیکن دیکھ... کیا حال کیا ہے میں نے تمھارا.... تو نے میری بے عزتی کی.. میں نے تیرا سارا خاندان تجھ سے چھین لیا_" وہ مسکرا کر خود کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھتے اصلان کو آنکھ مار کر سیدھے بیٹھ گئے

"تو ایک بار مجھے آزاد کر.... تجھے میں دکھا دوں گا کی میں اب بھی طاقت ور ہوں اور تیری ساری خواہش پوری کر دوں گا_" وہ آنکھوں میں خون لئے غرایا... اب وہ خود کو چھڑانے کی کوشش بالکل نہیں کر رہا تھا بس وہ شاہنواز خان کو شیر کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا

"تو نے کیا مجھے بیوقوف سمجھا ہے جو تجھے کھول دوں... میں ان ولن جیسا بالکل نہیں کی ہیرو کو جوش میں آکر چھوڑ دیتے ہیں اور کتوں کی موت مرتے ہیں.... بڑی مشکل سے تجھے قید کیا ہے، ایسے کیسے تجھے چھوڑ سکتا ہوں_" شاہنواز خان نے کہہ کر ایک قہقہہ لگایا

"تو جاننا چاہے گا کی میں نے کیا کیا چالیں چلی ہے_ رک مگر سب کچھ سناؤں گا مگر کچھ خاص مہمانوں کو تو بلالوں_" شاہنواز خان نے مکاری سے کہہ کر وہاں کھڑے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا.. پل میں

انہوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور کچھ ہی لمحوں میں اصلان کی رگوں میں خون جمنے لگا.....
لہولہان نیم بیہوشی میں اس کا دوست جیسا ساتھی وفادار فیضان..... رسیوں میں بندھا حشم اور اس کی اپنی بہن جس کی آنکھوں میں اسے دیکھتے ہی ایک دریا بہہ نکلا_____

"لالا..." ہانیہ نے اپنے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ لی... اس کا جان سے پیارا بھائی جس کے ماتھے سے اب بھی خون نکل رہا تھا اس وقت رسیوں میں جکڑا ان ظالموں کی قید میں تھا_____

"شاہنواز تیری دشمنی مجھ تک ہے تو مجھ پر نکال....." اصلان نے جبڑے بھینچ کر ایک بار پھر خود کو چھڑانے کی کوشش کی_____

"دشمنی تو تجھ تک ہی تھی مگر بات یہ ہے کہ.. وہ مسکراتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا..." تیرے اس خاص نے میرا بہت نقصان پہنچایا ہے تو اس کو موت ہی ملیں گی_" اس نے نیم بیہوشی میں بمشکل کھڑے فیضان کو ایک زبردست لات ماری.. فیضان وہی گھٹنوں کے بل گرا تھا ....

"اور میرا یہ سوتیلا بیٹا..." حشم نفرت بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا..." اس سے تو میری بچپن کی دشمنی ہے پہلے اس کے باپ سے تھی اب اس سے... کہتے ہیں نا کی ماں باپ کا کیا بچوں کو جھیلنا پڑتا

ہے تو اسے بھی جھیلنا پڑیں گا_" حشم کے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ کر اس نے کئی جھٹکے دئے

_____

"شاہنواز خان ایک بار مجھے آزاد کر تجھے دکھادوں گا کی میری رگوں میں کس کا خون ہے_" اپنے درد کی پرواہ کئے بنا حشم ان کی گرین آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں گاڑے نفرت سے بولا

_____

"واہ... اصلان نے تجھے گیدڑ سے آخر شیر بنا ہی دیا.. ورنہ تو، تو وہ مرد تھا جو میری بیٹی کی آڑ میں اب تک مجھ سے بچتا آیا ہے..." وہ حشم کا مزاق اڑاتا ہنسا اور پھر ایک زوردار ہاتھ اس نے حشم کو مارا تھا... حشم کا منھ گھوم گیا ناک اور منھ سے خون نکل آیا.... ہانیہ نے تڑپ کر خود کو گارڈ کے ہاتھوں سے چھڑانا چاہا_____

"بہت ستایا ہے تو نے... بہت خوار ہوا ہوں تیری وجہ سے، اب گن گن کر بدلے لوں گا_" شاہنواز خان نے اس کا جبڑا جکڑ کر نفرت سے کہا اور پھر اس کا جبڑا جھٹک کر وہ ڈری سہمی ہانیہ کی طرف مڑا ....

ہانیہ کے رونگٹے سے کھڑے ہو گئے.. کیسی شیطانی چمک تھی ان آنکھوں میں، وہ دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھا وہ بھاگتی بھی تو کیسے ایک گارڈ نے سختی سے اس کا بازوں جکڑا تھا_____

"اور تیری یہ بہن... تو جانتا ہے اصلان اس سے میری کیا دشمنی ہے_" وہ مڑا اور خاموشی سے ضبط کرتے اصلان کی طرف مڑا جو بس خاموشی سے لہو رنگ ہوتی اس کی طرف دیکھ رہا تھا_____

شاہنواز خان نے ہاتھ بڑھایا اور ہانیہ کا بازوں کھینچ کر اپنے قریب کر لیا.. اصلان نے مٹھیاں بھینچ لی اور حشم نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی ...

"تیری یہ بہن پر میرا دل آ گیا ہے... کہو کیسے.. اس نے ہانیہ کی طرف دیکھا..." اس کی شکل بالکل تیری ماں جیسی ہے... جانتے ہو جوانی میں وہ بھی ایسی تھی.. ایسی ہی دل کش ایسی ہی ہوش ربا.." وہ ہانیہ کو قریب کرتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف جھکتا اتنے گھٹیا انداز میں بولا کی ہانیہ ڈر کر چیخ اٹھی.. "لالا "...

"شاہنواز خان شاید میں پہلے تجھے چھوڑ دیتا مگر اب تیری موت تیرے پاس آ چکی ہے_" اصلان ہڈیاں جما دینے والی آواز میں شاہنواز خان کو دیکھتے ہوئے دہاڑا_____

"یہی تو تیرا اسٹائل ہے اصلان میر.. ایسے میں تیرا فین نہیں... چل کچھ دیر کے لئے چھوڑ دیتا ہوں اسے..." اس نے ہانیہ کا بازوں چھوڑ دیا ایک گارڈ نے بڑھ کر فوراً اس کا بازوں تھام لیا_____

"چل اب تجھے سب بتاتا ہوں... تو جتنا سوچتا ہے نا اس سے بھی زیادہ کمینی چیز ہوں میں..." شاہنواز خان تکبر سے چلتا پھر سے اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا_____

"تو نے بالکل صحیح سوچا تھا کی میں کسی کا بھی نہیں اپنی بیٹی کا بھی نہیں.... مگر یہاں ایک چیز تو نے غلط سمجھی میں جانتا تھا تو آئے گا میرے گھر اور میری بیٹی کے ساتھ نکاح کر کے ہی اسے اپنے ساتھ لے جائے گا.... کیونکہ یہ شریفوں کے اندر جو کیڑا ہوتا ہے نا وہ انہیں شرافت شرافت کہہ کر کاٹ کھاتا ہے_" وہ ایک قہقہہ لگا کر حشم اور اصلان کا خون کھولا رہے تھے_____

"جانتے ہو تجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کرا کر میں نے ملک سنان کو کیوں تڑپایا.. کیونکہ میں نے تیری آنکھوں میں اپنی بیٹی کے لئے محبت دیکھ لی تھی اور مجھے خیال آگیا کی کتنا اچھا ہو گا جب اصلان میر کو اس کی بیوی بچے کا بھی غم دیا جائے_" وہ خباثت سے بول رہا تھا اور اصلان بس اسے گھورتے ہوئے سب سن رہا تھا_____

"یہ کام اس عانیہ سے کروالیتا مگر اس سے تو تجھے محبت تھی ہی نہیں.... پھر میں نے پلان بنایا کیونکہ مجھے دولت کے ساتھ... لوگوں کے دلوں سے بھی کھیلنے کا جنون کی حد تک شوق ہے_" حشم نے

اپنے نام کے باپ کو دیکھا وہ جو کہہ رہا تھا سچ کہہ رہا تھا... اس نے دیکھا ہے وہ لوگوں کے دلوں سے بھی کھیلتا ہے... کیسے اس نے اس کے ماں باپ کو تڑپایا... کیسے اس نے ان دونوں کو ستایا تھا_____

"تو کیا سمجھتا ہے کی سب تیری پلانگ سے ہو رہا تھا، سب چالیں میں چل رہا تھا اصلان میر.... آسیہ... ملک امجد... ملک سنان سب میرے ہی کارڈ کے پتے تھے.... جب تک میں نے چاہا تم جیتتے چلے گئے.. اس کھیل میں معصوم بن کر تیری ماں کو بیوقوف بنا کر اپنا کام نکلوا چکا تھا اور جب تیرے آدمی نے اس دن تیری ماں کو دیکھ لیا تو میں سمجھ گیا کی یہ کام خراب جر دیں گا تو میں نے اسے بھی آخر یہ یقین دلا دیا کی میں تمھارا خیر اخواہ ہوں_اب بول میں نے ایسا کیوں کیا_" شاہنواز خان شیطانی مسکراہٹ سے کہتے کہتے بیچ میں رکے.. اصلان بس اسے دیکھ رہا تھا اس کے چہرے سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہو رہا تھا_____

"مجھے معلوم تھا تو ایک دن ہمارے جرم کی دنیا کی ساری خبر پا ہی جائے گا... مجھے اس بات کا پتہ تب چلا جب تو نے اپنے گاؤں میں ہمارے غیر قانونی کام بند کروائے... تب ہی مجھے پتہ چل گیا تھا کی تو ضرور آسیہ کے بارے میں جان چکا تھا اور تب میں نے اپنا پلان بدلا میں نے دھیرے دھیرے اس طرح کا ناٹک کیا کی میں تمھیں اور اپنی بیٹی کو ان لوگوں سے بچانا چاہتا ہوں_" وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے سب بتا رہا تھا_____

"پھر میں نے تمھارا سارا دھیان ملک سنان کی طرف لگا دیا..... وہ عقل سے زیادہ جذبات سے کام لیتا ہے اور اس نے منظر عام پر آکر تمھیں دعوت دے دی... مجھے غصہ آیا اس کے بمب بھجوانے سے میرا پلان خراب ہو جاتا اس لئے میں بھڑک کر اس کے پاس گیا... مگر اس سے میرا ہی فائدہ ہوا تم ملک سنان کے پیچھے ہی پڑ گئے تمھارا مجھ پر دھیان ہٹ گیا..." اصلان نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھول کر اس کا وجاہت سے بھرپور مگر مکار چہرہ دیکھا_____

"اور پھر وہی ہوا جیسا میں نے چاہا تھا ملک سنان کو ہی مشورہ دیا وہ اپنی موت کا ناٹک کرے... اس نے ایسا کیا وہ ظاہراً مرا اور تم آسیہ کو اتنا خطرناک نہیں جانتے تھے... میری طرف سے تم شک میں مبتلا تھے تم یہ سمجھ رہے تھے کی واقعی میں اپنی بیٹی کے لئے بہت پریشان ہوں اس پر سے تمھاری ماں نے آدھا کام کر ہی دیا تھا.. تم لاپرواہی کرنے لگے اور اس رات تم آروشا کو لے کر باہر نکل گئے... بغیر کسی سکیورٹی کے... تمھارے پاس پلیس میں نے ہی بھجوائیں تھی_" وہ پھر سے پاؤں پر پاؤں رکھ کر اکڑ کر بیٹھ گئے_____

"ملک سنان نے میرے کہنے پر حملہ کیا مگر اس سے پہلے ہی تیرے بہنوئی اور بہن کو اٹھوا لیا کیونکہ مجھے اس کی نیت پر یقین نہیں سالا آدھا پاگل ہے_ اسی پاگل پن میں اس سالے نے آسیہ کو اڑا دیا

اب بھی کچھ بھی کر سکتا ہے_" اصلان نے چونک کر شاہنواز خان کی دی گئی خبر سنی... وہ بھی اپنی گناہوں کی سزا پا گئی... چونکے تو حشم اور ہانیہ بھی تھے_____

"تو اب یہ سوچ رہا ہے نا کی میں نے بس آروشا کو کیوں چھوڑا ہوا ہے... تو میں اب تم سب کو ماروں گا اور تیری بہن کے ساتھ اپنی بیٹی کو بھی لے کر اس ملک سے چلا جاؤں گا اس کے بعد ملک سنان جانے اور اس کا کام... سارے جرم اس کے ہی خلاف ہے اس کا بچ پانا بہت مشکل ہے_ تو بتاؤ اصلان میر کیسا لگا تجھے میرا پلان_" شاہنواز خان نے آنکھ مار کر خود کو دیکھتے اصلان میر سے غرور سے پوچھا

_____

"پلان تو زبردست ہے شاہ مگر تجھے نہیں معلوم کی ملک سنان پاگل صحیح مگر اس کا دماغ بھی کسی کسی وقت صحیح چلتا ہے_ مجھے معلوم تھا شاہ تو ایسا ہی دھوکے باز ہے اس لئے اپنے لئے رانی والا پتہ سنبھال کر رکھا ہوا تھا_" یہ آواز تھی کی دھماکا.. شاہ نے تیزی سے چیئر چھوڑ کر اٹھا تھا اور اسی تیزی سے مڑا اور اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی_____

_

**********

اصلان کی آنکھوں کی سرخی اور بڑھ گئی... حشم اور ہانیہ کی آنکھوں میں صدمہ تھا ملک سنان کے ساتھ اس وجود کو اندر آتے سب نے دیکھا تھا.... جو بے تحاشا سرخ ہوتی آنکھوں اور چہرے کے ساتھ سر جھکائے ملک سنان کے ساتھ کھڑی تھی_____

"کیوں شاہنواز خان صاحب کچھ جوش ٹھنڈا ہوا کی نہیں_" اس کے بازوں پر ملک سنان کے ہاتھ دیکھ کر اصلان نے اذیت سے آنکھیں بند کر دوبارہ کھولی تھی.... وہ سر جھکائے اپنے ہونٹ دانتوں سے کچلتی ملک سنان کے ساتھ کھڑی تھی_____

"میں لاکھ گدھا صحیح شاہ.. تم شاید بھول گئے کی میں ایک سیاست داں بھی ہوں... ایک لیڈر کی سیاست کے آگے تجھ جیسے لوگ کچھ نہیں_" وہ ہاتھوں میں تھمی ریوالور نچاتا ساتھ کھڑی اپنی جان کو پیار سے دیکھ بھی لیتا اور سب کو نفرت سے_____

"تمھارا دماغ خراب ہے ملک سنان.. تو بھول گیا کی ہمارے درمیان یہ طے ہوا تھا کی تو بیچ میں میری بیٹی کو نہیں لائے گا_" شاہنواز خان کو اپنا سارا پلان چوپٹ ہوتا نظر آیا... لاکھ برے صحیح مگر اپنی بیٹی کو اس سے دور رکھنے کے لئے انہوں نے اتنی چالیں چلی تھی... جو سب الٹ ہو گئی تھی_____

"وعدے تو توڑنے کے لئے ہوتے ہیں نا میں یہ کیسے بھول سکتا ہوں شاہنواز خان تجھے کوئی چیز نہیں ہرا سکتی سوائے ایک چیز کی_" ملک سنان نے ریوالور کی نال آروشا کے زرد ہوتے چہرے پر پھیری.... شاہنواز خان نے ہونٹ بھینچا اور اصلان کی رگیں تن گئی..... حشم کو صدمہ لگا تھا اپنی بہن کو اس شیطان کے ساتھ دیکھ کر_____

"دنیا کے نظر میں شاہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا اسے کسی سے محبت نہیں اس کی کوئی کمزوری نہیں..... مگر ملک سنان جانتا ہے اس کی کمزوری بس اس کی بیٹی ہے_" وہ خباثت سے مسکرایا... آروشا درد بھری نگاہوں سے زخمی زخمی اصلان کو دیکھ رہی تھی... اس روم میں اس وقت اسے صرف اس کی تکلیف دکھائی دے رہی تھی... نا بھائی نا دوست.. نا باپ... بس ایک اصلان اور کوئی نہیں

_____

"وہ بیٹی اس کی کمزوری کیوں ہے اس لئے کی وہ ہو بہو اس کی ماں جیسی ہے جس سے شاہنواز کو سب سے زیادہ محبت تھی... جس کے موت نے اسے انسان سے جانوار بنا دیا.... وہ بہت برا بن گیا شیطان ہو گیا... اسے جان کے ساتھ ساتھ دلوں سے کھیلنے کا جنون چھڑ گیا مگر ایک چیز سے بے بس ہے وہ بس اپنی بیٹی سے محبت کرتا ہے_ صحیح کہہ رہا ہوں نا اصلان میر_" ملک سنان نے گردن ٹیڑھی کر کے کرسی سے بندھے اصلان میر کو دیکھ کر آنکھ ماری.... وہ بس اسے لہو رنگ آنکھوں سے گھور رہا تھا_____

"اسے قابو کرنے کے لئے بس اس کی بیٹی کو ہی ہتھیار بنایا جا سکتا ہے_" اس نے روتی ہوئی آروشا کے بازوں کو تھامنا چاہا.. وہ ڈر کر پیچھے ہٹی_____

"وہی ٹھہر جاؤ ملک سنان میری بیٹی کو ہاتھ بھی مت لگانا.... تم مت بھولو کی اس وقت تم کہاں کھڑے ہو_" شاہنواز خان آروشا کی حالت سے ملک سنان پر دہاڑے_____

"جانتا ہوں شاہنواز خان کی ملکیت میں اس کے آدمیوں کے درمیان مگر میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں... آ جاؤ_" کچھ ہی دیر میں ایک ساتھ کئی اور ہتھیار بند لوگ وہاں آ چکے تھے اور ان کے ساتھ عانیہ بھی تھی_____

"کیوں شاہنواز خان اب کیسی لگی میری چال... تو نے کیا سوچا تھا کی تو مجھ سے چھٹکارا پالیں گا.... بڑے آرام سے اصلان میر کے ہاتھوں میری جان کو چھپا کر اسے ساتھ لے کر اس ملک سے فرار ہو جائے گا مگر تو بھول گیا میں ملک سنان ہوں.. ملک سنان_" پل کے پل میں ملک سنان کے آدمیوں نے شاہنواز خان کو اس کے آدمیوں سمیت گھیر لیا_____

"تم کچھ بولوں گی نہیں سوئٹ ہارٹ اپنے اب ایکس ہونے والے ہسبینڈ سے.. کم سے کم اس سے یہی کہہ دو کی تم اب میرے ساتھ شادی کر کے میرے ساتھ جانے والی ہو_" وہ آروشا کا بازوں کھینچ کر اصلان کو تمسخر اڑاتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا... یہ دیکھے بنا کی عانیہ چپکے چپکے اصلان میر کی طرف بڑھ رہی تھی... اسے موقعے کی تلاش تھی اصلان کو کھول کر اسے آزاد کر کے وہ اچھی بننے کا یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتی تھی_____

"اپنی گندی زبان بند رکھ خبیث انسان میری بہن کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتی_" دکھ اور افسوس سے بے بس کھڑا حشم چلایا_____

"وہ ایسا ہی کرے گی اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو میں تمھاری جان لے لوں گا_" ملک سنان نے ریوالور کا رخ اس کی طرف موڑ دیا_____

"تو لے لیں نا میری جان کیوں نہیں لیتا..." حشم بری طرح سے چیخا تھا... آروشا کو دھیرے دھیرے اب لگ رہا تھا اس کی سانسیں تھم رہی ہو_____

"لوں گا نا سب کی جان لوں گا، ایک ایک کر کے سب کی جان لوں گا اور سب سے پہلے اس اصلان میر کی.... کہاں گیا وہ..." ملک سنان بولتے بولتے مڑا اور پھر وہ کرسی خالی دیکھ کر گڑبڑا گیا ... ....

"بندوق نیچے رکھ دے ملک سنان... ورنہ تیری جان میں خود لے لوں گا_" سب باتیں کرتے ہوئے عانیہ کو بھول چکے تھے، جس نے چپکے سے اصلان کا ہاتھ کھول دیا تھا اور اس کے ہاتھ میں ریوالور دی تھی اور چیتے سی فرتی سے اصلان پل میں اٹھ کر ملک سنان کے سر پر بندوق تانے کھڑا تھا

_____

"تم.... ملک سنان کی آنکھیں پھٹ گئی... شاہنواز خان اپنی جگہ پر شکست کھائے انسان کی طرح لڑکھڑائے تھے...بازی اب پلٹ چکی تھی_____

"ہاں میں تیری موت... اب ہلنے کی بھی کوشش مت کرنا ورنہ تیرا بھیجا اڑادوں گا یہاں سب میرے آدمی ہی ہے_" اصلان نے برفیلی آواز میں کہہ کر سب کو اشارہ کیا، ایک پل میں نظارہ بدلا اور اس کے آدمیوں نے سب کو گھیر لیا.... شاہنواز خان ہارے ہوئے انسان کی طرح اپنے پینٹ کے پاکٹ سے موبائل نکال کر مسکرائے... اب سمجھ میں آیا اصلان نے ان کے ہاتھ سے موبائل کیوں لیا تھا.... اتنی دیر میں ان کا کیا گیا ہر جرم کا اقبال ادھر پلس تک پہنچ گیا ہو گا.... وہ اپنی لوکیشن اپنے گارڈز کو بھیج چکا تھا.... وہ سمجھتے تھے انہوں نے اس کا شکار کیا تھا مگر وہ بھول گئے وہ ان کے وہ اس کا شکار پہلے ہی سے بن چکے تھے_____

"تو تم نے ہمیں دکھا ہی دیا کی تم کس طرح شکار کرتے ہو... بہت پسند آیا مجھے اصلان میر بہت پسند آیا مگر ابھی ایک کام بچا ہے_" شاہنواز خان نے ہنستے ہوئے ایک گولی چلائی اور وہ سیدھا جا کر عانیہ کی کھوپڑی اڑا گئی...ہانیہ اور آروشا نے چیخ کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لئے_____

اصلان نے افسوس سے اسے دیکھا جس کے نفس نے اسے آج کہاں لا کر دھوکا دیا تھا... وہ اب بھی اسی نفس کی چکر میں اچھی بنی تھی مگر .....

"اصلان میر اور شاہ تم دونوں سن لو اگر تم دونوں نے مجھے میری جان کے ساتھ جانے نہیں دیا تو میں اسے ختم کر دوں گا_ "ملک سنان کو اپنی جان بھی خطرے میں پڑتی ہوئی لگی تو اس نے تیزی سے آروشا کا بازوں تھام کر ان دونوں کو دھمکی دی تھی_____

"ملک سنان تم نے کیا سوچا تم مجھے اپنے ارادے سے ڈگمگا سکتے ہو، کبھی نہیں میر امقصد تجھے ختم کرنا ہے تو میں تجھے ختم کر کے رہوں گا_ " آروشا نے ڈرتے ڈرتے اصلان کی سرخ آنکھوں کو دیکھا، وہ اس وقت قطعی اس کا اپنا اصلان نہیں لگ رہا تھا_____

"تم اتنی آسانی سے مجھے مار نہیں سکتے اصلان میر_ "وہ ایک دم سے آروشا کے سر پر ریوالور تان چکا تھا_ وہ ڈری ڈری سی اصلان کے اجنبی ہو چکے چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"اصلان میر یہ مت بھولو کی اگر تم نے مجھے ختم کرنا چاہا تو اس سے پہلے تمھیں اپنی بیوی اور بچوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا نا کی صرف بیوی بچوں سے اپنے بہنوئی سے بھی_" ملک سنان اندر سے ڈرا ہوا تھا مگر اوپر سے مضبوط بنتا اس نے کچھ دوری پر کھڑے حشم پر بھی گن تانی_____

"جس بہنوئی کی وجہ سے میں آج تیرے سامنے یہ سب برداشت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں.... وہ بہنوئی کا جھنجھٹ ہی ختم کر دیتا ہوں_" اصلان نے سرد آواز میں کہتے ہوئے ایک دم سے گن سے اس کا سیدھا نشانہ حشم پر تانا تھا ایک شعلہ بلند ہوا اور حشم کے سر سے گولی گزری تھی

_____

"حشم... آروشا کے منھ سے ایک چیخ نکلی اور بس کچھ پل کے لئے ملک سنان کا دھیان بھٹکا اور دوسرے ہی لمحے ایک گولی سنسناتی ہوئی اس کے کاندھے پر دھنس گئی مگر اس سے پہلے کی ملک سنان پاگل ہو کر آروشا پر گولی چلاتا سب دیکھتے شاہنواز خان تیر کی طرح آروشا کو کھینچ کر ایک طرف کر چکے تھے.... گولی چلی اور خون کے کئی چھینٹے آروشا کے اوپر پڑے تھے_____

آروشا پھٹی پھٹی آنکھوں شاہنواز خان کو خون میں ڈوبتا گرتا ہوا دیکھ رہی تھی_____

اصلان نے پھر ملک سنان کو اٹھنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا... تڑتڑ کئی گولیاں چلی اور وہ زمین پر گرتا چلا گیا_____

"بابا..." زندگی میں پہلی بار آروشا کے ہونٹوں سے نکلا... شاہنواز خان کے کانوں میں یہ آواز گئی اور انہوں نے بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھنا چاہا... وہ دھیرے دھیرے بیٹھتی آنکھیں پھاڑے بس انہیں ہی دیکھ رہی تھی_____

"آروشا... ان کے ہونٹوں سے سرسراتے ہوئے اس کا نام نکلا... خون آلود ہاتھوں کو اٹھا کر انہوں نے بس ایک بار ایک بار ان کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر وقت نے انہیں مہلت ہی نہیں دی تھی... ان کا اٹھا ہاتھ بے جان ہو کر وہی زمین پر گر گیا... وہ ساکت سی اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے باپ کو مرتا دیکھ رہی تھی اس کا باپ جسے وہ زندگی بھر نفرت کرتی رہی تھی... اس کی جان بچانے میں اپنی جان گنوا بیٹھا تھا_____

"حشم... اپنی بہن کو اٹھاؤ... اس سے کہو اپنے باپ کے مرنے کا غم گھر چل کر منالیں_" ابھی وہ اسی صدمے میں ہی تھی ایک دوسرا صدمہ اس کے دل کو بند کرنے لگا... سر اٹھا کر اپنی اپنی پھٹی پھٹی

آنکھوں سے اس نے پاس آکر کھڑے ہو گئے اصلان میر کو دیکھا.... وہ اس کا اصلان میر نہیں تھا وہ تو کوئی اجنبی تھا... اتنی بے رخی تھی ان کالی آنکھوں میں کی آروشا کا دماغ اندھیروں میں گم ہونے لگا... اس سے پہلے کی وہ ایسی حالت میں فرش پر گر جاتی... اصلان نے تیزی سے اسے سنبھال لیا

"آروشا... حشم چلایا اور اس کی طرف بڑھا اس سے پہلے ہی وہ اسے اپنے بازوؤں میں سنبھال کر اٹھاتا باہر کی سمت دوڑا تھا

*******************

ہاسپٹل کے کوریڈور میں وہ تینوں ایک دوسرے سے بے خبر بس اس کی جان بچنے کی دعا کر رہے تھے

ڈاکٹر اس کی جان بچانے کی جان توڑ کوشش کر رہے تھے... ادھر اصلان میر کی جان خود صولی پر ٹنگی ہوئی تھی.... وہ خود زخمی تھا لباس خون آلود تھا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا مگر وہ خود سے بے حس سا بس

ایک ٹک بند دروازے کو گھور رہا تھا.... آج تک جو کچھ بھی ہوا تھا وہ سب سوچ رہا تھا... شاہنواز خان نے جو کچھ بھی اس کے ساتھ اور اس کی فیملی کے ساتھ کرنا چاہا تھا مگر آخری پلوں میں اس نے ایک احسان اصلان پر کر دیا تھا... اس کی زندگی اس کی جان آروشا اور اس کے بچوں کو بچا کر .....

وہ مر گیا.... ملک سنان بھی مر گیا.. ملک سنان کے ہاتھوں چاچی شاہنواز خان کے ہاتھوں عانیہ کی بھی جان چلی گئی.... عانیہ، اصلان نے ایک گہری سانس لی.... عجیب تھی وہ عورت اسے وہ ہوس پرست کہے یا مطلب پرست یا سچ میں اسے آخری لمحوں میں اصلان میر سے اتنی محبت کرنے لگی تھی کی اس کے لئے اس نے ان دونوں سے خیانت کر دی.... اسے پانے کے لالچ میں اس نے ہی اصلان کو بتایا تھا کی ملک سنان اور شاہنواز خان نے کیا طے کیا ہے.... پھر اصلان کے لئے آسان ہی تھا شاہنواز خان کی حقیقت سامنے لانا ...

لیکن یہاں اسے کچھ دیر ہو گئی اور اس کے خبر دار کرنے سے پہلے ہی خان شاہنواز خان کے چنگل میں پھنس گیا....

شاہنواز خان کے بنگلے میں جانے سے پہلے اس نے زندگی میں پہلی بار عانیہ پر بھروسہ کیا اور اس سے کہا کی وہ ملک سنان کے ساتھ اس کے آدمیوں کو لے کر آئے... اپنے آدمیوں کو ملک سنان تک پہچانا آسان نہیں تھا مگر عانیہ نے وہ کر دکھایا ...

اس میں بھی اس نے اپنا مفاد سوچا ہو گا تبھی تو اس نے اصلان کو یہ بھنک بھی نہیں پڑنے دی کی ملک سنان آروشا کا پتا جان چکا تھا_ وہ چاہتی تھی کی اصلان کی مدد بھی کر دے اور ملک سنان آروشا کو ختم بھی کر دے..... آخری وقت میں اس نے اپنی چال چلی مگر ہم لاکھ چالیں چل لیں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے_____

جیسے اس ملک سنان کا ہوا..... اسے اپنی طاقت اپنے پر بہت زیادہ غرور تھا اسی غرور میں اس نے کتنی زندگیاں تباہ کی... کون سا ایسا گناہ تھا جو وہ اور اس کا بھائی ملک امجد نہیں کرتا تھا.... ملک امجد وہی تھا جو شاہنواز خان کا بچپن کا ساتھی تھا اور اس کے جرم میں ہر طرح کا شریک.... یہاں تک کی شاہنواز خان نے اس کے آگے اپنی بیوی تک کو پروس دیا ....

اور شاہنواز خان.... ایک الجھی ہوئی شخصیت... اس کی ماں ایک طوائف تھی مگر اس گندگی سے نکلنا چاہتی تھی اس لئے جب شاہنواز خان کے باپ نے ان سے شادی کرنی چاہی تو وہ فوراً ان سے نکاح کر کے ان کی حویلی میں آگئی.... یہاں شاہنواز خان کی ماں کو ضرور اصلان مظلوم کہیں گا.... شاہنواز خان کے باپ نے ان سے نکاح تو کر لیا مگر انہیں عزت کا مقام کبھی نہیں دلا پائے .....

ان کی پہلی بیوی اور اسفند یار خان نے شاہنواز خان کی دن رات اتنی توہین کی دھیرے دھیرے شاہنواز خان کے اندر سے رحم اور محبت نکلتی چلی گئی.... اسفند یار خان کی باتوں نے دھیرے دھیرے ان کے کچے زہن میں یہ بات بیٹھادی کی عزت جیسی چیز بس چھیننے سے ملتی ہے ....

وہ شاید اتنے برے نا ہوتے اگر اسفند یار خان کی ماں کی وجہ سے ان کی ماں موت کے منھ میں نا جا گرتی... ان کی وجہ سے وہ سیڑھیوں سے گر گئی اور گرنے سے ان کی موت ہو گئی... یہ سب شاہنواز خان نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا.... وہ اس دن سے پوری طرح سے بدل گئے اور اس بدلاؤ کا ان کے باپ کو تب پتا چلا جب انہوں نے اپنی سوتیلی ماں کا قتل کر دیا .....

عجیب تھے ان کے والد بھی بجائے انہیں سزا دینے کو انہوں نے یہ راز دفن کر دیا، اسفند یار خان کو پتا بھی نہیں چلا اور شاہنواز خان کو انہوں نے بورڈینگ میں بھیج دیا اور یہی پر ان کی ملاقات ....
آسیہ اور شازیہ سے ہوئی تھی ان دونوں سے دوستی ہوئی... جیسے جیسے وہ لوگ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے گئے.... آسیہ ان کی حسن پر فدا ہو کر ان کی دیوانی ہوئی تھی مگر شازیہ شاہنواز خان کی فلرٹ طبیعت کی وجہ سے ان کو گھاس بھی نہیں ڈالتی تھی ...

شاہنواز خان جو شازیہ کی ہمراہی چاہتے تھے ان کے ٹھکرانے پر ان کے دل پر پھر سے چوٹ لگی اور یہی سے کہانی نے نیا موڑ لیا... اب شاہنواز خان مکمل بدل چکے تھے وہ ایک عیاش مرد بن چکے تھے

اور ان کا ساتھ دیتے تھے ان کے دوست ملک امجد اور ان کا چھوٹا بھائی ملک سنان.. دھیرے دھیرے ان لوگوں نے جرم کی دنیا میں قدم رکھ لیا اور اس جرم کی دنیا میں وہ لوگ دھنستے چلے گئے.....

ملک امجد اور ملک سنان نے اپنے باپ کی شہرت اس کی طاقت کا فائدہ اٹھایا اور شاہنواز خان نے اپنے دماغ کا .....

سب کچھ ایسا ہی چلتا رہتا کی اسٹڈی مکمل ہونے کے بعد شاہنواز خان اپنے شہر پہنچے تو اسفندیار خان کی شادی ہو چکی تھی اور ان کی بیوی بہت ہی خوبصورت اور دولت مند بھی تھی.... شاہنواز خان کو لگنے لگا ایک بار پھر اسفندیار خان ان سے آگے نکل کر انہیں شکست دے چکے تھے..... ان کے والد نے بھی ساری جائداد اسفندیار خان کے نام کر دی تھی وجہ تھی شاہنواز خان کی عیاشیاں وہ نہیں چاہتے تھے کی سب کچھ شاہنواز خان لٹا دے_____

ان سب نے مل کر ایک بار پھر شاہنواز خان پر بدلے کا بھوت سوار کر دیا.... انہوں نے ملک امجد کے ساتھ مل کر پلاننگ کی اور اسفندیار خان کا کامیابی سے قتل ہو گیا... اس کا صدمہ ان کے والد کی بھی جان لے گیا پھر شاہنواز نے سارہ سے زبردستی شادی کر لی.... مگر وہ انہیں دل سے نا اپنا سکی... یہاں تک کی ان کے گھر میں آروشا نے آنکھیں کھولی..... پہلی بار شاہنواز خان کو زندگی نے کچھ دیا

تھاوہ تھی ان کی بیٹی کی صورت.. وہ اپنی ماں سے بے پناہ محبت کرتے تھے... آروشا کو پا کر وہ بے انتہا خوش ہو گئے_____

آروشا سے وہ جتنی محبت کرتے تھے حشم سے اتنی ہی نفرت... وہ دن رات اسے اذیت دیتے تھے.... بچپن چھوٹنے لگا بچے بڑے ہونے لگے... کی پھر سے ان کی زندگی میں ایک طوفان اٹھا .....

آروشا دس سال کی تھی اور حشم تیرہ سال کا جب ایک دن ملک سنان کی نگاہ اس دس سال کی بچی پر پڑی... وہ اس کی خوبصورتی دیکھ کر پاگل سا ہو گیا... اب جب بھی موقع ملتا وہ شاہنواز خان کے گھر آنے جانے لگا..... مگر شاہنواز خان کو اس کی خبر نہیں تھی ادھر سارا اب بیمار رہنے لگی تھی .....

آروشا ملک سنان سے جتنا بچتی وہ اتنا ہی اسے اپنے پاس بلاتا مگر حشم اسے اپنے ساتھ لگائے رکھتا..... اور ایک دن ملک سنان نشے کی حالت میں آروشا کی معصومیت تباہ کر دیتا کی حشم نے اس کے سر پر چاقو دے مارا.... ٹھیک اسی وقت شاہنواز خان وہاں پہنچ گئے تھے وہ بھی نشے میں تھے... آروشا کے پھٹے کپڑے اس کے گالوں اور ہاتھوں پر دانتوں کے نشان.. حشم کا چیخنا اور بیہوش ملک سنان... وہ سب سمجھ گئے_____

وہ اس وقت اس پوزیشن میں نہیں تھے کی ملک سنان سے دشمنی مول لے سکے..... اس پر سے اگر سارا کو پتا چل جاتا تو وہ برداشت ہی نہیں کر سکتی تھی وہ انہیں چھوڑ کر چلی جاتی اور ان کی بیٹی بھی چلی جاتی ....

تب انہوں نے ایسا پلان کیا کی وہ حادثہ آروشا کے ساتھ نہیں حشم کے ساتھ ہوا ہے.... کیونکہ انہیں معلوم تھا سارا حشم کو اتنا چاہتی تھی کی کبھی نہیں چاہے گی اس کے بیٹے کی آئندہ زندگی برباد ہو جائے ..... اور وہ صرف اپنی بہن کے لئے مان گیا_____

سب کچھ ان کے کہے کے مطابق ہو گیا مگر آروشا وہ اس حادثے کے بعد نفسیاتی سی ہو گئی راتوں کو ڈر جاتی... اچانک چلانے لگتی... ایسے میں ایک حشم تھا جو اسے سنبھالتا... شاہنواز خان نے ان دونوں کو بورڈنگ میں بھیج دیا... کچھ وہ ملک سنان سے پریشان تھے جو ان کی بیٹی پر بری نظر ڈال چکا تھا

---

ایک سال اور گزرا سارا کے ساتھ ان کا جھگڑا بڑھنے لگا.... اور ایک دن سارا کو سب پتا چل گیا اور پھر شاہنواز خان نے انہیں بھی مارنے کا پلان بنا لیا مگر اس سے پہلے انہوں نے ملک امجد کو خوش کرنے کا بھی سوچ لیا.....

اور اس رات انہوں نے انسانیت سے بھی گری حرکت کی ملک امجد کو اپنی ہی بیوی سونپ کر مگر وہ انجان تھے کی اس رات ان کی بیٹی اور حشم دونوں گھر پر آئے ہوئے تھے..... آروشا اور حشم نے سب دیکھا حشم نے ملک امجد کو مارنا چاہا تو اس نے اپنے آدمیوں کے ہاتھوں اسے اتنا مروایا کی بس اس کی سانسیں بچی رہ گئی... آروشا یہ سب دیکھ کر بیہوش ہو گئی اس حادثے کا اس کے ننھے سے دل و دماغ پر گہرا اثر پڑا

---

وقت گزرتا گیا... اس کے بعد ان دونوں بھائی بہن نے ایک دوسرے کے زخموں پر مرحم رکھا اور اپنے دکھ درد بانٹے اور اس ظالم دنیا میں جینے کے لئے ایک دوسرے کا سہارا بن کر پوری ہمت سے سامنا کیا_____

اور آج..... اصلان نے گردن موڑ کر کچھ فاصلے پر بیٹھے حشم کو دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے اور وہ بے آواز اپنے اللہ سے اپنی بہن اور اس کے بچوں کے لئے دعا مانگ رہا تھا

_____

ایک طرف ہاسپٹل چیئر پر ہانیہ بیٹھی بے آواز لگاتار رو رہی تھی... وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ کس کس چیز پر روئے... اس کی پیاری دادی کا قتل ہو چکا ہے... اس کی ماں گولی کھا کر ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی... بہن جیسی دوست موت سے لڑ رہی تھی... اس سے پہلے جس مصیبت میں وہ پھنس گئے تھے وہ سب سوچ سوچ کر رو رہی تھی_____

"بس کرو... بس دعا کرو..." کتنی دیر سے اصلان اسے روتے ہوئے دیکھتا برداشت کر رہا تھا مگر جب اس کا رونا بڑھ گیا تو وہ ضبط کرتا اس کے پاس ہی بیٹھ گیا_____

For more visit (exponovels.com)

"لالا...." ہانیہ اس سے لپٹ کر بری طرح سے رو دی... اصلان ہونٹ بھینچے بس اس کا سر تھپکتا رہا تھا.... جانے کتنے لمحے بیٹے تھے اور بند دروازہ کھلا... وہ تینوں ہی اپنی اپنی جگہ سے اٹھ گئے

---

"مبارک ہو آپ کو اصلان... بیٹا ہوا ہے_"ڈاکٹر نے جیسے ہی یہ خبر دی.. حشم اور ہانیہ روتے میں بھی ان کے چہرے کھل گئے_____

"آروشا... اصلان نے بیچینی سے ڈاکٹر سے پوچھا..... دل بری طرح سے خوف سے سکڑ رہا تھا

---

"وہ بھی ٹھیک ہے بس ایک بری خبر بھی ہے... میں نے پہلے بھی کہا تھا کی آپ کا دوسرا بے بی بہت کمزور ہے.. اپنی وائف کو ہر ٹینشن ہر پریشانی سے دور رکھے_اس لئے آی ایم سوری اصلان... میں آپ کی بیٹی کو نہیں بچا پائی_"ڈاکٹر نے جیسے ہی اسے یہ خبر دی اصلان نے تکلیف سے آنکھیں بند کر لی.... سب کے چہرے پر دکھ کی لکیریں بکھر گئی.... ہانیہ تو پھر سے رو پڑی تھی_____

اصلان نے ادھر دیکھا جدھر نرس مردہ بچی کو کاٹ میں لے کر ان کے پاس آ گئی.... بہت ضبط سے اس نے مردہ بچی پر ایک نگاہ ڈالی... گلابی گلابی سی وہ حسین گڑیا... چپکے سے کئی آنسو اس کی آنکھوں سے گرے تھے_____

"یہ تو میری آشو تھی..." حشم اس بچی کو دیکھتے ہوئے بھاری ہوتی آواز میں بولا.... آنکھیں نم اور وہ اس بچی کو دیکھتے ہوئے بمشکل خود کو رونے پر روک رہا تھا_____ سب کے دل غموں سے چور تھے یہ کیسی خوشی تھی جو اپنے ساتھ غم بھی لے کر آئی تھی_____

**********

"ماں... مجھے صرف ایک بار صرف ایک بار اصلان سے ملوا دے.. ان سے کہے نا وہ میری ایک بار سن لے_" وہ ماں جی کے پاس بیٹھی ان سے ہاتھ جوڑ کر منتیں کر رہی تھی.... وہ بے بسی سے اسے روتے ہوئے دیکھ رہی تھی_____

"آشو... سنبھالو خود کو... ماں جی آج ہی ہاسپٹل سے آئی ہے، ان کی طبیعت خراب ہو جائے گی اور تمھاری طبعیت بھی تو ٹھیک نہیں_" حشم اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے کاندھوں سے تھام کر سمجھانے لگا_____

"مجھے معلوم ہے مگر ماں میں جانتی ہوں اصلان آپ سے ملتے رہیں ہے، پلیز مجھے ان کا پتہ بتادے... اتنے دن برداشت کرتے کرتے میں اب پاگل ہو جاؤں گی.... ان سے کہے نا مجھے معاف کر دے ایک بار مجھ سے مل لیں_" وہ حشم کا ہاتھ کاندھوں سے جھٹک کر پھر سے ان کے آگے گڑگڑانے لگی... ماں جی نے بمشکل خود پر قابو پایا ورنہ دل کہہ رہا تھا ابھی جا کر اصلان کو پکڑ کر لے آئے... جو ان کی بہو کو اس طرح سزا دے رہا ہے_____

"آروشا کیا پاگل پن ہے... دیکھو تم خود کتنے سخت مراحل سے گزری ہو اور اب رو رو کر اپنی طبیعت خراب کرنا چاہتی ہو اپنا نہیں تو اپنے بچہ کا خیال رکھو_" انہوں نے اس کے جڑے ہاتھ کھول دئے اور اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پیار سے سمجھانے لگی.... حشم کو اپنی بہن پر ترس اور اصلان میر پر بے تحاشا غصہ آیا تھا اور یہ سب برداشت کرنا مشکل لگا تو وہ وہاں سے اٹھ کر ہی چلا گیا

_____

"نہیں ماں میں اصلان کے بنا مر جاؤں گی... ان سے کہے مجھے برا بھلا کہے.. مجھ سے لڑے مگر مجھے سے یوں دور رہ کر میرا امتحان تو نا لیں_" ماں جی نے بے بسی سے اپنے ہونٹ کچلے، وہ خود اصلان کو سمجھا چکی مگر وہ کسی بھی صورت میں آروشا سے ملنے کو تیار نہیں ہوا... آج ایک مہینے سے وہ ان کی بہو کو ناراضگی کی مار مار رہا تھا_____

"آروشا سمجھنے کی کوشش کرو میری جان..... وہ ابھی جس حالت میں ہے وہ میری بھی نہیں سنے گا، کچھ دن گزرنے دو مجھے یقین ہے وہ جتنی تم سے محبت کرتا ہے نا... انشاء اللہ جلد ہی تمھارے پاس ہو گا_" انہوں نے اس بار اسے گلے لگاتے ہوئے پیار سے سمجھا کر چپ کرنا چاہا_____

"اصلان میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ماں.... مجھے صفائی کا کوئی موقع تو دیا ہوتا_ اپنے بچے تک کو انہوں نے دیکھا نہیں_" وہ دھیرے دھیرے سسکتی ہوئی انہیں دکھی سا کر رہی تھی... اب وہ اسے کیا بتائے چپکے چپکے وہ کتنی بار اپنے بیٹے سے مل چکا تھا... بس ساری سزا ان کی معصوم بہو کے لئے تھی انہیں اصلان پر نئے سرے سے بہت غصہ آیا_____

********************

وہ ابھی اندر جانے کے لئے بڑھا ہی تھا کی اس کی نگاہ ایک طرف سر گھٹنوں میں چھپا کر بیٹھی آروشا پر پڑی... حشم نے اپنے ہونٹ بھینچ کر تاسف سے سر ہلایا... تین مہینے ہو گئے تھے مگر آروشا کی اب بھی وہی حالت تھی... اسے اب اصلان میر کی بے حسی پر بہت زیادہ غصہ آنے لگا تھا_____

"یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہے میری گڑیا_" وہ آہستہ قدموں سے چلتا اس کے قریب ہی بیٹھتے اس کا سر سہلا کے پوچھ رہا تھا_____

For more visit (exponovels.com)

"ایسے ہی بس دل گھبرا رہا تھا_" آروشا نے سر اٹھا کر ایک نگاہ اسے دیکھا اور جواب دے کر ٹھوڑی گھٹنوں پر رکھ دی وہ ماربل پر بار بار بس ایک نام لکھ رہی تھی... جو اس کی عادت بن گئی تھی... اصلان کا نام لکھنا دن رات اسے یاد کرنا_____

"اِشکان کہاں ہے_" حشم نے آس پاس دیکھتے ہوئے اپنے تین مہینے کے ہو چکے بھانجے کا پوچھا _____

"اپنی دادو کے پاس ہو گا یا ہانو کے پاس_" لاپرواہی سے جواب دے کر وہ اسی طرح بس اپنی انگلیوں سے ایک ہی کام کر رہی تھی_ حشم کچھ دیر اسے دیکھتا رہا تھا پھر اس لی حرکت کرتی انگلیوں کو دیکھتے ہوئے جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑ دیا_____

"آشو... ایسا کب تک چلے گا_" حشم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا_____

"کیا کیسے چلیں گا_" وہ اس کی طرف دیکھتی عجیب سیخالی خالی لہجے میں بولی... اس کی گرین آنکھوں میں اداسی کی تہہ جمی ہوئی تھی... حشم نے ہونٹ بھینچ لئے_____

"یہی تمھارا پوری دنیا سے کٹ کر زندگی بتانا_ اپنے بیٹے تک سے تم لاپرواہ ہو جاتی ہو_" حشم نے اس کے ہاتھ چھوڑ کر اسے شانوں سے تھام لیا_____

"زندگی میں اب رہ ہی کیا گیا ہے حاشو_" تیزی سے اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا... حشم نے اس بار کچھ سختی سے کہا_"خبردار جو اس بے حس انسان کے لئے روئی تو.. ایک اصلان صاحب کے ناہونے سے اب تجھے دوسروں کی کوئی پرواہ ہی نہیں_" اسے غصہ سا آرہا تھا اس کا بس چلتا تو اس اصلان میر کو ایک آدھ تو ضرور لگا دیتا، جس نے اس کی بہن کا یہ حال کیا ہوا تھا_____

"ایک اصلان کے ناہونے سے اب رہ ہی کیا گیا ہے_" وہ تیزی سے رونا شروع ہو گئی تو... حشم دھیما پڑ گیا اسے اپنے شانے سے لگا کر تھپکا_____

"آشو مت کر ایسا تجھے دیکھ دیکھ کر میرا دل کٹتا ہے_" وہ اس کے لئے بہت پریشان تھا، آروشا کی حالت اسے فکرمند کرتی تھی_____

"میں کیا کروں حاشو.. مجھے بس ایک بار اصلان سے ملا دو، میں ان سے مل کر ان سے معافی مانگنا چاہتی ہوں، انہیں سچ بتانا چاہتی ہوں... ایک بار بس ایک بار انہیں ڈھونڈ کر لا دے میرے پاس_"

وہ اس کے گلے سے لگی فریاد کر رہی تھی اور حشم بس اس کا سر تھپک رہا تھا اس وقت اس کے پاس دلاسے دینے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا_____

**********

"میں اصلان میر کو اتنا سنگ دل نہیں سمجھتا تھا.... انہیں اپنی بیوی سے بدلا لینا تھا اپنے بیٹے سے تو نہیں_" ہانیہ نے اِشکان کو گود میں اٹھائے اٹھائے غصے سے بول کر اپنے سامنے بیٹھتے حشم کو دیکھا

_____

"لالا ابھی غصہ ہے... اس لئے.... تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا_" وہ سمجھ گئی کی آتے ہی پہلے وہ آروشا سے ہی ملا ہے اس لئے غصہ ہے... وہ حق بھی رکھتا تھا غصہ ہونے کا آخر آروشا اس کی لاڈلی بہن تھی_____

"غصہ ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں وہ میری معصوم بہن کو اس طرح اذیت دے... اسے اپنی صفائی میں کچھ کہنے کا موقع دئے بنا وہ تین ماہ سے گھر سے غائب ہے_ "وہ بری طرح سے تپا ہوا تھا، آروشا کا رونا دھونا اس کی پریشانی اس سے اب برداشت نہیں ہو رہی تھی_____

"حشم ماں سے بات ہوئی تھی لالا کی_ "ہانیہ نے دھیرے سے رازداری سے بتایا_____

"کب... کہاں ہے وہ؟ ہانو مجھے ان کا پتا دے دو ہانو_ "وہ ایک سے بیچین ہو گیا اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ اس کے قریب ہی بیٹھ گیا_____

"سنبھل کر.. میرے بچے کو جگاؤں گے کیا.. مشکل سے سویا ہے_ "اس کی بیچینی نظر انداز کر کے اس نے گود میں سوئے ہوئے اشکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آہستہ آواز میں ڈپٹا_____

"سوری... تم پلیز پتا کرو نا کہا ہے وہ_ "معافی مانگ کر سرگوشی میں کہا_____

"مجھے نہیں معلوم حاشو ورنہ تم سے پہلے میں ان کے پاس جاتی، ان سے التجا کرتی، مجھ سے خود آشو کی اداسی دیکھی نہیں جاتی_" حشم نے ٹھنڈی آہ بھر کر ہانیہ کے گود میں سوئے اشکان کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرا_____"ماں جی کو پتا ہو گا_" ایک امید سے پھر سے ہانیہ کو دیکھا _____

"وہ نہیں بتائے گی حاشو لالا نے انہیں منع کیا ہوا ہے اور وہ لالا کی بات نہیں ٹالتی_" ہانیہ کی شکل پر بیچارگی چھائی_____

"عجیب انسان ہے تمھارے لالا.. سنگ دل اور ....

"بس کرو تمھیں تو اور کوئی کام نہیں بس لالا کو برا بھلا کہنے کی_" ہانیہ نے بیچ میں ہی ٹوک دیا... آخر بھائی سے محبت جو تھی... حشم نے منھ بنا کر اسے دیکھا_____

"تو اور کیا کروں میری بہن کو دکھ پہنچا کر وہ اڑتے پھر رہے.... دیکھ لینا ان کی بہن کو بھی اتنا ہی ستاؤں گا_ تب اس دیو کو پتا چلیں گا بھائی کا درد کیا ہوتا ہے_ "وہ جو کچھ جوش میں بولا.. ہانیہ کو برا لگ گیا_____

"تم مجھے ستاؤں گے_ "اس کے کاندھے پر زور سے ہاتھ مارا_____

"ہاں بہت زیادہ... لکھ کر رکھ لو بالکل ویسے ہی جیسے تمھارے لالا نے میری بہن کو ستایا..." آرام سے اسے چڑا کر اس نے جھک کر بڑی احتیاط سے اشکان کو اپنی گود میں لے لیا...وہ کسمسایا مگر پھر سو گیا.... ان تین مہینوں میں وہ اپنی ماں سے زیادہ... دادی، پھوپھو اور ماموں کی گود سے آشنا تھا_____

"بہت برے ہو تم..."ہانیہ ناراضگی سے اس کے خوبرو چہرے کو دیکھ رہی تھی_____

"تمھارے بھائی سے تو کم ہوں... سارا کام کاج اپنے فیضان پیارے پر ڈال کر مٹر گشتی کرتے پھر رہے ہے_ اتنا نا ہو سکا بیچ میں آکر ہماری رخصتی ہی کر دے.. وہ بھی اٹک کر رہ گئی ہے_ "ہانیہ جو اسے خفگی سے گھور رہی تھی، اس کے آخری جملے پر زور سے ہنس دی_____

"بہت ہی خبیث انسان ہو تم_" ایک بار پھر سے اسے ہاتھ مار کر وہ سوفے سے اٹھ گئی... حشم سوتے ہوئے اشکان کو اپنے سینے سے لگا کر وہی سوفے پر لیٹ کر آنکھیں موند گیا_____

**********

ماں جی اس وقت فرصت سے اصلان کے بیڈ روم میں بیٹھی، اشکان کے کپڑے تہہ کر کے الماری میں سیٹ کر رہی تھی.... جب سے وہ صحت مند ہوئی تھی انہوں نے اِشکان کی ساری ذمہ داری اپنے سپرد کر لی تھی... ڈھیروں ملازمین ہونے کے باوجود بھی وہ اس کے چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی_____

اب بھی وہ اس کے کپڑے لے کر آئی تھی اور خود ہی اس کے کپڑوں کو الماری میں سیٹ کر رہی تھی.... الماری سیٹ کرتے ہوئے ان کی نگاہ ایک طرف رکھے گئے... البمز پر گئی تھی.... آروشا بہت

سارے سامان اپنے بنگلے سے یہاں لے آئی تھی.. یہ البمز بھی ان ہی چیزوں میں شامل تھا...اس میں اس کی یادیں تھی.. اس کے فوٹوز.. اس کی ماں کے فوٹوز اور اس کے باپ کے بھی .....

"کتنے عجیب تھے تم شاہنواز... اور بہت ظالم بھی... تم نے جان بوجھ کر جو کچھ بھی کیا تمھیں اپنی بہو کے صدقے میں معاف کرتی ہوں_"وہ افسوس سے سر جھٹک کر سارے پٹ بند کرتی ڈریسنگ روم سے نکل آئی_____

ابھی وہ ڈریسنگ سے نکلی ہی تھی کی ان کے موبائل پر رنگ ہوئی.... جانا پہچانا نمبر... انہوں نے موبائل پر آرہی وڈیو کال کو فوراً پک کیا_____

"سلام علیکم ماں... کیسی ہے آپ؟_"ماں جی نے نثار ہونے والی نظروں سے بیٹے کی صورت دیکھی... وہ لگ رہا تھا بڑی فرصت سے ان سے بات کرنے بیٹھا تھا ...

"وعلیکم السلام... الحمدللہ... میں بالکل ٹھیک ہوں.. اپنی بتاؤ_"وہ دھیرے دھیرے چلتی بیڈ تک آئی تھی اور آرام سے تکیوں کے سہارے بیٹھ گئی_____

"میں بھی ٹھیک ہوں گھر میں سب خیریت ہے نا اور لوگ کیسے ہیں_" اصلان نے کچھ بے قراری سے ان سے پوچھا تو وہ مسکرا دی_____

"ہاں سب خیریت ہے... سب ٹھیک ہے... ہانیہ... حشم... ندا صدا.. اشکان.. سب ٹھیک ہے اور تمھیں بہت یاد کر رہے ہے_" ماں جی نے ایک ایک کا نام لے کر سب کا بتایا مگر ادھر اصلان جس کا نام سننا چاہتا تھا انہوں نے جان بوجھ کر اس کا نام نہیں لیا_____

"میں بھی سب کو یاد کر رہا ہوں.... ماں گھر پر کوئی پریشانی نہیں نا... اشکان پریشان تو نہیں کرتا... سب لوگ ٹھیک ہے نا_" اس کے چہرے پر اب بھی بے قراری تھی مگر زبان سے کہنا اس نے خود پر حرام کیا تھا.... اس سے بات بھی ہو رہی تھی... کئی بار ملاقات بھی ہوئی مگر مجال ہے وہ ڈائریکٹ آروشا کا پوچھ لیں... آج انہوں نے بھی ٹھان لیا کی وہ اسے بتا کر نہیں رہیں گی_____

"ہاں.. سب خیریت ہے.. اشکان بہت ہی پیارا بچہ ہے اسے باپ والی عادت نہیں کی پریشان کرے_" ماں جی کے ناراضگی سے کہنے پر اصلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_____

"میں پریشان کرتا ہوں_" اصلان نے ماں سے لاڈ سے پوچھا_____

"بہت... کب سے گئے ہو اصلان بس بہت ہو گیا اب واپس آ جاؤ_" وہ واقعی اس کی دوری سے اب تھکنے لگی تھی... وہ اپنے بیٹے کو اپنی بہو پوتے کے ساتھ خوش باش دیکھنا چاہتی تھی_____

"ماں بتایا نا آپ کو بہت مشکل ہے ابھی کچھ دن اور لگیں گے_ سارے کام ہو جائے میں پھر آپ کے پاس ہوں گا____" اصلان نے پیار سے انہیں منانا چاہا _____

"اصلان تم سچ میں مشکل میں گرفتار ہو یا بس میری بہو کو ستانا چاہتے ہو_" انہوں نے تیوری چڑھا کر اس کی خبر لینی چاہی_____

"ماں... آپ کی بہو اسی قابل ہے_" اصلان نے بول کر نگاہیں چرائی_____

"وہ بس تمھاری محبت کے قابل ہے اصلان... جلدی سے آؤ اور دیکھو اپنی آنکھوں سے کیسے تمھاری فضول کی ناراضگی اور جدائی نے میری بہو کو ہنسنا بولنا بھلا دیا ہے_" انہوں نے نرمی سے اسے آروشا کا حال بتا کر اس کا امتحان لینا چاہا مگر وہ بڑے آرام سے موضوع بدل گیا_" اشکان کہاں

ہے ماں... اسے دیکھنے کا دل کہہ رہا ہے_ آپ کے پاس نہیں ہے ابھی_ "اس کی آنکھوں میں بیٹے کو دیکھنے کی حسرت مچلی_____

"نہیں ابھی نہیں ہے... ماموں کے پاس ہو گا یا پھوپھو کے پاس.. بڑا شرارتی ہو گیا ہے.... وہ سب بھول کر اس سے اِشکان کی باتیں کرنے لگی_____

"ماں اشکان کو پکڑے آپ زرا... میں اس کے کپڑے بدل دوں... سارے کپڑے خراب کر ڈالے ہے_ "ابھی وہ بول ہی رہی تھی کی ادھر سے آئی اس آواز پر اصلان کا دل بڑی زور سے دھڑکا.... اس آواز نے اصلان کو ساکت کر دیا آج تین مہینے بعد اس نے یہ آواز سنی ہے_____

"ارے آ گیا میرا بچہ لاؤ مجھے دو میں چینج کر دوں_ "پوتے کو دیکھتے ہی ماں جی نے موبائل پکڑے ہوئے ہی پیار سے ایک ہاتھ بڑھایا_____

"نہیں آپ کسی سے بات کر رہی ہے.... آپ کرے ڈسٹرب کرے گا آپ کو_ میں حاشو کو دے کر آتی ہوں_" آروشا یہ تو نہیں سمجھی ادھر کون ہے مگر انہیں موبائل پر بزی دیکھ کر منع کیا

_____

"نہیں تم مجھے ہی دو میں اپنے پوتے کو دکھا دوں_" انہوں نے شوق سے بتایا آروشا سر ہلا کر اشکان کو ان کے پاس لٹا کر ڈریسنگ میں جانے لگی .....

"آروشا میں نے کچھ کپڑے لئے ہے اشکان کے... تم وہ لے کر آؤ تم دیکھ بھی لینا اور میں بتاؤں گی میرا بچہ کیا پہنے گا ہے نا جان..." وہ موبائل کا بیک کیمرا چلا کر بیڈ پر لیٹے اشکان کو دکھاتے ہوئے پیار سے بولی... اصلان ہاتھ پیر مارتے اشکان کو محبت پدری سے دیکھ کر مسکرایا.... اس کی لاکھ جلن کے باوجود اس کا بیٹا اپنی ماموں کی ہی شکل لے کر چلا آیا تھا_____

"ابھی تو لائی تھی آپ... پھر لے آئی رکھے کہاں جائے گے سارے ڈریسز.. سب لوگ اتنے سارے ڈریسز لاتے ہے... پورا روم بھر جائے گا..." اصلان کا سارا دھیان بیٹے سے ہٹ کر بار بار اس آواز پر جا رہا تجا... اسے لگ رہا تھا اس کا دل بے قابو ہوا جا رہا ہے... دل کہا ماں سے کہہ دے کی ایک جھلک اسے اس دشمن جاں کی دکھا دے.... جس سے وہ ناراض بھی ہے اور جس سے بچھڑ کر دل بیمار بھی ہے_____

"میرا بس چلے تو ساری مارکیٹ خرید کر لے آؤں_ "ماں جی نے پیار سے پوتے کے پاؤں چھوئے وہ اور بھی پیر مارنے لگا.... آروشا سارے کپڑے لے کر بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی.... ماں جی نے اداسی سے مسکراتے اصلان اور اپنی بہو کو دیکھا پھر انہوں نے ایک لمحے کو سوچا اور کیمرا آروشا کی طرف کر دیا .....

اصلان کی سانسیں رکی.... اسے جیسا لگا برسوں بعد وہ اسے دیکھ رہا ہے.... اداس سی مرجھائے ہوئے چہرے والی مگر اس دلسوز حلیہ میں بھی وہ غضب کی حسین لگ رہی تھی.... اصلان پلکیں جھپکائے بنا اسے دیکھ رہا تھا_ مسلا ہوا لباس اور ہمیشہ کی طرح چوٹی سے نکلتے بال.. کسی بھی آرایش سے پاک اس کا گلابی چہرہ.... وہ بڑی مصروفیت سے اشکان کے کپڑے دیکھ رہی تھی، عادت کے مطابق بالوں کی لٹیں پریشان کر رہی تھی اور وہ بار بار انہیں جھٹک رہی تھی_____

اصلان سانس روکے اسے ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا.... اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دل میں خواہش کرنے لگا وہ پلکیں اٹھائے اور وہ دیکھ لیں کی اس کی گرین آنکھوں میں اس کے حزن کی تڑپ نے ان آنکھوں کو اور بھی حسین کر دیا ہے کی نہیں_____

"یہ والا دوں ماں..." ایک ڈریسز سلیکٹ کر کے آروشا نے سر اٹھایا_ "کون ہے ماں.؟" کیمرا خود کہ طرف دیکھ کر وہ کنفیوژ سی ہوئی... الجھی لٹو کو کانوں کے پیچھے کیا... اور اصلان نے ان ہری آنکھوں

میں اپنی جدائی کی وجہ سے جو دکھ اور تڑپ دیکھی تھی کی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا، دوسرے ہی پل اس نے تیزی سے کال کٹ کر دی_____

"کوئی تھا... تم یہ والا ڈریس دو میں چینج کر دوں_" انہوں نے اصلان کے کال کٹ کر دینے پر ایک آہ بھری اور زبردستی مسکرا کر آروشا کے ہاتھ سے کپڑے لے لئے_____

********************

وہ اپنے بیڈ روم میں لیٹی ہوئی اصلان کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی کی اسے لگا جیسے روم سے باہر ایک شور برپا ہوا ہے.... سب کی خوشی سے چہکتی ہوئی آوازیں .....

For more visit (exponovels.com)

"کیا ہو گیا ہے؟" آروشا اپنے شانوں پر دوپٹہ ٹکاتی بیڈ سے اتری تھی... نجانے دل کیوں بے ہنگم سے انداز میں دھڑکنے سا لگا_____

وہ ننگے پاؤں ہی بیڈ روم سے نکل کر سیڑھیوں تک آئی تھی... چہکتی ہوئی آوازیں اب صاف سنائی دینے لگی.... ندا صدا کی چہچہاہٹ... ہانیہ کی ہنسی.. ماں جی کی خوشی بھری آواز.... اس کے پیر و میں لرزش سی ہونے لگی... آنکھوں میں دھند سی چھائی شاید خوشی کے آنسوؤں نے آنکھوں کو بھگانا شروع کر دیا تھا...وہ بمشکل ریلنگ تھام کر نیچے آئی تھی_____

پھر اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر بہنے شروع ہو گئے... وہ بے یقین سی اپنے سامنے اس انسان کو دیکھ رہی تھی جس کے ہونے سے ہی اس کی زندگی میں روشنی تھی_____

جیسے ہی اس شخص کی نگاہ سامنے مجسمہ بن کر دیکھتی آروشا پر پڑی... خود اس کی نگاہیں اس چہرے پر جم سی گئی... گود میں لئے اشکان کو اس نے پاس بیٹھی ماں جی کی گود میں دیا تھا اور خود کھڑا ہو گیا ابھی وہ اس کے پاس جاتا کی .....

"اصلان..." آروشا کے لبوں سے اس کا نام نکلا اس کا اپنا اصلان... کیا وہ خواب دیکھ رہی تھی.. نہیں یہ خواب نہیں تھا یہ حقیقت تھی وہ آ گیا واپس اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ بے قرار سی ہو کر دوڑتی ہوئی اصلان کے سینے سے لپٹ گئی_____

"اصلان آپ آ گئے... مجھے یقین تھا آپ آ جائے گے... آپ اپنی روشا سے کیسے دور رہ سکتے ہیں_" اس کے فولادی سینے سے لگی وہ روتی ہوئی بول رہی تھی.... ماں جی نے ہانیہ اور ندا صدا کو اشارہ کیا اور ان کو اپنے ساتھ لے کر وہ وہاں سے چلی گئی تھی_____

"آپ نے مجھے معاف کر دیا نا اصلان_" آروشا نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے ڈالے ہی سر اٹھا کر اصلان کا چہرہ دیکھا_____

"دور رہو مجھ سے_" سب کے جاتے ہی اپنی بانہوں کو اس کے ارد گرد سے ہٹا کر اس نے خود سے لپٹی آروشا کو دور کر دیا_____
اس کا اتنا اجنبی سرد و سپاٹ لہجہ آروشا کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ متعجب سی اپنے سامنے کھڑے اصلان کو دیکھ رہی تھی_____

"اصلان آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہے_ "اصلان کی آنکھوں میں اجنبیت اور غصہ دیکھتے ہوئے آروشا کا دل سہم سا گیا_____

"ناراض... کس حق سے ناراض رہوں تم سے... تمھاری نگاہ میں میری اہمیت ہی کیا ہے آروشا... میں کون ہوں تمھارا_ "وہ اس کے چہرے کو غصے سے دیکھتا اجنبی لہجے میں بولتا آروشا کو مارے دے رہا تھا_____

"اصلان ایسا مت کہے... آپ ہی تو میرے سب کچھ ہے... میرے شوہر... میری محبت اور " ....

"شوہر...." اسے بیچ میں ہی ٹوک کر وہ استہزایہ ہنسا... "اچھا میں تمھارا شوہر ہوں مگر تم نے مجھے چھوڑنے کا فیصلہ کر کیا تھا..." وہ کتنی غلط فہمی میں گرفتار تھا آروشا نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا....
"جھوٹ مت بولنا آروشا تم مجھے چھوڑ رہی تھی اور محبت کی تو بات ہی مت کرو تم اگر تمھیں مجھ سے زرہ برابر بھی محبت ہوتی نا تو.... تم میری التجائیں رد کر کے اس شیطان کے پاس کبھی نہیں جاتی_ "آروشا نے اپنی سسکی دبانے کے لئے اپنے ہونٹوں پر ہتھیلی رکھ لی... آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہا تھا_____

"اصلان..." وہ کچھ نہیں بول پا رہی تھی... اسے سچ بھی نہیں بتا پا رہی تھی...

"نام مت لو میرا اپنے منہ سے... آروشا میرا بس چلے با تو تم سے سارے حق چھین لوں، اپنا نام تک مگر میں مجبور ہوں_" وہ اس کا اصلان تو نہیں تھا... اس کا اصلان تو جب ظالم تھا تب بھی اسے کبھی چھوڑنے کی بات نہیں کر رہا تھا_ وہ آج کیسے اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے تک کی بات کر رہا تھا

_____

"اتنی محبت دی تمھیں... عبادت کرنے کی حد تک تمھیں چاہا اور بدلے میں تم مجھے چھوڑ کر اس کے پاس چلی آئی_" وہ لگاتار اپنے الفاظوں سے آروشا کے دل کو چھلنی کئے جا رہا تھا_____

"تمھارے لئے میری بس اتنی اہمیت تھی کی تم اپنے بھائی کے لئے مجھے قربان کر دیتی_" وہ ایک دم سے سارے فاصلے مٹا کر اس کے قریب آیا اور پوری جارحیت سے اس نے آروشا کے شانوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر ہلا دیا_" قربان کر دیا تھا تم نے میری محبت کو... تم نے میرے عشق کو رسوا کیا... تم نے میرا مان میرا غرور مجھ سے چھین لیا..... تم نے مجھ سے میری بچی چھینا.... وہ اس دنیا میں سانس لینے سے پہلے ہی چلی گئی.... بولو کیا لا سکتی ہو میری بچی... دے سکتی ہو واپس اسے مجھے_"

آروشا اب ساکت سی اسے خود پر آہستہ آہستہ چلاتے بس دیکھ رہی تھی... اس کی آنکھیں رونا بھی بھول گئی_____

"میری مجبوری تھی واپس آنا کیونکہ میرے اوپر ابھی بھی بہت قرض ہے... میری بہنیں میری ذمہ داریاں ہے اور انہیں نبھانے تک میں یہی ہوں.... یہی ہوں اور تمھیں بھی برداشت کرتا رہوں گا مگر جب اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرلوں گا تو پھر تمھارے ساتھ میں نہیں رہ سکتا آروشا شاہنواز خان _" اصلان نے آخری خنجر اس کے سینے میں اتار کر اس کے شانوں کو جھٹک کر دور کیا تھا... وہ لڑکھڑائی مگر پھر بھی اس کے سامنے کھڑی رہی_____

"پھر تم چلی جانا اپنے پیارے بھائی کے پاس.. کیونکہ تمھیں اس دنیا میں بس اس کی فکر ہے اس سے محبت ہے_" اب اس کا لہجہ تمسخر آمیز ہو گیا... اصلان نے طنزیہ نگاہوں سے بت بنی آروشا کو دیکھا _"اور ایک بات میں تنہا نہیں جاؤں گا اپنے ساتھ اپنا بچہ بھی لے جاؤں گا... اس لئے کی میں نہیں چاہوں گا کل کو میرا بچہ بھی تمھارے بھائی کے لئے میری طرح قربانی بنے_" وہ اس کی روح بھی نکال کر تیزی سے مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ...

ادھر آروشا نے خالی خالی نگاہوں سے ہر طرف دیکھا.... جن پر مان ہوتا ہے... جن سے یہ امید ہوتی ہے کی ساری دنیا نا سمجھے یہ جہان آپ کو چھوڑ دے مگر وہ کبھی مان نہیں توڑے گا وہ ہمیشہ اسے سمجھے گا اور کبھی ساتھ نہیں چھوڑے گا.... اور جب وہی شخص سب سے زیادہ آپ کا مان آپ کا غرور... آپ کی محبت کو ٹھوکر مار دے، دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو اس سے زیادہ کوئی اور تکلیف ہو ہی نہیں سکتی ہے_____

**********

"اب تو مسکراؤ میری جان اب تو سیاں جی بھی آ گئے ہیں... اب تو بھول جاؤ سارے غم_ "ہانیہ نے قریب آ کر اس کے گلے میں بانہیں ڈال دی... جب سے اصلان آیا تھا وہ آروشا کو بہت چپ سا دیکھ رہی تھی_____

"ہاں اب تو سب بھول جانا ہی پڑے گا.." آروشا نے اپنے سارے زخم دل میں چھپا کر ہانیہ کو دیکھا اور کھل کر مسکرائی_ "دیکھنا میں اب کتنا انجوائے کروں گی زندگی کو... تم سب کے ساتھ دل بھر کر مستی کروں گی اور اپنی آخری خوشی سمجھ کر تمھاری رخصتی کو دھوم دھام سے مناؤں گی_" آروشا ہنستے ہوئے اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولی.. گرین آنکھیں پانیوں سے بھری تھی_____

"کیسی باتیں کر رہی ہے تو... آخری خوشی کیا ہوتا ہے.... کیا بات ہے آشو خوش تو ہے نا تو آشو... لالا نے کوئی ایسی ویسی بات کر دی ہے کیا_" ہانیہ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ہوئے پریشان سی ہو گئی_____

"ارے کچھ نہیں.. ترے لالا نے تو میرا دل خوشیوں سے بھر دیا ہے... اتنی خوشیاں کی اب مجھ سے وہ خوشیاں سنبھالی نہیں جا رہی ہے_" وہ فوراً سنبھل کر اپنے ہاتھ اس کے گلے سے نکال کر اپنی نم آنکھیں پونچھنے لگی_____

"پھر یہ آنسو کیوں..." ہانیہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی... کچھ تو تھا کی وہ ویسی ہنستی مسکراتی آروشا نہیں لگ رہی تھی جیسی وہ تھی_____

"یہ تو بس ایسے ہی.. تو رخصت ہونے والی ہے نا_" وہ آنسو پونچھتے ہوئے بہانہ بنا کر بولی_____

"میں کون سا رخصت ہو کر دوسری جگہ جا رہی ہوں_ جو تو رونے کی پریکٹس کرنے لگی_" ہانیہ نے منھ بنا کر اس کے گال پر چپت لگائی_____

"تو کیا تم مجھے گھر جمائی بنانے پر تلی ہوئی ہو_" آروشا اور ہانیہ دونوں نے گردن گھما کر سنجیدہ سے نظر آتے حشم کی طرف دیکھا_ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہاسپٹل سے آیا تھا اور آتے ہی اصلان کے لوٹ آنے کی خبر مل چکی تھی.. البتہ ملاقات کا شرف ابھی بہنوئی صاحب نے نہیں دیا تھا کیونکہ وہ اپنے آدھے یار آدھے وفادار.... سے ملنے گئے ہوئے تھے_____

"گھر جمائی کی کیا بات ہے... تمھارا اپنا گھر ہے_" ہانیہ نے برا مان کر کہا لیکن آروشا خاموش ہی رہی

_____

"یہ صرف ہم دونوں بھائی بہن کا سسرال ہے...ہاں تمھارا میکہ ضرور ہے_" حشم اسی سنجیدگی سے بولتے ہوئے ان دونوں کے قریب آ گیا... ہانیہ کو سمجھ میں نہیں آیا وہ سچ میں سنجیدہ ہے یا صرف مزاق کر رہا ہے_____

"یہ تمھارے دماغ میں خناس کیا بیٹھ گیا ہے... لالا نے تم میں کوئی فرق کبھی کیا ہے کیا.. ہمیشہ اپنا چھوٹا بھائی سمجھا_" ہانیہ کو اس کی بات بری لگی چاہے وہ مزاق ہی کر رہا ہو_____

"مجھے اس سے انکار نہیں... بٹ یہ تم سوچنا بھی مت کی میں یہی رہوں گا... الحمد للہ میری اتنی حیثیت ہے کی تمھیں اپنا گھر دے دوں_" حشم نے خاموش کھڑی آروشا کے شانے پر اپنے بازوں رکھتے ہوئے ہلکے سے مسکرایا_____

"تمھارا آج کوئی پیچ ڈھیلا ہو گیا ہے.. مجھے کیا جہاں چاہے لے جاؤ لیکن لالا سے پوچھ لینا.. وہی تمھارا دماغ درست کرے گے_" ہانیہ اسے نارضگی سے دیکھتے ہوئے وہاں سے پیر پٹختی چلی گئی _____

"تم سچ میں مجھے چھوڑ کر چلے جاؤں گے_" ہانیہ کے جانے کے بعد آروشا نے اپنے پاس کھڑے حشم کو دیکھا_____

"تمھیں اور چھوڑ دوں کبھی نہیں... لیکن تمھیں اپنا میکہ ضرور دوں گا_" آروشا نے منھ بنا کر اس کے گال پر چپت لگائی_____

"سچ کہہ رہا ہوں... ایک بڑا سا گھر خریدنا ہے.. اس میں تیرے لئے روم سیٹ کرنا ہے اپنے بھانجے بھانجیاں کے لئے روم سیٹ کرنے ہے .....

"حشم گھر خریدنے کی بات کہاں سے آگئی... ہمارا بنگلہ ہے ساری پراپرٹی ہے.. وہ سب تیری ہی تو ہے_" آروشا نے اس کی بات کے بیچ میں ہی اپنی بات کہی_____

"وہ بنگلہ میں نے بیچ دیا ہے آشو... حشم نے سر جھکا کر آہستہ آواز میں کہا کہیں آروشا کو شاک نا لگے بہر حال پراپرٹی اسی کے نام تھی اس بنگلہ سے اچھی بری ان کی یادیں جڑی تھی، اس کا اکیلے کا یہ فیصلہ اسے برا لگ سکتا تھا_____

"جیسی تمھاری مرضی تم رکھتے یا بیچ دیتے سب تمھارا ہے_" آروشا نے بھائی کی شرمندہ صورت پر پیار سے اس کا ہاتھ تھاما_____

"مجھے وحشت ہوتی تھی وہ گھر دیکھ کر... ہم اب نئے سرے سے زندگی شروع کرے گے.. ایک نیا گھر ایک نئی زندگی_" حشم کی بات پر وہ بس ہلکے سے مسکرائی_____

"ویسے میں گھر یہی ترے ویلا کے پاس ہی لے رہا ہوں... بس ایک گلی چھوڑ کر... تیرا جب دل گھبرائے یا اس دیو اصلان سے لڑائی ہو فٹ سے اپنے گھر میں آجانا.... تیرا بھائی ....

"تمھیں کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی... آپ کی بہن صاحبہ ہر موقعے پر مجھے چھوڑ کر تمھارے ہی پاس جائیں گی_" اچانک اس آواز پر حشم نے آروشا کے ہاتھ چھوڑ کر ادھر دیکھا... جدھر وہ بڑی شان سے پر وقار چال چلتا روم میں آچکا تھا_____

*******************

For more visit (exponovels.com)

آروشا کو خود کو سنبھالنا بڑا مشکل لگا تھا.... اس کی کہی ہوئی بات میں چھپا مفہوم وہ خوب اچھے سے سمجھ گئی تھی... دل میں پھر سے درد کی ٹیسیں سی اٹھنے لگی_____

"السلام علیکم..." حشم نے ایک نگاہ سنجیدہ سے اصلان اور سر جھکا کر کھڑی آروشا کو دیکھ کر اسے سلام کیا_____

"وعلیکم السلام... کیسے ہو حشم_" اصلان خوشدلی سے جواب دے کر اسے خود سے لگا بھی چکا تھا... بس ساری ناراضگی مجھ سے ہے... یہ پہلی بار تھا کی آروشا کے دل میں غصے کی لہر اٹھی_____

وہ جانے کے لئے مڑی ہی تھی کی ایک مضبوط ہاتھوں نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں جکڑ لی.... وہ حیرت زدہ ہو کر پلٹی_" ابھی تو ہم آئے ہیں اور تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو_" اگر یہ دھوکا تھا تو بڑا دلفریب دھوکا تھا... آروشا بس اس کے پیار سے بولنے پر ساکت سی اسے دیکھ رہی تھی

_____

"یہ آپ ہی کی ہے.. میرے نکلنے کا تو انتظار کر لیں_" بہنوئی صاحب کی رومانٹک نگاہوں سے حشم نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کی اصلان اب ناراض نہیں_ وہ اب پر سکون ہو کر شوخی سے ان دونوں کو دیکھ کر بولا_____

"تمھیں میں نے دعوت دی ہے یہی رہ جانے کی.. نکلو یہاں سے_" اس کی پیشانی پر بل پڑتے دیکھ کر حشم نے قہقہہ لگایا... آروشا نے اس بار اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کی مگر بے سود... وہ آرام سے اس کی کلائی جکڑے حشم کو گھور رہا تھا_____

"میں تو چاہ رہا تھا کہ آپ سے زرا دو دو ہاتھ کر لوں... بہت ستایا ہے آپ نے میری گڑیا کو_" وہ ہنستے ہوئے ان دونوں کی طرف دیکھتا اصلان کو چھیڑ رہا تھا_____

"تمھاری کانچ سی گڑیا نے مجھے بہت ستایا ہے... سوچ رہا ہوں اس کے بدلے بھی اتار لوں_" اصلان غصے سے سرخ ہوتی.. لگاتار اپنی کلائی چھڑاتی آروشا کو ایک ہی جھٹکے میں اپنی بانہوں میں لے چکا تھا

_____

"بس یہی کمی تھی یہاں... حشم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتا الٹے پیر وہاں سے نکلتا چلا گیا...." کیا بدتمیزی ہے یہ_" حشم کے جاتے ہی آروشا اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتی چیخی تھی

_____

"آواز نا نکلے تمھاری ورنہ تمھاری آواز بند کرنا مجھے آتا ہے_" اصلان نے غرا کر اسے جھٹکا دے کر موڑا تھا... آروشا اس کے سینے سے ٹکرائی... اصلان کے ہاتھ اس کی کمر پر کس گئے... اس کی گرفت اتنی سخت تھی کی اس کا دم گھٹا تھا_____

"چھوڑے مجھے... ڈرتی نہیں ہوں آپ سے جو آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہے... مجھے نہیں چھوڑا تو میں چلا چلا کر سب کو اکٹھا کر لوں گی_" اپنی ہتھیلی اس کے سینے پر ٹیک کر وہ اب بلا خوف اسے دیکھتی ہوئی چبا چبا کر بولی... اصلان کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری_____

"تو چلاؤ..... وہ اس کا امتحان لے رہا تھا... آروشا نے دانت پیسے اور پوری طاقت سے چلانے کے لئے منھ کھولا تھا کی ساری آواز گلے میں ہی پھنس کر رہ گئی.... آروشا خود کو چھڑانے کے لئے بری طرح سے مچلی تھی... اصلان اپنی گرفت اس کی کمر پر اور سخت کرتا اور بھی شدت سے اپنی سانسیں آروشا کی سانسوں میں منتقل کر رہا تھا..... اپنی ساری طاقت لگا کر بھی وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے لبوں پر جسارت کرتے نہیں روک پا رہی تھی_____

نجانے کتنے لمحوں بعد اس نے لبوں کی قید سے رہائی دی تھی.. وہ ویسے ہی بے دم ہو چکی تھی_"اب جب بھی تمھارا دل کہے شوق سے پورے محلے کو بھی بلا لینا... آی نیور مائنڈ_" اس کے ہونٹوں پر اپنے انگوٹھے کو رگڑتا وہ شاید ان کی سرخی جذب کرنا چاہتا تھا... آروشا نے بند آنکھوں سے بھی ان کالی آنکھوں میں وہی چمک محسوس کی تھی.. جس سے اس کی جان نکلتی تھی_____

"آروشا... اشکان نے..." وہ لگاتار اسے یوں ہی تھامے اس کے چہرے کو دیکھنے میں لگا ہوا تھا کی ماں جی بولتے ہوئے اندر آئی تھی اور ان دونوں کو اتنے قریب دیکھ کر انہوں نے خود کو سرزنش کی... کیسی بیوقوفی کی انہوں نے... بیٹا واپس آچکا ہے اب.. انہیں اب دھڑلے سے بہو کے روم میں نہیں آنا چاہیے_____

"آجائے ماں...." بدتمیز.. بیہودہ.. بے شرم تو یہ ہمیشہ کے ہے.... اصلان کو بڑے آرام سے الگ ہو کر بولتے سن کر آروشا نے دل میں اسے گالی دی... یہاں وہ شرم سے پانی بن کر بہی جا رہی ہے اور وہ کتنے آرام سے کھڑا ہے_____

"سوری مجھے ناک کر کے آنا چاہیئے تھا.." لو اب ساسوں ماں کو بھی شرارت کا زکام چھڑ گیا... وہ ماں جی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر تپ ہی گئی_____

"ایٹس اوکے... میں آپ کی بہو کو بس سمجھا رہا تھا_" اصلان مسکرا کر قریب کھڑی آروشا کو دیکھ کر بڑی ہی دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا_____

"مکار... آروشا دانت پیستی پھر سے جل کر سوچتی ماں جی کے پاس آ گئی..." لائے مجھے دے دیں_" ماں کو دیکھتے ہی وہ خوش ہو گیا... ایک کلکاری ماری... اور وہ اسے اپنی گود میں لیتی کی اس سے پہلے ہی بچے کے بابا نے فرتی سے اسے اپنی گود میں لے لیا_____

"مجھے دے میرا بچہ...." آروشا کو بہت برا لگا تھا اس سے پہلے اس کا اشکان کا گود لے لینا..." میرا اشکان بابا کے پاس رہیں گا_" اصلان نے اسے نظر انداز کر کے اشکان کے روئی سے نرم پھولے پھولے گال چھوئے_____

"یہ میرے پاس رہیں گا آپ میرا بچہ مجھ سے چھین نہیں سکتے.... جب میں تنہا تھی یہ دنیا میں آیا تو چھوڑ کر بھاگ گئے اور اب آ گئے اپنا حق جتانے... چھوڑے میرا بچہ دے مجھے میرا بچہ_" وہ جنونی سی ہو کر اس سے اشکان کو چھیننے کے لئے آگے بڑھی... ماں جی نے تعجب سے آروشا کے غصے سے سرخ

ہوتی کو دیکھا... پھر ہونٹ بھینچے اصلان کو.... کچھ نا کچھ بات تھی جو آروشا اتنی غصے میں ہے_____

"تم دونوں کے بیچ ناراضگی ابھی بھی قائم ہے... کیا بات ہے اصلان کیا کہا ہے تم نے آروشا سے_" ماں جی نے گڑبڑ کا احساس ہوتے ہی اصلان سے سختی سے پوچھا_____

"ماں آپ کچھ دیر کے لئے اشکان کو لے کر جائے اور ہمیں اکیلا چھوڑے میں اچھے سے آپ کی بہو کو سمجھاتا ہوں_" اصلان نے سرد آواز میں کہہ کر اشکان کو ان کی گود میں دے دیا_____

"کیا سمجھائے گے آپ مجھے... میں آپ کی ایک بات اب نہیں سنوں گی_" وہ اصلان پر چیخی تھی... اصلان نے دانت پر دانت جما کر اس کی چیخ و پکار برداشت کی تھی ورنہ دل تو یہی کہہ رہا تھا کس کر ایک لگا دے_____

"ماں آپ جائے یہاں سے_" اس بار وہ اتنی سختی سے بولا کی ماں جی ان دونوں کو دیکھتی روم سے نکل گئی_____

********************

"کیا ڈرامے لگائے ہوئے ہے تم نے_" ان کے جاتے ہی اصلان نے ایک ہی جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچ لیا_____

"ڈرامے تو آپ کر رہے ہے... سب کے سامنے اچھے بن کر پیار جتا کر کون سا دھوکا دے رہے ہے سب کو_" وہ بلا خوف اپنی گرین آنکھوں میں غصے کی سرخی لئے اسے گھور رہی تھی_____

"دھوکا دینا میری فطرت میں نہیں..." سختی سے بول کر اصلان نے بڑی بے دردی سے اس کی کلائی مروڑ دی.. وہ درد سے سسکی... آنکھوں میں پانی سا بھرنے لگا_____

"چھوڑے مجھے ظالم انسان... رحم نہیں ہے آپ کے دل میں_" وہ درد سے کراہتی اس سے لگاتار اپنی کلائی چھڑا رہی تھی_____

"تم نے رحم کیا تھا مجھ پر_" اصلان نے اس کی دوسری کلائی بھی اپنی گرفت میں لے کر مروڑی.... "اصلان چھوڑے مجھے میرے ہاتھ ٹوٹ جائے گے_" وہ درد سے چلا اٹھی_____

"بہت ہمت آگئی ہے تم میں نا تو برداشت کرو..." وہ طنزیہ مسکرایا.. آروشا نے آؤ دیکھتا نا تاؤ اپنی کلائی جکڑے اس کے ہاتھوں پر اپنے دانت گاڑ دئے.... وہ کچھ نہیں بولا بس خاموش کھڑا اس کے غصے کو محسوس کر رہا تھا_____

آروشا نے اس پر کوئی فرق نہیں پڑتے دیکھ کر بے بسی سے اپنا سر اٹھایا_" کیوں تھک گئی_" وہ اسی طرح طنزیہ مسکرا رہا تھا، آروشا کو بے بسی کے احساس نے رلا ڈالا اور رونے کے لئے کچھ اور نہیں ملا وہ اسی کے سینے سے لگ کر وہ تیز تیز رونا شروع ہو چکی تھی_____

جو کام اس کی مزاحمت.. اس کے غصے نے نہیں کیا تھا وہ ان آنسوؤں نے آرام سے کر دیا.. اصلان نے جھنجھلا کر اس کی کلائی آزاد کر دی_____

"رونا ہے تو جاؤ بیڈ پر آرام سے لیٹ کر اپنا باجا بجاؤ.. مجھے چھوڑو_" وہ اپنی کیفیت چھپاتا بے زاری سے اس کے شانے تھام کر الگ کرنے لگا... "نہیں جاؤں گی بیڈ پر.. یہی روتی رہوں گی آپ کے سینے سے لگ کر.. مجھے رلایا ہے نا اب یہی لگ کر روتی رہوں گی_" اس کی کمر میں اپنی بانہیں باندھ کر وہ اس سے کس کر لپٹ گئی... واہ کیا غصہ تھا کیا انداز تھا غصہ دکھانے کا.... اصلان نے اپنے ہاتھ بالوں میں پھیرے_____

"روتی رہو مگر یہ جو سریلی آواز میں رویا جا رہا ہے اسے کم کر لو... کانوں میں درد ہونے لگا ہے میرے_" اس کی آواز سے زیادہ اس کی تنگ ہوتی گرفت پر وہ غیر آرام دہ ہو رہا تھا اس لئے پھر سے طنز کیا

_____

"ایسے ہی روتی رہوں گی چاہے کان میں درد ہو یا پھٹ جائے_ برداشت کرے آپ..." وہ روتے ہوئے سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے ضدی لہجے میں بولی_____

"میں نے کچھ کر دیا تو تم بھی برداشت نہیں کر پاؤں گی_" اس بار جو دھمکی دی گئی.. آروشا فوراً اس سے الگ ہو گئی بلکہ الگ ہی نہیں ہوئی ایک ہی پل میں میڈم بیڈ پر تھی اور باجا اب بیڈ پر گر کر بجایا جا رہا تھا_ اصلان سر جھٹک کر بیڈ تک آ گیا_____

"تمھیں جتنا رونا ہے رو لو... مگر ایک بات کان کھول کر سن لو ہمارے درمیان جو بھی ناراضگی ہے جو بھی بات ہوئی ہے وہ کسی کو معلوم نا ہو_" وہ بیڈ پر گری آروشا کے پاس آ کر اپنی آواز میں سختی لاتا اسے تنبیہ کر چکا تھا_____

"کیوں معلوم نا ہو.." جھٹکے سے سیدھے ہو کر وہ ہلکے سے چیخی_ "سب کو دھوکا دے کر آپ اچھے بنے رہے اور جب چاہے تو اپنا مطلب بھی نکالتے رہیں... ہے نا_" اصلان نے ہونٹ بھینچ کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے بس گھورا تھا_____

"اس طرح مت دیکھے مجھے.... بیوی ہوں آپ کی، آپ کے بچے کی ماں... ڈرتی نہیں ہوں آپ سے_" اپنے آنسو صاف کرتی وہ بھی اسی طرح سے اسے گھورنے لگی_____

"یہی زعم میں گم ہو..... خیر.. مجھے تم سے مطلب نکالنے کے لئے کسی کو دکھانے کی یا تمھاری اجازت کی بھی ضرورت نہیں... میں جب چاہوں گا تم سے اپنا مطلب نکال لوں گا_" وہ سکون سے

بول کر وہی بیڈ پر ایک کونے میں ٹک کر بیٹھ گیا... جھک کر جوتوں کے فیتے کھولنے شروع کئے

---

"ایسے ہی... ہاتھ بھی لگا کر دکھائے مجھے.... کمزور نہیں سمجھئے گا مجھے_" آروشا کو پتنگے لگے تھے، اصلان نے جوتے اتارتے اتارتے ہی گردن موڑ کر روئی روئی مگر اس پگلی سی لڑکی کو دیکھا جو اس سے لڑے جا رہی تھی_____

"کچھ دیر پہلے ڈیموں تمھیں دکھا چکا ہوں فلم بھی دکھا ہی دوں گا مگر ابھی نہیں حلیہ درست کرو اپنا، پوری ماسی لگ رہی ہو_" اطمینان سے اس کا خون جلا کر وہ جوتے لے کر بیڈ سے اٹھ گیا.... ادھر آروشا کو سچ مچ کا صدمہ لگ گیا.. وہ اس سے اتنا ناراض تھا کی اس کی شکل تک ماسی سے ملا گیا

---

"کیا میں آپ کو ماسی لگ رہی ہوں.." اصلان نے مڑ کر اسے دیکھ کر شانے اچکائے... وہ تڑپ کر تیزی سے آئینہ کے سامنے کھڑی ہو گئی_ وہ آئینہ کے سامنے اپنے آپ کو ہر طرف دیکھ رہی تھی.... اصلان کو اتنی دیر میں پہلی بار ہنسی آنے لگی جسے چھپانے کے لئے وہ مڑ گیا_____

"اصلان میر صاحب جا کہاں رہے ہے.... میں اس حلیہ میں بھی کسی صورت میں کسی پری سے کم نہیں لگ رہی ہوں... بے حد حسین... آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ماسی سے ملانے کی_" وہ بولتی ہوئی تن فن کرتی اس کے پیچھے آئی تھی مگر اصلان اس سے پہلے ہی واش روم میں تھا_____

"یہ تمھاری غلط فہمی ہے_ اس وقت تم اس سے بھی بری لگ رہی ہو_" اندر سے پھر سے طنز آیا آروشا نے مٹھیاں بھینچ لی_____

"کہنا کیا چاہتے ہیں آپ خود کو دیکھا ہے آپ نے دیو کہیں کے... مجھ پر اعتراض کر رہے ہے.." اس نے دھڑا دھڑ کئی ہاتھ واش روم کے بند دروازے پر برسائے تھے... مگر اس پر کیا اثر ہونا تھا وہ پیر پٹخ کر بیڈ روم سے نکل کر ہانیہ کے روم کی طرف بڑھ گئی_ اب غصے میں سجنے سنورنے کا ریکارڈ توڑ دینا ہے تا کی اس اصلان میر کو اپنے حسن کے جلوے دکھا دے_____

**********

ماں جی نے بڑی خوشی سے ڈاینگ ٹیبل کے اطراف میں بیٹھی اپنی فیملی کو دیکھا... ڈنر کے وقت آج سب جمع تھے.... بس ایک اماں جان کی کمی تھی وہ سرد آہ بھر کر پھر سے سب کو دیکھنے لگی.... اصلان کے آتے ہی ان کے گھر کی رونق واپس آگئی تھی.... ان کی نگاہوں نے حشم سے ہنستے بولتے اصلان کو دیکھا پھر روٹھی روٹھی آروشا کو دیکھا... خوب اچھے سے بنی سنوری وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی_____

"ہمیشہ ایسے ہی رہا کرو.... اتنی پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی_" انہوں نے ہانیہ سے باتیں کرتی آروشا سے اچانک کہا تھا... آروشا نے کی نگاہ تیزی سے اصلان کی نگاہ سے ملی اور اس سے نگاہ ملتے ہی اس نے گردن اکڑالی... وہ سر جھٹک کر پلیٹ اپنے آگے کھسکا چکا تھا_____

"میں بہت حسین لگ رہی ہوں ناماں.... ماسی نہیں نا_" گردن اکڑا کر وہ اسی نظروں سے اصلان کو دیکھتی جو بولی سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی_____

"لالا... آپ ہی کچھ تعریف میں کہہ دے ورنہ میڈم کو تب تک چین نہیں آئے گا_" ہانیہ نے شرارت سے اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتے اصلان کو چھیڑا..

اصلان نے بس نگاہ اٹھائی_"ہاں کچھ کچھ نفیسہ سے مل رہی ہے.. ویسا ہی میک اپ ویسا ہی آنکھوں کو چھبتا کلر_بٹ اچھی لگ رہی ہے تمھاری بھابھی_"وہ سادگی سے کہہ کر اپنی پلیٹ میں کھانا نکال کر کھانا شروع ہو گیا_____

آروشا نے مشکوک نگاہوں سے بے تحاشا ہنستی ہانیہ اور زیر لب مسکراتی ماں جی کو دیکھ رہی تھی... یہ نفیسہ کون تھی... ایک حشم تھا جو خاموشی سے کھاتے ہوئے بہن کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

_____

"یہ نفیسہ کون ہے_"وہ جلدی سے بولی ساتھ ہی کھا جانے والی نگاہوں سے اصلان کو دیکھ رہی تھی

_____

"کوئی نہیں اصلان مزاق کر رہا ہے کھانا شروع کرو تم دونوں_"ماں جی بہو کے تیور لڑنے والے بھانپ کر جلدی سے بولی کہیں اسے معلوم نا پڑ جائے کی نفیسہ حویلی میں کام کرنے والی بہت پرانی ملازمہ تھی_____

"تم کو تو بعد میں بتاتی ہوں میں_"ہنستی ہوئی ہانیہ کو گھورتی ہوئی وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی... آج بڑے دنوں بعد بس کھانا ہی کھانا دکھائی دے رہا تھا... غصہ ناراضگی گئی بھاڑ میں اب بس پیٹ پوجا_____

"اللہ کا شکر ہے... آشو کی روح واپس آ گئی_"اسے بے تحاشا کھاتے دیکھ کر حشم نے شرارت سے اپنے ہاتھ اٹھا کر شکر منایا... سب کے ساتھ اصلان کی ہنسی آروشا نے جل کر کوئی رسپانس نہیں دیا بس اپنا کام بڑی رغبت سے کرتی ہی رہی تھی_____

_

**********************

"ساری رات آج سجنے سنورنے کا ہی کورس کرتی رہنا ہے کیا..." ابھی وہ ڈور کے باہر کھڑی اپنا دوپٹہ اسٹائل سے سیٹ کر رہی ہی تھی کی کھٹ سے دروازہ کھلا اور اصلان کی غصیلی آواز اس کے کانوں میں پڑی... آروشا نے ناک چھڑا کر سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا_____

اس کا دیکھنا تھا کی ایک پل کو اصلان کی بولتی بند ہو گئی.... میرون کلر کے اسٹریٹ کٹ والی کمیز اور اسی سے میچ کرتا تنگ پاجامہ... بڑا سا ارگنزا دوپٹہ .... وہ تو اسے قتل کرنے کے ہر ہتھیار سے لیس تھی_ اصلان نے ایک دم سے سر جھٹکا_____

"کوئی عقل ہے کی نہیں... آج فیشن کمپیٹیشن میں پارٹ لینا ہے کیا.... میرے بچے کو چھوڑ کر تم کہاں تھی_" وہ روتے ہوئے اِشکان کو گود میں اٹھائے اس پر اپنی ساری جھنجھلاہٹ نکال رہا تھا.....

کب سے اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ تھا کی چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا..
اس پر سے آروشا کے انداز_____

"یا اللہ یہ آپ کے پاس تھا میں سمجھی ماں کے پاس ہے_" روتا ہوا اس کا بچہ... آروشا سب بھول بھال کر لپک کر اسے اپنے گود میں لینے لگی_____

"اسی کسی غلط فہمی میں گم تم گئی ہو گی اپنے بھائی سے حال دل کہنے_" اِشکان کو گود میں لیتے لیتے آروشا نے اس کے طنزیہ لہجے کو بہت مشکل سے برداشت کیا تھا ....

"بھائی کے پاس نہیں تھی... آپ کی بہن کے پاس تھی... اپنی رخصتی کی خوشی میں وہ مجھے اپنے پاس بٹھائے ہوئے تھی_" تپ کر جواب دے کر وہ اشکان کو لے کر بیڈ کی طرف جانے کے لئے مڑی تو اصلان کی نگاہ اس کی کمر پر لہراتی چوٹی پر ٹھہر گئی... اصلان کی نگاہ اس کی بیک پر بندھی ڈوریوں پر بھی گئی..... ایک دم سے اس نے نگاہوں کا زاویہ بدل کر اپنی پیشانی شہادت والی انگلی سے ملی

_____

ادھر اس کے دل و دماغ میں چلتے ہر خیالات سے بے خبر وہ بس اشکان کو بیڈ پر لٹا کر اسے چیک کر رہی تھی.... اصلان کی نگاہیں اب اس کے چہرے سے لے کر اس کے سراپے میں الجھ سی رہی تھی..

ہانیہ کے پاس لگتا ہے فرصت سے وہ سجنے سنورنے ہی بیٹھی رہی تھی.... چہرے پر میک اپ... کانوں کے جھمکے.. ہاتھوں میں ڈھیروں چوڑیاں.... ستم تو یہ کی آروشا نے دوپٹے کو جھنجھلا کر تکیہ پر پھینک دیا_____

"ان سارے لوازمات میں بس ایک کمبخت دوپٹہ ہی پریشان کر رہا تھا.. یہ جو جیولری اور چوڑیاں وہ تو بڑی کمفیر ٹیبل ہے میڈم کے لئے_" وہ جل کر سوچتا... ہونٹوں سے سانس خارج کر کے سوفوں کی طرف بڑھا تھا کی اچانک سے آروشا نے اشکان کو اٹھاتے ہوئے اسے پکارا_"اصلان ...

"کیا ہے..." ساری نارضگی کے باوجود بھی وہ پوچھ بیٹھا_____

"اصلان... آپ پلیز جا کر اشکان کا فیڈر کچن سے لے آئے... میں اس کے پیمپر اور کپڑے چینج کر دوں..." وہ اشکان کو گود میں لے کر اس کے کپڑے دیکھتی بولی... اصلان نے حیرت سے بیوی کے حکمیہ جملے سنے ...

"اور دیکھ لیجیے گا زیادہ گرم نا ہو ٹھیک..." وہ اسے دیکھے بنا ایک ہاتھ سے اشکان کو تھامے اور دوسرے ہاتھ سے دراز کھولے اس کی ضرورت کے سامان نکال رہی تھی... آرڈر پر نیا آرڈر وہ منھ

کھولے اسے دیکھ رہا تھا_ آروشا نے سر اٹھا کر دیو صاحب کا کھلا منہ دیکھا اور ماتھے پر بل پڑ گئے

_____

"منہ کیا دیکھ رہے ہیں میرا..... جا کر لے آئے جلدی سے... ایک کام کہا ہے وہ بھی کرنے میں کاہلی.... کل تو کتنے جلال سے کہا تھا میں اپنا بچہ لے جاؤں گا.. اسے خود پالوں گا_" وہ اس کی نقل اتارتی آنکھیں نچا کر بولی_ "ایک فیڈر بنانے کو بولا تو منہ کھل گیا... خاک لے جائے گے آپ اسے _" اصلان کو اب بھی ساکت کھڑا دیکھ کر وہ پیشانی پر ہزار بل لے کر آرڈر دیتی اور تڑاتڑ بات سناتی طنزیہ دیکھتی واش روم میں گھس گئی_____

"یہ قدر ہے میری اور یہ حیثیت ہے میری ناراضگی کی... دیکھ لوں گا تمھیں بھی_" وہ دانت پیستا واش روم کی طرف دیکھ کر کہتا دروازے کی طرف بڑھ گیا ...

کچن میں ملازمہ کیا اس کی ذی الروح بھی موجود نہیں تھی... اب وہ کیا کرے پھر کسی سے مدد لینے کے بجائے وہ خود ہی اشکان کا فیڈر ڈھونڈنے لگا..... جس انسان نے کچن میں آ کر ایک گلاس پانی بھی نہیں پیا ہو وہ بھلا فیڈر کیسے تیار کر سکتا تھا_____

"آپ یہاں کیا کر رہے ہے_" بہت ڈھونڈ ڈھانڈ کر فیڈر اور دودھ کا ڈبا پا کر ابھی وہ ڈبے پر لکھے سارے انسٹرکشن پھڑنے میں غرق تھا کی حشم کی آواز پر تیزی سے مڑا_____

"آپ فیڈر بنانے آئے ہے_" حشم نے فوراً دانت دکھائے_اف یہ چالاک..ہوشیار لڑکا...اصلان ہونٹ بھینچ کر واپس ڈبے میں لکھی عبارت پڑھنے لگا_____

"انسٹرکشن پھڑ کر فیڈر بنائے گے میرے بھانجے کا_" حشم وہی ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا... گویا اور بھی مزے لینے کا ارادہ تھا_____

"تمھیں کوئی تکلیف ہے میں اگر اپنے بچے کے لئے فیڈر بنا رہا ہوں_" اصلان نے بھویں اٹھا کر سالے پلس بہنوئی کو گھورا_____

"نہیں مجھے کیا تکلیف ہو گی... کیپ ڈو اینگ.... بس زرا خیال سے میرے بھانجے کو الٹا سیدھا اپنے جیسا اسٹرانگ ملک نا دے دیجئے گا_" وہ شانے اچکا کر بس اسے شوخ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا... اصلان میر اور کچن میں وہ بھی فیڈر بناتے ہوئے دیکھنے کی چیز تو بنتی ہے_____

"میرا بچہ میرے جیسا ہی اسٹرانگ ہے تمھیں کوئی پرابلم_" اصلان نے فیڈر اٹھایا اب یہ فلاسک کہاں رکھا ہے وہ بری طرح سے جھنجھلایا_____

"اوکے... میں چلتا ہوں_" حشم مسکراہٹ دباتا مڑنے لگا کی اس نے پکارا_" تم زرا ادھر آؤ_" رعب سے حکم دیا_____

"جی کہیے_" وہ مڑ کر اس کے سامنے ادب سے خم ہوا_____

"فیڈر تیار کیا ہے پہلے_" حشم نے مسکراہٹ دبائی_"جی کئی بار "_

"تو یہ پکڑو اور مجھے یہ بنا کر دو اور بس دو منٹ میں_" واہ کیا شان تھی بڑے بھائی صاحب کی، سب کچھ اس کے حوالے کر کے وہ کنارے ہٹ کر کھڑے ہو گئے_____

"ہمم.... فیڈر بناؤں میں اور کریڈٹ لے یہ حضرت_" حشم ہلکے سے بڑبڑایا اور اشکان کا فیڈر تیار کرنے لگا_____

"تم نے وہ بنگلہ کیوں بیچ دیا_" اچانک سے ہی اصلان نے جو کہا حشم نے بے پرواہی سے شانے اچکائے_"ایسے ہی... ضرورت نہیں تھی اس کی... میں نے یہی آس پاس گھر لینے کا فیصلہ کیا ہے_" اصلان بس سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتا رہا تھا_____

"شکریہ... تو میں بالکل نہیں کروں گا... ادھر دو یہ فیڈر_" جیسے ہی فیڈر تیار ہوا اصلان نے اس کے ہاتھ سے فیڈر چھین لیا_"یہی امید تھی آپ سے_" حشم جل گیا_____

"مجھے بھی تم سے یہی امید ہے کی میں نے تمھارے سارے پیسے اپنے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروالئے ہیں.... فل حال تم کوئی گھر خرید نہیں رہے ہو... تمھاری پراپرٹی پر ویسے بھی ابھی تمھارا کوئی حق نہیں ہے_ تو تم برا نہیں مانوں گے ہے نا_" وہ اسے سچ مچ کا شاکڈ کرتا کچن سے نکل گیا حشم اس کے پیچھے دوڑا تھا_____

"مطلب کیا ہے لالا چاہتے کیا ہے آپ_" بیچ راستے میں وہ اصلان کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا

"میں بس یہی چاہتا ہوں کی تم اسی گھر میں رہو اور تمھاری خود داری کے لئے میں نے وہ رقم اس لئے رکھ لی ہے کی اس گھر کو تم آدھا خرید رہے ہو کل آکر پیپر سائن کر دینا...." اس نے ایک ہاتھ سے چپ چاپ کھڑے حشم کے گال چھوئے_"تمھاری ساری پراپرٹی انشاءاللہ ہاسپٹل کی صورت میں تمھیں مل جائے گی_" حشم ایک دم سے اس سے لپٹ گیا، وہ صرف زبان سے نہیں اسے دل سے اپنا بھائی مانتا تھا .....

"یہ مت سوچنا کی یہ سب میں نے اپنی بہن کی محبت میں کیا ہے_" اصلان نے اس کے شانے کو تھپکتے ہوئے سنجیدگی سے کہا_

"میں جانتا ہوں آپ نے یہ میری محبت کیا ہے_" حشم اس سے الگ ہو کر محبت سے مسکرایا_____

"بالکل نہیں..." اس کے انکار پر حشم کا منھ کھلا_"میں نہیں چاہتا میری بیوی اپنے بھائی کی محبت میں بھاگ بھاگ کر اپنے بھائی کے گھر جائے اور میں یہاں تنہا رہوں اس لئے میں نے میکہ اور بھائی کا

جھنجھٹ ہی ختم کر دیا_"وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سے حشم سے بولتا سیڑھیاں چھڑ گیا

---

"قسم سے کیا چیز ہے آپ اصلان صاحب_" حشم سر جھٹک کر اپنے روم کی طرف چلا گیا

---

*********

وہ مسکراتا ہوا بیڈ روم میں آیا تھا... بیڈ پر بیٹھی آروشا اشکان کے کپڑے بدل رہی تھی... اسے دیکھتے ہی تیکھے چتون سے اسے دیکھا_"کہاں رہ گئے تھے... ایک فیڈر بنانے میں اتنا ٹائم.... اور یہ لے جائے گے میرے بچے کو اور اسے پالیں گے_"اصلان نے دانت پیس کر اس لال مرچ کو گھروا ...

"تم سے جلدی ہی لے آیا، اب تک کپڑے ہی بدل رہی تھی تم_" وہ بھی جواب دیتا بیڈ پر ایک طرف بیٹھ گیا_____

"مجھے نا تو آپ کو اشکان کو دے دینا چاہیے تھا کی لے اسے صاف کرے تب پتہ چلتا_" وہ اس کے ہاتھ سے فیڈر چھین کر آرام سے لیٹے اشکان کو گود میں اٹھا چکی تھی.... اشکان کو صاف کرنا اصلان نے جھر جھری لی...اس کام کے لئے وہی ٹھیک تھی_____

"پہلے کیا کمپنی کھولی تھی فیڈر بنانے کی..جو جھٹ سے لے آتا_" اصلان نے صفائی بھی تو دینی تھی اس لئے اس کے خفا خفا چہرے کو دیکھتے ہوئے طنزیہ کہا_____

"ہاں تو بھاگنے کے بجائے یہی رہ کر پہلے سے سیکھ لیا ہوتا تو اتنی مشکل نہیں ہوتی_" منھ بنا کر اسے سراپا جلاتی گود میں لئے اشکان کو احتیاط سے منھ میں فیڈر دیا_____

اصلان اور کوئی بحث کئے بیڈ کی دوسری طرف آگیا.... بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہوتے ہوئے وہ اپنا موبائل اٹھا چکا تھا.... آروشا نے زرا سی گردن موڑ کر چپکے سے کچھ دوری کے فاصلے پر بیٹھے اصلان کو دیکھا..وہ اس وقت ان دونوں کو نظر انداز کرتے ہوئے موبائل میں کھویا ہوا تھا ....

آروشا کی نگاہیں بار بار اس پر ٹھہر جاتی تین مہینوں کی جدائی نے ان کے درمیان کتنے فاصلے لا دیے تھے.. ورنہ ایسا تو نہیں تھا وہ ایسی سج سنور کر اصلان کے سامنے رہے اور وہ اس پر دھیان بھی نہیں دے... اس کی بے رخی دکھانے پر آروشا کی حساس طبیعت پر پھر سے کراراوار لگا وہ بہت جبر کر کے اپنے آنسوؤں کو روک رہی تھی

اشکان فیڈر پیتے پیتے ہی اونگھنے لگا تو اس کے منھ سے فیڈر نکال کر وہ اسے کاندھے سے لگا کر ہلکے ہلکے اس کی پشت سہلانے لگی.... کچھ ہی دیر میں وہ بے خبر سو گیا آروشا اسے اپنے اور اصلان کے درمیان لٹا کر اٹھ کھڑی ہوئی.... اٹھتے ہی یہ احساس ہوا کی وہ کتنی دیر سے بنا دوپٹے کے ہے.... اس نے فوراً دوپٹے کی تلاش میں نگاہ بیڈ پر دوڑائی... دوپٹہ اس کی تکیے کے نیچے آدھا دبا ہوا تھا وہ آرام سے اسے اپنی کمر کے نیچے دبائے بیٹھا تھا

ابھی تک جو زبان چل رہی تھی وہ اشکان کی ماں کی زبان تھی مگر اب اس سے کیسے کہے اب وہ اس وقت اصلان میر کی بیوی تھی اور اصلان میر اس سے ناراض... اور نارضگی بھی ایسی جو آروشا کو کرب میں مبتلا کر چکی تھی اور وہ خود اس سے ناراض ہو چکی تھی

"اصلان میرا دوپٹہ_" وہ اس سے کچھ دوری پر آکر کھڑی ہو گئی_____

"میں نے نہیں لیا ہے_" بے نیازی سے موبائل دیکھتے ہوئے جواب دیا_____

"آپ کی تکیہ کے نیچے ہے_" وہ دانت پیستی تحمل سے ہی بولی_____

"اٹھالو_" اب بھی سارا دھیان موبائل کی ہی طرف تھا_____

"آپ ہٹ جائے نا_" وہ جھنجھلا کر اسے دیکھ رہی تھی_____

"کیوں ایسے لینے میں کیا پرابلم ہے.." اس بار بھویں اٹھا کر اسے دیکھا گیا_" اور تمھیں دوپٹے کی کیا ضرورت ہو گئی ابھی تک تو آرام سے گھوم رہی تھی... مجھ سے پردہ کرنے کا ڈرامہ مت کرو_" سر سے پیر تک اسے دیکھ کر وہ پھر سے موبائل میں ٹائپ کرنے لگا_____

"میں ڈرامے نہیں کرتی آپ کی طرح میرا دوپٹہ دے_"وہ سر سے پیر تک جل گئی..ناک پھلا کر اسے دیکھا_____

"منع تو نہیں کیا آکر لے لو_"اس نے جیسے چیلنج کیا.... آروشا نے جل کر اس کی شکل دیکھی پھر وہ غصے سے اس کی طرف آئی تھی اور اس کے کاندھے کو تھام کر کافی زور آزمائی کے بعد اس نے اپنا دوپٹہ اس کی کمر کے نیچے سے نکالا تھا_____

"اللہ انسان ہے یا پتھر..میرا سانس پھول گیا_"اس زور آزمائی سے حقیقت میں سانس پھول رہی تھی...محنت سے بنائے بال بھی چہرے پر بکھر گئے تھے_____

"نازک لوگ کیا جانے محنت کیا ہوتی ہے..یہاں سب بنا محنت کے حاصل ہو گیا تو ناچیزوں کی قدر ہے نا انسانوں کی_"اصلان اس کی شکل پر بجتا بارہ دیکھ کر اسے اور بھی جلاتا تکیہ سیدھا کر کے لیٹ گیا_____

"بنا محنت کے مل گیا.... لگتا ہے آپ کی یاداشت گم ہو گئی ہے جا کر علاج کروالیں اپنا_"تپ کر مشورے سے نواز کر وہ پیر پٹخ کر ڈریسنگ روم میں گھس گئی_____

"اللہ رے یہ زبان کی تیزی_" اصلان سر ہلا کر کہتا کروٹ بدل کر وہ سوئے ہوئے اشکان کے نرم نرم بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا_ سوئے ہوئے اشکان پر اسے بے تحاشا پیار آرہا تھا وہ جھک جھک کر اس کے گال کبھی اس کی پیشانی تو کبھی اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چوم رہا تھا_____

کچھ ہی دیر میں اس کی واپسی ہو گئی.... آروشا بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹ کر بیڈ کی طرف آئی... اصلان اسے نظر انداز کرتا اب بھی اشکان پر اپنا پیار لٹا رہا تھا_____

"اٹھ گیا تو آپ ہی سلائے گے اسے.." اس کی خفا خفا آواز پر اصلان گہری سانس لے کر سیدھا ہو گیا... جیسے ہی اس کی نگاہ آروشا پر پڑی اس نے بے ساختہ نگاہیں چرائی تھی... وہ نائٹی میں دوپٹہ سے بے نیاز اپنی طرف کا تکیہ درست کر رہی تھی_____

"اشکان کو کاٹ میں لیٹاؤ جا کر_" آروشا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے گردن موڑی.... وہ اب بڑے استحقاق سے اسے دیکھ رہا تھا.... آنکھوں میں جو کچھ بھی تھا اسے سمجھ کر وہ اس پر سے نگاہیں لٹا کر تکیہ سیدھا کرتے ہوئے لیٹنے لگی_____

"میں نے کہا اسے کاٹ میں لے جا کر سلاؤ_" اس بار آواز میں سختی تھی...." اشکان یہی سوتا ہے... آپ کو ڈسٹرب ہو رہا ہے تو جائے سوفے پر سو جائے "_

وہ دل ہی دل میں گھبرائی مگر خود کو حوصلہ دے کر اسی ٹیون میں تڑ سے جواب دیا اور کروٹ بدل کر سوتی بن گئی_____

اصلان کچھ دیر اسے گھورتا رہا تھا پھر ایک ہی جھٹکے میں اٹھا اور اس نے احتیاط سے سوتے ہوئے اشکان کو لے جا کر کاٹ میں لٹا کر وہ دوسرے ہی لمحے میں بیڈ پر تھا.... اتنی دیر میں وہ اس کی تیزی آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی.... آنکھیں اور بھی کھل گئی جب اصلان نے بڑی بے دردی سے اسے کھینچ کر اپنی گرفت میں لے لیا_____

"تمھاری زبان کی تیزی برداشت کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کی تم میرے ساتھ جو چاہے سلوک کرو.. مجھ سے بدتمیزی کرو_" ایک ہاتھ سے اس کی کمر اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر وہ ہلکی آواز میں غرایا.....وہ اس وقت اس کے اتنا قریب تھا کی اس کی گرم سانسیں بھی آروشا اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی_____

"چھوڑے مجھے... اصلان کی آنکھوں میں جنونیت دیکھ کر اسے خوف محسوس ہوا تھا اس کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر خود کو آزاد کرانا چاہا_____

"کیسے چھوڑ دوں تمھیں... اس طرح حسین پری بن کر تم مجھے رجھانے کی تو کوشش کر رہی ہو اور اب دعوت دینے کے لئے یہ نائٹی.. بھلا میں دعوت کیسے نا قبول کروں_" وہ اس کی نائٹی کے اسٹریپ میں انگوٹھا پھنسا کر اسے کھسکا چکا تھا_____

"ک.ک... کیا مطلب ہے آ... آ... آپ کا.... وہ اس کی بے باکی سے گھبرا کر ہکلا گئی... اس کے ہاتھ پوری طرح سے گستاخی پر آمادہ تھے_____

"مطلب کچھ نہیں... میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں تم سے.... جو مجھے اچھے سے نکالنا ہے.... تم نے میرے دل سے کھیلا ہے نا آروشا اصلان میر اب میں تمھیں بتاؤں گا کی کھیل کا مطلب کیا ہوتا ہے

_" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا مسکرایا.... اس کے عظم آروشا نے کس کر آنکھیں بند کر لی

_____

"چاہے آنکھیں بند کر لو مائی لائف یا اپنی تیکھی زبان... اصلان میر کے چنگل سے تم بچ نہیں سکتی_"
اس کی گردن پر جھکتے ہوئے اصلان نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر دی_____

**********

"تو پھر تم نے کیا سوچا ہے اصلان_" ماں جی نے پاس بیٹھے اصلان سے پیار سے پوچھا ابھی وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آیا تھا.. آتے ہی بیڈ روم میں جانے سے پہلے وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گیا_____
"کس بارے میں_" آنکھیں بند کر کے سوفے کی بیک پر سر رکھ کر اس نے آنکھیں بند کر لی

_____

"افووہ... مہمانوں کی لسٹ بنانے کے بارے میں_" ماں جی نے اس کا بازوں جھنجھلا کر ہلایا_____
"ماں یہ اپ کا ڈپارٹمنٹ ہے آپ ہی جانے_" زرا سی آنکھیں کھول کر ان کو دیکھ کر وہ سادگی سے بولا_____
"لسٹ تو میں بنا دوں گی مگر میں چاہتی ہوں ہانیہ کی رخصتی ہم حویلی سے کرے اپنے گاؤں جا کر_"
ماں جی خوشی خوشی اسے اپنا پروگرام بتا رہی تھی..."جیسا آپ کہے_" اس نے پھر سے آنکھیں موند لی_____

"کیا بات ہے اصلان تم اتنے چپ چپ سے کیوں ہو_ تھک گئے ہو، طبیعت ٹھیک ہے نا_" انہوں نے اس بار اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا... جب سے وہ واپس آیا تھا اس پر کام کا بوجھ بہت بڑھ گیا تھا.... راتوں کو بھی اکثر لیٹ آتا_____

"جی طبیعت ٹھیک ہے اور میں بہت بولتا پہلے بھی کبھی نہیں تھا_" وہ ہلکے سے مسکرا کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا_____

"اتنے سنجیدہ بھی نہیں تھے_" وہ اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی کو غور سے دیکھ رہی تھی

_____

"ایسی کوئی بات نہیں ماں.. بس اب آفس سنبھالنے میں لگ گیا ہوں نا اسی کی تھکن ہے... حشم کے ہاسپٹل کی بھی ساری تیاری دیکھنی پڑ رہی ہے بس اسی کی تھکن ہو جاتی ہے_" اصلان ان کے فکر مندی سے کہنے پر ان کے ہاتھ تھام کر ان کو سمجھا چکا تھا_____

"تو جاؤ آرام کرو... آتے ہی یہاں میرے پاس بیٹھ گئے... جب سے آئے ہو بیوی کو بھی کچھ ٹائم دو... وہ بیچاری کچھ کہتی نہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کی تم اس سے لاپرواہی اختیار کر جاؤ_" انہوں نے اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کچھ خفگی سے کہا تو.... اصلان ان کی نصیحت سنتے سنتے ہنسا تھا_____

"ہنسے کیوں..." انہوں نے بیٹے کو پیار سے دیکھا_____

"دیکھ رہا ہوں بہو اب بیٹے سے پیاری ہو گئی ہے آپ کو... آپ اس کے لئے مجھے ڈانٹ رہی ہے_" اس نے مصنوعی خفگی سے کہا تو انہوں نے ہنس کر اس کے چہرے پر چپت لگائی_____

"بیٹا بہو ایک سے ہے میرے لئے..." وہ ہنس کر سنجیدہ ہو گئی_____

"اصلان ایک بات کہوں.." اصلان نے بھی سنجیدہ ہو کر ان کا چہرہ دیکھا_" آروشا تم سے بہت محبت کرتی ہے... اب اسے کبھی ستانا مت... نا اس کی محبت کا امتحان لینا.... میں نے دیکھا ہے ان تین مہینوں میں اس کی محبت.. تم نہیں تھے تو اس نے ساری خوشیاں خود پر حرام کر لی تھی اور اب تم آ گئے ہو تو پھر بھی وہ بات نہیں ہے.. تم دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہے نا_" سنجیدگی سے کہتے کہتے انہوں نے تشویش سی ہوئی.... اصلان نے گہری سانس لے کر ان کا ہاتھ چھوڑ دیا_____

"کچھ نہیں ماں... ہمارے بیچ سب نارمل ہے شاید آپ کی بہو بیٹے کے آنے کے بعد سمجھ دار ہو گئی ہے_ آپ شکر کرے کی اسے عقل آ گئی اور کم بولنے لگی وہ_" بولتے بولتے اس نے بات کو مزاق کا رنگ دے کر ان کی فکر دور کر دی_____

"مجھے وہی اپنی بہو چاہیے بے تحاشا ہنستی بولتی اور بے تحاشا کھاتی پیتی_" وہ جیسے ہی بولی اصلان نے بے ساختہ قہقہہ لگایا تھا... اس کے قہقہہ لگانے پر وہ بھی ہنس دی تھی_____

**********

اپنے بیڈ روم کا ڈور کھول کر وہ جیسے ہی اندر آیا اس کی پہلی نگاہ کام میں مصروف آروشا پر پڑی تھی....
ڈھیروں کپڑے پھیلائے وہ سب پیک کر رہی تھی... انہیں کل حویلی کے لئے نکلنا تھا اس لئے وہ آج کپڑے وغیرہ سب رکھ رہی تھی_____

"تمھیں کوئی اور ٹائم نہیں ملا اس کام کے لئے... جو میرے آنے کے وقت ہی سارا پھیلاوا کر کے بیٹھی ہو_" اصلان نے ناگواری سے بیڈ پر پھیلے کپڑے اور بھی چیزیں دیکھی_ آروشا چونک کر مڑی... وہ ٹائی کی ناٹ کھولتا اسے ہی دیکھ رہا تھا_____

"مجھے کیا معلوم تھا کی آج آپ کی شاہی سواری اتنی جلدی آجائے گی ورنہ دن ہی میں کر لیتی... میں نے سوچا آپ تو آدھی رات کے بعد ہی تشریف لائیں گے_" وہ زرا دیر کے لئے ٹھہری تھی پھر اسی مصروفیت سے طنز کے تیر مارتی کپڑے تہہ کر کے رکھنے لگی_____

"تو تم کون سا میرے انتظار میں رہتی ہو... جو میں جلدی آنے کی کوشش کروں_" وہ بھی اسی انداز میں طنز کرتا اب اپنا کوٹ اتار رہا تھا.... نگاہیں اس کے غصے سے اور بھی گلابی ہوتے چہرے پر تھی

_____

"ہاں کیوں کروں آپ کا انتظار... جہاں جائے جب تک گھومے.. آپ تو اپنی مرضی کے مالک_" چیخ کر جواب دیا اور ہاتھوں میں اور بھی تیزی آگئ جس کے نتیجے میں جو کپڑے سلیقے سے رکھے جا رہے تھے وہ ٹھونسے جا رہے تھے اب_____

"یس آف کورس... میں اپنی مرضی کا مالک ہوں... اس میں کوئی شک_" آروشا نے ناک چھڑا کر اس کی تنی گردن دیکھی دل کہا آج ضرور اس کی مغرور ناک توڑ دے... جس پر اسے ہمیشہ پیار آتا ہے مگر ناک کے بدلے میں اپنی ناک کی قربانی نہیں دینی اس لئے اس بار چپ ہی رہی البتہ اب کپڑوں کی ہی شامت آگئی_____

"اشکان کہاں ہے... ہر وقت جب بھی دیکھو تم اس کی ذمہ داری سے فری ہی نظر آتی ہو_" وہ خاموش رہے یہ بھی برداشت نہیں تھا اسے... جانتا تھا اشکان کہاں ہے مگر پھر بھی پوچھ لیا وہ بھی طنز کے ساتھ_____

"حشم اور ہانیہ شاپنگ پر گئے ہیں.. اسے بھی ساتھ لے کر گئے ہیں_" وہ اب لڑنے کے موڈ میں نہیں تھی اس لئے تحمل سے جواب دے کر اور بھی جلدی جلدی باقی چیزیں رکھنے لگی

_____

اصلان بیڈ پر ایک طرف بیٹھ کر جھک کر جوتے اتارتے ہوئے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا... جب سے اس نے اسے ماسی سے ملایا تھا مجال ہے جو اب آروشا بی بی کا حلیہ خراب ہو سکے... ہر وقت نئی نویلی دلہن کی طرح سجی وہ اصلان کے لئے ہر روز ایک نیا امتحان بن جاتی تھی.... اب بھی پنک ڈریس میں وہ بھی اسی رنگ میں ڈوبی لگ رہی تھی.... اس کی ہر حرکت سے اس کے ہاتھوں میں سجی چوڑیاں بھی بڑا مدھر سا شور مچا رہی تھی .....

اصلان کی نگاہ اس کے ہاتھوں میں پہنے اس بریسلٹ پر گئی جو اس نے بڑی چاہت سے اسے پہنایا تھا... اس کے ہونٹوں پر بڑی خوبصورت سی مسکراہٹ آئی_____

آروشا کتنی دیر سے اس کی نگاہوں کے ارتکاز کو محسوس کرتے ہوئے اب نروس سی ہونے لگی تھی... ایک تو اس کی نگاہ تھی کی دل میں اتر جاتی تھی_ اب بھی اس کا دل مچل کر کہنے لگا کی وہ اس کے پاس چلی جائے اور اسے ایک بار منانے کی کوشش تو کر لے مگر ہر بار کی طرح اپنے دل کو جھڑک کر اس نے سمجھا لیا.....

اصلان میر کے سنگین الفاظ یاد آتے تو وہ ہر بار اپنے جذبات پر قابو پا جاتی... اس پر سے اصلان کا زبردستی اسے حاصل کرنا.. گویا وہ اس کی بیوی نا ہو کر بس ایک کھلونا ہو... آروشا کی آنکھیں نم سی ہوئی... اس کے سامنے ٹھہرے رہنا دشوار لگنے لگا تو وہ سارے بچے کپڑوں کو الماری میں ٹھونس کر الماری بند کر کے بیڈ تک آ گئی_____

یہ اچانک اسے سب سمیٹ سمٹ کر روم سے نکلتے دیکھ کر اصلان نے تیزی سے اٹھ کر جاتی ہوئی آروشا کی کلائی جکڑ لی_" میں نے تم سے کہا تم روم سے باہر جاؤ_"اس کے بلا وجہ کے رعب جھاڑنے پر وہ بل کھا کر پلٹی_____

"غلام نہیں ہوں آپ کی بیوی ہوں میں... اس سلوک کی مستحق نہیں ہوں میں اصلان جو آپ میرے ساتھ رکھے ہوئے ہیں_"وہ مشکل سے اب اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی

_____

اصلان نے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا..."تم تو کس سلوک کی مستحق ہو یہ تم جان ہی نہیں پائی اور نا جان پا رہی ہو_" اسے اپنے سینے میں جکڑ کر اصلان نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی

پھر اپنے لب وہاں رکھ کر اس کے ہونٹ پھسلے تھے_ وہ تڑپ کر اس سے دور ہونے لگی مگر اس کی گرفت اور بھی سخت ہوئی تھی_____

"آروشا اصلان میر... میری گرفت سے میری زندگی سے تم کبھی بھی نکل کر نہیں جا سکتی.... میں جب چاہوں جیسے چاہوں تمھیں چاہوں گا_" وہ اس کی گردن پر جھکا اپنی سی ہی کرتا اسے بے بس کر چکا تھا_ اس کے لاکھ احتجاج کے باوجود بھی وہ اپنی من مانی کرنے لگا تھا.... آروشا بھی نا چاہتے ہوئے اس کی من مانیوں پر اس کی چاہتوں میں کھوتی چلی گئی تھی_____

**********

"یہ ہم کہاں جا رہے ہے... یہ تو گاؤں جانے کا راستہ نہیں ہے_" کار کو انجان راستے پر مڑتے دیکھ کر اس نے فوراً گردن موڑ کر ڈرائیو کرتے اصلان سے پیچین ہو کر پوچھا_____

"فل حال ہم کچھ گھنٹوں کے لئے کہیں اور جا رہے ہیں_" اصلان نے زرا سی گردن موڑ کر بتایا اور کار کی اسپیڈ بڑھا دی_____

"کیا مطلب کی کہیں اور جا رہے ہیں... اسی لئے آپ نے جلدی جلدی نکلنے کا بول کر مجھے سونے بھی نہیں دیا اور یہ بیچ راستے میں کون سا پروگرام بن گیا... مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ.. مجھے حویلی پہنچا دے پھر جہاں دل کہے وہی جائے جو آپ کا کام ہے_" اصلان سکون سے کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس کی لگاتار چلتی زبان سے جھڑتے پھولوں کو مسکرا مسکرا کر وصول کر رہا تھا .....

ماں جی بولتی ہے ان کی بہو کم بولنے لگی ہے... کبھی آکر بیڈ روم میں دیکھ لیں یا وہ انہیں بھی ساتھ لے لیتا وہ دیکھ لیتی ان کی بہو بولنے کے ساتھ طنز بھی خوب کرنے لگی تھی... اس سے ڈرنا تو ایک بچے کی ماں بنتے ہی وہ چھوڑ چکی ہے... دو چار ہو گئے تو وہ اس کا قتل ہی کر دیں گی.. اصلان نے سوچ کر جھرجھری لی_____

"سن نہیں رہے ہے آپ.... بس ہیروں بن کر خاموش بیٹھے ہیں_" وہ اس کی تیاری پر بھی تپی ہوئی تھی.... گرے پینٹ پر لائٹ پیچ شرٹ... کالے بالوں کا اچھا سا ہیئر اسٹائل... ہاتھوں میں گھڑی اور آنکھوں پر لگا بلیک گلاسیز... آروشا کا دل اس کی طرف بھاگا جا رہا تھا وہ لاکھ جتن کے باوجود بھی ہر بار اسے دیکھنے سے خود کو روک نہیں پا رہی تھی_____

"چپ نہیں رہوں تو کیا ہیروں والے رومانس بھی کروں_" بلیک گلاسیز کے پیچھے چھپی آنکھیں اس کے بنتے بگڑتے منہ کو دیکھ کر بس مسکرا رہی تھی_____

"آپ سے اور کیا امید ہے... اپنا مطلب تو پورا کر ہی رہے ہے_" آروشا نے طنز سے اسے سر سے پیر تک گھورا_____

"سچ بتاؤ... کیا بس میں ایسا چاہتا ہوں.. میرے قریب آکر تم خود سب کچھ بھول نہیں جاتی ہو_" وہ ایک دم سے زرا سا اس کی طرف جھک کر سرگوشی نما آواز میں بے باکی سے بولا_____

"اللہ توبہ..." آروشا کانوں تک سرخ ہو گئی اس کے بازوں پر ہاتھ رکھ کر دھکا دیا تو اصلان مسکراہٹ چھپاتا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور سارا دھیان ڈرائیو پر لگانا چاہا_____

"کتنے بے شرم ہو گئے ہیں آپ اصلان.... ضرور آپ بہت ہی بے شرموں کی سنگت میں رہنے لگے ہے جو آدھی رات تک گھر سے غائب رہتے ہیں اس کا ہی اثر ہے_" وہ اس سے نگاہیں چراتی اپنے چہرے کو بار بار چھوتی خود کو نارمل کرنا چاہتی تھی_____

"ایک نیا الزام.. تمھیں کیا لگتا ہے میں غیر عورتوں کے ساتھ رہتا ہوں_" اس نے چہرہ موڑ کر ایک نگاہ اس پر ڈالی_____

"میرے علاوہ کون آپ کو گھاس ڈالیں گا_" کافی تپا، جلا اور بہت ہی سڑا سا جواب آیا_____

"کہو تو دکھا دوں ایک ہی اشارے پر گھاس ڈالنے والیوں کی لاین لگا دوں گا_" اسے چھیڑنے میں اصلان کو مزا آرہا تھا_____

"جائے کر لیں.. مجھے معلوم ہے آپ ایسا کبھی نہیں کرے گے ایسے ہی تھوڑی آپ پر اعتبار کر کے اپنا دل دے دیا تھا... آپ پر مکمل اعتبار ہے_" اس کے بے ساختہ جواب پر اصلان اس بار چپ سا ہو گیا... وہ ایسی ہی تھی دل کی صاف... معصوم.. محبت میں حد تک چلی جانے والی_____

"اہنہ... چلے ہے مجھے جلانے...." ناک چھڑا کر وہ منھ بناتی پھر سے کار ونڈو سے باہر دیکھنے لگی

_"اصلان کہاں جا رہے ہے ہم_" پھر سے وہی پہنچی جہاں سے شروعات ہوئی تھی_____

"جہاں لے جا رہا ہوں خاموشی سے بیٹھی رہو کچھ ہی دیر میں خود ہی دیکھ لینا_" اب وہ سنجیدہ تھا نا کوئی طنز نا کوئی پیار .....

"ٹھیک ہے... ماں جی کچھ بولی نا تو آپ کو ہی آگے کر دوں گی آج ہی مایوں رکھا ہوا ہے اور میں ہی نہیں رہوں گی... ہائے اللہ یعنی میرے بھائی کا مایوں.. میری بیسٹی کا مایوں اور میں غائب ہو جاؤں_ اللہ سمجھے آپ کو اصلان جانے کیوں ہر موقعے پر آپ مجھے اتنا ستاتے ہیں_" وہ اب لگاتار بولنا شروع ہو گئی تھی... اس کی طرف سے اپنے کان بند کر کے وہ اپنی منزل پر گامزن تھا_____

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

exponovels

حویلی میں ان کاریں رکی تو ملازمین تیزی سے آگے بڑھے تھے...ماں جی کے ہمراہ ندا صدا اور اشکان کو لئے ہوئے حشم اور ہانیہ سب نے ہی حویلی میں قدم رکھا تھا .....

کتنے وقت بعد انہوں نے حویلی میں آنا نصیب ہوا تھا... اماں جان کی یادیں ہر طرف بکھری ہوئی تھی.... آج وہ ہوتی تو سب سے زیادہ وہ خوش ہوتی...ماں جی کی آنکھیں نم سی ہونے لگی_____

اماں جان کے ساتھ ساتھ انہیں آسیہ بیگم کی بھی یاد آئی تھی... ایک ان کے حسد میں وہ کیا سے کیا بن گئی اور ان کی عبرت ناک موت... انہوں نے آنسو پونچھتے ہوئے چپکے سے ندا صدا کی طرف دیکھا... وہ اب بارہ سال کی ہو گئی تھی اب بھی بچیاں تھی.... انہوں نے اور اصلان نے اس طرح انہیں سنبھالا کی وہ جلد ہی ماں کی طرف سے دیا گیا غم بھول گئی تھی.. ویسے بھی وہ ابھی بچیاں تھی

_____

اب بھی ہر طرف چہچہاتے ہوئے چاروں طرف دوڑ رہی تھی... ندا صدا سے ہو کر ان کی نگاہ ہانیہ پر گئی... ہمیشہ کی طرح اس کی حشم سے جنگ چل رہی تھی موضوع اشکان تھا جسے وہ اب لینا چاہتی تھی

_____

"تم جاؤ اب اپنے روم میں ہی رہو... شام میں مایوں ہے تمھارا.. اب شادی کے بعد لڑ لینا حشم سے _"انہوں نے اچانک ہی ہانیہ کو حکم دیا تو اس کا منہ بن گیا_____

"یہ مجھے اشکان کو دے دیں تو میں اس کی بندر جیسی شکل بھی نہیں دیکھوں_" وہ ابھی اس سے اچھے سے ناراض تھی.. " آئینہ میں اپنی دیکھ لینا بندریا سے کم نہیں... نہیں بلکہ بندریا کے ساتھ چھوٹی سی ہتھنی بھی_" حشم کون سا کم تھا بدلہ چکا کر اشکان کو کر اپنے روم کی طرف بھاگ گیا_ وہ اس کے پیچھے بھاگتی کی ماں جی نے اس کا بازوں جکڑ لیا_____

"خبر دار جو اس کے روم میں گئی.. غضب خدا کا دو دن بعد رخصتی ہے اور دونوں کو لڑنے سے فرصت نہیں... جاؤ اپنے روم میں_" ان کی ایک ڈانٹ پر وہ تیزی سے اپنے روم کی طرف دوڑی گئی تھی_____

"کب تک اصلان آروشا کو لے کر نہیں آتا تب تک میں کوئی اور کام کر لیتی ہوں... اصلان آجائے گا تو سب سنبھال ہی لیں گا_" وہ سکون سے بول کر پہلے کچن کی طرف مڑی تا کی پہلے وہاں کے نظام دیکھ لیں.... مہمان بھی شام تک پہنچ ہی جائے گے_____

_

**********

"یہ آپ مجھے کہاں لے آئے_"کار بڑی سی پارکینگ میں رکی تو آروشا نے حیرت سے شاندار سی بلڈنگ دیکھا وہ اسے مال لے کر آیا تھا_____

"تمھیں شاپنگ نہیں کرنی.." اصلان نے کار بند کرتے ہوئے مڑ کر اس کی حیران حیران شکل دیکھی_____

"میری شاپنگ ہو چکی تھی.... میں ماں اور ہانو کے ساتھ سب لے چکی_"بڑے روٹھے ہوئے انداز میں منھ بنا کر کہا گیا_____

"اس سے مجھے مطلب نہیں.. میں چاہتا ہوں میری بیوی اپنے بھائی کی شادی میں اپنے شوہر کی پسند کے ڈریسز پہنے_"اصلان اسٹیرنگ پر ہاتھ رکھتا آدھا اس کی طرف گھوما ہوا تھا_____

"اچھا بڑی جلدی خیال آ گیا... اس کی آنکھوں میں اب بھی شکوہ تھا_____

"تم میری ضرورت پوری کرتی ہو تو میرا بھی تو کچھ فرض ہے_" اس کے الفاظ... ان آنکھوں میں کیا تھا وہ بلیک گلاسیز کی وجہ سے دیکھ نہیں پائی مگر آروشا کے دل میں چھایا ہوا خوشی کا احساس بھک سے اڑ گیا_____

"بات اگر ضرورت کی ہے تو.. ضرورت بھر میں شاپنگ کر چکی مجھے آپ کی اور عنایات نہیں چاہیئے..... حویلی چلے اشکان پریشان کر رہا ہو گا_" آروشا کا چہرہ بے تاثر سا ہو گیا... اصلان نے اپنی کنپٹی ایک انگلی سے کھجلائی_____

"چلو شاباش اترو... ہمیں ویسے بھی دیر ہو رہی ہے_" اس بار پیار سے اس کے گال چھوتے ہوئے چمکارا_____

"کہا نا نہیں جانا..." پوری جارحیت سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا تھا... اصلان کے اعصاب تن گئے_" میری نرمی کا غلط فائدہ مت اٹھاؤ.... یہ مت بھولو تمھارا انکار کبھی نہیں چلا... اس لئے خاموشی سے اتر جاؤ_" اصلان نے سختی سے اس کے جبڑے اپنے ہاتھ میں جکڑ کر سختی سے ہی کہا_____

آروشا اس کے تیور دیکھ کر بس اسے دیکھتی رہی تھی پھر اس کے ہاتھ سے اپنے جبڑے چھڑا کر وہ تیزی سے کار کا ڈور کھول کر نیچے اتری تھی ....

"لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے ان پر ہی فٹ ہے_" وہ بڑبڑا کر اپنی طرف کا ڈور کھول کر نیچے اترا تھا_____

*******************

آج حویلی کی رونق دیکھنے ہی کے لائق تھی... ہر طرف روشنیاں... ہر طرف پھولوں کی سجاوٹ... پوری حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی تھی... ہر طرف ہنسنے بولنے کی آوازیں.... اصلان میر کی بہن کی شادی تھی تو سارا گاؤں اس شاندار شادی کو دیکھنے کے لئے امڈا آرہا تھا..... اس شادی میں گاؤں کے رواج کے مطابق... مردوں کا الگ اور عورتوں کا الگ انتظام کیا گیا تھا_____

ماں جی آج بہت خوش تھی.... سوبر سی وہ ہلکی پھلکی تیاری میں بھی وہ کسی ریاست کی ملکہ ہی لگ رہی تھی..... ڈھیروں کام دیکھتی کبھی اس کو ہدایت کرتی کبھی مہمان خواتین میں بیٹھتی وہ بہت مصروف تھی_____

ساری رسموں کو انجام دینے کے بعد رخصتی کی گھڑی آئی... رخصتی بھی کیا بس ہانیہ کو اس کے روم کے بجائے اس دن دونوں کے لئے خصوصی تیار کئے گئے روم میں لے جایا گیا تھا .....

آدھی رات تک کچھ ہنگامے سر دپڑے تو آروشا اپنے نئے دوستوں میں گھرے حشم کو گھسیٹتی ہوئی اس کے روم تک لے آئی تھی_____

"کب تک میری دوست کو انتظار کروانا ہے میرے راجا بھیا_" وہ اسے بازوں سے پکڑے اس کے روم کے دروازے تک لے آئی تھی_____

"تھوڑا ویٹ کرنے دے شاید اسی سے اس کے وزن میں کچھ کمی آجائے_" حشم جھک کر اس کے کانوں میں شرارت سے کہتا ہنسا.. اس کے ساتھ آروشا اسے نثار ہوتی نگاہوں سے دیکھتی خوشی سے ہنسی تھی_ سچی خوشی سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا دولہا بن کر اس پر اتنا روپ آیا تھا وہ اس وقت وجاہت کا نمونہ لگ رہا تھا_____

"چلے حشم بھائی.. ہمارا نیگ نکالے.. تبھی آپ کو روم میں اینٹری ملیں گی_" ان دونوں کو دروازے پر کھڑی نداصدا اور ہانیہ کی کزنز نے روکا تھا_____

"نیگ پھر سے نیگ ایسا کرو... تم لوگ جا کر اصلان لالا سے نیگ لے لو میرے پیسے ان ہی کے پاس ہے_" حشم نے بیچارگی سے اپنے خالی جیب دکھاتے ہوئے ان لوگوں کی پلٹن کو دیکھا

_____

"اصلان لالا سے ہمیں جوتے نہیں کھانے... چلے شاباش ہمارا نیگ ہمیں دے دیں_" وہ سب ایک ہی کورس میں اس سے بولی تھی... حشم نے بیچارگی سے اپنی پیاری بہن کو دیکھا... وہ اچھا خاصا بھاری دوپٹہ کمر پر کس کر میدان میں اتری ...

"کیا بحث لگائی ہوئی ہے تم لوگوں نے.... وہ لوگ زور و شور سے نیگ پر بحث کر رہی تھی کی ایک ہی آواز پر سب کی سب خاموش ہو گئی_____

حشم نے شکر کا سانس لیا اصلان کو وہاں آتے دیکھ کر.. بہن سے مدد مانگی تو بہن صاحبہ بس کب سے زبان کے جوہر دکھا رہی تھی معاملہ تو وہی کا وہی رہ گیا... وہ اب کھڑے کھڑے تھک گیا تھا

_____

"یہ کوئی بحث کا ٹائم ہے... پیسے چاہیے یہ لو..." واہ کیا شان تھی دیو صاحب کی اس نے ایک ہی سیکنڈ میں نوٹوں کی گڈی نکالی اور ان کے ہاتھ میں تھما دی... لو سارا معاملہ رفع دفع... سب ہنستی کھکھلاتی میدان صاف کر کے یہ جا اور وہ جا_____

"اللہ آپ کی گودی ہری کرے لالا... میرا دل خوش کر دیا آپ نے_" حشم تو مارے خوشی کے ملکہ جذبات بن کر اس سے لپٹ گیا_____

"کیا بکواس ہے یہ.. سدھر جاؤ اب... اور آپ میڈم جائے ماں آپ کو بلا رہی ہے_" وہ حشم کو پرے کرتا مسکراتی آروشا سا بولا ....

"جاتی ہوں بس ایک کام..." وہ مسکرا کر بیڈ روم کے ڈور پر دونوں ہاتھ رکھ پھیل گئی... اصلان نے تاسف سے اپنی گردن ہلائی اور حشم نے پیشانی پر ہاتھ مارا... جتنی بھی رسمیں ہوئی ہے وہ کبھی اس کی بہن بن کر کبھی اس کی سالی بن کر نیگ نکلوا چکی تھی.. اب بھی اس کا وہی ارادہ تھا_____

"چلو لاؤ میرا نیگ... تو ہی تمھیں جانے دوں گی_" حشم کے آگے اس نے اپنی ہتھیلی پھیلائی... اصلان نے اس کی مہندی کے ڈیزائن سے سجی ہتھیلی اور پھر پورا ہاتھ دیکھا.... چوڑی گنگن گجرے سے سجی اس کی کلائی جب ہاتھوں کا یہ حال ہے تو... اصلان اب فرصت سے اسے دیکھنا چاہتا تھا

_____

"آشو تو پھر شروع ہو گئی... قسم سے میں بہت تھک گیا ہوں..." حشم نے گردن لڑھکا کر اپنا بھائی والے آخری حربے کو آزمایا جس سے وہ پگھل جاتی تھی_____

"میرا اچھا والا بابو بھیا بہت تھک گیا ہے بس اس بار... روز روز تو شادی تھوڑی نہیں ہونی ہے_" وہ ابھی رحم کھانے کے موڈ میں بالکل نہیں تھی... اس کے گال نوچ کر پیار سے چمکارا_"لاؤ نیگ ...

"میں دیتا ہوں نانیگ... ساری رات وصولتی رہنا.... اسے چھوڑو_" اصلان نے اس کی دونوں کلائی کو جکڑ کر جھکا اور اس کی ہتھیلی کو اپنے لبوں سے چھوتا سیدھا ہو گیا.... آروشا کی آنکھیں کھل گئی اس کی بے شرمی پر.... صرف یہی پر بس نہیں کیا تیزی سے اسے اٹھا کر اپنے بازوؤں میں بھر کر وہ چلتا بنا .....

زندگی میں پہلی بار اسے بہنوئی صاحب کی یہ حرکت بہت اچھی لگی... اسی بہانے وہ آزاد تو ہوا..." شکریہ دیو صاحب... یاد رکھے گے آپ کا احسان_" وہ ہلکے سے کہہ کر تیزی سے اپنے روم میں گھسا تھا_____

******************

"کیا بد تمیزی ہے یہ... سارے مہمان ہے کوئی دیکھ لیں گا تو_" آرو شاغصے سے زیادہ گھبرا رہی تھی کی کہیں کوئی دیکھ نا لیں... اس پر تو کوئی اثر نہیں ہونا مگر وہ شرم وحیا رکھتی تھی_____

"دیکھنے دو...." وہ اس کے چہرے پر نگاہ جمائے ہوئے اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ رہا تھا

_____

"آپ کو تو شرم ہے ہی نہیں لیکن مجھے ہے.... چھوڑے مجھے_" وہ جل کر کہتی بری طرح سے مچلی

_____

"آہستہ میری جان گرا دیا تو مجھے ہی کوسوں گی..." اصلان نے ہنستے ہوئے اسے اور بھی بازوؤں میں سمیٹا_____

"گرا کر تو دکھائے حشر کر دوں گی آپ کا_" ناراضگی سے اس کے گلے میں اپنے ہاتھ ڈال دیے.. بہر حال گر کر چوٹ نہیں لگوانا تھا_____

"حشر تو ویسے بھی بگاڑ رہی ہو تم میرا... آج تو اصلان میر اپنا ہوش ہی کھو رہا ہے_" وہ والہانہ محبت سے اسے دیکھتا جھکا تھا... آج کتنے دنوں بعد آروشا کو ان آنکھوں میں وہی محبت نظر آئی جو اس کی ملکیت تھی کبھی_اس کی آنکھوں میں تیزی سے پانی جما ہوا_____

"نو نو... رونا نہیں..." اصلان نے تیزی سے ٹوکا_" آج سب بتا دوں گا ساری باتیں کلئیر کر دوں گا... ساتھ ہی اپنا ڈھیروں ڈھیر پیار بھی_" وہ اسے آہستہ سے اپنے بازوؤں سے اتار کر سیدھا کھڑا کر چکا تھا.... بیڈ روم لاک تھا اس لئے اسے آروشا کو اتارنا پڑا_____

وہ کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے اس کے ہمراہ روم میں داخل ہوئی تھی... جیسے ہی روم میں وہ لوگ داخل ہوئے پھولوں کی بارش آروشا پر اور ساتھ میں اصلان پر بھی ہوئی تھی_____

"ہماری نئی زندگی کی شروعات میں تمھارا ویلکم ہے مائی لائف..." وہ پیچھے سے اسے اپنی بانہوں میں بھر کر سرگوشی میں بولا..... آروشا منہ کھولے چاروں طرف دیکھ رہی تھی.. ہر طرف سرخ گلاب اور کینڈلز اس نے پورا روم ہی سجا دیا تھا_____

"کیسا لگ رہا ہے سب.." اصلان نے اس کا رخ موڑ کر اپنے مقابل میں کرتے ہوئے محبت سے ان گرین آنکھوں میں جھانکا_____

"آپ نے معاف ...

"کچھ نہیں..." اصلان نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی..." پچھلی کوئی بات نہیں... کوئی صفائی نہیں.... کوئی معافی نہیں... ہمارا جو ہے وہ آج ہے... ہمارے لئے یہی کافی ہے کی ہم ایک دوسرے سے بے پناہ عشق کرتے ہیں_"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا اپنی خوبصورت آواز سے اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا_____

آروشا کا دل گھبرایا... سب ٹھیک ہو گیا مگر اس قدم کا کیا جو وہ اس کی ناراضگی کے سبب اٹھا چکی تھی... اور اب جو اصلان کو پتہ چلا تو وہ کیسے پھر اس کی ناراضگی سہیں گی... اس کا دل بری طرح سے گھبرایا اور ایک دم سے اس کی طبیعت مالش ہوئی.... وہ منھ پر ہاتھ رکھ کر واش روم بھاگی تھی

_____

"کیا ہوا روشا... تمھاری طبیعت تو صحیح ہے..." وہ واش روم کے بند دروازے پر بے حد پریشان کھڑا اس کی آواز سن رہا تھا... اسے ویٹینگ ہو رہی تھی_____

"میں ٹھیک ہوں اصلان بس زیادہ کھا لیا تھا اس لئے.... آپ بیٹھے میں آ رہی ہوں_" پسینے پسینے ہوتے اپنے چہرے کو شیشے میں دیکھتے وہ بمشکل بولی تھی اور ایک بار پھر وہ بے سن پر جھک گئی

_____

"باہر آؤ ہم ڈاکٹر کے یہاں چل رہے ہے_" وہ فکر مندی سے کہتا بیڈ تک آیا تھا اور پھر وہاں بیٹھ کر وہ اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا... موبائل نکال کر اس نے ڈاکٹر کا نمبر ملایا اور ان کے ہونے کا کنفرم کر کے اس نے موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھ کر دراز کھولی....
اصلان نے تعجب سے وہ بھری ہوی پلس دیکھی اور اس کے ساتھ وہ چھوٹی سی چیز اٹھائی تھی.....
پھر دوبارہ دراز زور سے بند کرتے ہوئے وہ واش روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگا_____

ایک بار پھر آروشا نے اپنی نادانی سے اس کے غصے کو ہوا دے دی تھی... وہ اب جبڑے بھینچے اس کے باہر نکلنے کا منتظر تھا_____

*****************

ہانیہ بڑے آرام سے واش روم میں گھس کر شاور لیتے حشم کو اب کچا چبانے کی سوچتے ہوئے.. مٹھیاں بھینچے منتظر تھی... یہ حشم کا بچہ آدھے گھنٹے سے واش روم میں گھسا اسے بری طرح سے تپا گیا تھا_____

دل تو کہہ رہا تھا کی ساری تیاری بگاڑ کر اچھے سے چڑیل بن کر اسے ڈرائے مگر اس دل کا کیا کرتی جو اپنی تعریف اس کے منھ سے سننا چاہتا تھا... سب نے آج دل کھول کر تعریف کی تھی اس پر غضب کا روپ چھڑا تھا اب اس روپ کی بجلی ساجن پر گرائے بغیر وہ بھلا کیسے چڑیل بن جائے_____

کھٹ کی آواز پر ہانیہ نے شعلہ ور نگاہوں سے نکھرے نکھرے حشم پر ڈالی... وہ ٹاول سے سر پوچھتا ڈھیلے ڈھالے ٹراوزر اور ہاف شرٹ میں تھا اب.... "کمینے کا رنگ کیوں اتنا سرخ و سفید ہے.... اتنا میک اپ تھوپنے کے باوجود بھی میرا رنگ اس سے کم ہی لگ رہا ہے_" وہ دل میں ہی سوچ کر جلی تھی_____

اس کی سرخ و سفید رنگت ابھی اور دمک رہی تھی... گرے آنکھوں کی چمک اور گولڈن براؤن بال... ہانیہ دلہن ہو کر بھی اسے دیکھنے میں کھو سی گئی_____

"ایسے تو مت دیکھو مجھے شرم آ رہی ہے_" اللہ رے یہ مسخروں والا اس کا انداز.. ہانیہ نے دانت پیس کر اپنی کلائیوں میں سے چوڑیاں اتارنے کی کوشش کی .....

"ارے ارے تم تو ناراض ہی ہو گئی_" وہ ٹاول پھینک پھانک کر جمپ لگاتا ایک ہی لمحے میں بیڈ پر تھا اور اس کی کلائی پکڑ لی_____

"جاؤ تھوڑا اور رگڑ لو خود کو شاید سفید بندر سے ملنے لگو_" وہ اس کی گرفت سے کلائی چھڑا کر شعلے اگلنے لگی.... "تم بھی چلو شاید میرے جیسا رنگ ہی نکل آئے_" وہ شرارت سے ہانیہ کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو نگاہوں میں لے کر شرارت سے بولا_____

"تمھیں ہی مبارک ہو یہ سفید چمڑی... ہم کسی سے کم ہے کیا_" ہانیہ نے گردن اکڑا کر منھ ٹھیڑا کیا _کہہ تو وہ سچ ہی رہی تھی آج واقعی وہ دلہن بنی اچھوں اچھوں کو مات دے رہی تھی.... سر سے پیر تک سجی حشم کی گرے آنکھیں اور بھی چمک گئی_____

"کہہ تو تم صحیح ہی رہی ہو لیکن یہ اتنا میک اپ تھوپ کر کتنے کلو وزن بڑھا تیرا_" اس کی شوخی پر ہانیہ کو بری طرح سے غصہ آیا ....

"تم نا.... وہ غصے سے بول نہیں پائی.... بس پاس پڑا تکیہ اٹھا کر اسے کھینچ مارا... حشم تکیہ کینچ کر کے اسے گود میں رکھ کر اسے فرصت سے دیکھنے لگا_____

"ویسے ایک بات ہے میک اپ نے کمال کر دیا تو میرے برابر رنگ میں تو ہو ہی گئی ہے_" اس کی شوخیاں عروج پر تھی_____

"مرو تم... تم اس قابل ہی نہیں تھے کی میں تم سے شادی کرتی_" ہانیہ کو غصے کے ساتھ ساتھ اب رونا بھی آنے لگا اور اس پہلے وہ پورا منھ کھول کر شروع ہو جاتی حشم گھبرا کر جلدی سے اسے منانے لگا_____

"ارے یار مزاق کر رہا تھا... تم تو اتنی حسین لگ رہی ہو میرا دل و جگر.. گردے... پھیپھڑے سب ہاتھ سے نکلے جا رہے ہیں_" ہانیہ نے پھر بھی رونی شکل بنا کر اس کے کاندھے پر زور دار ہاتھ مارا

_____

"تم نہیں سدھر سکتے.. اتنا تیار ہوئی اتنی دیر سے کمر درد کے باوجود بھی بیٹھی تمھارا انتظار کر رہی تھی.. تم آدھا گھنٹا ڈور پر لڑ کر آدھا گھنٹہ خود کو رگڑ رگڑ کر مانجھ کر اب آئے میرے پاس... اور بس میرا دل جلا رہے ہو... یہ بھی نہیں ہو سکا کی میری منھ دکھائی ہی مجھے دے دو_" حشم آرام سے مٹھی بنا کر لبوں پر رکھے اس کی شکایتیں سن رہا تھا... رویا جا رہا تھا مگر مجال ہے جو ایک قطرہ بھی آنسو کا گر گیا ہو_____

"میری تو قسمت پھوٹی ہے جو تم مجھے مل گئے.... مجھ سے اچھی تو آشو ہے... لالا نے کتنے اچھے سے اسے منایا... اتنے گفٹ دئے اور کتنا چاہتے ہیں اسے.... ایک تم ہو_" وہ اپنے جلے دل کے انگارے اس پر انڈیل کر اب اسے گھور رہی تھی_____

"تو تمھارے لالا جیسا بے شرم ہو جاؤں تو تمھاری پھوٹی قسمت سیمنٹ پانی لگ کر جڑ جائے گی..." وہ اب بھی باز نہیں آیا تھا.... "تم کون سا ان سے کم ہو جو میرے لالا کو بے شرم کہتے پھرتے ہو..." ہانیہ کو برا لگ گیا وہ خونخوار نگاہوں سے اسے گھورنے لگی_____

"اچھا چھوڑو... بہت ہو گئی لڑائی شڑائی آؤ اب پیار بھری باتیں کرتے ہیں_" اس سے پہلے کی وہ سچ مچ کا اس کا خون ہی پی جائے اور ورلڈ ریکارڈ بن جائے کی شادی کی رات دلہن نے دلہے کا قتل کر دیا... حشم نے امن کا پرچم لہرا کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا_____

"گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں تم ماہر ہو_" وہ چپی ہی رہی تو وہ زور سے ہنس دیا_____

"جیسا بھی ہوں...بس تمھارا ہی ہوں_" وہ آنکھوں میں سچی محبت کی چمک لئے اسے دیکھ رہا تھا، ہاتھ بڑھا کر اس کے ٹیکے کو پیشانی پر درست کیا .....

"صد در صد میرے ہونا_" ہانیہ کے لبوں پر مسکراہٹ کھل گئی_____

"ہزار در صد...بس اپنی موٹو ہانو کا.." اس کے ہاتھوں کو لبوں سے لگا کر وہ مسکرایا...وہ اتنی محبت سے بولا تھا کی ہانیہ کو برا نہیں لگا وہ ہولے سے ہنس دی_____

"کیا خیال ہے اب اپنی پرسنل رومانٹک باتیں شروع کرے..." اس نے اچانک سے ہانیہ کو اپنے پاس کھینچا تھا ...

"میرا گفٹ...ہانیہ نے شرما کر مگر حق سے اپنی ہتھیلی آگے کی...

"میں..." حشم نے اس کی ہتھیلی تھام کر اس پر اپنے لب رکھے...ہانیہ کو کرنٹ سا لگا_____

"کنجوس کہیں کے..." وہ گھبرا کر کہتی اس سے دور ہٹنے لگی ...
"گفٹ تو لے لو اپنا.." اپنے ٹراؤزر کے پاکٹ سے نکال کر اس نے اس کے آگے گولڈ کی چین لہرائی تھی جس کے لاکٹ میں ان کے نام کے پہلے حرف تھے_____

"اتنی دیر سے مجھے ستا رہے ہو.." ہانیہ نے اس کے ہاتھ سے وہ چین لینی چاہی .....

"یہ میرا حق ہے_" ہانیہ نے شرما کر سر جھکا دیا تو اس نے بڑھ کر اس کے دوپٹے کو اس سے جدا کیا تھا...ہانیہ کی پلکیں جھک کر لرزنے لگی.... وہ اسے لاکٹ پہنا کر خود سے قریب سے قریب تر کرتا چلا گیا تھا.....اس کی قربت میں ہانیہ محبت کا سکون پا گئی تھی_____

******************

تھوڑی دیر میں واش روم کا دروازہ کھلا تھا.... وہ ٹاول سے اپنا چہرہ خشک کرتی دھیرے دھیرے بیڈ کی طرف آ رہی تھی.... اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ سی تھی... اپنے تمام تر غصے کے باوجود بھی اصلان نے اٹھ کر اسے سنبھال لیا_____

"آپ پریشان مت ہو... وہ میں نے زیادہ کھا لیا نا اسی لئے لگتا ہے حضم نہیں ہوا_" زبردستی مسکرا کر اس نے اصلان کے سنجیدہ چہرہ دیکھا... اصلان نے اس کے جھوٹ پر ہونٹ بھینچ لئے... پھر اسے احتیاط سے بیڈ پر بیٹھا کر وہ اسی سائڈ بیٹھا جدھر سائڈ ٹیبل تھی_____

"میں تمھیں میڈیسن دیتا ہوں.." اصلان نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے جیسے ہی دراز کھولنی چاہی وہ بے ساختہ چیخ پڑی... "نہیں، نہیں اصلان میڈیسن اس میں نہیں ہے_" وہ اسے دراز کھولتے دیکھ کر بری طرح سے گھبرا گئی تھی_____

"میں نے اسی میں رکھی تھی.." وہ اس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو سخت نظروں سے دیکھتا دراز کھول چکا تھا... آروشا نے سر جھکا لیا اور بری طرح سے دھڑکتے دل کو سنبھالتی اس کا غصہ سہنے کے لئے خود کو تیار کرنے لگی_____

"ایکسپلین کروں گی... میری ہدایت کے باوجود بھی تم نے ایسا قدم کیوں اٹھایا...." آروشا نے جھکی جھکی نگاہوں سے اپنی گود میں پھینکی گئی.. اینٹی پریگینسی پلس اور پریگینسی ٹسٹ کٹ دیکھی... جس پر سرخ رنگ کی دو لکیریں تھی_____

"تمھارا دماغ خراب ہے... اپنی جان سے کھیلنا چاہتی ہو تم... کس کی اجازت سے تم نے یہ کیا_" آنسو بھری آنکھوں سے اس نے سر اٹھا کر اصلان کا چہرہ دیکھا... وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا_____

"تم سے میں نے کہا تھا نا اینٹی پریگنسی استعمال کرنے کے لئے.. یہ کھانے کے لئے.. مجھے اور بچہ نہیں چاہیے تھا_" اس کی گود میں سے پلس اٹھا کر اس کے چہرے کے سامنے لہراتے ہوئے وہ ہولے سے چیخا تھا... وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی بس گالوں پر تیزی سے آنسو بہے تھے_____

"کیا چاہتی ہو تم کیوں اپنی جان کی بازی لگائی ہے تم نے_ کس لیے تم مجھے تکلیف دینا چاہتی ہو_" وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کر اب ٹہل رہا تھا... دل تو یہی کہہ رہا تھا اسے جھنجھوڑ کر رکھ دے.. جو بس رونے کا کام انجام دے رہی تھی_____

"آروشا میں تمھارا کیا کروں... تم مجھے بتاؤ میں کیسے کس زبان سے تمھیں سمجھاؤں کی تمھاری عقل میں کوئی بات آجائے_" اصلان اس وقت خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا... اپنے بالوں کو جکڑ کر وہ بس خود پر ضبط کر رہا تھا_____

"مار ڈالے مجھے... شاید آپ کو سکون مل جائے_" وہ اپنا چہرہ ہتھیلیوں میں چھپا کر رونا شروع ہو چکی تھی_ اس کے رونے میں اتنی بے بسی اور درد تھا کی اصلان کو اپنے اوپر قابو پانا پڑا... وہ گہری سانس لے کر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا_____

"تم نے میری ناراضگی میں اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی_" اصلان نے اسے خود سے لگانا چاہا مگر وہ دور کھسکتے ہوئے چہرے پر سے ہاتھ ہٹاتی اس کا چہرہ دیکھنے لگی_" مجھے نہیں پرواہ ہے اپنی جان کی.. ایسی جان کی کیا ضرورت جب میرا اصلان ہی مجھ سے نفرت کرنے لگا تھا وہ مجھ سے ناراض تھا اور

مجھے چھوڑنے تک کا بول چکا تھا_" اس کی روتی آنکھوں نے شکوہ کیا تو اصلان شرمندہ سا ہو گیا

---

"تم مجھ پر حق رکھتی ہو... اگر میں ناراض تھا تم مجھ سے پوچھ سکتی تھی کی میری ناراضگی کی کیا وجہ ہے... مجھ سے لڑتی جھگڑتی جیسے اب تک کر رہی تھی مگر یہ نہیں کرتی_" وہ دکھ سے اسے دیکھتا اسی دکھ سے بولا تھا_____

"آپ نے موقع دیا تھا مجھے... میں نے ہمیشہ آپ کی آنکھوں میں بس محبت دیکھی تھی اور جب ان ہی آنکھوں میں نفرت دیکھی ہو گی تو سوچے میرا کیا حال ہوا ہو گا_" وہ اپنی بات پر حق تھی اصلان سے کچھ کہا نہیں گیا_

"اسی لئے میں نے یہ فیصلہ کیا.. کوئی پرواہ نہیں کی میں مر بھی سکتی ہوں اور آپ کو بھی نہیں ہونی چاہیے میری پرواہ اصلان میر صاحب... آپ نے ہی کہا تھا نا کی تم لوٹا سکتی ہو میری بچی... کر سکتی ہو بھرپائی میرے اس نقصان کی.... میں وہ بچی تو نہیں دے سکتی آپ کو مگر دوسری تو اس دنیا میں لا سکتی ہوں_ جب وہ آجائے گی تو لے لینا اپنی بچی... میں نہیں رہوں گی اور...." وہ اور بھی کچھ بولتی کی اصلان نے اسے کھینچ کر اپنے بازوؤں میں بھر لیا ...

"آروشا پھر ایسا کبھی مت کہنا.. کبھی نہیں.... تمھیں کچھ ہو گیا تو اصلان بھی نہیں رہ پائے گا تمھارے بنا_ معاف کر دو مجھے پلیز معاف کر دو_" وہ اسے اپنے سینے میں بھینچتا درد بھری آواز میں ندامت سے اس کے سر کو بے تحاشا چومتا اپنی محبت اس پر انڈیل رہا تھا_____

"آروشا کو آپ نے بے مول کر دیا اصلان... اس کے غرور کو توڑ ڈالا.." وہ اس کے سینے سے لگی ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس کے سینے پر مار رہی تھی..." آپ بہت برے ہے بہت برے.... مجھ سے پوچھا نہیں... کچھ کہا نہیں یہ بھی نہیں پوچھا کی میں کیوں آئی تھی وہاں..... میرے لئے بس آپ اہم تھے اصلان.. وہاں میں بس آپ کے لئے گئی تھی اصلان صرف آپ کے لئے.... اس شیطان نے مجھے حشم کے بدلے نہیں آپ کے بدلے بلایا تھا_" اصلان نے اسے اور بھی کس کر اپنے سینے میں چھپالیا..... وہ روتے ہوئے بولے جا رہی تھی_____

"میں کہنا چاہتی تھی آپ سے کی مجھے آپ پر مکمل اعتماد تھا کی آپ حشم کو بھی بچالیں گے مگر جب اس نے مجھے آپ کو مارنے کی دھمکی دی... آپ کی خون آلود تصویر دکھائی آپ کی آواز سنائی.... تو میں سب بھول کر بس آپ کے لئے اس کے پاس گئی تھی بس آپ کو بچانے_" وہ جو کچھ بھی بول رہی تھی اصلان کو اس پر مکمل یقین تھا... آنکھیں بند کر کے اس نے ٹھوڑی آروشا کے سر پر رکھ دی_____

"مجھے بس آپ کی فکر تھی آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں جی کر کیا کرتی اور میری بچی کے قاتل بھی آپ ہے اصلان آپ..." اس بار اصلان نے اسے شانے سے تھام کر اپنے مقابل کیا.... "میں آپ کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت کی آگ دیکھ کر ڈپریشن میں گئی تھی.... آپ کی آنکھوں کی بیگانگی نے میری جان نکال دی تھی_" وہ روتے ہوئے اب اس کے سینے پر ہاتھ مارنے لگی... اصلان کے لئے یہ سب اس کی ندامت بڑھانے کے لئے کافی تھا_ اس نے پھر سے اسے زبردستی اپنے سینے میں چھپالیا

---

"لیکن آپ کبھی نہیں سمجھے گے آپ کو بس اپنی محبت اپنے عشق کی رسوائی کی ہی فکر ہے.... آپ کو مجھ پر یقین نہیں تھا نا..." وہ اب اس کے کنٹرول سے باہر ہونے لگی تھی... اس کے بازوؤں پر مکے برساتی اسے نوچتے ہوئے خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ سب برداشت کرتا اسے اپنے سینے میں جکڑ کر بے تحاشا چومتے ہوئے اپنے ہر لمس سے اس کے زخم پر مرحم بن جانا چاہتا تھا.... آروشا تھک سی گئی تھی اس سے لڑتے لڑتے تھک کر اس نے اصلان کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا

---

********************

سورج کی کرنیں آہستہ آہستہ پردوں سے چھن کر بیڈروم کو منور کرنے لگی تھی... اصلان نرمی سے سوئی ہوئی آروشا کے گالوں پر انگلی پھیر رہا تھا... وہ تو تھک ہار کر سو گئی تھی مگر وہ ایک لمحے کے لئے بھی سو نہیں پایا تھا... جانے انجانے میں اس نے اپنی زندگی کو جو غم دئے تھے اس نے ساری رات اپنے ہر لمس سے اس کے غم کا مدارا کرنے کی کوشش کی تھی.... اور وہ پر سکون ہو بھی گئی تھی مگر کیا وہ سکون سے تھا ...

اس کی پریگینسی اصلان کو پریشان کر رہی تھی.... ڈلیوری کے بعد ڈاکٹر نے اس سے صاف صاف کہا تھا کی آئندہ آروشا کے لئے ماں بننا اس کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے... شاید کچھ سالوں بعد شاید سب ٹھیک ہو سکتا تھا مگر اتنی جلدی.. اگر اسے کچھ ہو گیا تھا.. اصلان سوچ کر ہی پریشان ہو گیا_ بے اختیار سوتی ہوئی آروشا کو اپنے سینے سے لگالیا .....

اس کی گرفت کی سختی سے آروشا نے کسمسا کر بمشکل آنکھیں کھولی... خود کو اصلان کی گرفت میں دیکھ کر رات کے سارے واقعات یاد آ گئے.... ناراضگی تو کب کا ختم ہو چکی تھی مگر اب بی روٹھی ہوئی آروشا نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر روٹھے ہوئے انداز میں کہا_ "چھوڑے مجھے... نہیں چاہیئے مجھے آپ کا پیار_ "اپنے بالوں میں اس کی سرسراتی انگلیاں... پیار جتانا اور ناراضگی بھی دکھانا... اصلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی_____

"سچ میں نہیں چاہیے_ "زرا سا سر اٹھا کر اس کا روٹھا روٹھا اور بھی حسین ہوتا چہرہ دیکھا... یہ اس کے پیار کا نور تھا یا پھر سے ماں بننے کی وجہ سے کچھ بھی تھا اس نے پھر سے اصلان کی سینے میں ہلچل مچا دی تھی_____

"آپ سچ میں نا بہت ظالم ہے_ "اپنی مرمری بانہوں کو اس کے گلے میں ڈال کر اب ناز سے شکایت کی_____

"وہ تو ہے... "اس نے جھک کر اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لے لیا... آروشا کی آنکھیں بند ہو گئی ہاتھوں کی انگلیاں سرسراتے ہوئے اصلان کے بالوں میں پھنس گئی.... دونوں اپنے اپنے پیاسے دل

کو ایک دوسرے کے لبوں سے سیراب کر رہے تھے_ ایک دوسرے میں ڈوب کر ابھر کے وہ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھوں کو پھنسائے اب پر سکون تھے_____

"تم نے کیا سوچ لیا کی میں یہ سب نہیں جانتا تھا کی اس نے کس کے بدلے میں تمھیں بلایا تھا میں سب جانتا تھا میری جان_" آروشا نے چونک کر اس کے سینے سے سر اٹھا کر اصلان کا مسکراتا چہرہ دیکھا_____

"پھر بھی آپ نے مجھے سزا دی_" وہ الگ ہو جاتی کی اصلان نے اس کی کمر میں گرفت سخت کر دی

_____

"ہاں پھر بھی.." خفا آنکھوں میں پیار سے جھانکا_____

"کیوں اصلان کیوں.." آروشا صدمے سے چیخی تو وہ اسے تکیے پر لٹاتا خود اس پر جھک گیا_____

"تا کی یہ جو میری بیوقوف سی جان ہے نا وہ پھر سے ایسی حرکت نا کرے_" اس کی ناک پیار سے چھو کر وہ بولنے لگا_"پاگل کیوں دی اپنے ساتھ مجھے بھی اتنی تکلیف... مجھ پر بھروسہ رکھا ہوتا... میں

تم دونوں کے ساتھ خود کو بھی کچھ نہیں ہونے دیتا کیسے سوچ لیا کی میں کسی بھی تیاری کے بنا ان سے دشمنی لے کر وہاں جا سکتا ہوں_ تمھیں اپنا اصلان اتنا بیوقوف لگتا ہے_" آروشا نے اپنے کان پکڑے تو اصلان نے پیار سے اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی ماری_____

"اتنے دن تک ناراض رہے مجھ سے تین مہینے تک بات بھی نہیں کی مجھ سے..مجھے ہاسپٹل میں بھی چھوڑ کر چلے گئے تھے_" وہ اپنے شکوے بھی رکھ کر بیٹھی تھی ایک ایک کر کے سب کے بدلے لینے تھے_____

"میں وہی تھا جب ڈاکٹر نے تمھاری سلامتی کی خبر دی تھی تو تمھیں دیکھ کر اپنے اشکان کو پیار کر کے تب ہی وہاں سے گیا تھا..." وہ اس کی پیشانی پر پیشانی رکھ کر آہستہ آہستہ بتا رہا تھا_"اور تین مہینوں میں بہت مشکلات میں گھرا تھا آروشا...ملک سنان کوئی عام شخصیت نہیں تھا....کئی کیسیز تھے...اس کا قتل..عانیہ اور چاچی کے مرڈر اور پھر تمھاری پراپرٹی کا پرابلم اور بھی بہت کچھ...بہت سی مشکلات تھی جو مجھے تم سب سے دور جا کر سب اکیلے جھیلنی پڑے تا کی میری فیملی کو کوئی خطرہ نہیں ہو کوئی پریشانی نہیں ہو_" آروشا کو اب خود پر شرمندگی ہونے لگی کتنا غلط سمجھا تھا اس نے وہ جانے کس کس مشکلوں سے لڑ کر لوٹا تھا_____

"اچھا اور جو آنے کے بعد ناراض رہے اس کا کیا_" ساری شرمندگی ایک طرف یہ والی شکایت کہاں جائے گی.. زبردستی اصلان کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اس نے غصے سے پوچھا_____

"اس کی وجہ بتا دی تمھاری بیوقوفی کی وجہ سے تھا اور تم نے مجھے منانے کی کوشش کی؟... ساری باتیں کلئیر کی؟ بس لڑنا شروع کر دیا تھا_" وہ مسکراہٹ چھپاتا اس کے ہاتھوں کو ہٹا کر جھکا اور زور سے آروشا کی ناک پر کاٹا تھا_____

"اللہ...وہ ہولے سے چیخی تو اصلان نے ہنستے ہوئے وہاں پیار سے چوما تھا_____

"اتنا میرا دل دکھایا تھا اتنی باتیں سناڈالی کی میں نے فیصلہ کر لیا نہیں مناؤں گی بس ...

"ہاں دیکھ رہا تھا بس سج سنور کر میرے پر بجلیاں گرا کر مجھے زیر کرنے کی خواہش بس اس لئے تھی _"وہ اس کی بات کاٹ کر اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتا اس بار سنجیدگی سے بولا_____

"ہاں تو کیا کرتی اتنا برا برا بولا..... آپ یوں ہی جان نکال دے میری... لے لیا میں نے فیصلہ..." شرمندہ کیا ہونا تھا ہنستے ہوئے اسے منھ بنا کر چڑایا_____

"اور جو تم نے میری جان نکال دی ہے.. آروشا مجھے نہیں چاہیے کوئی بچہ میرے لئے تم اور اشکان کافی ہو ابھی چلو ڈاکٹر کے پاس... مجھے نہیں چاہئے کوئی بچہ_" وہ اسی سنجیدگی سے اٹھتے ہوئے اپنی شرٹ پہننے لگا_____

"کیسی بات کر رہے ہے اصلان میں اپنا بچہ مار دوں... آپ میرے ساتھ ہے نا مجھے کچھ نہیں ہو گا_" وہ اٹھ کر اس کی پشت سے لگتے ہوئے یقین سے بولی_____

"کہا نا مجھے بچہ نہیں چاہئے... مجھے کوئی رسک نہیں لینا... اٹھو شاور لو اور چلو میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس_" آروشا کی بات نظر انداز کر کے وہ شرٹ کی بٹن بند کرنے لگا.. آروشا نے کھسک کر اس کے بٹن بند کرتے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھ دئے_____

"اصلان... میں ایسا کبھی نہیں کروں گی ڈاکٹر نے کہا ہے رسکی ہے مگر احتیاط کرنے سے سب ٹھیک بھی ہو سکتا ہے... مجھے اپنے خدا پر یقین ہے... سب کی دعائیں اور آپ کا عشق... کچھ نہیں ہو گا_" اس کے یقین پر اصلان نے اس کا ہاتھ تھام لیا_____

"پھر بھی.. روشا میں تمھیں...." اصلان نے پہلی بار خود کو مشکل میں ڈلتا محسوس کیا تھا... آروشا کی آنکھوں میں جو یقین تھا وہ دو حصوں میں تقسیم ہوا_____

تو

"کچھ نہیں ہو گا آپ کی روشا کو.... ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی اور ایسے ہی ستائے گی آپ کو... بس آپ ناسب کو سنبھال لینا میں نے کسی کو نہیں بولا ہے... ماں جی سے ڈر لگ رہا ہے_"یقین سے کہتے کہتے اس نے بیچارہ سا منھ بنا کر اصلان کو منایا کی وہی اپنی ماں کو ہی پٹا سکتا ہے_____

"معاف کرو مجھے... خود فیصلہ لیا ہے نا اب خود ہی سب سے بات کرو... ماں جی تو مان بھی جائے حشم کا کیا کروں گی_" اصلان دامن جھاڑتا اپنا بازوں چھڑا کر دوبارہ لیٹ گیا_____

"مت کرے میری مدد... میں جا کر ماں جی کے بیڈ روم میں شفٹ ہو جاؤں گی... وہ اچھے سے میری کیئر کریں گی_" پھر سے لیٹتے ہوئے وہ کروٹ بدل کر سوتی بن گئی_____

"اٹھالو میری کمزوری سے غلط فائدہ..." وہ سر جھٹکتا اٹھ کر بیٹھ گیا اور بیڈ سے اتر گیا... آروشا سوتی ہوئی مسکرا دی_____

"اچھا پہلے چلو نیچے کچھ کھا پی لو پھر میں لے آؤں گا آکر سو جانا... ابھی سونا مت میں فریش ہو کر آرہا ہوں اور خبر دار جو بیڈ سے پاؤں بھی نیچے اتارے... میں خود آکر لے جاؤں گا تمھیں_" وہ جلدی جلدی اس سے کہتا واش روم گیا تھا... ادھر وہ آرام سے نیند میں جانے سے پہلے پوری خوشی سے کِھلکِھائی تھی... اب اسے کس چیز کی پرواہ نہیں تھی اس کا اصلان تھا وہ سب سنبھال لیں گا

_____

*******************

ہاسپٹل کے کوریڈور میں اس وقت سب کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی سب سے بری حالت اصلان کی تھی..... وہ ادھر ادھر ٹہلتا بیچینی سے کوریڈور میں ٹہل رہا تھا_____

ماں جی وہی مصلیٰ بچھائے لگاتار دعا میں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھی..... ہانیہ اشکان کو گود میں لئے ان ہی کے پاس بیٹھی مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی.... کچھ دوری پر حشم دعا گو اپنی جان سے عزیز بہن کی زبدگی کے لئے دعا کر رہا تھا.... کتنا ناراض ہوا تھا وہ آروشا سے مگر اصلان کے سمجھانے پر اور آروشا کے منانے پر اسی دن سے وہ اپنی بہن کے بس دعائیں کر رہا تھا کی ہمیشہ سلامت رہیں

---

ڈاکٹر جیسے نرس کے ساتھ باہر آئی اصلان اپنی جگہ جم سا گیا... دل زور زور سے دھڑکنے لگا... وہ جس تکلیف میں ہاسپٹل میں لائی گئی تھی اس سے اصلان خوفزدہ ہو چکا تھا_____

"ڈاکٹر میری بہو_" ماں جی نے بیتابی سے پوچھا ان کے ہاتھ بھی لرز رہے تھے... آروشا کی حالت بہت تشویش ناک تھی.. بجائے انہوں نے بچے کا پوچھنے کا پہلے اس کا پوچھا تھا_____

"مبارک وہ بالکل ٹھیک ہے.. ہمیں سیزر کرنا پڑا مگر ماں اور بچے دونوں ٹھیک ہے... مبارک ہو اصلان... اللہ نے پھر سے آپ کو بیٹا اور بیٹی دونوں کی نعمت سے نوازا ہے_" ڈاکٹر نے مسکرا کر اسے حیران کر دیا... آروشا نے پہلے سے ہی اس سے یہ خبر چھپائی تھی ورنہ وہ کبھی بھی اسے اس عمل سے گزرنے نہیں دیتا_____

"ماں آپ نے..... اس نے شکایت سے ماں جی کی طرف دیکھا_____

"میں کیا کرتی اس پاگل نے مجھے اپنی قسم دے کر منع کر دیا تھا جانتی تھی یہ اس کے لئے اور خطر ناک تھا مگر ایک یقین تھا اس کے پاس_" ماں جی نم آنکھوں سے اصلان کو دیکھتی ہوئی مسکرائی

---

"مجھے بھی اس لڑکی نے حیران کر دیا.... یہ تمھاری محبت کا کمال ہے اصلان.. اب اس کا اور خیال رکھنا_" ڈاکٹر اس کا شانہ تھپ تھپاتی وہاں سے چلی گئی اور اب تک ساکت بیٹھا حشم اٹھ کر اصلان سے لپٹ گیا.... اس کے بازوں سے لگ کر وہ خود پر قابو کھو چکا تھا_____

ماں جی گیلی آنکھوں سے مسکرائی اور ہانیہ گود میں سوئے اشکان کے سر کو چومتی رو رہی تھی... سب کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے_____

نرس دو بچوں کو لے کر نکلی تو سب کا دھیان اس کی طرف ہو گیا... اصلان اور حشم ایک ساتھ بڑھے تھے ایک ایک کو اپنی گود میں لے کر وہ دونوں کچھ دیر پہلے کی اپنی اپنی ساری پریشانی ساری فکر بھول کر اپنے گود میں روئی سے نرم بچوں کو دیکھ رہے تھے_____

"اصلان دیکھو کتنا پیارا ہے میرا پوتا_" ماں جی نے حشم کی گود میں کسمساتے پوتے کو دیکھ کر پھولے نہیں سما رہی تھی_____

"جی نہیں ماں کتنا پیارا ہے میرا بھانجا_" حشم چپ چاپ کھڑے اصلان کو چڑانے کے لئے بولا

---

"اوہ لالا آپ کی وش پوری نہیں ہوئی میرا بھتیجا پھر سے ماموں کی شکل کا ہو گیا_" ہانیہ شوق سے بھانجے کو دیکھ کر ہنسنے لگی_____

"ہر وقت شیطان کی طرح سر پر سوار جو رہتا تھا بد تمیز ماموں مگر مجھے کوئی غم نہیں اللہ نے اس کے بدلے میں اتنا پیارا تحفہ دیا ہے... ہے ناماں_" وہ پاس کھڑی ماں جی کو دیکھ کر اپنی گود میں سوئی ہوئی پیاری سی گڑیا کو دیکھے جا رہا تھا_____

"مجھے دے میری بھانجی کو..." حشم نے گود میں لیا بھانجا ماں جی کو دیتے ہوئے بھانجی کو اصلان کی گود سے لیا پھر اس نے حیرت بھری خوشی سے سامنے کھڑے اصلان کو دیکھا وہ نم آنکھوں سے مسکرایا_ اللہ نے جیسا تحفہ لے لیا تھا ویسا ہی انہیں پھر سے بخش دیا تھا... ویسی ہی گلابی سی گڑیا جیسی انہوں نے کھو دی تھی_____

"آشو..." حشم نم ہوتی آنکھوں سے جھک کر اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھو چکا تھا_ بچی نے دھیرے دھیرے سے آنکھیں کھولی... حشم زور سے ہنس دیا_____

"ہنسے کیوں تم..." اصلان نے اسے گھورا ....

"اللہ نے آپ کے اس تحفہ میں بھی آنکھیں میری فٹ کر دی ہے اور جلے مجھ سے... اسی لئے کہتے ہیں جلنا بری بات ہے_" اسے فخر کرنے کے لئے ایک چیز اور مل گئی تھی_ اصلان اور ہانیہ نے فوراً بچی کو جھک کر دیکھا.. ڈارک گرے کانچ سی چمکتی آنکھیں.... ہانیہ نے اصلان کا بنتا منہ دیکھا اور زور سے ہنس دی_____

********************

آروشا تکیہ کے سہارے نیم دراز خوشی سے چمکتی آنکھوں سے اپنے اپنوں کو خوشی سے ہنستے بولتے اور اس کے تینوں بچوں سے کھیلتے دیکھ رہی تھی وہ کل ہی ہاسپٹل سے آئی تھی...ماں جی نے اس کے لئے اپنے ساتھ والا بیڈ روم سیٹ کر دیا تھا_____

ان سب کے درمیان اس کا ایک سالہ اشکان اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں سے پورے روم میں چاروں طرف گھوم رہا تھا.... اپنے پیچھے اس نے اس نے ماموں اور پھوپھو کو لگایا ہوا تھا .....

اس کے دونوں جڑواں بچوں کو اس وقت دادی نے سنبھالا ہوا تھا... اس وقت اس میں اتنی کمزوری تھی کی وہ انہیں سنبھالنے کی پوزیشن میں نہیں تھی.... سارے کام ماں جی اور ہانیہ ہی انجام دے رہی تھی .....

سب سے ہوتے ہوئے اس کی نگاہ اپنے دل کے چین پر جا ٹھہری... وہ اس وقت موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا.. آروشا جانتی تھی وہ اس سے خفا ہے اس نے اتنی بڑی بات بھی تو اس سے چھپائی تھی مگر اسے یقین تھا وہ اسے منا لیں گی.... مگر موقع ہی نہیں مل رہا تھا... دو دن وہ غنودگی میں ہی رہی ہاسپٹل میں سب ہی جمع رہتے تھے... رات ماں جی بھی ساتھ ہوتی تھی... فل حال تنہائی میسر نہیں ہو رہی تھی_____

"آجائے میرا بیٹا.." اصلان نے موبائل بند کر کے پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتے ہوئے ادھر ادھر دوڑتے اشکان کو اپنی گود میں اٹھالیا تھا.... اشکان کھلکھلا کر اپنے پیچھے بھاگتے ماموں کو جیسے چڑانے لگا

"یہ بھلے شکل میں مجھ پر ہے مگر مزاج اس کا بالکل آپ جیسا ہے.. دوسروں کو جلانے والا_" حشم نے بھانجے کی شرارت پر اصلان کو مسکراتے ہوئے دیکھا... ہانیہ ہنس کر آروشا کے پاس بیٹھ گئی... مسکراتو ماں جی بھی رہی تھی

"شکل سے کیا ہوتا ہے... یہ عقل میں مجھ پر ہے نا.. یہی کافی ہے_" اصلان، حشم کو تپا کر اشکان کے چہرے کو چومنے لگا وہ بھی اپنے پپا کے چہرے پر اپنے چہرے کو رگڑ رہا تھا..... آروشا پیار سے باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے پیار جتاتے دیکھتی مسکرا رہی تھی

حشم منھ بنا کر اپنی بہن کی طرف مڑا_"کب سے بیٹھی ہو... لیٹ جاؤ اب...روٹھے میاں جی کو بعد میں دیکھ لینا_" حشم اس کے سر کو پیار سے چھوتا سرگوشی میں بولا تو آروشا نے اسے ایک گھوری دی.... وہ ہنس کر سیدھا ہو گیا

"اچھا اب چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا... مجھے ہاسپٹل کے لئے دیر ہو رہی ہے_" وہ پیار سے اس کے سر کو تھپکتا اپنا کوٹ اٹھا کر پہننے لگا

آروشا نے مسکرا کر بس سر ہلایا تو وہ اس کا سر پیار سے چوم کر باہر نکل گیا اس کے پیچھے ہانیہ بھی اسے چھوڑنے کے لئے گئی تھی

"میں نے دونوں کو سلا دیا ہے... جوس پی کر تم بھی آرام کرو_" دونوں بچوں کو ان کے اپنے اپنے کاٹ میں لٹا کر ماں جی اسے ہدایت دے کر اصلان سے بھی بولی... "تم بھی آرام کر لو... کئی راتوں صحیح سے سوئے نہیں ہو اصلان_" اصلان کے پاس آکر انہوں نے اصلان کے بازوں کو تھپکا

---

"جی... آپ بھی آرام کر لیں ماں_" وہ بس ہلکے سے مسکرا کر پیار سے اپنی ماں کے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھ کر بولا_____

"میں اور میرا اشکی ساتھ میں آرام کرے گے.. ہے نا_" انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور وہ جھٹ سے ان کی گود میں آگیا... "میرا پیارا سا بیٹا اب دادی کے ساتھ.... وہ بولتے ہوئے نکل گئی جاتے جاتے ڈور بھی لاک کر گئی_____

اب وہ دونوں روم میں تنہا تھے.... کالی آنکھیں، گرین آنکھوں سے جا ٹکرائی ایک کی آنکھوں میں التجا اور دوسرے کی آنکھوں میں خفگی_ اصلان ان آنکھوں کی التجا نظر انداز کرتے ہوئے دو سوئے ہوئے معصوم فرشتوں کو پاس چلا آیا.... باری باری دونوں کے پاس جھک کر اس نے ان کے روئی سے گال چھوئے_____

"چلے بس ہو گیا بچوں کا دلار... اب ادھر آئے میرے پاس_" وہ کب تک برداشت کرتی اس کی بے رخی.. منھ پھلا کر اونچی آواز میں اپنے پاس بلایا... اصلان نے بچوں سے نگاہ ہٹا کر بچوں کی ماں کو دیکھا _" آئے نا میرے پاس... میں کیسے آؤں_" منھ بنا کر ہاتھ کے اشارے سے اصلان کو پاس بیٹھنے کا بھی اشارہ کیا_____

"اپنی جگہ سے ہلنا بھی مت_" وہ خفگی سے کہتا تیزی سے چل کر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا_____

"ہائے میری جان... ناراض ہے مجھ سے_" آروشا نے اس کے بیٹھتے ہی بانہیں اس کے گلے میں ڈال دی... اف.. اس کی یہ جان لیوا ادائے اصلان نے بمشکل خود پر قابو پایا_____

"جان کی جان نکال دو اور پھر پیار جتاؤ_" مصنوعی خفگی سے وہ اسے گھور رہا تھا_" آپ کی جان تو میں نے قید کر لی ہے کیسے نکلے گی بھلا.." ایک ہاتھ اس کے گلے سے ہٹا کر اس نے شرارت سے اس کی اٹھی مغرور ناک چٹکی میں دبائی_____

"تمھیں مجھے بتانا چاہیئے تھا روشا ایک بچے میں اتنا رسک تھا تو تم دو کو کیسے... اور اگر کچھ ہو جاتا تو اپنی نادانی میں تم ہر بار میرے دل سے کھیل جاتی ہو_" اصلان کے چہرے پر درد سا تھا... وہ اسے اس قدر تڑپتا دیکھ چکا تھا کی آئندہ اسے ایسی کوئی بھی تکلیف دینے سے وہ توبہ کر چکا تھا_____

"اچھا اب معاف کر دے..." وہ زرا سا شرمندہ ہوئی اور اپنی قسمت پر ناز بھی ہوا کی وہ اسے اتنا چاہتا ہے_" یہ تو دیکھے اللہ نے کتنا خوبصورت تحفہ دیا ہے ہمیں... اللہ کا شکر کرے اور مجھے بھی خوش کرے_" اس کے دونوں گال نوچ کر وہ پیار سے بولی_____

"ہزار بار کر چکا جس نے میری پاگل سی جان کو مجھے بخشہ ہے اور تمھیں خوش تو کر دوں مگر تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے_" وہ ایک دم سے موڈ بدل کر بے باکی سے اسے دیکھنے لگا آروشا کے گال دہکے_____

"وہ مطلب تھوڑے ہی تھا میرا..." ہنستے ہوئے اصلان کے شانے پر ایک ہاتھ مارا_" پھر کیا مطلب تھا_" شوخی سے اس کے گالوں پر پر حدت لمس چھوڑا_____

"یہ نہیں...مجھے بھی گفٹ دے آخر میں نے دو دو اولادیں دی ہے آپ کو_" وہ اس کے شانے کو دبوچ کر خود سے دور کرتی گردن اکڑا کر بولی_____

"تم اصلان کی جان بھی لے لو... تمھارے آگے تو ستارے بھی توڑ کر رکھ دوں وہ کم ہے... آپ بتائے کیا چاہئے آپ کو_" اپنے شانوں کو دبوچے ہوئے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر جان نثار ہونے والی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا_____

"ایک اچھی سی جگہ مجھے گھمانے لے جانا ہے... پھر ایک اچھا سا کینڈل لائٹ ڈنر جیسا میں نے آپ کو دکھایا تھا اس ہیرو نے اریج کیا تھا ویسا..." اصلان پیار سے اس کے ہاتھوں کو چومتا ہوا اس کی فرمائشیں سن رہا تھا_" پھر شاپنگ... پھر سی بیچ پر چلیں گے پھر آپ کچھ دن آفس سے چھٹی لیں گے ....

"آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر لیکن اس وقت آپ آرام کر لیں اوکے_" وہ لگاتار گنواتی رہتی کی اصلان نے پیار سے ٹوک کر اس کے شانوں پر دباؤ دیا اور اسے احتیاط سے لٹا کر خود بھی اس کے پاس ہی لیٹ گیا_____

"اصلان سنے نا اور مجھے بہت سارے کیکس چاہیئے ڈھیر سارے چاکلیٹس ڈھیر سارے.... آروشا اس کے بازو پر سر رکھتی اب بھی فرمائشوں والا پروگرام جاری رکھے ہوئے تھی_____

"اوکے...اب میرا گفٹ.... جیسے ہی وہ شرارت سے آروشا کے چہرے پر جھکنے لگا آروشا نے پٹ سے آنکھیں بند کر لی...." میری طبیعت نہیں ٹھیک گفٹ نہیں مل سکتا_" اس کی چالاکی پر وہ مسکرایا

---

"مجھے معلوم ہے مگر پٹ پٹ چلتے لبوں کی کوئی طبیعت گڑبڑ نہیں سوئٹ ہارٹ.... فل حال ان سے ہی گفٹ لینا ہے_" وہ اس کے چہرے پر جھکتا اس کے ہونٹوں کو دبوچ گیا تھا_ آروشا کی بند آنکھیں مسکرا دی ہاتھوں کو اس کے گلے میں باندھ کر اس نے اصلان کو گویا اجازت سی دے دی

---

********************

"آپ کے آدھے دوست اور آدھے وفادار کو آخر کار شادی کا خیال کیسے آگیا.... آپ سے اجازت لے لی تھی نا شادی کی..." اپنے ساتھ بیٹھے اصلان کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ آنکھوں میں

شرارت لے کر پوچھ رہا تھا... فیضان کے بارے میں اس کی رائے یہی تھی کی وہ اصلان کا گود لیا بیٹا ہے_____

"ایک بچی کے باپ بن گئے ہو مگر ابھی تک تمھاری زبان کا ہوا پانی لگانا ختم نہیں ہوا_" وہ گود میں لیٹی اپنی پیاری بھانجی یعنی حشم اور ہانیہ کی بیٹی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسے مصنوعی خفگی سے گھورنے لگا_____

"آپ کا اپنی بہن محترمہ کے بارے میں کیا خیال ہے... میں تو کبھی کبھی ہوا پانی دکھاتا ہوں.. میڈم کی تو زبان ہی نہیں رکتی_" تین سال گزر چکے تھے مگر اب بھی ان دونوں کا چونچ لڑانا کم نہیں ہوا تھا ....

اصلان کو تو اس وقت اور ہنسی آتی جب وہ ان دونوں کے درمیان شٹل کاک بنتی آروشا کو پریشان دیکھتا_____

"تم ہاسپٹل سے جلدی نہیں آ گئے_" وہ اپنی پیاری سی بھانجی کی جھک کر پیشانی چومتا سادگی سے بولا_____

"ماموں... آج آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ باکسنگ دیکھنے چلیں گے..." وہ ابھی کوئی جواب دیتا وہاں دھم دھم کرکے آتے ہوئے.. اپنی مغرور کھڑی ناک پھلاتا اشکان کمر پر ہاتھ رکھ کر حشم سے ناراض ہو کر پوچھ رہا تھا_____

اصلان نے مسکرا کر اپنے ہونہار سپوت کو دیکھا جو گھر بھر کا لاڈلا تھا.... ماموں سے جتنے لاڈ اٹھواتا اتنی ہی اس سے لڑائی بھی کرتا... دونوں ماموں بھانجے کم دوست زیادہ لگتے_____

"آگیا میرا شیر.. حشم نے اسے منانے کے لئے سینے سے لگانا چاہا .....

"میں اپنے پپا کا شیر ہوں..." اصلان نے چڑانے کے لئے فخر سے گردن اکڑا کر حشم کا بنتا منہ دیکھا

"اچھا تو میرا بیٹا میرا کیا ہے_" حشم نے منہ بنا کر بھانجے کو گھورا_" آپ تو میری جان ہے... میرے فرینڈ اور میرے ہونے والے سسر_" وہ معصومیت سے اس سے لپٹ کر وہی بولا جو حشم نے اسے سکھایا تھا

"تم نے سکھایا ہے اسے یہ.." اصلان نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن دبوچی..." پپا... ماموں کی گردن مت پکڑے ورنہ مما دیکھ لیں گی تو ناراض ہو گی آپ سے_" اب تو حد ہو گئی سارا گھر آروشا کی حساسیت سے واقف تھا یہاں تک کی بچے بھی... اصلان دانت نکالتے حشم کی گردن آزاد کرتے ہوئے اٹھ گیا.... سوئی ہوئی بھانجی کو بھی احتیاط سے اٹھالیا

"پپا بیڈ روم میں نہیں جاسکتے آپ... ڈول کو یہی سونے دے_" اشکان پٹ سے بول پڑا. ...

" اب بیڈ روم میں کون سا کرفیو لگ گیا ہے_" اصلان نے بے زاری سے پوچھا ...

"مما اور پھوپھو دونوں بیڈ روم لاک کر کے تیار ہو رہی ہے فیضان انکل کی شادی کے لئے... مجھے بھی نہیں آنے دیا_" وہ پھر سے ناک پھلا کر شکایت کر رہا تھا

"ایک تو یہ میری اور آپ کی بیویوں کی تیاری... صبح سے شام ہو گئی ہے ختم ہی نہیں ہو رہی ہے_"
حشم خود بھنایا ہوا تھا... وہ لوگ تیار بھی ہو گئے بچے بھی ریڈی ہے بس ان دونوں کی تیاری ہی ختم نہیں ہو رہی ہے_____

اصلان گہری سانس بھر کر سوفے پر دوبارہ ٹک گیا.... سوئی ہوئی گڑیا کو اس نے سوفے پر لٹا دیا

_____

"اصلان کب تک چلنا ہے.." ماں جی بھی تیار ہو کر وہی چلی آئی... ان کے ساتھ اس کے دونوں لخت جگر بھی تھے.... آنوش اور آنوشا... دونوں دوڑتے ہوئے اس کی گود میں چھڑ گئے....."جب آپ کی بہو صاحبہ کی تیاری مکمل ہو جائے_" اصلان نے مسکرا کر جواب دے کر باری باری دونوں بچوں کو پیار کیا_____

"پپا... میں کیسی لگ رہی ہوں.. پھوپھو نے دیکھے کتنے اچھے سے مجھے سجایا ہے... پری کی طرح نا_"
آنوشا کی معصوم بات پر اصلان مسکرا دیا... اس کی بس آنکھیں چھوڑ کر وہ بنی بنائی آروشا تھی....
اصلان کی تو جان بستی تھی اس میں .....

"پری نہیں... چڑیل لگ رہی ہو تم.." حشم اور آروشا میں جتنا پیار تھا مگر جھگڑا نہیں... آنوشا اور آنوش میں اتنا ہی پیار مگر جھگڑے کے ساتھ.... دونوں ساتھ کھیلتے ساتھ رہتے اور ساتھ لڑتے... اشکان ان دونوں پر رعب جتاتا_____

"بری بات.. بہن کو ایسے نہیں بولتے.." اصلان نے پیار سے آنوش کو سمجھایا...." سوری پپا_" آنوش نے فوراًاس کے گالوں پر پیار کیا_____

"مسکالگانے میں تو یہ بالکل مجھ پر گیا ہے_" حشم نے ہنس کر اپنے بھانجے کو دیکھا_____

"یہ تو تم نے بالکل صحیح کہا ہے ہو بہو تم پر ہے..ویسا ہی شوخ ویسا ہی شرارتی_" ماں جی کہتی ہوئی مسکرا کر ان کے پاس ہی بیٹھ گئی...ان کے پوتے..پوتی..نواسی..دونوں بیٹے..اب بس بہو اور بیٹی کی کمی تھی وہ بھی آجائے تو ان کی فیملی مکمل ہو جائے_____

****************

اصلان کی نگاہ بار بار اپنے ساتھ چلتی آروشا پر ٹک جا رہی تھی... ہائی ہیل میں بھاری شرارا سوٹ اور ڈھیروں جیولری میں وہ بمشکل خود کو سنبھالے اصلان کا بازوں تھام کر چل رہی تھی.... ہانیہ حشم کے ساتھ اور بچے دادی کے ساتھ آگے آگے بڑھ رہے تھے_____

"میرے خیال سے ہم کو گھر پر ہی رہ جانا چاہیے تھا_" ابھی ان کی طرف کوئی متوجہ نہیں تھا.... اصلان نے جھک کر سرگوشی کی اور سب کو دیکھتے ہوئے اس کے گال بھی ہونٹوں سے چھو لئے

_____

"اصلان... کب سدھرے گے آپ..." وہ بری طرح سے گھبرا کر ہر طرف دیکھنے لگی.. کہیں اس کی بے شرمی کسی نے دیکھ تو نہیں لی.... ایک تو اس ہائی ہیل کی وجہ سے دور بھی نہیں جا سکتی

_____

" کبھی نہیں مائی بے بی گرل..." اس نے شرارت سے پھر اس کے گال چھو لئے... "مجھے نا حشم کے ساتھ چلنا چاہئے تھا_" وہ منہ بنا کر بیچارگی سے اسے دیکھ رہی تھی... جس کی محبت بھری شدتیں تین بچوں کے بعد بھی ویسی کی ویسی اور بھڑتی ہی جا رہی تھی_____

"تمھارے یہ طوطا بھائی کے بازوں ہی توڑ دیتا_" اس کی نازک کمر میں اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے اس پر پھر سے جھکا.... "پلیز یہاں تو معاف کر دے مجھے... میری توبہ میں یوں سج سنور کر ہائی ہیل پہن کر کبھی جو آپ کے ساتھ اب کوئی فنکشن اٹینڈ کروں_" وہ اس کے چہرے کو اپنے ایک ہاتھ سے دور کرتی روہانسی سی ہوئی .....

"ڈیٹس گریٹ... اب ہم سب کے فنکشن میں جانے کے بعد آرام سے گھر میں انجوائے کریں گے... تنہا ایک دوسرے کے ساتھ..." وہ اپنی آنکھوں میں چمک لئے اس کے بجلیاں گراتے حسین صورت پر نثار سا ہو رہا تھا_____

آروشا بس اسے گھور کر رہ گئی کچھ بولنے کی صورت میں بس اس کی شوخیاں ہی ہو گی اس لئے فل حال چپ رہنے میں ہی بھلائی تھی... آہستہ آہستہ چلتے وہ لوگ اندر آ چکے تھے_____

اصلان اسے لئے ادھر بڑھا جدھر فیضان اپنی دلہن کے ساتھ کھڑا تھا... وہاں حشم پہنچ چکا تھا اور بڑے مسکراتے ہوئے فیضان سے ضرور کچھ بکواس کر رہا تھا_____

"لے آ گئے آپ کے باس... پوچھ لیں ان سے کی اتنی دیر کیوں لگ گئی... میں کچھ بولا تو آپ بدلے میں مجھے کاندھے پر لاد لیں گے_" جیسے ہی اصلان آروشا کے ساتھ اسٹیج پر چڑھا حشم اسے دیکھتے ہی

اس سے الگ ہو گیا... فیضان زرا جھینپ کر مسکرایا... حشم اکثر پرانی بات یاد کر کے اسے چھیڑتا رہتا تھا_____

"زیادہ زبان چلی تو نا ابھی اسی وقت فیضان سے کہہ کر تمھیں باہر کا راستہ دکھا دوں گا_" اس کے بولنے پر فیضان کے پاس کھڑی اس کی مسکراتی دلہن نے چونک کر ان کی طرف دیکھا.... وہ لگاتار اس طرف دیکھ رہی تھی.. احترام میں جھکا اس کا شوہر اور اصلان میر.. اس نے اسے گلے لگا کر مبارک باد دی.... اصلان میر کو دیکھ کر نجانے کیوں اس کی آنکھوں میں بہت کچھ کھونے کا دکھ لہرایا تھا اور دیکھتے دیکھتے ہی یہ دکھ.... ایک انجانی آگ میں تبدیل ہونے لگا_____

"عائشہ... یہ میرے باس اصلان میر اور یہ ان کی وائف_" فیضان بڑی خوشی سے اس کا تعارف کروا رہا تھا.... وہ ان لوگوں کو دیکھ کر مسکرا دی... بہت ہی اٹریکٹیو شخصیت تھی اصلان میر کی اور اس کے پہلو میں ہنستی مسکراتی وہ حسین پری... وہ لوگ اسے مبارک باد دے رہے تھے.... مگر وہ بس مسکراتی ہوئی ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی.... وہ لوگ فیضان کو مبارک باد دے کر تھوڑی ہی دیر میں اتر کر اپنی فیملی سے جا ملے_____

وہ بس فیضان کے پہلو میں کھڑی بس مسکراتے ہوئے اصلان میر کی فیملی کو دیکھے جا رہی تھی.. اس کی ماں... بہن بہنوئی... اس کی بیٹی اور اس کے اپنے بچے... ایک چھوٹی سی تین سالہ پری.... اچانک ہی اس کی آنکھوں میں ایک طرح کی چمک آگئی_____

**********

"کہاں کھوئے ہے اصلان صاحب_" وہ اس کے پاس بالکنی میں چلی آئی... وہ بالکنی میں کھڑا سگریٹ کے ساتھ ساتھ کافی کا بھی مزہ لے رہا تھا_____

اصلان نے اپنے خیالوں سے نکل کر ساتھ آ کھڑی اپنی زندگی کو دیکھا... ڈھیلے ڈھالے وہائٹ کرتے پاجامے میں دوپٹہ ایک طرف شانوں پر رکھے وہ اس وقت بالکل سادہ سے حلیے میں تھی... بالوں کو کریچر میں جکڑے اور دھلا دھولایا نکھرا نکھرا اگلابی چہرہ .....

"اب ایسے کیا گھور رہے ہے.." وہ اس کی نگاہوں سے اب بھی بلش ہو جاتی تھی گلابی گالوں کا رنگ تبدیل ہوا_____

"بچے سو گئے_" وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتا مسکرا کر بولا_____

"آج اتنی مستی کی ان لوگوں نے اپنے انکل کے ریسیپشن پر کی آتے ہی تھک کر فوراً ہی سو گئے..." آروشا اسے بتا کر بولی_ "اچھی تھی نا فیضان کی دلہن.. ہے نا اصلان_" وہ شوق سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ بتا کر اس کی رائے کی منتظر تھی_____

"ہمم.." اصلان نے بس ہنکارا ہی بھرا.. اس نے ایک بات نوٹ کی تھی.. ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے جانے کیوں فیضان کی بیوی کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی... وہ ان لوگوں کو کیوں ایسے دیکھ رہی تھی وہ سمجھ نہیں پایا تھا_____

"بس بہت کم بولتی ہے... خیر آپ کے فیضان صاحب کون سے بہت بولتے ہیں اچھا کپل تھا ان کا_" آروشا خوشی خوشی بول کر اس کے ہاتھ سے خالی مگ لے کر وہی رکھی چھوٹی سی ٹیبل پر رکھ چکی تھی

_____

اصلان اتنی دیر میں دوسرا سگریٹ سلگانے لگا... آروشا نے مڑ کر ناگواری سے سگریٹ کو دیکھا اور تیزی سے بڑھ کر اس کے سگریٹ اس کے ہونٹوں کے بیچ سے نکال کر نیچے پھینک کر اپنے سلیپر سے مسل دی_____

"ہزار بار کہا ہے.. سگریٹ کم کر دے مگر آپ مانتے ہی نہیں_" کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ پیشانی پر بل لئے اسے گھور رہی تھی..... اصلان سر جھٹک کر ہنس دیا.. ایک دن کتنے غرور سے کہا تھا اس نے کی وہ اس کی عادتوں پر اعتراض نا جتائے مگر اب.... جب جب بھی وہ سگریٹ پینے کی خواہش کرتا ہے اس سگریٹ کا وہی حال ہوتا ہے جو ابھی کچھ دیر پہلے ہوا ہے_____

"یہ کیا سوچ کر ہنسا جا رہا ہے_" وہ غصے سے آکر اس کی ٹی شرٹ کو مٹھی میں جکڑ کر تیز لہجے میں بولی _اصلان نے اپنی ٹی شرٹ جکڑے اس کے ہاتھ دیکھے پھر اس کا چہرہ.... پھر اسے پوری قوت سے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا... اس پر اسے بے تحاشا پیار آرہا تھا_____

"اصلان اپنی طاقت مجھ پر کم آزمایا کرے... میرا دم گھٹ جاتا ہے_" آروشا اچانک اس کے اس طرح پیار جتانے پر ہولے سے چیخی_____

"تم میرے پاس آتی ہو نا میرے دل پر میرا کوئی زور نہیں رہتا... میرا دل کہتا ہے تمھیں اپنے سینے میں کہیں چھپالوں_" وہ اسی طرح اسے بھینچے والہانہ محبت سے بولا تھا اپنی گرفت اور سخت کر دی_____

"اور بھلے مجھے مار ڈالے_" وہ بری طرح تپی تھی.... اصلان نے ہنستے ہوئے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی... لیکن اپنی گرفت میں اس کی کمر میں مضبوط ہی رکھی تھی.... آروشا نے چہرے پر آئی بالوں کی لٹو کو دونوں ہاتھوں سے پرے کرتے ہوئے اسے گھورا_____

"اس طرح مت دیکھا کرو میں کچھ کر بیٹھتا ہوں تو پھر تمھیں شکایت ہو گی_" وہ جھک کر اس کی ناک پھر گالوں کو ہلکے ہلکے کاٹ کر سیدھا ہو گیا_____

"سدھر جائے اب..." آروشا نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر مسکراہٹ چھپائی... اس کی شدتوں سے اب آروشا کو عشق ہو چلا تھا .....

"اب سدھرنے کا نہیں بس تمھاری سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارنے کا وقت ہے.... اجازت دے گی_" اس کی آنکھوں میں جذبات کے طوفان مچلے تھے... آروشا کی پلکیں جھک گئی، ہونٹوں پر شرمگین مسکراہٹ کھل گئی... اصلان اس کی اس ادا پر دیوانہ وار جھکا تھا اور اس گلابی لبوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا_____

یوں ہی اسے چھوتے ہوئے دیوانہ وار چاہتے ہوئے وہ وہی آروشا کو لے کر کاوچ پر گر گیا تھا... دو دلوں کی دھڑکنیں آپس میں مل رہی تھی.... ہر طرف پیار کی خوشبو گھل چکی تھی... آسمان پر بکھرے ستارے بھی ان کی محبت پر مسکرا رہے تھے_____

(ختم شد)

For more visit (exponovels.com)